Presented to the Blacker Library
McGill University
by
Dr. Casey Wood

بفضلہ تعالےٰ

عقل و شعور

AQL-O-SHUUR.

1914.

جس مین لڑکی و لڑکے عورت و مردون کی تعلیم کے لیے بوجہ دلبستگی افسانہ کے پیرایہ مین نصائح حکیمانہ
وتدابیر مدبرانہ و انواع علوم متنوعہ کارآمد زمانہ بعبارت سلیس اُردو نہایت آب وتاب سے مندرج ہین

FOR
INDIAN GIRLS, BOYS, LADIES AND
GENTLEMEN.

مصنفۂ عالم اجل ماہر اکمل ناثر عدیم المثال ناظم باکمال فخر المتقدمین والمتاخرین جناب فصاحت مآب
مولوی سید نظام الدین صاحب جو کئی بار مطبع ہذا مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر ہر یہ ناظرین ہوچکا ہے

BY

SYED NIZAM-UD-DIN.

اب بار سوم باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

بعون فضل خالق زمان و زمین فیض خدای سخن آفرین

عقل و شعور

ÅQL-O-SHUŮR

تین سو روپیہ بطور انعام بموجب اشتہار گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی
مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۹ء نمبری ۷۹۱ (الف) مؤلف کو مرحمت ہوا

FOR

INDIAN GIRLS, BOYS, LADIES AND GENTLEMEN

لڑکی لڑکے اور عورت مردون کے لیے مع تصاویر و نقشجات چھاپی گئی
اور گورنمنٹ نے سر رشتہ تعلیم کیواسطے براہ قدردانی پانچسو جلدین خرید فرمائین

BY

SYED NIZAM-UD-DIN

تصنیف و تالیف سید نظام الدین صاحب

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بطبع مقبول چھپا ہوا

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

فہرست عقل وشعور

عقل و شعور

اللهم صل وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ

حمد کو مین نے خموشی مین جو دریافت کیا — تو اشارون سے کہتی ہی کہ ہو گرم خروش

اور سخن مین جو سراغ اُسکا لگایا تو نظام — یہی فریاد مچاتا ہے کہ ہو جلد خموش

سبحانہٗ وتعالیٰ عن اقاویل الملحدین وشرک المشرکین + وتنقیص الناقصین وتشبیہ المشبّہین + وسوءِ اوہام المتفکرین وکیفیات المتوہمین + فاللہ خیرٌ حافظاً ط وہو ارحم الراحمین + وخیر الوارثین وخیر الرازقین + والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ وصحبہ الاکرمین + وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین + وعلی الملٰئکۃ المقربین وعلیٰ عباد اللہ الصالحین + وعلیٰ کل ملکٍ ط برحمتک یا ارحم الراحمین آمین +

مولف

ہون شوق سے مشاہدہ فرماے روزگار
دانشوران انجمن آراے روزگار

ہی اوج پر ستارۂ بخت جہانیان
روشن ہوا چراغ تمناے روزگار

مین نے رقم کیا ہے جو یہ دفتر خرد
قاف قلم ہی مسکن عنقاے روزگار

سو جان سے میرے یوسف حسن کلام کی
کیونکر نہ مشتری ہو زلیخاے روزگار

گر میرے نقش سپاے قلم سے اڑے غبار
ہو سرمہ بہر نرگس شہلاے روزگار

اے ناظرین سیر وتماشا ضرور ہی
نظارۂ شگفتن گلہاے روزگار

ہر حرف اسکا معدن فضل وکمال ہی
ہر لفظ دانش وخرد افزاے روزگار

لازم ہی دیکھنا اسے مجنون کی آنکھ سے
محمل نشین ہی شاہد لیلاے روزگار

ای شایقان دید بشارت ہو سیر کی
مفت نظر ہی لطف تماشاے روزگار

ہان مژدہ باد خلعت **عقل وشعور** سے
آراستہ ہوا ہی سراپاے روزگار

یہ وہ کتاب ہے کہ جسے ہر دم اے **نظام**
دیکھے بغور دیدۂ بیناے روزگار

گمنام ناکام **نظام** احقر الانام مدعا طراز ہے ناظرین ہوشمند وشایقین دانش پسند کی خدمت والا مین تصدیعہ پرداز ہی کہ عرصۂ دراز سے یہ زاویہ نشین حرمان کدۂ ناکامی نقاب عزلت مین روپوش ہا باوجود آتش زبانی نام روشن ہونے کی پروانہ کرکے شمع کے مانند خاموش رہا

مولف

ہوا یہ گوشہ نشینی سے فائدہ حاصل
جہان مین اپنا وجود وعدم برابر ہے

دل زار کو بدرجۂ کمال یاس جان بیمار کو از بس ہراس کہ صرصر جہل سے چراغ علم گل ہوگیا ظلمت خانۂ آفاق مین اندھیرا بالکل ہوگیا چار حد عالم مین طوفان بے تمیزی برپا ہوا قدردانی کا جہاز تہ نشین دریا ہوا کسی کو کیا غرض اور کسی کا کیا مطلب کہ اہل جوہر کی عرض سنے پنبۂ غفلت کان سے نکالکر انکے حال غمناک پر سر دھنے استعداد نوجوان کے جان بلب ہونیکا ماتم برزبان تھا لیاقت پر ارمان کو حالت نزع مین دیکھکر یہ شعر برزبان تھا **بیت**

کسکو دکھاؤن اپنی طبیعت کی تیزیان
افسوس اس زمانہ مین قدر ہنر نہین

مگر الحمد للہ کہ سرکار سلطنت پائدار انگریزی کے اشتہار فیض آثار نے شہرت کی ترغیب لائی

اظہار بیان کا خوب موقع بلا مشہور ہونے کی خاصی ترکیب نکل آئی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی نے بخدا مسیحائی کی یعنی علوم وفنون مایوسان زندگی کو ازسرِ نوجان تازہ بخشی

مؤلف

علم وفن کی گرم بازاری ہے آج ۔ اب تو قسمت آزمائی کیجیے

اس نظر سے بامید انعام یا بتمنائے رفاہ عام ایک مضمون فوائد مشحون خیالی عقلی اصلی ونقلی کہ متضمن بر مطالب سیر وسفر اور مشتمل بر مقاصد تواریخ وسیر بلکہ حاوی جمیع علوم وفنون وجامع عجائبات بوقلمون ہو لکھنا شروع کیا یقین کہ منظور نظر گورنمنٹ ذوی الاقتدار ہو اور یہ خاکسار بمقدار اس قدردانی کے ذریعہ سے مشہور دیار وامصار ہو

مؤلف

یاالٰہی کتاب عقل وشعور ۔ یادگار نظام زار رہے

نہ رہون مین تو کچھ نہین پروا ۔ میرا قصہ تو یادگار رہے

اس کتاب فوائد انتساب کا نام **عقل وشعور** ہو فی الحقیقت اسم بامسمے سراپا عقل وشعور سے معمور ہے اسکے ہر فقرۂ دلچسپ مین ایک فائدۂ عجیب شامل ہو اور ہر مقدار معین سے ایک عمدہ غرض حاصل ہو بلاشک تشنگان شربت علم وہنر کے حق مین آبحیات ہو بے تکلف قابل تعلیم اطفال وتربیت مستورات ہو راقم نے اُسکو ایک مقدمہ اور دس باب اور ایک خاتمہ پر منقسم کیا مقدمہ کا نام **تجلی نور** اور ابواب کا نام **عقول عشرہ** اور خاتمہ کا نام **جوہر فرد** قرار دیا علم وجہل کی کیفیت اور نفس ناطقہ کی ماہیت اور حروف مفردات اور فقرات مرکبات اور نصائح عقلا اور مواعظ حکما اور صرف نحو وترکیب اور منطق واخلاق وتہذیب اور بدیع وبیان معانی اور فصاحت وبلاغت ونکتہ دانی اور جغرافیہ وتواریخ وحساب وریاضی اور جر ثقیل وطبیعیات وکمسٹری اور علم ہیئت وکواکب وفلکیات اور مشاہدہ واہمہ وطلسمات اور عجائبات وغرائبات عالم اور حالات فریمیسن ومسمریزم اور علم برق ودخان وریل وتار برقی اور تلمیع کہربائی ومقیاس موسم وتصویر عکسی اور فن تحریر وخوشنویسی ونقش طرازی اور اقسام خطوط اصطلاحی وانشاپردازی اور شہسواری وسپہگری ومشق ریاضت اور زور آزمائی وورزش وکسرت اور قواعد مناظرہ وقوائین مباحثہ وغیرہ کا بیان اس حسن ولطافت سے کہ ایک باب سے دوسرے باب مین ترقی مضامین علوم وافزونی مطالب فنون کا لحاظ مدنظر ہو لوح دل سے صفحۂ اوراق پر منتقل کیا

مؤلف

جہان مصروف عیش وکامرانی ۔ مجھے دن رات شغل جانفشانی

جہان سرگرم خواب استراحت ۔ مجھے مضمون کی تفتیش صراحت

جہان آسودہ وخوشحال وبیغم
نہ مونس تھا کوئی اپنا نہ غمخوار
الٰہی یہ کتاب مخزنِ فیض
پسندِ خاطرِ اہلِ جہان ہو
زفیضش خلق عالم بہرہ ور باد

مجھے فکر تلاشِ تازہ ہردم
مگر تھا خالقِ اکبر مددگار
کہ ہے تاریخ جسکی گلشنِ فیض ۱۲۹۰
مفیدِ کشورِ ہندوستان ہو
میسر دولت علم و ہنر باد

جس علم کا ذکر بطور مختصر کیا گیا ہی اُسکی کتابین بکثرت ملسکتی ہین جب اسکے مضامین مندرجہ پر وقوف حاصل ہوگیا توخودبخود فرط شوق کی سلسلہ جنبانی سے اُس علم کی تحقیقات پر طبیعت راغب ہوگی اور رغبت دل سر منزل مقصود کی رہنما بنجائیگی اگر طالب علم ذی استعداد اُسکو اپنے مطالعہ مین رکھین تو اسکے ذخیرۂ مطالب سے اُنکو بھی ایک بہرہ یابی کا حصۂ کامل نصیب ہوگا وہ مقاصد عظمیٰ کہ جنکے دریافت کرنے کو بہت بڑا کتب خانہ ابتر کرنا پڑے اس کتاب کے اوراق گردانی سے حاصل ہوسکتے ہین حضرت آفریدگار عالم نے بنی نوع انسان کی طبائع مختلف پیدا کی ہین اور اسپر سب سے قوی دلیل صرف یہی کافی ہو کہ باوجود یک بینی دو گوش کبھی کی صورت کسی سے نہین ملتی اگر کہین اشتباہ بھی گذرے تو ہماری فہم ناقص کا قصور ہی پس ہر طرح کے مطالب شائستہ اور ہر قسم کے مضامین بائستہ کہ جو بہرحال فائدہ مند خلائق ہین اور جو شخص جس علم و فن کا شائق ہو اُسکی بھی ابجد اسمین ضرور بہم پہونچ سکنے کی امید ہی اور اکثر ایسی چیزین کہ جو آج تک زبان غیر سے ہماری زبان اُردو مین نہین آئی ہین بکمال جد وجہد اس کتاب مستطاب مین داخل کی گئین کہ خلق اللہ کو علی العموم فیض پہونچے

لمولفہ

ہم بھی جہان مین آکے بڑا نام کر چلے
سچ پوچھیے تو فائدۂ عام کر چلے
بیکار ہم نہ آئے تھے دنیا مین اے نظام
گر غور کیجیے تو عجب کام کر چلے

اے نظام الدین بس کر دیوانہ ہوا ہی بھلا اس ہرزہ درائی سے فائدہ اور اس تقریر فضول سے حصول اے نادان کیا تونے نہین سنا مثل مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ✤ تیرا خیال کہان ہی دیکھ تو سہی گورنمنٹ دریا دل کی قدردانی اور جوہر شناسی اہل عالم پر عیان ہی تیرے جواہر کلام کی بھی شناخت ہو رہیگی اگر بے عیب ہی تو یاد رکھنا کہ درۃ التاج ہنر پروری کا جوہر پیدا کریگا اور اس طلاے سخن کا دار العیار نکتہ دانی مین محک امتحان پر حال کھلجائیگا اگر زر خالص نکل آیا تو دیکھ لینا کہ تیری مشت خاک بھی کسی کی نظر کیمیا اثر سے اکسیر اعظم کی چٹکی بنجائیگی فرد بہ بینم کہ تا کردگار جہان ✤ درین آشکارا چہ دارد نہان ✤

آغازِ مقدمہ کتاب عقل وشعور موسوم بہ تجلّی نور

مؤلف

شراب خانہ غفلت ہے دہر بے بنیاد — سمجھتے ہین اسے بیدار مغز خواب وخیال
کوئی ہے نشہ سے بیخود کوئی ہی مستِ خمار — کسی کو دُرد میسّر ہوئی کسی کو زُلال
جو بے زبان ہین وہ سر گرم گفتگو ہر دم — جو اہل نطق ہین اُنکی زبان ناطقہ لال
کہان ہین قدر شناسندگان علم وہنر — کدھر ہین واقفِ رمز نکاتِ فضل وکمال
صلاے عام ہی سایہ مین شوق سے آئین — مرا ہماے سخن کھولتا ہی اب پر وبال

ایک شخص معتبر ہمہ دان روشن بیان ملقب بذہن رسا مخاطب بسیاح جہان پیما بیان کرتا ہی کہ نواح ممالک فردغستان مین ایک شہر دانش آباد معروف ومشہور ہی زمانۂ سابق مین وہان ایک شاہنشاہ عالم پناہ تھا ذہن وذکا مین طاق فہم رسا مین شہرۂ آفاق سب لوگ اسلیے اُسے عقل مجسم کہتے تھے اُس شہریار عالی وقار کا ایک فرزند سعادتمند تھا بلند اقبال شیرین مقال تیز فہم نازک خیال شہزادۂ خرد پرور نام شعر بالاے سرش زہوشمندی ✤ میتافت ستارۂ بلندی ✤ اور مثل اربعہ عناصر چار وزیر مشیر ارکان سلطنت مقرر تھے مگر قوم جنات سے ایک شخص دانا موسوم بہ شعور سخن رس وزیر پنجم اور دستور المعظم تھا فرد جہان چون نگیرد قرارے چنان ✤ وزیرے چنین شہریاری چنان ✤ دربار مین ہر وقت علماے فاضل وحکماے کامل پایہ بپایہ اور درجہ بدرجہ موجود رہتے فرد چو زیرک بود شاہ آموزگار ✤ ہمہ زیرکان آورد روزگار ✤ ایک روز بادشاہ نے دیوان خاص مین دربار عام فرمایا اور وزرا سے باتدبیر سے مشورہ طلب ہوا کہ شہزادۂ خرد پرور کو چھٹا سال ہی تحصیل علوم واکتساب فنون کا زمانہ آپہونچا تعلیم وتربیت کے واسطے کونسا آدمی متعین کرنا چاہیے وزیر اول نے پایۂ تخت پر بوسہ دیا اور دست ادب باندھکر عرض کی مؤلف نگہبان ترا رب داور رہے ✤ جہان آفرین یار و یاور رہے ✤ شہزادۂ عالم کی عمر دراز ہو بیشک جو حضور نے فرمایا عین صلاح ہے تعلیم کی یہی عمر ہوتی ہے چنانچہ والہ داغستانی کا قول ہے

قطعہ

والہ چو بشش رسید سالش — دادند بدرس اشتغالش
در خانہ بشغل درس پرداخت — فردوس نمونہ مکتبے ساخت

اس عمر مین اطفال کو فکر و تردد سے کچھ سروکار نہین ہوتا ہی اگر انکو سخت و سست کہو برا نہین مانتے جو مار پیٹ کرو لڑنے پر آمادہ نہین ہوتے نہ کسی کے نیک و بد سے تعلق نہ اپنے اچھے برے کی تمیز کسی نے پیار کیا تو خوش ہو گئے جو کسی نے جھڑک دیا تو سامنے سے چلدیے جو ہاتھ لگا کھالیا جو مل گیا پہن لیا نہ خود آرائی کی طرف طبیعت راغب نہ کھانے پینے مین تکلف کا خیال اگر کسی کے پاس کوئی چیز ایسی نظر آئی کہ ادھر میلان خاطر ہوا تو فوراً مچل گئے رونا شروع کیا ہاتھ پانون پھیلادیے اور جو کسی نے اُسکے بدلے دوسری چیز یا کوئی کھلونا دیدیا چپ ہو رہے جھٹ پٹ بہل گئے کھلکھلا کر ہنسنے لگے خوب و زشت انکی نظر مین یکسان رہتے ہین کسی چیز کی پروا نہین ہوتی شام ہوئی سو رہے صبح ہوئی اُٹھ بیٹھے تھک گئے لیٹ رہے آرام پایا کھیلنے لگے

فرد

دل مین ہوس زلف چلیپا نہین رکھتے ✣ ہم سر نہین رکھتے کوئی سودا نہین رکھتے

تکلیف جسمانی سے نہایت ڈرتے ہین تنبیہ اور چشم نمائی انپر بہت جلد اثر کرتی ہی اطفال کی مثال بعینہ ایسی ہی کہ جیسے زمین پرورده قابل زراعت اور معلم بمنزلۂ دہقان تربیت کو تخم افشانی اور تعلیم و تدریس کو آبیاری سمجھنا چاہیے جسطرح کا بیج بویا جاتا ہی اُسی طرح کا پھل پیدا ہوتا ہی اسواسطے ہر فرد بشر پر واجب و لازم ہے کہ اولاد کو بآئین نہین تعلیم کرے اور اُستاد کو یہ بات نہایت ضرور ہے کہ شاگردون کی درستی اوضاع سنجیده اور شایستگی افعال پسندیدہ مین ہمہ تن ہمت مصروف رکھے مگر ایسا شخص کمیاب ہی کہ جو اپنی اوقات شریف دوسرے کے واسطے بیکار ضائع کرے ہان کوئی قدردان اولوالعزم تلاش فرمایئے تو بعید نہین کہ خوبی تقدیر سے بہم پہونچے **مؤلف** نباشد محروم جویندگان ✣ کہ جویندگانند یابندگان ✣ یہ کہکر وزیر اول تو خاموش ہوا اور **وزیر دوم** کی نوبت آئی اُسنے آداب گاہ سے مجرا ادا کیا اور بآداب تمام عرض کرنے لگا **قطعہ** الٰہی تا جہان باشد تو باشی ✣ زعالم تا نشان باشد تو باشی ✣ بلطف ایزدے امید دارم ✣ کہ تا دور زمان باشد تو باشی ✣ اے شاہ دانشور شہزادۂ خرد پرور کی تعلیم و تربیت کے واسطے ایک ایسا فاضل ادیب درکار ہی کہ ہر علم و فن سے واقف اور ہر شے مین مہارت کامل و مداخلت کلی رکھتا ہو علم کچھ فقط زباندانی کا نام نہین فارسی یا عربی یا ترکی بولنے لگے اور زمرۂ علما مین گنتی گنوانے کے لیے شامل ہو گئے **فرد** گل اُس نگہ کے زخم رسیدون مین ملگیا ✣ یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین ملگیا ✣ عالم اُسکو کہتے ہین کہ جو چیزین فہم انسانی مین بہزار شکل آسکتی ہون وہ سب اُسکے لوح دل پر منقوش ہون اور وہ دقیقے کہ بے مدد اجماع جمہور قوت ذہن مستقیم و طاقت طبع سلیم وہانتک نہ پہونچ سکے تمام و کمال اُس اکیلے کے قبضۂ اقتدار مین پائی جائین اور یون تو سب جانتے ہین

اَلعِلمُ دانستن مگر یہ دانست کچھ کام نہین آتی علامۂ عصر وہی شخص ہی کہ ہر ایک عبارت ومضمون اُسکے
ورقِ دل وصفحۂ خاطر پر مستحضر ہو اور کوئی قول وفعل اُسکا کسی متنفس کی مرضی وطبیعت کے برخلاف نپایا جائے
لیکن فی الحال یکایک ایسا ذی علم عالم متبحر خاصیت عنقا رکھتا ہی لہذا برائے چندے کسی ادیب خوش اخلاق
کو کہ زمانۂ حال کے موافق شایستہ وبایستہ ہو مقرر فرمانا مضائقہ نہین رکھتا بعد اُسکے جستجو شرط ہی دستیاب
ہو تو اُسکے سپرد کر دینا بہت مناسب ہی وزیر سوم بعد ادائے مراسم آداب شاہی نیسان زبان سے سطرح گوہر افشان ہوا

وزیر سوم کہتا ہی

قطعہ

الٰہی بخت تو بیدار بادا — ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گلِ اقبال تو دائم شگفتہ — بچشم دشمنانت خار بادا

جہان پناہ سلامت شہزادۂ والا منزلت کی تعلیم وتربیت کے لیے وہ معلم زیبا ہی کہ مزاج کا رحم دل ہو مگر صورت
ہیبت ناک چاہیے بدرجۂ نہایت نرم گفتار وشیرین زبان مگر آواز ایسی زبردست ہونی ضرور ہی کہ جسطرح
شیر غران نیستان مین گونجتا ہو قد وقامت کا قوی ہیکل کہ اطفال خردسال اُسکو دیو زاد تصور کرین اور یہانتک
اُسکے رعب ومہابت کا نقشہ دلون پر جم جائے اور یقین قطعی ہو کہ غصے کے وقت مارنا تو ایک طرف بلکہ زندہ
نچھوڑیگا اور سمجھا دیا جائے کہ وقت تعلیم شہزادۂ والا قدر کی زد وکوب سے ہاتھ کوتاہ رکھے اسلیے کہ سلاطین
عالیشان اشرف بنی نوع انسان ہین اگر اُنپر کوئی دست درازی کرے تو آداب سیاست اور قانون ریاست
سے بعید ماسوا اسکے خواص وعوام الناس مین زمین وآسمان کا فرق ہی جسم نازک ولطیف متحمل ایسے شدائد
وعقوبت معلم کا ہرگز نہو سکیگا تاکید کر دیجائے کہ تسلی وتشفی سے یا بروقت کمال بے اعتدالی صرف زجر وتوبیخ سے
کاربرآری کرنی چاہیے اور زد وکوب مین کئی نقصان واقع ہوتے ہین اول بعض اوقات حالت غیظ وغضب
مین صفت بہیمی ایسی غالب ہوتی ہی کہ انسان کو اصلا بد ونیک کی تمیز باقی نہین رہتی بلکہ ضرب بیجا سے
اندیشۂ ضرر جان متصور ہی دوم طالب علم کا دل کوشش علم سے بیزار ہو جاتا ہی کہ ادنا تقصیر پر سزائے
سنگین ملتی ہی اور ہر دم یہی دغدغہ رہتا ہی کہ عمدًا یا سہوًا گوئی چھوٹا سا قصور بھی سرزد ہو گیا تو وہی سزائے
جسمانی موجود ہی اور اس بلائے ناگہانی سے نجات مشکل اسی تفکر مین قوت حافظہ فنا ہو جاتی ہے
تحصیل علوم سے جی چھوٹ جاتا ہی سوم زد وکوب سے لڑکا بیحیا ہو جاتا ہے غیرت باقی نہین رہتی
اپنے دل مین یہی تصور کرتا ہی کہ جس کام کو جی چاہے اگرچہ اُستاد کے ہزار خلاف مرضی ہو مگر ایک
بار کر لینا ضرور ہی اُستاد صاحب اور زیادہ کیا کرینگے بہت ہوگا تو یہی کہ مار لیا اور چھوڑ دیا چہارم
جو طفل اکثر مار کھاتا رہتا ہی وہ اپنی جماعت مین بلکہ تمام اہل مکتب کی نظر مین ذلیل ہو جاتا ہے

اور سلاطین کا نظر رعایا مین ذلیل ہونا کسی طرح مناسب نہین اسواسطے کہ زمانۂ تخت نشینی مین انکی ہیئت لوگون کے دلون پر پورا پورا اثر نہین کرتی **پنجم** طالب علم بمقتضاے نادانی زد و کوب کے سبب سے اُستاد کو اپنا دشمن جانتا ہی اور دل ہی دل مین واہیات منصوبے گانٹھا کرتا ہی اُستاد کی تکلیف جان اور نقصان مال کا روادار ہوجاتا ہی آخر کار اسی باعث سے علم حاصل نہین ہوتا اور فضل و کمال سے محروم رہجاتا ہی

قطعہ

اگر در دولت مہر اُستاد نیست ❊ بدستِ اُمید تو جز باد نیست

مرا استاد را ہر کہ محکوم شد ❊ بسے بر نیامد کہ مخدوم شد

الغرض تنبیہ و تادیب اطفال سے یہی غرض ہی کہ اُستادون سے ڈرتے رہین اور اُنکے حکم کے برخلاف کوئی بات نہ کرنے پائین اگر اپنے گھرون مین بھی کسی وقت بتقاضاے طفلی کوئی حرکت بیموقع ظہور مین آئے تو اُسی دم اُستاد کا نام سنتے ہی اُس سے باز رہین اور پھر اُس کام پر دلیری نہ کرین جب یہ باتین موجود ہون تو مارپیٹ کی کچھ حاجت نہین اور یہ سب باتین اُس صورت مین ممکن ہین کہ معلّم بہمہ صفات مندرجۂ بالا موصوف ہو اُسکی تقریر باعث تہذیب اخلاق اور اطوار موجب درستی افعال اور صورت سبب ہیبت و خوف اور آواز جہت تنبیہ اطفال مفید ہی جسوقت استعداد پیدا ہو جائیگی تو مطالعہ کے ذریعے سے ترقی علوم خود بخود امکان پذیر ہی اُسکا خاموش ہونا تھا کہ **وزیر چہارم** اپنی جگہ سے فوراً آگے بڑھا اور اِس ترانۂ جانفزا سے مترنم ہوا

بیت

اے قبلۂ ملوکِ زمان آستان تو ❊ فخرِ سپہرِ پیر بہ بخت جوانِ تو

اگرچہ فدوی اسقدر لیاقت نہین رکھتا کہ حضور اقدس و اعلیٰ کے روبرو کسی امر مین دم مار سکے مگر ارشاد عالی سے لاچار ہی اسواسطے کچھ اپنی حماقت ظاہر کرتا ہی جناب والا اگر علما و فضلا حکم عنقا رکھتے تو علم و فضل بھی کبریت احمر کی خاصیت پیدا کرتے طریقۂ تعلیم و تعلم یک لخت موقوف ہوجاتا ہر ایک کا طائر عقل قفس نادانی مین مقید رہتا اور نقاب شب تاریک جہل سے صبح دلکشاے علم روز قیامت تک اپنا جمال جہان آرا نہ دکھاتی اگر ایک شخص کی ذات خاص مین یہ تمام کمال و وصف اور خوبیان بہم نہون تو چندان تردد کی جا نہین کسی اُستاد نے کیا خوب کہا ہی مصرعہ ہر کسے را بہر کارے ساختند ❊ زمانہ کا یہی دستور ہی کہ کسی کو کسی علم مین کمال اور کسی کو کسی فن مین دستگاہ مصرعہ ہر کرا این دہند آن ندہند ❊ اگر شہزادۂ عالیشان کی تربیت منظور ہی تو ہر علم و ہنر کے جداگانہ اُستاد مقرر فرمائیے وہ سب اپنے اپنے علوم و فنون اور دستکاری و صناعی تعلیم کرین ہر ایک کے واسطے ایک وقت خاص ٹھہرایا جاے کہ حسب دستور اوقات معین پر اپنی اپنی خدمت بجا لائین

غور کیجیے کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی اپنے وقت کے یکتاے روزگار گذرے ہین ایکسو بیس برس تک دنیا مین زندگانی بسر کی چالیس برس علوم حاصل کرنے مین سرگرم رہے اور چالیس برس تک سیاحی کی اور چالیس برس یاد الٰہی مین گوشہ نشین و عزلت گزین رہے اور بعد وفات ملک شیراز مین مدفون ہوے چنانچہ کسی شاعر نے اُنکی تاریخ وفات اس طرح تصنیف کی ہو

قطعۂ تاریخ وفات سعدی شیرازی رح

شیخ سعدی کہ عارف حق بود	یک صد و بست سال عمر ربود
بشبِ جمعہ پنجم شوال	شد بفردوس آن ستودہ خصال
چون ز خاصان حق تعالے بود	خاص تاریخ او ملک فرمود

انکی تصنیفات سے عربی اور فارسی مین بہت سی کتابین مشہور ہین ایسا اُستاد مسلم الثبوت کہ آج تک جسکی لیاقت علمی کو سب مانتے ہین وہ اپنے طریقۂ تحصیل علم و قاعدۂ اکتساب ہنر کے بیان مین فرماتے ہین

فرد

تتبع زہر گوشۂ یافتم	زہر خرمنے خوشۂ یافتم

اِس انداز سے بہت جلد دولتِ علوم و فنون حاصل ہو سکتی ہی اور اُستادانِ علم و ہنر کو اس بات کا اختیار رہے کہ جس مبتدی کے حق مین جو سزا چاہین تجویز فرمائین اُنکی زد و کوب اور زجر و توبیخ اس نیت سے نہین ہوتی کہ کسی عداوت قدیم کا بدلا لینا منظور ہو یا کسی قسم کی ظلم و تعدی شمار کیجائے بلکہ اِسکا خاص نتیجہ یہی ہو کہ اُس کے ذریعے سے علم رگ و پوست مین سرایت کرے اسطرف ملاحظہ فرمایئے

قطعہ

پادشاہے پسر بمکتب داد	لوح سیمینش در کنار نہاد
بر سر لوح او نوشتہ بزر	جور اُستاد بہ ز مہر پدر

اگرچہ شفقت پدری اور مہر مادری گوارا نکرے گی کہ نور نظر و لخت جگر پر کوئی صدمۂ روحانی یا تکلیف جسمانی گذرے مگر اُسکے فائدے بیشمار ہین اور منفعتین بےحساب حکایت حضور نے سنا ہوگا کہ زمانۂ سابق مین کسی بادشاہ نے اپنے فرزند دلبند کو ایک معلم ہوشیار کے سپرد کیا اور فرمایا کہ اسکی تربیت ہر شے پر مقدم سمجھنا اور بہ کمال دلجوئی و خاطرداری تعلیم کرنا معلم نے ہمہ تن مصروف ہونے کا اقرار کیا اور کہا کہ اگر مین زندہ رہا تو بشرط خیریت تین برس مین کتب

حکایت

مروجہ درسی پر عبور ہوجائیگا غرض شہزادۂ والاتبار کی تربیت ہونے لگی مگر جسوقت اُس سے کوئی حرکت علم ادب سے بعید سرزد ہوتی یا کسی روز سبق یاد نرہتا تو اسقدر تسمے مارتا کہ تسمہ اُدھڑ جاتا ایک دن کا ذکر ہی کہ شہزادے سے کوئی ایسا کار بیجا وقوع مین آیا کہ جسکے لیے معلم اخلاق کئی بار مانع ہوچکا تھا اس سبب سے رگ حمیت جوش مین آئی فرط غضب سے مجنون نبکر بید مجنون کے مانند لرزنے لگا اور شہزادے کو اُلٹا لٹکا کر اسقدر بید مارے کہ تمام بدن پر نشان پڑ گئے اور جسم نازنین جابجا پاش پاش ہوگیا جب شہزادہ نہایت بیہوش ہوا اور معلم بھی تھک گیا اُسوقت درخت سے کھولکر زمین پر ڈالدیا دو چار گھڑی مین افاقہ ہوا تو کسی لڑکے کے ہمراہ محل مین بھجوادیا شہزادہ بجسم مجروح ولباس خون آلود پدر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوا باپ نے حال دریافت فرمایا تو اسقدر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا کہ ہچکی بندہ گئی والدین کی آنکھون مین زمانہ تاریک ہوگیا اور کچھ خبر نہ رہی کہ ہم کون ہین اور کہان ہین بادشاہ نے اُسکو بیساختہ سینے سے لگالیا اور بچشم تر کہنے لگا کہ اے آرام جانِ بیقرار یہ کیا معاملہ ہی کچھ تو بیان کرو شہزادے نے کہا کہ اکثر اوقات مجھسے یہ حرکت ظہور مین آتی تھی کہ کسی سے گفتگو کرنے مین فرش یا قالین پر کوئی چیز متصل نظر آجاتی تو ہاتھ بڑھا کر اُسکو اُٹھا لیتا اور کھیل مین مصروف ہوتا یا کوئی تنکا آس پاس ملجاتا تو اُسکو توڑ توڑ کر اپنے سامنے پھیلانا شروع کرتا کوئی کاغذ کا پرچہ ہوتا تو پُرزے پُرزے کرکے گولیان بنا ڈالتا اور کوئی کپڑے کی دھجی ہوتی تو تار تار علٰحدہ کردیتا اگرچہ اُستاد نے بہت سمجھا دیا تھا لیکن آج پھر سبق سناتے وقت ایک ہاتھ کی اُنگلی حرفون پر تھی اور دوسرے ہاتھ سے بند قبا کی بتیان بنا کر ملتا جاتا تھا آخرکار ایک بند ٹوٹ کر میرے ہاتھ سے کتاب پر گر پڑا اُستاد صاحب کی جو نگاہ پڑی تو درخت سے باندھ کر میرا یہ حال بنا دیا کہ حضور ملاحظہ فرما رہے ہین اگر غش نہ آجاتا تو یقین ہی کہ جیتا نچھوڑتے مین تو بیہوش ہوا اور وہ سمجھے کہ شاید مرگیا اسواسطے کھول دیا اب جو کچھ حواس درست ہوئے تو یہانتک حاضر ہوا ہون یہ سنتے ہی اُسکی والدہ نے کہا جہان پناہ دیکھیے اس معلّم کمبخت نے کیسا ظلم کیا ہی شہزادے کو بے تقصیر لہو لہان کردیا اُسنے تو کوئی ایسی بات بھی نہ کی تھی جو سزا کے لائق ہوتا ابھی اسکی عمر کیا ہی سنبھلتے سنبھلتے سنبھلجائیگا جوانی مین آپ درست ہورہے گا کسی کے سمجھانے کی بھی حاجت نہ پڑیگی سب لڑکون کا یہی کام ہوتا ہی کہین کوئی شی بگاڑ دی کہین کسی چیز کا نقصان کردیا بھلا ایسا کونسا لڑکا ہوگا جو کھیلتا یا شوخی وشرارت نہ کرتا ہو مگر کوئی کسی کو ایسا نہین مارتا کہ جینے کے لالے پڑ جائین اب تو ادھر کی دنیا اُدھر ہوجائیگی لیکن شہزادہ مکتب مین نہ جائیگا اور جبتک اُس ظالم کو قرار واقعی سزا نہ ملیگی میرا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوگا بادشاہ سلامت کو بیگم کی تقریر سنے اور آمادۂ غضب کیا اُسیوقت خلاف عادت محلسرا سے دیوان عام

مین رونق افروز ہوکر حکم محکم دیا کہ جو معلم شہزادے کی تعلیم پر مقرر ہی اُسکو بجنسہ حضور مین ابھی حاضر کرو دم لینے کی
بھی مہلت نہ دینا وہان کیا دیر تھی فرمانبران شاہی نے فوراً موجود کر دیا بادشاہ نے فرمایا کہ او خیرہ سر کیا
ہمنے تجھے روز اول نہ سمجھا دیا تھا کہ اِس پروردۂ ناز و نعم کو پھول کی چھڑی بھی نچھوانا مگر تو نے ہمارے
حکم کی مطلق تعمیل نہ کی بیشک ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تیرے بطون دماغ مین کچھ نہ کچھ فتور ہی معلم دانا دل نے جواب دیا
کہ اے خدیو کشور کشا بہت باتین ایسی ہین کہ انسان کو زہر معلوم ہوتی ہین اور وہ اُسکے واسطے تریاق کا حکم رکھتی ہین
اور اکثر چیزین ایسی ہین کہ آدمی اُنکو دوست رکھتا ہی اور وہ اُسکی جان کے لیے دشمن قاتل بنجاتی ہین حضرت
انسان کی عمر عزیز کے چار درجے مقرر ہین **اول** سن نمو یہ زمانہ روز ولادت سے تین ۳ برس تک
رہتا ہی اس مدت کا حصۂ اوّل یعنی پیدائش کے دن سے ابتداے بلوغ تک عہد طفلی شمار کیا جاتا ہی اور
حصّہ دوم کو عنفوان جوانی کہتے ہین اس درجے مین حرارت و رطوبت مزاج مین غالب رہتی ہی **دوم** سن شباب یہ زمانہ
تیس برس سے پینتیس ۳۵ برس تک رہتا ہی مدت اِس زمانے کی کم ہی اس لیے کہ کوئی فرد بشر اپنے عہد جوانی
پر مغرور نہ رہے اس درجے مین حرارت و یبوست مزاج پر غالب ہوتی ہی **سوم** سن کہولت یہ زمانہ پینتیس
برس سے ساٹھ برس کی عمر تک ہی اسکو زمانۂ انحطاط بھی کہتے ہین اس درجے مین مزاج پر برودت و یبوست
کا غلبہ رہتا ہی **چہارم** سن شیخوخیت یہ زمانہ آخر عمر تک ہی اس درجے مین سر سفید پشت خمیدہ اور
قواے جسمانی اپنے اپنے کار سے دست بردار ہوتے جاتے ہین اور مزاج صرف برودت کا مغلوب بنجاتا ہی
اگرچہ حکما کے اقوال مختلف اِس باب مین واقع ہوئے ہین مگر مستند یہی ہی کہ جو فدوی نے گذارش کیا

نظم

چو عمر از دہ گذشت و یا خود از بیست — نمی‌شاید دگر چون کودکان زیست
نشاط عمر باشد تا بہ سی سال — چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال
پس از پنجہ نباشد تندرستی — بصر کند ے پذیرد طبع سستی
چو شصت آمد نشست آمد پدیوار — چو ہفتاد آمد افتاد آلہ از کار
بہ ہشتاد و نود چون در رسیدی — بسے سختی کہ از گیتی کشیدی
وز انجا گر بصد منزل رسانی — بود مرگے بصورت زندگانی
اگر صد سال مانی در یکے روز — بباید رفت ازین کاخ دل افروز
پس آن بہتر کہ خود را شاد داری — دران شادی خدا را یاد داری

اِس تمام تقریر سے یہ مطلب ہی کہ ہر درجۂ عمر ایک ایک کام کیواسطے خصوصیت رکھتا ہی مگر حصۂ اوّل

خاص تعلیم وتعلم کے لیے موضوع ہی بدین جہت کہ صندوقِ دل خزف ریزۂ تفکرات سے خالی ہوتا ہی انسب
یہی ہی کہ اُسمین علوم وفنون کے جواہرات بیش بہا کا خزانہ مالا مال ہو اس عمر کی تربیت کا اثر
ہمیشہ باقی رہتا ہی اور یہ سب درجے اُسی کیفیت مین طے ہو جاتے ہین اسلیے مناسب ہی کہ حتی المقدور
تربیت مین کوتاہی نہونے پائے کہ آغاز بد کے انجام مین خرابی کے سوا کچھ متصور نہین **فرد**
چوب ترراچنانکہ دانی پیچ ✤ نشود خشک جز بہ آتش راست ✤ انسان کو حیوانون پر شرافت ہی اور
بادشاہ کو انسانون پر فضیلت جو قول وفعل کہ اُنکی زبان سے شرف صدور پاتا ہی خلق اللہ کے واسطے
ایک زبردست دستور العمل قرار دیا جاتا ہی ہر شہر کا وکیل اور ہر ملک کا سفیر اپنے ولی نعمت کو لکھ بھیجتا ہی
کہ آج بادشاہ سے یہ حرکت ظہور مین آئی پس اگر فعل شایستہ وموزون ہی تو اُسکی دانش
وبینش کی توصیف مشہور ہوتی ہی اور جو حرکت نا ملایم سرزد ہوئی تو بجز بدنامی کچھ حاصل نہین اسلیے
اتالیق اور اُستاد شفیق کو مناسب ہی کہ تعلیم سلاطین کے باب مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے اور
ہر دم وہر لحظہ اُنکا نگران حال رہے کہ تمام امورات جہان اُنکی ذات خاص اور نفس نفیس سے متعلق ہین
اگر عوام الناس سے کوئی فعل قابل تحسین یا کوئی حرکت لائق نفرین واقع ہو تو کوئی یہ بھی نہین کہتا کہ تو کس
کھیت کی مولی ہی اور کس دھان کا چانول بادشاہون کے حق مین کسی عرب کا قول ہی **مثل** کَلَامُ الْمُلُوکِ
مُلُوکُ الکلام ✤ اور رعایا وبرایا کی طرف خطاب ہی **مثل** اَلْعَوَامُ کالانعام ✤ اے شہریار عرش وقار اس
شہزادۂ نامدار نے یہ عادت پیدا کی تھی کہ جو چیز بُری یا بھلی ایک بار ہاتھ آجاتی تو بے گوشمالی
وسرکوبی پنجے سے نکلنا محال ہو جاتا ہر چند کوشش کی مگر افسون زبانی اصلا سودمند نہوا اور اس
مرض لادوا کا علاج بھی یہی تھا جو اس نیم حکیم نے تشخیص کیا اسمین شک نہین کہ خطرۂ جان تھا مگر
خیریت گذری اب یہ بیماری ہرگز عود نکریگی بادشاہ اس تقریر کو سنکر بہت خوش ہوا اور شہزادے
کو پھر اُسی کے سپرد کرکے اُس معلم کا اعزاز واکرام زیادہ کیا جب وزیر چہارم یہ نقل بیان کر چکا تو شہنشاہ الاعظم
عقل مجسم بجانب دستور المعظم متوجہ ہوا اور ارشاد فرمایا کہ اے شعور سخن رس یہ سب تو اپنی
اپنی راے دے چکے اب تیری کیا صلاح ہی وزیر اعظم نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور ایکبارگی سنبھلکر گویا ہوا

مؤلف

شہا قبضہ مین تیرے بحر و بر ہو ✤ جلو مین نصرت وفتح وظفر ہو
قیامت تک اسی صورت سے ہر روز ✤ سریر سلطنت پر جلوہ گر ہو

پیشتر ایک عرض سن لیجیے اگر شہزادۂ بلند اقبال کی تربیت اس بندۂ درگاہ کی راے ناقص اور فہم خام کے

مطابق مقرر فرمائی جاتے اور طریقۂ تعلیم اِس جان نثار کی مرضی کے موافق عمل میں آتے تو البتہ بطور خود
کچھ گفتگو سے کارآمد اور طریقۂ مفید اور آئین ترغیب علوم و فنون اور قانون تدریس و تعلیم اور نفس
ناطقہ کی کیفیت اور حواس ظاہری و باطنی کی حقیقت اور حصول استعداد کی صورت اور ترقی ذہن سلیم
کی ترکیبیں وغیرہ بطریق اجمال کہ جسمیں فوتِ مطلب نہو گذارش کرون ورنہ بیفائدہ سمع خراشی سے کیا حاصل
حضور تو دل میں خیال فرمائیں کہ مصرع مغز ما خورد و حلق خود بدرید + اور بندہ ہمچمون میں خارج العقل
شمار کیا جائے اس سے بہتر یہی ہی کہ ایسے موقع پر الّسان ہو یا بنی جان دم بخود ہو کر خاموش ہو رہے
اور فوائد خاموشی حضور پر بخوبی آشکار ہین **مؤلف** مری دانست میں خاموش رہنا سب سے بہتر ہی
خموشی میں وہ معنی ہیں کہ مین کچھ کہ نہیں سکتا + ہوشمند کو لازم ہی کہ ہر وقت لب بند رکھے جو کچھ جانتا ہو
وہ بھی نہ کہے اسواسطے کہ جو نہ جانتا ہو اگر کوئی شخص وہی سوال کر بیٹھے تو مذلت و ندامت حاصل ہو گی جس
کسی نے گوشۂ خموشی میں مُہر سکوت زبان پر لگائی حرف گیرون کی زبان سے نجات پائی **حکایت**
کسی شہزادے نے خاموشی کے فائدے معلوم کر کے سکوت اختیار کیا بادشاہ نے ہر چند چاہا کہ باتین
کرے مگر کوئی بات کارگر نہوئی وزیرون نے صلاح دی کہ حضور اگر سیر و شکار کی اجازت دین تو شاید غنچۂ خاطر شگفتہ ہو

فوائد خاموشی

حکایت

شعر

گل و ریاحین و سیر صحرا ضیافت عمر بے بقا ہی
مسافرو دیکھ لو تماشا سرائے فانی عجب سرا ہی

شاید کہ فضائے دشت و کوہسار اور بہار سبزہ و لالہ زار سے دل بہل جائے اور کچھ حال بیان کرین بادشاہ
نے فرمایا بہتر ہی وزیر نیک تدبیر شہزادۂ عالم کو ہمراہ لیکر بارادۂ شکار جنگل میں جا پہونچے مگر اتفاقاً اُس
روز شکار ہاتھ نہ آیا جب دولت خانہ کی طرف مراجعت کی اثنائے راہ میں کسی طرف سے تیتر کی آواز آئی
ایک شخص نے آواز پر بندوق لگائی اُسوقت بیساختہ شہزادے کے مُنھ سے یہ بات نکلی کہ
نہ بولتا نہ مارا جاتا + وزیر عقلمند تھے سمجھ گئے کہ شہزادے نے مصلحتاً خاموشی اختیار کی ہی۔

مؤلف

بیہودہ مغز کیا کرتے ہین تقریر
یہ فائدہ آوازۂ دف سے سب مجھے پہونچا
خاموش ہو تا سینہ بنے معدن گوہر
یہ نکتۂ سر بستہ صدف سے مجھے پہونچا

سرمے نے اسی سبب سے آنکھون میں جگہ پائی کہ جو سرمہ در گلو ہوا اُسکی چشم دل کحل الجواہر
عرفان سے روشن ہوئی ستیندور نے اسی باعث سرخروئی حاصل کی کہ زبان ناطقہ لال کرتا ہی
فرد + خامشی مرتبۂ مُہر نبوت دارد + بستہ لب سکۂ فیض ید قدرت دارد + حکما کا قول ہی کہ

انسان کا مافی الضمیر دو حال سے خالی نہین یا نشانِ نعمت یا بیان محنت اور یہ دونون باتین پنہان رکھنے کے قابل ہین اگر نعمت کا بیان ہی تو پوشیدہ اسلیے خوب ہی کہ چشم حاسد اُسپر کارگر نہو اور اہل طمع کی آفت سے محفوظ رہے اور جو محنت کا ذکر ہی تو مخفی اسلیے بہتر ہی کہ دوستون کو ملال نہو اور دشمنون کو طعنہ زنی کا موقع نہ ملے **مؤلف** ذکر جاہ و بیان نعمت سے ٭ حاسدون کا حسد ہوا اور زیادہ ٭ داستان سن کے رنج و محنت کی ٭ دوست اندوہگین ہون دشمن شاد **حکایت** سکندر بادشاہ نے ایکبار اپنا راز مخفی کسی سے بیان کیا اور ممانعت کی کہ زبان پر ہرگز نہ لانا مگر اُسنے لوگون مین ظاہر کردیا یہانتک کہ سکندر کو خبر ہوئی

شعر

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش	باکسے گفتن وگفتن کہ مگوے

حکیم بلیناس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو کوئی راز فاش کرے اُسکے واسطے کیا سزا تجویز کرنی چاہیے حکیم دانا نے جواب دیا کہ حضور مفصل بیان فرمائین تو مین عرض کرون سکندر نے کہا کہ راز دل میرا کسی نے افشا کیا ہی مین چاہتا ہون کہ سزا دون بلیناس نے کہا کہ اے بادشاہ اُس سے رنجیدہ نہونا چاہیے کہ تو نے اپنا راز خود افشا کیا جب تجھی سے ضبط نہو سکا تو اُس بیچارے کا کیا قصور ہی **مؤلف** بس گیا وہ جو سخن تیری زبان سے نکلا ٭ پھر نہ آیا جو کوئی تیر کمان سے نکلا ٭ کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ جو بات مین نے نہ کہی اُس سے کبھی پشیمان نہوا اور اکثر کلام جو مین نے کیے اُس سے کمال ندامت حاصل ہوئی۔

فرد

دل است اے خردمند زندان راز	چو گفتی نیاید بہ زنجیر باز

جو بات میرے دہن سے نہین نکلی اُس پر مین زیادہ قدرت رکھتا ہون اُس بات سے کہ جو دہن سے نکل چکی

مؤلف

غبار خاطر دانا ہی اظہار ہنر کرنا	مکدر ہو گیا آئینہ جب جوہر ہوے پیدا

پریشان کہنا بہت سہل ہی اور پریشانی چھپانا نہایت دشوار **فرد** درگوش کسے نیفگنی راز ٭ کاز زدہ شوی زگفتنش باز ٭ جو کچھ مین نے کہدیا اُسپر میرا قابو نرہا اور جو نکہا مین نے اُسکا مین مالک ہون کہنا نکہنا میرے اختیار مین ہی

قطعہ

بہ پیرے رسیدم در اقصاے یونان	بدو گفتم اے آنکہ با عقل وہوشی
زمردم چہ بہتر بہر حال گفتا	خموشی خموشی خموشی خموشی

اے شہنشاہ کیوان بارگاہ فوائد خاموشی بیان سے باہر ہین اور تقریر طول پر پہونچی اب

مین بھی خاموش ہوتا ہون بیت بخاموشی قسم کز گرمی گفتارِ خود داغم * بسانِ شمع میکاہد تنِ من از زبانِ من *
گر انضاعت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کہ تیری طرح کا بادشاہ دانش پناہ مخاطب ہوا اور مین شرف مکالمت سے محروم رہون

مؤلف

یہ دو باتین کسی مین ہون جو موجود | اُسے کہتے ہین نادان صاحب ہوش
جو وقت خامشی گرم سخن ہو | جو وقتِ گفتگو ہو جائے خاموش

جب کوئی کسی سے ہمکلام ہو تو پہلے اُسکو اپنے دل مین اتنا ضرور سوچ لینا چاہیے کہ جس سے مین کلام کرتا ہون اُسکا دل میری بات سننے کو زیادہ چاہتا ہی یا اپنی بات سنانے کو اور حضرت واجب الوجود نے قوت ناطقہ اسیواسطے عنایت فرمائی ہی کہ انسان وحیوان مین تمیز پیدا ہو

فرد

بہ نطق آدمی بہتر است از دواب | دواب از تو بہ گر نہ گوئے صواب

انسان کو اُسوقت تک نہ بولنا چاہیے کہ جب تک گفتگو کا موقع نہ ملے اور جب کوئی سامع ہو تو خاموش رہنا ہرگز مناسب نہین بشرطیکہ تقریر معقول ہو اور گفتگو درست شعر نہ اس رہ مین قدم تو بے طلب رکھ * سخن جبتک نہ پوچھین بند لب رکھ * کسی کی حیثیت و استعداد سے بڑھکر کلام نکرنا چاہیے اسلیے کہ عجمی کو جسقدر لفظ کن اور مکن مفید ہوگا اُسقدر افعل اور لاتفعل سودمند نہ پڑیگا کلام کی خوبی یہی ہی کہ مضمون اس عمدگی سے ادا ہو جسکو ہر آدمی خاصی طرح سمجھ سکے اور کوئی شخص کسی امر مین رائے طلب کرے تو حتی المقدور صلاح نیک دینی لازم ہی اور سلاطین تیز ہوش کو نہایت ضرور ہی کہ جو مشکل مہم حوادث ایام سے پیش آئے تو رائے صائب اور عقل سلیم کی مددگاری سے اُسکا تدارک کرین اور ارکان ریاست سے خواہ بڑے ہون خواہ چھوٹے مگر امین و معتمد ہون مشورہ کرنا چاہیے شاید چھوٹون کی خاطر مین ایسی چیز گذرے کہ بڑون کے دلون مین نہ آئی ہو قطعہ گاہ باشد کہ پیر دانشمند * ز دنیاید درست تدبیرے * گاہ باشد کہ کودکے نادان * بغلط بر ہدف زند تیرے * لیکن اہل ہمت و اصحاب تجربہ و مردم دور اندیش و پیران عاقبت بین کی تدبیر اکثر درست ہوتی ہی کسی نے آجتک صلاح سے نقصان نپایا

فرد

در ہمہ حال مشورت باید | کار بے مشورت نکو ناید

اول کام بسبب مشورت کے درستی و راستی سے آراستہ و پیراستہ ہوتا ہی دوم جو بے صلاح کام کرتا ہی اگر درست نہ بنے تو لوگ اُسپر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہین اور بعد مشورت کے بھی

درست نہو تو اُسکو معذور رکھتے ہین سوم ذہن ایک شخص کا مہم کے اطراف و جوانب احاطہ نہین کرسکتا
اور چند اشخاص باہم ذہن لڑائین تو ہر ایک کی خاطر مین ایک نئی بات آتی ہی اور جو رائے درست ہوتی ہے
وہ سب پر ظاہر ہو جاتی ہی پس اہل اختیار کو لازم ہی کہ کوئی کام عقلمندون کی بغیر مشورت شروع نکرے
اور مشورت کو حلّ مشکلات مین حاکم عادل سمجھے اور یقین جانے کہ ایک عقل سے دو عقلین مفید ہوتی ہین
بہرام گور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ امور مملکت مین عاقلون سے مشورہ کر اسلیے
کہ تدبیر درست صید کے مانند ہی جو ایک شخص کے ہاتھ نہین آتا اور جماعت سے باہر نکلنے نہین پاتا

مؤلف

کام بے تدبیر ہوتا ہی خراب
فوج و لشکر سے بھی ہی تدبیر خوب
رکھ بنائے کار تو تدبیر پر
قصد گر ہو مُلک کی تسخیر پر

حکایت

حکایت سلطان روم اور عزیز مصر مین نا اتفاقی کی صورت نظر آئی دونون نے باہم لشکر کشی کی
رومیون کے لشکر مین مصریون کا ایک مخبر شریک تھا اور عزیز کا اُس پر کمال اعتبار جاسوسون نے یہ خبر قیصر
تک پہونچائی سلطان نے مطلق التفات نہ کیا اور نہ اُس شخص کے مُنھ پر لایا جب لڑائی نزدیک پہونچی قیصر نے
اُسکو بلایا اور اپنے سامنے کسی کام مین لگا دیا اس اثنا مین لشکر کے سردارون کو طلب کیا اور فرمایا مبارک ہو
کہ عزیز مصر کے امیرون اور مصاحبون نے مجھے از روے قسم لکھ بھیجا ہی کہ جسدم دونون لشکر مقابل ہونگے
فوراً عزیز کی مشکین باندھ کر ہم حضور مین حاضر کر دینگے تم بے دھڑک رہو اور کچھ اندیشہ نکرو اُس شخص نے
جو سُنا تو نہایت متحیر ہوا جب مجلس سے باہر آیا اُسی دم یہ خبر وحشت اثر عزیز کو لکھ بھیجی عزیز مصر یہ حال
معلوم کرکے بہت ڈرا اور توقف مناسب نہ جان کر بے لڑائی کیے ہوئے بھاگ نکلا قیصر نے اُس کے تعاقب
مین فوج بھیجی سب مال و اسباب عزیز مصر کا لشکر قیصر کے ہاتھ لگا حضور غور فرمائین کہ اس ایک تدبیر نے
کتنی فوج کثیر کو شکست دی **مؤلف** سو لشکر جرّار سے جو ہو نہ میسّر + وہ کام کرے عقل درست ایک
سخن مین + شعور سخن رس فوائد خاموشی اور فضیلت نطق اور خوبی مشورت بیان کرکے خاموش ہو رہا بادشاہ
نے فرمایا کہ اے وزیر دانشور تیرا ہر کلام خزینۂ گوہر آبدار ہی اور ہر سخن معدنِ جواہر تابدار ہر حرف تیری تقریر کا
ایک کتاب دانشوری ہی اور ہر لفظ تیرے بیان کا ایک دفتر ہوشمندی فصاحت و بلاغت تجھپر ختم ہو چکی
اور کُل عقل و شعور تیرے حصہ مین آچکا جس نے تیری گفتگو سے بہرۂ کافی نہ پایا اُس نے دانش و
تمیز سے حظِ وافی نہ اُٹھایا اور یہ بات تجھپر بخوبی واضح و آشکار ہی کہ تمام امور سلطنت اور کاروبار
مملکت تیری ذات خاص سے وابستہ ہین کبھی بغیر تیری صلاح کے ہم کوئی کام نہین کرتے بیشک ہین

تیری رائے پر اعتماد کلی ہو اور یقین کامل اس لیے تعلیم و تربیت شہزادۂ والاقدر کی تیری مصلحت دور اندیش پر موقوف ہی ہمین اُسکے سفید و سیاہ سے کچھ مطلب نہین مگر ہر برس مین ہم دو بار امتحان لیتے رہینگے تاکہ ہمپر بخوبی روشن رہے کہ اس عرصہ مین معلّم اخلاق کسقدر محنت کرتا ہی اور خرد بزرگ کتنی ترقی پاتا ہی اس مین دو فائدے ہین اوّل یہ کہ اتالیق کو خود کوشش و توجہ کا خیال رہے دوم شہزادہ بھی بدرجۂ اتم مشقت گوارا کرے اور ممتحن کے روبرو سرخروئی و نیکنامی کے حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہو وزیر اعظم نے اُن شرطون کو برضا و رغبت و طیب خاطر منظور کیا اور زبان حقائق بیان سے گویا ہوا

مؤلف

یاالٰہی رہے تا سلسلۂ لوح و قلم	یاالٰہی رہے تا واسطۂ ارض و سما
یاالٰہی رہے تا مرکز ماہ و خورشید	یاالٰہی رہے تا دائرۂ صبح و مسا
یاالٰہی رہے تا گلشن ہستی مین بہار	یاالٰہی رہے تا عطر فشان باد صبا
یاالٰہی رہے تا ابر مین آب رحمت	یاالٰہی رہے تا جنبش موج دریا
روز نوروز ہو ہر روز دل افروز تجھے	لیلۃ القدر سے ہو قدر مین ہر رات سوا
شان و شوکت ہو تری غاشیہ برداری مین	فتح و نصرت رہے ہمراہ رکاب والا
لیلی بخت رسا کا رہے مجنون اقبال	اور دولت در دولت کی کنیز ادنا

مضمون نفس ناطقہ کا بیان

حضرت سلامت حضرت انسان کے خیالات اور نفس ناطقہ کی استعداد اور عقل و شعور کے مختلف حالات اور علوم و فنون کی صنعتون کا جداگانہ بیان بیان کی قوت سے باہر ہے اصل ہستی یعنی روح انسانی جسکو حکما کی اصطلاح مین نفس ناطقہ کہتے ہین عجیب شی ہی کبھی حالت سرکشی مین پایا جاتا ہی کبھی صورت ملامت مین کبھی اطمینان حاصل کرلیتا ہی اور کبھی اُسکے سبب سے دل مین مختلف ارادے ظہور پاتے ہین کبھی وحشت و جوش پیدا کرتا ہی کبھی جوہر لطیف بنجاتا ہی

قطعہ

آدمی زادہ طرفہ معجونے است	از فرشتہ سرشتہ وز حیوان
گر کند میل این شود کم ازین	ور کند قصد آن شود بہ ازان

اُس کے تابع کرنے سے راحت حاصل ہوتی ہی نہ آدمی خوف کا غلام رہتا ہی نہ امید کا اُلّو بنتا ہی نہ حسد سے جلتا ہی نہ غصّے سے بھڑکتا ہی غم اُسکو نہین دبا سکتا محنت اُسکو نہین گلا سکتی دنیا مین ہنگامہ ہوا کرے وہ چپ چاپ سیدھا چلا جاتا ہی آفتاب ہی جس نے مشرق سے نکلکر مغرب کی راہ لی نہ مطلع کی صفائی سے غرض نہ ابر کی تاریکی سے خطر جس وقت قولے اسفل قولے اعلے پر

محیط ہو جاتے ہین انسان کمینہ اور ذلیل بنجاتا ہی اور خیال کہ جس سے جذبے کی تولید ہوتی ہی اگر نفس ناطقہ کے
تخت کو غصب کر لیتا ہی تو خلل اور بد انتظامی جو بدعملی کا نتیجہ ہی تمام ملک مین پھیل جاتی ہی عقل بمنزلۂ آفتاب ہی
اسکی روشنی مستقیم یکسان اور دائم ہی اور خیال شہابی سے مشابہ ہی جو چمکتا ہی اور قائم نہین چلتا مگر بے قاعدے
پروردگار نے انسان کو قوت عقلیہ ایسی عنایت فرمائی ہی جسکے ذریعہ سے اپنی حقیقت اور دوسرون کی
کیفیت بخوبی دریافت کر سکتا ہی اس لحاظ سے اُسکو چاہیے کہ دنیا کے عجیب و غریب کارخانون کو نظر
غور سے دیکھے اور ماہیت اور فوائد اور نتیجون کو دریافت کرے بیہودہ خیالات مین مصروف نہ ہو بلکہ
ہمیشہ اپنے دل مین یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خداوند تعالے نے ہم کو ایک ذی عقل اور ذی شعور بنایا ہی
اور ہمپر یہ بات فرض ہی کہ اپنی قوتون سے ہمیشہ اُن کے خاص خاص کام لیتے رہین چونکہ ہم با تمیز
مخلوق ہین اس وجہ سے ہمکو اپنی اوقات عزیز حیوانات بے تمیز کی طرح بسر نہین کرنی چاہیے

فرد

آدمی زادہ اگر بے ادب ست انسان نیست
فرق در جنس بنی آدم و حیوان ادب است

انسان کی حالت اور حیوانات کی سی نہین ہی عقل سلیم اسی واسطے عطا کی گئی کہ خیالات فاسدہ سے
محفوظ رہے اور ہوا و ہوس کے برخلاف عقل صالح نہایت عمدہ نصیحت کرنے والی ہی ہمیشہ سچ باتون اور
نیک کامون کی ہدایت کرتی ہی بس ہمین یہ بات دریافت کرنی بہت ضرور ہی کہ ہم دنیا مین
کس مقصد کے واسطے پیدا ہوئے اور دنیا سے کیا تعلق رکھتے ہین اور عقبیٰ مین ہماری کیا حالت ہوگی

نظم

نہ شادم نہ محزون نہ خاکم نہ گردون
نہ لفظم نہ مضمون چہ معنیستم من
اگر فانیم چیست این شور ہستی
وگر باقیم از چہ فانیستم من
نوائے ندارم نفس مے شمارم
اگر ساز عبرت نیم چیستم من

ہر درجے کے آدمی کو علم حاصل کرنا فرض عظیم ہی بغیر اسکے اپنی زندگی کی حفاظت اور آسائش کا بندوبست
نہین کر سکتا ہر شخص کو انسان کے طور و طریق اور دستورون اور عقل کی ترقی سے واقف ہونا اور خاص
اپنے علم و دانش کو ترقی دینی چاہیے جو بڑے بڑے آدمی اگلے زمانون اور تمام ملکون مین ہو گئے
وہ ہمارے واسطے نہایت عمدہ نمونے ہین ہمکو بھی اُس طریقے کی پیروی ضرور ہی جسکے ذریعے سے اُنھون نے
بڑی بڑی عزتین حاصل کین دنیا مین صرف دولت اور طاقت اور نیکنامی ہماری پیدائش کا خاص مقصود نہین ہی بلکہ
عقل کی دولت اور طاقت اور علمی استعداد کے مقابلہ مین وہ محض بے اصل ہی جو لوگ نہایت عالم و دانا ہو گئے اور اُنھون نے

جو باتین اپنے علم وعقل کے زور سے پیدا کین وہ اُنکی فضیلت کی نہایت عمدہ یادگار ہین جو مشکل اور مصیبت اُنکو
پیش آئی اپنی عقل کی قوت سے اُسکو مغلوب کیا سقراط حکیم کا قول ہو کہ جس طرح لڑائی کے وقت
لوہا سونے سے زیادہ کام آتا ہو اسیطرح عقل ہر وقت اور ہر حالت مین سونے سے زیادہ کام آتی ہو
قدیم ہوشمندون نے ہماری طبیعتون مین علوم وفنون کے شوق کا تخم بویا اور فقط اس زمین کے حالات سے
آگاہی حاصل کرنے پر اکتفا نکرکے آسمان اور ستارون کی طرف بھی اپنی توجہ مائل کی اور وہ علم ہیأت
ایجاد کیا جسکے ذریعے سے ہم اجرام علوی کی حرکت دریافت کرسکتے ہین بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین جنکو
بالکل ترقی کی خواہش نہین بس وہ عقلی لیاقتون سے محروم ہوتے ہین اور خود بھی یہ خیال کرتے ہین کہ ہم
کسی قسم کی قوت عقلیہ نہین رکھتے زمانہ بہت جلد گذرتا جاتا ہو اور دنیا مین ترقی روزافزون ہوتی جاتی ہو زمانۂ
حال مین بھی بہت سی ترقیان ظہور مین آئین اور آئندہ بھی نئی نئی باتین دریافت ہونے کی امید ہو وقت ایک
حال پر قائم نہین ہمیشہ پلٹتا رہتا ہو وقت سے تمام چیزون کا اندازہ کیا جاتا ہو لیکن وقت کا اندازہ کسی چیز سے
نہین ہوسکتا وقت سے تمام باتون کا حال معلوم ہوجاتا ہو مگر وقت کا حال کسی پر نہین کھُلتا نہ
کسی نے آجتک اُسکی ابتدا پائی اور نہ اُسکی انتہا کسی کے خیال مین آئی عقل اُسکے آگے چلتی ہو قابو اُسکے
ساتھ رہتا ہو افسوس اُسکے پیچھے ہوتا ہو جس نے اُسکو دوست بنایا سب دشمنون سے بیخوف ہوگیا
جسنے دشمن بنایا وہ اپنے دوستون سے بھی ناامید رہا اکثر آدمی ہم مین سے اپنے اپنے خیالات کے
بموجب آسودہ ہونا چاہتے ہین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اپنی عقل کے زور سے مراد پر پہونچ جائینگے
لیکن انجام کار بجز مایوسی وتکلیف کے کچھ نصیب نہین ہوتا دنیوی شان وعظمت کی بے ثباتی کے صدہا
ثبوت ہمکو تواریخ سے معلوم ہوتے ہین یعنے ابتدائے آفرینش سے ہزارہا سلطنتون کو عروج وزوال ہوا
اور کوئی بادشاہ ہمیشہ اپنی سلطنت کو قائم نہ رکھ سکیگا شاہ نپولین کا قول ہو کہ مین نے تمام کوششون
مین کامیابی حاصل کی مگر اب موت کا وقت سر پر آیا مین نہایت استقلال سے بآواز بلند یہ بات کہتا ہون کہ مین
برہنہ ہی آیا تھا اور برہنہ ہی جاتا ہون **مؤلف** رفتگان عدم کا نشان نہین ملتا ✤ خبر نہین کہ گیا آئے ہی
حباب کہان ✤ دل مین ہر ایک آدمی چاہتا ہو کہ مین جیتا رہون زبان سے کوئی نہین کہتا اور اپنی اس آرزو کے
چھپانے کو ہزار ہزار باتین بناتا ہو لیکن ہمارے نزدیک وہی آدمی خوش ہو کہ جسکو کچھ بھی کام کرنا باقی نرہا ہو
اور جو موت کے واسطے ایک بھی بہانہ نہین رکھتا ہو روز مرنے کے لیے تیار ہو **فرد** کیجیے اس
چار حد مین کیا حساب زندگی ✤ ہیچ روزہ ہو فروغ آفتاب زندگی ✤ جوانی چار دن کی چاندنی ہو تخیلات کا جادہ
بڑھاپے مین اُتر جائیگا اور عیش کی پریان بھی مجرا کرنا چھوڑ دینگی **شعر** عیش شباب خوب ہوا جو گذر گیا

اک جن چڑھا ہوا تھا کہ سر سے اُتر گیا ٭ اس زندگی مین ہم مسافرون کے مانند ہین اور دنیا مثل بیابان کے اور اُسکی تمام شان و شوکت بمنزلۂ سراب ہو مصرعہ جو چمکتا ہو وہ سونا ہی نہین ہوتا ہو ٭ ہم لوگ اندھون کی طرح آنکھین بند کر لیتے ہین اور بیساختہ مُنھ کھول کر سیراب ہونے کی امید پر دوڑتے ہین مگر کچھ حاصل نہین ہوتا بیت جہان است مانند موج سراب ٭ از و تشنہ دل کے شود کامیاب ٭ کوئی چیز خاص کسی کے واسطے نہین بلکہ تمام چیزین ہر ایک آدمی کے لیے پیدا ہوئی ہین ہر انسان کو اخلاقی خیالات اور عقلی قوتین عطا کی گئی ہین بس جو شخص اپنے دل کی تہذیب کریگا اُسی کو ثمرۂ نیک حاصل ہو گا

مؤلف

نظر آتا ہی جو سفید و سیاہ		ہر سر کار سب کو پایا ہے
جو کہ ہی خوب و زشت دنیا مین		کام کے واسطے بنایا ہی

حقیقت مین وہ شخص نہایت ہی بدقسمت ہی جو عمدہ صفات اور بہتر قوتون کو اچھی طرح کام مین نہین لاتا ہمکو یہ لازم نہین کہ اپنی ہمت پست کر دین جبتک کسی شی کیواسطے کوشش نکرینگے پس کیونکر ہم اُسکو حاصل کر سکتے ہین

فرد

گردش ہی دینی تھی تو بنا نا تھا جام سے	انسان بنا کے کیون مری مٹی خراب کی

یہ بھی اُستاد کا ایک قول ہو کہ اگر ارادہ ہوتا ہی تو کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور پیدا ہو جاتا ہو اگر ہم کسی کام کے واسطے کوشش کرین تو وہ ضرور پورا ہو جائیگا محنت کا ثمرہ ضرور حاصل ہوتا ہو اور ہم اس دنیا مین صرف اپنی ہی ترقی کے واسطے نہین بلکہ اور شخصون کے فائدہ رسانی کے لیے بھی آئے ہین۔

فرد

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّ و بیان

معنے کی بلاغت اور بیان کی مختلف صورتون سے ثابت ہوتا ہو کہ زمانہ کی بُرائی اور بھلائی دیکھنے کے واسطے پچھلا زمانہ اُسکے مقابلے مین رکھنا چاہیے کیونکہ تمیز اصلی ہمیشہ نسبت سے تعلق رکھتی ہو آیندہ کا حال کسی کو معلوم نہین نفس ناطقہ زمانۂ حال مین بہت کم مصروف رہتا ہو ماضی کا خیال اور آئندہ کی فکر ہی مین اُسکی اوقات گذرتی ہو ہمارے جذبون مین سے خوشی ہو اور غم محبت اور نفرت امید اور خوف خوشی اور غم ماضی سے تعلق رکھتے ہین خوف اور امید استقبال کے مطیع ہین اب محبت اور نفرت باقی رہی اگرچہ زمانۂ حال مین شامل ہین مگر انکو بھی ماضی مین داخل کرنا چاہیے کیونکہ باعث نتیجے سے پہلے ہوتا ہو جو کہ اس زمانہ کی صورت ہو وہ ماضی کا نتیجہ ہو پس خواہ نخواہ لازم آیا کہ خواہ ہم

عیش ہین، ہون یا مصیبت مین انکے بواعث ضرور دریافت کرنے چاہیین تاریخ کا وہ حصہ بہت سودمند و کارآمد ہی جسمین یہ بیان ہو کہ نفس ناطقہ کی ترقی کسطرح ہوئی انسان کی عقل کیونکر بتدریج بڑھتی گئی کس سبب سے ایک علم دوسرے کے بعد آتا رہا اور کس صورت مین علم اور خیال نے جو نفس ناطقہ کی روشنی اور سیاہی ہی اُلٹے پلٹے کھائے کسطرح علم غارت ہو گیا کیونکر فنون نے پھر زور کیا اور کون کون سے انقلاب عقل کے عالم مین ہوئے اگرچہ یورشس اور لڑائی کے حال سے واقف ہونا بادشاہ کو ضرور ہی تو علوم و فنون سے ناواقف رہنا بھی مناسب نہین اگر انتظام کرنے کے لیے ریاست ہی تو ترقی کرنے کے واسطے فہم و فراست ہی منھ سے کہنے اور کرکے دکھانے مین بڑا فرق ہی نمونہ ہمیشہ نصیحت سے زیادہ کارگر ہوتا ہی سپاہی لڑائیون مین بنتا ہی اور مصوّر تصویرون کی نقل کھینچ کھینچ کر اُستاد ہو جاتا ہی اس صورت مین طریقۂ حیات جو فقط تصور سے غرض رکھتا ہی اور طریقون کی نسبت ورر ہیگا کیونکہ بڑے بڑے معرکے تو ہمیشہ ہر ایک کے دیکھنے مین نہین آتے مگر جسے فنون کا شوق ہی وہ ہمیشہ دیکھ سکتا ہی کہ فن کی بدولت کیا کیا ہوا اور فن کسدرجہ تک پہونچا کیونکہ صناع کی صنعت امتحان دینے کو ہر جگہ موجود ہی جب کسی کے دیکھنے سے آنکھ یا قوت متخیلہ پر اثر پیدا ہوتا ہی تو نفس فعل خود صنعت ظہور کو آشکار کر دیتا ہی اس مقام سے تصور کا اصل کام شروع ہوتا ہی ہم نئے نئے صُوَرِ علمیہ سے اپنے علم کی افزایش کرتے ہین اور شاید وہ فن پھر نکل آتا ہی جو انسان کے نزدیک غارت ہو چکا تھا خیر اور کچھ نہین تو اپنے وقت کو پہلے زمانہ سے ملاتے ہین ترقی دیکھ کر خوش ہوتے ہین یا تنزل دیکھ کر غمگین جو ذرا غور کیا جائے تو اُس تنزل کا نظر آجانا ہی ترقی کی بسم اللہ ہی جو چیز دنیا مین آئی ہی اُسکو ہر دم اپنے قدردان کی تلاش ہی اور شہرت کی جستجو جس شی کا قدردان پیدا نہ ہوا اُسکا وجود و عدم برابر ہی اور جس کی شہرت مشتہر نہو وہ بحکم - اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ - زاویۂ عدم مین مستتر انسان جسکی طلب مین سرگرم رہتا ہی وہ شے بھی خود اُسکی طلب مین ہمہ تن مصروف ہوتی ہی دریا اسی جستجو مین پہاڑون سے سر ٹکراتا ہی اور جوش و خروش اظہار کرتا ہی کہ کاشکے کوئی غواص پیدا ہو اور میرے موتیون کو جوہریون تک پہنچائے یاقوت اسی لیے جگرخون ہی اور الماس نے اسیواسطے کنی کھائی ہی کہ اس قید سنگین سے رہائی دینے والا بمشکل میسر آتا ہی چاہ کے دل مین یہی چاہ سمائی ہی کہ کوئی تشنہ لب لبِ چاہ وارد ہو کر تشنگی رفع کرے آئینے کو اسی سبب سے حیرانی ہی کہ کسی صورت آشنا سے روشناسی نصیب ہو علم اسی تلاش مین ہی کہ کوئی قدردان مجھ سے فیض پائے ہنر اسی فکر مین ہی کہ کوئی اہل جوہر میرے دم سے فائدہ اُٹھائے فخر کرتا ہی کشش دونون طرف جذبۂ الفت + توجسکی طلب مین ہے

وہ ہی تیری طلب مین + اُس شخص کے برابر دنیا مین کوئی نادان اور جاہل نہین جو یہ سمجھکر کوشش علم سے محروم رہے کہ علم میری قسمت مین نہین محنت وہ چیز ہی کہ محال کو ممکن کر دیتی ہی اور مشکل کو آسان بے محنت تو کچھ بھی حاصل نہین ہوتا اور محنت سے سب کچھ ملجاتا ہی **فرد** بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ گردد + **حکایت** حکیم ارسطاطالیس نے جب علم نجوم حاصل کر لیا تو ایک روز یہ خیال آیا کہ وہ کونسا علم ہی جو میری قسمت مین نہو فورًا زائچہ کھینچ کر دیکھا معلوم ہوا کہ علم طلسمات مقدر مین نہین لکھا ہی نہایت افسوس کیا اور سب کام پر اسکو مقدم جان کر تحصیل طلسمات مین ہمہ تن مصروف ہوا تھوڑے ہی دن مین وہ کمال پیدا کیا کہ اپنے ہمجنسون پر سبقت اور فوقیت لے گیا اُس حکیم کا قول ہی کہ جو چیز انسان کی قسمت مین نہین وہ بیشک محنت و کوشش اور سعی و تردد اور جستجو و تگاپو سے میسر آسکتی ہی کسی کا یہ شعر محنت کی شان مین صادق آتا ہی **شعر** مشکل بتوجہ تو آسان + آسان بتغافل تو مشکل + نہایت تعجب کی بات ہی کہ اکثر رئیس اور صاحب مُلک تحصیل علم پر مطلق توجہ نہین کرتے صرف سیر و شکار اور ناچ تماشے مین اپنی اوقات ضائع کرتے ہین اِس کا اصلی سبب یہ ہی کہ ان رئیسون کے بھائی بند اور کا مدار اور مختار اور وزیر اور دیوان اور اہلکار وغیرہ ہرگز نہین چاہتے کہ رئیس و امیر کچھ بھی پڑھنا سیکھین اور ذرا بھی عقل و ہوش سنبھالین جانتے ہین کہ اگر رئیس کو لکھنا پڑھنا آجائیگا اور تھوڑی بہت عقل پیدا ہوگی تو وہ ہمارے قابو مین کیون رہیگا پھر یہ لوٹ کے مال کدھر سے ہاتھ لگین گے اگر کبھی کوئی رئیس بر تقدیر کسی کی صلاح و مشورت سے حکم دیتا ہی کہ ولیعہد کے پڑھانے اور لکھانے کو ایک آدمی مقرر کرنا چاہیے تو بھائی بند عرض کرتے ہین کہ حضور ابھی صاحبزادۂ بلند اقبال کی عمر کیا ہی یہ تو اُسکے کھانے پینے اور کھیلنے کے دن ہین مختار کار عرض کرتا ہی کہ ابھی خرچ بڑھانا مناسب نہین ان دنون خزانہ مین روپیہ بہت کم ہی کوئی پُرانا مصاحب کہتا ہی کہ آگے کیا کچھ بڑے حضور نے بھی پڑھا تھا کوئی خیر خواہ بیان کرتا ہی کہ خداوندا اگر آپ لوگ خود پڑھنے لکھنے کی تکلیف گوارا فرمائین گے پھر ہم لوگ کس کام آئین گے حاصل یہ ہی کہ سب تو اپنی اپنی بولیان بول کر بات اڑا دیتے ہین اور اس بیچارے لڑکے کا پڑھنا لکھنا مفت مٹی مین ملجاتا ہی کارپرداز مزے اڑاتے ہین

فرد

لکھکر ہمارا نام زمین پر مٹا دیا | اُنکا تو کھیل خاک مین ہمکو ملا دیا

انسان کو یاد رکھنا چاہیے کہ چھوٹی عمر تحصیل علم کے لیے ایک بہت اچھا زمانہ ہی اسمین قواے عقلی و جسمی سب صحیح ہوتے ہین پس اگر اِس عمر مین ہم علم تحصیل کرین تو یہ امید کر سکتے ہین کہ ایک وقت مین اپنی محنت اور علم کے ثمرے سے مستفید ہو سکین گے برخلاف اسکے اگر ایام خرد سالی کو لہو و لعب مین ضائع کر کے

جوانی مین علم حاصل کرنا چاہین تو فی الواقع اُس دہقان سے مشابہ ہین جو فصل پر یہ بات یاد کرتا ہو کہ مین نے تخم ریزی کا وقت ضائع کیا ہو اور جبکہ اور لوگ فصل کاٹ کر ذخیرہ جمع کرتے ہین اُسوقت وہ بیج بونے جاتا ہو شاید کہ اُسکے کھیت مین کچھ سبزی نمایان ہو اور کچھ عرصے کے لیے ناج بڑھنے بھی لگے لیکن افسوس ہے کہ پکجانے سے پہلے ہی سردی کا موسم نمودار ہو جاتا ہو پالا اور سرد ہوا اُسکو خراب اور برباد کر ڈالتی ہو ایسا ہی حال اُس شخص کا ہو جو چھوٹی عمر مین خواب غفلت مین بیہوش رہا اور جوانی مین علم سیکھنا شروع کرتا ہو لیکن پیشتر ازین کہ اُس کو علم مین اسقدر سرمایہ حاصل ہو جاے جس سے وہ مزا لینے لگے اُس کا سر سفید ہو جاتا ہو بصارت گھٹ جاتی ہو حافظہ جاتا رہتا ہو اور قبر مین پانون لٹکا دیتا ہو فرد

آنے کے وقت تم تو کہن کے کہین رہے + اب آئے تم تو فائدہ جب ہم نہین رہے +

اگر جوانی مین بھی علم کی طرف توجہ کرنے کا موقع نہ ملا تو لپنے ہم عمرون مین جنھون نے خردسالی کو علم کی طلب مین صرف کیا ہو ہمیشہ ندامت اور شرمندگی اُٹھانی پڑیگی جو آدمی کہ جاہل اور ناخواندون پر بزرگی حاصل کرنی چاہے اُسکو لازم ہو کہ نیک تربیت کے حاصل کرنے مین کوشش کرے استعداد اور عقل و شعور تحصیل کتب اور عالمون اور فاضلون اور حکیمون اور عاقلون کی فیضان صحبت سے حاصل ہوتا ہو جو ان باتون سے محروم ہین وہ جاہل رہجاتے ہین کسی کو تربیت اچھی ملتی ہو اور کسی کو بالکل نہین ہوتی اس باعث سے انسانون مین اختلاف ہو جاتا ہو چنانچہ ایک آدمی منشی ہو اور ایک چپراسی پس ان مین ایک تربیت یافتہ ہو اور دوسرا ناتربیت یافتہ مگر اصل مین دونون وہی ایک انسان ہین اسلیے ممکن ہو کہ ہزارون گنوار اور دیہاتی ایسے گذرے ہون کہ اُنکو خدا نے اُسی قدر عقل بخشی ہو جیسی حکیم ارسطو کو حاصل تھی اب کوئی پوچھے کیون ارسطو تو نامی حکیم ہوا اور وہ باقین مذکور جہالت ہی مین مر گئے کہ اُن کا نام و نشان بھی باقی نہین اس کا جواب صرف یہ ہو کہ ارسطو نے تربیت پائی تھی اور اُنھون نے نہین پائی ارسطو نے حکماے گذشتہ کی کتب و تصنیفات کو ملاحظہ کیا اور اُن گنوارون نے کاشتکاری مین عمر گذاری اور اُسی حالت مین مر گئے اگر ارسطو کے مانند تحصیل کتب وغیرہ پر اُن کو قابو ملتا تو شاید وہ گنوار ارسطو سے بھی سبقت لیجاتے کسی نے سچ کہا ہو کہ گنوارون اور غریبون کے ذہن اور عقل سے کون آگاہ ہوتا ہو وہ مانند اُن جواہرات کے ہین جو سمندر مین پڑے ہین اور نگاہ انسان سے پوشیدہ یا مانند اُن خوشبودار پھولون کے جو دشت لق و دق مین شگفتہ ہین وہان کسی کا گذر نہین ہو

مؤلف

کب غریبون نے تربیت پائی
دشت وصحرا مین کون ہوتا ہو

کیا ہو معلوم اُن کی دانائی
رقص طاؤس کا تماشائی

اہل یونان تربیت کے فوائد سے آگاہ تھے وہ اپنے بچون کو تربیت کرنے مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے چنانچہ بادشاہ فیلقوس نے اپنے فرزند سلطان سکندر رومی کی تربیت کیواسطے ارسطو کو مقرر کیا اور جیسی تربیت سکندر نے اُس حکیم اعظم سے پائی سب پر بخوبی روشن ہو محتاج بیان نہین **حکایت** ہندوستان مین شہاب الدین شاہجہان بادشاہ نہایت بیدار مغز ودانا اور شجاعت شعار وتوانا گذرا ہو ایکروز سعداللہ خان وزیر نے کہ ہندوستان کے وزیرون مین اس طرح کا صاحب علم وفضل اور ذی استعداد ابوالفضل وفیضی کو ہم نہین کہتے دوسرا کوئی وزیر نہین گذرا ہو شاہجہان سے تذکرہ کیا کہ اگرچہ ولیعہدی کا منصب فرزند اکبر کے لیے مناسب ہو مگر آپکے خیال مین اُسکی لیاقت کونسا شہزادہ رکھتا ہو بادشاہ دولت پناہ نے فرمایا کہ اسکا جواب کل دون گا بعد اس گفت وشنید کے سعداللہ خان اپنے گھر گیا اُس بادشاہ نے اپنے ایک معزز معتمد کو ہر ایک شہزادے کا عندیہ لینے بھیجا وہ پہلے شہزادۂ دارا شکوہ کی خدمت مین گیا بعد ادائے آداب ماوجب کے ملتمس ہوا کہ فی الحال غلہ گران ہو یا ارزان شہزادے نے کہا یہ حال کسی بقال سے پوچھو پھر گذارش کی کہ اندنون کسقدر فوج یہان حاضر ہو جواب دیا کہ بخشی فوج سے تفتیش کرو بعد ازان استفسار کیا کہ بھلا اراکین دولت اور خوانین سلطنت سے کون کون امیر اُس ریاست کے خیرخواہ جان نثار اور ترقی طلب ہین فرمایا کہ یہ حقیقت جاسوسون سے دریافت کرنی چاہیے پھر عرض کی کہ تمھاری قلمرو مین اور دور دور سے ملکون مین کون کون عامل اور صوبہ عادل اور دوسرے بادشاہونکی اقلیمون کی کیا کیا چیزین حاصل ہین ارشاد کیا کہ یہ واقعات وقائع نگار اور خفیہ نویسون سے پوچھا چاہیے بعد اس گفتگو کے وہ معتمد شاہزادہ دوم سلطان شجاع کے پاس گیا اُسکو بھی سب طرح آزمایا اس امر مین کھرا پایا پھر شہزادۂ سوم صاحب رائے واہل تدبیر شہزادہ اورنگ زیب عالمگیر کی خدمت مین گیا اور غلہ کا نرخ پوچھا اُسنے ہر قسم کے اناج بلکہ ہر ایک طرح کی جنس کا بھاؤ بیان کیا سپاہ کی تعداد بھی بتائی کہ اسقدر فوج فی الحال یہان ہو اور فلانے فلانے امیر ہمارے ترقی خواہ جان نثار اور اتنی فوج پرگنون اور دوسرے ملکون مین اور فلانے شخص نمک حرام وناہنجار ہین فلانے ملک کا صوبہ ہمارا مطیع وفرمانبردار اور رعیت پرور وعادل ہو اور فلانا بدسیرت وناقابل ایران کے بادشاہ کی اور اس ملک کی یہ کیفیت ہو توران کی یہ حقیقت فرنگستان کا یہ احوال ہو اور روم وروس کا یہ قال ومقال فرستادہ شاہ اُس سے بہت راضی ہوا پھر شہزادۂ چارم محمد مراد کے حضور مین گیا اور اُس سے بھی وہی سوالات کیے اُسنے شہزادہ اکبر دارا شکوہ اور شہزادۂ دوم شاہ شجاع کے موافق جواب دیے معتمد کو ہمین آتش در کاسہ کا نقشہ نظر آیا اس تحقیقات کے بعد اعلیٰ حضرت یعنی شاہجہان بادشاہ کی خدمت مین جاکر سب حال کہہ سنایا

جب سعد اللہ خان وزیر آیا توشاہنشاہ نے سب شہزادون کا عندیہ جو امتحان سے معلوم کرلیا تھا جتایا اور کہا کہ مین داراشکوہ کو بہت چاہتا ہون مگر شاہنشاہ حقیقی اورنگ زیب اورنگ کیا چاہتا ہو اسی سے تو اُسکو جہانبانی کی کاردانی عطا کی ہو سعد اللہ خان نے عرض کی کہ اس مین شک نہین عالمگیر عالم گیر ہوگا ناظرین پر روشن ہو کہ ایسا ہی ہوا اس بات سے ظاہر ہو کہ بیدارمغزی وکاردانی اور خبرت حصول دولت ویاوری بخت کی نشانی ہو اس سے برعکس یعنے سست مزاجی وراحت طلبی اور غفلت شعاری بیدولتی ونحوست کی علامت پس بیدارمغزی وکاردانی بے تحصیل علوم واکتساب فنون حاصل نہین ہوتی اسلیے افراد بشر پر واجب ولازم ہو کہ اولاد کی تعلیم سے غافل نہین فرزند کا جاہل ہونا والدین کی بے تمیزی پر دلیل ہو بلکہ بادشاہ پر توفرض عین ہو کہ شہزادگان والاشان کی تربیت کے واسطے مہذب اخلاق اور معلم اور اتالیق اور خوشنویس اور ہر علم وہنر کے اُستاد کامل مقرر فرمائے اگر اتفاقات روزگار سے کوئی شخص باین ہمہ صفت موصوف ہاتھ آجائے تو مغتنم شمار کرین اور بخت یاور وطالع سازگار کے مشکور ہون جب نوبت کلام اس مقام تک پہونچی شعور سخن رس نے دفتر تقریر تہ کیا بعد اُس کے عرض کی کہ خلاصہ اس بیان کا اور نتیجہ اس گفتگو کا یہی ہو کہ سرحد قاف مین ایک پہاڑ ہو موسوم بہ **کوہ نورافشان** اُسپر ایک مرد خدا تارکِ دنیا عالم باعمل خلوتگاہ ریاضت مین گوشہ گزین ہو عقل نے اُسکے ضمیر نورانی سے تجلی حاصل کی اور علم نے اُس کے ذہن مستقیم سے فیضان کمال پایا تدبیر اُس کی وابستۂ احکام ہو اور تقدیر تابع فرمان اگر غوامض نکات آبائے علوی ہین تو اُسکے عالم محسوسات مین اور دقائق رموز اُمہات سفلی ہین تو اُسکے زیر اقدام غرض علم نے اُسکے عمل سے رواج پایا اور عمل نے اُسکے علم سے نام پیدا کیا اُس موبد ہوشیار کا نام **فرزانۂ روزگار** ہو جان نثار کو اُس سے ایک طرح کی نسبت اتحاد حاصل ہو اور یہ نسبت بعینہٖ ایسی ہو کہ ذرے کو آفتاب سے یا قطرے کو دریا سے نہین نہین بلکہ اصل تو یہ ہو کہ جو نسبت نار کو نور کے ساتھ ہو یا ظلمت کو روشنی سے اگرچہ تمام عالم میری نظر سے گذر چکا ہو بڑے بڑے عالمون اور کامل کامل حکیمون سے لیاقت علمی اور استعداد فلسفی کی ماہیت دریافت کرچکا ہون مگر مصرع ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + شہزادۂ خرد پرور کی تعلیم وتربیت اور تہذیب اخلاق کے واسطے ایسا کامل شخص بغیر اس جوہر فرد کے دستیاب ہونا ازل سے ابد تک غیر ممکن ہو اب مین حضور کی خدمت سے مرخص ہوتا ہون آج شب کو فرزانۂ روزگار سے نیاز حاصل کرکے علی الصباح دربار شاہی مین ہمراہ لے کر قدمبوسی حاصل کرتا ہون

فرزانۂ روزگار

اگرچہ اُسکا تشریف لانا کسی طرح ممکن نہین مگر اُس عقیدت مند کی رضا جوئی و دلدہی بہرحال مد نظر ہی یہ کہکر شعور سخن رس نے عقل مجسم سے رخصت طلب کی دربار برخاست ہوا ۔

مطلع

قاف سے بھی دور اک ملکِ سلیمان اور ہی
ہم ہین دیوانے جہان کے وہ پرستان اور ہی

سیاح جہان پیما یعنے وہی ذہن رسا اسطرح گذارش گر مدعا ہی کہ شعور سخن رس دربار شاہی مین ہمیشہ بصورت انسان حاضر رہا کرتا تھا اُسیروز جبدم کہ عقل مجسم سے شرف رخصت حاصل کرکے فرودگاہ مین تشریف لایا لباس بشری جسم سے علیحدہ کیا اور صورت اصلی اختیار کرکے چشم زدن مین ایک قوی ہیکل جن بنگیا خلعت جناتی بدن پر سجا دو شہپر بازؤن پر پیدا کیے اور یکبارگی بسوے کوہ قاف سرگرم پرواز ہوا

مؤلف

وہ اُڑنے مین مرغ نظر بن گیا
کبھی گرم جولان ہوا مثل برق
وہ چلنے مین بادِ سحر بن گیا
کبھی موج سے تیز تر بن گیا

الغرض ایک ساعت مین کوہ نور افشان پر جاپہونچا فرزانۂ روزگار سے ملاقات حاصل کی اشتیاق بہمین خیریت طرفین کی گفتگو ہونے لگی فرزانۂ روزگار نے کہا کہ ای سراپا شعور مدتون مین تشریف لانے کا اتفاق ہوا غنیمت ہی کہ برسون مین ہمارا خیال تو آیا **فرد** پس از مدتِ مرا آن سرو قامت بر مزار آمد ✢ قیامت آمد امّا بعد چندین انتظار آمد ✢ شعور سخن رس نے کہا حضرت یہ کیا ارشاد فرماتے ہین **مؤلف** وہ اُور ہوتے ہین اپنے دل سے جو دوستون کو بھلاکے بیٹھین ✢ رہینگے ہم تیرے بندے ادبت اگرچہ گھر مین خدا کے بیٹھین ✢ آپ پر بخوبی واضح و آشکار ہی کہ امور سلطنت جس شخص کے دم سے وابستہ ہون اُسکے لیے فرصت ممکن نہین ہرچند دل نیازمند سوزش فراق سے داغ تھا مگر کوئی صورت ایسی نظر نہ آتی تھی جسکے ذریعے سے یہانتک رسائی ہوسکتی **مؤلف** نہ آیا مین تو بس میرے نہ آنیکا یہ باعث تھا ✢ کہ فرصت کاروبار سلطنت سے غیر ممکن ہی ✢ فرزانۂ روزگار نے جواب دیا **فرد** مین تابع وچرخ رام تو باد ✢ سر بر وزارت مقام تو باد ✢ ای شعور سخن رس واہ کیا کہنا ہی ایسی عمدہ بات کہی کہ دل نشین ہوگئی یعنے امورات سلطنت سے تمکو ایک دم کی فرصت نہ ملی اگر ملتی تو ضرور آجتک کئی بار تشریف لائے ہوتے اسلیے اب ہمارے ترقی مدارج مین رہی سہی فرصت بھی ہاتھ سے جاتی ہی **قطعہ** روزِ وصل دوستداران یاد باد ✢ یاد باد آن روزگاران یاد باد ✢ گرچہ یاران فارغ اند از یاد من ✢ از من ایشان راہزاران یاد باد ✢ شعور سخن رس نے عرض کی حضرت آپ تو

بالکل بنانے لگے اس گفتگو سے میرا یہ مطلب نہ تھا کہ اپنے منصب وزارت کا افتخار منظور ہو بلکہ عدیم الفرصتی کا
اظہار مدنظر تھا فرزانۂ روزگار نے کہا واہ جناب آپ تو خود بنتے ہین اور الزام ہمارے سر میرا بھی اُس تقریر سے
اور ہی کچھ مطلب تھا یعنے مین چاہتا ہون کہ کبھی کبھی آپ اسی طرح تشریف ارزانی فرمایا کرین تو میرے حال پر
کمال نوازش ہو بیت اشرف بھی تمھین لازم ہو نگاہ ہے گاہے + دم بدم لحظہ بہ لحظہ نہین گاہے گاہے +
اور آپ اُسکو اور طرف کیون نہ احتمال فرمائین ماشاءاللہ وزیر اعظم ہو چشم بد دور عقل بہت تیز ہو گئی ہے

مؤلف

کہتے ہین زمانے مین کہ عقل و شعور ہم کو | رہنے دو وہ ہمین ہم تو دیوانے ہی اچھے ہین

شعور سخن رس نے کہا جناب رات دن کے بکھیڑون سے دم بھر فرصت نہین لوگونکو عقل تقسیم کرتے کرتے
حیرت ہو گئی ہوش و حواس کہانتک ٹھکانے رہین مین نے اپنی جان دیوانونمین ڈالدی ہی اور اس شعر پر عمل
کرلیا شعر دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند + آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش + فرزانۂ روزگار نے
کہا کہ میرا بھی یہی حال ہی اس عالم تنہائی مین ہر دم وحشت و جنون مونس و ہمدم ہی مگر اس دیوانگی مین بھی
ایک عجیب کیفیت دیکھنے مین آئی فرد گویند مردمان غم دیوانہ میخورند + دیوانہ ہم شدیم و غم ما کسے نخورد +
آخر کار انتہا کے درجے پر دیوانہ بکار خود ہوشیار بنکر بار بار دل سے یہی صلاح کرتا اور دمبدم مضمون
اس بیت کا ادا کرتا شعر قیس جنگل مین اکیلا ہو مجھے جانے دو + خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے
دو + مگر الحمد للہ کہ آج بخلاف عادت اجابت سے رنگین ہوا جو تقدیر کی تدبیر سے پھر ہم تم
باہم ہوے اور ہنگام فراق ایام وصال سے بدل گیا فرد زمان خوشدلی دریاب دریاب +
کہ دائم در صدف گوہر نباشد + یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور شعور سخن رس سے دل کھولکر بغل گیر ہوا
پھر اپنے برابر بٹھالیا اور کہا کہ اے یار غمگسار اس عدیم الفرصتی مین یہانتک قدم رنجہ کرنے کی فرصت
کیونکر دستیاب ہوئی ایسے نصیب کہان کہ صرف بامید ملاقات بے غرض تشریف لانے کی غرض ہو
بلکہ کچھ نہ کچھ مطلب چھیڑنے کا بھی مطلب ضرور شامل ہوگا مؤلف آئے ہین آپ میری ملاقات
کے لیے بھیجا ہی یا کسی نے کسی بات کے لیے + وزیر نے کہا کہ میرا حاضر ہونا دونون باتون پر دلالت
کرتا ہی درجۂ اول مصرعۂ اول سے متعلق ہی اور درجۂ ثانی مصرعۂ ثانی سے حضرت مین نے وہ تدبیر
نکالی ہی جسکو تیر بہدف کہتے ہین یعنی کبھی نہ مین آپ سے دور رہون اور نہ آپ مجھسے جدا رہین
ہمیشہ کے لیے ایک ہی طور پر ملاقات کا سلسلہ جاری ہوا اور یہ نیازمند ہر روز نیاز حاصل کرتا رہے شعر
رنگین بہانے دیجیے نہ رخ سے شب وصال + وہ پیچ کیجیے کہ نہ روے سحر کھلے + فرزانۂ روزگار نے کہا

اے شعور سراپا شعور تیری تقریر سے مترشح ہوتا ہے کہ میری گوشہ نشینی مین ہرج واقع ہو یا ریاضت مین فرق آئے

فرد

دیدہ ام در علم صحبت ہاے رنگین صد کتاب | کردہ ام یک مصرعۂ تنہا نشینی انتخاب

اگرچہ ہنوز تیری زبان سے کوئی ایسی بات نہین نکلی جسکے سبب سے اصل مدعا پر عقل و فہم کارگر ہو مگر دل گواہی دیتا ہے کہ کوئی تازہ واردات سر پر آنے والی ہے مؤلف تم نے تو خبر کوئی سنائی نہین ایسی* پھر کیون یہ دھڑکتا ہے دل زار ہمارا* قوت واہمہ کو ترقی ہے متخیلہ جوشش پر آتا جاتا ہے اور متفکرہ دست و گریبان شعور سخن رس نے جواب دیا کہ اے فرزانۂ ذی فرہنگ آج کے دن بزم شاہی مین شہزادۂ خرد پرور کے باب مین گفتگو ہوئی اگرچہ ہر شخص نے راے معقول دی مگر عقل مجسم نے میری تجویز پسند کی اور حضرت کو طلب فرمایا مین نے بھی اقرار کر لیا کہ صبحدم ہم دونون موجود ہون گے اب حضرت کی کیا مرضی ہے میری دانست مین تشریف لے چلنا ایک نہایت عمدہ بات ہے

نظم

ہر جا کہ رود عزیز گردد	چون ترک وطن کند خردمند
گوہر چو ز کان برون شد	قیمت بودش زیادہ صد چند
چون شیرہ ز نیشکر بر آمد	در جوشش فتادہ لیاقت شد قند

فرزانۂ روزگار نے کہا دیکھو مین اول ہی سمجھ گیا تھا کہ مجھے کسی بلا مین پھنسانا تشریف لانیکا باعث ہے اے شعور سخن رس میرا اس شعر پر عمل ہے شعر اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو* کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را* لیکن تو نے مجھے دام مین اُلجھانے کی خاصی ترکیب نکالی ہے تیری یہی نیت ہے کہ مین اس کو جنجال کے جال مین پھنسا لون مگر استغفر اللہ فرد عنقا شکار کس نشود دام باز چین* کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را* شعور سخن رس نے کہا کہ اے روشن ضمیر یکایک کسی قدردان کا پیدا ہو جانا بھی ایک امر اتفاقی ہے بار بار جوہر شناس نصیب نہین ہوتا فرد صدف چرا نکند سینہ چاک اے صاحب* درین زمانہ کہ گوہر شناس کمیاب است* فرزانۂ روزگار نے کہا کہ مین نے روزگار اور اہل روزگار سے اسواسطے کنارہ اختیار کیا ہے اول تو بے مطلب قدردانی محال اور بالفرض کسی دوسرے نے قدر بھی جانی تو کیا فائدہ انسان وہی ہے کہ اپنی قدر آپ پہچانے دوسرے کی قدردانی کا محتاج نہ ہے بس من آنم کہ من دانم

فرد

ہیچ عزت نبود مردم ہرجائی را | ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را

شعور سخن رس نے جواب دیا کہ حضرت بیت مرد را ہرچند تنہائی کند کامل عیار + صحبت یاران یکدل کیمیاے دیگراست + اگر وطن مین ہر شخص عزیز ہوجاتا تو یوسف کیون آغوش پدر سے زندان مین آتا گوہر جب تک خلوتکدۂ صدف مین گوشہ گزین رہتا ہی ہرگز اہل نظر کے روبرو قیمت نہین پاتا

فرد

قدر مردم کے فزاید تا بود اندر وطن	در صدف قیمت نباشد گوہر ارزندہ را

فرزانۂ روزگار نے کہا کہ یاران یکدل اس زمانہ مین کہان پیدا ہین شاید آپ نے یہ شعر نہین سُنا شعر تنہا نشین و صحبت دیو اختیار کن + کآثار اُنس در گہر آدمی نماند + اور آپ جو یوسفؑ کی مثال دیتے ہین تو سُن لیجیے

رباعی

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر	خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد	میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

قطرۂ آب گوشہ نشینی اختیار کرتا ہی جب گوہر بنتا ہی جس دم صدف سے باہر نکلا جگر مین پیکان حوادثات سے سوراخ ہوتا ہی آبرو مین فرق آنا شروع ہوجاتا ہی مصرع در صدف تا ہست گوہر ایمن از جان سفتن است + اور مجھے تو عنقا کی گوشہ نشینی بھی پسند نہ آئی اگرچہ خود نظر خلائق سے مخفی ہی مگر شہرت کا کیا علاج دیکھیے مرزا غالب اس مضمون کو کس خوبی سے ادا کرتے ہین

نظم

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہان کوئی نہو	ہم سخن کوئی نہو اور ہم زبان کوئی نہو
بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے	کوئی ہمسایہ نہو اور پاسبان کوئی نہو
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہو تیماردار	اور اگر مرجائیے تو نوحہ خوان کوئی نہو

شعور سخن رس نے کہا حضرت مین کچھ نصیحت سُننے کو نہین آیا ہون نہ کچھ بحث کا ارادہ ہی اور نہ برابری کا دعوے مرزا بیدل کیا خوب کہتے ہین قول ریاضت سے صفائی باطن حاصل ہوتی ہی مگر بشرط اعتدال اور ضعف قواے جسمانی پر غالب آتا ہی بافراط کمال مدعا اکتساب ریاضت سے مواد فاسدہ کو اصلاح دینا ہی نہ اجزاے صالح کو فاسد بنانا اور زنگار آئینۂ طبیعت سے کھونا ہی نہ آئینے کو مشق صیقل سے فرسودہ کرنا غرضکہ اعتدال سب چیزون سے بہتر ہی آپ اتنی مدت گوشۂ وحدت مین رہے اب تھوڑے دنون عالم کثرت کی سیر کیجیے ان دونون سے ایک مزاج معتدل پیدا ہوجائے گا اور حضرت بھی صحیح المزاج آدمیون کی جماعت مین تصور کیے جائین گے

پھر تو وہی مثل ہو کہ مثل مرگ انبوہ جشنے دارد + آپ کچھ دنیا سے نرالے نہین ہین جو سب کا حال ہوگا وہی
آپ کا بھی فرزانۂ روزگار نے کہا کہ فرط ریاضت سے بدرجۂ کمال مین ضعیف و نحیف ہوگیا ہون اور آپکے قواے
جسمی آمیزش خلق کے سبب سے درجۂ اعتدال پر ہین مین کسی طرح اس بار گران کا متحمل نہین ہوسکتا اور آپ تو وزیر
ہین بلکہ وزیر اعظم لغاتِ عرب مین وزیر حمّال کو کہتے ہین چونکہ بار ریاست وزیر کے سر پر ہوتا ہی اسیواسطے اُسکو
وزیر کہا کرتے ہین آپ سے یہ بوجھ اُٹھ سکتا ہی اور ایسا ویسا تو دب مریگا ابھی جس مرزا عبد القادر بیدل
کا آپ حوالہ دیچکے ہین اُسی کا مقولہ ہی شعر فلک تکلیف جاہت گر کند فال حماقت زن + کہ غیر
از گاؤ نتواند کشیدن بار دنیا را + اُس نے کہا جناب مین ان باتون سے بُرا نہین مانتا بلکہ اپنی
سعادت کا وسیلہ سمجھتا ہون مگر وہی اسد اللہ خان غالب کہ حضرت کو جسکا کلام پسند آیا ہی اور مثال مین
چند شعر فرما چکے ہین ملازمت شاہ کو اپنا فخر تصور کرتا ہی اور اپنی سرگذشت کے پردے مین حضرت کو
بھی حضور شاہی مین تشریف لیچلنے کی رغبت دلاتا ہی اور بآواز بلند پکار پکار کر سُنا رہا ہی فرد ہوا ہی شہ کا
مصاحب پھرے ہی اِتراتا + وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی + اور وہی پھر اسی مضمون کے ضمن مین دوسری
دفعہ اظہار کرتا ہی فرد غالب وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا + وہ دن گئے کہ کہتے تھے نوکر نہین ہون مین +
پیر و مرشد شاعرون کے کہنے پر نہ چلو اور فصیحون کے قول کا اعتبار نہ کرو وہ فرشتون کی طرح باتین کرتے ہین
مگر آدمیون کی طرح رہتے ہین تقریر کو تو بہت گنجایش ہی جب ہمارا آپ کا رہنا ایک جگہ ہوگا ہر روز گفتگو کر لیا
کرینگے اب رات بہت کم ہی کوئی دم مین صبح کے آثار نمودار ہوتے ہین بادشاہ سلامت کو آپکے اشتیاق
مین تمام رات نیند نہ آئی ہوگی اور نہایت انتظار ہوگا کہ صبح کب طلوع ہو اور مین فرزانۂ روزگار سے کسوقت
ملاقات کرون آپ اگر چلنے مین انکار فرمائینگے تو اُدھر بادشاہ شکستہ خاطر ہوگا ادھر مجھے مُنھ دکھانیکی
جگہ نہ رہیگی وہ تو مجھکو جھوٹا سمجھے گا اور مین آپ کو دل شکن قرار دونگا پھر تدارک مشکل ہی فرد
گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود + دل را شکستۂ نہ کہ گوہر شکستۂ + فرزانہ روزگار نے کہا واہ جناب جب
دیکھا کہ تقریر سے کام نہین نکلتا تو اب دھمکانا شروع کیا بس چلو تم نے ڈرالیا اور ہم ڈر گئے شعر
ہرگز مدان کہ از تو دل آزردہ می شوم + جنگ مرا چو صلح تو ہیچ اعتبار نیست + آپ مجھے دلشکن قرار دین تو
مضائقہ نہین اگر کج اخلاق و سخن پرور فرمائین تو گوارا ہی مگر یہ بات منظور نہین کہ بادشاہونکی نظر
مین ذلیل ہو اگرچہ میری نظر مین ذلیل بھی ہو جائے تو کچھ اندیشہ نہ تھا کہ مین خود ذلیل جہان ہون
لیکن بادشاہ جھوٹا سمجھے گا یہ بڑا غضب ہی ائی شعور سخن رس میری بات مین ذرا فرق نہ سمجھنا اور یقین
کرنا کہ اگر قطب فلک اپنے مقام سے حرکت کرتے مجھے جنبش ممکن نہ تھی اور جو محیط عالم حوادثات

سماوی سے متزلزل ہوتا ہون مثل مرکز اپنے موقع سے نہ سرکتا لیکن مجھے تیری خاطر ایسی عزیز ہی کہ اپنے حق مین کثرت کو وحدت اور گمنامی کو شہرت تصور کرتا ہون اور تیرے ہمراہ چلنے پر رضامند ہوتا ہون بیت از وطن یاری نیامد با من شیدا برون + آدم مانند دست از آستین تنہا برون + شعور سخن رس نے کہا بسم اللہ تشریف لیچلیے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا کہ حضرت میری گردن پر سوار ہوجائین اور اپنی آنکھین بند کرلین فرد گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + الغرض ایک ساعت مین کوہ نور افشان سے شہر دانش آباد مین آپہونچے جسدم فرزانۂ روزگار نے آنکھ کھولی دیکھا کہ فرودگاہ وزیر اعظم پیش نظر ہی آسمان کی طرف رُخ کیا اور کہا مؤلف عدم سے عالم ہستی مین لائی وحشتِ دل + کہان سے آگئے ہم خانمان خراب کہان + شعور سخن رس نے پیکر انسانی اختیار کیا رخصت سلام بہن کر طلوع آفتاب کا منتظر ہوا اتنے مین ظہور نور سحر کا نور ظہور نظر آیا اُسوقت شعور سخن رس افق مشرق کی طرف متوجہ ہوکر یہ قطعہ زبان پر لایا

مؤلف

کشورم از آفتاب علم شد بیت الشرف
گرچہ تاج آسمان است آفتاب آسمان

ملک ما ہرگز ندارد احتیاج آفتاب
آفتاب دانش آباد است تاج آفتاب

جسوقت مہر منیر نے جمال جہان افروز کے شعاع نور سے ساعت گیتی کو منور کیا اہل عالم اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہوے بادشاہ نے دربار آراستہ کیا اور سریر سلطنت پر جلوس فرماکر فرزانۂ روزگار کی ملاقات کا اُمیدوار ہوا

مؤلف

زاہدا کیون سرنگون ہو گوشۂ مسجد مین تو
عالمِ وحدت جو ہستی ہی تو ہستی ہی سہی

اُٹھ ہمارے ساتھ چل بیت الصنم کی سیر کر
کچھ دنون کثرت مین آملک عدم کی سیر کر

علی الصباح فرزانۂ روزگار دربار شاہی مین شعور سخن رس کے ہمراہ تشریف لائے عقل مجسم نے لب فرش استقبال کیا بہت تعظیم وتکریم سے پیش آیا اور فرمایا کہ کل کے روز دستور الاعظم کی زبانی حضرت کی توصیف شرف اور فضل وکمال کی تعریف سُنکر دل مین نہایت اشتیاق ملاقات پیدا ہوا اسی سبب تصدیعہ پردازی کی نوبت پہونچی اور آپکو تکلیف فرمانا لازم پڑا شعر للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید + فرزانۂ روزگار نے کہا اشعار مشہور ہین عالم مین تو کیا ہین کبھی کہین ہم + القصہ نہ ورپی ہو ہمارے کہ نہین ہم + عنقا سرو برگیم مپرس از فقرا ہیچ + عالم ہمہ افسانۂ ما دارد وما ہیچ + ای شہریار عالی وقار علم کا گھر بہت دور ہی ہرکس وناکس کی گذر اِس کوچے مین سخت دشوار ہی مین صورت مثال مین تقریر کی وہ تشبیہ کھینچتا ہون کہ بادشاہ پر سب حقیقت آئینہ ہوجائے نفس ناطقہ انسانی ایک بحر اعظم ہی اور عقل دریاے عمیق علم کشتی ہی

عمل ملاح کوشش باد موافق ہو غفلت ہوائے مخالف نادانی گرداب فنا ہو شیطان طوفان فرد
ناخدا در کشتئ ما گر نباشد گو مباش + ما خدا داریم ما را ناخدا در کار نیست + اگر بے سفینۂ عالم و ناخدائے عمل اس
بحر زخار سے کسی نے عبور کا ارادہ کیا اور بازوے لاف و گزاف سے شناوری کا بھی دم مارا مگر نہنگ جہل سے
جانبری نصیب ہونی محال **شعر** نہ محقق بود نہ دانشمند + چارپائے برو کتابے چند + محقق اور مقلد مین
بڑا فرق ہو تقلید رہزن تحقیق ہو اور تحقیق رہبر منزل مقصود مقلد بیان مین سیکڑون دلیلین لاتا ہو مگر کسی مین
جان نہین پائی جاتی اسلیے کہ مرتبۂ تحقیق کو نہین پہونچا ہو طائر عقل ہر چند بلند پروازی کرے مگر مرغ تقلید
پستی مین ٹھونگین مارتا ہو **فرد** بامرغ ہوا مرغ سرا گر بپرد + بیش از سر دیوار نخواہد بودن +
سخن فہمی کے لیے فکر عمیق درکار ہو اور طبع دقیق لازم طبیعت ناقص کو کمال حاصل ہونا محال ہو ہلال ابرو
سو برس مین بدر کامل نہو سکے گا اور طفل اشک ہزار قرن مین بھی پیری کو نہ پہونچے گا جس کو معلم فیض
حقیقی تماشاے کائنات کا سبق عجائبات تعلیم کرتا ہو وہ شخص جس لفظ پر آنکھ ڈالتا ہو اپنے دبستان
تکمیل کو دیکھ لیتا ہو اور جس حرف پر کان لگاتا ہو اپنی رہنمائی کے معنی فہم مین آتے ہین طبیعت خداداد
کو ہر نکتے سے ایک کتاب کے اسرار منکشف ہوتے ہین اور ہر نقطے سے ایک دفتر کے رموز وا شگاف

فرد

ہوش اگر باشد کتاب و نسخہ درکار نیست	چشم وا کردن زمین تا آسمان فہمیدن است

جو بات کہ نسخۂ دل سے سمجھے گا اگر ایک نقطہ ہو طوفان مثل مردمک اُسکو جا سے بیجا نہین کر سکتا اور جو خارج سے
جمع کریگا ہر چند ایک دفتر ہو مگر چشم زدن مین صف مژگان کے مانند برہم ہو جائیگا تکمیل ہر فن متعذر و دشوار ہو

قطعہ

مرد خردمند ہنر پیشہ را	عمر دو بایست درین روزگار
تا بیکے تجربہ آموختے	با دگرے تجربہ بردے بکار

ایک عمر چاہیے کہ انسان کسی علم یا فن مین دستگاہ کامل حاصل کرے **اشعار**

روزہا باید کہ تا یک پنبہ دانہ ز آب و گل	شاہدے را حلّہ گردد یا شہیدے را کفن
ہفتہ ہا باید کہ تا یک مُشتِ پشم از پشت میش	زاہدے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن
ماہ ہا باید کہ تا یک قطرۂ آب از رحم	صفدرے خیزد بمیدان یا عروسے در چمن
سالہا باید کہ تا یک کودکے از لطفِ طبع	عالمے دانا شود یا شاعرے شیرین سخن
قرنہا باید کہ تا یک سنگ خارا ز آفتاب	لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

لیکن ہمت و حوصلہ اور قوت و امکان کے موافق علوم متنوعہ سے کچھ کچھ بہرہ حاصل کرنا اور دقائق ہنر سے بھی آگاہ ہونا لازم بلکہ واجب بلکہ فرض عین ہی حق سبحانہ و تعالی نے انسان کے لیے چار قسم کی چیزین پیدا کین اوّل وہ کہ عقل اُس سے راضی ہو اور نفس بیزار جیسے فقر و افلاس کہ نفس ان چیزون سے نفرت رکھتا ہی اور عقل ایسے رضامند کسواسطے کہ بخوبی یہ بات معلوم ہی کہ دنیا کی سب لذتین اور آسایشین ناپائدار ہین اور عقل بے ثبات چیزون کے نہ ہونے پر قانع و صابر ہوتی ہی دوم وہ کہ نفس اُس سے راضی ہو اور عقل ناراض مانند لذات نفسانی اور شہوات جسمانی کے سوم وہ کہ عقل اور نفس دونون اُس سے راضی ہون وہ علم ہی چہارم وہ کہ نہ عقل اُس سے راضی ہو نہ نفس وہ جہل ہی اسی واسطے اگر عالم کو جاہل کہین تو وہ تنگدل ہوتا ہی باوجودیکہ سراسر غلط جانتا ہی اسیطرح اگر جاہل کو عالم کہتے ہین تو وہ خوش ہوتا ہی اور دل مین خوب سمجھتا ہی کہ لوگ جھوٹ کہتے ہین اسکا سبب یہی ہی کہ دانائی فضائل صفات سے ہی اور نادانی رذائل اوصاف سے پس نسبت نادانی سے نفس و عقل دونون رنجیدہ ہوتے ہین اور نسبت دانائی سے خوش علاوہ ازین علم کی فضیلت مین دلائل عقلی و نقلی بکثرت ہین بادشاہ خیال فرمائے کہ ہر چیز کی فضیلت کمال سے ہوتی ہی چنانچہ فضیلت چشم جب ہی کہ قوت باصرہ بدرجۂ کامل ہو اور فضیلت گوش جب ہی کہ قوت سامعہ قوی ہو علےٰ ہذا القیاس دوسری اشیا کو خیال کرنا چاہیے جب وقت یہ مقدمہ دریافت ہو چکا تو اب معلوم کرنا ضرور ہی کہ وجود انسانی دو جوہر سے مرکب ہی ایک روح دوسرا جسم کمال جسم کا جب ہی کہ اُسمین روح موجود ہو اور کمال روح کا جب ہی کہ اُسمین علم و حکمت موجود ہون درصورتیکہ علم کو ہر فن پر شرف اور فضیلت حصول ہو پس صاحب علم بھی ہر اہل فن پر خواہی نخواہی شرف امتیاز زیادہ رکھتا ہی اس سبب سے خردمندان روشن ضمیر پر واجب و لازم ہی کہ ایام طفلی مین اطفال خردسال کو ناز و نعم سے باز رکھین کہ یہ زمانہ اُن کی تعلیم و تربیت کا ہی ہر ناز و نعمت رو بزوال ہی شاید کہ انجام بخیر نہ ہو مگر یہ دولت ہمیشہ بے زوال ہی اور صلاحیت افعال و تہذیب اخلاق مین کوشش بلیغ فرمائین کیونکہ اگر علم حاصل ہو اور صفات نکوہیدہ ویسے ہی باقی رہین تو علم سے کچھ فائدہ متصور نہین بلکہ علم بے ادب زیادہ گمراہی کا سبب ہی مخفی نرہے کہ پدرون کو فرزندون پر اور مادرون کو دخترون کے حق مین اُس سے زیادہ کوئی درجہ مہر و شفقت نہین ہی کہ عہد طفولیت سے شکنجۂ تاکید مین کھینچین اور ایک موقع کے ساتھ کبھی نرمی و ملائمت سے کام مین اور کبھی زجر و توبیخ مین مشغول ہون کہ اُنکی طبیعت خوگر اخلاق حمیدہ ہو اور متصف بصفات پسندیدہ فرد درشتی و نرمی بہم در بہ است ٭ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ٭ اگر اداکین

کے زمانہ سے نیک اخلاق طبیعت مین قائم ہوتے ہین تو تمام عمر اُس کے قیام کو زوال نہین ہوتا بلکہ جتنی
عمر زیادہ ہوتی جاتی ہو اُسیقدر نتیجۂ نیک بھی بڑھتے جاتے ہین اور معاذ اللہ اگر اخلاق نکوہیدہ و خصال
ناپسندیدہ طبیعت مین جاگزین ہوتے ہین تو اُنکا دفع کرنا تا دم زندگی متعذر ہو بیت خوے بد در طبیعت
کہ نشست + نرود جز بوقت مرگ از دست + اگرچہ ابجد خوانون کیواسطے استاد کم استعداد بھی کفایت
کرتا ہو مگر اُسمین دو قباحتین لازم آتی ہین ایک تو یہ کہ اُستاد قاعدۂ تعلیم سے خود واقف نہین ہوتا اسلیے
طالب علم کو فائدہ کم پہونچتا ہو اور ناقص عادتین اُس کی درست نہین ہوتین دوسرے یہ کہ جب ایک
مدت اسی طرح گذر جاتی ہو اُسکے شمائل اور خصائل نامرضیہ اطفال کے طبائع مین متمکن ہو جاتے ہین اور غرض
تربیت سے یہی ہو کہ افعال رذیلہ برطرف اور خصائل جمیلہ طبیعت مین مستقیم ہون لیکن اس صورت مین برعکس نتیجہ
پیدا ہوتا ہو اُستاد ذی علم صاحب استعداد نیک شمائل فرخندہ خصائل شریف القوم فخر خاندان والا تبار عالی دودمان
ہو اور قواعد تعلیم و دستور تربیت سے خوب واقف و آگاہ ہو ای شہریار نامدار معلم کیواسطے چند شرائط ضروری ہین اول
شاگرد کو لطف و ملائمت سے نصیحت مناسب ہو اگر متاثر نہ ہو تہدید و چشم نمائی ضرور ہو یہ بھی تاثیر نہ بخشے تو زد و
ضرب سے کہ بقدر حال ہو اور درجۂ اعتدال سے نہ گذرے دریغ نہ کرین کہ مار چو دھوان تن ہو اور جو ضرب
بھی فائدہ نہ دے تو پھر خیریت ہو شورستان ہرگز چمنستان نہو اور سنگ رخام لعل و یاقوت کی صفت پیدا
نکرے دوم معنی اور مطلب اسطرح فہمایش کرنا چاہیے کہ حسب دلخواہ ذہن نشین ہو جاے اگر ایکبار سمجھ مین
نہ آئے تو مکرر سہ کرر سمجھانا انسب و اولیٰ ہو سوم گوش ہوش سے سماعت کرین کہ عبارت فقرہ فقرہ درست
اور صحیح ہو کوئی اضافت وغیرہ غلط ہونے پائے چہارم نظم و نثر مین اگر کوئی مضمون قصہ طلب آجائے
تو وہ داستان تمام و کمال گوش گذار کرین کہ استعداد کو ترقی ہو پنجم سبق باندازۂ ذہن و لیاقت پڑھانا
مناسب ہو اور جو چیز قابل یاد کر لینے کے ہو جب تک زبانی یاد نہو جائے ہرگز تازہ سبق ندین ششم
ہمیشہ آموختے مین امتحان لیتے رہین اگر یاد ہو تحسین و آفرین کرین کہ دل خوش ہو اور شوق زیادہ بڑھے
اور جو فراموش ہو گیا ہو تو نفرین و ملامت کرین کہ شرم و غیرت دامنگیر ہو اور دوبارہ یاد دلائین جبتک خوب
حفظ نہ کر لے فرصت ندین ہفتم مطلب اور مضمون طالب علم سے دریافت کرین تاکہ وہ بیان کرے اگر مطلب
درست ادا ہو مرحبا کہین اور نادرست ہو تو خود سمجھا دین ہشتم صنائع و بدائع لفظی و معنوی خوب دل نشین
کرنے ضرور ہین اور اچھی طرح مطلب مع نظیر و مثال سمجھانا بہتر کہ دلپذیر نقش ہو جائے نہم تند خوئی اور ترشروئی
کی عادت نرکھین کہ وحشت اطفال کا باعث ہو اور نہ اسقدر حلیم و سلیم ہون کہ بالکل رعب جاتا رہے دہم
تالیف قلوب کہ جسکے سبب خود بخود مبتدی کا دل علوم و فنون کی طرف راغب و مائل ہو اور محنت پر طبیعت کی

جرأت بڑھے تعلیم و تعلم کے باب مین تالیف قلوب ایک جز واعظم ہی اور رکن جیسے کہ شاگرد کے واسطے بھی کئی باتین لازم ہین اول جبوقت اُستاد کی خدمت مین حاضر ہو آداب و تسلیمات بجالائے دوم اپنے قرینے سے مؤدب بیٹھے اور کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو دل کو خیال واشغال سے خالی کرکے ہمہ تن مصروف رہے سوم جب اُستاد درس کے واسطے طلب فرمائے ادب سے سامنے جاکر سلام کرے اور دوزانو بیٹھے چہارم عبارت کو اُستاد کی تعلیم کے موافق اضافت اور ترکیب سے درست پڑھے جو مطلب سمجھ مین آیا ہی بیان کرے اور ناخوانده لفظون کے معنی اُستاد سے دریافت کرکے قلم ہوش سے صفحۂ خاطر پر لکھے پنجم مطلب عبارت اور مراد مصنف خوب سمجھے جبتک دلخواه سمجھ مین نہ آئے دریافت کرنے سے انکار نکرے اسلیے کہ جو فہم مین نہ آئے اُسکو مکرر سمجھنا عیب نہین اور مطلب نافہمیده چھوڑ دینا نہایت معیوب ہی ششم جب سبق سے فارغ ہو جھُکر تعظیم تمام سے اُستاد کو سلام کرے اور وہان سے اپنے مقام پر آبیٹھے ہفتم حفظ سبق مین مشغول ہو حافظہ پر اعتبار نکرے کہ جو ایک بار اُستاد سے سُن لیا ہی وہ ہمیشہ بے حفظ کیے ہوے اسیطرح یاد رہجائیگا بلکہ جب تک معانی اور مطالب خوب دل نشین نہون تکرار سبق سے زبان معطل نرہے ہشتم جب کوئی مضمون دوباره دریافت کرنا ہو تو جسوقت اُستاد کسی سے مخاطب نہو اُسوقت دریافت کرے کسی کا سلسلۂ گفتگو قطع کرکے دخل درمعقولات نہ بنے نہم اُستاد جتنا سبق پڑھائے اُسی پر قناعت کرے زیاده ہوگا مناسب نہین اسواسطے کہ اُستاد کو استعداد کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہی وہ لیاقت کے موافق محنت لیگا حکیم افلاطون کا قول ہی کہ لڑکا اُس بوتل کے مانند ہی جسکا دہانہ تنگ ہوتا ہو اگر اس بوتل مین جلدی سے ایکبارگی پانی بھرنا چاہو تو ذرا سا اُسکے اندر جائیگا اور بہت سا باہر گریگا اور خراب ہوگا اگر پانی آہستہ آہستہ اُس بوتل مین ڈالوگے تو آسانی سے بھر جائیگا دہم تحصیل علم کے واسطے حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے چنانچہ راتون کو اپنے گھر مین سبق یاد کرنا اور طبیعت کے زور سے مطالعہ کا فائده اُٹھانا ترقی ذہن و افزایش استعداد کا وسیلۂ گرامی ہی اور مطالعہ کا طریقہ یہ ہی کہ ہر فقرے کو اول بنظر اجمال ابتدا سے انتہا تک اسطرح دیکھے کہ تمام معنے اُسکے آئینۂ ذہن مین منعکس اور لوح خاطر پر منقش ہوجائین پھر دوباره اُسپر دقیق نظر ڈالے اور غور کرے کہ اُس مین کہان کہان اعتراض وارد ہین اور دقتین واقع اور اُنکا جواب کیا ہی پھر بار سوم خوب فکر باریک سے دیکھے کہ اُستاد نے اس مین کیا کیا مذاق اور باریکیان رکھی ہین اگر توجہ کی احتیاج نہین ہی تو اُس پر التفات نہ کرے اور جو عظیم الشان اعتراض یا خدشہ پیدا ہو تو دو چار بار متواتر غور و توقف مناسب ہی اگر کوئی مقام حل نہ ہو تو اپنی جماعت کے ہمسرون اور ہم استعدادون سے مباحثہ لازم ہی پھر اُستاد سے سبق کے وقت استفسار ضرور ہی جب اول سے آخر تک مطالعہ کرچکے تو پھر

غور کرے کہ میرا ذہن صحت پر ہی یا خطا پر اور کاتب کا سہو ہی یا مصنف کی غلطی جب اس ترکیب سے بھی انفراغ حاصل ہو تو دوبارہ اول سے آخر تک اُسی طریق سے کہ پہلے دیکھ چکا ہی نظر کرے اگر نظر ثانی مین پھر فہم کا قصور باقی رہے تو جبتک کہ فہم بخوبی کارگر نہو طبیعت پر زور دینا چاہیے اگر خاطر نے گوارا کرلیا تو بہتر ورنہ اُستاد کی خدمت مین درس کے وقت شکوک رفع ہو جائینگے یہ تو ظاہر ہی کہ تمام جہان کی کتابین انسان سبق سبق کرکے پڑھ نہین سکتا اسواسطے چاہیے کہ اپنے مطالعہ کو چست کرے اور ادراک کو ایسی قوت دے کہ سب قسم کے مضمون خود نکال سکے اور مطالعہ مین اول ارادہ شرط ہی یعنی جسطرح ہوسکے یہ مطلب ہمین قطعی نکالنا ہی دوم یہ کس کس طرح سے مطلب حاصل ہوگا پھر اس شش وپنج مین نرہین اور جھٹ پٹ ہر بات کا تصفیہ کرکے آزادانہ طور پر آپ سوچین اور آپ نکالین اور جو کچھ سمجھ مین آلے بیدھڑک لکھین اور پڑھکر سنا دین دوسرے کی صلاح ومشورت کے پابند نرہین اسمین دو قباحتین ہین اول تو دل کی اُمنگ رُکجاتی ہی اور اُستاد کی روک ٹوک سے دل جھجک جاتا ہی دوم ہر بار کے بتانے سے طبیعت سہارا ڈھونڈھنے لگتی ہی اور ذہن کا جوش وخروش تنزل پذیر ہو جاتا ہی اطفال خُرد سال کی مثال ایسی ہی جیسے نیا پیراک کہ مشک اور تونبے کے آسرے سے یا اُستاد کے ہاتھون کے سہارے سے تیرتا ہی جہان سہارا چھوٹا پیراک ڈوبا اس لیے واجب ہی کہ طلباء کو حتی الامکان ایسی حالت پر ڈالین کہ ہمارے سہارے کے محتاج نرہین جب نئی کتاب اُنکے سامنے آئے تو اُستاد کے پاس لیکر نہ دوڑین کہ جو وہ بتائینگے وہی مطلب ٹھیک ہوگا ہماری سمجھ مین اُستاد کے بغیر کب آسکتا ہی بلکہ اپنی استعداد وقابلیت پر بھی کچھ نہ کچھ بھروسا رکھنا چاہیے ایک حکیم کہ علم زبان اور فن انشا مین بڑا صاحب کمال تھا وہ اپنی ساری ترقی اور علم وفضل کا سبب فقط یہی لکھتا ہی کہ جس مضمون پر مین نے قلم اُٹھایا سمجھ لیا کہ پہاڑ مضامین کے سامنے ہون تو مین کوہکن ہون اور قلم میرے ہاتھ مین تیشۂ فرہاد ہی وہ حکیم کہتا ہی کہ جب ہمارے ہم جنس بھائیون سے پوچھا جاتا ہی کہ تمھاری تحصیل اتنی تھوڑی کیون رہ گئی تو وہ فکر معاش اور پریشانی خاطر وغیرہ مختلف قسم کے عذر پیش کیا کرتے ہین میری دانست مین انکو صرف استعداد کہنا چاہیے کہ استعداد کا کیا قصور ہی ہم آپ قصد وہمت نہین کرتے ہم دیکھتے ہین کہ زمانۂ حال مین تحصیل علم کی طرف سے لوگ بے شوق تو نہین مگر شوق اُنکا بوالہوسون کی ہوس ہی کہ محنت سے جی چُراتے ہین دیکھو علم وہنر کے جواہر گرانبہا کے لیے محنت بمنزلہ قیمت ہی اور بے ادائے قیمت جواہر ہاتھ آنے محال خالی شوق سے کیا ہوتا ہی محنت بھی تو کرین صدہا سال ہوے کہ ایک حکیم نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ آج کل کے مطالعہ مین بیصبری واضطراب ایک ایسا مرض ہی کہ عام ہو رہا ہی کتاب اُٹھاکر دیکھی اور رکھدی کہ مشکل ہی سمجھ مین نہین آتی مگر ہم کہتے ہین کہ یہ مرض کہنہ گیا نہین اب تک موجود ہی کیونکہ متاع علم وہی سرمایہ

قدیم ہی اور اُسس تک پہونچنے کے لیے بھی شاہراہ وہی صبر وبے اضطرابی اب ہم تم سب یہی چاہتے ہین کہ کوئی ایسی ترکیب نکلے جس سے محنت نہ کرنی پڑے اور علم وہنر مفت مال کی طرح ہاتھ آجائے اسپر لطف یہ ہی کہ بچون کی صورت حلب مین سے ایک شیشہ یا سمندر مین سے ایک قطرہ لیتے ہین اور اُسی پر اُچھلتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم ترقی کر رہے ہین مگر یاد رکھین کہ حقیقت مین یہ ترقی نہین بلکہ کھیل ہی کمبخت اضطراب یا بدنصیب بے صبری ایک جگہ کیا بلکہ قدم قدم پر خلل انداز ہوتی ہی بعضے لوگ تو اول ہی قدم ہمت ہار بیٹھتے ہین یا اگر ایک آدھ قدم آگے بڑھتے ہین تو علم کے اوپر ہی اوپر کی شاخون پر ہاتھ لپکاتے رہتے ہین اور اُسکے ثمر یعنے مغز مطلب تک پہونچنے کا قصد نہین کرتے چہ جائے کہ خود ایجاد واختراع کی قوت حاصل ہو اگر ابتدا مین طبیعت پر جبر کیا جاسے تو چندان مشکل نہین کام آسان ہی ذہن بھی کاوش وغور کا عادی ہو جاتا ہی مشکل تو یہ ہی کہ علم کو شروع کرتے ہی اُسکے نفع اور نتیجے کا انتظار شروع کر دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ نتائج وفوائد اسکے ابھی مجسم ہون اور ابھی ہمارے سامنے آجائین ایسے جلد بازون کی مثال ایسی ہی جیسے بچون کے کھیلنے کی کیاریان کہ ابھی زمین مین بیج بویا ابھی ایک دم مین کریدنے لگے کہ کچھ اُگا بھی یا نہین ایسا آدمی جو محنت کرتا ہی تو اسیطرح اُسکو ضائع کر دیتا ہی پس شائقین کو لازم ہی کہ مطالعہ اور علم کے اکتساب مین غور ومحنت اور سرگرمی واستقلال سے مصروف رہین اور اُسکے نتائج وفوائد کے لیے بہ صبر وتحمل انتظار کرین ایک دانا نے مطالعہ کے باب مین صبر واستقلال کا بہت کچھ ذکر لکھا ہی اور ہوتے ہوتے اخیر کو کہا ہی کہ یہی فرہن ہی اسمین شک نہین کہ اعلیٰ درجے کی ترقی باآہستگی حاصل ہوتی ہی مگر کیا مبارک وقت ہوتا ہی جسوقت کوشش کرنیوالون کو نتیجہ ملتا ہی ایک طالبعلم اپنے مطالعہ مین یا کوئی مصنف اپنے غور وفکر مین سوچتے سوچتے جب ایک مطلب تک پہونچتا ہی تو اسقدر خوش ہوتا ہی کہ شاید سکندر ملک دارا کو بھی لیکر ایسا ہی خوش ہوا ہوگا

مؤلف

ای خوشا وقت ہمایون بسیاد　　وے خوشا ساعت فرخندہ نہاد
بزمانیکہ در آئینۂ دل　　جلوہ پرداز شود عکس مراد
آب در رنگ رخ امکان گردد　　آبروے گہر استعداد
گوئیا دیدۂ بینا یابد　　کور چشمے کہ بود مادر زاد
ہمچو لیلی بکنار مجنون　　ہمچو شیرین بکنار فرہاد
ہمچو درویش کہ گردد سلطان　　ہمچو شاگرد کہ گردد استاد
ہمچو از وصل بتان شاد شود　　زار ودل خستہ نظام ناشاد

خلاصہ اس تقریر کا صرف چار باتین ہین اُنمین سے دو معلم کے واسطے ضرور ہین اور دو متعلم کے لیے درکار اُستاد خوش اخلاق و شفیق ہو تعلیم و تربیت کا عمدہ طریق ہو طاقت محنت بالاستعداد ہو تحصیل علم و فن مین کوشش زیادہ ہو

قطعہ

چار چیز است کہ در سنگ اگر جمع شود — لعل و یاقوت شود سنگ بدان خارائی
پاکے طینت و اصل گہر و استعداد — تربیت کردن مہر از فلک مینائی

حکماے قدیم تا با فلاطون الٰہی نکات علوم و حکمت زبانی تعلیم کرتے تھے اور بسبب ریاضت و توجہ باطن انکا فیض شاگردون کو سینہ بسینہ پہونچتا تھا مگر ارسطو نے علم کو بذریعہ تحریر سکندر رومی کی خاطر سے یادگار چھوڑا اور زبان یونانی مین بڑی بڑی کتابین اور عمدہ رسالے تصنیف کیے اسواسطے اسکا لقب معلم اول ہے اور اُسکے وقت سے حکماے مابعد مین ہمیشہ درس و تدریس کے ذریعے سے علوم نے رواج پایا یہ علم حکمت ایک زمانہ دراز تک یونانیون مین رہا پھر ابو نصر فاریابی نے زبان یونانی سے ان کتابون اور رسالونکو زبان عربی مین ترجمہ کیا اس سبب سے اُسکا لقب معلم ثانی قرار پایا اقسام علوم مین سے تحریر ایک بہت بڑا حصہ ہے اسکے واسطے علم حاصل کرنا ضرور ہے اور بغیر تحصیل علم اسکا حصول دشوار اگرچہ تحریر ایک فن ہے مگر علم سے متعلق ہوجانیکے باعث تمام فنون اور ہنرون پر اسکو فوقیت ملگئی یہ تحریر ایک بڑی کارآمد چیز ہے جسکے وسیلے سے ہم جو بات کہ زبان سے کرتے ہین اُسکو اپنی اصطلاحی نشانیون سے دوسرے لوگونکو بھی سمجھا سکتے ہین اور اُن نشانیونکے نام حروف ہین دنیا مین جسطور زبانین مختلف ہین اُسیطرح حروف بھی علٰحدہ مروج ہین اور ہر زبان مین جداگانہ علوم و فنون کی کتابین بھی اُن ہی لوگون کے حروف مقررہ مین لکھی جاتی ہین پس تحریر ایک نہایت ہی عجیب چیز ہے جسکی بدولت ہم ہزارون کوس کے فاصلے پر دوستون اور عزیزون سے گفتگو کر سکتے ہین اور جو کچھ وہ کہنا چاہتے ہین ہمکو یہان خبر ہوجاتی ہے اور جن لوگون کو انتقال کیے ہوئے ہزارون برس گذرے اُنکے دلی خیالات بھی معلوم کر سکتے ہین اسی واسطے پڑھے لکھے آدمی کی عقل ہزارون برس کے برابر گنی جاتی ہے اگرچہ پڑھنا اور شے ہے اور لکھنا اور چیز مگر ہم اپنی دانست مین ان دونون کو لازم و ملزوم جانتے ہین اسلیے کہ پڑھنا دوسرے شخص کے دل کا حال دریافت کرنا ہے اور لکھنا اپنے مدعائے دلی کا اظہار پس جو شخص دوسرے کا حال سنے اور اپنا مطلب ظاہر نکر سکے یا اپنی کہے اور دوسرون کی نہ سُنے تو بیشک یہ بات نقصان عقل پر دلیل واضح ہے عقل کامل وہی شخص رکھتا ہے جسکو دونون مین کمال حاصل ہوا اور جو عروج کمال پر پہونچ گیا وہ گویا کہ اہل عالم کے حق مین مخزن فوائد گوناگون اور معدن فیوضات بے انتہا ہے اُسکی ہمنشینی و فیضان صحبت کا ثمرہ ہزار طرح کے محاسن اعمال و تہذیب اخلاق کا نتیجہ رکھتا ہے اوضاع و اطوار اُسکے ایک عمدہ دستور العمل پند و حکمت اور سخن دل پسند اُسکا واسطے دل سخن پسند کے ایک فقرہ وعظ و نصیحت

قطعہ

اگر با سر دم دانا نشینی	بمعنی از ہمہ بالا نشینی
وگر نادان بود ہمصحبت تو	ہمان بہتر کہ خود تنہا نشینی

اور فی الحقیقت انسان کو مناسب ہر کہ جو شخص کسی بات مین اپنے سے زیادہ ہو اُسکی خدمت مین رہنا اپنی ترقی عقل کا ذریعۂ اعظم تصور کرے

فرد

ز خود بہترے جو و فرصت شمار	کہ چون با خودے کم کنی روزگار

نہ کہ بر خلاف اسکے انجمن جہلا مین شریک ہو کر نادانون کا شیوہ سیکھے اور ارادل مخلوقات مین شامل ہو جائے

قطعہ

منشین با بدان کہ صحبت بد	گرچہ پاکی ترا پلید کند
آفتاب ارچہ روشن ہست اورا	پارۂ ابر ناپدید کند

صحبت علما گل و ریاحین سے مشابہت رکھتی ہر کہ مغز جان اُسکی خوشبو سے معطر ہوا ور ہم نشینی جہلا کو آتشِ سوزان سے مناسبت ہر کہ ہوش و حواس کو خس و خاشاک کی طرح جلا دینے مین کمی نہین کرتی

قطعہ

صحبتِ با عالمان صحبتِ عطاردان	گر نہ دہد عطر خویش لیک سد بوی آن
صحبتِ با جاہلان صحبت آہنگران	گر نہ دہد نار خویش لیک سند اخگران

جسدم فرزانۂ روزگار یہ گفتگو تمام کر چکا عقل مجسم نے وزیر اعظم کی طرف مخاطب ہو کر بکمال خندہ پیشانی و شگفتہ روئی فرمایا کہ مین تہ دل سے تم دونون صاحبون کا شکریہ ادا کرتا ہون اور صدق نیت سے ہمیشہ احسانمند رہون گا پھر شہزادۂ خرد پرور کو طلب کر کے فرزانۂ روزگار کے سپرد کیا اور یہ شعر پڑھا

شعر

سپردم بتو مایۂ خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را

سکونت اور تربیت کے واسطے ایک قصر عالیشان عنایت فرمایا فرزانۂ روزگار

شہزادہ خرد پرور کو اپنے ہمراہ لے کر مکان پر تشریف لے گئے

دربار برخاست ہوا

ہ

انجام عقل دہم

باب اوّل موسوم بہ عقل دہم

مؤلف

شریک ہوکے بہم باغبان وگلچین نے　　بتادیا مرے صیاد کو نشان میرا
پھنسا کے دام مین اور کرکے پائے بند قفس　　اُٹھا دیا چمنستان سے آشیان میرا
سلام وشوق ملاقات ہمصفیرون کو　　کہ اب تو جنانہ صیاد ہی مکان میرا
ہزار شکر کہ میرے نصیب سے صیاد　　ملا ہی طبع شناس ومزاجدان میرا
ذرا نسیم سحر گوش گل مین کہدینا　　حضور کو بھی ہی لازم خیال ہان میرا

جسوقت یہ دونون اُس عمارت عالیشان مین پہونچے ہر طرح کا سامان ضروری ہر علم کی کتابین ہر زبان کے صحیفے ہر مضمون کے رسالے ہر فن کے نسخے طاقون اور الماریون مین برابر چُنے ہوے نظر آئے جابجا میزین موقع سے لگی ہوئین اُنپر ہر جنس کی چیزین قلمدان بہت نفیس قلمتراش بہت تیز قینچیان بہت آبدار سیاہی بہت عمدہ کاغذ بہت صاف وصلیان بہت شفاف جغرافیہ وتواریخ کے واسطے کرۂ ارض اور تمام روے زمین کے نقشے موجود علم ہیئیات ونجوم کے واسطے اصطرلاب اور رصدین مہیا جرثقیل کے واسطے سب طرح کی کلین اور کمانیان تیار ریاضی وحساب وغیرہ کیواسطے پرکار وپیمانے اور ہر قسم کے آلات واسباب مستعد ایک طرف نہایت تکلف کے ساتھ ایک مسند فضیلت آراستہ اور متصل اُسکے ایک چوب تعلیم رکھی ہی فرزانۂ روزگار نے اُسپر جلوس فرمایا اور شہزادۂ خردپرور کو روبرو بیٹھنے کی اجازت دی پھر مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ او میان صاحبزادے تم کچھ دودھ پیتے بچّے نہین ہو کہ ہماری بات خیال مین نہ آئے ذرا کان کھول کر خوب غور سے سُن لو کہ تمھارے والد بزرگوار نے خاص اسی واسطے مجھے طلب فرمایا ہی کہ تمھاری تعلیم وتربیت میرے سپرد کیجائے چنانچہ وہ تمکو میرے حوالے کرچکے اب بہمہ وجوہ مجھے تمھارا اختیار ہی اور بادشاہ سلامت کو تمسے کچھ سروکار نہین پس آج سے اگر بغیر میری اجازت کے تمسے کوئی حرکت صادر ہوئی تو تم کو بہت سزا ملیگی اور جو میری مرضی کے موافق تم کام کرتے رہوگے تو مین تمسے رضامند رہونگا اور یاد رکھنا کہ جو لڑکا اشراف ہوتا ہی اُسکو ایکبار سمجھا دینا کفایت کرتا ہی اور جو کمینہ ہوتا ہی اور شرارت سے باز نہین آتا اُسپر ہمیشہ مار پیٹ ہوتی ہی اور بدن لہولہان ہوجاتا ہی ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی ہی مار کے آگے بھوت بھاگتا ہی

تمھاری کیا حقیقت ہی شہزادہ یہ تقریر سُن کر تھر تھرانے لگا اور دست بستہ عرض کی کہ جو حضرت نے فرمایا وہ مجھے ایسا یاد رہیگا کہ گویا میرے دل پر کالنقش فی الحجر ہوگیا اور والد ماجد نے اگر حضرت کے سپرد کیا ہی تو مین بکمال نیازمندی عرض کرتا ہون کہ حضرت بھی میرے حال پر شفقت پدری فرماتے ہین اور مین حکم عالی کو اپنا دین وایمان سمجھتا ہون فرزانۂ روزگار نے دعاے خیر دی اور درس وتدریس مین مشغول ہوا

مؤلف

اورمرے غلمان بنا یا تونے مکتب کو بہشت
منصب رضوان مبارک ہو ترے اُستاد کو

اَب شہزادہ خسرو پرور ہر روز تحصیل علم مین سرگرم ہوا اور مُدرّسِ علوم نے اپنی راے کے مطابق تعلیم شروع کی اوّل حروف مفردہ کہ جن کو حروف تہجی اور حروف جمل اور حروف ابجد بھی کہتے ہین یاد کروائے جب شناخت حاصل ہوئی تو سمجھا دیا کہ زبان اُردو مین باون حروف مروج ہین یعنے

ا	ب	بھ	پ	پھ	ت	تھ	ٹ	ٹھ	ث	ج	جھ	چ
چھ	ح	خ	د	دھ	ڈ	ڈھ	ذ	ر	رھ	ڑ	ڑھ	ز
ژ	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	کھ
گ	گھ	ل	لھ	م	مھ	ن	نھ	و	ہ	لا	ء	ی

انمین سے یہ آٹھ حرف خاص عربی کے ہین فارسی مین نہین آتے + ث + ح + ص + ض + ط + ظ + ع + ق + اور یہ چار حرف خاص فارسی کے ہین عربی مین داخل نہین ہوتے + پ + چ + ژ + گ + اور یہ چھہ حرف ترکی مین ہرگز استعمال نہین کیے جاتے + ث + ح + ذ + ض + ع - ف + باقی اٹھارہ حرف خاص ہندی کے ہین عربی اور فارسی اور ترکی مین شامل نہین وہ دو قسم ہین اول مفرد یہ تین حرف ہین ٹ ڈ ڑ دوم مرکب جو ہاے ہوز سے مخلوط ہو کر وضعی کہلاتے ہین یہ پندرہ ہین + بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ + چنانچہ بھید بمعنی راز پھول بمعنے گل تھیلی بمعنے کیسہ ٹھگ بمعنی دغاباز جھوٹ بمعنی دروغ چھڑی بمعنی چوب تعلیم دھوان بمعنی دخان ڈھال بمعنی سپر ترہانا بمعنی بالین ڈاڑھی بمعنے ریش کھوج بمعنے سُراغ گھر بمعنے خانہ چھولھا بمعنی دیگدان کمھار بمعنی کوزہ گر انھون بمعنے آنان آور معلوم کرنا چاہیے کہ (لا) ایک حرف نہین بلکہ لام والف سے مرکب ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جسوقت (ل) ملفوظی لکھتے ہین تو اُسمین الف داخل ہی اور (ا) ملفوظی تحریر کرتے ہین تو اُسمین لام موجود پس بسبب اتحاد قلبی کے یہ دونون حرف ملکر ایک ہوگئے اور اُسکے سبب سے الف کا

عقدہ کھُل گیا کہ ہمیشہ ساکن رہتا ہی اور بغیر جھٹکا دیے ادا ہوتا ہی (۱) وہی الف ہی مگر متحرک رہتا ہی اور ہمیشہ
جھٹکے سے بولا جاتا ہی اسی واسطے قلم کے جھٹکے سے لکھتے ہین الف متحرک کو ہمزہ اور ہمزہ کو الف متحرکی بھی
کہتے ہین اور بعضے محققین کے نزدیک ہمزہ کا وجود قابل تسلیم نہین اور لام الف کے بعد خاص اسیوجہ
سے لکھا جاتا ہی کہ لابصورت حرف نفی اثبات ہمزہ کا منفی ہوسکے ہر حرف اصل مین اپنے نام کا حصۂ اول ہوتا ہی
ہمزہ دراصل آمزہ ہی مگر بباعث قرب مخرج کے الف کو ہاے ہوز سے بدل دیا ہر حرف کا مخرج علحدہ ہی و
حرف چھ مقام سے پیدا ہوتے ہین اول خلق دوم بُن زبان سوم میان زبان چہارم کرانۂ زبان پنجم
سر زبان ششم لب آنکا جھگڑا بہت طول وطویل ہی جب تمیز ہوگی تو خود سمجھ لوگے کہ کونسا حرف کہانسے
نکلتا ہی سب حرف حقیقت مین سہ حرفی ہین اور اُنکی تین قسمین ملفوظی مکتوبی مسروری مسروری وہ حرف ہین کہ
اُنکے آخر مین ہمزہ پوشیدہ ہی یعنے باء تاء وغیرہ مگر یہ ہمزہ نہ لکھنے مین آتی ہی نہ پڑھنے مین وہ بارہ حرف
ہین با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا عربی مین پوشیدہ بات کو سر کہتے ہین اور مسروری اُسی سے مشتق ہی
ان حروف مین الف آخر کو یاے مجہول سے بدل کر بے تے ثے حے خے وغیرہ بنا لیتے ہین اور
اس قاعدے کو اماله کہتے ہین ملفوظی وہ ہین کہ اُنکے تینون حرف لکھنے پڑھنے مین آتے ہین جیسے الف
جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام یہ تیرہ حرف ہین مکتوبی اُن
حرفون کو کہتے ہین کہ جو سیدھے اُلٹے یکسان ہوتے ہین وہ تین حرف ہین میم نون واو ان کو شاعر
اپنی اصطلاح مین مقلوب مستوی کہتے ہین اس صنعت کا حال ہم علم بدیع مین مفصل بیان کرینگے جن حرفن
نقطہ ہو اُسے معجمہ اور منقوطہ اور نقطہ نہو تو مہملہ اور غیر منقوطہ اور نقطے اوپر ہون تو فوقانی اور نیچے ہون
تو تحتانی کہتے ہین مگر اصطلاح صرف مین ب کو موحدہ اور ت کو مثناۃ اور ث کو مثلثہ اور بڑی ح کو
حاے حطی اور چھوٹی ہ کو ہاے ہوز یا ہاے مدورہ یا ہاے دوچشمی اور خاص ت کو فوقانی اور ے
کو تحتانی اور جو حرف فارسی مین نہین آتے اُن کو تازی اور جو عربی مین نہین آتے اُنکو عجمی کہا کرتے
ہین اور کل حروف دو قسم پر منقسم ہین حرف صحیح اور حرف علت بس حرف علت تین ہین واو الف یے
چونکہ یہ حرف علیلون کی طرح سے حرکت اور ثقالت کے متحمل نہین ہوتے اور ہمیشہ محتاج علاج رہتے ہین
اور بیمار اکثر واے واے کہتے ہین اسواسطے ان کو علت سے منسوب کیا باقی سب حرف صحیح ہین اور ہر ایک
حرف علت دو قسم ہی اول الف پہلی قسم الف ممدودہ دوسری قسم الف مقصورہ ممدودہ پر مد ہوتا ہی اور دراز
پڑھا جاتا ہی جیسے آب کہ فارسی مین فیض اور خوبی اور عزت اور رونق اور درخشندگی اور تیزی تیغ
اور پانی کو کہتے ہین مقصورہ کوتاہ پڑھا جاتا ہی اور اُس پر مد نہین ہوتا جیسے اَب کہ عربی مین

بمعنی پدر ہی اور ہندی مین الکون کے معنی دیتا ہی اسیطرح واو اور یے بھی معروف و مجہول ہین جیسے زور
بمعنی طاقت مجہول واو سے اور زور فریب کے معنے ہین معروف واو سے علی ہذا القیاس شیر کہ یاے مجہول
سے درندہ جانور کا نام ہی اور یاے معروف سے دودھ کو کہتے ہین ایک قسم یے کی ہی جسکو یاے مقصورہ
کہتے ہین وہ حقیقت مین الف بصورت یا ہی جیسے مصطفیٰ بمعنی برگزیدہ اس حرف کو الف پڑھتے اور یے لکھتے ہین
اور سب حرفون کے واسطے اعراب مقرر ہین اول حرکات ثلثہ یعنے زبر زیر پیش انکو صرفیو نکی اصطلاح مین
فتحہ کسرہ ضمہ اور نحویون کی اصطلاح مین نصب رفع جر اور اُس حرف کو جسپر زبر ہو مفتوح و منصوب اور زیر ہو
تو مکسور و مجرور اور پیش ہو تو مضموم و مرفوع نامزد کرتے ہین دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ایک حرف پر ہون
تو اُسکا نام تنوین ہی اور اُسمین ایک نون ساکن پیدا ہوتا ہی اُسکا نام نون تنوین ہی اور ایک قسم نون کی غنہ
ہی وہ کسی حرف علت کے بعد موقوف واقع ہوتا ہی جیسے فارسی مین ہمان ہمین ہمون یا اُردو مین کہان کہین
کہون وغیرہ اور جس حرف پر کچھ نہوگا اُسپر سکون جسکو جزم کہتے ہین یا وقف ضرور ہوگا جسپر جزم ہوتا ہی
اُس حرف کو ساکن اور زدہ اور بعد ساکن کے دوسرا حرف بھی ساکن ہو اُسکو موقوف کہتے ہین حرکت کی ایک
قسم اور ہی جسکو تشدید کہتے ہین اور تشدید جس حرف پر ہوگا اُسکو مشدد تشدید کا حرف دو بار پڑھا جاتا ہی
اول مرتبہ ساکن اور دوسری بار حرکات ثلثہ مین سے کسی حرکت کے ساتھ متحرک اور ایک دوسری
قسم بھی حرکت کی ہی اُسکو اشباع کہتے ہین اُسکا طریق یہ ہی کہ حرکت کو اسقدر دراز پڑھتے ہین کہ فتح کی درازی
سے الف اور کسر کی درازی سے یاے تحتانی اور ضم کی درازی سے واو پیدا ہو جیسے اچار سے آچار
اور آتش سے آتیش اور اُفتاد سے اوفتاد غرض جب شہزادہ خرد پرور نے حروف مفردات اور اُنکے قاعدے
اور مرکبات اور ماقبل و مابعد اور حذف و محذوف اور ملفوظ و غیر ملفوظ اور واو معدولہ و ہاے مختفی اور تخفیف
و مخفف اور مرادف و مقدر وغیرہ اور الفاظ ثنائی و ثلاثی و رباعی و خماسی و سداسی و سباعی سے فرصت پائی
اور یہ سب باتین یاد کر چکا تو فرمایا کہ یہ اٹھائیس حرف جو اصلی ہین اُنمین سے ہر حرف کے معنی علیحدہ ہین اور خواص
جداگانہ ہم اُسکو علم صرف مین سمجھائینگے اور اُن حروف سے کچھ الفاظ بنائے گئے ہین چنانچہ ابو البشر
حضرت آدم علیہ السلام نے یہ سات لفظ تصنیف کیے ابتث جخذ درزش سعصضط ظغف قکلم نوہی + اسکا
نام ابجد آدم ہی اور ہرمس الہرامسہ حضرت اخنوخ یعنے ادریس علیہ السلام نے انکو ترکیب دیکر آٹھ
لفظ با معنی بنائے وہ یہ ہین ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ + اسکو ابجد ادریس کہتے ہین
اب ہمنے بھی ایک نئی ابجد تصنیف کر کے مختصر الحروف اُسکا نام رکھا ہی اُسمین حرفون کا بہت اختصار ہی
چنانچہ کل اُنیس حرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے برابر رہ گئے ہین گویا دریا کوزے مین سما گیا وہ مختصر الحروف یہ ہی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ، اور آج سے ہم اسکا نام ابجد خرد رکھتے ہین طلسمات ہین اسکی کیفیت بیان کرینگے شہزادۂ خرد پرور نے تسلیم ادا کی پھر فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ہم ابجد آدم کا بیان فن تحریر مین اور ابجد ادریس کا بیان فن تاریخ گوئی مین سمجھائینگے اہل تنجیم نے بھی سات کلمے چار حرفی علیحدہ قرار دیے اور ابجد نجوم نام رکھا ابجد ہوزح طیکل منسع فصقر تشثخ و ضظغ - ان ساتون کلمون کو سبعہ سیارہ سے اور اٹھائیس [۲۸] حروف کو بست و ہشت منازل قمر سے متعلق کیا ہی اسکو ہم علم جفر مین تعلیم کرینگے ابھی تمکو اسقدر استعداد نہین آیندہ بخوبی سمجھ سکوگے جب اس بیان سے فرصت پائی اور شہزادے نے سب یاد کرلیا پھر مصدر وغیرہ پڑھانے شروع کیے اور فرمایا کہ مصدر کی علامت فارسی مین دن یا تن ہی جیسے آمدن و رفتن لیکن بعضے نام ایسے بیدھب ہین کہ جنپر ہندی کو مصدر کا دھوکا گذرتا ہی جیسے گردن گلے کو اور برتن ظرف کو یا گرگدن گینڈے کو اور تہمتن رستم کو کہتے ہین یا جیسے تردن اور شدن کے وزن پر عدن اور ختن ایک جزیرے اور شہر کا نام ہی اگرچہ انمین دن اور تن موجود ہی مگر مصدر نہین اسواسطے مصدر کے معنی پر بھی خیال رکھنا ضرور ہی جیسے خوردن کھانا گفتن کہنا ہندی مین یہ علامت ہی کہ معنی مین نا ہو مگر ایک دقت اور بھی واقع ہوتی ہی جیسے خفتن سونا اور کندن سونا خفتن مصدر ہی سونا اُسکے معنی یعنے خواب کرنا اور کندن ایک سونے کی قسم ہی بمعنے زر خالص اسی طرح خویشتن اپنا اور آبستن حبنا یہ بھی دونون مصدر نہین بلکہ وہ اسم ہین کہ فارسی مین اُنکے آخر تن ہی اور معنون مین نا موجود اس سبب سے خوب غور کرلینا لازم ہی کہ مصدر سے صیغون کا اشتقاق بھی ممکن ہو اور ازمنہ ثلثہ مین سے کوئی زمانہ اُسکے صیغے مین پایا جاے زمانے تین ہین ماضی مستقبل حال ماضی زمانہ گذشتہ کو کہتے ہین مستقبل زمانۂ آیندہ کو اور حال زمانۂ موجود کو فرد گذشت ماضی و معلوم نیست استقبال ÷ زمان حال غنیمت شمار دریمہ حال ÷ ہم اسکا بیان علم صرف مین مفصل تعلیم کرینگے جب شہزادۂ خرد پرور تمام مصدر اور صیغے وغیرہ یاد کرچکا اور کچھ استعداد حروف مرکب پڑھ لینے اور عبارت نکال لینے کی پیدا ہوئی تو مختصر مختصر فقرے اور ضرب المثل وغیرہ جو دو ایک بطریق مثال یہان تحریر ہوتی ہین یاد کرنے کا حکم دیا اُردو اور فارسی ضرب المثل کی چند مثالین اللہ بس باقی ہوس ÷ آج ہی سو کل نہین ÷ از پسر ناخلف دختر بہتر ÷ آٹے کے ساتھ گھن نہ پس جائے ÷ ارزان بعلت گران بحکمت ÷ آنکھون کے اندھے نام شیخ روشن ÷ بزرگی بعقل است نہ بسال ÷ بغل مین لڑکا شہر مین ڈھونڈھورا ÷ باغ و بوستان لائق دوستان ÷ بات کی بات خرافات کی خرافات ÷ پیر من خس است اعتقاد من بس است ÷ پانچون اُنگلیان برابر نہین ÷ تعظیم کارگران معاف ÷ تاریکی واشارۂ ابرو ÷ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی ÷ تیتر کے مُنہ کچھی ÷ تخم تاثیر صحبت اثر ÷ ثانی از اول ہم بد ÷ ثواب نہ عذاب کمرٹوٹی سو مفت مین ÷ جاے اُستاد خالی است ÷ جیسی روح ویسے فرشتے ÷ جوینده یابنده ÷

جنگل مین مورنا چا کسنے دیکھا + جواب جاہلان باشد خموشی + چراغ کے نیچے اندھیرا + چہ خوش چراغ شبا شد + چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات + حکم حاکم مرگ مفاجات + حساب جو جو بخشش سو سو + حکمت بلقمان آموختن + خار خستی کتیا مخمل کی جھول + خس کم جہان پاک + خالی ہاتھ روسیاہ + خود فضیحت دیگران را نصیحت + دایہ درست آید + دودھ کا دودھ پانی کا پانی + دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ + ذات خدا کی بے عیب ہے + ذکر خیر وظیفہ نیکان + ذرے کو خورشید سے کیا نسبت + ذوق چمن ز خاطر بلبل نمیرود + رسی جل گئی بل نہ جلا + راست دور دروغ بگردن راوی + راجہ کے گھر موتیون کا کال + زندگی را عشق است + زبان شیرین ملک گیری + زبان ٹیڑھی ملک بانکا + زر دادن دردسر خریدن + زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی + سوال دیگر جواب دیگر + سو غلام گھر سونا + ساون کے اندھے کو ہرا سوجھے + شمارہ بمقدار علم + شہر مین اونٹ بدنام + شاگرد رفتہ رفتہ باستاد میرسد + شیرون کا منہہ کسنے دھویا + صدر ہر جا کہ نشیند صدر است + صدقہ دیا رد بلا + ضرب الغلام اہانت المولی + ضامن ہنو جیسے گرہ سے دیجیے + ضبط مشکل است + طویلے کی بلا بندر کے سر + طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت + طوفان شیطان اللہ نگہبان + ظرف شکستہ صدا نمیدہد + ظالم کا زور سر پر + ظاہر از شیخ و باطن از شیطان + عقلمندون کی دور بلا + علم شے بہ از جہل شے + عیان را چہ بیان + عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے + غم نداری بز بخر + غریب کو کوڑی اشرفی ہے + غلط العام فصیح + غلام کی ذات بیوفا + فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + فقیر کی صورت سوال ہے + فرداکہ دید + فتح داد الٰہی ہے + قہر درویش بر جان درویش + قاضی جی دبلے کیون شہر کے اندیشے سے + قدر نعمت بعد از زوال + کم خرچ بالا نشین + کالے کے آگے چراغ نہین جلتا + کار بکثرت + کھری مزدوری چوکھا کام + گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط + گذر گئی گذران کیا جھونپڑی کیا میدان + گربہ کشتن روز اول + گھر کی مرغی دال برابر + لعنت بکار شیطان + لاتون کے دیو باتون سے نہین مانتے + لیلی را بچشم مجنون باید دید + لگا تو تیر نہین تو تکا + مال مفت دل بیرحم + مرتا کیا نکرتا + مردہ بدست زندہ + مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ + نیم حکیم خطرۂ جان + نادان کی دوستی جی کا زیان + نیکی برباد گنہ لازم + ولی را ولی می شناسد + وہ دن گئے کہ خلیل خان فاختہ مارتے تھے + وہی تین بیسی وہی ساٹھ + ہر کارے و ہر مردے + ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے۔ ہمت مردان مدد خدا + ہاتھی کے پانون مین سب کا پانون + یک من علم را دہ من عقل باید + یار باقی صحبت باقی + یار کی یاری سے کام یار کے فعلون سے کیا کام + یک نشد دو شد + جب شہزادہ ہوشمند ان کو حفظ کر چکا تو فرمایا کہ میان لڑکے ہر ایک ضرب المثل کسی نہ کسی واردات گذشتہ کا خلاصہ اور سوانحات قدیم کا نتیجہ ہے اسمین یا نصیحت کا مضمون ہوگا یا عبرت کا اسکے ذریعے سے زمانہ سلف کا حال حال کے زمانہ سے بہت

حکایت

جلد مطابق ہوسکتا ہی چنانچہ مثل یک نفش. دو شد + کا یہ معاملہ ہی حکایت ایک عورت پیرزال کفن چور
تھی اور اُسکو ایسا عمل یاد تھا کہ جب کسی قبر پہ دم کرتی تو فوراً گور شق ہوجاتی اور مردہ باہر نکلکر اپنا کفن اپنے
ہاتھ سے اُتار دیا کرتا پھر یہ دوسرا عمل پڑھتی تو وہ مردہ قبر مین سماجاتا اور قبر برابر ہوجاتی غرضکہ اُس عورت
کا ایک لڑکا تھا اُسنے یہ حال دریافت کرکے والدہ سے کہا کہ مجھے بھی یہ عمل بتا دیجیے اُسنے ایک ہی
عمل سکھایا تھا کہ لڑکے کو سفر پیش آیا اور کچھ ایسی ضرورت پڑی کہ تن تنہا دم نقد جیسا بیٹھا تھا اسیطرح چل نکلا
مگر وہ شہر ایک منزل تھا یہ جھٹ پٹ جا پہونچا دو چار روز گذرے تھے کہ وہان ایک بڑا آدمی قضاے الٰہی سے
فوت ہوگیا عزیز واقربا نے اُسکو بہت عمدہ کفن دیکر دفن کیا یہ بھی جنازے کے ساتھ تھا جب سب لوگ چلے
گئے اور رات ہوئی تو اُسکا دل بھر بھرایا کہ آج اس امیر کا کفن چرا کر اپنے واسطے دو چار جوڑے معقول بناؤن
اور خاصا بھلا مانس بنجاؤن چنانچہ آدھی رات کو قبرستان مین جا پہونچا جنگل سنسان ہو کا میدان تنہائی
کا عالم قبرون پر سناٹا نظر آیا اول تو ہمت نہ بندھی مگر لالچ گلا کٹوا دیتا ہی یہ دلکو مضبوط کرکے آگے بڑھا اور
اُس قبر پہ عمل دم کیا اُسی وقت قبر شگافتہ ہوئی اور نعش نے کفن اُتار کر نذر کیا پھر وہ مردہ سامنے کھڑا ہورہا اُسنے
کہا کہ مین کفن لے چکا اب تو کیون کھڑا ہی مگر کون سنتا تھا غرض اُسنے چندبار کہا لیکن ناقبول ہوئی پھر اُسنے
کہا کہ تیرا دل شاید کفن جدا کرتے ہوئے ہچکچاتا ہی اور دم مسکتا ہی اگر اسلیے نہین جاتا تو لے اپنا کفن لے
اور لمبا ہو رستا ناپ مگر وہ جانیوالی آسامی نہ تھا کیونکہ دوسرا عمل اسکو یاد نہین لاچار یہ بیچارہ جان چھوڑ کر بھاگا
اور وہ مردہ کفن بغلمین مار کر ساتھ ہولیا اب آگے آگے یہ شخص اور پیچھے پیچھے وہ مردہ شہر مین دونون داخل ہوئے
گویا یہ ڈھاجن سر چڑھا تھا ہوش باختہ حواس منتشر حیران و پریشان خائف و ترسان دل مین ہول سمایا ہوا یہ وہ
شیطان نہو جو لاحول سے بھاگ جائے پھر دلکو مضبوط کیا اور سوچا کہ دوسرا عمل یاد نہین ہی اسواسطے یہ کیفیت گذری
اب چلکر مان سے دریافت کرنا مناسب ہی تاکہ اس بلاے ناگہانی سے نجات حاصل ہو یہ خیال کرکے وطن کی طرف روانہ
ہوا مگر کبھی انسان موت کو دوہرا نہ سمجھے جب یہ شخص گھر پہونچا تو لوگون نے کہا کہ تیری والدہ مرگ مفاجات سے کل کے
روز قضا کرگئی اسکو بہت رنج ہوا اور مان کی قبر پہ جاکر خوب رویا مگر وہ بلا قدمون لگی تھی پھر اُسنے والدہ کی قبر پہ بھی
وہی عمل چھو کردیا قبر شق ہوئی پیرزال باہر نکل آئی اور کفن اُسکے حوالے کرنے لگی اُسنے عرض کی کہ امان
مین کفن لینے تو نہین آیا ہون لیکن مجھے دوسرا عمل جھٹ پٹ سکھا دے کہ یہ مردہ پیچھے جھاڑ کر مجھے چمٹا ہی
کسیطرح پیچھا نہین چھوڑتا اُس عورت نے مطلق جواب نہ دیا پھر اُسنے کہا کہ اری ہان کیا مجھسے خفا ہی جو بات بھی
نہین کرتی مین تو تیرا بیٹا ہون کیا مجھے ابھی سے بھول گئی وہ پھر خبر نہوئی اور کفن سامنے بڑھا دیا کہ لیجا الغرض
جب مایوس ہوا تو جلکر کہنے لگا کہ جو عمل نہین بتاتی تو بیٹھا پھر ننگی دھڑنگی کیون کھڑی ہی جا چلی جا میرے

کس کام آئیگی اُسنے کچھ خیال بھی نہ کیا کہ لڑکا بکتا کیا ہی آخر کار جب ناک مین دم آگیا تو کہا کہ اُومان تو چاہیے جا چاہے نہ جا میری طرف سے اجازت ہی مین تو اب جاتا ہون اور کچھ دوسری تجویز نکالون یہ کہکر چلدیا وہ عورت بھی اُسکے ساتھ ہوئی جب تو یہ اور بھی گھبرایا اور بھاگ کر شہر مین آیا لوگون نے دیکھا تھا کہ جاتے وقت ایک مُردہ اُسکے ساتھ تھا اور آیا تو دوسری نعش بھی ہمراہ ہی اسبات سے لوگون کو نہایت تعجب ہوا اور آپسمین فرط حیرت سے بیساختہ کہنے لگے کہ لیجیے حضرت + ایک نشد دو شد + غرضکہ دونون ذات شریف تا دم زندگی اُسکے ساتھ رہے اور بعد مرگ وہ تینون ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے پھر فرزانۂ روزگار نے کہا کہ میان شہزادے کچھ نصیحتین اور حکیمون کے قول بھی یاد کر لو کہ بڑی کارآمد شی ہین انکے سبب سے عقل بڑھتی ہی زمانہ کا تجربہ حاصل ہوتا ہی اہل عالم کی طبیعتون کا حال کھل جاتا ہی خوب و زشت کی تمیز پیدا ہوتی ہی بد و نیک اور دشمن و دوست سے خبردار ہوجاتا ہی مواعظ حکما و عقلا عالمونکی صحبت اختیار کرو اور حکیمون کی باتین سنو کہ دل مردہ نور حکمت سے اسطرح زندہ ہوتا ہی جیسے زمین مردہ آب باران سے بشارت ہی اسکو جسکی عقل حاکم ہی اور نفس قیدی افسوس ہی اسکے حال پر جسکی خواہش نفسانی امیر ہی اور عقل اسیر تین چیزین تین چیزونسے حاصل نہین ہوتی ہین یعنے دولتمندی خواہشون سے جوانی خضاب سے تندرستی دواؤن سے انسان تین چیزون سے جلد ہلاک ہوتا ہی زیادہ کلام سے زیادہ کھانے سے زیادہ سونے سے جسپر تو احسان کرے اُسکا حاکم ہی جس سے کچھ مانگے اُسکا قیدی ہی جس سے بے پروا ہو اُسکے برابر ہی لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ دنیا مین لوگ تین تہائی ہین ایک تہائی اللہ کی ایک تہائی نفس کی ایک تہائی کیڑونکی جو اللہ کی ہی وہ روح ہی جو نفس کی ہی وہ عمل ہی جو کیڑون کی ہی وہ بدن ہی ایک حکیم نے بہت سی کتابین جمع کر کے اُن مین سے چالیس ہزار کلمے انتخاب کیے پھر اُنمین سے چار ہزار پھر اُنمین سے چار سو پھر اُن مین سے چالیس پھر اُن مین سے چار باتین اختیار کین ایک یہ کہ کسی حال مین عورت پر اعتماد نہ کرو دوسرے یہ کہ کبھی مال و دولت پر فریفتہ نہ ہو تیسرے یہ کہ اپنے معدے مین اُسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نڈال چوتھے یہ کہ وہ علم جمع نہ کر جس سے تجھے نفع نہ پہونچے توانگری مال مین نہین بلکہ قناعت مین ہی راحت دولتمندی مین نہین بلکہ تھوڑے مال مین ہی لذت نعمتون مین نہین بلکہ تندرستی مین ہی رزق زمین مین نہین بلکہ آسمان مین ہی غنیمت جان جوانی کو اول پیری کے اور تندرستی کو اول بیماری کے اور توانگری کو اول فقیری کے اور زندگی کو اوّل موت کے اور فرصت کو اول مشغلے کے دنیا مین پانچ چیزین خوب ہین اول بادشاہی اور اُس مین عدل نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ ابر بے باران دوم فقیری اور اُس مین صبر نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ چاہ بے آب سوم جوانی اور اُس مین علم نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ خانۂ بے چراغ چہارم زن حسین اور اُس مین شرم نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ نان بے نمک

پند و نصائح

پنجم توانگری اور اسمین سخاوت نہو تو ایسی ہی جیسے کہ شجر بے ثمر عقل پیدایشی سب سے بہتر ہی اگر یہ نہو تو طریقۂ نیک
اور یہ نہو تو یار موافق اور یہ نہو تو اللہ سے دل لگانا اور یہ نہو تو خاموشی اور جو یہ بھی نہو سکے تو موت حاضر ہی بادشاہ
کو مصاحبت مین چھ آدمی رکھنے لازم ہین اول وزیر دانا دوم دبیر راست قلم سوم شاعر خوش گفتار چہارم
مہندس کامل پنجم ندیم جامع ششم طبیب حاذق سات چیزون کو سات چیزپر اختیار کرے اول درویشی
کو توانگری پر دوم گرسنگی کو سیری پر سوم فروتنی کو زبردستی پر چہارم ذلت کو عزت پر پنجم تواضع کو تکبر پر ششم غم
کو خوشی پر ہفتم مرگ کو زندگانی پر وہ آدمی سب سے برا ہی کہ لوگون کو دشمن بنائے اور لوگ اسے دشمن سمجھین
خردمند وہ ہی کہ تمام عالم اس سے خصومت رکھے اور اسکو کسی سے خصومت نہو جو ادب نہ سیکھے حیوان ہی جو
عذر قبول نہ کرے شیطان ہی تین چیزون کی قدر تین وقت پر موقوف ہی جوانی کی قدر پیری مین تندرستی کی
قدر بیماری مین نعمت کی قدر محتاجی مین تین چیزین سب سے افضل ہین دشمن کو دوست بنانا نادان کو
دانائی سکھانا گمراہ کو نصیحت سے راہ پر لانا جو چیز زندہ ہی پاک ہی جب مرتی ہی پلید ہو جاتی ہی مگر نفس جبتک
زندہ رہتا ہی پلید ہی جب مرتا ہی پاک ہو جاتا ہی انسان کو مناسب ہی کہ ہر صبح اٹھکر آئینہ دیکھے اگر صورت
اچھی ہی تو سیرت بھی اچھی اختیار کرے کہ دونون نیک ہو جائین اور جو صورت بری ہی تو عادت نیک
پیدا کرے کہ دو خرابیان ایک جا باہم نہ ہونے پائین انسان جسوقت کوئی کام کرے اول خیال کر لینا
چاہیے کہ اچھا ہی یا برا اگر عمدہ ہی تو اس مین تاخیر نہ کرے اور خراب ہی تو چھوڑ دے ہر شخص کو لازم ہی کہ
جسدم بستر خواب پر استراحت کرے پہلے دل مین سوچ لے کہ آج مین نے کس قدر نئی نئی باتین معلوم
کین اور مجھے زمانہ سے کون کون سا تجربہ حاصل ہوا ان کو لوح دل پہ لکھے اور جو دن مفت برباد ہوا تو
اپنے حال پر افسوس کرے یہ چارون چیزین نیک زندگی کا نتیجہ ہین گفتار نیک کردار نیک نیت
نیک صحبت نیک انسان کو دس باتین لازم ہین خدا کے ساتھ راستی خلق کے ساتھ انصاف نفس
کے ساتھ قہر درویشون کے ساتھ لطف بزرگون کے ساتھ خدمت چھوٹون کے ساتھ شفقت دشمنون کے
ساتھ تحمل دوستون کے مروت جاہلون کے ساتھ خاموشی عاقلون کے ساتھ تواضع تین شخصون
پر رحم لازم ہی اول وہ دانا جو کسی جاہل کا محکوم ہو دوم وہ ضعیف جو کسی قوی کا غلام ہو سوم وہ کریم جو کسی
لئیم کا محتاج ہو آدمی چار قسم کے ہین ایک لئیم جو نہ آپ کھائے نہ دوسرے کو کھلانے دے دوم بخیل
جو آپ کھائے مگر دوسرے کو نہ دے تیسرے سخی جو آپ بھی کھائے اور دوسرے کو بھی دے چہارم کریم
جو آپ نہ کھائے اور دوسرے کو کھلائے نادان خود اپنا دشمن ہی کسی اور کا دوست کیونکر ہوگا چار چیزین
چار وقت مین بہت سخت ہین پیری عالم تنہائی مین بیماری غربت اور سفر مین قرض مفلسی مین پیادہ پائی

دوری آہ مین آٹھ چیز دنکی نیت آٹھ چیز دنسے کبھی نہین بھرتی آنکھ دیکھنے سے زمین باران سے سائل سوال سے مادہ نرسے عالم علم سے حریص جمع کرنے سے دریا پانی سے آگ لکڑی سے زمین پکارتی ہی اور ہمیشہ زبان حال سے یہ دس باتین کہتی ہی کہ
اے فرزند آدم دوڑتا ہی تو میری پیٹھ پر اور رجوع ہی تیری میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب دیا جائیگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور روئے گا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم خوشی کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غم کرے گا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم مال جمع کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور پشیمان ہوگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم کھاتا ہی تو لقمہ حرام میری پیٹھ پر اور کھائینگے تجکو کیڑے میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم تکبر کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم چلتا ہی تو خوش خوش میری پیٹھ پر اور گریگا تو غمگین میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹھ پر اور گریگا تو اندھیرے مین میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم چلتا ہی تو جماعتون مین میری پیٹھ پر اور گرے گا تو اکیلا میرے پیٹ مین +
جو چیز بڑھتی اور گھٹتی ہی وہ نور قمر ہی جو چیز گھٹتی نہین اور بڑھتی ہی وہ حرص ہی جو چیز گھٹتی ہی اور بڑھتی نہین وہ عمر ہی جو چیز نہ بڑھتی ہی اور نہ گھٹتی ہی وہ روزی مقدر ہی عاقل وہ ہی کہ موت کو ہر دم یاد رکھے متقی وہ ہی کہ جسمین بغض وحسد نہ ہو خوشخو وہ ہی کہ بد ونکو نیکی سے یاد کرے جوانمرد وہ ہی کہ لوگون کے حق مین احسان کرے اور زبان پر نہ لائے ہنرمند وہ ہی کہ تحصیل علم و فن مین زیادہ کوشش کرے بلند ہمت وہ ہی کہ امیری اور غریبی مین یکسان رہے صاحب جمال وہ ہی کہ لباس علم وحیا اور زیور اخلاق و وفا سے آراستہ و پیراستہ ہو دانا وہ ہی کہ زمانہ کے موافق کام کرے بینا وہ ہی کہ اپنے عیب اور دوسرون کے ہنر سے آگاہ رہے سخن سنج وہ ہی کہ جو بات کہے خوب سوچ سمجھ کر کہے خوشوقت وہ ہی کہ دنیا کی زبردستی سے ملول نہ ہو آسودہ وہ ہی کہ امید وبیم سے فارغ ہو بےغم وہ ہی کہ کسی کو آزار نہ دے زورمند وہ ہی کہ غضب اور ہوا و ہوس کو مغلوب کرے ہر دل عزیز وہ ہی کہ خودبینی و خودپرستی سے نجات پائے نیک بخت وہ ہی کہ دوسرون کے حال سے خود عبرت پیدا کرے بدبخت وہ ہی کہ اُس کے حال سے دیکھنے والون کو عبرت حاصل ہو ایک حکیم کا قول ہی کہ اہل جہان جس کام پر توانگرون کو تحسین و آفرین کرتے ہین اُسی بات پر مرد ناچیز کیطعنے دیتے ہین اگر فقیر دلیری کرے اُسکو مستی و شرارت کہتے ہین اگر سخاوت کرے اُس کو اسراف کہتے ہین اگر تحمل کرے اُس کو بےغیرتی کہتے ہین اگر وقار و تمکین کرے اسکو سستی

وکاہلی کہتے ہین اگر سخن پردازی و فصاحت اختیار کرے اُسکو بیہودہ گوئی کہتے ہین اگر خاموشی قبول کرے اُسکو نقش دیوار کہتے ہین اگر خندہ روی سے پیش آئے اُسکو مسخرہ کہتے ہین اگر خلوت گزین ہو دیوانہ کہتے ہین اگر آدمیون مین رہے در بدر اور ہرجائی کہتے ہین اگر کھانے اور پہننے مین تکلف کرے تن پرور کہتے ہین اگر میلے پُرانے کپڑے پہنے مفلوک و محتاج و کثیف کہتے ہین اگر تواضع کرے خوشامد پیشہ کہتے ہین اگر آزادی ظاہر کرے مغرور کہتے ہین اگر وطن مین رہے خام اور سایہ پرور کہتے ہین اگر سفر کرے سرگشتہ و کمبخت کہتے ہین اگر مجرّد رہے عیاش یا نامرد کہتے ہین اگر کدخدا ہو بدنفس و شہوت پرست کہتے ہین حکیمون اور عقلمندون نے بہت کچھ مبالغہ کیا ہو کہ سنو زیادہ اور کہو کم اس قول کا ہم نے ایک نہایت عمدہ نتیجہ نکالا ہی یعنے جسوقت کوئی شخص کچھ بات کہتا ہو تو سُننے والون کو اُس سے نصیحت و عبرت حاصل ہوتی ہو مگر متکلم کو سوا اسکے کہ اپنا مُنہ تھکائے اور گلا دکھائے کچھ فائدہ نہین اور دوسرونکے کلام سُننے سے طرح طرح کے فوائد حصول ہوتے ہین مصرعہ درمجلسیکہ گوش توان شد زبان مباش؛ کسی نے کیا خوب کہا ہو کہ اگر کوئی شخص کمال مفلسی و تہیدستی مین اپنی زیست سے بیزار اور موت کا خواستگار ہو تو اپنے دلکو اسطرح تسلی دے کہ ایک بہت بڑا سوداگر مالدار ہی اُسکے ہزارون جہاز دریا مین چلتے ہین اور وہ خود بھی ایک عمدہ جہاز پر سوار ہی مگر دریا پر ایکبار ایسا طوفان سخت آیا کہ وہ سب جہاز ایک سے ایک ٹکرا کر تباہ ہوگئے اور تمام اسباب گران قیمت و مال نفیس یک لخت غرق دریا ہوا لیکن یہ سوداگر تن تنہا ایک تختہ پر بہتا پھرتا ہی اور تختہ کا یہ عالم ہو کہ گھڑی ساعت کا ہو رہا ہی اُسوقت کوئی شخص جرأت کرکے اُسکے نکالنے پر آمادہ ہوا کہ اگر تو اپنے گھر کا سارا مال و اسباب میرے حوالے کردے تو اس شرط پر مین تجھکو اس بلاے ناگہانی سے نجات دون اور وہ سوداگر اپنی جان عزیز بچانے کے لیے باقیماندہ اسباب اُسکی نذر کرے اور خود صحیح و سالم دریا سے نکل آئے اس صورت مین اُسکو مال کا اصلا رنج نہ ہوگا اور تندرستی کو ہزار نعمت کے برابر سمجھیگا یا ایک بڑا امیر کبیر ہو کہ بہت ملک و دولت رکھتا ہو اور کسی زبردست دشمن نے لشکر جرّار و فوج بیشمار سے اُسکو محاصرہ کرلیا اور مار ڈالنے یا آگ مین جلا دینے کا ارادہ ہو مگر اُسکو مقابلہ کرنے کی تاب و طاقت نہین اور بھاگ بھی نہین سکتا اسوقت البتہ سب ملک و مال چھوڑ کر جان سلامت لیجانے کو غنیمت جانیگا اور خلاصی نفس کو ایک نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ شمار کریگا پس اے مرد ناداں اس حالت مفلسی مین تو سمجھ لے کہ مین وہی سوداگر اور وہی امیر ہون جسنے دریا اور دشمن سے نجات پائی ہو اور اپنا تمام مال و اسباب دیکر جان بچائی ہو پھر صبر و شکر کر اور جان عزیز کی قدر جان زندگانی کو ہلاکت مین نڈال عمر بے بدل کو غنیمت سمجھ اور اس شعر پر عمل کر۔ فرد۔ انچہ نصیب است بہم میرسد؛ گر نستانی بستم میرسد؛ حکیم افلاطون نے اپنے شاگردون کو وقت آخر یہ وصیت کی تھی وصیت خدا کو پہچانو اُسکا حق نہ بھولو؛

ہمیشہ علم سیکھنے سکھلانے مین مصروف رہو اللہ تعالے سے وہ چیز نہ مانگو جسکو زوال ہو اُس دولت کی دعا کرو جو ہمیشہ رہے ہر دم ہوشیار رہو کیونکہ بدی کے اسباب بہت ہوتے ہین معلوم نہین کہ تمھین کس سبب سے پہونچے جو بُری بات ہو اُسکی آرزو نکرو جانو کہ اللہ تعالے بندون سے براہ غضب انتقام نہین لیتا بلکہ اسواسطے کہ تربیت اور اصلاح کرے زندگی وہی بہتر ہے جسمین نیکی ہوسکے جب تک اپنے نفسون سے تین چیزونکا حساب نکرلو خواب نکرو ایک یہ کہ آج کوئی خطا کی یا نہین دوسرے یہ کہ کوئی نیکی کی یا نہین تیسرے یہ کہ کوئی نیک کام کاہلی سے کھویا یا نہین یاد کرو کہ قبل پیدایش کے تمھاری کیا حقیقت تھی اور بعد موت کے کیا صورت ہوگی کسی کو مت ستاؤ کہ جہان کے کام ہمیشہ بدلتے رہتے ہین وہ سخت بدبخت ہے جسکو نہ عاقبت کی فکر ہو نہ گناہ کا خوف وخطر مستحقون کی حق رسانی مین سوال کے منتظر نہو بغیر مانگے پہونچاؤ حکیم اُسکو جانو کہ جو دنیا کی لذتون سے خوش اور مصیبتون سے آزردہ نہو ہمیشہ ہمیش موت کو یاد رکھو مُردونکے احوال سے عبرت حاصل کرو بیہودہ بکنا اور بے پوچھے جواب دینا حماقت کی علامت ہے اور زوال کی دلیل جو کوئی کسی کے لیے بدی چاہے وہ خود بد ہے اکثر اوقات فکر واندیشہ کیا کرو نصیحت کرو اور خود بھی عمل کرو سب کے دوست بنے رہو خشم کی عادت نرکھو تحمل کا شیوہ اختیار کرو محتاجون کی کارروائی مین لیت ولعل نکرو مصیبت زدونکی مدد کرو مگر جنکی خو بد ہو اور خلقت کو ضرر پہونچائے جبتک فریقین حاضر نہون مقدمہ فیصل نکرو عمل کو مقصود سمجھو کیونکہ حکمت قولی کا نتیجہ صرف دنیا مین ہے اور حکمت عملی کا ثمرہ عقبیٰ مین نیکیونکی طلب مین رنج اگر اُٹھاؤگے نیکی رہجائیگی رنج نرہیگا اور اگر بدی سے لذت پاؤگے لذت کو بقا نہین اور افسوس وندامت دائمی ہے یقین جانو ایک دن وہ ہوگا کہ آنکھ ناک کان جملہ حواس بیکار ہوجائینگے اور کوئی دوست ہوگا نہ آشنا پس کسی مین عیب نہ لگاؤ تمکو اس جگہ جانا ہے کہ جہان غلام اور آقا دونون برابر ہین پس یہان غرور مت کرو ہمیشہ زاد سفر تیار رکھو نہین معلوم کسوقت کوچ ہوجائے اللہ تعالے کی نعمتون مین حکمت سے بڑی کوئی نعمت نہین اور حکیم وہی ہے جو قول وفعل دونون مین حکیم ہو نیکی کے عوض نیکی کرو اور عفو تقصیر لازم جانو کسی کام مین ملول نہو کسی وقت سُستی نہ کرو کسی حال مین نیکی کرنے سے باز نرہو بدی مین کبھی نیکی نہ جانو حظ نفس کی جو بات قابل ترک ہے اُسکو ترک کرو حکمت کو عزیز رکھو اور حکما کی باتین سنو دنیا کی محبت دل سے دور کرو اچھے آداب سیکھو وقت پر کام کرو اور بے سوچے سمجھے کوئی کام شروع نکرو تونگری پر گھمنڈ نہ رکھو اور مفلسی مین تنگدل نہو دوست سے ایسا معاملہ کرو کہ حاکم تک نوبت نہ پہونچے دشمن سے ایسی چال چلو کہ اگر حاکم کے سامنے پیش ہو تو بہرصورت تمکو غلبہ حاصل رہے کسی سے جہالت نکرو ہر ایک سے تواضع کرنیوالے کو ذلیل وخوار نجانو جس امر مین خود معذور ہو دوسرے کو ملامت نکرو نیکی کرکے کبھی پشیمان نہو کہ ثمرہ اُسکا

صائع بجائیگا دنیا مین نہین تو عقبے مین مل رہیگا بریکاری سے خوش نہو اقبال اور بخت پر بھروسا نکرو کسی سے
لڑائی اور جھگڑا نرکھو فساد نکرو صلح بہتر ہو ہمیشہ انصاف کا لحاظ اور نیکی کا التزام رکھو حکیم ارسطاطالیس
وزیر اور اُستاد سکندر فیلقوس کا جبکہ بسبب ضعف وپیری کے گوشہ نشین ہوا اور خدمت بادشاہ سے معذور
رہا اور سکندر بعد فتح ملک ایران کے انتظام ملک دارا اور سیاست وتدبیر شہزادگان عجم مین متحیر ہوا تو ایک
خط شوقیہ بنام ارسطاطالیس تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ مفارقت کے باعث اکثر معاملات مین تردد رہتا ہی خصوصًا
اس واقعہ خاص مین کوئی تدبیر نظر نہین آتی جس طرح ہوسکے یہان تشریف لائیے ارسطاطالیس نے جواب مین
لکھا کہ شوق ملاقات حضور مین کسی طرح کا قصور نہین مگر ضعف وناتوانی سے مجبور ہون معاف کیجیے اس لیے ایک
دستور العمل بھیجا جاتا ہی اگر اُسپر ہمیشہ عمل رہیگا میری احتیاج نرہیگی خلاصہ اُسکے مضمون کا یہ ہی کہ عجم کے
احوال مین جو مشورہ کیا گیا اُسکی صورت تو یہ ہی کہ وہان کے امرا اور ارکان سلطنت کو ممکن ہی کہ ایک دم مین تیغ
بیدریغ کردے مگر آب وہوا کی تبدیل تیرے اختیار مین نہین اُس زمین سے جو پیدا ہوگا اُسکی بُنیاد مین تیری
عداوت ہوگی اس صورت مین علاج یہ ہی کہ اُن پر احسان کر اور اطراف ملک کو اُنہین تقسیم کردے تاکہ باہم نزاع
مین مشغول رہین اور اپنی فکر سے فرصت نپائین پھر تو خاطر جمع ہو کر ملک رانی کریئو بعد لکھا کہ بادشاہ
چار قسم ہین ایک وہ کہ اپنے ساتھ بھی سخی ہو اور رعیت کے ساتھ بھی سخی دوسرے وہ کہ اپنے ساتھ سخی ہو اور رعیت
کے ساتھ بخیل تیسرے وہ کہ رعیت کے ساتھ سخی ہو اور اپنے ساتھ بخیل چوتھے وہ کہ دونون کے ساتھ بخیل ہو قسم
اوّل سب کے نزدیک محمود ہی اور دوسری اور چوتھی قسم سب کے نزدیک مذموم تیسری قسم مین اختلاف ہی حکماے
ہند اُسکو محمود جانتے ہین اور حکماے فارس مذموم اور سخاوت اُسکو کہتے ہین کہ بقدر حاجت مستحقونکو دیا جائے
ورنہ زیادتی مین اسراف ہی اور کمی مین حق تلفی جو بادشاہ اپنے مقدور سے زیادہ سخاوت کریگا اُسکے ملک مین بیشک
فساد آئیگا خزانے خالی ہوجائینگے لشکر کمزور اور دشمن قوی آے سکندر بارہا مین نے تجھسے کہا ہو اصل سخاوت یہ ہی
کہ لوگون کے مال مین طمع نکر اور یہ بھی ایک قسم کی سخاوت ہی کہ ظلم نکر اور لوگون کے پوشیدہ عیبونکو نہ ڈھونڈھ
اور انعام وبخشش کرکے یاد نکر اور بڑا فضل وکرم یہ ہی کہ نیکون کی حرمت رکھ اور آدمیونکے ساتھ بہ خلق پیش آ
اور لوگونکے سلام کا جواب دے اور جاہلون کی خطا سے درگذر آے سکندر سب تدبیرون کا مدار عقل پر ہی اور بڑا
عاقل وہ ہی جو نیکنامی کو دوست رکھتا ہو کیونکہ سلطنت سے لذت وشہوت غرض نہین ہی آے سکندر بادشاہونکو چاہیے
کہ بلند ہمت اور صاحب راے سلیم اور فصیح وشیرین زبان اور بلند آواز ہون بات کم کرین عقلمندونکو خدمت مصاحبت مین
رکھین اور دربار مین سلطنت کے لائق زینت کرین جو سوداگر دور دور کے ملکونسے آئین اُن پر لطف وکرم کرتے
رہین کہ آمد ورفت زیادہ ہو اور اطراف وجوانب مین آوازہ نیکنامی بلند ہو ملک وسلطنت کی آبادی و رونق [illegible]

ہنسی زیبا نہین کہ ہیبت و وقار لوگونکے دلسے جاتا ہی اور حرارت عزیزی مین ضعف آتا ہی ای سکندر شہوت کی حرص نکر کہ یہ بہائم کا خاصہ ہی اُسکی کثرت سے بدن ناتوان اور قوای بدن ضعیف ہوتے ہین مسکینون اور ضعیفونکے حال سے غافل مت رہ انکی رضامندی مقدم جان کیونکہ خلق کی رضامندیسے خالق کی خوشنودی متصور ہی اور غلہ ذخیرہ کر کہ قحط سالی مین کام آئے خلق اللہ سے ایسا سلوک کرنا چاہیے کہ نیک ایمن رہین اور بد خائف ای سکندر تجکو بارہا مین نے وصیت کی ہی اور پھر تاکید کرتا ہون کہ خونریزی مین دلیری نکر کیونکہ زندہ کرنا اور مار ڈالنا خدا کی صفت ہی کیا معلوم کہ قتل ناحق ہی یا حق حضرت ادریس پیغمبر سے مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہی فرشتے جناب باری مین بعجز و نیاز عرض کرتے ہین کہ اس بندۂ قاتل نے قتل مین تیرے ساتھ مشابہت کی ہی پھر اگر وہ قصاص مین مارا گیا ہی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے حکم سے قتل کیا ہی اور اگر ظلماً مقتول ہوا تو فرماتا ہی کہ مجکو قسم ہی اپنے عزت وجلال کی کہ مین نے خون قاتل کا مباح کردیا پس تمام ملائکہ اُسکے حق مین دعاے بد کرتے ہین یہانتک کہ قصاص مین قتل کیا جاے اور یہ اُسکے حق مین بہتر ہی یا اپنی موت سے مرجائے اور یہ بدتر ہی کیونکہ آخرت کا عذاب دائمی ہی ای سکندر عہد شکنی اور جھوٹی قسم سے احتراز کر کہ سلطنت یونان اس سے خراب ہوئی اور رعایا کو علم سیکھنے کا حکم فرما جو کوئی علم مین فائق ہو اُسکی تعظیم وتوقیر نگاہ رکھ تاکہ لوگونکے دلون مین تیری محبت زیادہ ہو اور ملک و دولت اور نام نیک باقی رہے جبتک یہ دونون خصلتین سلطنت یونان مین باقی رہین ملک مین زوال نہ آیا یونان کے بادشاہ اپنی رعایا کو تحصیل علوم مین اسقدر رغبت دلاتے تھے کہ اُنکے زمانہ مین اپنے مان باپ کے گھر لڑکیان فرائض اور آداب شرائع اور علم نجوم وعلم طب مین دستگاہ کامل پیدا کرتی تھین ای سکندر جسپر اعتماد نہو اُسکے ہاتھ سے کوئی چیز تناول نکر اور اپنی حفاظت سے غافل مت رہ اُس قصے کو یاد کر کہ بادشاہ ہند نے تحفے بھیجے تھے اُسمین ایک لڑکی بھی تھی جسکو صغر سن سے زہر مین پرورش کیا تھا حتّی کہ سانپ کی خاصیت اُسمین آگئی تھی اور اس تدبیر سے اُنکو تیرا قتل کرنا منظور تھا ای سکندر ایک دلیل سے حکم جاری نکر بلکہ جملہ دلائل مین جو قوی ہو اُسکو اختیار کر ای سکندر عدل اللہ کی صفت ہی اور عدل سے زمین وآسمان قائم ہی اور عدل سے گردنین قابو مین آتی ہین ای سکندر اہل ہند نے کہا ہی کہ بادشاہ کا عدل مینھ برسنے سے بہتر ہی اور بادشاہ عادل آب باران سے نافع تر شیخ ابو الفضل بن مبارک محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کا وزیر کہ جو آئین وقانون سلطنت سے بخوبی خبردار تھا اُسکے مکتوب کا خلاصہ یہ ہی اس زمانہ مین کہ ناراستی و نادرستی مانند راستی و درستی کے اہل عالم کو محبوب و مرغوب ہی اور حیلہ وخیانت ومکر وفریب نے جا بجا رواج پایا ہی اور ظلم وتعدی ورشوت ستانی کی رسم پڑگئی ہی اور چالاکون نے لوٹ مار کا ہاتھ دراز کیا ہی اور خودغرض کہ اپنی بھلائی اور دوسرون کی بُرائی ہر دم سوچتے رہتے ہین بہت ہوگئے یہ سب نتیجہ لقمۂ حرام کا ہی اور لقمۂ حلال حاصل ہونا

قول ابو الفضل

محال پس غذلے ناگوار طبیعی سے جسطرح فساد بدن اور ہلاکت ظاہری متصور ہو اسیطرح غذاے ناگوار روحانی سے
خرابی نفس ناطقہ اور مرگ معنوی پیدا ہوتی ہے اور نفس ناطقہ مردہ سے دین و دنیا کا کچھ کام نہین ہو سکتا صاحب نصیب کو لازم
ہے کہ امور دین و دنیا مین غرض کو شامل نکرے اور مزاج کو صلاحیت پر قائم رکھے اور ہر دوست و دشمن سے سلوک
کرے کہ رفاہ رعیت و معموری ولایت اسی مین ہے اور معاملات کی تحقیقات مین عقل پر اکتفا نکرے بلکہ مختلف وقتون مین
تقریر جداگانہ سے دریافت کرے اور فراست و دوربینی سے اظہار حق مین کوشش بلیغ کرے اور ہمیشہ نیازمندی
کے ساتھ تہذیب اخلاق کا اہتمام بجا لائے اور خراب عادتون کی درستی مین نہایت عرق ریزی کرے اگر
سب کو دوست نہ بنا سکے بہرصورت صلح کل اختیار کرے سینہ زندان کینہ نہ بنلے خود پسند نہو اپنی بات کی پچ نکرے
اور بہت کسر نفسی بھی اچھی نہین حق بات خلوت مین کہے حق شناسی اپنا شیوہ کرے خوش طبعی کا دروازہ بند رکھے
بیہودہ کام نہ کرے رات دن کے چوبیس گھنٹے معاملات دینی و دنیوی مین قسمت کرے ہر ہفتہ مین اول اپنے
اعمال و احوال کا حساب لے کہ کتنے کام موافق رضاے الٰہی کیے اور کتنے کام خلاف مرضی واقع ہوے انکا شکر کرے
انکا عذر خوشامد حد سے زیادہ نکرے نہ کہے نہ سُنے اور جو کسی سے کہے بھی تو راستی تلخ و ترش کہنی ضرور ہے کہ بھلا ہو جائے

مؤلف

خوشامد سے نہ شیرین بانونکی کبھی غافل	یہ شیرینی مین گویا زہر قاتل کو ملاتے ہین

ہر کام مین جسطرح عقل سے صلاح لیتا ہے اسیطرح مردم دانا سے بغرض مصلحت کرے جب کوئی نیک کام ظہور
مین آئے تو خود بینی و رعونت کو راہ ندے اور گوشہ نشینان آگاہ دل سے ہمت و سیلہ طلب کرتا رہے حافظہ پر
اعتماد نرکھے بلکہ قلم و کاغذ کو رازدار کرے لوگونکی درستی و تربیت کا اہتمام کرے ہر بات سے عبرت حاصل کرے مصاحبون
اور خدمتگارون سے خبردار رہنا لازم ہے کہ تیرے بھروسے دوسرون پر ظلم نکرین جو شخص کہ سخن تلخ اور سچی بات کہے اسکا
عاشق رہو کہ ایسا آدمی نایاب ہے فرد انیکہ می بینی خلاف آدم اند ٭ نیستند آدم غلاف آدم اند ٭ سخن جبتک بغرضون
سے معلوم نہو اعتبار نکرے راتونکو بیکار نکھوئے بالکل مغلوب الغضب نہو جائے اور بدرجہ کمال حلیم و بردبار بھی نبنے

فرد

کند تحمل بسیار مرد را بے قدر	کمان چو تن بخمیدن دہد کباده شود

نشہ کی عادت نہ ڈالے بہت خندہ نکرے تکلیف کے وقت ہراسان نہو اگر کسی طرح کا غم و اندوہ لاحق حال ہو تو
کاروبار مین مصروف نہو بہت خلوت پسند نہ کرے اور کثرت مین بھی ہر دم نرہے طریقہ میانہ روی خوب ہے
خدا جسکو عزت دے اُسکو عزیز رکھے فقرا و مساکین و ارباب حاجت کا مددگار رہے اور گناہ کے لائق سزا تجویز
کرے بخشنے کو صرف نگاہ تند کافی ہے بعضے کو زیر بند ماسے مفید نہین اور قسم کھانے کی عادت اختیار نکرے کہ نسبت

اپنے جھوٹ کی تہمت لگانی ہی کسی بزرگ کا قول ہی کہ اگر کوئی شخص کچھ بات کہے تو اُسپر صدق وکذب کا احتمال ہی اور جو مکرر کہے تو جھوٹ کا شک غالب ہوا اگر قسم کھائی تو دروغ کا یقین ہوگیا **مؤلف** قسم سے بڑھکے نہین جھوٹ کی دلیل کوئی ÷ کہ راستی کے سخن سے قسم ہی نامحرم + جبتک نوکرون سے کام ہوسکے فرزندونکو حکم ندے اور فرزندون سے ممکن ہو تو خود اُسکا ارادہ نہ کرے اسواسطے کہ جو دوسرنسے نہوسکے اُسکا تدارک خود کرسکتا ہی مگر جب تجھ ہی سے فوت ہوا تو بند وبست مشکل ہی دنکا کام رات پر نچھوڑے نہ کہ آج کا کام کل پر اور کسب کمال مین ہمت مصروف رکھے خرچ آمدنی سے کم کرے وعدے سے نہ پھرے خوشخوئی اور کشادہ پیشانی سے زیست بسر کرے **نظام الملک وزیر ملک شاہ** نے جو مکتوب اپنے فرزند عزیز فخر الملک کو لکھا ہی سراسر وعظ ونصیحت سے بھرا ہوا تھا اُسکا خلاصہ یہ ہی اَی عزیز خوشحالی وکم آزاری کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے علم کی روشنی سے راہ راست معلوم ہوتی ہی خاموشی سے عزت زیادہ ہوتی ہی والدین اور اُستاد اور قبائل کے حق مین زیادہ ترنیکی کرنی لازم ہی اَی فرزند ارجمند اعتقاد نیک دونون جہان کی نیکیون کا سرمایہ ہی اور شناخت حضرت پروردگار کی وحدانیت کے ساتھ کہ ہمیشہ سے تھا اور ہی اور رہیگا اور زوال وانتقال سے پاک ہی دشمنی کسی سے جی مین رکھنی چاہیے عالمونکی عزت وحرمت پہچاننی ضرور ہی صبحدم بیدار ہو کہ اُسوقت جاگنا برکت رکھتا ہی اور اُلجھے کامون کو سلجھاتا ہی اور زندگانی زیادہ کرتا ہی ادب اختیار کر ہنرمندون اور قابلونکی صحبت قبول کر علم وفضل حاصل کرنے مین کوشش کر جھوٹ نہ بول غیبت نکر سچ بولنے کی عادت رکھ جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہی اگر کسی مصلحت کے سبب سے کبھی جھوٹ بولیگا تو اُسکو بھی لوگ سچ سمجھینگے شعر جھوٹ کہنے مین جو کہ ہو مشہور + اُسکی سچ بات بھی نہو منظور + وعدہ وفا کر ارادہ درست رکھ کہ ہر دل عزیز ہو غماز اور سخن چین اور دروغ گو اور جعلساز اور اوباش وغیرہ کی مصاحبت سے کنارہ کر کہ اُنکی ہمنشینی زہر قاتل ہی خدمتگار باادب رکھ خوش اخلاق لوگونسے دوستی پیدا کر کسی کے ناموس کو نظر بد سے ندیکھ اور جو کوئی تجھے اس بات کی رغبت دلائے اُسکو دشمن جانی جان ہر دم تازہ رو اور خوش خُلق رہنا مناسب ہی کہ لوگونکا دل تیری ملاقات پر مائل ہو ظلم پر جرأت نکر کہ دعا مظلومونکی مقبول ہی

مؤلف

دعا کرتے ہین مقبولان درگاہ خدا جسدم	قبولیت فلک سے بہر استقبال آتی ہی

انصاف سے درگذر نکر حسد اور کینہ دل مین نرکھ ہر وقت تکلف نکر رعیت کو آسودہ رکھ مظلومونکی فریادسن ہر ہفتہ مین ایک روز عدالت کے واسطے مقرر کر اور اپنی ذات خاص سے انصاف پر مستعد رہو خادمون اور نوکرونکو معزز رکھ اگر وہ بیمار رہون عیادت کی تکلیف کر اگر اُنکو کوئی مشکل درپیش ہو معاونت کر سب کو پہچان اور نام ولقب اُنکا یاد رکھ اور کشادہ پیشانی سے کلام کر کہ وہ تیری خدمت زیادہ کرین اور اُنپر ہمیشہ احسان کر اور حاجتین بر لا

لطائف وظرائف

انسان کو برسون مین نیکنامی حاصل ہوتی ہی اور ایک ادنی بات مین بدنام ہوجاتا ہی خدا توفیق نیک رفیق کرے الغرض ایسی ہزارہا باتین سمجھا دین کہ جسکے باعث شہزادہ بلند اقبال زمانہ کے نشیب و فراز سے بخوبی خبردار ہوگیا عقل رسا نے طرفہ جولانی پیدا کی خیال دور دور پہونچنے لگا طبیعت نے ہر بات کی کُنہ حقیقت تک رسائی کی راہ نکالی اُسوقت فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ای خرد پرور لطافتِ تقریر اور ظرافتِ بیان ایک عجیب چیز ہی جو کہ انسان کو اپنے ہمجنسون پر درجۂ فوقیت بہت جلد عنایت کرتی ہی اور کسی شخص کو رنج و غم یا فکر و تردد سے سروکار ہو تو اُسکا دل خوش کرنے کے واسطے یہ طریقہ بہت عمدہ ہی بشرطیکہ درجۂ اعتدال کے ساتھ رہے بزرگون کی نصیحت ہی کہ اپنے بڑے اور اپنے چھوٹے سے ظرافت و بذلہ سنجی مناسب نہین اس لیے کہ بزرگ ناراض ہوتا ہی اور خرد گستاخ لیکن برابر والے سے گاہے بگاہے مضایقہ نہین مگر نارضامندی کا لحاظ رہے اُسکا طریقہ ہم تمھین سمجھاتے ہین اسی پر قیاس کر لینا مناسب ہی لطیفہ ولایتِ غور کے رہنے والے اکثر احمق ہوتے ہین ایک روز کوئی ظریف وہان جا پہونچا اُس شہر کے جانب شمال ایک کوہ بلند واقع ہی جسکی حرارت سے وہان کی ہوا نہایت گرم ہی اور لوگ ہمیشہ مرض مین مبتلا رہتے ہین مرد ظریف نے اُنسے کہا کہ اگر ایک سال میری خدمت کرو اور مجھے عمدہ عمدہ کھانے کھلواؤ تو برس بھر کے بعد مین اس پہاڑ کو اُٹھا کر دور پھینک دونگا غوری بہت خوش ہوے اور اُس کی خدمت پر کمر باندھی ایک برس تک غذاے لطیف و میوہ پاکیزہ اُسکو کھلاتے رہے جب وہ برس تمام ہو سب نے ظریف سے کہا کہ چل وعدہ پورا کر اُس نے کہا بہت اچھا اس شہر کے تمام باشندے میرے ساتھ چلین اور تماشا دیکھین وہ سب ملکر زیر کوہ جا پہونچے مرد ظریف پہاڑ کے نیچے پشت خمیدہ کرکے کھڑا ہو رہا اور کہا کہ اب تم لوگ یکبارگی زور کرکے اس پہاڑ کو میری پیٹھ پر رکھدو پھر مین اسکو دور لیجا کر جہان بتاؤ وہان پٹکدون غوریون نے کہا کہ تو کچھ دیوانہ ہوا ہی یہ کام ہماری طاقت و مقدور سے باہر ہی اُسنے جواب دیا کہ تم سبکے سب دیوانے ہوگئے ہو بھلا ہزارون آدمی جمع ہین اور اس پہاڑ کو اُٹھا نہین سکتے پھر مین اکیلا کس طرح اُٹھا لونگا اہل شہر یہ بات سُنکر نہایت پشیمان ہوے اور ظریف نے اپنا راستہ لیا لطیفہ کسی شخص کا ایک غلام تھا ہر روز پانی بھرتے بھرتے تھک جاتا ایک دن شام کو آقا نے پوچھا کہ ای غلام تو اپنا حال اور میرا حال کیسا پاتا ہی اُس نے جواب دیا کہ اس گھر مین سب سے زیادہ دو شخص کمبخت ہین ایک مین دوسرا تو مالک نے کہا اسکی دلیل کیا ہی اُس نے جواب دیا کہ رات بھر تجھے انکی روٹی کی فکر ہی اور دن بھر مجھے انکے پانی کی مگر انکو میرا تیرا کچھ رنج نہین اور بالکل احسان نہین مانتے بلکہ دونون کو اپنا خدمتگار شمار کرتے ہین صاحب نے کہا واللہ تو سچ کہتا ہی اور غلام کو آزاد کردیا لطیفہ ایک چور نے کسی کا جامہ چرایا اور بازار مین دلال کے حوالے کیا کہ اسکو فروخت کرے دوسرا چور دلال کے پاس سے وہ کپڑا چرا لے گیا یہ چور خالی ہاتھ یارون کے پاس آیا اُنھون نے پوچھا کہ وہ جامہ کس

قیمت کو فروخت کیا اُسنے جواب دیا کہ جس قیمت کو لیا تھا لطیفہ ایک شخص بحال تباہ سکندر کی دربار مین حاضر ہوا
اور اپنا مطلب بکمال فصاحت وبلاغت سے ادا کیا سکندر نے فرمایا کہ جسطرح تیرا مافی الضمیر کلمات دلپذیر سے آراستہ
ہی اسیطرح اگر ظاہر بھی لباس پُرتکلف سے پیراستہ ہو تو بہت عمدہ بات ہی اُسنے عرض کی کہ خوبی تقریر مین مجھکو دسترس
ہی اور پوشاک نفیس عطا فرمانے کو بادشاہ بس ہی یہ کلمہ ذوالقرنین کو پسند آیا اور خلعت گران بہا مع زرنقد عطا فرمایا
لطیفہ کسی شخص نے لپنے غلام سے انگور منگائے وہ بازار گیا اور بہت دیر مین آیا مالک اُسپر غصہ ہوا اور کہا کہ
جسوقت مین تجھے ایک کام کو بھیجون لازم ہی کہ چند کام سرانجام دیکر جلد آجایا کر غرض کچھ دنو نمین آقا بیمار ہوا
اور غلام سے کہا کہ کسی طبیب کو بلا لا غلام گیا اور چند شخصو نکو جھٹ پٹ اپنے ہمراہ لاکر حاضر کر دیا جسدم صاحب
نے پوچھا کہ اتنے آدمی کسواسطے آئے ہین کہا کہ ای خواجہ اُس روز کی تیری نصیحت مجھے خوب یاد ہی تو نے فرمایا تھا
کہ مین ایک کام کا حکم دون تو جلدی جلدی کئی کام کر لیا کر لہذا مین نے تیرے حکم کے موافق اس فرصت قلیل
مین اتنے کام کیے ہین یعنے طبیب کو لایا کہ تیرا علاج کرے دواساز کو لایا کہ تجھے دوا پلائے مطرب کو لایا کہ صحت
ہو تو نغمہ سرائی کرے غسّال کو لایا کہ مرجاے تو تجھے غسل دے شاعر کو لایا کہ تیرا مرثیہ بناکر تاریخ وفات کہے گورکن
کو لایا کہ تیری قبر تیار کرے اور حافظ کو لایا کہ تیرے جنازے کی نماز پڑھائے اور گور پر قرآن ختم کرے لطیفہ
ایک امیر دولتمند نے حین حیات مین اپنے واسطے مقبرہ بنوایا معمارون نے ایک برس کے عرصہ مین تعمیر کر دیا جب
تیار ہوچکا تو اُس امیر نے معمارون کے اُستاد سے پوچھا کہ اب اس عمارت مین اور کیا چاہیے اُسنے کہا صرف ایک
آپکا جسم شریف اور زیادہ کچھ نہین لطیفہ ایک جوان عورت نے کسی بوڑھیا کو کوزہ پشت دیکھکر کہا کہ بڑی بی
یہ کمان کتنی قیمت مین فروخت کرتی ہو اُسنے ایک ٹھنڈی سانس بھرکر جواب دیا کہ بیٹی جب تو میرے برابر ہو جائیگی
تو اُسوقت ایسی کمان تجکو بھی مفت مل رہے گی کچھ قیمت دینے کی حاجت نہ پڑے گی لطیفہ دہقانون کی ایک
جماعت بادشاہ کے حضور مین کسی عامل ظالم کی فریاد لائی بادشاہ نے فرمایا کہ عالمو نمین اُسکے برابر کوئی شخص
عادل اور راستگو نہین ہی سر سے پانون تک اُسکے تمام اعضا مین عدل وانصاف بھرا ہی ان دہقانو نمین ایک
ظریف بھی حاضر تھا اُسنے جواب دیا کہ ای بادشاہ جو اُسکے تمام اعضا مین عدل وانصاف بھرا ہی تو ہر ایک عضو اُسکا
ایک ایک ملک مین جدا جدا بھیجدے کہ یکسر ملک تیرا عدل سے معمور ہو جاے بادشاہ نے تبسم فرمایا اور اس عامل کو معزول
کیا لطیفہ ایک ظریف کو کسی گناہ مین ماخوذ کرکے بادشاہ کی خدمت مین لائے ثبوت جرم کے بعد بادشاہ نے
حکم صادر فرمایا کہ اسکی ناک مین سوراخ کرو ظریف نے کہا کہ واللہ میری ناک مین دو سوراخ ہین اور یہ بخوبی مجھے
کفایت کرتے ہین تیسرے سوراخ کی حاجت نہین بادشاہ کو بے اختیار ہنسی آئی اور اُسے چھوڑ دیا لطیفہ ایک بڑے
عالم فاضل کہین چلے جاتے تھے اثناے راہ مین ایک شخص کوٹھے سے گرا اور حضرت کی گردن پر آپڑا وہ تو خیر سے اُٹھ کھڑا

ہوا مگر انکو نہایت صدمہ پہونچا کئی روز تک بستر پر پڑے رہے لوگ عیادت کیواسطے حاضر ہوے اور عرض کی کہ مولانا
حال کیسا ہی آپنے فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ گرے کوئی اور گردن ٹوٹے ہماری لطیفہ ایک غوری کا گدھا
چور چرا لے گئے اُسکو جب خبر ہوئی سجدۂ شکر ادا کیا لوگون نے کہا کہ ای غوری یہ کیا سجدۂ شکر کا مقام ہی اُسنے جواب دیا کہ
خدانخواستہ اگر مین اسوقت سوار ہوتا تو مجکو بھی چور لیجاتے خیر گدھا گیا تو جانے دو مین بچ رہا یہی غنیمت ہی لطیفہ ایک بادشاہ
نے دشمن پر فتح پائی اور اُسے قید کرلیا پھر ازراہِ عتاب فرمایا کہ اب تیرا کیا حال ہوا اور مین تیرے حق مین کیا کرون
اُسنے جواب دیا کہ خدا جس چیز کو دوست رکھتا ہو وہ عفو ہی اور تو جس چیز کو دوست رکھتا ہو وہ ظفر ہی جبکہ حضرتِ
پروردگار نے وہ ظفر کہ جسکو تو دوست رکھتا ہی تجھے ارزانی فرمائی پس وہ عفو کہ خدا جسکو دوست رکھتا ہی
تو بجا لا کہ اُسکے شکر سے ادا ہو بادشاہ کو رحم آیا اور اسکو رہا فرمایا لطیفہ شاہجہان بادشاہ کے زمانہ مین ایک
شخص بڑے علامہ عصر تھے ہمیشہ خلوت مین رہا کرتے ہرچند بادشاہ نے کئی بار طلب فرمایا مگر وہ کبھی تشریف نہ لائے
لوگون نے عرض کی حضور یہ شخص نہایت مغرور معلوم ہوتا ہی آپنے چندمرتبہ یاد فرمایا اور وہ حاضر نہوا بادشاہ
نے کہا ہم خود اُسکی ملاقات کے واسطے چلتے ہین دیکھین کہ فی الحقیقت متکبر ہی یا نہین شاید کہ حاضر نہ ہونیکی
کوئی دوسری وجہ معلوم ہو غرض بادشاہ جب وہان گیا کیا دیکھتا ہی کہ آپ دیوار سے تکیہ کیے ہوے پانون
پھیلائے کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہین شاہجہان دو ساعت تک برابر بیٹھا رہا مگر وہ متوجہ نہوے اور کچھ
خیال نہ کیا بادشاہ نے دل مین سوچا کہ اسکو بیشک بڑا غرور ہی پھر براہ طنز کہا کہ حضرت آپنے پانون کب سے
لمبے کیے ہین جواب دیا کہ جب سے اہل دنیا کی جانب سے ہاتھ کوتاہ کیا ہی پانون دراز کرنے کا خوب موقع ہاتھ آیا بادشاہ
دلمین نہایت پشیمان ہوا اور بالیقین سمجھ گیا کہ یہ صاحب فی الحقیقت صاحبِ فضل و کمال ہین۔ خلاصہ یہ ہی کہ شہزادہ
خرد پرور کی تعلیم و تربیت کو اسیطرح چھ مہینے گذر گئے اُسروز دانشمند ہوشیار یعنی فرزانہ روزگار نے فرمایا کہ ای عزیز تم تمام و کمال
پڑھ چکے ہو کہ ایک من علم را دہ من عقل باید + اس مثل پر ہر دم خیال رکھنا اور کبھی فراموش نہ کرنا کل کے روز امتحان
درپیش ہی بادشاہ ذیجاہ یا ارالکین سلطنت جو سوال کرین اُسکا جواب معقول بہت غور و تامل سے ادا کرنا جو جو تمھین
یاد ہی ہم اُسکا موقع بھی سکھا چکے ہین ایسا نہو کہ عین وقت پر مطالب و مقاصد وغیرہ بیان کرنے مین کوتاہی
واقع ہو اور ہمنے آجتک تمھین جسقدر تعلیم کی ہی اُسکو ہمارے سامنے پھر تمام و کمال بیان کرو اگر خوب یاد ہی تو ہم تحسین و
آفرین کرینگے اور جو کچھ کسر رہگئی ہوگی تو وہ آج ہی نکل جائیگی شہزادہ نے دست بستہ عرض کی کہ اس کمترین کو
روز اول سے امتحان کی فکر ہر دم رہتی ہی اور جو کچھ آپنے تعلیم فرمائی ہی وہ مجملاً تو اب سن لیجیے اور مفصل
حضور شاہی مین گذارش کرونگا اُسوقت حاضرین دربار تحسین و آفرین فرمائین تو آپکا دل خوش اور خاکسار کی
قدر و منزلت زیادہ ہو یہ کہکر اول سے آخر تک جو کچھ پڑھا تھا فرفر زبانی سُنا دیا اور کہا کہ ای بہترین پدر

اگر بادشاہ کو بھی اسیطرح سُنایا تو مطلق کارآمد نہین بلکہ جو سوال کیا جائے اُسکے جواب مین حسبِ گفتگو کا موقع ہو داخل کرنی ضرور ہی اسواسطے کہ اگر وہ کوئی بات پوچھین اور مین عبارت پڑھنی شروع کردون تو بہت نازیبا ہی یعنے بادشاہ فرمائیگا کہ بغیر سمجھے طوطے کی طرح یاد کرلیا ہی حضرت کی نارضامندی کا موجب ہوگا اہل محفل خندہ زنی کرینگے اور کہینگے کہ سوال دیگر جواب دیگر ✤ اگر حضرت کی توجہ باطن اور عنایت بے نہایت شامل حال ہی تو میرے امتحان کا بھی کل امتحان ہو جائیگا فرزانۂ روزگار بہت خوش ہوا اور فرمایا فردم حبا ای عندلیب خوش نوا ✤ فارغم کردی زقید ماسوا ✤ جسوقت روزِ دوم خسرو خاور نے سریر فلک چہارم پر جلوس فرمایا بادشاہِ گیتی پناہ نے دربارِ عام آراستہ کیا علمائے کرام وحکمائے عظام حاضر ہوے وزیر باتدبیر اپنے اپنے قرینے سے ایستادہ تھے اتنے مین سلطان والاشان وزیر اعظم کی طرف مخاطب ہوا اور ارشاد کیا کہ ای شعور سخن رس آج فرزانۂ روزگار کی خدمت مین جا اور ہماری طرف سے بعد سلام شوق کے عرض کر کہ اگر مرضئ مبارک ہو تو آپ تشریف آوری سے اہل دربار کو ممتاز و سرفراز فرمائیے اور خرد پرور کو بھی ہمراہ لائیے وزیر اعظم یہ حکم سُنتے ہی فوراً درسگاہِ خرد پرور مین جا پہونچا اور نیاز حاصل کر کے پیغام بادشاہی سُنایا فرزانۂ روزگار نے کہا بہتر ہی اور اُسیوقت مع شہزادہ خرد پرور دربار بادشاہی مین تشریف لائے

امتحانِ اول

مؤلف

ہوئی مدت فراموشی کہاں تک
ہمین دس بار چاہے آزمالے
ہماری یاد سے کیون بے خبر ہی
یہ کیا اک امتحان مد نظر ہی

جسدم فرزانۂ روزگار بارگاہ شہریار مین داخل ہوا بادشاہِ دانش پناہ کمال تعظیم و تکریم سے پیش آیا شہزادۂ خرد پرور آداب تمام سے آداب بجا لایا فوراً دو کرسیان جواہر نگار موجود ہوئین اُستاد شاگرد بیٹھے اول بادشاہ نے فرمایا کہ ای خرد پرور تم نے آج تک کیا کیا پڑھا ہی پہلے بیان کرو پھر ہم تمھارے پڑھے ہوے مین کچھ سوال کرین شہزادہ نے عرض کی کہ جناب عالی فدوی نے بحث حروف تہجی اور ضرب الامثل اور پندِ حکما اور لطائفِ کلام وغیرہ سے فرصت حاصل کی گر اب حضور کی خاطر اقدس مین اس مضمون کا جو سوال گذرے بلا تامل ارشاد کرین اور ہرگز یہ خیال نہ فرمائین کہ اس ہیچمدان کے دائرہ حیثیت سے خارج ہی بندہ حتے الوسع اپنی فہم ناقص کے موافق اسکا جواب دیگا عقل مجسم یہ تقریر سنکر حیران رہ گیا اہل دربار کو نہایت تعجب ہوا کہ آج پہلا ہی امتحان ہی مگر شہزادہ کی جولانی گفتگو اور شوخی تقریر یہ بات بخوبی ثابت کر رہی ہی کہ درجۂ تکمیل حاصل ہو چکا الحاصل بادشاہ نے فرمایا کہ قرینۂ قیاس سے ایسا پایا جاتا ہی کہ شاید

کتاب بینی کا بیان

اسی عرصہ قلیل مین کتب درسیہ کے عبور کی نوبت گذر گئی شہزادہ نے کہا کہ جناب عالی کمترین کا طریقہ تعلیم و تعلم جداگانہ ہو اگرچہ اشراقین کا زمانہ گذر گیا اب فی زماننا علم کا مدار کتاب پر ہو اور ظاہر ہو کہ عموماً کتابون کی دو قسمین ہین ایک درسی دوسری غیر درسی درسی اُن کتابون سے عبارت ہو جو کسی وقت مین درجہ معین تک اُستاد سے پڑھنے کے واسطے ایک گروہ کی رائے سے خاص ہون اور غیر درسی اُن کتابون سے جو ان قیدون سے آزاد ہین مگر یہ امر مسلم ہو کہ صرف درسیہ کے عبور سے تکمیل حاصل نہین ہو سکتی بلکہ اس سے یہی غرض ہو کہ طالب کو حل مطالب کی استعداد پیدا ہو اور عموماً کتاب بینی سے تکمیل حاصل کرے اسواسطے کہ علم دریاے ناپیداکنار ہو اور عمر بہت قلیل علاوہ ازین کتب درسیہ بہت کم ہین طبائع مختلف اور تالیفات و تصنیفات کثیر اور ہر زمانہ مین درسیہ کے انتخاب مین تغیر و تبدل واقع ہوتا ہو اور ہمیشہ مختلف ممالک مین مختلف درس جاری رہتے ہین پس یہ تغیرات و اختلافات صاف ناطق ہین کہ درسیہ کے انتخاب مین کتابون کا انحصار دشوار ہو اور جب یہ امر ثابت ہوا تو کمترین کا قول صادق آگیا کہ صرف درسیہ کے عبور سے تکمیل ناممکن ہو اور اس حالت مین کتاب بینی کی ضرورت معلوم ہوتی ہو واقع مین کتاب بینی ایسی چیز ہو کہ انسان کے دماغ کو روشن عقل کو جلا دل کو آئینہ کر دیتی ہو اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر کیا کرے اور زمین و آسمان کے قلابے ملایا کرے اور اگلے پچھلے حالات دیکھا کرے تو کوئی حکیم یہ کہ نہین سکتا کہ سواے کتاب بینی کے اُسکے لیے دوسرا نسخہ بھی ہو سابق مین اگرچہ مصنفین و مؤلفین زیادہ گذرے مگر عام لوگون کو کتابین بہت کم میسر ہوتی تھین اب چھاپے نے ایسی راہ نکالدی ہو کہ ہر قسم کی کمیاب و نایاب کتابین دیکھنے مین آتی ہین مگر ناظرین کے دلون پر ہر دم یہی قلق رہتا ہو کہ اجل سر پر کھڑی ہو فرصت کو بقا نہین وقت کا قیام غیر ممکن ہو اور موت کا کچھ علاج نہین فرد غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہو منادی + گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی + اُس دم ایک حکیم دانا نے کہ دربار شاہی مین حاضر تھا خرد پرور کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ شہزادہ عالم کی عمر دراز ہو اگر بار خاطر نہ گذرے تو مین بھی ایک سوال دریافت کرون شہزادہ نے جواب دیا کہ خاص کچھ تم پر منحصر نہین بلکہ ہر شخص کو اجازت ہو کہ جسکو میری تقریر مین جاے گفتگو ہو بیشک خاموش نہ رہے اگر تمھین کچھ تحقیق کرنا ہو تو بسم اللہ اُس حکیم دانا نے کہا کہ مطالعہ کتب سے کیا منافع متصور ہین اور عقل کیونکر ترقی حاصل کرتی ہو اور آخر کار اسکا نتیجہ کیا پیدا ہوتا ہو شہزادہ خرد پرور ادھر مخاطب ہوا اور کہا کہ اے حکیم فہیم اسکی کیفیت مجھسے سُن لے تعلیم ضروری کارروائی کے لائق بہت جلد آسکتی ہو اور اپنی زبان کا لکھنا پڑھنا تو کچھ دشوار نہین اطفال خرد سال ایک برس مین بخوبی حاصل کر سکتے ہین معلم چاہیے اور ہوش و حواس جبکہ ایک برس کی تعلیم مین اپنی زبان کا لکھنا پڑھنا آگیا تو اوقات عزیز کو علوم مفیدہ کی تحصیل مین صرف کرنا چاہیے لیکن ہر قوم کو لازم ہو کہ تمام علوم کو اپنی زبان مین ترجمہ کرے جس طرح انگریزون نے بہ کمال کوشش تمام زبانون کے

علوم ترجمہ کرکے اپنی زبانین بھر دیے اور جو اکثر کتابین اصل مقصد سے گمراہ کر دیتی ہین اور بالعوض فائدے کے نقصان حاصل ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یا تو وہ کتابین خود حقیقت حال نہین سکھا سکتین یا سیکھنے والا کتابین خوب اور معلم مرغوب بہم نہین پہونچا تا بہرحال ضرور ہی کہ کتب مفیدہ کی سیر کرین اور علوم بہبودی خلائق کی تحصیل مین مصروف ہون ورنہ جیسا طریقہ تعلیم ایک مدت سے عوام الناس مین جاری ہی اگر اسیطرح قیامت تک جاری رہیگا تو کچھ بھی حصول نہ ہوگا اور حکمائے یونان و انگلستان کا حال اور اُنکی ایجادونکا بیان اور اُن کی تصنیفات کا مضمون مطالعہ کرنے اور اپنی عقل پر زور دینے سے ترقی عقل حاصل ہوتی ہی اور یہ بات تو آج کل تمام دنیا کے لوگ جانتے ہین کہ اسوقت ملکی ترقی اور تعلیم و تربیت وغیرہ مین انگلستان کے مقابل کوئی ملک نہین ہی بلکہ تمام دنیا کی ترقی اور ترغیب تعلیم و تربیت کے وقت انگلستان ہی کی نظیر پیش کی جاتی ہی اور اُس کی علمی روشنی کی چمک اور عقلی نور کا پرتو ایک عالم مین پھیل رہا ہی اُس ملک دلاویز کا ایک نہایت لائق دفائق حکیم فہیم کہ سررشتۂ تعلیم انگلستان جسکی ذات گرامی سے متعلق ہوا اور ایسے شائستہ و تربیت یافتہ ملک مین اُسکی رائے عالی سے ترقی تعلیم کی نگرانی کا کام لیا جائے اور جسکے کلام واجب التسلیم کو بڑے بڑے خوش تدبیر لوگ کمال درجہ قابل اعتبار سمجھین جس صورت مین اُسکا یہ قول ہو تو غیر ملکون کے باشندے کہ جو ہنوز خواب غفلت سے مست و مدہوش ہین اُنکا احوال کسقدر قابل عبرت ہی وہ قول یہ ہی کہ مین انگلستان کی جہالت سے نہایت سخت لڑائی لڑ رہا ہون اور اس دشمن سخت سے از بس خائف و ترسان ہون اور جسقدر اُسکی طاقت کا حال مجکو معلوم ہوتا جاتا ہی اُسی قدر اُسکا خیال کرتا ہون ملک کی جہالت درحقیقت ایک نہایت خوفناک اور ایسا زبردست دشمن ہی کہ جس سے سلطنت اور رعایا دونون کو خطر عظیم ہی پس جہانتک ہمکو اُسکی شکست دینے کے سامان دستیاب ہوسکین فراہم کرکے اُسکا مقابلہ کرین ہمکو ابھی تک اس دشمن جان کے مقابلہ مین ہرگز چین نہین اور ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہی پس مقام غور ہی کہ ایسا مستعد اور ہوشیار شخص جہالت انگلستان کے مقابلہ مین فتحیاب ہونا نہایت مشکل کام خیال کرتا ہی اور باوجود اس بات کے کہ انگلستان کے باشندون نے جہالت کی جڑ کاٹ دی ہی اور اس دشمن سخت کی کمر توڑ دی ہی مگر پھر بھی وہ جہالت کی اس شکستہ اور نہایت ضعیف حالت کو ایک خطرناک اور قوی دشمن سمجھکر نہایت انصاف اور کمال انسانیت سے اُسکی بُرائی دفع کرنے مین کوشش کرتے ہین اور ہرچند کہ بہت کچھ فتح پا چکے ہین مگر اپنی فتحمندی کا مطلق دعوے نہین کرتے اس صورت مین وہ ملک نہایت قابل افسوس ہی کہ جہان ابتک ترقی تعلیم کیا معنی بلکہ آغاز تعلیم بھی جیسا کہ چاہیے ویسا نہین ہی اور زعم باطل نے اسقدر گھیر لیا ہی کہ گویا ہمین سب کچھ آتا ہی اور ہم اعلے درجہ کے ترقی یافتہ ہین مگر اسطرف ذرا بھی توجہ مصروف نہین

کرتے اور جہالت کو اپنا یارِ غار اور مونسِ غمگسار تصور کرتے ہین فرد بعد مردن دُور اگر ہمسے جہالت ہو
تو ہو ٭ غسل میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو ٭ اِس سے صاف ظاہر ہو کہ جب اور کہین اُس جہالت
کا قابو نہ چلے گا تو اس ملک کو اپنا دار السلطنت قرار دیگی اور جاہل قوم کہ جسکو جہالت کی رعیت فرض کرنا چاہیے
کبھی اپنے آقا کی خیر خواہی سے انحراف نہ کریگی اس عالم مین اُس ملک کے بادشاہ وقت پر فرض ہو کہ اُسکو اپنا
غنیم تصور کرکے بر سرِ جنگ آمادہ ہو اور اس دشمن کو حتی المقدور زندہ نچھوڑے ورنہ بقول سعدی شیرازی دو پادشاہ
در اقلیمے نہ گنجند ٭ اسکے عہدِ سلطنت پر خواہی نخواہی زوال آجائیگا اور یہ دشمن قوی کہ جو ہر دم و ہر لحظہ
اپنی گھات مین ہو تخت فرمانروائی کو غصب اور تمام ملک کو تہ و بالا کردیگا اس نظر سے باشندوں پر واجب ہو کہ اپنے
ملک کی حمایت اور طرفداری مین سر مو کوتاہی نہ کرکے دوست اور دشمن مین اصلی تمیز پیدا کرین اور اس دشمن سے مقابلہ
کرنیکے لیے علم و ہنر کے ہتھیار و نسے زیادہ بہتر فتحیابی کا دوسرا سامان نہین مگر صرف تعلیم و تعلم پر اکتفا نکرکے زور و طاقت
سے بھی بمقابلہ پیش آئین اسلیے کہ قوائے باطن کی ریاضت سے عقل درجہ اعلی پر پہونچتی ہو اور اعضائے جسمانی کی مشقت
سے جسم کو قوت اور ترقی نصیب ہوتی ہو پس جسقدر کہ جسم تندرست ہوگا اسقدر عقل بھی سلیم ہوگی اس سے بخوبی ثابت
ہو گیا کہ ریاضتِ جسمانی بھی اکتسابِ علوم کے ساتھ لازم و ملزوم ہو جبتک کہ انسانکو علم حاصل نہین ہوتا اندھون
کی جماعت مین شمار کیا جاتا ہو پس جسکو تھوڑی سی بھی عقل ہوگی وہ کبھی پسند نہ کریگا کہ سب لوگ عجیب و غریب
تماشے ملاحظہ کرین اور وہ آنکھین بند کیے بیٹھا رہے بلکہ یہان وہی مثل صادق ہوگی کہ اندھا مانگے دو آنکھین ٭
مگر جو کور مادر زاد ہین اُنکو معذور رکھنا چاہیے لیکن علم وہ کحل الجواہر بینائی ہو کہ چشم بصیرت مین لگانا گویا کہ ازل سے
ابد تک کی حقیقت آنکھو نسے دیکھ لینی ہو اور نتیجہ اسکا یہ انتہا یعنی اپنی کیفیت اور اپنے وجود و عدم کی ماہیت
اور اپنا باعث تولید کہ ہم دنیا مین کسواسطے پیدا ہوے اور کہانسے آئے ہین کدھر جائینگے بخوبی ظاہر
ہو جاتا ہو جسکو یہ بات معلوم نہوا اسکا وجود و عدم برابر ہو جس طرح حیوانات بے تمیز دنیا کی صورت دیکھ دیکھ کر
چلے گئے اور یہ نہ سمجھے کہ ہم کیا چیز ہین اور دنیا کیا شے ہو وہ گویا ایک مچھر سے بھی زیادہ ناچیز اور بے حیثیت ہین

	فرد	
در بہاران زاد و مرگش در دے است		پشہ کے داند کہ این باغ از کے است

اسی اثنا مین ایک دُر عالم دانشمند نے سوال کیا کہ اے دُرۃ التاجِ سلطنت و اے قرۃ العین خلافت
آپنے جو کچھ زبان مبارک سے فرمایا بہت درست ہو اس مین کسیکو جائے دم زدن نہین مگر یہ فرمائیے کہ عقل
کسکو کہتے ہین اور وقت پر اسکو کسطرح کام مین لانا چاہیے شہزادہ نے کہا عقل وہ جوہر لطیف ہو کہ منزل مقصود کیلیے
اس سے بہتر کوئی رہنما نہین ملسکتا اور عقل وہ جوہر لطیف ہو کہ جسکے سبب انسان کو شرف المخلوقات کا لقب عطا ہوا

اور عقل وہ جوہر لطیف ہی کہ جسکے سبب سے زمین و آسمان کا حال دریافت ہو سکتا ہی اور عقل وہ جوہر لطیف ہی
کہ انسان جسکے باعث اپنی موت و حیات کا انتظام بخوبی کر سکتا ہی اور عقل وہ جوہر لطیف ہی کہ جسم کی زندگانی روح پر
منحصر ہی اور بقاے روحانی اسکے ذریعے سے قائم رہ سکتی ہی اور عقل وہ جوہر لطیف ہی جسکو اصل الاصول کل جوہرون
کا قرار دینا چاہیے ای مرد دانشمند عقل انسانی اگرچہ ایک جوہر فرد ہی مگر اختلاف ظہور کے اعتبار سے دو قسم پر
منقسم ہی قسم اول عقل معاد قسم دوم عقل معاش پس **عقل** معاد وہ ہی کہ مرجانے کے بعد اُسکا ثمرہ حاصل ہو اور
عقل معاش وہ ہی کہ جو بحین حیات اس دنیا مین کام آئے ان دونو نکا مرکب نتیجہ یہ ہی کہ انسان اپنی اور وفات
عزیز کا پابند رہے اور دنیا کو اپنا مدرسۂ تعلیم خیال کر کے معلم عقل سے قیاس اور تجربہ کا وہ درس لینا لازم ہی کہ جو زندگی
اور مرگ دونون حالت مین نہایت مرتبہ کارآمد اور کمال درجہ مفید ہو **فرد** وہ بات کیجیے کہ رہے یادگار کچھ +
دو دن کی زندگی کا نہین اعتبار کچھ + مگر ایسے لوگ بہت کم ہین جو اپنی زندگی کے طور طریقے اور اُن کامون سے
کہ جو اُنکو اپنی عمر کے ایک حصہ مین کرنے چاہیین واقف ہون حیف تو یہ ہی کہ ہم لوگ ہر روز دیکھتے ہین کہ صبح ہوتی
ہی اور پھر وقت گذرتے گذرتے شام ہو جاتی ہی اور اسی طرح زمانہ گذرتا چلا جاتا ہی مگر اس انقلاب سے بھی کہ جسکے
معائنہ سے سراسر ناپائداری و بے ثباتی ہماری زندگانی کی نمایان ہی ہماری آنکھو نکا پردہ نہین اُٹھتا بلکہ
ہم لوگون کے دلون مین یہ بات سمائی ہوئی ہی کہ ہمکو اپنی زندگی مین یہی تھوڑے سے کام کرنے ہین کہ کھانا
کھایا پانی پیا اور پاؤن پھیلا کر سو رہے ہس کوتہ اندیشی کا نتیجہ آخر کار یہ ہی کہ ہم لوگونکو یہ بھی اچھی طرح میسر نہین ہوتا
جانورون وغیرہ کی طرح جنگل ناپتے اور خاک چھانتے پھرتے ہین **فرد** اب خاک کے ہین ڈھیر تو کیا اس خرابے
مین + پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اُڑا چکے + اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے دو عمدہ جوہر ایک شہوت دوم
عقل انسان کی ذات مین پیدا کیے ہین اور ان دونونکی ترکیب سے خمیر اس طرفہ معجون کا بنایا اسی لیے فرشتون
سے کہ جنکو شہوت سے محروم اور جانورون سے کہ جنکو عقل سے بے بہرہ پیدا کیا انسان کی خلقت اکمل و
افضل ہی اگر آدمی عقل کو شہوت کا تابع کرے اور حیوانات کی طرح حلیۂ عقل و دانش سے معرا ہو کر شہوت پرستی
اختیار کرے جانور سے بدتر اور گدھے سے بڑھکر ہی اور جو شہوت کو عقل کا فرمانبردار بنائے اور نفس ناطقہ کی
تکمیل اور محاسن اخلاق اور خوبیون اور نیکیون کے حاصل کرنے مین کوشش بلیغ کرے پس فرشتون مین مل گیا
دنیا مین اُسکو ہر طرح کی نعمتین حاصل اور عقبی مین ہمیشہ کے لیے نجات ہی اس بات سے معلوم ہوا کہ نفس ناطقہ کی تکمیل
اور روشنائی علم حاصل کر کے تاریکی جہالت کو دور کرنا آدمی پر بڑا بھاری فرض ہی کیونکہ بدون حصول علم کے
انسانیت نصیب ہونی غیر ممکن اور بغیر دور کرنے تاریکی جہالت کے آدمیت حاصل کرنی دشوار بلکہ محال ہی
اقبال و دولت سلطنت اور جملہ مراتب درجہ اعلے تابع علم کے ہین جس قوم کو علم حاصل ہوا اُسکے اقبال کا ستارہ چمکا

دیکھو ہر قوم اپنے تحصیل علوم پر نازان ہی چنانچہ یونان والے اپنے علم پر فخر کرتے ہین کہ سب سے پہلے ہم نے علم کی بدولت ہفت اقلیم کو زیرنگین کیا ہندوستان والے کہتے ہین کہ ہمارا علم سب سے قدیم ہی چنانچہ صوبۂ بہار کسی زمانہ مین تمام دنیا کے علوم وفنون کا مخزن تھا عرب والے ناز کرتے ہین کہ علم کے ذریعے سے فتوحات کے وسیع میدانون مین پہلے ہمارا جھنڈا سربلند ہوا مصر والے دعوی کرتے ہین کہ ہم نے یونانیون سے پہلے علوم وفنون کی مددگاری سے ہرطرح کی کامیابی حاصل کی اور ہر قوم کے پاس اپنی وجہ ثبوت کی ہزارہا دلیلین موجود ہین استنے مین اور ایک شخص نے عرض کی کہ اے شہزادۂ بلند اقبال ان دونون عقلون کا جداگانہ بیان فرمایئے کہ عوام الناس بھی استفادہ حاصل کین شہزادہ نے کہا کہ **عقل معاد** کی یہ حقیقت ہی کہ اُسکے ذریعے سے انسان اپنے معبود حقیقی کی شناخت مین کمال حاصل کر لیتا ہے اور ریاضت وعبادت اور زہد وتقویٰ اور دینداری وپرہیزگاری کا پابند ہو جاتا ہے دنیا کی طرف اصلا راغب نہین ہوتا اگرچہ ہر چیز کی صنعت وقدرت کاری صناع حقیقی کی ذات والاصفات کا بخوبی اثبات کر رہی ہے مگر انسان کو تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب سے وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہی کہ ہر دم جمال معنوی کا نظارہ دیدۂ دل کے پیش نظر رہتا ہے اور موحد خدا پرست کے لقب سے ملقب ہوتا ہی جس مین یہ عقل نہین ہوتی وہ نصف انسان نصف خر ہے مثلاً فرض کرو کہ دو شخصون مین ایک خدا کو مانتا ہی اور دوسرا منکر ہی پس جو شخص خدا کا قائل ہوگا وہ بہرصورت بہتر رہے گا اس دلیل سے کہ اگر بعد مرگ خدا سے سروکار نہوا تو اسکا کچھ نقصان نہین اور بالفرض اگر خدا کوئی چیز ہے تو مرجانے کے بعد روح منکر کو عذاب دائمی ہے اور دوسرا کوئی بچانیوالا زبردست نہین جو اُسوقت کام آئے خداپرست ہی کہ نہ دور تسلسل اُسکو نقصان پہونچا سکتا ہی نہ تناسخ مشرب اُسکی رُوئیدگی مین خلل پیدا کر سکتی ہے اتنے مین ایک اور شخص بولا اگر خدا ہو تو خداپرست نے خوفِ بیفائدہ وامید موہوم مین اپنی زندگی برباد کی اور کل کے وعدون پر آج کی لذتون سے بھی محروم رہا شہزادہ نے جواب دیا کہ جو شخص لذت دنیاوی پر فریفتہ ہوا اُسکو پورا گدھا قرار دینا چاہیئے کہ وہ عقل معاش سے بھی بے بہرہ ہے جسکے تجربہ سے دنیا کی نعمتون کا بے بقا ہونا اور گردش روزگار کا انقلاب بوجہ احسن ثابت ہو جاتا ہے یعنی نعمت دنیاوی پائدار نہین اور ناپائدار چیزون کو ہرگز کوئی عقلمند پسند نہ کرے گا بلکہ ہمیشہ راحت دائمی کی طلب مین ہمہ تن مصروف سرگرم رہیگا

فرد

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے ‖ پر چاہیئے کہ تجھکو تگ و دو لگی رہے

جب اسکے جواب سے فارغ ہوا پھر سائل اول کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے مرد دانشمند تمام عالم مین محققون نے ایک ہزار مذہب کے قریب شمار کیے اور اُنکے ماتحت فرقے بیشمار ہین لیکن عموماً مذہب معقول ومنقول کی تفریق بطور کلیات اسطرح خیال کی گئی ہے کہ مذاہب معقول مین چھ گروہ ہین **اوّل** سوفسطائیہ اس مذہب والے

جملہ موجودات عالم کو خیالی جانتے ہین اور وجود محسوسات و معقولات کے قائل نہین دوم طبعیہ ان کا اعتقاد
یہ ہے کہ جو شے محسوس ہوتی ہے وہ موجود ہے سوا اسکے غیر محسوس کوئی شے وجود نہین رکھتی انسان و حیوان مثل نباتات
کے پیدا ہوتے ہین اور خشک ہو جاتے ہین قدیم سے اسی وضع پر موجودات عالم کی ساخت ہوتی رہتی ہے اسکی
انتہا ہرگز نہ ہوگی اور سوا اس عالم کے کوئی دوسرا عالم نہین ہو اکثر انمین سے عناصر کی پرستش کرتے ہین وجود
واجب الوجود کو نہین مانتے **سوم** فلاسفۂ دہریہ اس مذہب کے معتقد سوا محسوسات کے عالم معقول کا ہونا بھی تصور
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سواے عقل کے انسان کو کسی نوع بشر کے ذریعے کی احتیاج نہین اور مقصد اُن کا
یہ ہو کہ عقلی دلائل پر کاربند ہونا چاہیئے یہی وسیلہ نجات دو جہانی ہو منقول کی حاجت نہین مگر عاقلون یا پیغمبرونکے
اقوال جہانتک معقول ہین اُنکے ماننے مین کچھ مضائقہ نہین **چہارم** فلاسفۂ الٰہیہ یہ لوگ باوجود اثبات عالم
محسوس و معقول کے انبیا پر بھی ایمان رکھتے ہین اسواسطے کہ انبیا نے محض نظام عالم اور بہبودی مخلوقات کے
لئے شریعت وضع کی اُن کو علم نظامی خاطر خواہ حاصل ہے اثبات احکام و انبیاے حلال و حرام بیان کرنے
کے واسطے تائید من جانب اللہ ہوئی اور عالم ارواح و ملائک و عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ کا جو احوال
اُنھون نے بیان کیا وہ سب امور معقول ہین مگر عوام الناس کے سمجھانے کو اُسکی خیالی اور جسمی صورتین بیان
کرتے ہین اسی طرح قیامت و بہشت و حور و قصور و نہر و میوہ جات وغیرہ کا بیان تالیف قلوب و رغبت کے
لیے کہ اکثر عوام کی طبیعت لذتون کی طرف مائل ہو لہٰذا اس ترغیب سے وہ نیک عمل کرین اور فعل بد کے تارک
ہون علےٰ ہٰذا القیاس دوزخ و حساب و کتاب و منکر نکیر و کراماً کاتبین و عذاب وغیرہ کا بیان خوف
و ہیبت کے واسطے **پنجم** صابیہ یہ لوگ محسوس و معقول اور احکام عقلیہ کے قائل ہین مگر شریعت انبیا کے معتقد
نہین **ششم** یزدانی یہ فرقہ محسوسات و معقولات اور احکام عقلی اہل دین کو مانتا ہو اور اس مذہب والے
کہتے ہین کہ شریعت انبیا عقلی چاہیئے جو نبی آتا ہو وہ نبی اول کا مخالف نہین ہوتا اور خود پسند کی شریعت معتبر
نہین ہو یہی چھہ مذہب معقول کہلاتے ہین اور وہ لوگ جو کہ شریعت نقلی کے قائل ہین مذاہب منقول کے پابند
شمار کیے جاتے ہین یعنی اُنکے بعض اقوال شرعی بظاہر دلائل عقلی کے مخالف معلوم ہوتے ہین یہ لوگ پانچ گروہ
پر منقسم ہین اول ہنود دوم یہودی سوم مجوسی چہارم نصاریٰ پنجم مسلمان یہ پانچون فرقے اس بات کا
دعویٰ کرتے ہین کہ ہماری شریعت خاص حضرت واجب الوجود کی ہدایت سے برحق ہو یعنی کتب آسمانی کے
موافق سب احکام شرعی عقلی و نقلی کو تصور کرتے ہین ہنود برہما کے چار وید کو یہود موسیٰ کے عہد عتیق یعنے
توریت کو مجوس زردشت کی ژند یعنی اصول آتش پرستی کی تحریر کو نصاریٰ عہد جدید یعنی عیسیٰ مسیح کی انجیل کو
اور مسلمان محمد عربی کے قرآن شریف کو اپنا دین و ایمان اور آسمانی کتاب قرار دیتے ہین لیکن جبکہ

مذاہب منقول

منقولات مین سے کسی مذہب کو بنظر غور دیکھتے ہین تو وہ مطلقًا معتقد منقولات نہین ہین اُن مین سے بھی بعضے
باوجود ہندو یا مسلمان یا عیسائی وغیرہ ہونے کے کسی نہ کسی ایک معقول طریقہ کا عقیدہ رکھتے ہین ہر چند
ظاہر مین مذاہب منقول کے شامل رہین اور یہی سبب ہے کہ بہت سے فرقے علٰحدہ علٰحدہ ایک ہی مذہب مین
پائے جا سکتے ہین اور سلسلہ اُنکا ہر قوم مین موجود ہے مثلاً طبیعیہ مذہب والے یعنے محض عناصر کے معتقد
اور واجب الوجود کے منکر ہر ایک مذہب مین موجود ہین مگر پابند شریعت اُنکو بد مذہب و بے ایمان کہتے ہین

مؤلف

پہونچی نظر کسی کی نہ اُس کے جمال پر	ہر خیرہ چشم کھیل رہا ہے خیال پر
ہم ممکن الوجود کے قائل ہین اے نظام	ہے انحصار ہمارے خیالِ محال پر

اے مرد دانشمند عقل معاد کا حال معلوم کیا تو نے اب **عقل معاش** کا بیان سُن کہ دنیا مین ظاہرا دو قسم کے
آدمی ہین ایک وہ کہ جو ذاتی محنت و مشقت سے زر و مال حاصل کرتے ہین دوسرے وہ کہ جو اپنے زر حاصل کو
واہیات مین کھو دیتے ہین جو لوگ سست اور کوتہ اندیش ہین کبھی دنیا مین اپنی ترقی نہین کر سکتے محنت و
کفایت شعاری اور اعتدال مزاجی و دیانت داری سے کم نسبتے کے لوگ اچھے بڑے مرتبے پر ترقی حاصل
کر سکتے ہین اور انسان کے عقل معاش کی کسوٹی یہی ہے کہ وہ دولت و مال کو کس طرح سے حاصل کر کے جمع
کرتا ہے اور کس طور پر اُسکو استعمال اور کام مین لاتا ہے اگرچہ بیشک و شبہہ دولت دنیا اور مال و اسباب کو انسانی
زندگی کا ثمرہ اور حیات بے بدل کا اصل مقصود خیال نہ کرنا چاہیئے لیکن اسکو نفرت سے ترک کرنا
اور یک قلم ہاتھ سے کھونا بھی مناسب نہین اسواسطے کہ دولت و حشمت اور مال و مکنت انسان کے آرام
جسمانی اور بہبودی اجتماع کا ایک نیک ذریعہ ہے حقیقت مین انسان کی اکثر عمدہ خصلتین زر کے استعمال مناسب
سے متعلق ہین مثلاً فیاضی و انصاف اور منفعت غیر کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا اور امانت و دیانت وغیرہ اور اُسکے
مقابل مین بُری خصلتین بھی اسی دولت کے باعث پیدا ہوتی ہین مثلاً طمع و فریب و ظلم و خود غرضی وغیرہ
اور زر کی واجبی تحصیل کا طریق اور استعمال کا حق ادا کرنا کمال عقل معاش کا جوہر دکھاتا ہے یعنے دولت حاصل
کرنے اور خرچ مین لانے اور لین دین اور قرض و وصیت مین حد اعتدال کو ملحوظ رکھنا ہوشیاری و احتیاط کو
ظہور مین لاتا ہے ہر انسان کو لازم ہے کہ آسایش دنیوی کے حاصل کرنے مین واجبی طور سے کوشش کرے
کیونکہ اسی سے وہ فرحت جسمانی اور آسایش بدنی میسر آتی ہے جو انسان کی ترقی فضل و کمال کے لیے ضروری
ہے ہر شخص دولت سے اپنے لواحقون اور متعلقون کی پرورش کا سامان تیار کر سکتا ہے جو لوگ کہ آمد
روزینہ کو طعمۂ شبینہ کرتے ہین اور کچھ باقی نہین رکھتے وہ نہایت ہی پست ہمت رہتے ہین اور بالضرور

کم زور وبیکس ہوتے ہین ہمیشہ دوسرے لوگونکے دست نگراور محتاج رہاکرتے ہین اس قسم کی وسعت اورتنگی اورخوشحالی اور بدحالی محض موسم اور وقت کے ہاتھ مین ہوتی ہو اگر زمانہ فراخ سال اورموسم آمدنی مال کا ہو توخوشحال ورنہ ذلیل و پامال-

مؤلف

نہ اتنا دے کہ ہونا چیز اے یار
کھلا بھی اور رکھا بھی اور دے بھی
اگر زندہ رہا تو بیکسی مین

کہ ہو ناچیز سے ہر ایک کو عار
ذخیرہ پھر تو رکھ کل کے لیے بھی
بلا ہو پیر ہو نا مفلسی مین

سرمایہ اگرچہ کتنا ہی تھوڑا اور کم مقدار کیون نہو لیکن ایک نوع کی قوت بخشتا ہو جسکو یہ قوت نہو وہ بیشک لپنے اہل وعیال کی طرف خیال کرکے خوف ولرزے مین پڑے گا عاقبت اندیش آدمی خواہ مخواہ دوربین ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی کو صرف حال ہی کے لیے نہین سمجھتا بلکہ پیش بینی سے استقبال کا انتظام حال مین کرتا ہے اُسے اپنے مزاج کو خواہ مخواہ اعتدال مین رکھنا پڑتا ہو اور وہ بہرصورت اپنی تکلیف گوارا کرکے کام ناکام محنت ومشقت اُٹھاتا ہو اور اپنا کاروبار ایک زمانہ دراز کے واسطے اس خوبی وخوش اسلوبی سے سرانجام دیتا ہو کہ اُسکے بعد بھی ہر کام وقتاً فوقتاً اپنے اپنے موقع پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ ظہور پاتے رہتے ہین اور اُس کے باقی ماندون کی حسرت دل گویا کہ حین حیات مین پوری کرجاتا ہو

فرد

نشان سدا نہین رہتا ہو نام رہتا ہو
وہ کام کر کہ زمانے مین واہ واہ رہے

اس کو عقل معاش کہتے ہین اہل دربار نے یہ تقریر دلپذیر آویزہ گوش کرکے ذہن وذکا اور فہم رسا کی نہایت تعریف وتوصیف کی عقل مجسم نے تبسم فرمایا اور فرزانۂ روزگار کے چہرے نے دل کی چنلی کھائی الغرض جس نے جو سوال کیا شہزادے نے فوراً جواب دیا اور ہر سوال کا جواب بہت شایستگی ولیاقت سے ادا کیا پھر بادشاہِ فلک بارگاہ نے ارشاد کیا کہ اے خردپرور ہم بہت خوش اور نہایت محظوظ ہوئے اب مانگ کیا مانگتا ہو خردپرور نے عرض کی کہ خداوندا آپ کی خوشنودی مزاج کمترین کے واسطے دونون جہان کی نعمتون کا نعم البدل ہو دل مین کسی چیز کی آرزو باقی نہین اور بیشک آرزو ہوتی تو ایک چیز کی ہوتی مگر وہ فضل الٰہی سے حضور کے اقبال عالم پناہی نے اول ہی سے مہیا کردی ہو بادشاہ نے فرمایا کہ وہ کیا چیز ہو شہزادے نے کہا کہ بندہ ایک نقل جو کہ اصل حقیقت مین حقیقت اصل ہو گذارش کرتا ہو اُس سے احقر کی تسلائے دلی کا بخوبی اظہار ہوسکے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر خردپرور نے کہا کہ

حکایت خلفاے عباسیہ مین ایک شخص ہارون رشید بڑا نامور خلیفہ گذرا ہی اُسکے تین لڑکے تھے ایک محمد امین دوسرا مامون رشید تیسرا معتصم باللہ محمد امین اُسکی بی بی زبیدہ خاتون کا فرزند تھا مگر ہارون رشید اپنے فرزند دوم مامون رشید کو زیادہ پیار کرتا تھا ایک شب خاتون موصوفہ نے گلہ کیا کہ تم میرے محمد امین کو جو تمھارا فرزند اکبر اور بی بی زادہ ہی کم چاہتے ہو اور مامون کو جو پرستار زادہ ہی زیادہ تر پیار کرتے ہو اُس نے جواب دیا کہ مین ہر ایک فرزند کو اُسکے حوصلے کے موافق چاہتا ہون اور تمکو امتحان منظور ہو تو مین تماشا دکھا دون یہ کہکر مسرور داروغۂ محل کو حکم دیا کہ محمد امین کو اسوقت جس حالت مین ہو اُسی ہیئت سے دلاسا دیکر بلا لا اُسوقت بے اعتدالی معاف ہوگی بلکہ انعام دیا جائیگا مسرور محمد امین کو بُلا لایا دیکھا تو وہ مستی مین سرشار ہی پاؤن نہین ٹھہرتا ہارون رشید نے کہا گھبراؤ نہین آج مین نے تجھے انعام دینے کو بُلایا ہی جو دل کی خواہش ہو طلب کر بولا کنیزان مہرو ترو بیدہ مو جو علم موسیقی جانتی ہون دلا دو اور ایک عیش باغ میری مرضی کے موافق بنوا دو ہارون رشید نے مسرور سے پوچھا کہ تو اس کو کس حالت مین سے بُلا لایا اُس نے عرض کی کہ باغ مین گلبدنان سرو قد کے ہمراہ عیش منا رہے تھے راگ ورنگ کی محفل گرم تھی دور جام جاری تھا خلیفہ نے مسرور سے کہا کہ میر عمارت اور خانساماں سے کہو کہ اسکو باغ اس کے حسب دلخواہ بنوا دو اور کنیزین خاطر خواہ دلا دو بعد اُس کے رخصت کیا اور مامون رشید کو بُلوایا وہ کمر باندھ کر ہتھیاروں سے مسلح اور حربون سے اودیجی بنکر حاضر ہوا پہلے خواجہ سرا سے پوچھا کیا کرتا تھا کہا مطالعہ کر رہے تھے اُس سے پوچھا کہ کیا کتاب تھی کہا تواریخ کہا اُس کی سیر سے فائدہ کہنا آئین جہانداری معلوم ہوتے ہین کہ فلانا بادشاہ عدل گستری رعیت پروری اور ہوشیاری و بیدار مغزی کا کاربند رہا تو اُسکی سلطنت نے قیام پایا وہ نیکنام ہوا اور فلانا بادشاہ ظالم یا عیش دوست امورات خلافت سے بے خبر راحت طلب رہا تو اُسکی سلطنت تباہ ہوئی اس صورت مین ہمکو تنبیہ کے حاصل ہونے سے علاوہ ایک عبرت بھی حاصل ہوتی ہے کہ کیسے کیسے بادشاہ گذرے مگر آخر اُنکا بستر خاک ہوا اب سوا عمل نیک کے کچھ کام نہ آتا ہوگا خیر پھر خلیفہ نے پوچھا تو مسلح بن کر کیون آیا کہا مین نے قیاس کیا کہ آج خلاف عادت نصف شب کے وقت یاد فرمایا ہے تو کسی نہ کسی سبب سے خالی نہین شاید کسی غنیم کے دست درازی کی خبر آئی ہو یا کوئی ایسا قصہ گذرا ہو جو مجھے اُس مہم پر بھیجنے کی صلاح ٹھہری ہو اب کمر بستہ تیار ہو جاؤن کہ اُس کام پر روانہ ہونے مین تاخیر نہ ہو پھر فرمایا کہ آج تیرے دل کی جو بڑی آرزو ہو طلب کر مین عنایت کرونگا عرض کی کہ ایک بڑا کتب خانہ بنوا دو اور ہر علم وفن کی کتابین جمع کرا دو اور فلانے فلانے معروف ومشہور اُستاد فلانے فلانے

مقام مین ہین اُنکا وظیفہ خاطر خواہ معین کرکے بلوا دو + اگر ہوس ست ہمین قدر بس است + یہ حال
قال اُس کا معائنہ کرکے خلیفہ سے پہلے زبیدہ خاتون نے اُسے سینے سے لگا لیا اور کہا کہ الحق میرا لڑکا کم تو بھی کا
اور یہ زیادہ تلطف کا سزاوار ہے پھر خسرو کو حکم دیا میر عمارت سے کہنا کہ کتب خانہ کے لیئے
مکان عالیشان اسے بنوادے اور وزیر کتابین اور سب خواہشین اسکی موجود کردے اس نقل سے
صاف ظاہر ہے کہ جو لڑکا اچھے طریقے کا پابند ہوتا ہے اُسپر دشمن کو بھی پیار آتا ہو اور بدرویہ سے دوستونکو بھی
انکار و عار رہتا ہو غرض کہ ان دونون شہزادون کے برُے بھلے افعال و اطوار کا نتیجہ بعد ہارون رشید کے
تھوڑے ہی دنون مین سب کو معلوم ہو گیا یعنے محمد امین نے برس بھر بھی چین سے بادشاہت نہ کی
اور مامون رشید ایک زمانۂ دراز تک نہایت دبدبہ و ترقی کے ساتھ سریر سلطنت پر رونق افروز رہا

مؤلف

درس و تدریس مین کوشش جو کوئی کرتا ہو	زندگانی مین وہی عیش کا دم بھرتا ہو

جب شہزادہ یہ حکایت تمام کر چکا تو کہا کہ حضور نے ایسا کتب خانۂ لاثانی اور اس طرح کا
معلم بے مثال اس خاکسار بے مقدار کو مرحمت فرمایا جسکا شکر ادا ہونا کسی صورت سے ممکن نہیں ہو

شعر

شکر فیض تو چمن چون کند اے ابر بہار	کہ اگر خار وگر گل ہمہ پروردۂ تست

یہ بات سُن کر دربار سراپا انوار مین چارون طرف سے احسنت و آفرین کی صدا بلند ہوئی
عقل مجسم نے خرد پرور کو پاس بلا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور کہا مصرعہ مارا
باین گیاہ ضعیف این گمان نبود + پھر فرزانۂ روزگار کو باظہار خوشنودی
مزاج اقدس ایک خلعت بیش بہا عنایت فرمایا
دربار امتحان برخاست ہوا لوگ اپنے اپنے مکانون پر
تشریف لے گئے جا بجا تمام شہرون اور
ملکون مین شہزادۂ عالیشان کی لیاقت
و سعادتمندی کا چرچا ہوا
اور فرزانۂ روزگار کی
تعریفین اڑنے
لگین

باب دوم موسوم بہ عقل فہم

مؤلف

ساقی ہمین نہ بھولیو ایسا نہ ہو غضب   آراستہ ہو بزم تو پھر یاد کیجیو
تا دور نہ فلک رہے آباد میکدہ   جاتے ہین آج کل بھی ہمین شاد کیجیو

جسوقت فرزانۂ روزگار مع شہزادہ والا تبار سکونت گاہ مین داخل ہوئے تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری ہوا خرد پرور کو اپنے روبرو بٹھایا کہ ابھی امتحان اول تھا تم ہرگز خیال نکرنا کہ مین نے سوالون کا بہت عمدہ جواب ادا کیا اور زنہار نازان نہ ہونا کہ مین کچھ معقول تقریر کرسکتا ہون لسے خرد پرور سب جانتے ہین کہ ابھی تم نے کوئی علم حاصل نہین کیا صرف حروف شناسی کا مادہ اور قدرے عبارت پڑھ لینے کی طاقت پیدا ہوئی ہی اس لیے اہل دربار نے دیدہ ودانستہ ذرا ذرا سے سوال کیے تھے وہ دل مین خوب جانتے ہین کہ ابھی تم نو آموز مبتدی ہو ابھی تمھاری استعداد کیا ہی ابھی لیاقت علمی کا بہرہ کہان سے آیا اور یہ ہرگز نہ سمجھو کہ عقل مجسم نے تعریف کرکے سینے سے لگا لیا کس لیے کہ اگر تم نہایت خراب امتحان دیتے اور تمھین بہت بڑی خفت وذلت بھی ہوتی اور کوئی تمھاری تعریف نہ کرتا اور سب تمھین بُرا کہتے تو بادشاہ کچھ تمکو دربار سے نکلوا نہ دیتا کہ وہ تمھارا باپ ہی اور تم اُسکے بیٹے دیکھو یہ مثل مشہور ہی **قول** ہر کسے را عقل خود بکمال نماید وفرزند خود بجمال مگر جو لڑکا نالائق وبدلیاقت ہوتا ہی اُسے ناخلف کہتے ہین صرف کچھ باپ کی محبت سے عزت وحرمت حاصل نہین ہوتی باپ اُسکو ہزار عزیز سمجھے لیکن تمام زمانہ کی نظر مین وہ ذلیل وحقیر اور بے توقیر رہیگا

فرد

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی   اکس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

تم جب تک سب علم وفن مین دستگاہ کامل نہ پیدا کرلوگے کوئی تمھین علامۂ زمان نہ کہیگا اول ہم تمھین **علم صرف** تعلیم کرتے ہین جسکو اہل عرب اپنی اصطلاح مین اُم العلوم کہتے ہین پھر علم نحو اور منطق وغیرہ سکھائین گے یاد رکھنا چاہیے کہ ہر علم کے واسطے ایک موضوع ہو موضوع اسکو کہتے ہین کہ جسکا بیان ایک علم خاص مین کیا جاے وضع ایجاد کرنا اور واضع ایجاد کرنے والا چنانچہ صرف کا موضوع کلمہ اور نحو کا موضوع کلام اور منطق کا موضوع تصدیق وتصور ہی پس ہر ایک کا حال موقع بموقع بیان کرینگے اب ہم علم صرف کا بیان کرتے ہین اور صدر جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہی اُسے لفظ کہتے ہین وہ

دو قسم ہو بامعنی اور بے معنی لفظ بامعنی کو کلمہ اور بے معنی کو مہمل کہتے ہین پھر کلمہ تین قسم پر منقسم ہے
اسم فعل حرف اسم نام کو کہتے ہین اُس کے تین اقسام ہین جامد مصدر مشتق اسم جامد پھر دو قسم ہے
نکرہ معرفہ اسم نکرہ غیر معین چیز پر دلالت کرتا ہو جیسے مرد وزن وغیرہ اسکو اسم جنس بھی کہتے ہین اسم
معرفہ وہ ہے جس سے کوئی معین چیز سمجھی جاے جیسے زید عمرو وغیرہ کہ خاص کسی شخص کا نام ہو اسکی سات قسمین
ہین قسم اول علم یہ کسی خاص چیز کا نام ہو چنانچہ کبھی خطاب ہوتا ہو جیسے احتشام الدولہ یا فیروز جنگ
یا عمدۃ الملک یا خان بہادر وغیرہ اور کبھی کنیت ہوتی ہو یعنے باپ بیٹے بھائی وغیرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے
جیسے عرب مین ابو القاسم یا اُم امین یا ابن حجر وغیرہ علےٰ ہذا القیاس ہندی مین جیسے بدّھو کے باوا منگل کی مان
نورا کے بیٹے کیسر کے بھائی وغیرہ اور کبھی عرف ہوتا ہے یعنے نام کچھ اور ہو لوگ کچھ اور کہکر پکارتے ہون
جیسے اسد اللہ خان نام ہو عرف مرزا نوشہ مشہور ہین اور کبھی تخلص ہوتا ہو یعنے شاعر ایک مختصر نام اپنا
مقرر کر کے اشعار مین لاتا ہو اور وہ نام سے بھی زیادہ شہرت پاجاتا ہو جیسے سعدی یا جامی وغیرہ کہ نام
انکا مصلح الدین اور عبد الرحمن ہو مگر جب تک سعدی یا جامی نکہو کوئی نہین سمجھتا اور کبھی القاب ہوتا ہے یعنے
ذات اور قوم وغیرہ کے نام سے مشہور ہو جیسے میر صاحب یا خانصاحب اور مرزا جی یا شیخ جی وغیرہ اور کبھی
ہندی مین سنگھ اور ناتھ اور رآے اور داس وغیرہ بھی علم مین داخل ہوتے ہین قسم دوم
ضمیر اکثر ضمیر سے پہلے اسم یا فعل واقع ہوتا ہے اور جس حال مین ضمیر اول اور مرجع اُسکے بعد بیان کرتے
ہین اسکو اضمار قبل الذکر کہتے ہین اگرچہ عربی وفارسی مین بہت سی ضمیرین ہین اور اُن مین تفریق بھی
ہوتی ہو جیسے ضمائر متصلہ اور ضمائر منفصلہ ضمیر متصل وہ ہو کہ کسی کلمہ سے ملی ہوئی واقع ہو ضمیر منفصل وہ ہے
کہ بذات خود ایک علحدہ کلمہ ہو اور ان دونون قسمون مین سے ہر ضمیر تین طور پر ہو مرفوع منصوب مجرور
مرفوع ضمیر فاعل کی ہو منصوب ضمیر مفعول کی اور مجرور ضمیر مضاف الیہ کی اس صورت مین ضمیر
چھ قسم پر منقسم ہوتی ہو مرفوع متصل مرفوع منفصل منصوب متصل منصوب منفصل مجرور متصل مجرور منفصل مگر اُردو
مین کچھ اسکی قید نہین یعنے ضمیر کے لیے تین لفظ مقرر ہین اور عربی مین مذکر و مونث جُدا جُدا ہین فارسی
مین اسکا لحاظ بھی ملحوظ خاطر نہین بلکہ دونون کو ہمیشہ ایک ہی طور پر استعمال کرتے ہین ہرچند کہ اُردو مین مذکر
و مونث کی جداگانہ علامت ہو لیکن ضمیرون مین دونون یکسان ہین چنانچہ واحد غائب مذکر و مونث
کے واسطے وہ اور جمع غائب مذکر و مونث کے واسطے تو یا وے مقرر ہے مگر فی زماننا وہی ضمیر واحد
یعنے وہ کا لفظ بجاے جمع بھی فصیح و مستعمل ہو اور واحد حاضر مذکر و مؤنث کے واسطے تو اور جمع حاضر مذکر
و مؤنث کے واسطے تم اور واحد متکلم مذکر و مؤنث کے واسطے مین اور جمع متکلم مذکر و مؤنث کیواسطے ہم مقرر ہو

اور ضمیر کے پھرنے کو راجع اور ضمیر جس طرف پھرتی ہو اُسے مرجع کہتے ہین **قسم سوم** کلمات اشارہ جسکے
ذریعے سے کسی کی طرف اشارہ کرین یعنی وہ کلمہ جو خاص واسطے اشارہ کے موضوع ہوا ہو جسکی طرف
اشارہ کرتے ہین اُسکو مُشارٌ الیہ اور اشارہ کرنے ولے کو مُشیر اور جس لفظ سے اشارہ کیا جاتا ہو اسکو اسم
اشارہ کہتے ہین اُردو مین اس کے واسطے دو لفظ مقرر ہین ایک واسطے قریب کے اور دوسرا واسطے بعید کے
پس اُن مین سے قریب کے لیے یہ اور بعید کے لیے وہ اگرچہ اُنکی جمع بھی یے اور وے ہو مگر اہل فصاحت
جمع مین بھی وہی دونون لفظ جاری رکھتے ہین جو واحد کے محل پر استعمال کیے جاتے ہین اور کبھی محاورے
مین ضمیر متکلم کے مقام پر فروتنی اور کسر نفسی کے واسطے بحسب مراتب لفظ بندہ اور غلام اور نیاز مند اور
خاکسار اور احقر اور مخلص اور فدوی اور عاصی اور کمترین اور گنہگار اور خانہ زاد وغیرہ اور ضمیر مخاطب
غائب مین آپ اور حضرت اور جناب اور خود بدولت اور خداوند اور پیر و مرشد وغیرہ مستعمل ہوتے ہین
قسم چہارم اسم موصول جو بغیر صلہ کے تنہا نہ مبتدا ہو سکے نہ خبر اُسکے واسطے یہ الفاظ مقرر ہین جو جس
جسکو جسے واحد کے لیے اور جن جنکو جنھین جنھون کو جمع کے لیے مگر جو کا لفظ واحد اور جمع دونون
کے واسطے کافی ہو سکتا ہو اور صلہ اُسکا ایک جملہ ہو اکرتا ہو جیسے جو آدمی کل آیا تھا اب حاضر ہو اس
مثال مین جو آدمی اسم موصول ہو اور کل آیا تھا اسکا صلہ اور اسماے موصول کبھی شرط کے معنے بھی
دیتے ہین اُنکی جزا مین سو یا وہ وغیرہ آتا ہو جیسے جو آئے گا سو پائے گا مگر سو کا محاورہ اب غیر فصیح
ہو اور وہ کی مثال اس مصرع مین موجود ہو مصرع جو گیا ملک عدم وہ نہ پھرا صد افسوس علیٰ
ہذا القیاس اور مثالین سمجھ لو اے خسرو پرور یاد رکھنا چاہیے کہ ضمیر اور اسماے اشارہ اور اسماے
موصول مین تبدیل بھی واقع ہوتی ہو یعنی انکے اکثر حرف دوسرے حرفون سے بدل جاتے ہین جیسے
ضمائر مین مین اور تو اور وہ سے مین نے تو نے اُسنے اور مجھکو تجھکو اُسکو اور مجھے تجھے اُسے وغیرہ
ضمیر واحد مین اور ہم تم وہ سے ہمکو تمکو اُنکو اور ہمین تمھین اُنھین وغیرہ ضمیر جمع مین اور اضافت کی
صورت مین میرا تیرا اُسکا اور ہمارا تمھارا انکا اُنھون کا وغیرہ اور ضمیرون کی تبدیل کے واسطے
حرف معنوی کا لفظون مین ہونا ضرور ہو مقدر کبھی نہین آتے خواہ متصل ہون یا فاصلے سے مگر
تبدیل یکسان ہو اسماے اشارہ کی تبدیل بعینہ ایسی ہو جیسے ضمیر غائب کی اور اسماے موصول کی
تبدیل کا قاعدہ بھی اسی طور پر قیاس کر لینا چاہیے اور ہر تبدیل ان تین صورتون مین سے ایک
صورت پر واقع ہوگی فاعلی یا مفعولی یا اضافت **قسم پنجم** حرف ندا جو نکرہ کو معرفہ بنا دیتا ہو جیسے اے آدمی
کیونکہ جو سامنے ہوتا ہو اسکو پکارتے ہین مگر اندھا آدمی کسی غیر معین کو پکارے گا وہ نکرہ ہی رہے گا

قسم ششم وہ ہی کہ نکرہ کسی خاص لفظ کے سبب سے معرفہ ہو جاے جیسے مرد معلوم سے کہو مرد نکرہ ہی مگر معلوم وغیرہ کی طرح کا لفظ ملے گا تو معرفہ ہو جائیگا قسم ہفتم یہ ہی کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف سوائے ندا کے مضاف ہوگا تو وہ بھی معرفہ بن جائیگا جیسے کتاب کا ورق یا میرا سبق یا اپنا مال وعلے ہذا القیاس آی خرد پرور اسم کی کیفیت معلوم کی تمنے اب فعل کی حقیقت سنو فعل کام کو کہتے ہین اور یہ سب اسم مصدر سے مشتق ہوتے ہین مصدر تمھین سب یاد ہین اُنکی علامتین اور شناخت کے قاعدے بھی ہم بخوبی سمجھا چکے ہین مگر اُنکے اقسام اور اسماے مشتقات کا یاد کر لینا بھی ضرور ہی یاد رکھو کہ باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمین ہین وضعی اور غیر وضعی وضعی وہ کہ جسکو واضع نے خاص مصدر کے معنی مین وضع کیا ہی جیسے آمدن آنا اور رفتن جانا غیر وضعی وہ کہ ہندی یا عربی کے لفظون مین فارسی کی علامت لگا دی یا فارسی و عربی لفظ مین ہندی علامت ملا کر مصدر بنا لیا چنانچہ رقصیدن طلبیدن فہمیدن یعنی رقص اور طلب اور فہم عربی لفظ ہین اور چلیدن چلنا تنیدن تننا چریدن چرنا ہندی سے بنائے گئے یا خریدنا بخشنا بدلنا داغنا قبولنا وغیرہ خرید اور بخش اور بدل اور داغ اور قبول عربی و فارسی لفظ ہین اپر نا کہ ہندی مین علامت مصدر کی ہی زیادہ کر کے مصدر بنا لیا اور ایک قسم مصدر مرکب ہی وہ دو لفظون سے ملکر بنایا جاتا ہی جیسے نگاہ داشتن اور خرچ کردن یا خوش ہونا اور تماشا دیکھنا وغیرہ یاد رکھنا چاہیے کہ مصدر مرکب کے صیغے بھی مرکب ہوتے ہین اور جس مصدر کا فعل اسکے فاعل پر تمام ہو جائے اُسکو مصدر لازم کہتے ہین اور جسکا فعل فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بھی طلب کرے وہ متعدی ہی اور جو ایک مفعول سے زیادہ کا محتاج ہو اُسکو متعدی المتعدی اور متعدی بدو مفعول یا متعدی بسہ مفعول کہتے ہین جیسے کھانا پینا مصدر لازم ہی کہ فاعل پر تمام ہو گیا اور کھلانا پلانا متعدی ہی یعنے فاعل کے ہاتھ سے یہ فعل دوسرے شخص پر واقع ہوا اور کھلوانا پلوانا متعدی المتعدی ہی یعنے ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ سے تیسرے شخص کو کھلوایا یا پلوایا اور فارسی مین ایک قسم مصدر کی مصدر مشترک ہی اُسکے معنی کبھی لازم ہوتے ہین کبھی متعدی جیسے تاختن دوڑنا اور دوڑانا چنانچہ اس رباعی اور شعر مین دونون مثالین موجود ہین

رباعی

ما پست و بلند روزگاران دیدیم
در راہ طلب دو اسپہ می باید تاخت
با فصل خزان و نوبہاران دیدیم
ما تاختن شاہسواران دیدیم

شعر

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

اور ایک قسم مصدر کی مقتضب ہی بمعنی بریدہ اُس سے تمام صیغے مشتق نہین ہو سکتے جیسے سختن بمعنی سنجیدن

کہ اسکا صیغہ مضارع و مستقبل نہین ہی اسیطرح بعضے افعال بھی ناقصہ کہلاتے ہین جنکا مصدر نہین ہوتا چنانچہ
است اندہ آید ام ایم یا ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم اور باشد باشند باشی باشید باشم باشیم بھی
اسی مین داخل ہین اسواسطے کہ شدن کا مضارع شود اور بودن کا بود بنتا ہی بعضے کہتے ہین کہ استن
اور ہستن بمعنے بودن مصدر ہین ہست اور است اُسکی ماضی اور بودن سے خلاف قیاس باشد بھی مضارع ہی
مگر انکو ناقص اسواسطے کہتے ہین کہ بغیر اسم و خبر کے ان صیغون کے معنی مفید مطلب نہین ہوتے اور افعال
ناقصہ ہمیشہ اسم و خبر کو طلب کرتے ہین ای خردپرور مصدر باعتبار معنی کے دو قسم ہی۔ اول صحیح دوم غیر صحیح صحیح وہ ہی
جسکی ماضی مصدر سے ایک قاعدہ پر مبنی ہو یعنی علامت مصدر کہ لفظ نا ہی مصدر سے دور کرکے دیکھین اگر الف
یا واو باقی رہے تو لفظ یا زیادہ کرین جیسے کھانا سے کھایا اور سونا سے سویا اور جبکہ ان دو حرفون کے سوا
کوئی اور حرف ہو تو فقط الف زیادہ کرنا کافی ہی جیسے گذرنا اور دوڑنا سے گذرا اور دوڑا غیر صحیح وہ ہی
جسکی ماضی مین یہ قاعدہ جاری نہ ہو جیسے جانا سے گیا اور ہونا سے ہوا اور مرنا سے موا وغیرہ اگرچہ جانا سے
جایا بھی ماضی اکثر مقام پر بولی جاتی ہی جیسے تم جایا چاہتے ہو یا ہم جایا کرتے ہین مگر یہ قاعدہ خلاف قیاس
ہی اب سمجھو کہ فعل دو قسم ہی ایک لغوی جس کو مصدر کہتے ہین دوسرے اصطلاحی جو مصدر سے بنایا جاتا ہی
فعل کام فاعل کام کرنے والا مفعول کام کیا گیا یعنی جسپر فعل صادر ہوا ور جس فعل کا فاعل معلوم ہوا اُسکو
فعل معروف اور جسکا فاعل معلوم نہو اسکو فعل مجہول کہتے ہین مگر فعل لازمی کبھی مجہول نہوگا اور فعل متعدی
معروف و مجہول دونون ہوسکتا ہی فعل معروف اور فعل مجہول بھی دو قسم ہی اثبات و نفی اثبات فعل کا سرزد
ہونا ثابت کرتا ہی جیسے کرد کیا اُس ایک شخص نے نفی سے فعل کے واقع ہونے کا انکار پیدا ہوتا ہی جیسے
نہ کرد نہ کیا اس ایک شخص نے انکو فعل مثبت اور فعل منفی بھی کہتے ہین مگر امر و نہی کبھی اثبات و نفی مین شامل
نہین کیا جاتا ای خردپرور مصدر سے اول صیغہ ماضی بنایا جاتا ہی ماضی چھ قسم پر منقسم ہی اول
ماضی مطلق یعنے کسی طرح کی قید اُس مین نہ ہو اور فقط زمانہ گذشتہ پر دلالت کرے جیسے آمد آیا وہ
ایک شخص گذرے ہوے زمانہ مین اور اُسکے بنانے کا طریقہ اوپر بیان ہوچکا یعنے اُردو مین نا کے مقام
پر مصدر مین یے الف یا فقط الف لانے سے ماضی بنجاتی ہی اور فارسی مین علامت مصدر سے نون
دور کرکے ماضی بنالیتے ہین دوم ماضی قریب اس کی علامت فارسی مین ہ است ہی اُسکو ماضی مطلق
سے بناتے ہین جیسے آمد سے آمدہ است آیا ہی اور ہندی مین ہی کا لفظ ماضی مطلق پر بڑھاتے ہین
جیسے آیا سے آیا ہی سوم ماضی بعید فارسی مین اس کی علامت ہ بود ہی اور ہندی مین تھا جیسے
آمدہ بود آیا تھا چہارم ماضی استمراری جس کو ماضی دوامی اور ماضی ناتمام بھی کہتے ہین

فارسی مین اسکی علامت یہ ہو کہ ماضی مطلق کے ماقبل می زیادہ کرتے ہین جیسے آمد سے می آمد اور ہندی مین
اسکا یہ قاعدہ ہو کہ مصدر سے نا دور کرکے تا تھا لگا دیتے ہین جیسے آنا سے نا دور کرکے اُسپر تا تھا بڑھا یا تو
آتا تھا بنگیا یہی ماضی استمراری ہو پنجم ماضی احتمالی جسکو ماضی شکیہ و ماضی موہوم بھی کہتے ہین اسکی علامت فارسی
مین ماضی مطلق پر باشد اور ہندی مین ماضی مطلق پر ہو زیادہ کرنا ہو جیسے آمد سے آمده باشد اور آیا سے
آیا ہو ششم ماضی تمنائی جسکو ماضی شرطیہ بھی کہتے ہین اسکی علامت فارسی مین سے مجہول ہو کہ جو ماضی مطلق کے
آخر مین زیادہ کرتے ہین جیسے آمدے اور ہندی مین ماضی بعید سے تھا دور کرکے ماضی تمنائی بنا لیتے ہین
جیسے آتا تھا سے تھا دور کیا تو آتا باقی رہا یہی ماضی شرطیہ ہو یہ چھ قسمین جو ہمنے بیان کی ہین علاوہ انکے
باصطلاح جدید قسم مفتم ماضی معطوفہ ہو فارسی مین یہ صیغہ بالکل اسم مفعول سے مشابہت رکھتا ہو یعنے
ماضی مطلق کے آخر مین ہائے ہوز بڑھاتے ہین اور ہندی مین امر کے صیغے پر کر یا کے زیادہ کرتے ہین جیسے
آمده آ کر یا کر دہ کرکے اور ماضی معطوفہ کبھی تنہا واقع نہو گی بلکہ ہمیشہ دو فعل باہم ہونگے اُنمین سے فعل اول کو ماضی
معطوفہ کہتے ہین جیسے ایک شخص نے کھانا کھاکر پانی پیا یا ہم بازار ہوکے آگئے ہین اب مضارع کا بیان سنو

فعل مضارع کا بیان

لغت عرب مین مضارع کے یہ معنی ہین کہ ایک پستان سے دو بچے دودھ پئین مگر صرفیونکی اصطلاح مین ایک
صیغے سے دو زمانے پائے جائین فعل مضارع مین حال و استقبال دونون زمانے موجود ہوتے ہین اُسکو اُردو
مین اس طرح بناتے ہین کہ نا جو علامت مصدر کی ہو دور کرکے دیکھین اگر الف یا واو ہو تو لفظ وے یا ئے کا
زیادہ کرین جیسے سونا اور جانا وغیرہ سے سوئے اور جائے یا سووے اور جاوے وغیرہ اور جو مصدر کی
علامت دور کرنے کے بعد کوئی دوسرا حرف باقی رہے تو صرف ے مجہول کافی ہو جیسے پڑھے اور یاد کرے
وغیرہ اور جس جگہ ے باقی رہے دہان دونون طرح مضارع درست ہو جیسے جینا سے جیے یا جیوے لیکن ہونا جو
مصدر ہو اسکا مضارع بدون علامت کے بھی آتا ہو چنانچہ ہو اور مضارع کے صیغون مین مذکر و مؤنث یکسان ہو
فارسی مین دال ماقبل مفتوح علامت مضارع کی ہو مگر زد کہ ماضی کا صیغہ ہو شاذ ہو اور قاعدہ ہو کہ دو حرفی ماضی
مین ایک حرف زیادہ کرکے سہ حرفی مضارع بناتے ہین جیسے زد سے زند ا ور شد سے شود اور یاد رکھنا چاہیے
کہ مضارع کی دال سے ماقبل کبھی اصلی حرف مصدر کا بحالت اصلی مفتوح رہے گا جیسے افشردن سے افشرد
اور گستردن سے گسترد وغیرہ اور کبھی ابجد کے گیارہ حرفون مین سے کسی حرف کے ساتھ بدلا جاتا ہو یعنے
ا خ ر ز س ش ف م ن و ی چنانچہ ان حروف کا مجموعہ یہ ہو شعر قم از سخن وی یا ازہی فن سرخوش
اور ان حرفون مین کسی مقام پر ایک حرف کے عوض ایک حرف اور کسی محل پر ایک حرف کے بدلے
دو حرف لاتے ہین اور کسی موقع پر اُس حرف اصلی کو باوجود قائم رکھنے کے اُن مین سے بھی کوئی حرف

فعل مستقبل کا بیان

زیادہ کر دیتے ہین اب **مستقبل** کا حال سنو ای خرد پرور جس صیغے مین زمانہ آیندہ پایا جائیگا اُسکو مستقبل کہین گے اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ اُردو مین مضارع کے صیغے پر واحد مین گا زیادہ کرتے ہین جیسے وہ پڑھیگا اور جمع مین گے جیسے وہ پڑہین گے اور حاضر غائب متکلم سب مین اِن علامتون کی یہی صورت رہیگی جیسے مین کرونگا تو کریگا وہ کریگا وغیرہ اور مؤنث کے واسطے گا کا الف یٔ معروف سے بدل جائیگا جیسے وہ پڑھیگی تم پڑھوگی وغیرہ اور جو بعضے اشخاص اپنے محاورے مین ماضی قریب اور حال کے صیغے مین بھی گا اور گے لاتے ہین وہ بالکل غیر فصیح اور بے معنی ہی جیسے وہ سوتا ہوگا یا ہم دیکھ رہے ہین گے وغیرہ اور کبھی مستقبل کا صیغہ اسطرح بناتے ہین کہ مصدر اُردو کے الفِ آخر کو یاے مجہول سے بدل کر کا اور گے کاف تازی سے بڑھاتے ہین جیسے مین نہین پڑھنے کا اور تو نہین لکھنے کا وغیرہ اور فارسی مین یہ قاعدہ ہی کہ صیغۂ ماضی مطلق کے اول مین خواہد زیادہ کرتے ہین جیسے خواہد آمد آئے گا خواہد رفت جائے گا اور لطف یہ ہی کہ ہمیشہ اس مین صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا بدستور قائم رہیگا صرف خواہد کی تصریف ہوا کرے گی جیسے اس مثال سے ظاہر ہی خواہد آمد خواہند آمد خواہی آمد خواہید آمد خواہم آمد خواہیم آمد

فعل حال کا بیان

حال زمانہ موجود کو کہتے ہین اگرچہ زمانۂ حال کو کسی طرح قرار نہین یعنے دمبدم ماضی مین شامل ہوتا جاتا ہی لیکن جو وقتِ موہوم کہ ماضی و استقبال کا فرق ظاہر کرتا ہی اُسی کا نام حال ٹھہرایا گیا ہی اُسکو فارسی مین مضارع سے بناتے ہین اور طریق اُسکا یہ کہ مضارع کے صیغے پر می یا ہمی زیادہ کرنے سے صیغہ حال بنجاتا ہی جیسے آید اور رود سے می آید و میرود یا اس مصرع مین مصرع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید ٭ اُردو مین صیغۂ ماضی تمنائی سے حال بنتا ہی یعنے اُسکے آخر مین ہی کا لفظ بڑھاتے ہین جیسے آتا اور کرتا سے آتا ہی اور کرتا ہی وغیرہ اور کبھی مضارع کے آخر مین بھی ہی زیادہ کرنے سے حال کے معنی پیدا ہوتے ہین چنانچہ اس شعر مین شعر رخصت ای زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہی ٭ مژدہ خارِ دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہی ٭ یعنی کھڑکاتا ہی اور کھجلاتا ہی مگر فی زماننا اسطرح کا محاورہ فصاحت کے برخلاف زمانۂ سابق مین البتہ جائز ہوگا اور کبھی ماضی تمنائی کو بھی حال کے موقع پر استعمال کرتے ہین جیسے تو نہین بڑھتا مگر یہ محاورہ اکثر نفی مین یا استفہام کے مقام پر ہی اور اُسوقت حرف استفہام کو مقدر جانتے ہین

امر کا بیان

امر وہ فعل جسمین کسی کام کرنے کا حکم ہو اُس کے صیغے بعینہ مضارع کے صیغے ہوتے ہین صرف اسی قدر فرق ہی کہ مضارعِ واحد حاضر کے آخر مین یے مجہول یا وے ہوتا ہی اور امر واحد حاضر کے آخر مین اُس کو نہین لاتے اسی سبب سے کچھ علامت لانے کی ضرورت نہین کہ خود بخود مضارع واحد سے امر واحد کا صیغہ علیحدہ ہی مگر غائب اور متکلم کے صیغے مین تمیز کے واسطے کچھ اور الفاظ ملائے جاتے ہین جیسے چاہیے کہ وہ کرے یا لازم کہ ہم کرین یا مناسب کہ مین کرون وغیرہ اور جمع حاضر کے واسطے صیغہ واحد حاضر کے

آخر واو مجہول بڑھاتے ہین جیسے تو چل سے تم چلو یا پڑھ سے پڑھو وغیرہ اور مقام تعظیم مین امر حاضر کے آخر
یاے مکسور و مجہول زیادہ کرکے اول مین آپکا لفظ لاتے ہین جیسے آپ بیٹھیے یا آپ بولیے وغیرہ اور جو امر
کے آخر مین الف ہوگا تو ہمزہ اور یے بڑھاتے ہین جیسے آئیے لائیے وغیرہ اور جو امر کے آخر مین واو
یا یے ہوگی تو ہمزہ کی جگہ جیم بولین گے جیسے دیجیے یا ہوجیے اور کبھی واو مین بھی الف کا قاعدہ جاری
کرکے کھوئیے اور سوئیے بولتے ہین اور کبھی یہی صیغہ مضارع کے معنے مین آتا ہو جیسے کیا کیجیے بکچھ بن
نہین پڑتی یعنی کیا کرین اور کبھی امر کے واسطے آئیے گا بیٹھیے گا بھی کہتے ہین اس مین گا کچھ استقبال کے
لیے نہین ہو بلکہ زیادہ آتا ہو اور کبھی اس امر کے آخر کی یاے مجہول کو واو مجہول سے بدل لیتے ہین
اُسوقت امر کے صیغے مین خاص زمانہ مستقبل پیدا ہو جاتا ہو جیسے کھائیو دیکھیو وغیرہ مگر اس طرح کا امر
دعا کا فائدہ بخشتا ہو جیسے خدا تمکو زندہ رکھیو یا تمھاری عمر دراز ہوجیو وغیرہ آور یاد رکھنا چاہیے کہ
مضارع کی طرح امر مین حال و استقبال دونون موجود ہوتے ہین اور امر اپنے اپنے محل پر مختلف معنی
پیدا کرتا ہو فارسی مین علامت مضارع کی یعنی دال ماقبل مفتوح دور کرنے سے امر واحد حاضر بنجاتا ہو
جیسے سازد سے ساز اور شناسد سے شناس وغیرہ اور دعا کے واسطے مضارع کی دال سے ماقبل الف
دعائیہ زیادہ کرکے امر بنالیتے ہین جیسے کند سے کناد اور شود سے شواد اور اُردو مین مصدر بھی امر
حاضر کے مقام پر مستعمل ہو جیسے یہ کتاب لانا یعنے لاؤ اور اس مین جمع اور واحد برابر ہو نہی اُس فعل کا نام
ہو جس مین سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسکو فارسی مین اس طرح بناتے ہین کہ امر کے صیغہ پر ایک
میم مفتوح جو علامت نہی کی ہو زیادہ کرتے ہین جیسے تراش سے متراش اور کن سے مکن وغیرہ اور امر دعائیہ
کی نہی کے واسطے بھی یہی میم مقرر ہو جیسے کہ اور صیغون کے لیے فارسی مین نفی کا نون آیا کرتا ہو چنانچہ
نرسد سے مرساد اور ببیند سے مبیناد و علیٰ ہذا القیاس اُردو مین تین لفظ مقرر ہین مت اور نہ اور نہین
یہ الفاظ موقع بموقع اپنے مقامات پر واقع ہوتے ہین آور یاد رکھو کہ خاص محاورہ زبان فارسی مین ماضی
اور مضارع آور امر پر باے موحدہ تحسین کلام کے لیے اکثر لایا کرتے ہین اسکو معنی مین اصلا مداخلت
نہین ہو جیسے بگفت بگوید بگو وغیرہ آیہ خرد بر ورد یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا مُثبت فعلون کا تھا اور اگر
منفی بنانا منظور ہو تو نون مفتوح جو علامت نفی کی ہو فارسی و اُردو دونون مین یا نہین کا لفظ خاص
اُردو مین ہر فعل پر واقع ہونے سے نفی کا صیغہ بن جائے گا غرضکہ فرزانۂ روزگار نے ہر فعل کا بیان
مفصل شہزادہ دانش پناہ کو خاطر خواہ سمجھا دیا پھر فرمایا کہ اگر کوئی فعل کبھی مکرر واقع ہو تو کثرت کا فائدہ
دیتا ہو جیسے بولتے بولتے تھک گیا یا مارتے مارتے ہوش کھو دیے یعنے بہت باتین کین یا بہت مارا

نہی کا بیان

اور کبھی کیفیت ظاہر کرنے کے واسطے فعل مکرر واقع ہوتا ہو جیسے جاگتے جاگتے سوگیا اور کبھی اظہار تبدیل حال کے واسطے مکرر آتا ہو جیسے ہنستے ہنستے رو دیا اسی طرح کبھی تدریج کے معنی مستفاد ہوتے ہین جیسے رفتہ رفتہ یا شدہ شدہ اور یا اُردو مین جیسے کہین کہ پڑھتے پڑھتے پڑھنا آجائے گا وعلیٰ ہذا القیاس اب مصدر سے

اسمائے مشتقات کا بیان

جو اسمائے مشتقات پیدا ہوتے ہین اُنکا معلوم کرنا بھی ضرور ہو اور وہ سات ہین حاصل مصدر اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اسم ظرف اسم حالیہ اسم تفضیل

حاصل مصدر

حاصل مصدر اُس کام کے اثر کو کہتے ہین کہ جو کام فاعل سے سرزد ہونے سے مصدر کی کیفیت دریافت ہو جائے اور علامت مصدر اسمین نہو اُردو مین اسکے واسطے اکثر یہ قاعدہ ہو کہ مصدر سے نا دور کرنے کے بعد جو باقی رہے وہ حاصل مصدر ہو اور یہ امر واحد حاضر سے بالکل مشابہت رکھتا ہو جیسے مارنا سے مار اور پیٹنا سے پیٹ وغیرہ اور کبھی ماضی کے آخر واو یا ے زیادہ کرکے بناتے ہین جیسے لگاؤ چڑھاؤ ملاپ وغیرہ اور فارسی مین حاصل مصدر کے واسطے کئی صورتین ہین کبھی مصدر کا نون دور کرکے بنا لیتے ہین جیسے خریدن اور فروختن سے خرید و فروخت وغیرہ اور یہ ماضی مطلق واحد غائب سے التباس رکھتا ہو کبھی امر حاضر کے آخر شین ماقبل مکسور زیادہ کرتے ہین جیسے گردش سوزش افزائش زیبائش وغیرہ اور کبھی صیغۂ ماضی کے آخر گی زیادہ کرنے سے اور کبھی آر بڑھانے سے بھی حاصل مصدر بنجائیگا جیسے آسودگی آلودگی اور رفتار و گفتار وغیرہ

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل وہ اسم ہو جس سے فعل کا ظہور مین لانے والا دریافت ہو جو فعل اختیاری ظاہر ہوتا ہو اُسکو صادر کہتے ہین جیسے مارنا آنا جانا وغیرہ اور فعل غیر اختیاری کو قائم کہتے ہین جیسے مرنا جینا وغیرہ اُردو مین اسکا یہ قاعدہ ہو کہ الف مصدر کو یاے مجہول سے بدل کر والا کا لفظ آخر مین زیادہ کرتے ہین جیسے مارنے والا اور مرنے والا اور آنے والا جانے والا وغیرہ اور فارسی مین اسم فاعل کی دو صورتین ہین اول قیاسی کہ جو امر واحد حاضر پر ندہ کے لگانے سے بنایا جاتا ہو جیسے پرندہ اور زندہ اور کنندہ اور روندہ وغیرہ دوم سماعی کہ جس کو اسم فاعل ترکیبی کہتے ہین وہ ہمیشہ اسم اور فعل سے ملکر بنایا جاتا ہو جیسے دستگیر اور جلد ساز وغیرہ اور کبھی امر حاضر کے آخر مین الف زیادہ کرتے ہین جیسے دانا بینا وغیرہ اور یاد رکھنا چاہیے کہ اسم و فعل مرکب ہوکر پانچ معنے مین استعمال کیا جاتا ہو اول اسم فاعل اسم اور امر سے جیساکہ ہم نے بیان کیا دوم اسم مفعول جیسے دولے خانہ ساز یعنے گھر کی بنی ہوئی سوم اسم ظرف جیسے زمین زرخیز یعنی زر پیدا ہونے کی جگہ چہارم اسم آلہ جیسے گلگیر یعنی گل تراشی کا آلہ پنجم حاصل مصدر جیسے آرزوے قدمبوس یعنی تمنا قدم چومنے کی اور علاوہ ان کے اور بھی کچھ لفظ ہین جنکو اسماء پر زیادہ کرکے اسم فاعل ترکیبی بنا لیتے ہین جیسے گر اور گار اور آر وغیرہ چنانچہ ستمگر گنہگار خریدار

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول وہ ہو کہ جسپر فعل کسی فاعل کا واقع ہو اُردو مین اسکی علامت یہ ہو کہ

ماضی مطلق پر ہوا یا گیا زیادہ کرتے ہین جیسے مارا اور پیٹا سے مارا گیا اور پیٹا ہوا اور کبھی فعل ماضی خود
مفعول کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے وہ میرا مارا ہی یعنی مارا ہوا اور فارسی مین ماضی مطلق پر ہ زیادہ کرنے سے
اسم مفعول نبجاتا ہی جیسے گذشت سے گذشتہ اور شنید سے شنیدہ وغیرہ اور یاد رکھو کہ مفعول کی چھ قسمین ہین
مفعول مطلق مفعول بہ مفعول لہ مفعول معہ مفعول فیہ مفعول مالم یسم فاعلہ انکا بیان ہم علم نحو مین کرینگے **اسم آلہ**
وہ ہی جسکے ذریعے سے فاعل اپنا فعل کرسکے اُردو مین اسکے واسطے یہ طریقہ ہی کہ مصدر کے آخر کا الف یاے
معروف سے بدل دیتے ہین جیسے بیلنی اور کترنی وغیرہ اور کبھی الف کو حذف کرکے نون کا فتحہ ماقبل کو دیتے
ہین جیسے بیلن اور ڈھکن وغیرہ اور کبھی کسی اور طریقے سے بھی بنایا جاتا ہی اور فارسی کا وہی قاعدہ ہی جو ہم بیان
کرچکے ہین یعنی امر کا صیغہ جب کسی اسم سے ملتا ہی اسوقت اسم آلہ کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسے جاروب اور رومال
وغیرہ **اسم ظرف** وہ ہی کہ کسی مکان یا زمان پر دلالت کرے اسکے بنانیکے مختلف قواعد ہین کبھی مصدر خود ظرف
کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے جھرنا یعنی پانی جھرنے کی جگہ اور کبھی علامت مصدر کے مقام پر کاف تازی لاتے ہین
جیسے بیٹھک اور کبھی مرکب کرکے بطور اضافت بناتے ہین جیسے لکھنے کی جگہ اور سونیکا وقت وغیرہ اور اسم ظرف اُردو
فارسی مین مصدر سے بہت کم مشتق ہوتے ہین اسکا بیان ہم مفعول فیہ مین کرینگے **اسم حالیہ** وہ ہی کہ فاعل یا
مفعول کی ہیئت یا دونون کا حال بیان کرے اسکا صیغہ بعینہ ماضی تمنائی کا صیغہ ہی اور یہ صیغہ تین معنون مین آتا ہی
اول ماضی تمنائی جسکا ہم بیان کرچکے دوم فعل حال سوم اسم حالیہ جیسے زید مسکراتا جاتا ہی مسکراتا کا لفظ حال
فاعل کا بیان کرتا ہی کہ زید کی ہیئت یہ تھی اسی واسطے مسکراتا اسم حال ہی اور کوٹلے کو جلتا دیکھا یہان جلتا حالت
مفعول کی بیان کرتا ہی اور کبھی اُسپر ہوا بھی زیادہ کرتے ہین جیسے مسکراتا ہوا جاتا تھا اور فارسی مین یہ قاعدہ
ہی کہ امر کے صیغے پر یا صفت پر الف و نون بڑھاکر بناتے ہین اور وہ اُردو مین بھی مستعمل ہوتا ہی جیسے خندان
شادان **اسم تفضیل** اُس اسم کو کہتے ہین جس سے کسی کی نسبت کسی وصف مین زیادت ثابت ہو اسکے بنانے کا
یہ قاعدہ ہی کہ صیغہ اسم فاعل پر زیادہ یا بہت یا اسکا مرادف زیادہ کرین جیسے زید زیادہ جاننے والا ہی اور
فارسی مین اسم فاعل پر لفظ تر اور ترین اور جو لفظ مفید کثرت ہو زیادہ کرتے ہین جیسے خوشترین اور پائندہ تر
اور بسیار گو وغیرہ اسکی دو قسمین ہین اول تفضیل بعض کہ جسمین بعض پر زیادہ ہونا پایا جائے اسکی علامت فارسی
مین تر اور اُردو مین بہت وغیرہ ہی جیسے بہت اچھا دوم تفضیل کل جس مین بہت زیادہ ہونا پایا جائے جیسے سب سے
اچھا اسکی علامت اُردو مین سب سے وغیرہ اور فارسی مین لفظ ترین ہی اور دونون قسمین اسم تفضیل مین داخل ہین اور
علاوہ ان اقسام کے اسم کی ایک اور قسم ہی جسکو **اسم تصغیر** کہتے ہین اور یہ تین معنون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہی
وصف تحقیر پیار چنانچہ پیالی وصف کا بیان ہی یعنی پیکلے سے چھوٹی اور مردک حقارت کے واسطے اور بچوا پیار

کے طور پر بولا جاتا ہے اُردو مین اسکے واسطے کوئی قاعدہ خاص نہین ہر گز ہاں اور یا آخر اسم مین علامت
تصغیر کی ہے جیسے مرد سے مردوا اور آنکھ سے آنکھیا وغیرہ اور فارسی مین کؔ اور چہ آخر اسم مین تصغیر کے لیے
آتا ہے جیسے مرد سے مردک اور باغ سے باغچہ وغیرہ الغرض اسی طرح شہزادہ خرد پرور فرخندہ اختر کو فعل معروف
و مجہول اور اثبات و نفی اور تبدیل وغیر تبدیل اور مبہمات و متعلقات اور اسم کے مذکر و مونث اور حقیقی و غیر حقیقی
اور اُس کے واحد و جمع ہونے کا قاعدہ اور جمع سالم و جمع تکسیر کی حقیقت اور جمع الجمع کی کیفیت بخوبی گوش گذار
کر کے فرمایا کہ اب حرف کا بیان سُنو **حرف** وہ ہے کہ اسم یا فعل سے ملکر معنی اُسکے مفید مطلب ہون

حروف کا بیان

وہ دو قسم ہین تہجی و معنوی **حروف تہجی** بست و ہشتگانہ کا حال ہم تمھین ابتدا مین سمجھا چکے ہین مگر اُنکے معنے
اور خاصیتین جداگانہ ہین چنانچہ ہم اُنکا بیان اسوقت مناسب جانتے ہین **الف** بمعنی مرد مجرد و جواد و سخی
اور یہ حرف کئی خواص رکھتا ہے جیسے کبھی فاعل کے واسطے چنانچہ دانا و بینا وغیرہ اور کبھی عطف کے واسطے
جیسے تکاپو اور شبا روز وغیرہ اور کبھی اتصال کے واسطے جیسے لبالب اور دمادم وغیرہ اور کبھی دعائیہ
جیسے دہاد اور کناد وغیرہ اور کبھی کثرت کے واسطے جیسے بسا اور خوشا وغیرہ اور کبھی مصدر کے واسطے
جیسے درازا وغیرہ اور کبھی قسم کے واسطے جیسے حقا وغیرہ اور کبھی تشکلم کے واسطے جیسے دلا وغیرہ اور کبھی ندا کے
واسطے جیسے پروردگارا وغیرہ اور کبھی ندبہ یعنی افسوس کے واسطے جیسے دریغا حسرتا دردا وغیرہ غرض اسی طرح

قسمین حروف

ہر حرف کی بہت کچھ خاصیتین ہین چنانچہ الف پچیس خواص رکھتا ہے **بے** بمعنی مرد کثیر الجماع یعنی جو شخص عورتون
سے بہت شوق رکھتا ہو **تے** یعنی خمیر اور شیر دوشیدہ **ثے** بمعنی چیز نرم اور چشم زخم یعنی نظر بد **جیم**
بمعنے شتر مست اور سوار شتر **حے** بمعنی زن طویل القامت اور تیز زبان **خے** بمعنی موے گردن و موے
سُرین **دال** بمعنی زن فربہ و رہنما و دلیل **ذال** بمعنی تاج خروس اور مرغ کا بانگ دینا **رے** بمعنی مرد
کینہ جو اور کفچۂ خرد **زے** بمعنی زن بدخو اور مرد بسیار خوار **سین** بمعنی مرد فربہ اور جو شخص بہت کھاتا ہو
شین بمعنی مرد دوندہ اور جو شخص بہت عورتین رکھتا ہو اور بالفتح بمعنی عیب **صاد** بمعنی صحیح اور درخت
تخ اور وہ مرغ جو خاک مین لوٹتا ہو **ضاد** بمعنی جنگ و خصومت اور جو خروس ماکیان پر آواز کرے **طوے**
بمعنی مرد حریص اور شادی کتخدائی **ظوے** بمعنی زن بزرگ پستان اور پستان پیر زن کو بھی کہتے ہین **عین**
بمعنی چشم اور چشمۂ آفتاب اور ناف شتر اور نقش ہر چیز اور جاسوس اور مال نقد اور برادر حقیقی اور مرد
بزرگوار اور ترازو اور دیدبان اور زر اور ذات اور کوہان شتر اور چشم زخم اور ابر قبلہ رو اور آشکارا اور
خبر اندیش اور گھٹنے کی آنکھ اور بارش کی جھڑی اور ہر چیز عمدہ اور بکسر اول بمعنی فراخ چشم جیسے حور العین اور
گاو وحشی اور ہل ہانکنے کا بیل **غین** بمعنی تشنگی اور ابر سیاہ اور بلبل **فے** بمعنی کف دریا اور گرداب **قاف** بمعنی

مرد تونگر اور مستغنی اور مرد متقی اور کوہ لاجورد کہ جو اطراف عالم مین حلقہ زن ہی کاف بمعنی مرد خشمناک اور کفایت کرنے والا لام بمعنی تیز اور زرہ اور کلاہ فقرا اور دفع نظر کے واسطے اطفال کے بناگوش پر جو سیاہی کا نشان دیتے ہین اُسکو بھی لام کہتے ہین میم بمعنی خرمائے دراز اور شراب نون بمعنی ماہی بزرگ اور دوات اور تنہ درخت اور ایک شہر کا نام بھی ہے واو بمعنی کوہان شتر ہے بمعنے افسوس اور رخسار کو دک پر تپانچہ مارنا ی بمعنے شیر عورت اور جانور کا دودھ کہ جو بعد بچون کے پینے اور یا دودھ لینے کے پستان مین باقی رہجائے اب حروف معنوی کا حال سُنو کہ وہ کئی قسم ہین چنانچہ حرف ضمائر جو ضمیر کے واسطے آتے ہین جیسے فارسی ہین ش غائب کے واسطے اور ت حاضر کے واسطے اور م متکلم کے واسطے اور اُردو مین یہ اور وہ وغیرہ اور حروف تشبیہ جیسے فارسی مین چو کن چو بچون ہمچو مانند مثل سان شبیہ رنگ وغیرہ اور اُردو مین سا اور ایسا اور جیسا اور ویسا اور چنانچہ وغیرہ اور حروف مواضع کہ جو کثرت اور ظرفیت کے واسطے مستعمل ہین جیسے لاخ زار سار ستان وغیرہ سنگلاخ اور کوہسار اور لالہ زار اور گلستان و دبستان وغیرہ مین اور اُردو مین دان اور خانہ وغیرہ الفاظ فارسی اور سالہ اور گھر وغیرہ الفاظ ہندی دونون صورتین مروج ہین جیسے ناگردان او گالدان اور گاڑہی خانہ گھی خانہ اور دھرم سالہ گاؤسالہ اور عجائب گھر ڈاک گھر وغیرہ اور حروف صفت جیسے مند اور ور اور ناک خردمند ہنرور خطرناک وغیرہ ہین اور حروف شک جیسے باشد اور آیا اور بود اور شاید فارسی مین اور خدا جانے دیکھیے دیکھا چاہیئے اور شاید کہ اور ہوگا اور واللہ اعلم اُردو مین آتے ہین اور حروف تمنی جیسے فارسی مین کاش اور کاشکے وغیرہ اور اُردو مین کیا ہوتا اور خوب ہوتا اور کیا خوب ہو کیا اچھی بات ہو وغیرہ آتا ہی اور حروف استفہام کہ جو سمجھنے اور سمجھانے سے متعلق ہین اسکے واسطے فارسی مین چہ کہ چیست کیست چرا چون کے کجا چگونہ کدام وغیرہ اور اُردو مین کیا اور کون اور کب اور کہان اور کس کا وغیرہ مقرر ہین استفہام کسی بات کے دریافت کرنے کا نام ہی اُسکی تین قسمین ہین اول استفہام اقراری جس سے اقرار دریافت ہو جیسے تم دانا نہین ہو تو اور کون ہے یعنی تم دانا ہو دوم استفہام انکاری کہ اُس سے انکار معلوم ہو جیسے کیا دنیا مین ہمیشہ رہوگے یعنی ہمیشہ نہ رہوگے سوم استفہام استخباری جس مین انکار ہو نہ اقرار اور اُس سے صرف کوئی خبر پوچھین جیسے تمہارا کیا نام ہی یا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اور کب جاؤگے وغیرہ غرضکہ اسی طریق پر حروف نسبت اور حروف حفاظت اور حروف کون اور حروف لیاقت اور حروف اشارات اور حروف تنبیہ اور حروف عطف اور حروف جار اور حروف تردید اور حروف ندا اور حروف ایجاب اور حروف تفسیر اور حروف کنایہ اور حروف اصوات اور حروف مفاجات اور حروف مدبہ و افسوس اور حروف

بیان حروف معنوی

استفہام کا بیان

شرط و جزا اور حروف تعظیم اور حروفِ تصغیر و تحقیر اور حروف تعجب اور حروف استثنا کہ جو مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ
مین آتے ہین اور استثناے متصل و منفصل اور حروفِ زوائد و تحسین کلام اور تاج الکلام و اوا خرالکلام یعنے
جو حرف کلام مین اول و آخر واقع ہوتے ہین اور زیادات و محذوفات و مقدرات کے تمام و کمال قاعدے
اور مثالین بآئین شائستہ و طریق معقول بیان کرکے ہر ایک کی حقیقت اور کیفیت شہزادۂ خرد پرور کو حسب دلخواہ
سمجھادی پھر فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ اب کچھ علم نحو بھی سیکھ لو کہ اس علم کے ذریعے سے کلام کرنے کی ترکیب

علم نحو کا بیان

اور فعل فاعل مفعول اور مبتدا و خبر معلوم ہو جاتی ہی دو کلمون کے باہم ملانے کو ترکیب کہتے ہین اور سخن مین لفظ
دو قسم پر مستعمل ہی مفرد و مرکب مفرد وہ لفظ ہی کہ جو تنہا ایک معنی پر دلالت کرے اسکی تین قسمین ہین اسم
فعل حرف کہ جسکی بحث علم صرف سے متعلق ہی اور وہ سب ہم تمھین یاد دلوا چکے ہین اور مرکب وہ لفظ ہے جو
دو کلمے یا زیادہ کلمون سے حاصل ہو وہ دو قسم ہے مفید و غیر مفید مرکب غیر مفید وہ ہے جسکے سُننے

مرکب غیر مفید کا بیان

والے کو فائدہ کامل حاصل نہ ہو بلکہ دوسری بات کا منتظر رہے اور اُسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہین جیسے
زید کا غلام اور مرکب ناقص ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتا ہی بغیر اور لفظون کے جملہ نہین ہو سکتا اسیواسطے اسکا اور مفرد کا
ایک حکم ہے اسکی چار قسمین ہین اول مرکب اضافی یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت کرین جیسے

مرکب اضافی

فارسی مین مکانِ زید مکان مضاف ہی اور زید مضاف الیہ اور مکان کے نون پر جو کسرہ ہی اُسکو اضافت کہتے ہین
اُردو مین ہمیشہ مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہوگا جیسے زید کا مکان پس زید مضاف الیہ ہی اور کا علامت اضافت
اور مکان مضاف ہی اگرچہ مضاف بھی مقدم ہوتا ہی مگر فصیح وہی ہی محققین کے نزدیک اضافت پچیس قسم سے
بھی زیادہ ہی مگر محاورۂ اُردو مین یہ چار قسم بہت مستعمل ہین اول اضافت تخصیصی جس مین مضاف خاص ہو
واسطے مضاف الیہ کے جیسے میرا دوست دوم اضافت تملیکی جس مین مضاف ملک ہو مضاف الیہ کی
جیسے میری کتاب سوم اضافت بیانی یعنی مضاف الیہ مضاف کا بیان ہو اور دونون ایک ہو سکتے ہون
جیسے لوہے کی میخ یہان لوہا بیان ہی میخ کا اور دونون ایک ہو سکتے ہین اور اضافت توضیحی بھی اسی مین
داخل ہی جیسے شہر بریلی چہارم اضافت ظرفی جسمین مظروف مضاف ہو اور ظرف مکان یا ظرف زمان مضاف الیہ
جیسے دریا کا پانی پانی مضاف ہی اور مظروف یعنی ظرف مین کی چیز اور دریا مضاف الیہ اور ظرف مکان ہی یا جیسے
سونے کا وقت سونا مظروف مضاف الیہ اور وقت مضاف اور ظرف زمان آپ سُنو کہ ان چارون اضافتون
مین اگر مضاف ثبوت درحقیقت مضاف الیہ کے لیے ہو سکتا ہو تو اضافت حقیقی کہین گے جیسے میرا گھوڑا کہ یہان
مضاف یعنی گھوڑے کا ثبوت متکلم کے واسطے اصل مین ممکن ہی اسلیے یہ اضافت حقیقی ہی اور اگر حقیقت مین
کچھ نہ ہو بلکہ صرف کہنے والے نے مضاف الیہ کو ایک امر خیالی فرض کرکے کوئی مضاف اُسکا بیان کیا ہو تو اُسکو

اضافت مجازی کہین گے جیسے ہوش کا سر اور فکر کا پانٔون کہ ہوش اور فکر کوئی ایسی چیز نہین ہی جو سر پانٔون رکھتی ہو
مگر خیال مین اُنکو صاحب سر و پا فرض کرلیا اور پھر سر اور پانٔون کو اُنکی طرف مضاف کیا اہی لیے یہ اضافت مجاز مین
داخل ہی اور اضافت تشبیہی وہ ہے جسمین مشبہ کو مشبہ بہ کی طرف مضاف کیا کرتے ہین جیسے تیرون کا مینھ یعنی تیر
مانند مینھ کے دوم مرکب توصیفی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنایا جائے اس ترکیب مین جو لفظ کہ ذات پر دلالت
کرے خواہ وہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر اُسکو موصوف جانو اور جس سے کچھ بھلائی یا بُرائی معلوم ہوتی ہو اُسکو صفت
سمجھو جیسے اچھا آدمی اور مین ناتوان اس مین آدمی اور مین موصوف ہین اور اچھا اور ناتوان صفت اور ار
دو مین یہی محاورہ فصیح ہے کہ صفت کو موصوف سے اول بیان کرین جیسے اچھا آدمی اور فارسی مین موصوف
مقدم ہوتا ہی تو اُسپر کسرہ پڑھتے ہین جیسے ترکیب اضافی مین چنانچہ مرد نیک ورنہ آخر ساکن پڑھین گے
جیسے نیک مرد اور اُسکو اضافت مقلوب کہتے ہین اور صفت دو قسم ہے مدح یعنی تعریف اور ذم یعنی مذمت
سوم مرکب امتزاجی جو دو لفظ ملکر ایک ہوجائین اور اُن مین دو ہونے کی تمیز باقی نرہے جیسے بغداد کہ یہ لفظ
باغ اور داد سے مرکب ہی یعنی نوشیروان عادل نے ایک باغ بنوایا تھا اور آٹھوین روز وہان اجلاس فرماکر
خود بہ نفس نفیس ہر مقدمہ فیصل کیا کرتا تھا اب کثرت استعمال سے دونون ایسے مل گیے کہ تمیز نہین ہوتی چہارم
مرکب غیر امتزاجی کہ جسکے اجزا ملکر ایک نہ ہوگئے ہون بلکہ جدا جدا سمجھ مین آئین جیسے اکبر آباد اور شاہجہان آباد وغیرہ
اے خرد پرور مرکب غیر مفید کی یہ چار قسمین تھین جو ہم نے بیان کین اب مرکب مفید کا بیان سنو مرکب مفید
وہ ہے کہ جسکے سننے والے کو اور کسی بات کا انتظار باقی نہ رہے بلکہ سنتے ہی متکلم کا مطلب دریافت ہوجائے کہ
کسی چیز کی خبر دیتا ہے یا کچھ خواہش وغیرہ ظاہر کرتا ہو اور مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہین جملہ دو چیز سے بنتا ہے
ایک مسند دوسرا مسند الیہ مُسْنَد حکم کو کہتے ہین اور مُسْنَد اِلَیہ جسپر حکم کیا جائے اسم مسند اور مسند الیہ دونون
ہوتا ہے فعل مسند ہوتا ہے اور مسند الیہ نہین ہوتا حرف نہ مسند ہوتا ہو نہ مسند الیہ اب یاد رکھو کہ جملہ دو قسم ہی خبریہ
اور انشائیہ جملۂ خبریہ دو قسم ہے فعلیہ اور اسمیہ جملۂ اسمیہ وہ ہی کہ اول جزو اُسکا اسم ہو اور وہ دونون اسم
ہوتے ہین یعنی دو اسم سے مرکب ہوتا ہے اس مین ایک کا نام مسند اور دوسرے کا نام مسند الیہ ہے
اور اس جملۂ اسمیہ مین مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور ایک حرف دونون مین باہم ربط پیدا
کرنے کے لیے لاتے ہین جیسے زید امیر ہے زید مبتدا امیر اُسکی خبر اور ہے حرف ربط اور جملۂ فعلیہ اُسے کہتے
ہین جو فعل اور فاعل سے ملکر بنے اس مین مسند کو فعل اور مسند الیہ کو فاعل کہتے ہین پس اگر فعل لازمی ہے
تو فعل اور فاعل سے جملہ تمام ہوگا اور فعل ناقص ہی تو اسم و خبر کو طلب کرے گا اور فعل متعدی ہی تو مفعول کی
بھی ضرورت پڑے گی اور یاد رکھو کہ کبھی ایک فاعل ہوتا ہی کبھی زیادہ اور اسی طرح کبھی ایک مفعول ہوتا ہے

مرکب توصیفی

مرکب امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی

مرکب مفید کا بیان

جملۂ خبریہ کا بیان

جملۂ اسمیہ

جملۂ فعلیہ

متعلقات فعل کا بیان

کبھی دو کبھی تین اور کبھی اس سے بھی سوا اور مفعول کی سب قسمین کہ جنکو متعلقات فعل بھی کہتے ہین چنانچہ **مفعول بہ** کہ جسپر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب پڑھو اس جملہ مین کتاب مفعول بہ ہے کہ پڑھنے کا فعل اسکے اوپر واقع ہوا اور **مفعول لہ** کہ جسکے باعث فعل کیا جاوے جیسے کاہلی کے سبب نہ پڑھا یہان کاہلی مفعول لہ یعنی علت پڑھنے کی ہے اور **مفعول فیہ** کہ جس مکان اور جس وقت مین فعل کیا جاوے جیسے گھر مین بیٹھا ہے یا شام کو آیا تھا گھر اور شام مفعول فیہ ہین اور مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہین اور **مفعول معہ** کہ جسکے ساتھ فعل واقع ہوا اور جو حال فاعل یا مفعول کا ہو وہی اسکا بھی ہو جیسے گنگا جمنا کے برابر ہو گئی اس مین برابر ہو گئی فعل ہے گنگا فاعل اور جمنا مفعول معہ کہ برابر ہونے مین فاعل کی شریک ہے اور **مفعول مطلق** کہ مصدر یا حاصل مصدر کسی فعل کا ہوتا ہے جو فعل سے اول یا آخر واقع ہو جیسے خوب چال چلا یا امیر کی بیٹھک بیٹھا یا اچھا کھیل کھیلو وغیرہ اور مطلق کے معنے بے قید ہین چونکہ اس مفعول مین کوئی حرف بہ یا فیہ یا لہ یا معہ جیسا کہ پہلے چارون مفعولون مین تھا نہین اسواسطے اسکو مفعول مطلق کہا اسی طرح جو ماضی کہ قریب اور بعید اور استمراری اور تمنائی اور احتمالی کی قید سے آزاد ہے اُسکو ماضی مطلق کہتے ہین اور یہ پانچون مفعول جو ہم نے بیان کیے متعلقات فعل کہلاتے ہین اور علاوہ انکے ایک اور بھی قسم ہے جسکو **مفعول مالم یسم فاعلہ** کہتے ہین اور فعل مجہول کا یہ مفعول ہوتا ہے فعل مجہول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہو جیسے زید مارڈالا گیا اس مین زید کا مارڈالنے والا معلوم نہ ہوا کہ کسنے مارڈالا پس یہ مفعول ایسا ہے کہ جسکے فاعل کا نام ونشان نہین اسواسطے خود فاعل کا قائم مقام بنجاتا ہے اور فعل لازمی کبھی مجہول نہین آتا متعدی مجہول ہوگا غرضکہ ان پانچون مفعولون کے سوا متعلقات فعل اور بھی ہین جیسے **حال** یعنی جو مفرد یا مرکب فاعل یا مفعول یا دونون کی ہیئت بیان کرے جیسے زید روتا ہوا جاتا تھا اس مثال مین روتا ہوا زید کا حال ہے جو کہ فاعل ہے جانے کا اور جاتا تھا فعل ماضی ناتمام اور زید اس حال کا ذوالحال ہوا فعل مین جسکا بیان ہوا اُسکو ذوالحال یعنی حال والا کہتے ہین اور حال مرکب مفید بھی ہوتا ہے جیسے زید کو مین نے دیکھا اور اُس کا باپ کھڑا تھا اس مثال مین اُس کا باپ کھڑا تھا حال ہے اور مرکب مفید جس طرح مثال اول مین روتا ہوا حال تھا اور مرکب غیر مفید اور تمیز یعنی جس سے شک رفع ہو جیسے دو سیر مٹھائی دو سیر مین شک تھا کہ کیا چیز مگر مٹھائی سے شک رفع ہو گیا اس لیے مٹھائی تمیز ہے اور جس شے سے تمیز ہوتی ہے اُسکو ممیز کہتے ہین چنانچہ اس مثال مین سیر کا لفظ تھا اور جار مجرور کہ یہ بھی ہمیشہ فعل کے متعلق ہوتے ہین اور فعل خواہ کسی قسم کا ہو یعنی لغوی یا اصطلاحی یا معنی فعل یا مشابہ فعل لغوی و اصطلاحی کا بیان ہم بیشتر کر چکے اور معنی فعل جیسے بس ہے اسکے یہ معنی ہین کہ کفایت کرتا ہو ایسے نامونکو جو فعل کے معنی مین مستعمل ہوتے ہین اسماے افعال کہتے ہین اور وہ جاری مجری یعنی فعل کے قائم مقام ہو کر فعل کے مانند فاعل اور مفعول چاہتے ہین

اور مشابہ فعل اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت وغیرہ کو کہتے ہین اور کبھی فعل محذوف ہوگا مگر قرینے سے مقدر
مانا جاتا ہو اور جار و مجرور اُسکے ساتھ متعلق کیے جاتے ہین جیسے کسی نے ایک شخص کو جاتے ہوے دیکھا اور
پوچھا کہ کدھر اسکا یہ مطلب ہو کہ تم کدھر جاتے ہو اُسکے جواب مین اُسنے کہا کہ بازار یعنی مین بازار کو جاتا ہون اور جملۂ
اسمیہ مین کبھی خبر مقدم اور مبتدا مؤخر بھی لاتے ہین جیسے احمق ہی زید احمق ہی خبر مقدم اور زید مبتدا مؤخر بس خبر مقدم
اپنے مبتدا مؤخر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا علیٰ ہذا القیاس **جملۂ انشائیہ** وہ ہے کہ سننے والے کو فائدہ تام ہو
مگر اُسکے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہ سکین اسکی نو قسمین ہین **اول** امر جیسے پڑھو اچھا لکھو خوش رہو
وغیرہ **دوم** نہی جیسے شرارت مت کرو بری صحبت مین نہ بیٹھو وغیرہ مگر فی زمانا مت کا لفظ نہی کے واسطے
متروک ہی **سوم** استفہام جیسے تم کہان گئے تھے تمھارا نام کیا ہی یہ کیا چیز ہی وغیرہ **چہارم** تمنی یعنی ایسے
جملے جن مین کسی ممکن یا غیر ممکن چیز کی آرزو اور تمنا پائی جائے جیسے کیا خوب ہوتا جو تم لکھ پڑھ جاتے یا کیا اچھا
ہو جو آدمی کے پر ہو جائین وغیرہ **پنجم** ندا جیسے اے لڑکو ادھر متوجہ ہو وغیرہ **ششم** عرض یعنی مخاطب کو کسی
کام کے واسطے آمادہ و برانگیختہ کرنا جیسے تم کیون نہین محنت کرتے کہ تمکو انعام ملے وغیرہ **ہفتم** قسم یعنی وہ جملہ جو
قسم سے بنے اور قسم اُسکو کہتے ہین کہ خود کسی چیز کو لازم کرین یا مخاطب کو کسی بات کا یقین دلائین خواہ وہ خدا کے
نام سے ہو یا اور کسی بڑی شے اور عزیز چیز کے نام سے مثلاً خدا کی قسم مین رشوت نہ لونگا یا بخدا کہ اس مین
شک نہین یا آپ کی جان عزیز کی قسم کہ مین سچ کہتا ہون وغیرہ جس چیز کی قسم کھاتے ہین اُسکو مقسم بہ
اور بعد اُسکے جو جملہ واقع ہوتا ہے اُسکو جواب قسم کہتے ہین جیسے اوپر کی مثال مین خدا مقسم بہ اور
رشوت نہ لونگا جواب قسم ہے **ہشتم** تعجب جیسے واہ واہ بہت خوب ہی اور سبحان اللہ کیا کہنا وغیرہ **نہم** عقود
یعنی وہ جملے جو معاملات کے وقت بولتے ہین جیسے کوئی کہے کہ مین کتاب بیچتا ہون اور کوئی کہے کہ مین خریدتا ہون
تو یہ دونون جملے عقود اور انشائیہ ہین اب سنو کہ اگر مضامین مین با فاعل و مفعول وغیرہ ہونے مین ایک کلمہ
جو دوسرے کلمے کا شریک ہو اُسکو تابع کہتے ہین اور اُسکی چھ قسمین ہین **اول تاکید** اسکی دو قسمین ہین لفظی
اور معنوی **تاکید لفظی** لفظ کے مکرر لانے سے ہوتی ہی یہ تاکید اسم فعل حرف سب مین آتی ہی اسم کی
مثال جیسے زید آیا ہے زید پہلا زید متبوع ہی اور دوسرا تابع یعنی سننے والا شاید کسی اور کا آنا سمجھا ہو
یا اچھی طرح خیال نہ رکھتا ہو تو دوبارہ زید کہنے سے معلوم ہوا کہ آنے والا زید ہی کوئی دوسرا نہین اور فعل کی
مثال جیسے آرا مارا زید نے اور حرف کی مثال جیسے ان ہان ہم نے کیا ہے اور **تاکید معنوی** وہ ہے
جو دوسرے لفظون سے ہو جیسے زید خود آیا ہے اس مین خود کا لفظ تاکید ہی علیٰ ہذا القیاس **دوم** نعت یعنی
صفت **سوم** بدل اسکی چار قسمین ہین **اول** بدل کل جیسے کسی سے کہین کہ لے شخص احمد تیرا بھائی

جملۂ انشائیہ کا بیان

توابع کا بیان

کھڑا ہے احمد مبدل منہ ہی اور تیرا بھائی بدل کل ہوا یہان مبدل منہ اور بدل کے ایک ہی معنی ہین **دوم** بدل
بعض یعنی بدل اپنے مبدل منہ کا جزو ہو جیسے یہ کتاب مین سے اُسکا ورق پھاڑ ڈالا ہی یہان کتاب مُبدل منہ ہی
اور اُسکا ورق بدل بعض اور مبدل منہ کا جزو ہے **سوم** بدل اشتمال جو مبدل مُنہ کا نہ کل ہو نہ جزو بلکہ متعلق ہو جیسے
یہ کتاب اُسکا جزدان اچھا ہے اس مین جزدان نہ کتاب کا کل ہے نہ جزو بلکہ کتاب سے متعلق ہی **چہارم** بدلِ
غلط جو غلطی کے بعد واسطے صحت کے بولا جاے مثلاً بولنا منظور تھا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیے اور بیساختہ زبان سے
نکل گیا کہ گھر کو بعد اُسکے فوراً کہا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیے اس صورت مین گھر مبدل منہ ہوگا اور مدرسہ بدلِ غلط **چہارم**
عطف بیان یعنی جو ایک چیز کے دو نامون مین سے زیادہ مشہور ہو اور اُسکو عرف بھی کہتے ہین جیسے
محمد جلال الدین اکبر شاہ اسمین محمد جلال الدین معطوف علیہ اور اکبر شاہ عطف بیان ہی اور یاد رکھو کہ بدل کل
اور عطف بیان مین بہت کم فرق ہی **پنجم عطف بحرف** جیسے زید کا غلام اور اُسکا نوکر آیا ہی اسمین زید کا غلام معطوف علیہ
اور اُسکا نوکر معطوف ہی اسی طرح عطف جملہ کا جملہ پر یعنی مرکب کا مرکب پر بھی آتا ہی جیسے احمد آیا ہی اور محمود جاتا ہے
اس مین اوّل جملہ معطوف علیہ ہی اور دوسرا معطوف **ششم تابع مہمل** جو لفظ بے معنی صرف زینت کلام کیواسطے
بولا جاتا ہی جیسے روٹی ووٹی اور پانی وانی مگر یہ اُردو مین بہت مروج ہی اسکا قاعدہ یہ ہی کہ کسی کلمہ کے حرف اول
کو واو سے بدلکر اس قسم کا تابع بناتے ہین اور واو پر وہی حرکت ہوتی ہی جو کلمہ کے حرف اول پر تھی جیسے جزدان
وزدان اور کتاب وتاب اور قلم ولم وغیرہ اور کبھی اور طرح سے بھی آتا ہی لے خردپرور ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے
کہ **اول** مضاف بغیر مضاف الیہ کے جملہ کا جزو نہ ہوگا **دوسرے** موصوف ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا **تیسرے**
معطوف علیہ کو ہمیشہ معطوف کی ضرورت ہی **چوتھے** موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا **پانچوین** ذوالحال کہ حال کا
محتاج رہتا ہی **چھٹے** اسم اشارہ کہ بدون مشار الیہ لفظی یا مقدیہ کے نہ ہوگا **ساتوین** مبدل مُنہ کہ بدل کے
ساتھ ہوگا **آٹھوین** مشبہ بہ کہ مشبہ کے ساتھ ہوتا ہی **نوین** مستثنیٰ منہ کہ بغیر مستثنیٰ کے نہین آتا **دسوین** مفسر کہ ہمیشہ
مفسّر کے ساتھ ہوگا **گیارھوین** عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ آئے گا **بارھوین** تمیز کہ ہمیشہ تمیز کے
ہمراہ واقع ہوگا **تیرھوین** مبین کہ ہمیشہ بیان کے ساتھ ہوتا ہی **چودھوین** جار کہ ہمیشہ مجرور کے ساتھ
ہوگا **پندرھوین** افعال ناقصہ کہ ہمیشہ اسم و خبر کو طلب کرتے ہین اور جملہ بھی چند اقسام پر منقسم ہی
چنانچہ جس جملہ سے کلام شروع ہوا اُسکو **جملۂ مفتتحہ** اور جس مین کسی چیز کی صفت ہو اُسکو **جملۂ وصفیہ** اور جو جملہ
موصول کا صلہ واقع ہو اُسکو **جملۂ موصولہ** اگر کسی چیز کا حال واقع ہو تو **جملۂ حالیہ** اور بدل ہو تو **جملۂ مبدلہ**
اور تمیز پر مشتمل ہو تو **جملۂ ممیزہ** اور کسی چیز کی تاکید ہو تو **جملۂ موکدہ** اور کسی چیز کی تفسیر ہو تو
جملۂ مفسرہ اور تشبیہ پر متضمن ہو تو **جملۂ تشبیہیہ** اور جو ایک جملہ دوسرے جملہ پر عطف ہو تو **جملۂ معطوفہ**

اور جملہ مین استثناء ہو تو جملۂ استثنائیہ اور کسی چیز کی علت ہو تو جملۂ معللہ اور جملہ متضمن شرط ہو تو جملۂ شرطیہ
اور جملہ مین سوال معلوم ہوتا ہو تو جملۂ استفہامیہ اور جملہ جواب ہو کسی سوال مقدر کا تو اُسکو جملۂ مستانفہ اور
ندا پر متضمن ہو تو جملۂ ندائیہ اور قسم پر شامل ہو تو جملۂ قسمیہ اور کسی چیز کے بیان پر مبنی ہو تو اُسکو جملۂ مبینہ
اور جو ماقبل و مابعد سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو تو جملۂ معترضہ اور جو ایک مضمون سے دوسرے مضمون
کی طرف پھر جاے گا تو جملۂ اضرابیہ اور اگر کوئی جملہ پہلے جملون سے پیدا ہوتا ہو تو اُسکو جملۂ نتیجیہ اور تعجب پر
مشتمل ہوگا تو جملۂ تعجبیہ اور جھڑکی ہو تو جملۂ تہدیدیہ اور تنبیہ ہو تو جملۂ تنبیہیہ اور جو دونون جملون کا
ایک مضمون ہوگا تو جملہ متوافقہ اور جو دونون جملون کا مختلف مضمون ہو تو جملہ متبائنہ کہتے ہین اور جو امر
ونہی پر مبنی ہوگا اُسکی تین قسمین ہین اگر بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہی تو اُس صورت مین جملۂ حکمیہ اور برابر
والے کے واسطے ہی تو جملہ التماسیہ اور چھوٹے کی جانب سے بڑے کی خدمت مین ہو تو جملۂ عرضیہ اور
اسی طرح بندہ کچھ خدا سے کہے تو جملۂ دعائیہ کہلاتا ہے پھر فرزانۂ روزگار نے شہزادۂ عالی وقار کو ہر جملہ کی
مثال اور ترکیب حسب دلخواہ سمجھادی خلاصہ یہ ہے کہ شہزادۂ بلند اقبال صرف و نحو بخوبی یاد کر چکا تو اُستاد والا نژاد نے
ارشاد کیا کہ تمنے بڑے جھگڑے سے فرصت پائی اب منطق کی بھی کچھ کیفیت دریافت کرلینی ضرور ہے
کہ کلام کے حسن و قبح اور عیب و صواب سے انسان بغیر اسکے واقف نہین ہو سکتا اس علم کے جاننے والونکو متکلمین
کہتے ہین جبتک انسان کو علم منطق مین دخل نہین حیوانِ ناطق کا اطلاق اُسپر خطا ہی بلکہ حیوانِ صامت ہی ہر چند [علم منطق کا بیان]
منطق کوئی خاص علم نہین لیکن حکیم ارسطاطالیس اُسکو سب علمون مین سے مستثنیٰ کرکے اپنی تصنیف مین بزبان
یونانی لکھتا ہے کہ اگرچہ کچھ منطق جداگانہ علم نہین ہی مگر اُسکو تحصیل علوم اور فصاحت و بلاغت اور سلامت بیان کے
واسطے ایک نہایت عمدہ و کارآمد معاون اور بہت اچھا چلتا ہوا اوزار سمجھنا چاہیے ای شہزادۂ خرد پرور حضرت
پروردگار نے انسان کو وہ قوت دراکہ عنایت فرمائی ہی جسمین اشیاء کی صورتین اسطرح منتقش ہوتی ہین جسطرح
آئینہ مین لیکن آئینہ مین صُوَر محسوسات کے سوا کچھ حاصل نہین ہوتا اور قوت مدرکۂ انسان مین صور محسوسات
اور معقولات دونون جلوہ گر ہوتے ہین محسوس وہ ہی کہ کسی حواس پنجگانہ ظاہری یعنی باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ
لامسہ سے دریافت ہو اور معقول وہ ہی جو اُنسے مُدرک نہ ہو اور جو صورت قوت مدرکہ انسانی مین کہ جسکو ذہن
کہتے ہین حاصل ہوتی وہ دو قسم پر منقسم ہی تصور یا تصدیق تصور وہ ہی کہ جو حکم سے خالی ہو مثلاً تصور زید یعنی [تصور و تصدیق کا بیان]
فقط زید کی صورت کو ذہن مین لانا اور اگر اُسمین حکم ہو تو وہ تصدیق ہی مثلاً زید عقلمند ہی حکم اُسکو کہتے ہین کہ ایک
شے کو دوسری شے کے ساتھ منسوب کرین جیسے زید اور چیز ہی اور عقلمندی اور چیز ہی مگر جب کہا کہ زید عقلمند ہی
پس دونون مین نسبت پیدا ہو گئی اب سنو کہ حکم دو قسم ہی حکم بالایجاب اور حکم بالسلب ایجاب اثبات کو اور سلب

نفی کو کہتے ہین اور ایک چیز کی نسبت دوسری چیز سے خواہ بالایجاب خواہ بالسلب تین صورت پر ہو ایک
نسبت حملی دوسری نسبت اتصالی تیسری نسبت انفصالی اور ان نسبتون کا دریافت کرنا تصدیق ہے
اُسکو حکم بھی کہتے ہین اور سوا اسکے دوسری چیز کا ادراک تصور ہوتا ہو یاد رکھو کہ تصدیق مین بھی تین تصور موجود
ہین اول تصور منسوب الیہ جسکو محکوم علیہ کہتے ہین دوم تصور منسوب کا جسکو محکوم بہ کہتے ہین سوم تصور
نسبت درمیانی کا جسکو نسبت حکمیہ کہتے ہین مثلاً اس مثال مین کہ زید قائم ہے اول تصور زید کا کہ محکوم علیہ
ہے ضرور ہوگا دوم تصور قائم کا کہ محکوم بہ ہے سوم تصور اُس نسبت کا کہ جو درمیان زید اور قائم کے
موجود ہے جسکو نسبتِ حکمیہ کہتے ہین بعد ازان نسبتِ مذکور کا ادراک بروجہ ایجاب یا بصورت سلب حاصل
ہوتا ہے لیکن تصوراتِ ثلثہ مین سے اہل تحقیق کے نزدیک کوئی بھی تصدیق کا جزو نہین ہے اور تصور دو قسم
ہو ایک وہ کہ جسکا حصول استعانتِ نظری و فکری کا محتاج نہ ہو جیسے سیاہی و سفیدی اور حرارت و برودت کا
تصور اور اس قسم کو تصورات بدیہی ضروری کہتے ہین دوسری قسم وہ ہو جسکا حاصل ہونا محتاج نظری
و فکری ہو جیسے روح اور فرشتون اور جنات وغیرہ کا تصور ان کو تصورات نظری کہتے ہین اسی طرح
تصدیق بھی دو قسم ہے ایک تصدیق ضروری کہ محتاج نظری و فکری نہ ہو جیسے تصدیق اسکی کہ
آفتاب روشن ہو اور آتش گرم ہے دوسری تصدیق نظری کہ جسکے حصول مین نظر اور فکر کی احتیاج
ہو جیسے تصدیق اسکی کہ صانع عالم قدیم ہے اور عالم حادث ہو تصور نظری کو تصور ضروری سے اور تصدیق
نظری کو تصدیق ضروری سے بطریق فکر اور نظر کے حاصل کر سکتے ہین اور وہ اس سے عبارت ہو کہ دوسرے
تصورات یا تصدیقات سے ایک تازہ تصور یا تصدیق حاصل ہو جیسے حیوان کے تصور کو ناطق کے تصور سے
ملا کر کہے کہ حیوان ناطق اس سے انسان کا تصور کہ جو پہلے حاصل نہ تھا حاصل ہوتا ہے اسی طرح تصدیق
اسکی کہ عالم متغیر ہے ساتھ اس تصدیق کے کہ جو چیز متغیر ہے وہ حادث ہے جمع کرنے سے ایک نئی تصدیق حصول
ہوتی ہو یعنے اگر کہے کہ عالم متغیر ہے اور جو چیز متغیر ہے وہ حادث ہے اس سے تصدیق اسکی کہ عالم حادث
ہی حصول ہو جائے گی اہل منطق کی اصطلاح مین دوسرے تصورات سے جو تصور حاصل ہوتا ہو اُسکو
معرف اور **قول شارح** کہتے ہین اور دوسری تصدیقات سے جو تصدیق حاصل ہوتی ہے اُسکو
حجت اور **دلیل** کہتے ہین پس مقصود اس علم سے یہی ہو کہ معرف اور حجت کو سمجھنا چاہیئے اور معرف
و حجت فی الحقیقت معانی ہین کچھ الفاظ نہین مثلاً انسان کہ یہ حیوان ناطق کے معنی ہین پس لفظ سے
غرض نہین بلکہ معنے سے مطلب ہے اور حدوث عالم کی حجت قضایاے مذکورہ کے معنے ہین نہ الفاظ
اس صورت مین ہر چند الفاظ کی احتیاج نہین مگر چونکہ معانی سمجھنے سمجھانے کے واسطے عبارت و الفاظ

ضرور ہین اس لیے واجب ہوا کہ حال الفاظ پر دلالتِ معانی کے اعتبار سے نظر کرین اور دلالت وہ شے ہے
کہ جسکے معلوم کرنے سے دوسری شے پر علم حاصل ہوتا ہی اور جو لفظ جس معنے کے واسطے موضوع ہوا اگر اُس
معنے پر دلالت کرے تو اُسکو **دال بالمطابقت** کہتے ہین جیسے لفظ انسان کہ حیوان ناطق پر دلالت
کرتا ہے پس حیوان ناطق لفظ انسان کے تمام معنی ہین اور جو لفظ جزء معنی پر دلالت کرے اُسکو **دال بالتضمن**
کہتے ہین جیسے لفظ انسان کے معنی مین دو جزء ہین اول حیوان دوم ناطق اور جو لفظ اُس معنی پر دلالت کرے
جو اُسکے معنے موضوع سے خارج ہو مگر اُس لفظ کے واسطے لازم پڑے اُسکو **دال بالالتزام** کہتے
ہین جیسے علم و صنعت کی قابلیت لفظ انسان کے واسطے غرضکہ ہر چیز کی اُس حالت کو دلالت کہتے ہین جسکے
علم سے دوسری چیز پر علم حاصل ہو شے اول کو **دال** اور شے دوم کو **مدلول** کہتے ہین اور **وضع** ایک
شے کا دوسری شے کے ساتھ خاص کرتا ہی اس طرح پر کہ شے اول شے ثانی سے حاصل ہو پس دریافت ہوا
کہ وضع ایک سبب ہے اسبابِ دلالتِ وضعیہ مین سے اور وضع کو اُسمین دخل ہی اور یاد رکھو کہ **دلالتِ**
وضعیہ کبھی الفاظ مین ہوتی ہی جیسے لفظ انسان کہ حیوان ناطق پر دلالت کرتا ہی اور کبھی غیر الفاظ مین
بھی پائی جاتی ہی جیسے دلالت خطوط اور اشارات کہ فقط اُنکے وجود سے معنی سمجھ مین آجاتے ہین دوم **دلالت**
عقلیہ جیسے کسی دیوار کے پس پشت سے کوئی لفظ سنا جائے تو وہ وجود لافظ پر دلالت کرتا ہے
اور کبھی دلالت عقلیہ غیر الفاظ مین بھی ہوتی ہی جیسے دلالت مصنوعات کی وجود صانع پر سوم **دلالت**
طبعیہ جیسے دلالت اُح اُح کی کھانسی پر یعنی اگر کوئی اُح اُح کرے گا تو معلوم ہوگا کہ یہ کھانستا ہے اور
غیر الفاظ مین بھی پائی جاتی ہی جیسے غضب کی حالت مین رنگ سُرخ ہو جانا اور شرمندگی کے وقت زردی کا
مُنھ پر آجانا مگر ان سب دلالتون مین دلالتِ لفظیۂ وضعیہ سب سے زیادہ معتبر ہی اور لفظ دو قسم ہے
مفرد اور مرکب اور کبھی ایک اعتبار سے مفرد ہوتا ہی اور دوسرے اعتبار سے مرکب جیسے عبداللہ کہ باعتبار علم
ہونے کے مفرد ہے یعنی ایک شخص کا نام ہے اور باعتبار اضافت کے مرکب ہی یعنی مضاف اور مضاف الیہ اور
لفظ **مفرد** دو قسم ہے مفرد کلی اور مفرد جزئی خلاصہ یہ ہی کہ مفرد کلی سے نکرہ مراد ہے اور مفرد جزئی سے
معرفہ اب پھر سنو کہ مفرد کلی دو قسم ہی ایک کلی ذاتی دوسرا کلی عرضی **کلی ذاتی** وہ ہی کہ جو اپنی حقیقت جزئیات
سے خارج نہ ہو جیسے لفظ حیوان بہ نسبت انسان کے کلی ہی اور افراد حیوانات اُسکے جزئیات ہین اور **کلی**
عرضی اُسکے برخلاف جیسے لفظ ضاحک بہ نسبت انسان کے یعنی انسان بنفسہ ضاحک ہی برخلاف دوسرے
افراد حیوانات کے اور یاد رکھو کہ کلی ذاتی پانچ قسم ہے **جنس**[1] **نوع**[2] **فصل**[3] **خاصہ**[4] **عرض عام**[5] جنس کی
مثال **حیوان** کہ سب حیوانات اور انسان پر اسکا اطلاق ہو سکتا ہی نوع کی مثال **انسان** یعنی آدمی کہ زید

دلالت کا بیان

مفرد کا بیان

اور عمرو اور بکر وغیرہ پر سوا حیوانات کے اطلاق ہو سکتا ہو فصل کی مثال **ناطق** یعنی باتین کرنے والا جسکے سبب سے انسان کی تمیز ہو سکتی ہو خاصہ کی مثال **ضحک** یعنی ہنسنا کہ انسان مین بالخاصیت موجود ہو اور حیوانات مین نہین عرض عام کی مثال **مشی** یعنی چلنا کہ کل انسان اور اکثر حیوانات کی نوع مین موجود ہے اور مخفی نرہے کہ لفظ **مرکب** بھی دو قسم ہے **مرکب تام** اور **مرکب غیر تام** مرکب تام وہ ہو کہ سکوت اُسپر صحیح ہو اور مخاطب کو انتظار نہ رہے جیسے زید قائم ہے پس زید مبتدا اور قائم خبر ہے مگر اہل منطق کی اصطلاح مین مبتدا کو **محکوم علیہ** اور **موضوع** اور خبر کو **محکوم بہ** اور **محمول** کہتے ہین اور **مرکب غیر تام** کہ جسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہین وہ ہو کہ متکلم کا سکوت اُسپر صحیح نہو جیسے مرکبات دو اسم یا دو فعل یا دو حرف کا اور حکماے منطق کی اصطلاح مین معرف چار قسم ہو اول **حد تام** کہ جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہوتی ہو جیسے حیوان ناطق دوم **حد ناقص** کہ جنس بعید او فصل قریب سے مرکب ہوتی ہو جیسے جسم ناطق سوم **رسم تام** کہ جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے حیوان ضاحک چہارم **رسم ناقص** کہ رسم بعید اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے موجود ضاحک اور یہ چارون مثالین انسان کی تعریف مین ہین اے خرد پرور تصورات مین الفاظ و معانی سے بحث ہو اور تصدیقات مین قضایا سے چونکہ قضایا بے الفاظ و معانی کے نہین ہین اسواسطے اول تصورات کا بیان کیا گیا اب تصدیقات کا حال سنو عزیز من خلاصہ یہ ہے کہ **تصدیقات** مین پانچ بحث ہین **بحث اول قضایا** مین معلوم کرنا چاہیے کہ قضیہ تین قسم ہے حملیہ اور شرطیہ متصلہ اور شرطیہ منفصلہ اور ان تین قضیون مین ہر قضیہ یا موجبہ ہوگا یا سالبہ اگر دو لفظ مفرد ہین اُسکو **قضیۂ حملیہ** کہتے ہین جیسے زید قائم ہو پس زید اور قائم دو لفظ مفرد ہین اور **قضیۂ شرطیہ متصلہ** دو قضیون پر مشتمل ہوگا اسی طرح **قضیۂ شرطیہ منفصلہ** بھی **بحث دوم** تناقض مین اور وہ عبارت ہو دو قضیونکے خلاف سے کیفیت اور کمیت اور جہت اور ایجاب و سلب مین **بحث سوم** عکس کے بیان مین عکس اُس سے عبارت ہے کہ موضوع کو محمول اور محمول کو موضوع کرتے ہین اسطرح پر کہ ایجاب و سلب اور صدق و کذب اپنی حالت اصلی پر برقرار رہین **بحث چہارم** حجت کے بیان مین حجت تین قسم ہو اول قیاس یعنی حال کلی سے حال جزوی پر دلیل ثابت کرنی **دوم** استقرا یعنی حال جزوی سے حال کلی پر ثبوت دلیل سوم تمثیل یعنی ایک حال جزوی سے دوسرے حال جزوی کے معنی مین شراکت باہمی پیدا کرنے کے لیے دلیل لانی پس **استقرا** اور **تمثیل** مفید ظن اور **قیاس** مفید یقین ہوتا ہو اور تحصیل تصدیقات کے باب مین قیاس بہت عمدہ شے ہو **بحث پنجم** قیاس کے بیان مین قیاس دو قسم ہو قیاس **اقترانی** اور قیاس **استثنائی** قیاس استثنائی وہ ہو کہ جس مین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو جیسے اگر یہ آدمی ہوگا حیوان ہوگا لیکن آدمی ہو پس حیوان ہے لیکن حیوان نہین ہے پس آدمی نہوگا اور قیاس اقترانی وہ ہو

جس مین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل موجود نہین ہو تب جیسے سب انسان حیوان ہین اور سب حیوان حساس ہین اور اس کا نتیجہ یہ کہ سب انسان حساس ہین مقدماتِ قیاس مین ذکور نہین ہو الغرض تمام علم منطق کی کیفیت بوجہ احسن دلنشین کر کے **علم اخلاق** بھی بخوبی تعلیم فرمادیا خلاصہ یہ ہو کہ چھ مہینے کا عرصہ منقضی ہوا اور وہی روز امتحان پیش آیا اس مدت مین جسقدر علم کی آمدنی اور محنت کا خرچ ہوا تھا شہزادہ نے اُستاد کی خدمت مین ایک روز پیشتر سے اُسکا حساب پاک کردیا تھا صبح کو شہریار عرش وقار نے وزیر اعظم کو فرزانۂ روزگار کی خدمت مین روانہ کیا اور دربار دُربار مین یاد فرمایا —

امتحان دوم

مؤلف

ادب سے بلبل قدم نہ رکھے چمن مین جبتک نہ گل بُلائے	ہزار کھینچے بہار دامن ہزار دل اُس کا کلبلائے

حسب الطلب سلطانِ عالی نسب وخسروِ والاحسب خرد پرور صاحب ادب اور فرزانۂ روزگار روشن نفس مع دستور المعظم شعورِ سخن رس بارگاہ عالی مین جلوہ فرما ہوے بادشاہ سلامت نے بدستور قدیم اعزاز وتکریم کی شرطین ادا کین پھر فرمایا کہ اے خرد پرور اس عرصہ مین کیا کیا باتین حاصل ہوئین اول بیان کرو پھر سوال کیا جائے شہزادۂ دانادل نے عرض کی کہ حضور معلی اس کمترین نے پہلے علم صرف ونحو مین کوشش بلیغ کی ہو بادشاہ نے کہا کہ صرف کسے کہتے ہین اور نحو کس کا نام ہے شہزادہ نے بیان کیا کہ صرف اُم العلوم ہو اس مین کلمہ سے بحث کیجاتی ہو اور نحو مین کلام سے اس گفتگو کے اثناء مین ایک عالمِ جیّد جو وہان حاضر تھا بولا کہ اے شہزادۂ عالیجناب میرا ایک سوال ہو اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مین جو بات انسان کے دہن سے برآمد ہوتی ہو وہ تین قسم ہے یا اسم یا فعل یا حرف پس اگر مفرد ہے تو اُسے کلمہ کہین گے اور وہ صرف سے متعلق ہوگا اور اگر دو تین کلمے باہم ہین پس وہ مرکب مفید ہوگا یا غیر مفید اسکی ترکیب نحو سے متعلق ہو شہزادہ نے کہا مولانا یہ جو آپ نے بیان کیا اسکو تو مبتدی بھی جانتے ہین مگر مطلب کی بات ارشاد کیجئے کہ مین جواب گذارش کرون اُس عالم دانا نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے **سوال** بھلا وہ کونسا کلمہ ہے جسمین یہ تینون صفتین موجود ہون کہ باعتبار کیفیتِ معنی کے وہی کلمہ اسم بھی ہو اور فعل بھی ہو اور حرف بھی ہو یہ بات سنتے ہی ہر ایک پر عالم حیرت طاری ہوا کہ آجتک اسطرح کا سوال علم صرف ونحو مین کبھی نہ سُنا تھا مگر شاہزادہ نے اُسی وقت یہ جواب دیا **جواب** مولانا یہ **کلمہ دَر** ہو یعنی جسوقت بیچ یا مین کے معنی مین آیا حرف ہو اور جب دریدن کے مصدر سے امر بنایا گیا فعل ہو اور دروازے کے معنی مین یہی کلمہ اسم بھی ہو مگر بڑا تعجب ہو کہ حضرت نے دو صفتین

اور بیان نہ کین یعنی وہی کلمہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو نہ حرف اور وہی کلمہ مہمل بھی ہو اُس عالم نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی
خرد پرور نے جواب دیا کہ حرف کی یہ صفت ہی کہ دوسرے کلمے سے ملانے کے بغیر معنے اُسکے مفید مطلب ہو سکین
مگر جسوقت صرفیونکی اصطلاح مین زائد کہلاتا ہو اُسدم نہ اسم کے معنے دیتا ہو نہ فعل کے نہ حرف کے اور جو کلمہ کچھ
معنے نہ رکھتا ہو وہ مہمل کہلاتا ہے اسی طرح بر کہ حرف ہی اوپر اور بر کے معنی مین اور اسم ہی ثمرہ و میوہ اور آغوش
و بغل کے معنی مین اور فعل ہی بُردن مصدر کے امر حاضر ہونے سے اور زائد بھی آتا ہی پس پانچ صفتین اس کلمہ مین
موجود ہین یہ سنتے ہی ہر طرف سے شور تحسین بلند ہوا اور صرف اور نحو کا اسی قدر امتحان پر فیصلہ ہو گیا

تحصیل منطق

پھر شہزادہ نے کہا کہ مین نے بعد اسکے علم منطق تحصیل کیا اتنے مین اُن چارون وزیرون مین سے وزیر اول
نے کہا کہ **شکل بدیہی الانتاج** جو منطق کی **شکل اول** ہے اُسکی کیفیت بیان فرمائیے شہزادے نے
کہا کہ سُنئیے شکل مرکب ہوتی ہی دو قضیون سے قضیۂ اول کو صُغریٰ اور قضیۂ دوم کو کُبریٰ اور نتیجہ کے موضوع کو
اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر اور جو لفظ دونون مقدمۂ قیاس یعنی آخر صغرےٰ اور وسط کبرےٰ مین مکرر
ہوتا ہے اُسکو حدِ اوسط کہتے ہین اور اسی طرح محکوم علیہ کو قضیۂ حملیہ مین موضوع کہتے ہین اور محکوم بہ کو محمول
اور جو لفظ کہ نسبت حکمیہ اور حکم پر دلالت کرے اُسکو رابطہ کہتے ہین اور قضیۂ شرطیہ مین محکوم علیہ کو مقدم
اور محکوم بہ کو تالی کہتے ہین مثلاً ہم کہین کہ سب انسان حیوان ہین اور سب حیوان صاحب حواس ہین اس
مثال مین انسان کو اصغر اور صاحب حواس کو اکبر اور حیوان کو اوسط کہتے ہین اور مقدم اول اس قیاس کا کہ
سب انسان حیوان ہین اس مقدمہ کو صغریٰ کہتے ہین اور مقدم دوم اس قیاس کا کہ سب حیوان صاحب
حواس ہین اس مقدمہ کو کبرےٰ کہتے ہین اور جب حد اوسط کو دور کرتے ہین تو شکل سے نتیجہ حاصل ہوتا ہے یعنے
کل انسان صاحب حواس ہین اور **شکل اول** کہ جسکو بدیہی الانتاج کہتے ہین یہ ہی کہ اوسط محمول ہو صغرےٰ
مین اور موضوع ہو کبریٰ مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان جسم ہین پس نتیجہ یہ ہی کہ کل انسان
جسم ہین پھر **وزیر دوم** بولا کہ **شکل دوم** کا بیان فرمائیے خرد پرور نے کہا دوسری شکل یہ ہی کہ حد اوسط
اُسکی صغریٰ و کبرےٰ دونون مین محمول ہو جیسے سب انسان حیوان ہین اور کوئی پتھر حیوان نہین ہی پس
نتیجہ اسکا یہ ہی کہ کوئی انسان پتھر نہین پھر وزیر سوم نے کہا کہ **شکل سوم** کی کیا کیفیت ہی شہزادہ نے جواب دیا کہ
تیسری شکل یہ ہی کہ حد اوسط اُسکی موضوع ہو صغرےٰ اور کبرےٰ دونون مین جیسے سب انسان حیوان ہین اور
سب انسان ضاحک ہین پس نتیجہ اسکا یہ ہی کہ بعض حیوان ضاحک ہین پھر **وزیر چہارم** نے کہا کہ **شکل
چہارم** کی صورت کیا ہے شہزادہ نے کہا کہ حد اوسط اُسکی موضوع ہو صغریٰ مین اور محمول ہو کبریٰ
مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل ناطق انسان ہین پس نتیجہ اس کا یہ ہے کہ بعض حیوان ناطق

حکمت منزلی کا بیان

ہین اور فقط ان ہی چار شکلون پر منطق کا دارومدار ہے بعد اُسکے شہزادہ ٔ خرد پرور نے کہا کہ مین نے علم ادب اور علم اخلاق بھی حاصل کیا ہے چنانچہ حکمت منزلی اسکی ایک شاخ ہو بادشاہ نے فرمایا کہ حکمت منزلی کسکو کہتے ہین شہزادہ نے کہا اسکی تین قسمین ہین اول وہ کہ جو اپنی ذات خاص سے متعلق ہو دوم وہ کہ جو دوسرے شخصون کی نسبت عمل مین لانی لازم ہے سوم نصائح عام اور حکما کے قول وغیرہ **حکمت منزلی کی قسم اول** وہ چیزین جو اپنی ذات خاص سے متعلق رکھتی ہین وہ سات ہین پہلے کھانا کم کھائے لقمہ برابر ہو ایک چیز بہت نہ کھا جائے کھانے کے وقت چاٹنے اور بُری طرح چبانے سے احتراز کرے دوسرے کے نوالون پر نظر نہ ڈلے سب لوگ جس چیز سے کراہیت کرین اُسکو تناول نکرے کھلتے وقت ناک اور ہونٹھ پاک وصاف نکرتا جائے دوسرون سے آگے یا پیچھے نہ کھائے جو چیز گرم ہو یا جس مین نشہ پایا جائے اُس سے اجتناب کرے دوسرے پینا گرم پانی نوش نکرے ایکبار تمام پانی نہ پیئے پینے کے وقت خندہ نکرے خواب سے بیدار ہو کر فورًا پانی پینے سے باز رہے تیسرے پوشاک اچھے کپڑے پہنے جامہ پاک وصاف رکھے اپنی لیاقت وحیثیت کے موافق پہنے چوتھے گفتگو بہت باتین نکرے بے تامل اور مکرر سہ کرر کوئی بات نہ کہے جبتک گفتگو کا موقع نہ ملے ہرگز نہ بولے جواب مین سبقت نکرے دوسرونکی بات قطع نہ کرے آواز کو اعتدال کے ساتھ نگاہ رکھے جو بات کہ لوگ تجھ سے پوشیدہ کرین اُس کے دریافت کرنے مین مبالغہ نہ کرے ہمیشہ سچ بولے حق کو باطل نکرے وقت طلب اور بے محل بات نہ کہے اشارون مین کلام نہ کرے ہر شخص کے ساتھ اُسکی سمجھ کے موافق تقریر کرے گفتگو کے وقت ہاتھ یا پانؤن ہلا ہلا کر باتین کرنی شروع نکرے بیہودہ اور بیکار سخن زبان سے نہ نکالے جبتک تجھ سے سوال نہ کرین جواب ندے سخن چین کو اپنی مجلس مین آنے دے اور اُس سے زیادہ افترا پردازی کی احتیاط لازم ہی

قطعہ

سخن چین را دولے سے توانم
ولیکن مقتدی را چارۂ نیست

چو من چیزے نہ گویم او چہ چیند
کہ از خود حیلہ ہاے آفریند

پانچوین رفتار چلنے کے وقت نظر کو نگاہ رکھے بے ضرورت نہ دوڑے راہ خطرناک اور مکان وحشت انگیز مین نہ جاے راستے مین کبھی چلتے چلتے کوئی چیز تناول نکرے چھٹے حرکت اعضا آفتاب پر نظر نہ ڈلے اول شب اور آخر شب اور روز روشن اور شب تاریک بے نور اور صبح صادق مین مجامعت نکرے شیرین زبانی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ اوقات گذارے غیبت نہ سُنے کسی پر نگاہ بد نکرے ساتوین سکون پانؤن پر پانؤن نہ رکھے زانو پر سر نہ جھکائے مضطرب نہ بیٹھے اہل محفل کا منھ بہت نہ گھورے

بار بار انگڑائیان نہ لے اپنے اعضا اور ریش وبروت سے بازی نکرے محفل مین سخن نہ جائے اور جب دوسرے
سو جائین تو ہرگز بیدار نہ رہے اوندھا سونا اختیار نکرے سحر خیزی کی عادت رکھے نیک صحبت قبول کرے
فسق وفجور سے باز رہے صبر کرے فضولی چھوڑ دے دیانت وامانت کا شیوہ مدنظر رکھے ہمیشہ قائم مزاج رہے
شتاب کاری ہرگز نکرے خرچ اندازہ سے زیادہ مناسب نہین **شعر** براحوال آنکس بباید گریست ٭ کہ دخلش
بود نوزدہ خرچ بیست ٭ **حکمت منزلی کی قسم دوم** وہ یہ ہے جو دوسرونکے ساتھ لازم آتی ہی اُسکی
آٹھ قسمین ہین اول والدین اِن کی خدمت فرض جان تعظیم وتواضع ہر حال مین نگاہ رکھ بزرگون سے زبان
درازی نکر اُنکی رضا جوئی مین مصروف رہو ہر وقت ادب سے پیش آ بے ادبی اور گستاخی نکر اُنکی بات نصیحت
جان کر یاد رکھ دوم آقا اپنے حاکم اور مالک کے حضور مین جھوٹ نہ بول کہ دروغ کو فروغ نہین ہر وقت اُسکی
تعظیم وتوقیر کر جو بات آقا کی زبان سے نکلے اُسکو دل سے سُن اور بجا لا اگر اُس نے تیرے حق مین کسیطرح کا نقصان
تصور کیا ہو اُسکی شکایت نکر بلکہ مشکور رہو شرم رکھ حد ادب سے قدم باہر نہ نکال عنایت پر مغرور نہو سخن برمحل
کہو اور با دیانت وامانت رہو سوم دوست دانا دوست قبول کر اور سود وزیان مین دوست کو امتحان کر
اگر دوست ہاتھ آجائے اُس سے دل صاف رکھ اور دوستی مین اپنا مطلب طلب نکر چہارم برادر اور بھائیون کو
عزیز رکھ اور اپنا بھائی جان مہمان کی خدمت کر اور جو بات اپنے لیے ناپسند کرے دوسرون کے واسطے
بھی پسند نکر کسی کی دل شکنی جائز نہ رکھ وعدہ وفا کر خوشخو رہو نیک صحبت اختیار کر حوصلہ فراخ اور ہمت بلند رکھ
پنجم زوجہ راز دل عورت سے نہ کہو دلبری اور رضا جوئی عورت کی ہر دم ملحوظ رکھ اپنی ہیبت ہر حال مین اُسکے
دل پر برقرار رہنے دے ایسا نہو کہ بیخوف ہو جائے گھر کے کامون مین اُس سے مصلحت طلب کر زیادہ اختیار نہ دے
زن فاحشہ کی صحبت سے محفوظ رکھ **ششم** فرزند اولاد کے روٹی کپڑے کا خبرگیران رہ تحصیل علم سے فرصت
نہ دے صحبت بد سے بچا اسقدر مہلت ندے کہ بے شرم ہو جائے گستاخ نہ بنا بے ادب نکر ہر وقت اُسکی
احتیاط لازم ہے ہفتم نوکر ملازم معتبر پیدا کر عفو کی عادت اختیار کر نوکر سے بدگمان نہو اُسکو اپنے اعضا کی طرح
دوست رکھ جو کام اُسکے لائق نہ ہو ہرگز اُس سے نہ لے اگر کوئی قصور سرزد ہو تو حتی المقدور معاف کر مگر اسقدر
منھ نہ لگا کہ بیخوف ہو جائے **ہشتم** غلام غلام کو نظر کے روبرو رکھ اُسکی پرورش کا خیال دل سے باہر نکر
اگر باوفا ہے تو اپنے عضو جسمانی کی طرح آرام سے رکھ اور جو بیوفا ہو تو آزاد کر کہ ایک نہ ایک روز فساد کریگا
اور نہایت ضروری واجبات سے ہی کہ فقیرون کی خبرگیری اور رعیت کی رعایت اور مہمان کی تواضع
اور خلق عام ہمیشہ اپنا شعار کر **شعر** آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف
با دشمنان مدارا ٭ **حکمت منزلی کی قسم سوم** احوال حکما ہی یعنی اُسپر کاربند ہونا اور اُنکے پند ونصائح پر عمل کرنا حکیمونکے

قول بے انتہا ہین اور اسقدر مشہور و معروف کہ بیان کی حاجت اصلا نہین ہی اس گفتگو مین ایک فاضل فضیلت پناہ نے کہا کہ اے شہزادہ تیز ہوش بھلا آپ نے علم اخلاق کی ایک شاخ کا بیان کیا ہم یہ سوال کرتے ہین کہ وہ درخت کیسا ہی اُسکی جڑ کیا ہی اور دوسری شاخین کونسی ہین اور اس درخت کا پھل کیا ہی خردیرور نے کہا کہ یہ درخت وہ درخت ہی جسکی تعریف آپ نے سنی ہوگی کہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء اس درخت کی جڑ عبادت ہی اور پرستش معبود حقیقی اور درستی اعتقاد مگر اُسکے واسطے ریاکاری دیمک ہی کہ اُسکو کھا جاتی ہی اور وہ جڑ محکم و مستحکم نہین ہونے پاتی صدق و اخلاص اسکے لیے بمنزلہ آبیاری ہی بس شاخ در شاخ یہ درخت بلند اسطرح نشو و نما پاتا ہے کہ عبادت کے ساتھ اخلاص ہو اور اخلاص کے ساتھ دعا و عرض نیاز اور دعا کے ساتھ عاجزی و تضرع اور عجز کے ساتھ صبر و شکیبائی اور صبر کے ساتھ رضا بقضائے الٰہی اور رضا کے ساتھ شکر و سپاس منعم حقیقی اور شکر کے ساتھ توکل و قناعت ضرور ہی

نظم

علم و فضل و عقل و دانش زور و زر	ان پر اے نادان کبھی تکیہ نہ کر
جو کوئی مرد توکل پیشہ ہے	پھر اُسے کس بات کا اندیشہ ہے

حضرت من درخت اخلاق کی بہت شاخین ہین چنانچہ اُن مین سے ایک حیا ہے

مؤلف

دل جو گذرگاہ حیا ہو گیا	آئینۂ نور خدا ہو گیا

اور ایک عفت ہے یعنی حرام کاری سے دامن آلودہ نکرنا اور ایک ادب ہی یعنی بڑے بڑے عقلون اور بڑے لوگون سے اجتناب کرنا

مؤلف

ہم خدا سے ہین طلبگار ادب	بے ادب پر ہو نہ ہرگز فضل رب

اور ایک بلند ہمتی ہی پست ہمت ہمیشہ مقصد سے محروم رہتا ہی اور عالی حوصلہ بہت جلد مقصود پر کامیاب ہو جاتا ہے اور ایک جد و جہد ہی یعنی ہر کام مین بدل و جان کوشش کرنی مگر یہ صفت ہمت عالی کی تابع و مطیع ہی اور ایک عدالت ہی اور ایک احسان ہی اور ایک عفو ہی اور ایک حلم ہے اور ایک خوشخوئی ہے اور ایک نرمی و دلجوئی ہے اسی طرح سخاوت اور شجاعت اور تواضع اور امانت و دیانت اور صدق و راستی اور آہستگی و تامل اور ادائے حقوق اور نیک مردونکی صحبت اور شریرون کا تدارک اور غیرت اور استقامت اور ایفائے وعدہ اور فرصت غنیمت جاننا اور آفتکے آنے سے نہ ڈرنا یہ سب اُسی درخت کی شاخین ہین اور پھل اسکا یہ ہے کہ پروردگار خوشنود و رضامند ہو اور ذائقہ اُس پھل کا یہ ہی کہ دنیا و عقبیٰ کا فائدہ حاصل ہو اور بادشاہون کے واسطے جو اخلاق درکار ہین اُسکا بیان بہت طول و طویل ہی نوشیروان عادل کے

قول حکیم بزرجمہر

وزیر اعظم حکیم بزرجمہر کا یہ قول ہی کہ بادشاہ کیواسطے گیارہ باتین ضرور ہین جنکو اخلاق یازدہ گانہ کہتے ہین اول خشم و غضب سے احتراز کرنا اگرچہ نکہ ریاست کو سیاست لازم ہی پس قہر بحد اعتدال ہو اسکا نام عدل ہی اور جو مجرم عذر کرے اُسپر سیاست نہ کرنی اُسکا نام عفو ہی دوم صداقت و راستی سوم دانشورونسے مصلحت لینی اور عقلمندونسے صحبت رکھنی چہارم تواضع اور فروتنی اختیار کرنی پنجم قیدیون کے حال سے خبردار رہنا اور قید کا سبب تحقیق کرنا ششم درندون اور چورون اور رہزنون سے راہ کی حفاظت رکھنی ہفتم سیاست و عفو بمقدار جرائم یعنی چورون اور رہزنون اور مفسدون اور فتنہ انگیزون اور ظالمون اور قاتلون اور قمار بازون اور مفتریون اور خیانت کرنے والون کو سیاست لازم ہے تاکہ دوسرون کو عبرت حاصل ہو اور جو کبھی حسب اتفاق نیک بختون سے کوئی خطا واقع ہو تو اُن کا عذر قبول کرنا بہتر ہے

مؤلف

گنہگار کوئی جو ملتجی ہو پناہ ۔ ہو لازم کہ کر عفو اول گناہ
جو سمجھا سے تو اور نہ ملنے وہ پند ۔ تو بس ہی سزاوار زندان و بند
اگر دونون باتین نہ ہون کچھ مفید ۔ اکھیڑ اُسکو وہ ہی درخت پلید

وصایائے ہوشنگ بادشاہ

ہشتم سپاہ کو آراستہ و پیراستہ اور سامانِ جنگ درست اور لڑائی کے ہتھیار موجود رکھنا نہم اپنے قبائل اور عزیزون کی رعایت کرنی دہم جاسوس مخبر اور ہر کار سے تعین فرمانا یازدہم ارکانِ سلطنت اور ارباب خدمت کے حال پر نظر عنایت رکھنی اور قدیمی نوکرون مین سے بعلت ضعف پیری اگر کوئی خدمت سے معذور رہے اُسکا حق فراموش نکرنا اور **ہوشنگ بادشاہ کی یہ چودہ وصیتین** نہایت کار آمد ہین پہلی وصیت جسکو بادشاہ جہان پناہ اعزاز و سربلندی عطا فرمائے اُسکو کسی کے کہنے سے یکبارگی ذلیل نکرے اس لیے کہ حاسد بہت ہوتے ہین دوسری وصیت سخن چین اور مفتری کو محفل مین بار زنہار ندین اور جب کوئی شخص ایسا معلوم ہو تو فوراً دربار سے بلکہ شہر سے بلکہ ملک محروسہ سے خارج کردین تیسری وصیت ارکان دولت اور بندگان خیرخواہ کی دلدہی مین مصروف رہین اور اُنکی آزردگی کسی صورت جائز نہ رکھین چوتھی وصیت دشمن ہرچند دوستون کی صورت بناکر خوشامد کرے لیکن اُسکے فریب مین نہ آئین اسواسطے کہ جب دشمن ضعیف مقابلہ نہین کرسکتا تو دوستی کے لباس مین دشمنی کرتا ہی پانچوین وصیت جب کوئی مقصد حاصل ہو اُسکی نگہبانی ضرور رہے ایسا نہو کہ بسبب غفلت کے گوہر مقصود مفت ہاتھ سے جاتا رہے اور حسرت و افسوس باقی رہجائے چھٹی وصیت کامون کے سرانجام دینے مین جلدی اور تعجیل نکرین بلکہ غور و تامل ضرور ہے ساتوین وصیت ہر کام تدبیر کے ساتھ کرنا لازم ہی گھبرانے سے کچھ بھی حاصل

نہین ہوتا آٹھوین وصیت منافق سے اور کینہ داران بانی فساد سے بچنا ہے اُنکی چرب زبانی پر فریفتہ نہو نوین وصیت عفو کی عادت رکھین
ملازمونکو تھوڑی خطا پر بہت سزا نہ دین بلکہ نصیحت فرما کر درگذر کرین دسوین وصیت کسی کے درپئے آزار نہون کہ دنیا دار المکافات ہے

موءلف

تو جو بدی کرے نہ سمجھنا کہ وہ بدی ۔۔۔ گردون کرے معاف زمانہ رہا کرے
افعال بد ہین قرض ترے روزگار پر ۔۔۔ جسوقت جس زمانہ مین چاہے ادا کرے

گیارھوین وصیت ہر شخص کو اُس کی لیاقت کے موافق منصب و خدمت عطا کرین

شعر

بوریا باف گرچہ بافندہ است ۔۔۔ نبرندش بہ کارگاہ حریر

بارھوین وصیت بُردباری و ثابت قدمی سے اپنا حال آراستہ و پیراستہ کرین

موءلف

کی ہو جس شخص نے بدی تجھ سے ۔۔۔ اُس کا بدلا بدی تو ہے آسان
مرد گر ہے تو اُس سے کر نیکی ۔۔۔ جو کہ تیری بدی کا ہو خواہان

صاحب حلم کے تین نشان ہین ایک یہ کہ جو اُسکے ساتھ سختی کرے یہ اُس سے بہ نرمی پیش آئے دوسرے شدت غضب کے وقت سکوت اختیار کرے تیسرے عذر قبول کرے اور گناہ معاف فرمائے تیرھوین وصیت جو شخص امین و معتمد ہو اُسکو ملازم رکھین مکارون اور خیانت کرنے والون سے احتراز لازم ہی چودھوین وصیت یہ ہے کہ جسپر سب وصیتون کا اختتام ہی یعنی چاہیے کہ محنت روزگار اور انقلاب چرخ دوّار سے دامن ہمت پر غبار ملال نہ بیٹھے اور آئینۂ استقلال پر گرد اضطراب نہ جمے بلکہ ہر حال مین خوش و خرم رہین کسواسطے کہ مرد عاقل ہمیشہ اندیشۂ دور و دراز مین مبتلا رہتا ہی اور اُسکی روشنی طبع اُسکے حق مین خود بلا بنجاتی ہے اور جو شخص غافل ہوتا ہے اُسکی اوقات چین سے گذرتی ہے اور زمانہ کا بھی یہی قاعدہ ہی کہ فلک سفلہ پرور ہمیشہ اہل کمال اور صاحب ہنر کو ذلیل رکھتا ہے اور جاہلون اور بے ہنرون کی ترقی مین شب و روز سرگرم رہتا ہے جناب عالی سکندر رومی نے ایک روز دربار آراستہ کیا اور حکیمون کو حکم دیا کہ تم مین سے ہر ایک شخص جداگانہ ایک ایک پندنامۂ نصیحت و حکمت آمیز تحریر کرے تا بروقت احتیاج کار آمد ہو چنانچہ حسب الحکم جہاندار گیہان خدیو ارسطاطالیس اور فلاطون اور بقراط نے علحدہ علحدہ خردنامہ نگارش کیا اور شہنشاہ گیتی پناہ اُسکو آئین جہانداری تصور کرکے ہمیشہ اُن پر کاربند رہا اور روز بروز سلطنت کو ترقی ہوتی گئی **خردنامہ ارسطو حکیم** یہ ہے اے سکندر دلکو نور دانش سے منور فرمایے تمیزون سے اختلاط نکر جسوقت کوئی مشکل اور مہم درپیش ہو تو

دانایان مشکلکشا سے استعانت ضرور ہی ہر نعمت و فیروزی کے حاصل ہونے پر سجدہ شکر سے پیشانی کو
نورانی کر اپنے زور وزر پر مغرور نہ ہو اور خداوند زبردست سے ہمیشہ ڈرنا لازم ہے ہر روز علے الصباح
چشم بد کی حفاظت کے واسطے سپند کو آتش پر بخور کر حسد کو دل مین اور حاسد کو محفل مین راہ نہ دے
سینے کے آئینہ کو کینہ کے زنگ سے صاف رکھ اگر اتفاق وقت سے ایسا موقع بھی آجائے تو کینۂ دل کسی پر
ظاہر نکر بیگناہون کو نہ ستا نہ دے کہ آئین انصاف سے بعید ہے نیکی پر راغب ہو بدی سے حذر کر سفلہ پروری
اختیار نہ فرما نیکونکی عزت و حرمت زیادہ کر بد اصل کی پرورش خوب نہین کہ سانپ اور بھیڑیے کا
پالنا نہایت پر گزند ہے بزرگونکی صحبت اور خردمندون کی ہمنشینی قبول کر جو شخص جس لائق ہو اُسکے ساتھ
اُسی کام کا مشورہ کر اگر قصد کارزار ہے تو شیردلان صف شکن اور بہادران جنگ آزما سے
مصلحت ضرور ہے کہ جو فروش سے جواہر فروشی ممکن نہین بدمزاجون کے ساتھ درشتی سے پیش آ جو دشمن قوی ہو
اُسکو ملائمت و نرمی سے قبضہ مین لا اگر دو شخص متفق ہو کر تیری بدخواہی پر کمربستہ و مستعد ہون اور تجھکو مقابلہ
کی تاب نہ رہے تو ایسی چال چل کہ باہم دونون آمادہ جنگ ہو کر آپس مین لڑ مرین اور تو تماشا دیکھ ہر وضیع
و شریف کو حسب لیاقت رتبہ عنایت کر جس شخص کے پاس قاصد بھیجنے کی ضرورت ہو تو اُس کا ہمجنس دانا
تجویز کر کہ غیر جنسیت مخل صحبت ہے دشمن کبھی شیرین زبانی سے مسخر ہوتا ہے اور کبھی احسان سے اور کبھی بخشش سیم
وزر سے مگر جبکہ اس درجہ سے تجاوز کر جاے اُسوقت تو بھی مستعد جنگ ہو لیکن باطن مین صلح کا طالب ہو جہان کو
عدل و انصاف سے آراستہ کر اپنی آرائش کا پابند نہ ہو خود پسندی نہ کر اہل جہان سے بہ نیکی پیش آ
کہ جہان تیرے ساتھ نیکی کرے اور زمانہ تجھ سے بسلوک پیش آئے جس منزل مین فروکش ہو بیدھڑک استراحت
نہ فرما اور آزمائش کے بغیر پانی بھی نوش نکر کہ ہر مقام کی آب و ہوا مزاج سے موافق ہونی دشوار ہے جس میوہ کا
فائدہ و نقصان معلوم نہ ہو اُسکے تناول پر جرأت نہ فرما جس راہ سے کبھی کوئی نہ گذرا ہو ہرچند تیرے ساتھ
بہت ہمراہی موجود ہون مگر ہرگز نجا راہ دور و دراز کو کہ صاف اور بے خطر ہو راہ نزدیک اور اندیشہ ناک سے
بہتر تصور کر جو مال تاراج مین ہاتھ آیا ہو بقدر جان کر مفت برباد نہ کر سیر و سفر کے وقت اس قدر
مال اپنے ساتھ لے کہ گرانباری نہ ہو محتاج اور مفلسون کے ساتھ اس طرح بخشش کر کہ کسی کو خبر نہ ہو سپاہ و
لشکر کو اندازہ سے نگاہ رکھ نہ اسقدر آسودہ کر کہ مست ہو جائین نہ اتنا بے خبر ہو کہ تنگدستی مین مبتلا ہون
ہر روز اپنے خوان کرم پر افسران فوج کی دو مرتبہ مہمانی کر ممالک غیر مین شرابخواری ہرگز نہ کر کہ بیہوشی اور
نادانی ہے جبتک سفر مین رہے جفاکشی پر کمر باندھ راستگو اور اہل دیانت کو امانت تفویض کر مقبلون کو
عزیز و گرامی رکھ جسکا بخت یاور ہو اور طالع مددگار اُس کے ساتھ مخالفت اور ستیزہ کاری خلاف

مصلحت ہی گردش روزگار پہ صبر وشکر کر کہ صابر وشاکر ہمیشہ آسائش مین رہتا ہی مصیبت وسختی کے وقت ناامید وہراسان نہو جو تیرے ساتھ بدی کرے اور تو جسکے ساتھ نیکی سے پیش آئے دونون کو فراموش کر بیداری شب کو دولت عظمی شمار کر اگر توانائی سے مقصد دل حاصل ہو خوشی سے خندہ نکر اور جو ناتوانی سے مراد بر دسترس نہو تو اپنا رنج دلی ظاہر نہونے دے وقت جنگ جو گروہ کسی لڑائی مین شکست کھا کر فرار ہو چکا ہو ہرگز اُسکو معرکۂ کارزار مین اپنے ہمراہ نرکھ

مؤلف

عدو پر جو چاہے کہ ہو فتحیاب — تو فوج ظفر موج رکھ ہمرکاب

اگر ہین جوانان نبرد آزمند — تو ہو فتح زیر سپہر بلند

نہ ہون مرد کار آزمودہ اگر — تو بیشک شکست آئے جائے ظفر

خردنامہ افلاطون حکیم اے سکندر تمام جہان دو صورت سے مسخر ہو سکتا ہی یا بزور شمشیر یا بحسن تدبیر مگر شمشیر ہرگز تدبیر کو نہین پہونچتی بلکہ شمشیر نے بھی دانشمندونکی تدبیر سے تیزی حاصل کی پس نہایت ضرور ہے کہ تیری بزم خسروی کسی دم اور کسی لحظہ خردوران زمان اور زیرکان جہان سے خالی نرہے دنیا کو ایک مرحلۂ کمین گاہ دزدان سمجھنا اور بکمال خبرداری وہوشیاری سے زندگی بسر کرنی چاہیے خواب وخورش اور شہوت یہ تینون درجۂ افراط پر تین سخت آفتونکا باعث ہوجاتی ہین جسطرح بہت کھانا بدہضمی پیدا کرتا ہے اسیطرح بہت گفتگو موجب ذلت وخواری ہی جبکہ مرنا مسلم ٹھہرا اور موت سے تمام آرزوئین اور حسرتین بھی فوت ہو جاتی ہین پس مرد زیرک ودانا وہی ہے کہ جو مرگ سے پیشتر ہی آرزوؤن کو فنا کرکے خداپرستی پر قائم ہو جائے ہزارون کا یہ حال ہے کہ حرص دل مین اور زر زمین مین مگر آخرکار جستجوے زر مین خود بھی زر کی طرح زیر زمین دفن ہوے تنہا طعام تناول فرمانا مناسب نہین جس طرف عزم سیر وسفر ہو اس سرزمین کے چند واقف کار اور محرم اسرار خبررسانی ورہبری کے لیے ہمراہ رکھنے ضرور ہین پس وپیش اور چپ وراست اپنے چارون طرف نیک اندیشون اور اخلاص کیشونکو حصار کی طرح رکھنا چاہیے بیداری کو اپنی حفاظت کا ایک رکن اعظم حساب کرنا مناسب ہی ہر حال مین ہوشیاری لازم ہی سخن بیگانہ سُننا کچھ خوب نہین اور اگر حسب اتفاق سُن لیا جائے تو نیک وبد پر قیاس واجب ہی کسی مقام پر رہزنی روزگار سے ایمن نہ رہنا چاہیے اپنی جماعت پراگندہ نہ کرنی چاہیے جبتک نرمی سے کاربرآری ہو سکے ہرگز سخت گیری مناسب نہین اگر ایک آدمی سے گناہ سرزد ہو تو سوائے مجرم کے دوسرون پر سیاست روا رکھنی بہتر نہین جس محکمہ مین دعوی پیش نہ چلے وہان جرأت خوب نہین جس کام مین دشواری لاحق ہو اُسمین تدبیر کو شکیبائی سے ملا اور بمقتضاے جہالت شتاب کاری نکر کہ زینہار مفید مطلب نہین عقدۂ مشکل بہ آہستگی وروشندلی حل ہو سکتے ہین

مؤلف

سخن گرچہ ہی یہ نہایت درست
کیا پیشکش مین نے مضمون چست
اگر اس سے از بس بہ فضلِ آلہ
فزون ہے سخن داسپئے بادشاہ
تجھے کس کی پروا ہی بے خسروا
خرد جبکہ خود ہو تری رہنما

خردنامۂ بقراط حکیم آی سکندر دنیا ایک چاہِ خس پوش ہی خردمند کو نہایت ہوشیاری سے قدم رکھنا چاہیے اور مرگ ایک شیر ہے کمین گاہ مین جسکے پنجہ سے رہائی ممکن نہین زندگی غفلت مین بسر نکر تجھے لہو و لعب کے واسطے نہین پیدا کیا انجامِ کار پر غور فرما اور سواے فرزانہ و عقلمند کے کسی کو رفیق و ہمنشین نہ بنا کہ اِس سے ہوش و خرد زیادہ ہوتا ہی اور مصاحب نادان و بے تمیز سے دونون جہان کے کام تباہ ہوتے ہین آزُرخِ غمگین پر نگاہ نہ کر کہ تیری خوشی غم سے نہ بدل جائے جسوقت دربارِ عام ہو اُس دم وقار و تمکین سے اجلاس فرما اور جو لوگ کہ خلوت مین بے تکلف ہین اُن پر التفات نہ کر کہ مبادا بدستورِ خلوت کوئی الفاظ گستاخانہ اُن سے وہان بھی سرزد ہو تنہا طعام تناول نہ کر کہ ہر شخص کو رزق مقسوم پہونچتا ہے اور تیرا نام بلند ہوتا ہی

شعر

شکر بجا آر کہ مہمان تو
روزیِ خود میخورد ز خوان تو

حرص کو دل مین راہ نہ دے کہ خورش تیری دوسرون کی خوراک سے نہین غذا کم کر کہ زیادہ کھانے سے بہت نقصان ہوتے ہین اور یہ بھی ممکن نہین کہ جو بہت کھائے وہ بہت دن زندہ رہے اشیاے گرم و تر اور سرد و خشک اس قدر نوش جان کر کہ تیری طبیعت درجۂ اعتدال سے نہ گذرے بخشش و کرم اپنا شعار کر کہ آدمی زاد کے لیے بہترین صفات ہی مآل نگاہ رکھ کہ حوادث کا احتمال ہے طعام خوشگوار ملاحظہ فرما مگر فریفتۂ حلاوت نہ ہو اگر سترکہ استعمال مین آیا ہو تو شیر کی طرف رغبت نکر کہ ناگواری کا باعث ہی سفرِ آخرت کا خیال اور زادِ راہ کی فکر ہر دم مدنظر رکھ اپنے دست و پا اور اعضاے جسمانی کو کام مین مصروف رکھ ہرچند غلام و خدمتگار بہ کثرت ہون مگر شاید ایسا اتفاق پڑے کہ وہ نہ رہین اُس وقت بے دست و پائی کے سبب تو نہایت عاجز ہو اور زمانہ کی چال چلن سے یہ بات کچھ بعید نہین ہے سخن صلاحیت آمیز نرمی کے ساتھ ضرور ہے مگر کم کہ زیادہ گوئی ہرچند خوب ہو لیکن دلیل دیوانگی ہی جس چیز کی طلب مین تو نہایت کوشش کرے اور اُسکا حاصل ہونا سخت

دشوار ہو اُس وقت صبر کر اور دل کو امید سے تسکین دے ظالمون کی مدد ہرگز نہ کر کہ اُس کی بازپُرس کا تو ذمہ دار ہوگا خون ریزی کا قصد نکر کہ روز حساب ایک خون کی جواب دہی سے بھی بری الذمہ نہ ہو سکے گا دولت واقبال پر مغرور نہ ہو کہ ظاہر مین تجھ پر مہربان اور باطن مین کینہ جو ہی ہرچند آہستگی زیبا ہے مگر جس کام مین غم سے نجات ملتی ہو شتابی وعجلت نہایت ضرور ہے اور جب کہ ارادۂ جنگ وفساد ہو تو اُس مین جس قدر تاخیر ہو سکے بہتر ہے ہر گناہ کو قابل عفو تصور کر لیکن خونی و دزد کو ہرگز نہ چھوڑ جو تجھ سے درجے مین کم ہین اُن کے مقابلے پر متوجہ نہ ہو کمینون کو منھ نہ لگا کہ شرافت سے بعید ہے اپنا راز دلی مخفی رکھ جاہلون کا کلام نہ سُن جو کام کہ ہو چکا یا تیرے اختیار سے باہر ہو اس پر افسوس نکرنا افسوس ہے کہ افسوس بے فائدہ مین تیرا وقت گرامی ضائع ہو

مؤلف

کیا مین نے اظہار مافی الضمیر — لکھے نکتۂ بہتر و دلپذیر
اگرچہ بہت اور باتین ہین یاد — مگر سب سے ہے عقل تیری زیاد
عطا کی خدا نے جو حکمت تجھے — نہین احتیاج نصیحت تجھے

جس وقت شہزادہ خسرو پرور نے تقریر دلپذیر کو اس درجہ تک پہونچایا اہل دربار نے ہر طرف سے تحسین وآفرین کا غل مچایا عقل مجسم نے فرزانۂ روزگار کے تعلیم وتربیت کی بہت کچھ تعریف وتوصیف کی اور خلعت بیش بہا عنایت فرما کر مرخص کیا اور دربار امتحان برخاست

❊ ہوا ❊

❊

باب سوم موسوم بہ عقل ہشتم

مؤلف

جاتے ہین اب تو بزم سے خلوتکدے ہین ہم　　اہل نظر کو اپنا تماشا دکھا چکے
گر اتفاق سے کبھی آنا ہوا تو خیر　　لیکن کئی دنون کے لیے اب تو جا چکے

جسوقت فرزانۂ روزگار نے ہمراہ خرد پرور نامدار مقام قیام مین نزول اجلال فرمایا شہزادہ کو اپنے روبرو بٹھاکر ارشاد کیا کہ اب ہم تمھین **علم معانی** تعلیم کرتے ہین جسکے باعث ذہن سلیم خطا سے محفوظ رہتا ہی **علم بیان** اور **علم بدیع** بھی اسی ذیل مین مشمول ہین ان علوم ثلثہ کو **علم بلاغت** کہتے ہین ہرچند فوائد ان کے جداگانہ ہین مگر قدماے عرب نے کچھ فرق نہین کیا اور ان سب علمون کو ملاکر علم بدیع نام قرار دیا اسیطرح **فصاحت** اور **بلاغت** مین بھی کچھ تفاوت نہین جانا ہی اے خرد پرور یاد رکھو کہ خوبی کلام دو قسم ہے ذاتی اور عرضی **حسن ذاتی** الفاظ فصیح اور معانی بلیغ سے ظاہر ہوتا ہی **الفاظ فصیح** وہ ہین جو اہل زبان کے محاورہ اور روزمرہ کے مطابق ہون وحشی و غیر مانوس نہون جسکے دریافت کرنے مین صراح و قاموس کی حاجت پڑے اور **معانی بلیغ** وہ ہین کہ لفظ کے معنی سے حسب دلخواہ مطالب دلی واضح و آشکار ہو جائین اور بخوبی تمام ایک دلپسند طریقہ سے مناسب مقام نظر آئین **حسن عرضی** خوبی تمہیدات اور رعایت مناسبات صناعات سے کلام مین جلوہ گر ہوتا ہی جو شخص ان دونون باتون کا لحاظ رکھے گا اسکا کلام بھی فصیح و بلیغ ہوگا کلام کی فصاحت لفظی و بلاغت معنوی مین چند وجوہات سے خلل واقع ہوتا ہے چنانچہ اول ضعف تالیف یعنے فصحاے زباندان کے محاورہ سے برخلاف الفاظ کا استعمال کرنا دوم اخلال یعنی ترکیب کلام مین کسی لفظ مناسب مقام کے ترک کرنے سے خلل واقع ہونا جیسے اس مصرعہ مین **مصرعہ** بہت رنج و غم سے خوشی خوب ہی ٭ چونکہ رنج و غم کے واسطے بہت کا لفظ موجود ہی تو خوشی کے لیے بھی تھوڑی کا لفظ ہونا ضرور تھا اسکے نہونے سے ترکیب کلام مین خلل واقع ہوا چنانچہ یہ **مصرعہ** اسطرح درست ہوگا **مصرعہ** بہت غم سے تھوڑی خوشی خوب ہی ٭ سوم تنافر کلمات یعنی ارباب فصاحت و بلاغت کے برخلاف چند کلمے ایک مقام پر جمع کرنا جیسے اس شعر مین

شعر

آن شاہ شجاع گر گشتہ تیر و کمان را　　از یک کشش شش صد و شش تیر بلرزد

چہارم انتقال یعنی دو لفظ ایسے لانا کہ لفظ اول کا حرف آخر لفظ ثانی کا حرف اول ہو جیسے نفع علم

پنجم تعقید یعنی رعایت وزن کے لیے الفاظ مین تقدیم و تاخیر کرنی اور وہ دو قسم ہی تعقید لفظی و تعقید معنوی مگر بعضون نے لفظی کو عیب اور معنوی کو ہنر لکھا ہی ششم تکرار الفاظ کہ جسمین کچھ خوبی پیدا نہو ہفتم توالی اضافات یعنے چند اضافتون کا پے در پے لانا ہشتم تذبیب یعنی کوئی حرف بیموقع کسی لفظ مین زیادہ کر دینا نہم مخالفت قیاس لغوی یعنی محاورۂ اہل زبان سے برخلاف کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا دہم کلمۂ مبتذل یعنی ذلیل و خوار و بیقدر و فحش وغیرہ کہ حتی الامکان اُس سے احتراز واجب و لازم ہے یازدہم غرابت یعنی ایسا کلمہ لانا کہ جس سے سب لوگ واقف نہون اور وہ طبیعتون سے غیر مانوس ہو جسکے سمجھنے مین دقت پڑے اے خرد پرور علم معانی مین کلام سے بحث ہی اور کلام دو قسم پر منقسم ہے خبر اور طلب خبر واقعات کے بیان کو کہتے ہین اور اُسپر صدق و کذب کا احتمال ہوتا ہی **طلب** وہ ہی کہ متکلم اپنے نفس کے واسطے کوئی سخن زبان پر لائے پس خبر کے لیے مسند الیہ اور مسند ضرور ہی مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر اور جو نسبت ان دونون مین ہوتی ہے اُسکو اسناد کہتے ہین **اسناد** دو قسم ہی ایک حقیقت عقلیہ دوسرے مجاز عقلیہ حقیقت عقلیہ نسبت کسی فعل کی طرف فاعل حقیقی کے جیسے عالم کا قول کہ خدائے تعالے نے جہان کو سرسبز فرمایا اس مثال مین سرسبز کرنے کی نسبت خدائے تعالٰی کی طرف قول عالم کے بموجب نسبت حقیقی عقلیہ ہی اسلیے کہ ہر فعل کا فاعل حقیقی وہی ہی اور مجاز عقلیہ فعل کی نسبت فاعل مجازی کی طرف کہ وہ فعل مجازاً اُس سے منسوب ہو جیسے جاہل کا قول کہ فصل بہار نے جہان کو سرسبز کیا پس جہان کو سرسبز کرنے کی نسبت فصل بہار کی طرف جاہل کے بقول نسبت مجازی عقلیہ ہی اور یاد رکھو کہ اگر مسند یعنی خبر مین کہ جسکو حکم بھی کہتے ہین سامع کو تردد یا انکار واقع ہو تو واسطے رفع تردد کے اور دفع انکار کے الفاظ موکدات زیادہ کرتے ہین اور وہ لفظ یہ ہین قسم اور ہرگز اور ہر آئینہ ہرگز سلب کے واسطے ہی اور قسم اور ہر آئینہ ایجاب و سلب دونون کے لیے مقرر ہین **ایجاب** اقبال کو اور **سلب** انکار کو کہتے ہین اور جس قدر تردد و انکار زیادہ ہوتا ہے تاکید بھی زیادہ ہوتی ہی اب سنو کہ طلب دو قسم ہے ممکن اور محال **طلب ممکن** کو ترجی اور **طلب محال** کو **تمنی** کہتے ہین ترجی پانچ قسم ہے اول استفہام دوم امر سوم نہی چہارم ندا پنجم دعا اور طلب محال کہ جسکو تمنی کہتے ہین اسکے واسطے کاش اور کاشکے حرف تمنا ہین جیسے یہ مصرعہ ہے **مصرعہ** کاشکے عمر رفتہ باز آید + عمر گذشتہ کا عود کرنا یعنی دوبارہ پلٹنا محالات مین داخل ہی اور اُسکو طلب محال کہتے ہین اے شہزادہ خرد پرور **علم بیان** مین چار باتین ہین **تشبیہ** اور استعارہ اور مجاز مرسل اور کنایہ اول **تشبیہ** کا بیان سنو تشبیہ کے پانچ ارکان ہین اول مشبہ دوم مشبہ بہ سوم وجہ شبہ چہارم غرض تشبیہ پنجم حرف **تشبیہ** جیسے پھول سا چہرہ اس مثال مین چہرہ مشبہ اور پھول مشبہ بہ

تشبیہ کا بیان

اور رنگینی وجہ شبہ اور اظہار خوبروئی معشوق غرض تشبیہ اور سا حرف تشبیہ ہی اور کبھی مشبہ اور مشبہ بہ
دونون حسی ہوتے ہین یعنی کسی حواس ظاہری سے متعلق جیسے باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ
اور لامسہ چنانچہ سرو سا قد کہ باصرہ سے متعلق ہے وعلی ہذا القیاس اور کبھی مشبہ اور مشبہ بہ دونون
عقلی ہوتے ہین یعنے متعلق کسی حواس خمسۂ باطنی سے جیسے حس مشترک اور خیال اور متصرفہ اور واہمہ اور
حافظہ چنانچہ شہادت مثل حیات ابدی ہی شہادت اور حیات ابدی دونون مدرک بہ عقل ہین علی ہذا القیاس
اور کبھی مشبہ اور مشبہ بہ مین ایک حسی اور ایک عقلی بھی ہوتا ہی جیسے تشبیہ عدل کی ترازو سے
اور خلق کی عطر سے یہان ترازو اور عطر دونون محسوسات مین سے اور عدل اور خلق دونون معقولات
مین سے ہین اور وجہ شبہ اس معنی سے مطلب ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ اس مین شراکت رکھتے ہون
جیسے تشبیہ شجاع کی شیر کے ساتھ اور قد کی تشبیہ سرو سے یہان راستی اور بلندی وجہ شبہ ہی سرو اور قد مین
اور دلیری و بہادری وجہ شبہ ہے شیر اور شجاع مین اور کبھی ایک ہیئت مجموعی کو دوسری ہیئت مجموعی
سے تشبیہ دیتے ہین اور اُسکو تشبیہ مرکب کہتے ہین جیسے اس فقرے مین فقرہ + اُسکی دونون زلفین
اس طرح دل مانگتی ہین جیسے ایک کھلونے پر دو بچے مچلتے ہین + کبھی دو اشیاے متضادہ کو ظرافت و طنز
کے طور پر تشبیہ دیتے ہین جیسے بخیل کی تشبیہ حاتم کے ساتھ اور تشبیہ مین اگر وجہ شبہ مذکور ہو تو اُسکو مفصل
کہتے ہین ورنہ مجمل اور غرض تشبیہ کی بہت قسمین ہین چنانچہ اول غیر ممکن کو ممکن کر دینا جیسے اس شعر سے ظاہر ہے

مؤلف

مخلوق پر ہے خلقت انسان کو فوقیت	تو دیکھ لے کہ مشک بھی خون غزال ہے

اس شعر کے یہ معنی ہین کہ کل حیوانات اور نباتات اور جمادات پر جنس بنی آدم کو فضیلت حاصل ہے
باوجودیکہ یہ بھی داخل مخلوقات ہے مگر یہ بات ممکن ہی کیونکہ مشک بھی خون آہو کا ایک ادنی حصّہ ہے
لیکن اب خون مین شمار نہین بلکہ اپنی جنس سے جدا ہو کر کمال فوقیت حاصل کی اسی طرح انسان نے
بھی تمام مخلوقات سے زیادہ شرف پایا ہی دوم غرض تشبیہ سے مشبہ کا حال ظاہر کرنا اور اسمین شرط ہے
کہ حال مشبہ بہ کا بھی واضح ہو چنانچہ اس مصرعہ مین مصرعہ وداع یار سے دل جیسے دیگ آتش پر + دل مشبہ
اور دیگ مشبہ بہ اور آتش پر حال ہی مشبہ بہ کا غرض کہ اسی طرح غرض کی بہت سی صورتین ہین جیسے مشبہ کی
زینت کا ظاہر کرنا اور مذمت و عیب کھولنا وغیرہ آپ سنو کہ متقدمین کا یہ دستور تھا کہ اُنکا کلام تشبیہات
سے کم خالی ہوتا اور ہر سخن پر ایک دلیل بصورت تشبیہ بہ سبیل تمثیل پیش کرتے اور مخفی نہ رہے کہ تشبیہ کو
غیر جنسیت لازم ہے جیسے رُخ کی تشبیہ آفتاب و مہتاب سے اور زلف کی تشبیہ سنبل و مشک سے اُنکی

مغائرت اور غیر جنسیت ظاہر ہے اور آدنی کی تشبیہ اعلیٰ سے اور اعلیٰ کی تشبیہ ادنیٰ سے درست ہو مگر نی زمانا شعر و غزل مین حُسن و عشق کا مضمون زیادہ باندھتے ہین اور اکثر سراپاے معشوق کی تعریف خصوصًا چہرہ کی بہت صفت ہوتی ہو اس نظر سے ہم چند تشبیہات بیان کرتے ہین اُسکے مطابق ہر چیز کی تشبیہ تصور کر لینی چاہیئے **تشبیہ قامت** سرو سرو صنوبر سرو شمشاد سرو آزاد سرو سہی سرو ناز طوبےٰ شاخ طوبےٰ شاخ گُل قیامت نخل نہال وغیرہ اور کبھی قد راست کو تیر اور قامت خمیدہ کو کمان سے بھی تشبیہ دیتے ہین جیسے **شعر** اُس جوان سے وصل کیونکر ہو سکے اس پیر کا ✤ ٹھہرنا مشکل ہو آغوشِ کمان مین تیر کا ✤ **تشبیہ خرام** ـ بہار ـ برق ـ نسیم ـ نسیم صبح ـ نسیم سحر ـ باد صبا ـ شمیم گل وغیرہ اور نرمی رفتار کو آب سے تشبیہ دیتے ہین **تشبیہ موے سر** شب ـ نیم شب ـ شب دیجور ـ شب یلدا ـ ظلمات مشک ـ عنبر ـ دام ـ شام ـ دامِ مشکین ـ ابر سیاہ وغیرہ **تشبیہ فرق یعنی مانگ** راہ ظلمات خط استوا ـ خط کہکشان ـ برق درخشان ـ تیغ ـ خطِ سحر ـ وغیرہ اور اس شعر مین ایک عمدہ تشبیہ موجود ہے

شعر

دلا پُر درد دکھادے مانگ اُس رشک مسیحا کی	نہین تو پیسدے ہیرا کھرل مین سنگ موسیٰ کی

زلف و کاکل اور گیسو کی تشبیہ سنبل ـ دستہ سنبل ـ ریحان ـ دستہ ریحان ـ کمند ـ زنجیر ـ طناب ـ مشک ـ شام ـ شب ـ عمر دراز ـ شمشاد ـ حبش ـ تازیانہ ـ مار ـ عقرب ـ عنبر ـ سار ـ رشتہ ـ رسن ـ دو دو لام ـ میم ـ چوگان ـ چلیپا ـ ابر سیاہ ـ قلاب ـ دام ـ ہند ـ ہندو ـ کافر ـ خطا ـ ختن ـ تاتار ـ چین وغیرہ **رخ کی تشبیہ** ماہ ـ آفتاب ـ شمع ـ چراغ ـ کعبہ ـ مصحف ـ گل ـ شعلہ ـ مشعل ـ شعلۂ طور ـ مشعل طور ـ تجلی طور ـ لالہ ـ ارغوان ـ صبح ـ روز ـ گلستان ـ گلشن ـ گلزار ـ چمن ـ بہشت ـ باغ ارم وغیرہ **خال کی تشبیہ** ہندو ـ زنگی بچہ ـ حبشی زادہ ـ مشک ـ دانہ ـ دائہ اسپند ـ نقطۂ سویدا ـ مردمک ـ حجر الاسود ـ تخم سیب وغیرہ **تشبیہ جبین** آئینہ ـ لوح سیمین ـ لوح محفوظ ـ ماہ ـ ہلال ـ بدر ـ ماہ نو ـ خورشید ـ زہرہ ـ مشتری ـ سہیل وغیرہ **چین جبین کی تشبیہ** تیغ ـ رگِ گل ـ موج وغیرہ **تشبیہ ابرو** موج ـ محراب ـ ہلال ـ کمان ـ قوس قزح ـ ذو الفقار ـ شمشیر ـ خنجر ـ حلقۂ کمند ـ طاق ـ کلید ـ ہلال عید ـ نون ـ خط نسخ وغیرہ **تشبیہ چشم** بادام ـ نرگس ـ ہندو ـ زہرۂ بابل ـ ہاروت ـ سامری ـ ساحر ـ جادوگر ـ فسونگر ـ جام ـ ساغر ـ آہو ـ غزال ـ روزگار ـ صاد ـ عین وغیرہ **پلکون کی تشبیہ** خنجر ـ تیغ ـ سنان ـ نیزہ ـ تیر ـ خار ـ سوزن ـ چنگل ـ باز ـ چنگل شاہین ـ خدنگ ـ پیکان ـ نیش ـ نشتر وغیرہ **تشبیہ گردن** صراحی ـ دستۂ عاج ـ بیاضِ صبح ـ گردن آہو وغیرہ **بینی کی تشبیہ** الف ـ غنچۂ نرگس ـ غنچۂ شبو ـ غنچۂ گل ـ غنچۂ یاسمین ـ انگشت ـ قدرت ـ بندوق دونالی وغیرہ **تشبیہ لب** غنچہ ـ برگِ گل

رگ گل آب حیات خرما بستہ موج آب حیات موج کوثر موج تسنیم موج شراب رشتۂ مریم رشتۂ جان مسیحا شہد شکر نبات
قند لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل بلال آتش خاموش شفق اخگر وغیرہ **تشبیہ خط** بنفشہ ہندو ریحان
زمرد خط ریحان خط غبار نامۂ خضر سبزہ مورچہ ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول عنبرین
جدول زنگاری جدول قرآن وغیرہ **تشبیہ دہن** غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطہ موہوم صفر عدم
صدف قطرہ تنگ شکر حقۂ لعل حقۂ مرجان حقۂ یاقوت حقۂ مروارید میم دل مور چشم مور
نمکدان کوزۂ نبات وغیرہ **تشبیہ دندان** گوہر دُر ژالہ الماس انجم دانۂ انار عقد پروین عقد گوہر
سلک دُر غنچۂ یاسمین غنچۂ نسترن وغیرہ **خندہ و تبسم کی تشبیہ** برق لمعۂ برق شکرین
نمکین غنچۂ نسیم شگفتہ صبح وغیرہ **تشبیہ زنخدان** سیب شفتالو گوے سیمین دستنبو بہی
سیب جنت سیب سمرقند وغیرہ علی ہذا القیاس ہر شے کی تشبیہ بخوبی سمجھلینے کے بعد فرمایا کہ ہر چیز خواہ وہ
حسّی ہو یا عقلی اُسکے واسطے تشبیہات مقرر ہین اور طبع رسا تشبیہ تازہ بھی پیدا کر سکتی ہے اب سخن کو
لطف کو ابر اور دریا اور چشمۂ کوثر اور چشمۂ آبحیات اور باران رحمت اور باغ جنت اور باد بہار
وغیرہ سے اور خلق کو مشک کافور نسیم صبح شمیم گل باغ گلستان بہشت اور عطریات وغیرہ سے
تشبیہ دیتے ہین اور قہر و غضب کو برق آتش دوزخ باد سموم باد صرصر سیلاب تند صور قیامت
باد خزان طوفان باد وغیرہ سے تشبیہ دیا کرتے ہین اور یاد رکھو کہ مناسبات کلام وہ ہے کہ نظم ہو خواہ نثر اور جہان
کسی کی تعریف شروع کیجائے یا مذمت یا کسی قسم کا مضمون ہو اُسی کے موافق کلمات اور الفاظ بر محل داخل
کرین چنانچہ **مناسبات حسن** بیمہری بیوفائی خودبینی خودنمائی عشوہ غمزہ ناز کرشمہ حیا ادا کی سفاکی سنگدلی
انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی دیرآشتی زود رنجی تلوّن تندخوئی دلبری دلربائی
کج رفتاری رقیب نوازی خونخواری دل آزاری خوش ادائی جانفزائی ستمگاری جفاکاری کم اختلاطی خونریزی
بے ارتباطی فتنہ انگیزی بہانہ جوئی دردمندی فریب سازی عربدہ پردازی اور اُنکے سوا
بہت سے لوازم مناسب حسن و جمال ہین اور **مناسبات عشق** آہ نالہ فریاد فغان بیحالی بیتابی زاری
زاری ناتوانی جانفشانی خودسری جامہ دری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز صحرا گردی
کوہ نوردی نالہ فرسائی خانہ بدوشی جنون بیصبری گریہ تپش سودا گریبان تنہا نشینی بیخودی ہجر یار بیکلی بے قراری
قلق تپش دیوانگی بیگانگی آوارگی بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی اور سوا
اسکے طرح طرح کی حالتین ہین علی ہذا القیاس **مناسبات فقر** صبر توکل ہمت تحمل مراقبہ مشاہدہ
مجاہدہ معاملہ محاسبہ مجادلہ عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری استغنا ترک دنیا شریعت

طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ دم قدم شکر ذکر تقویٰ طہارت محنت
مشقت حق پرستی خداشناسی عفت عصمت راستی مقام رضا مقام تسلیم اور دوسرے مقامات اور منازل
فقر جیسے ہوش در دم نظر بر قدم خلوت در انجمن سفر در وطن اور علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین
اور اسی طرح مناجات غنا جاہ و جلال دولت و اقبال حشمت و مکنت سخاوت عدالت شجاعت عنایت
مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت رعیت پروری کرم گستری فتح نصرت ایثار مکرمت کامرانی
فیض رسانی کشور کشائی لشکر آرائی ملک داری بُردباری شکوہ تجمل کوس نوازی علم افرازی وغیرہ اور
مطابق ان مثالوں کے ہر شے کے لوازم اور مناسبات قیاس کرنے مناسب ہین اے خرد پرور
ہم اسی بیان مین رعایت کا بیان بھی مناسب جانتے ہین تم خوب یاد رکھو کہ رعایت کلام دو قسم ہی
ایک لفظی دوسرے معنوی رعایت لفظی اُسے کہتے ہین کہ جس چیز کا بیان ہو اُسکے مناسب حال
الفاظ بھی عبارت مین داخل ہون جیسے اس مصرعہ مین مصرعہ چھیڑنے کو مرے در پردہ کیا شوق ستار + اسمین
رعایت لفظی یہ ہو کہ ستار مین پردے ہوتے ہین اور ستار بجانے کو مطربون کی اصطلاح مین ستار چھیڑنا کہتے ہین اسیطرح ان شعرون مین

رعایت کلام کا بیان

مؤلف

صحن گلشن مین نیا گل پھولا	شاخ گلبن پر گل تر جھولا
جھونکے جب دینے لگی باد بہار	عندلیبون کو ہوا رشک سے خار

شاعر کا مطلب یہ ہے کہ ہوا سے پھولونکی ڈالیان ہلتی ہین لیکن رعایت لفظی سے یہ مضمون دو شعرون مین
ادا ہوا یعنی گل کے واسطے تر و تازگی لازم ہو اور گل کی شگفتگی کو بہار درکار اور جب بہار آتی ہی باغ سرسبز ہوتا ہے
اور صحن گلشن مین نہال گل نشو و نما پاتے ہین اور گلبن کیواسطے شاخ اور شاخ کے لیے پھول کھلنا لازم ہی
چونکہ شاخ گل نازک ہوتی ہی اسواسطے بار گل اور تحریک نسیم سے اُسکی حرکت ظاہر ہے اُس حرکت کو جھولا جھولنے
سے استعارہ کیا جھولے کے واسطے ایک حرکت دینے والا چاہیے اسواسطے باد بہار کو جو کہ لوازم
باغ سے ہی جھولا جھولانے والا مقرر کیا اور گل کے واسطے خار بھی ضرور ہی اور باغ مین بلبلون کا ہونا بھی لازم
ہے جو کہ عندلیب گل تر پر عاشق زار ہے اسواسطے اُسکو رشک آیا کہ مجھے کس سبب سے گل نے
جھونکا دینے کی خدمت عنایت نہ کی اور باد بہار کو کس واسطے اس کام پر مقرر فرمایا اور بلبل جب شاخ
گل پر بیٹھتی ہی اُسوقت بھی شاخ کی حرکت ثابت ہی اس صورت مین بلبل نے اُسکو اپنا رقیب تصور کیا
اور عاشق کو رقیب پر ہمیشہ رشک آتا ہو اور نیا گل پھولا کلمۂ تعجب ہی جیسے کہ این گل دیگر شگفت اور
یہ فقرہ صرف رعایت لفظی کے واسطے ہی اسیطرح خار کے معنی جلنا اور حسد کرنا ہو مگر اس لفظ سے

گل کی رعایت مدنظر ہے پس ہماری دانست مین رعایت لفظی کے واسطے اسی قدر مثال کفایت کر سکے گی
اور **رعایت معنوی** اُسے کہتے ہین کہ ظاہر الفاظ مین مناسبات کی پابندی نہو مگر معنی مین تمام کیفیت
معلوم ہو جائے جیسے اس شعر مین **شعر** مگس کو باغ مین آنے نہ دینا ✤ کہ ناحق خون پروانون کا ہوگا ✤ سبحان اللہ
اس شعر مین کسقدر رعایت معنوی ہی آفرین باد بر جان مصنف یعنی مگس سے شہد کی مکھی مراد ہے اور اسکو باغ مین
داخل ہونے کی ممانعت اسواسطے کرتا ہے کہ جب وہ باغ مین آئے گی تو بیشک پھولون کا رس چوسے گی
اور اپنے چھتے مین کہ جس کو شان عسل کہتے ہین لاکر شہد بنائے گی اور کوئی شخص اگر شہد کے لالچ سے
اُس چھتے کو توڑے گا تو اُس مین سے موم نکلے گا اور موم سے شمع بنائی جاتی ہے وہ شمع مومی جب
محفل مین روشن ہوگی تو پروانے اُسکے گرد جمع ہونگے اور جل جل کر اپنی جان ہلاک کرینگے مفت مین اُنکا خون ہوگا
اس واسطے اول ہی سے تدارک لازم ہے الغرض اسکو رعایت معنوی کہتے ہین **قسم دوم استعارہ** ہے
یعنی کوئی چیز کسی سے مستعار طلب کرنے کو **استعارہ** کہتے ہین اس مین مشبہ کو **مستعار لہ** اور مشبہ بہ کو
مستعار منہ اور وہ معنی کہ جو دونون مین باہم شریک ہون اُسکو **وجہ جامع** کہا کرتے ہین جیسے نرگس کو
اُسکے معنی سے واسطے چشم یار کے مستعار کیا پس مستعار منہ گل نرگس ہی کہ مشبہ بہ ہوتا ہی اور مستعار لہ چشم معشوق
کہ مشبہ ہی اور لفظ نرگس چشم یار کے واسطے مستعار ہی اور اس عمل کو استعارہ کہتے ہین اصل مطلب یہ ہی کہ کلام کرنیوالا
مشبہ بہ کا ذکر کرے اور مشبہ کو مطلق نہ لائے جیسے رُخ کو گل سے اور زلف کو سنبل سے تشبیہ دیتے ہین
پس فقط گل اور سنبل کو بیان کرکے اُسکے معنے رُخ اور زلف سمجھین یہ استعارہ ہے جیسے کہ اس مصرعہ کے
معنے **مصرعہ** نمایان ہی سنبل گل یار پر ✤ یعنی اصل مطلب یہ ہی **مصرعہ** نمایان ہی کاکل رُخ یار پر ✤ یا جیسے اس شعر مین

مولف

برق ہی ہاتھ مین اور دوش پہ ہی ابر سیاہ	زیر ران چرخ ہے اور سر پہ نمودار ہے ماہ

شمشیر کو برق اور سپر کو ابر اور اسپ کو چرخ اور چتر کو ماہ سے استعارہ کیا ہے برق کہ مشبہ بہ ہے مستعار منہ
اور شمشیر کہ مشبہ ہے مستعار لہ ہے اور ابر اور ماہ اور چرخ کو بھی اسی پر قیاس کیا چاہیے اور وجہ جامع
ان چارون مین ظاہر ہے یعنی درخشندگی اور جھلک برق و شمشیر مین اور سیاہی و سایہ ابر و سپر مین اور
تیزروی و گردش چرخ و اسپ مین اور دَور و مدوری ماہ و چتر مین غرض کہ اسکا نام استعارہ ہے
اسی ذکر مین مبالغہ کا حال سُنو مبالغہ سخن مین تین قسم ہے تبلیغ اور اغراق اور غلو مبالغہ **تبلیغ** وہ ہے
کہ قریب القیاس اور ممکن الوقوع ہو جیسے یہ شعر کسی زنگی کی تعریف مین **شعر** وہ زنگی بھا مانند نخل بلند ✤
ہراسان ہو جس سے دل نخل بند ✤ یعنے قیاس سے بعید نہین کہ کسی زنگی کا قد و قامت درخت خرما کے

استعارہ کا بیان

مبالغہ کا بیان

برابر بلند ہو اس نظر سے کہ سابق مین مرد اکثر طویل القامت ہوا کرتے تھے اور اُس سے نخل بند یعنی باغبان کا ڈرنا بھی ممکن ہو اور **مبالغہ اغراق** وہ ہے کہ قریب القیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو جیسے اس شعر مین

مؤلف

چمن حسن سے ہے تیرے جو زنبور عسل	کیا عجب گر ہو گل شمع سے تیار گلاب

یعنی اگر شہد کی مکھی تیرے حسن کے باغ سے شہد حاصل کر کے شان عسل بنائے اور جو موم اُسمین سے نکلے اُس سے شمع تیار کر کے روشن کرین تو جسوقت اسکا گل بندھے اُس گل سے اگر گلاب کھنچین تو جائے تعجب نہین اور مبالغہ غلو وہ ہے کہ خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو جیسے اس شعر مین **مؤلف** جو کڑی سے اُس ہرن کے سایہ یون مارا پھرے ٭ جیسے زاغ آشیان گم کردہ آوارہ پھرے ٭ یہ شعر جست و خیز آہو کی صفت مین ہے یعنی وہ ہرن صحرا مین اس تیزی سے رم کر رہا ہے کہ دقت رمیدن اُسکا سایہ اُس سے جُدا ہو کر پیچھے رہگیا اور مانند زاغ گم کردہ آشیان کے سراسیمہ پھرتا ہے اور اُسکو نہین پاتا سایہ کا جُدا ہونا اور آوارہ پھرنا خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہے یہی مبالغہ کی تین قسمین ہین جو ہمنے بیان کین مبالغہ اُسے کہتے ہین کہ نظم یا نثر مین کوئی مضمون ایسا بیان کیا جائے کہ درجۂ اعتدال سے اُسپر تجاوز کا گمان واقع ہو **قسم سوم مجاز مرسل** ہے مجاز مرسل اُسکو کہتے ہین جو سوائے اپنے معنی حقیقی کے کسی غیر معنے مین استعمال کیا جائے اور وہ کئی قسم ہے کبھی بجائے سبب کے مسبب کو لاتے ہین جیسے مین آفتاب مین بیٹھا یعنی پرتو آفتاب مین بیٹھا پس آفتاب سبب ہے اور پرتو مسبب اور صورت بیان سے سبب مسبب پہچانا جاتا ہے اور کبھی مسبب کو سبب کے مقام پر لاتے ہین جیسے دن نکلا یعنی آفتاب نکلا دن مسبب ہے اور آفتاب سبب یہان مسبب کے بیان سے سبب دریافت ہوتا ہے اور کبھی ظرف کو بجائے مظروف استعمال کرتے ہین جیسے قارورہ کہ شیشے کو کہتے ہین پیشاب کے معنے مین مستعمل ہے چنانچہ کہین گے کہ قارورہ حکیم کو دکھاؤ پس قارورہ ظرف بول ہے اور بول مظروف اور کبھی مظروف کو بجائے ظرف استعمال کرتے ہین مثلاً گلاب کو طاق مین رکھدو اس سے یہ مراد ہے کہ شیشۂ گلاب کو طاق مین رکھ دو پس گلاب مظروف ہے اور شیشہ ظرف اسی طرح کبھی لفظ کو باعتبار حالت زمانۂ ماضی استعمال کرتے ہین جیسے امیر کو امیر زادہ اور کبھی باعتبار زمانۂ مستقبل کے ذکر کرتے ہین جیسے طالب علم کو مولوی کہنا اور کبھی جزو کو بجائے کل اور کبھی کل کو بجائے جزو اور کبھی عام کو بجائے خاص اور کبھی خاص کو بجائے عام استعمال کرتے ہین اور سوا اس کے مجاز مرسل کی بہت قسمین ہین اب **قسم چہارم کنایہ** کنایہ لغت مین پوشیدہ بات کو کہتے ہین مگر اصطلاح مین اُس سے عبارت ہے کہ اصلی معنی کا ارادہ کیا جائے اور کنایہ تین قسم ہے **قسم اول** کنایہ سے مقصود فقط ذات موصوف ہے اسکی دو قسمین ہین اول قریب دوم بعید **کنایہ قریب** وہ ہے

کہ ایسی ایک صفت خاص کسی موصوف کی ذکر کرین جس سے موصوف کی ذات مراد ہو جیسے شجاع ارغوان تن مریخ سے کنایہ ہو اسواسطے کہ سرخ رنگ ہی اُسکو جلاّد فلک اور تُرکِ فلک بھی کہتے ہین اور سپاہی و جلاّد کیواسطے شجاعت لازم ہے پس باعتبار بہادری اور سُرخی رنگ کے مریخ کو شجاع ارغوان تن کہا اور کنایہ بعید وہ ہی کہ چند صفتین کسی موصوف کی بیان کر کے اُن سب سے ذات موصوف مقصود ہو جیسے اس مثال مین فقرہ مین چاہتا ہون کہ طبیعت کو قوت حاصل ہو اور کام و زبان کو لذت نصیب ہو اور چشم کو سُرخی میسر ہو اور دل کو فرحت پہونچے اور دماغ کو خوشبو + یعنی جس مین یہ سب صفتین موجود ہون وہ شراب مقصود ہے اس تقریر سے یہ مدعا ہی کہ مین شراب کا طلبگار ہون قسم دوم وہ کنایہ ہے کہ جس سے فقط صفت غرض ہو اور ذات موصوف سے کچھ سروکار نہ رہے یہ بھی قریب و بعید ہی قریب وہ ہی کہ لازم سے ملزوم کی طرف ذہن بوسیلہ انتقال کرے جیسے اس شعر مین

مولف

اُسکو اندیشہ کیا رہا باقی ‖ جس نے دامن کمر سے باندھ لیا

دامن کمر سے لپٹنا آمادہ سفر ہونے سے کنایہ ہی کسواسطے کہ مسافر راہ چلتے کیوقت دامن کمر سے باندھ لیتے ہین پس دامن باندھنا لازم اور سفر کرنیوالا ملزوم ہی اور اس قسم کا بعید وہ ہی کہ ذہن لازم سے ملزوم کیطرف کسی وسیلہ سے انتقال کرے جیسے اس مثال مین

مولف

گر سر کیسہ باندھنا ہو تجھے ‖ اسے تجی تارِ عنکبوت سے باندھ

یعنی تھیلی کا مُنھ مکڑی کے جالے سے باندھنا کنایہ ہی بند مضبوط نہونیسے اور تھیلی کے جلد کھلجانیسے اور بہت جلد بخشش کرنیسے قسم سوم وہ ہی کہ جس سے کنایہ کی غرض معلوم ہو اُسکی بھی دو قسمین ہین اول موصوف کیواسطے اثبات صفت دوم موصوف سے نفی صفت اثبات صفت کی مثال

مولف

دامن ہمت بلند اسکا ‖ گردن چرخ کا گریبان ہی

دامن ہمت ممدوح کو گریبان آسمان کہنا کنایہ ہی آسمان سے زیادہ ہمت بلند ہونے کا یعنی اُسکی ہمت آسمان سے بقدر بلند ہو کہ آسمان اُسکے زانو تک ہو اور گردن آسمان پنڈلیون تک جو کہ اکثر دامن ساق پر رہتا ہو اسواسطے اسکی اور اُسکی نسبت باہم دیگر ہی نفی صفت کی مثال

مولف

کس کے یہ شعلۂ ہیبت نے گرائی بجلی ‖ ماہ نے کان مین ہالے کا جو بالا ڈالا

یعنی اپنی صفت اصلی ترک کر کے غلام بنگیا کان مین بالا ڈالنا غلام ہونے سے کنایہ ہو اور یاد رکھو کہ استعارہ کبھی بالتصریح اور کبھی بالکنایہ ہوتا ہی اور ایک قاعدہ یہ بھی اسی ذیل مین شامل ہی کہ ایک شے عقلی کو مجسم فرض کر کے اُس کا ایک عضو کہ جسکی ضرورت ہو قرار دیتے ہین جیسے سرِ ہوش اور پاے فکر اور چشم حیرت

اور دستِ جنون وغیرہ یعنی ہوش اور فکر اور حیرت اور جنون کو ایک شخص سراپا مجسم مقرر کیا اور اُسکے تمام اعضا
فرض کرکے سر اور پانون اور آنکھ اور ہاتھ قرار دیے غرضکہ اس علم کا نام علم بیان ہو اب ہم علم بدیع کا ذکر کرتے ہین
اے خسرو بر در علم بدیع وہ علم ہو جسکے الفاظ کو صنائع اور بدائع سے زینت بخشی جاتی ہو مخفی نرہے کہ کلام دو قسم
ہو نظم اور نثر کلام نظم کو بہمہ وجوہ کلام نثر پر فوقیت حاصل ہو اور اس دیل سے کہ جس ملک مین دیکھو سب
پُرانے ہی شعرون کو اچھا بتاتے ہین یہ بات بخوبی پایۂ ثبوت کو پہونچی ہو کہ شاید ابتدا ابتدا مین ہر قوم نظم کے
عجائبات دیکھ کر حیران رہ گئی اور جو رتبہ اُسے حاصل ہو گیا وہ ابتک بدستور چلا آتا ہو ایک وجہ یہ ہے کہ نفس
ناطقہ کے جذبے اور طبیعیات کے عالم سے تعلق رکھتا ہے اگلون نے محسوسات فی الخارج مین سے اُن چیزونکو
بیان کر دیا جن پر سب کی نظر جاتی ہے اور فوراً ان کا اثر ہوتا ہے قصّے کہانیون مین سے وہ واقعات چھانٹ
لیے کہ جن مین خاصیت نفسی پائی جاتی ہے طبیعت متقدمین کے اختیار مین تھی صنعت متاخرین کے حصّہ
آئی اُنکا کلام زبردست اور پُرمضمون تھا اُنکی زبان خوبصورت اور منجھی ہوئی تو جسکی طبیعت موزون ہوئی وہ شاعرونکی
برادری مین مل گیا مگر تتبع سے بزرگی حاصل نہین ہوتی شاعرون کے لیے ہر علم پر توجہ کرنی ضرور ہے شاعری کا
ارادہ ہو تو دنیا کو نئے مطلب سے دیکھنا چاہیئے تشبیہ اور معانی کی تلاش مین جنگلون مین پھرنا اور پہاڑون
مین ٹکرین کھانی ضرور ہین چنانچہ ایک شاعر کا بیان ہو کہ اگر جنگل کا درخت ہی تو میرے دل مین اور وادی کا پھول
ہی تو میرے جگر مین پہاڑ کا ٹیلہ ہے تو میرے لیے اور قلعہ کا کنگورہ ہی تو میرے واسطے کبھی ندیونکے ساتھ چکر
کھاتے پھرتا اور کبھی بادل کی بدلیونکے تماشے دیکھنا غرضکہ شاعر کیواسطے کوئی چیز بیکار نہین جو کچھ دنیا مین خوبصورت
یا مہیب اُس کے خلّاق معانی کے پاس چاہیے اُسکو ہر چیز سے واقف ہونا ضرور ہے خواہ وہ عظمت کے
سبب سے ہیبت ناک ہو یا نزاکت کے سبب سے فقط خیال کا وہم باغ کے پودے جنگل کے حیوان زمین کے
معدنیات آسمان کے شہابے ان سب کو مل کر شاعر کے مغز کو بھر دینا چاہیے کہ ضرورت کے وقت کسی چیز کا محتاج
نرہے اور ہر ایک خیال اسکا سود مند عالم ہو جسکے پاس سامان زیادہ ہو گا وہی غالب ہے گا وہ ایسی تلمیحین باندھیگا
کہ آدمی خواہ مخواہ خوش ہو جائینگے اور وہ اسطرح نصیحت کر جائیگا کہ حریف دیکھتے کے دیکھتے رہجائینگے مرد کو
دیکھنا شاعر کا کام نہین ہے اُسکی نظر ہمیشہ نوع پر جاتی ہو وہ بڑے بڑے سانچون پر غور کرتا ہو اشیا کی عام
خاصیتین دیکھتا ہو کچھ پھولون کی پتیان گننے کو نہین بیٹھتا مرغزار کے مختلف سایون کو نہین دیکھتا جب وہ عالم
طبیعات کی تصویر کھینچتا ہے تو فقط اُن خال و خط پر نظر رکھتا ہو جن پر عوام کی نظر سماتی ہے اور جن کا اثر فوراً
ہوتا ہے کیونکہ اُسکی غرض تو یہ ہے کہ نفس ناطقہ کی ایک خاص دلالت سے یہ خاکا اصل صورت کو سامنے
کھڑا کر دے اُسکو اُن باریک امتیازون سے مطلب نہین جن پر بعضون نے خیال کیا ہو اور بعضون نے نہ کیا ہو

مگر ابھی شاعر ہونے مین آدھی کسر ہے اُسکو زیست کے مختلف طریقے بھی معلوم ہونے چاہیین پیشہ کی ضرورت سے لازم ہوا کہ وہ ہر حالت کے رنج وراحت کا اندازہ کرے حرکات نفس کو اُن حرکتونکی مختلف جماعت اور مختلف صورتون مین دیکھے اور طفلی کی شوخی سے لگا کر پیری کی مایوسی تک اُن تبدیلیون کا سُراغ لگائے جو کہ آب وہوا اور دستور مُلک کے سبب سے نفس ناطقہ مین واقع ہوتی ہین اپنے زمانے اور اپنے مُلک کے تعجب کو چھوڑ دے اور حق و باطل کو اُس خاص صورت مین دیکھے جہان اُن مین کسی طرح کی تبدیلی نہین آسکتی اپنے وقت کی رائے یا قانون کا لحاظ نہ کرے اور اُن حقائق اعلیٰ کیطرف چلے جسکی حالت مین کچھ بھی فرق نہین ہو سکتا اگر شہرت مین دیر ہو تو کچھ مضائقہ نہین اُسکو اپنے وقت کی تعریف ہیچ سمجھنی چاہیئے اور وہ اپنا انصاف اُن پر چھوڑ دے جو قدرت کے نظام سے اس زمانہ کے بعد آئینگے تحریر ایسی ہو کہ گویا وہ زمانہ کا مترجم اور انسان کا واضع قانون ہی جب شعر کہنے بیٹھے تو یہ خوب سمجھے کہ جو لوگ مختلف پشتون مین آئندہ پیدا ہونگے مین اُنکے اطوار اور طرز خیال پر اس طرح کا حاکم ہون کہ زمان و مکان میرے اوپر کچھ اثر نہین کر سکتا ابھی ذرا سی کسر اور باقی ہی شاعر کو بہت سی زبانین اور بہت سے علم بھی جاننے چاہیین اُسکی عبارت مضمون کے رتبہ کی ہو اسلئے ضرور ہوا کہ وہ مشق کی کثرت سے کلام کے ہر قسم کی نزاکت اور ہر طرح کے ربط و ضبط کو اپنے اختیار مین کرے ای خرد پرور یاد رکھو کہ نظم کی دس قسمین ہین غزل قصیدہ تشبیب قطعہ رباعی فرد مثنوی ترجیع بند مسمط مستزاد غزل مین حُسن و عشق اور ہجر و وصل کا بیان ہوتا ہی اول شعر مین دونون مصرعہ کا قافیہ برابر ہوگا اور آخر شعر مین کبھی شاعر اپنا تخلص لاتا ہی کبھی نہین لاتا اور کبھی مطلع مین بھی تخلص آجاتا ہی غزل کے اشعار پانچ سے سترہ تک ہوتے ہین اور انتہا پچیس شعر ہین مگر متاخرین نے چالیس شعر سے بھی زیادہ کہے ہین لیکن غزل کے شعر اکثر طاق ہوتے ہین قصیدہ اُسے کہتے ہین جس مین حمد و نعت یا تعریف اور مذمت یا کسی کا حال وغیرہ لکھتے ہین اور یہ بعینہ غزل کے مانند ہی مگر صرف اسیقدر فرق ہی کہ غزل مین ذکر معشوق کی خصوصیت ہی قصیدہ کے شعر پندرہ یا پچیس سے اکیسو بتیس ۱۲۰ یا اکیسو سترہ ۱۱۷ تک ہوتے ہین اور قصیدہ مین چند مطلع مختلف مقامات پر بھی آیا کرتے ہین قصیدہ دو قسم پر ہوتا ہی تمہیدیہ اور مجردہ تمہیدیہ اُسکو کہتے ہین کہ شراب و کباب اور مستی و صحبت یار اور صنم پرستی و موسم بہار اور ابر و باران اور باغ و دشت و کوہسار وغیرہ کا ذکر بیان کرکے بعد اُسکے تعریف کی طرف رجوع کرتے ہین اور اسی کو گریز شاعرانہ کہتے ہین اور جس قصیدہ مین یہ باتین نہون اور اول ہی سے تعریف شروع ہوجائے اُسکو مجردہ کہتے ہین تشبیب وہ ہے جس مین اپنے عہد شباب اور ایام جوانی کے زور و شور کی ترنگین اور جوش و خروش کی اُمنگین بیان کرین قطعہ عبارت ہی ایک وزن اور ایک قافیہ کی دو یا زیادہ بیتون سے اور اُسمین مطلع ہو یا نہ ہو مگر مضمون

اقسام نظم

تمام ابیات کا باہم متعلق ہو قطعہ کے اشعار کم سے کم دو اور زیادہ ایکسو سترہ تک ہوتے ہین **رباعی** کے فقط چار مصرع متفق الوزن والقوافی ہوا کرتے ہین مصرع سوم مین اگر قافیہ ہو تو بہتر ہے اور نہو تو کچھ مضائقہ نہین اور رباعی مین نو زحاف واقع ہوتے ہین زحاف تغیرات کا نام ہے ان تغیرات سے چوبیس وزن مختلف بنائے گئے ہین اُنمین سے بارہ وزن آخرب اور بارہ آخرم کہلاتے ہین مگر خلاصہ یہ ہو کہ اکثر رباعی اس وزن پر ہوتی ہے وزن لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ ‌* گر رباعی کا مصرع چہارم تینون مصرعون سے چرب اور عمدہ ہوتا ہے **فرد** ایک شعر کو کہتے ہین - خواہ مقفیٰ ہو یا غیر مقفیٰ اور اُس کا مضمون بھی غزل اور قصیدہ کے مضمون سے علیحدہ ہو **مثنوی** اُسے کہتے ہین جس کے ابیات متفق الوزن ہون اور ہر بیت کے دونون مصرع باہم مقفےٰ

ترجیع بند وہ ہے کہ چند اشعار متفق الوزن والقوافی قصیدہ وغزل کے طور پر ہون بعد اُسکے ایک شعر اُسی وزن پر کہ جو مختلف قافیہ رکھتا ہو لائین اور وہ مطلع کے طرز پر ہو اُسکو ٹیپ بند کہتے ہین اسیطرح کئی بند ہون اور ہر بند کے آگے وہی شعر آتا جائے تو اُسکو ترجیع بند کہین گے اور جو بعد ہر بند کے نیا شعر مختلف القافیہ ہو اُسکو ترکیب بند کہتے ہین بند کے ساتھ جس شعر کو گرہ دیتے ہین وہ مطلع ہوتا ہو اُسکے آگے پھر دوسرے قافیہ کا مطلع کہکر اُسمین شعرون کو غزل کے طور پر شامل کرتے ہین اور ترکیب بند ہو یا ترجیع بند اُن مین ہر بند کے اشعار مساوی ہوتے ہین خواہ وہ سات ہون یا نو یا گیارہ یا جس قدر مناسب نظر آئین مستطاب اُسے کہتے ہین کہ پہلے ایک بند کئی مصرعہ کا ایک وزن اور ایک قافیہ پر لکھا جائے پھر اُسمین ہر بند کا قافیہ جُدا ہو مگر آخری مصرع اُسی قافیہ پر آتا جائے اور یاد رکھو کہ یہ بند تین مصرع سے کم اور دس مصرعہ سے زیادہ نہین ہوتا اس لیے اسکی آٹھ قسمین قرار پائی ہین اول مثلث یعنی تین مصرع کا بند خواہ وہ تینون مصرع اپنی تصنیف سے ہون یا دوسرے مصنف کے شعرون پر ایک مصرعہ چسپان کرین علیٰ ہذا القیاس بند کے چار مصرعہ ہون تو مربع اور پانچ ہون تو مخمس مگر فی زماننا مخمس زیادہ مروج ہے اور چھ مصرع ہون تو مسدس مگر اُسکی دو قسمین ہین اول یہ کہ پانچ مصرعہ ایک طرح پر ہون اور چھٹا مصرعہ بند اول کے قافیہ پر ہو دوسری قسم یہ کہ چار مصرع ایک قافیہ پر ہون اور اُسکے آگے بطور گرہ بند اُسی وزن کا ایک مطلع کہ جداگانہ قافیہ رکھتا ہو جیسے اکثر واسوخت اور مرثیہ مین مروج ہو اور کبھی چار چار مصرعہ کے بعد وہی ایک مطلع ہر جگہ لاتے ہین اُسکو گرہ بند کہتے ہین اور سات مصرعہ ہون تو مسبع اور آٹھ ہو تو مثمن اور نو ہون تو متسع اور دس ہون تو معشر کہتے ہین پھر ایک قسم کی مثال بخوبی سمجھا دی بعد اُس کے ارشاد کیا کہ **مستزاد** اُسے کہتے ہین کہ ایک مصرع کے بعد خواہ ایک شعر کے بعد ایک چھوٹا سا فقرہ جو کسی ارکانِ شاعری کے وزن پر ہو اور اُس مصرعہ یا شعر سے ربط بھی رکھتا ہو زیادہ

کرتے ہین ہر مصرعہ کے ساتھ فقرہ مستزاد ایک مشہور طریقہ ہی جسے سب جانتے ہین اور مثال اُس مستزاد کی جو ایک شعر کے بعد آتا ہی یہ ہے

مؤلف

محفل مین ہمین دیکھ کے وہ دلبر عالم | کہتا ہے خدا کے لیے بس آپ اسی دم
گھر جائین تو اچھا
ناچار چلے جاتے ہین غیرت سے مگر آہ | اُس وقت کا کیا حال نظام اپنا کہین ہم
مرجائین تو اچھا

اور جو مستزاد ہر مصرع کے بعد آتا ہی وہ مشہور و معروف ہی مخفی نہ رہے کہ اقسام شعر مین سے ایک قسم تاریخ گوئی ہے تاریخ اُسے کہتے ہین کہ ایک لفظ یا فقرہ خواہ مصرعہ یا شعر ایسا تجویز کیا جائے جس سے کسی کی وفات یا تولد یا تصنیف کتاب یا لڑائی کی فتح کا سنہ و سال یا بادشاہ کے جلوس یا کسی اور واقعات وغیرہ کا زمانہ سمجھا جائے اسکی دو قسمین ہین تاریخ صوری اور تاریخ معنوی متقدمین کا قاعدہ تھا کہ شعر یا عبارت مین سنہ بیان کر دیتے تھے جیسے سعدی کہتے ہین **شعر** ز ششصد فزون بود پنجاہ و پنج + کہ پُر دُر شد این نامہ بر دا گنج + ۶۵۵ سنہ ھ یہ قسم صوری ہی اور معنوی وہ ہی کہ کسی مصرعہ یا فقرہ مین حروف تہجی کے اعداد جمع کرنے سے مادہ تاریخ پیدا ہو اب اعداد حروف کا قاعدہ یاد رکھنا چاہیے یعنی منجملہ اٹھائیس حروف ابجد اور اُس کے اول نو حرفون کے عدد ایک سے دس تک مقرر ہین ابجد ہوز حطی اُسکو آحاد کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے الف ۱ کا ایک بے کے ۲ دو جیم کے ۳ تین دال کے ۴ چار ہے کے ۵ پانچ واو کے ۶ چھ زے کے ۷ سات حے کے ۸ آٹھ طوے کے ۹ نو یے کے ۱۰ دس پھر گیارھوین حرف سے آٹھ حرفون تک دس دس عدد بڑھا کر نوے پر شمار پہونچایا ہی یعنی کلمن سعفص اسکو عشرات کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی کاف کے ۲۰ بیس لام کے ۳۰ تیس میم کے ۴۰ چالیس نون کے ۵۰ پچاس سین کے ۶۰ ساٹھ عین کے ۷۰ ستر فے کے ۸۰ اسی صاد کے ۹۰ نوے پھر اُنیسوین حرف کے سو عدد ٹھہرا کر نو حرفون پر سو سو عدد زیادہ کر کے ہزار تک درجہ بڑھایا ہی یعنی **قرشت ثخذ ضظغ** اُسکو مآت کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے قاف کے ۱۰۰ سو رے کے ۲۰۰ دو سو شین کے ۳۰۰ تین سو تے کے ۴۰۰ چار سو ثے کے ۵۰۰ پانسو خے کے ۶۰۰ چھ سو ذال کے ۷۰۰ سات سو ضاد کے ۸۰۰ آٹھ سو ظوے کے ۹۰۰ نو سو غین کے ۱۰۰۰ ہزار یہ سب ۲۸ اٹھائیس حرف ہوئے اگرچہ حرف مشدد کو دو بار پڑھتے ہین مگر ایک حرف کا عدد شمار مین آتا ہے اسیطرح الف ممدودہ کا عدد بھی ایک ہی اور ہمزہ کا عدد نہین لیا جاتا کہ ابجد سے خارج ہی مگر بعض نے ہمزہ مکتوبی کو الف اور پ چ ژ گ کو ب ج ز ک اور ٹ ڈ ڑ کو ت د ر کے حساب مین رکھا ہے اور جو حروف ہائے ہوز سے مخلوط ہین جیسے بھ پھ تھ ٹھ وغیرہ اُن مین ھ کے عدد جو پانچ مقرر ہین شامل کیے جائین گے جب تم یہ قاعدہ معلوم کر چکے تو اب تاریخ کا سمجھنا اور کہنا بہت

سہل ہوگیا دیکھو ادب مین سب حرف آحاد کے موجود ہین اور علم مین سب حرف عشرات کے اور شرق مین سب حرف مئآت کے اور ہنر مین ایک حرف آحاد کا اور ایک عشرات کا اور ایک مئآت کا موجود ہے مگر اسکی قید نہین کہ تاریخ اسی طرح پر ہوا کرے بلکہ لفظون جو اعداد مضمر ہین انکو سنہ فصلی یا ہجری یا عیسوی یا سنبت وغیرہ کے ساتھ مطابق کرکے جس برس مین جو واقعہ گزرا ہو اُسکی تاریخ کہنی چاہیے اور جس مضمون کی تاریخ ہو اُسی مضمون کے اشعار یا عبارت مناسب ہے جیسے وفات کی تاریخ آہ واویلا وادریغ ۱۲۸۱ کے عدد ایکہزار دو سو اکاسی ہوئے یعنی سنہ ۱۲۸۱ھ اور اسی طرح تولد کی تاریخ نیک اختر ۱۲۸۱ کہ اسکے عدد بھی ایکہزار دو سو اکاسی ہین جس لفظ مین تاریخی عدد ہوتے ہین اُسکا نام مادہ ہو اور تاریخ کے مادے کو اکثر مصرعہ آخر مین اس طرح موزون کرتے ہین کہ ہاتف یا سروش فلک یا ملہم غیب یا خضر یا مسیح وغیرہ نے یہ تاریخ ارشاد کی اور شعرون مین اپنے تخلص کے ساتھ یہ مضمون لکھتے ہین کہ مجھے نہایت فکر تھی اُسوقت یہ آواز آئی اور کبھی تاریخ کے ایک ہی مصرعہ مین دو مادے یا زیادہ بھی لاتے ہین چنانچہ غالب دہلوی نے اپنے ولادت کی تاریخ اسطرح موزون کی ہے

رباعی دو تاریخ

غالب چو ز تار سال فرجام نصیب	ہم سہم عدد دارم و ہم ذوق حبیب
تاریخ ولادت من از عالم قدس	ہم شورش شوق آمد و ہم لفظ غریب

یعنی اس مصرعہ آخر مین شورش شوق اور غریب یہ دونون مادۂ تاریخ ہین اسکے عدد سنہ ۱۲۱۲ھ ہوتے ہین اور اسے خرد پرور تمھارے نام کے عدد بھی یہی بارہ سو بارہ سنہ ۱۲۱۲ھ ہین بس تینون لفظ ہمعدد کہلا ئینگے اور جسقدر الفاظ باہم برابر عدد رکھتے ہین وہ سب ہمعدد کہلاتے ہین جیسے باد صبا اور صبح اور زندہ دل اور اہل دین ہمعدد ہین یا دہان اور زبان یا عقل اور اعجاز مسیح یا تسلی اور امتحان یا گلخن اور شرر یا افتخار اور عیش بخش یا مظہر علم اور خجستہ اطوار یا فروغ اور ذی شعور یا مرغ جان اور دُرِ غلطان یا ساغر دل اور آفتاب ضیا وغیرہ غرض ایسے ہزارون لفظ ہمعدد ہین مگر خیال اور غور شرط ہے چنانچہ ہمارے اس شعر مین دو دو چیزین ہمعدد موجود ہین

مؤلف

ہوس و یاس و غم و تلخی و مہر و مادر	گل و مے عاشق و آفت و ناز و محبوب

اور تاریخ اکثر صنائع مین بھی کہی جاتی ہے چنانچہ صوری و معنوی دونون صورتین ایک مادۂ تاریخ سے واضح و آشکار ہون یعنی الفاظ مین سنہ واقعہ موجود اور اعداد سے تاریخ نمود ہو جیسے سنہ نہصد و ہشتاد اس فقرہ مین عدد بھی اسی قدر موجود ہین کہ جسقدر الفاظ سے ظاہر ہوتے ہین یعنی سنہ ۹۸۰ھ اور کبھی ایک لفظ کے مکرر لانے سے تاریخ پیدا ہوتی ہے جسوقت سنہ مطلوبہ آدھے آدھے برابر تقسیم ہو سکین جیسے کہ سنہ بارہ سو اٹھتر ہجری ۱۲۷۸ ہجری

در کار ہین اسکے آدھے چھ سو انتالیس ہوئے لسکے عدد کیا خوب کے لفظ مین ہو جو د ہین جب اسکو دو بار کہینگے تاریخ حاصل ہے پھر خواہ اجمال کے ساتھ ہو جیسے یہ شعر

تاریخ

جو فرمائے اسے قند مکرر ‖ تو پیدا ہو سنہ تاریخ کیا خوب [۶۳۹]

یا تفصیل کے ساتھ ہو جیسے شعر کہا گردون سے ہر سال تاریخ ٭ سروش غیب نے کیا خوب کیا خوب اور کبھی اس سے زیادہ تکرار بھی واقع ہوتی ہے جیسے کسی محل کی عیسوی تاریخ مین دیکھو

مؤلف

منظر سبھے ہو جو تاریخ عیسوی ‖ گردون سے آفتاب کہے کلخ کاخ کاخ

یعنی کلخ کے عدد چھ سو اکیس ہین اس کو سہ چند کرنے سے اٹھارہ سو ترسٹھ [۱۸۶۳] عیسوی ہو جاتے ہین اور ایک دروازہ عالیشان کی تاریخ بارہ سو اسی [۱۲۸۰] ہجری مین اس طرح واقع ہے

مؤلف

در دولت جو قصر عالی کا ‖ چرخ ہفتم سے ہے زیادہ بلند
ہے یہ لازم کہ ہون سے تاریخ ‖ عدد باب ہشت بار دو چند

یعنی باب کے عدد پانچ ہین اسکو دو چند کیا دس ہوے دس دونی بیس بیس دونی چالیس چالیس دونی اسی اسی دونی ایکسو ساٹھ ایکسو ساٹھ دونی تین سو بیس تین سو بیس دونی چھ سو چالیس چھ سو چالیس دونی بارہ سو اسی ہوتے ہین اور درجہ ہشتم پر یہی اعداد تاریخی ہین شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی نے عجیب صنعت مین ایک تاریخ لکھی ہے اور بہت خوبی سے عدد مطلوبہ کی شکل پیدا کرکے نقش مراد کو کرسی بیان پر بٹھایا ہے

تاریخ طرز جدید

افتادہ حکیم از نیابت ‖ تاریخ بطرز نو رقم کن
از جائے حکیم ہشت برگیر ‖ سہ مرتبہ نصف نصف کم کن

جائے حطی کے آٹھ عدد ہین انکے آدھے چار انکے آدھے دو اور دو کا آدھا ایک باقی رہتا ہے پس تاریخی اعداد کی یہ صورت ہوئی ۱۲۴۸ھ ہجری اور یہ ہیئت مجموعی بارہ سو اڑتالیس ہوئے اسی طرح کسی تاریخ کا یہ مضمون ہے کہ بادشاہ نے جب ستارہ فتح کیا اسوقت خوش ہو کر شکر الٰہی بجالایا اور عقد انامل پر اسم اعظم شمار کرنے لگا جبکہ ابہام کو خنصر کے نیچے لایا تو چار انگلیون سے چار الف پیدا ہوئے یہی فتح ستارہ کی تاریخ ہے یعنی گیارہ سو گیارہ ہجری جسکی یہ صورت ہوئی ۱۱۱۱ھ عقد انامل انگلیون پر شمار کرنیکا نام ہے عقائد

اہل اسلام مین یہ طریقہ مسنون ہی اسکے وسیلے سے ہزارون لاکھون کی گنتی گن لیتے ہین اور ہر ایک کیواسطے
جداگانہ علامت مقرر ہے عربی مین پانچون انگلیونکے یہ نام ہین خنصر بنصر وسطی سبابہ ابہام غرضکہ اکثر اشعار
اور فقرات ایسے ہوتے ہین کہ جسکے ہر مصرع مین سے یا ہر فقرے مین سے تاریخ برابر نکلتی جاتی ہی اور بعضے قطعات
اور قصائد وغیرہ ایسے ہین کہ جنکا ہر مصرعہ تاریخی ہی اور دو دو مصرع کے حروف منقوط اور غیر منقوط سے اور ایک مصرع
کے منقوط دوسرے کے غیر منقوط اور ایک مصرع کے غیر منقوط دوسرے کے منقوط ملانے سے
بھی وہی مادۂ تاریخ جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی تاریخ زبر و بینہ مین ہوتی ہے یعنے ہر حرف کے ملفوظی عدد لیتے
ہین مثلاً سین کہ اسکے ساٹھ عدد ہین اسکو اسطرح پر لکھین گے کہ سین اور اکسو بیس عدد لین گے اُن مین حرف اول کا
نام زبر ہے اور باقی حرفونکا نام بینہ چنانچہ سین مین س زبر ہے اور ین بینہ اور کبھی تاریخ کہنے مین ایسا اتفاق
ہوتا ہے کہ مادۂ تاریخ عمدہ ہاتھ آجاتا ہے مگر ایک دو عدد کم رہجاتے ہین یا زیادہ ہو جاتے ہین پس اگر
دو چار کم ہین تو اس عدد کا ایک حرف خوبصورتی کے ساتھ بڑھاتے ہین جیسے دو کے واسطے
خوشی کے موقع پر سر بشارت اور چار کے لیے غم کے محل پر سر درد وغیرہ اور اسکو تاریخ گوئی کی اصطلاح
مین تعمیہ کہتے ہین اور عدد زیادہ ہوتے ہین تو اسی صورت سے اسکو خارج کرکے اسکا نام تخرجہ
کہتے ہین جیسے اس شعر مین ساٹھ عدد مطلوب ہین اور مادۂ تاریخ مین چونسٹھ ہو جاتے ہین اُس چار کو
کس خوبی سے نکالا ہے **شعر** گفت تاریخ شاہ مسکینی ٭ سر دہن از ابر یدبیدینی ٭ اور یہی قاعدہ زیادہ اعداد کے
تخرجہ و تعمیہ پر بھی جاری ہو سکتا ہی غرضکہ اسی طرح فرزانۂ روزگار نے نظم و نثر اور ہر قسم کی صنعت لفظی و معنوی
اور عروض و قافیہ و بحور و زحافات کا مفصل بیان شہزادۂ خرد پرور کو تعلیم فرمادیا اسمین چھ مہینے کا عرصہ
منقضی ہو چکا اور وزیر اعظم یعنے شعور سخن رس دونون کو باعزاز و اکرام دربار شاہی مین لے گیا

امتحان سوم

مؤلف

کبھی تو بحر کرم کا ہو ساقیا ملاح	کبھی تو کشتی مے اس طرف روان ہو جائے
دکھائین صنعتین اپنی اگر عجیب و غریب	تو ہمیہ دختر رز کیون نہ مہربان ہو جائے
کیا ہے ہمنے جو دعویٰ اگر کسی کو کہین	ہماری بابت مین شک ہو تو امتحان ہو جائے

جسدم شہزادہ عالی وقار اور معلم یکتائے روزگار داخل دربار ہوئے بادشاہ نے بعد السلام علیک
رسم تعظیم مراتب علمائے فضیلت آثار ادا کرکے شہزادۂ نامدار سے حسب عادت معہودہ ارشاد فرمایا

کہ اے خرد پرور اس مدت مین کس علم کے سبق پر سبقت حاصل کی شہزادہ دانشور نے جواب دیا کہ اس کمترین نے علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع اور علم عروض اور علم قوافی وغیرہ سے حظ کافی پایا اور بہرۂ وافی اُٹھایا معانی اور بیان اور بدیع مین متقدمین عرب نے فرق نہین سمجھا مگر متاخرین نے علم بدیع کو بلاغت کا تتمہ شمار کیا ہو اسواسطے کہ اسمین صنعتین داخل ہین عقل مجسم نے کہا کہ علمی صنعتین کس طرح معلوم ہوتی ہین اس کا بیان کرنا بھی مناسب ہو شہزادہ نے عرض کی کہ صنعتین دو قسم پر منقسم ہین لفظی اور معنوی **صنائع معنوی** بکثرت ہین چنانچہ **صنعت تضاد** یعنے دو لفظ ایک دوسرے کی ضد مین لانا جیسے راستی کیواسطے کجی اور نیکی کے لیے بدی وغیرہ **صنعت مراعات النظیر** یعنے ایسے الفاظ کہ جن مین سوا تضاد کے کوئی اور نسبت ہو جیسے فلک اور کہکشان ماہ اور آفتاب وغیرہ **صنعت ایہام** یعنے وہم مین ڈالنا جیسے سونے کا پلنگ کہ سونے کا لفظ زر کی طرف ایہام رکھتا ہے **تصحیف** یعنی تغیر نقاط سے دوسرا لفظ بنا لینا جیسے محبّ مسکین اور محبّ مسکین **تزلزل** یعنے تبدیل حرکات سے لفظ کے معنی پلٹ جائین جیسے مَطلب مُطلَب اول مطلب مدعا کے معنے مین اور دوسرا مطلب طلبیدن سے نہی کا صیغہ ہے **لف و نشر** وہ ہے کہ اول چند چیز متواتر ذکر کرین پھر ہر چیز کے واسطے ایسا ایک ایک لفظ کہ جو اُن چیزون سے مطابق ہو بیان کرین اور یہ دو قسم ہے مرتب اور غیر مرتب لف و نشر مرتب کی مثال **فقرہ** سرو و گل تیرے قد و عارض کے شوق مین قمری و بلبل کی طرح نالے کرتے ہین ٭ لف و نشر غیر مرتب کی مثال اس شعر سے واضح ہو

شعر

دہن میم یعنی انف زلف لام　　ہو سورۂ الف لام میم اسکا نام

مصرعہ اول سے ترتیب وار یہ حرف پیدا ہوتے ہین کہ میم انف لام مگر ترتیب کا لحاظ نہ کیا اور اُن سبکو مختلف صورت سے جمع کرکے الٓمٓ بنا لیا **صنعت حسن التعلیل** یعنی کسی امر کی علت بطرز پسندیدہ ثابت کرنی کہ جو درحقیقت اُس طور پر نہو جیسے اس مثال مین **فقرہ** ہرن کے کباب مین چشم یار کا سودا خشکی کا باعث ہو **محتمل الضدین** یعنے وہ کلام جو دو مختلف معنی پر دلالت کرے جیسے **فقرہ** تیری صحبت مین احمق دانا ہو جائے **تجاہل العارف** یعنی کسی چیز سے دیدہ و دانستہ بیخبری کا اظہار کرنا جیسے **فقرہ** یہ زلف معشوق ہو یا شام غریبان یا شمع جمال کا دھوان ہو یا ابر سیاہ آفتاب کے متصل آگیا **تعجب** یعنی کسی کلام مین حیرت ظاہر کرنی جیسے **فقرہ** سرو مین ایک پھل نہین آتا گر تماشا ہے کہ قامت یار مین دو پستان نمودار ہین **تلمیح** یعنی وہ کلام جو کسی قصۂ معروف اور مضمون مشہور پر مشتمل ہو جیسے **فقرہ** عشق نے کبھی آتش کو گلزار بنایا ہو اور کبھی کوہ کو برنگ کاہ جلایا ہو ٭ یہ تلمیح ہو قصۂ ابراہیم اور موسیٰ کے

صنائع معنوی کا بیان

حال سے یعنی جب حضرت ابراہیمؑ کو نمرود مردود نے شیطان ملعون کے اغوا سے آگ مین ڈالا خالق نار و نور نے حکم دیا کہ ای آتش تو سرد ہو جا کہ ابراہیمؑ سلامت رہے حکم آلہی سے وہ فوراً گلزار بنگئی اور حضرت موسےٰؑ نے جب کوہ طور پر جلوہ فرما ہوئے اور کہا کہ رَبِّ اَرِنی یعنے اے میرے پروردگار مین تیرے دیدار کا امیدوار ہون حکم ہوا کہ لَن تَرَانِی یعنے ای موسیٰؑ تو مجھے نہ دیکھ سکے گا غرض جب تجلّی ظاہر ہوئی موسےٰؑ عالم بیہوشی مین زمین پر گر پڑے اور کوہ طور جل کر خاک سیاہ ہو گیا اسی طرح ہر شعر کی تلمیح کو قیاس فرمانا مناسب ہے علےٰ ہذا القیاس بہت صنعتین ہین کہ جن کا بیان طول وطویل ہی اب **صنائع لفظی** کا حال عرض کرتا ہون

صنائع لفظی کا بیان

حضرت سلامت اوّل **تجنیس** اور یہ چند قسم ہے **تجنیس تام** جیسے رخ سارے اور رخسارے یا پیش آنی اور پیشانی یا خاک ساری اور خاکساری یا جیسے پہونچے کا لفظ اس مصرعہ مین **مصرعہ** ہاتھ پہونچے تیرے پہونچے پہ تو کیونکر پہونچے + اور **تجنیس زائد** جیسے پیٹ اور لپیٹ یا قامت اور قیامت یا چشم اور چشمہ یا شامت اور شام وغیرہ اور **تجنیس ناقص** جسکی مثال بھی تجنیس زائد کی مثال سے ظاہر ہے مگر بعضو نکے نزدیک تجنیس ناقص وہ ہی کہ وہ حرف مجنس ہون لیکن اُنکی حرکت مختلف ہو جیسے مَلَک فرشتہ اور مَلِک بادشاہ اور کتابت مین صورت یکسان نظر آئے پس اگر تبدیل نقاط سے دوسرے معنی پیدا ہون یا دوسرا لفظ بنجائے تو اُسکو **تجنیس خطی یا تصحیف** کہتے ہین جیسے زخم اور رحم یا بساط اور نشاط وغیرہ اور تجنیس کی ایک قسم **قلب** ہے اُسکی دو صورتین ہین ایک قلب کل دوسرے قلب بعض **قلب کل** وہ ہی کہ حروف کلمہ بالترتیب قلب کیے جائین جیسے بارش اور شراب یا مالک اور کلام وغیرہ چنانچہ مہتاب رای کا نام اس شعر کے مصرعہ ثانی مین

شعر

بھلا کیونکر نہو سب کار اُلٹا	ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

یعنے ہم کا قلب مہ اور بات کا قلب تاب اور یار کا قلب رای ہی یہ سب لفظ ملکر مہتاب رای ہو جاتا ہے اور اگر کسی کلام کو قلب کرین اور اُس سے پھر وہی کلام حاصل ہو اُسکو **مقلوب مستوی** کہتے ہین جیسے باب اور بے عیب اور شاباش اور نادان اور مرا دوست دارم اور برآید یارب اور کاخ ہمہ خاک اور اقبال ہمہ لابقا وغیرہ اور اکثر شعر بھی اس صنعت مین مشہور ہین جیسے **شعر** شکر بہ ترازوے وزارت برکش + شو ہمرہ بُلبُل لبیب ہر ہوش + یا یہ **شعر** آرا سے رہم زمہر یارا + آرام زروت وزر مارا + اور **قلب بعض** وہ ہے کہ ایک صورت کے دو کلمون مین کوئی حرف کسی مقام پر مقدم موخر ہو جائے جیسے رعب اور عرب یا عجم اور جمع یا کلام اور کمال وغیرہ جب شہزادۂ ہوشمند تجنیس اور تقلیب اور تصحیف کی صفت بیان کر چکا ایک شخص حاضرین مجلسِ امتحان مین سے بول اُٹھا کہ ای شہزادۂ عالی مقام

آپ کا قطع کلام ہوتا ہے معاف فرمانا مگر اسوقت ایک شعر مجھے یاد آیا ہو آپ اسکا مضمون بیان فرمائیے

شعر

بہ تصحیف و بہ تقلیب و بہ تردیف	ز روے یار خواہم ضد شرقی

خردپرور نے کہا کہ حضرت یہ تو ذراسی بات ہو کہ جسکو ہر شخص بادی النظر مین سمجھ سکتا ہو یعنے اس کا مضمون یہ ہے کہ عاشق زار رخسار یار سے بوسہ کا طلبگار ہے اُس نے کہا کہ یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر ان لفظون مین بوسہ کہان موجود ہے اور مقدر یا محذوف بھی نہین ہو سکتا شہزادہ نے کہا واہ سبحان اللہ وہ مصرعۂ اول مین ترکیب صاف بیان کر چکا ہو یعنی ضد شرقی کو غربی تصور کرنا چاہیے اسواسطے کہ وہ طلوع کا مقام ہو اور یہ غروب کا پھر غربی کی تصحیف عربی ہو کہ تبدیل نقاط سے لفظ بدل گیا اور عربی کو مقلوب بعض کیا تو ربیع ہوا اور یہ **ایک فصل کا نام** ہے جسکو بہار کہتے ہین اور بہار مرادف ہو ربیع کی پھر بہار کو تصحیف کیا تو نہار ہوا بمعنی روز کہ جسکو یوم بھی کہتے ہین اور یوم نہار کا مرادف ہو جب یوم کو مقلوب کل کیا تو موے ہوا اور موے بال کو کہتے ہین کہ جسکی عربی شعر ہے اور یہ شعر تجنیس اُس شعر کی ہے کہ جسکو بیت کہتے ہین اور بیت مرادف شعر ہے اور گھر کو بھی بیت کہتے ہین جسکی عربی دار ہو بیت اور دار مرادف ہین دار کا مقلوب کل راد ہے بمعنی سخی اور راد کو قاعدۂ تصحیف سے نقطہ زیادہ کرکے زاد بنایا زاد توشہ کو کہتے ہین کہ اُسکا مرادف ہو اور توشہ تجنیس خطی یعنے تصحیف سے بوسہ ہو جاتا ہے پس یہی جواب ہو سائل کے سوال کا جب شہزادہ نے اس قدر تصریح بیان کی سب کو جودت طبع اور رسائی ذہن پر یقین واثق ہوا اور بالاتفاق آوازۂ تحسین و آفرین بلند کیا شہزادہ نے کہا صاحبو خاموش ابھی اور گفتگو باقی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی درجۂ اختتام کو پہونچا دو خردپرور نے کہا کہ اب مین تقریر مختصر کرتا ہون **صنعت منقوط** وہ یہ ہے کہ سب حروف معجمہ ہون **غیر منقوط** وہ یہ ہے کہ سب حروف مہملہ ہون **رقطا** وہ ہو کہ ایک حرف منقوط اور ایک غیر منقوط ہو **خیفا** وہ ہو کہ ایک کلمہ معجمہ اور ایک مہملہ ہو **مقطع** وہ ہو کہ سب حرف جُدا جُدا لکھے جائین **موصل** وہ ہو کہ سب حرف ملکر تحریر مین آئین **واسع الشفتین** وہ ہو کہ جس کے پڑھنے مین لب سے لب بہم نہون **واصل الشفتین** وہ ہے کہ جسکے ہر کلمہ مین لب سے لب ملتے جائین **تحت انقاط** وہ ہے کہ جس مین حرفونکے سب نقطے نیچے ہون **فوق انقاط** وہ یہ ہے جس مین حروف کے سب نقطے اوپر ہون **صنعت توشیح** وہ کلام نظم ہے کہ جس مین سے ہر مصرع کا حرفِ اول جمع کیا جائے تو اُس سے کوئی شعر یا عبارت یا نام پیدا ہو جیسے ان دو شعرون کے سرحروف کو ایک جگہ باہم جمع کرنے سے لفظ نظام ظاہر و آشکار ہوتا ہے

نظم

ن	نورِ ایمان کا ہر طرف ہے ظہور	ظ	ظلمتِ کفر ہے جہان سے دور
ا	آج توحید کی وہ کثرت ہے	م	موج در موج بحر وحدت ہے

جامع الحروف وہ صنعت ہے جس مین سب حروف تہجی موجود ہون **براعة الاستہلال** وہ ہے کہ دیباچہ کتاب یا آغاز قصیدہ و مثنوی مین ایسے الفاظ داخل کرین جس سے وہ مضمون کہ آگے بیان کیا جائیگا بیان سے پہلے ہی معلوم ہو جائے **صنعت ترصیع مع التجنیس** وہ ہو کہ جسکا مصرعۂ ثانی ہو بہو مصرعۂ اول کی نقل ہو یعنی وہی مصرع بعینہ دو بارہ لکھدین مگر معنی جداگانہ ہون جیسے

شعر

من نیازآرم ار تو ناز آری	من نیاز ارم ار تو ناز اری

یا یہ شعر

چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت	چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت

یا یہ شعر

چون شدی ازوے دو عالم از تو شد	چون شدی از وی دو عالم از تو شد

یا یہ شعر

شیر آن باشد کہ آدم می خورد	شیر آن باشد کہ آدم مے خورد

ان سب شعرون مین ہر مصرع کے معنی علحدہ ہین **صنعت ذوبحرین** وہ ہو کہ ایک شعر دو بحر مین پڑھا جاتا ہو جیسے

مؤلف

ماہ تابان کو ترے چہرے سے طلعت ہی نصیب	مہر انور کو ترے جلوے سے حاصل ہے فروغ

اول فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات کے وزن پر جیسے یہ مطلع **فرد** عدے ہر روز رہے اور تم آتے ہی رہے ہمکو دیکھو کہ لگے جانے تو جاتے ہی رہے ٭ دوم فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے وزن پر جیسے یہ مطلع

فرد

آج دکھلاؤن گا اپنی پیاس کی تاثیر کو	آب پیکان لیکے خود آنا پڑے گا تیر کو

اور کبھی ایک شعر کئی بحرون مین پڑھا جاتا ہو جیسے یہ شعر چار بحر مین **شعر** اے رخ و ابروے تو بدر و ہلال + شاہد خوبی تو حسن و جمال + اول بحر رمل مسدس مقصور یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلات جیسے **فرد** بشنو از نے چون حکایت می کند + در جدائیہا شکایت میکند + دوم بحر رمل مسدس مخبون یعنی فاعلاتن

علم عروض کا بیان

فعلاتن فعلات جیسے **فرد** مرحبا ساقی میخانۂ ما + کام بخش لب مستانۂ ما + سوم **بحر خفیف** مسدس یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلات جیسے **فرد** حمد را باتو نسبتی است درست + ہر در ہر کہ رفت بر در تست + چہارم سریع مطوی موقوف یعنی مفتعلن مفتعلن فاعلات جیسے **فرد** بر فگن از ماہِ رُخ خود نقاب + تانہ کند دعوی حسن آفتاب + استنے مین ایک شخص نے سوال کیا کہ اے شہزادۂ ہمایون فال آپ نے جو مفاعلن اور فاعلاتن اور مفتعلن وغیرہ الفاظ بیان کیے اس سے کیا مطلب ہے خرد پرور نے فرمایا کہ یہ بحث علم عروض سے متعلق ہے جسکے ذریعے سے اشعار کے بحرون کا وزن معلوم ہوتا ہے اور شعر وہ کلام موزون ہے جو متکلم سے قصداً صادر ہو متقدمین نے اُسکے واسطے انیس ۱۹ بحر مقرر کیے ہین اور متاخرین نے اس سے علاوہ گیارہ بحر اور نکالے ہین چنانچہ نوزدہ بحور کا نام اس قطعہ مین موجود ہے **قطعہ اسامی بحور**

رجز خفیف و رمل منسرح و گر مجتث ۔۔۔ بسیط و وافر و کامل ہزج طویل و مدید
مشاکل و متقارب سریع و مقتضب است ۔۔۔ مضارع و متدارک قریب و نیز جدید

بحر طویل کا وزن فعولن مفاعیلن چار بار **بحر مدید** فاعلاتن فاعلن چار بار **بحر بسیط** مستفعلن فاعلن چار بار **بحر وافر** مفاعلتن آٹھ بار **بحر کامل** متفاعلن آٹھ بار **بحر ہزج** مفاعیلن آٹھ بار **بحر رجز** مستفعلن آٹھ بار **بحر رمل** فاعلاتن آٹھ بار **بحر سریع** مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار **بحر منسرح** مستفعلن مفعولات چار بار **بحر خفیف** فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار **بحر مضارع** مفاعیلن فاعلاتن چار بار **بحر مقتضب** مفعولات مستفعلن چار بار **بحر مجتث** مستفعلن فاعلاتن چار بار **بحر متقارب** فعولن آٹھ بار **بحر متدارک** فاعلن آٹھ بار **بحر قریب** مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دو بار **بحر جدید** فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار **بحر مشاکل** فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار اور عروضیان پارسی نے جداگانہ گیارہ بحر جو ایجاد کیے ہین انکا نام یہ ہے

مؤلف

عریض و عمیق و صریم و کبیر ۔۔۔ ندیل و قلیب و حمید و صغیر
سلیم و حمیم و اصم ای نگار ۔۔۔ ہمین یازدہ بحر دیگر شمار

بحر عریض کا وزن مفاعیلن فعولن چار بار **بحر عمیق** فاعلن فاعلاتن چار بار **بحر صریم** مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دو بار **بحر کبیر** مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار **بحر ندیل** مستفعلن مستفعلن فاعلاتن دو بار **بحر قلیب** فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن دو بار **بحر حمید** مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار **بحر اصم** فاعلاتن مفاعیلن فاعلات دو بار **بحر سلیم** مستفعلن مفعولات مفعولات دو بار **بحر صغیر** مستفعلن فاعلات مستفعلن دو بار **بحر حمیم** فاعلاتن مستفعلن مستفعلن دو بار اور جبتک کہ شعر کے وزن مین ارکان بجنسہ اُسکے مطابق رہتے ہین

تو بحر سالم کہلاتا ہی اور جو اُن مین کچھ تغیر و تبدل اور کمی و بیشی وغیرہ واقع ہوجائے تو اُس کا نام زحافات و علل ہی غرضکہ شہزادۂ موزون طبیعت نے عروض و قوافی وغیرہ کا بہ نہایت شرح و بسط ارشاد کیا پھر مطلب اصلی کیطرف متوجہ ہو کر عقل مجسم کے حضور مین گذارش کرنے لگا کہ خاکسار جن صنعتونکی حقیقت عرض کر چکا ہی اُن کے علاوہ اور بہت سی صنعتین ہین چنانچہ **صنعت مدوّر** یعنے ایک دائرہ بنا کر اُس کو چند خانون پر تقسیم کر کے ہر خانہ مین ایک رُکن تحریر کرتے ہین پھر اُسکو جس خانہ سے شروع کرین پورا شعر پڑھا جائے شعر

اسی طرح **صنعت مربع** ہے کہ عرض و طول مین وہی ایک قطعہ برابر پڑھا جائے قطعہ

کردن کیا	خفا ہو	الٰہی	وہ دلبر
خفا ہو	وہ مجھسے	عبث کیون	سمن بر
الٰہی	عبث کیون	خفا ہو	غضب ہی
وہ دلبر	سمن بر	غضب ہی	ستمگر

اسی طرح **صنعت مشجر** جو بصورت شجر لکھکر پڑھتے ہین جیسے یہ رباعی رباعی

من مائل ہر وے مسلسل مویم مفتون میان ہوش مہر و یم
مے میخورم و میان میخانہ مدام مدح ملک و ملک ملک مے گویم

اور جناب عالی یہ رباعی جو فدوی نے عرض کی اس مین صنعت واصل الشفتین بھی موجود ہے اور ان سب
صنعتونسے زیادہ مشکل صنعت معما ہے عقل مجسم نے فرمایا کہ اسکو سب سے زیادہ مشکل کس نظر سے قرار دیا ہی
خرد پرور نے کہا کہ یہ فن دقیق ہے اور اسکی اصطلاحین بھی جداگانہ ہین مگر حضور نے استفسار کیا ہی اس لیے گذارش
کرتا ہون حضرت سلامت اس فن مین لفظ کا جزو تین صورت سے باہر نہ ہوگا اول یا اوسط یا آخر پس اگر ابتدا ے
کلمہ مین واقع ہو تو اُسکی تعبیر لفظ مطلع اور تارک اور سر اور لب اور اول اور تاج اور افسر اور کلاہ اور رخ اور
مبتدا اور فرق وغیرہ سے کرتے ہین اور وسط کلمہ مین ہو تو لفظ قلب اور درون اور دل اور مغز اور
مرکز اور میان اور وسط اور کمر اور موضع اور مقام وغیرہ کہتے ہین اور انتہاے کلمہ مین ہو تو لفظ پاے
اور قدم اور دامن اور پایان اور انجام اور انتہا اور آخر اور ذیل اور غایت اور تمام وغیرہ
کہتے ہین اور غرہ و سلخ اور اوج و حضیض اور فراز و نشیب اور پوست و جامہ اور بالا و زیر اور صاف
و درد اور شاخ و بیخ اور جیب و دامن اور اسی طرح کے لفظون سے فن معما مین حرف اول و آخر مراد ہوتی ہی
اور اگر لفظ جانب اور لب اور سوے اور طرف اور گوشہ اور کنار اور پہلو واقع ہو تو اُس سے حرف اول
اور کبھی حرف آخر لیتے ہین اور ناقص اور مختصر اور کوتاہ اور ابتر حرف آخر کے نقصان پر دلالت کرتا ہی اور مجوف
اور تہی اور خالی مابین الطرفین کے نقصان پر اور سرو اور علم اور نیزہ اور نخل اور خدنگ اور ناوک اور تیر
اور خار اور قد و بالا حرف الف سے کنایہ ہے اور آرہ اور دندان اور پشت نہنگ حرف سین سے کنایہ
ہی اور ابرو اور ہلال حرف نون اور جیم اور دال سے کنایہ ہے اور زلف حرف لام سے کنایہ ہی اور خال اور
ستارہ اور قطرہ اور گرہ اور گوہر اور ذرہ نقطون سے کنایہ ہے اور کبھی صرفیونکے طریق پر کلمہ کے حرف
اول کو فا اور دوم کو عین اور سوم کو لام کہتے ہین اور کبھی کوئی لغت بیان کرکے فارسی مین اُسکے معنے مراد
رکھتے ہین اور کبھی فارسی بیان کرکے عربی مطلب لیتے ہین اور کبھی کوئی لفظ بیان کرنے سے ترکی مراد ہوتی ہے
اور کبھی جو لفظ بیان کرتے ہین اُس سے وہی ارادہ ہوتا ہی اور کبھی عدد بیان کرکے اُس سے بحساب
جمل کوئی حرف بنا لیتے ہین اور کبھی نجومیونکی اصطلاح سے کام پڑتا ہے چنانچہ سبعہ سیارہ کے حرف آخر
سے ارادہ ہوتا ہے جیسے قمر سے رے اور عطارد سے دال اور زہرہ سے ہے اور شمس سے سین اور مریخ
سے خے اور مشتری سے یے اور زحل سے لام اور کبھی ایام اسبوع یعنی ہفتہ کے دنون مین سے حروف
ابجد کے اُس حرف کی طرف اشارہ ہوتا ہی جو اُس دن کے شمار سے ہمعدد ہو چنانچہ الف ایک عدد رکھتا ہی
اُس سے یکشنبہ اور بے کے دو عدد ہین اُس سے دوشنبہ اسی طرح جیم سے سہ شنبہ اور دال سے چہار شنبہ
اور ہے سے پنجشنبہ اور واو سے جمعہ اور زے سے ہفتہ مراد ہے کبھی سال کے لفظ سے تین سو ساٹھ

لیتے ہین یعنی سین شین اور کبھی آ مہ کہتے ہین اور تیس مراد ہوتی ہو یعنے لام و علیٰ ہذا القیاس اعراب وغیرہ
بھی اسی طرح ثابت کرتے ہین جیسے اس شعر مین علی کا لفظ مع حرکات و سکنات ظاہر ہے

معما باسم علی

بچشم بخشا زلف بشکن جان من	بہر تسکین دل بریان من

چشم کو عربی مین عین کہتے ہین اور اُس سے حرف عین مراد ہے اور کھولنے کو عربی مین فتح کہتے ہین اور فتح صرفیونکی
اصطلاح مین زبر کا نام ہے پس چشم بخشا سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عین مفتوح ہے اور زلف کو
لام سے تشبیہ دیتے ہین اُس سے حرف لام مراد ہے اور شکستگی کو عربی مین کسر کہتے ہین اور کسر صرفیون کی
اصطلاح مین زیر کا نام ہے پس زلف بشکن سے لام مکسور مراد ہے اور مصرعۂ ثانی مین تسکین دل بریان سے
یہ بات عیان ہو کہ لفظ بریان کا دل اور جو دل تمام جسم کے درمیان واقع ہوا ہو اس واسطے
حرف اوسط یعنی یاے تحتانی سے مدعا ہے اس لیے کہ دو حرف اِس طرف اور دو حرف اُس طرف باقی ہے
اور تسکین سکون سے مطلب ہے سکون صرفیونکی اصطلاح مین جزم کو کہتے ہین پس تسکین دل بریان سے
تحتانی ساکن حاصل ہوئی غرضکہ ان حروف کے ملانے سے لفظ علی پیدا ہوا اور ایک طرز معمے کی سیدھی سادی ہو جیسے یہ شعر

معما باسم محمدؐ

خم چو نگون گشت یکے قطرہ ریخت	ہوش ز مدہوش محبت گریخت

لفظ خم کو جسوقت نگون کیا یعنی اُلٹا تو مخ ہوا اور قطرہ کہ باعتبار تشبیہ کے نقطہ سے کنایہ ہو جسوقت مخ سے
نقطہ ساقط ہوا تو مح باقی رہا اور مصرعۂ ثانی مین لفظ مدہوش سے جب ہوش کا لفظ جدا ہوگیا تو مد رہ گیا
اور مح کو مد سے باہم ملایا تو اسم محمدؐ پیدا ہوا اتنے مین ایک عالم فاضل کہ حاضر دربار تھا کہنے لگا کہ میان شہزادے
صاحب یہ بات سند نہین ہو کہ خود معما بیان کرو اور خود اُسکی کیفیت بھی کہو بلکہ اس علم کا حال جب معلوم ہو
کہ کوئی دوسرا شخص معما بیان کرے اور تم اُسکو حل کرو تو البتہ تمھارے ذہن کی رسائی ثابت ہو شہزادے نے
کہا کہ اگر آپ کو کچھ یاد ہو تو آپ ہی فرمائیے اُس نے کہا کہ ہم کسی شے کا معما اُسی کی زبان حال سے
بیان کرتے ہین شہزادے نے کہا کہ حضرت بہتر ہے ارشاد کیجیے اُس نے کہا اے خرد پرور معما
جسم ہمارا پانچ حروف سے مرکب ہو مگر ہم شمار مین بیشمار ہین یون تو ہم ہمیشہ سب کے سر پر رہتے ہین
مگر کبھی کبھی جب اخیر حرف ہمارا گرا دیا جاتا ہو تو ہم ہاتھ مین بھی آجاتے ہین جب سر پر رہتے ہین تو ہمکو
قوت باصرہ سے کام رہتا ہو اور جب ہاتھ مین آتے ہین تو قوت سامعہ سے سروکار ہوتا ہے
جب آخر حرف ہمارا گرا دیا جاتا ہے تو تا وقتیکہ موالید ثلثہ تینون موجود نہون ہمارا عدم و وجود برابر ہوتا ہے

جسم ہمارا آجتک کسی کو معلوم نہین ہی فارسی یونانی پہلوی رومی سیکسن جرمن لاٹن ڈین سیلیکٹ بنگلہ ہندوستانی
انگریزی ان سب زبانون مین ہمارا نام ایک ہی صرف حرف علت تلفظ بدل دیتے ہین جب ہم مسلم رہتے
ہین تو آدمی ہمارے اختیار مین رہتا ہی اور جب ہم تیمور لنگ ہو جاتے ہین تو ہم لوگون کے
اختیار مین ہوتے ہین ذرا ذرا سے لڑکے ہمارے کان اینٹھا کرتے ہین بمبئی مین ہمارا مقام بھی ہی لوگ ہم مین رہتے
ہین اور ہم لوگون پر رہتے ہین تو فرمائیے ہم کون ہین + شہزادہ خرد پرور نے کہا کہ جناب حل معمّا آپ ستارہ
ہین کہ پانچ حرف سے لفظ ستارہ مرکب ہی اور آپ شمار مین بھی بیشمار ہین اور درجہ بھی آپ کا بلند ہے مگر جب
حرف آخر یعنی ہ گر گئی تب ستار بنگئے اور سب کے ہاتھ مین آگئے جب آسمان پر رہتے ہو تو قوت باصرہ سے
کام ہی اور جب ستار بنتے ہو تو حقیقت مین قوت سامعہ سے سروکار رہتا ہی اور تا وقتیکہ موالید ثلثہ یعنے
تینون تار موجود نہ ہون آپ کا وجود و عدم برابر ہے بایں کہ آپ کا جسم نباتات سے متعلق ہے اور تار وغیرہ
جمادات سے اور کوئی ذی روح آپکو بجانے کے لیے درکار ہی اور وہ شمار حیوانات مین داخل ہوگا یہ گویا
اصلی موالید ثلثہ ہین بغیر انکے آپ بیکار محض ہین اور صورت تمھارے جسم کی درحقیقت کسی کو معلوم نہین اور
زبان ہاے متعدد مین ایک ہی نام ہے اور جب مسلم رہتے ہو تو آدمی تمھارے اختیار مین ہے یعنے
سب لوگ ستارہ کی گردش کے محکوم ہین اور جب تم تیمور لنگ ہوتے ہو یعنی صرف ہ گر جاتی ہی ہو اُسوقت تم
ستار بنکے آدمی کے اختیار مین ہوتے ہو اور کان اینٹھنے سے ستار کی کھونٹی مروڑنی مراد ہی اور بمبئی مین تمھارا
مقام ہے یعنی اس سرزمین مین پونا کے قریب ستارہ ایک شہر کا نام ہی اُس مین لوگ رہتے ہین اور ستارہ
ہو کر آپ آدمیون پر امیر ہین + یہی جواب ہی آپ کے سوال کا اس عالم نے کہا شہزادے شاباش مرحبا
خوب جواب دیا پروردگار تمھارے ذہن مین برکت عنایت کرے اب دوسرا سوال سنو معمّا نہ تو ہم مین
گوشت ہی نہ خون مگر ہڈیان بکثرت نہ ہمارے کوئی عضو ہی مگر ایک ٹانگ لیکن ہم اُس ٹانگ سے کھڑے
نہین ہو سکتے کبھی تو ہم لوگونکی بغل مین ہوتے ہین اور کبھی جب ہمارا آفتاب ثور یا سرطان مین ہوتا ہے تو ہم
لوگونکے سر پر ہوتے ہین کبھی ہم آدمی کی مٹھی مین ہوتے ہین اور کبھی آدمی ہماری مٹھی مین کبھی ہم لوگونکے
سرپرست ہو جاتے ہین اور کبھی ہم بڑھاپے کی لکڑی بنجاتے ہین ہمارے دوستونکی
دنیا مین انتہا نہین سب ملکون مین پائے جاتے ہین مگر باوجود اس دوستی کے ہم سے
خاک مین ناک رگڑواتے ہین اور بیجا ہمارے سر پر خاک ڈالتے ہین نہ تو ہمارے دروازہ ہے
نہ کھڑکی لیکن لوگ ہمیشہ بند کیا کرتے ہین اور کھولتے ہین تو بتلائیے ہم کون ہین + شہزادے نے
کہا جناب سُن لیجیے حل معمّا آپ چھتری ہین کہ آپ مین گوشت ہی نہ خون مگر ہڈیان بکثرت ہین

اور ایک ٹانگ ہے یعنے ڈنڈی اس ٹانگ سے آپ کھڑے نہین ہو سکتے اور لوگونکی
بغل مین رہتے ہو اور جب آفتاب جیٹھ اور اساڑھ کے مہینے مین ثور اور سرطان مین سب کے
سر پر ہوتا ہے اُس وقت تم بھی دھوپ اور بارش کے سبب سب کے سر پر ہوتے ہو اور آپ
آدمی کی مٹھی مین رہتے ہو اور آدمی آپ کی مٹھی مین اور تمام عالم آپ کا دوست ہے اور ہر شخص
تمھاری ناک زمین پر رگڑتا ہے اور بغیر کھڑکی اور دروازے کے تمکو کھولتے اور بند کرتے ہین
اُس عالم نے کہا جزاک اللہ تم نے خوب معقول جواب دیا بیشک یہی جواب تھا اسی اثنا مین
ایک اور دانشمند کہنے لگے کہ اے شہزادۂ عالم ہم بھی ایک سوال کرنا چاہتے ہین اگر خاطر
اقدس پر گران نہ گذرے خردپرور نے فرمایا کہ حضرت مین تو ہمیشہ اسی بات کا خواہشمند رہتا
ہون کہ کوئی نئی بات معلوم ہو آپ ارشاد کرین جیسا کہ رلے ناقص مین آئے گا گذارش
کیا جائے گا اُس نے کہا کہ بھلا فرمائیے معما وہ کون جانور ہے کہ پر ہون اور اُڑ نہ سکے

معما

اگر اُس کا پانوُن کاٹ ڈالین تو زمین و آسمان کا فرق ہو جائے اور جو بالکل بے سر وپا
کردین تو ملک فارس مین رنج و تکلیف کے وقت ظاہر ہو اور جو سر کاٹ ڈالین
اور بجاے سر کے پانوُن لگا کر مقلوب کرین تو ہند مین وہی غم کی حالت پیدا کرے
اور اگر بجنسہ فارس مین لے جائین تو کھانے کی چیز بنجائے پانوُن کاٹنے سے فارس مین
ہمیشہ نظر پڑے اور ہند مین اُس کے برعکس ایک مدت کے بعد بھی ایک دفعہ کا دیکھا ہوا پھر
دوبارہ نظر آئے ✣ شہزادہ نے کہا کہ جناب من حل معما وہ ماہی ہے کہ پر بھی ہین اور اُڑ سکنے کی

حل معما

طاقت نہین اور پانوُن کاٹنے سے یعنے صرف یاے تحتانی دور کرنے سے ماہ باقی
رہتا ہے پس ماہ سے ماہی تک زمین و آسمان کا فرق ہے اور سر اور پیر دور کرنے سے
یعنے میم اور یے جدا ہونے سے آہ رہگیا اہل فارس مقام غم مین آہ کہتے ہین اور سر کاٹ کر
پانوُن لگانے سے یعنی میم دور کرکے اُس مقام پر یاے تحتانی قائم کرنے سے یاہ ہوتا ہے اور یاہ کو
مقلوب کرنے سے ہاے ہوا ہند مین مقام غم پر یہ لفظ ورد زبان ہوتا ہے اور فارس مین
ماہی کھانے کی چیز ہے یعنی مچھلی اور پیر کاٹنے سے ماہ رہجاتا ہے ماہ فارسی مین چاند کو کہتے
ہین وہ ہمیشہ نظر آتا ہے اور ہند مین ماہ کا مہینا ایک سال کے بعد ہوا کرتا ہے جبکہ
شہزادہ والا مقدار نے اس جواب سے بھی فرصت حاصل کی پھر اصل مطلب کی طرف
متوجہ ہوا اور شاہنشاہ عقل مجسم کی خدمت مین عرض کی کہ خداوندا ایک صنعت سراپا ندرت

صنعت

صنعت اظہار المضمر کا بیان

صنعتِ منقوط اور مقلوب مستوی سے بھی زیادہ تر مشکل ہے اُسکو **صنعت اظہار مضمر** کہتے ہین وہ اس طرح پر ہے کہ ایک مصرعۂ پانزدہ حرفی جس مین سب حروف غیر مکرر واقع ہون موزون کرکے پھر چار مصرعہ خواہ بطریق رباعی خواہ جس وزن پر چاہین تصنیف کرین مگر حرف کا لحاظ مدِ نظر رہے اور کسی سے کہین کہ اس مصرع مین سے ایک حرف پہچان کر فرض کر لو اور خود اُس رباعی سے دریافت کر لین کہ کونسا حرف سائل کا مافی الضمیر ہے چنانچہ کمترین دو تین مثالین گذارش کرتا ہے

مصرعہ

سخن عشق جز بیار مگو

رباعی

۱	آن شاہ بتان نمود با حسن و جمال		۲	چوگانِ خط و گوے کہ آن نقطۂ خال
۴	شد ہوش دلم چو جلوہ گر شد معشوق		۸	یارب کہ مباد ہرگز ت بیم و زوال

مصرعہ

صفتِ سنبل شاہد گویم

رباعی

۱	محزونم و در دل ز تو دارم صد غم		۲	بے لعلِ لبت حریف دردم ہمہ دم
۴	زین گونہ ملولم من مسکین و غریب		۸	کاخر شود آرام گہم کوے عدم

مصرعہ

آہ دلِ من ز چرخ بگذشت

رباعی

۱	بر تر ز حواس و فکرِ مردم ذاتت		۲	بنشستہ ز شوق خوش بلبخ و ندت
۴	ذی منتی و ملتزم منت گشت		۸	ذی روح و شور و چرخ و گیتی بصفت

حروف کے دریافت کرنے کا یہ قاعدہ ہی کہ رباعی کے مصرع اول پر ایک کا ہندسہ اور مصرعۂ دوم پر دو کا اور مصرعۂ سوم پر چار کا اور مصرعۂ چہارم پر آٹھ کا عدد لکھین اور جو مصرعۂ جامع علیحدہ لکھا گیا ہے کسی شخص کے روبرو پڑھ کر کہین کہ اس مین سے کوئی حرف اپنے دل مین لے لو پھر آپ رباعی کے چارون مصرعہ پڑھ کر اُس سے دریافت کرین کہ وہ حرف جو تمنے لیا ہے کون کون سے مصرعہ مین موجود ہے اگر وہ شخص بیان کرے کہ صرف اول مصرعہ مین ہی اور باقی تین

مصرعہ مین نہین پس حرف اول ہوگا اور جو فقط دوسرے مصرعہ مین ہے تو حرف دوم ہے اور
حرف تیسرے مصرعہ مین ہے تو حرف چہارم اور فقط چوتھے مصرعہ مین ہے
تو آٹھوان حرف ہے اور اگر وہ حرف مصرعہ اول اور دوم دونون مین ہے سوم اور
چہارم مین نہین ہے تو حرف سوم اور اگر اول اور سوم مین ہے تو حرف پنجم اور جو اول
اور دوم اور سوم مصرعہ مین ہے چہارم مین نہین تو ساتوان حرف ہے اور جو چارون مصرعہ
مین موجود ہے تو پندرھوان حرف ہے اور جو دوم اور سوم مصرعہ مین ہے اول اور
چہارم مین نہین تو چھٹا حرف ہے اور اگر مصرعۂ دوم وچہارم مین ہے اول اور سوم
مین نہین تو دسوان حرف ہے اگر سوم اور چہارم مین ہے اول اور دوم مین نہین تو
بارھوان حرف ہے اگر اول مصرعہ اور آخر مصرعہ مین ہے تو نوان حرف ہے اور اول
وسوم وچہارم مین ہے تو تیرھوان حرف ہے اگر دوم اور سوم اور چہارم مصرعہ مین
ہے تو چودھوان حرف ہے اور جو اول اور دوم وچہارم مین ہے تو گیارھوان حرف
ہے غرض خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ جس جس مصرعہ مین حرف مطلوبہ
موجود ہو اُن کے اعداد مقررہ جو ابھی بیان ہو چکے ہین جمع کرے جس قدر
اعداد حاصل ہون اُسی درجہ کا حرف مصرعۂ جامع مین شمار کرکے
بیان کرین بیشک وہی حرف ہوگا اس کے بنانے کا
بھی یہی طریقہ ہے جو مذکور ہوا اور حروف مصرعۂ جامع غیر
مکرر کو اسی ترکیب سے ہر مصرعہ مین لاکر خصوصیت کے
ساتھ موزون کرین یہ کہکر شہزادہ تو خاموش
ہوا اور ہر طرف سے واہ واہ کی صدا بلند ہوئی
اور احسنت اور مرحبا کی دھوم مچی بادشاہ
گیتی پناہ کمال محظوظ ہوا اور برسم
مسترہ خلعت فاخرہ
عنایت فرماکر ممتاز
وسربلند کیا دربار
برخاست ہوا

رشک گلستان

باب چہارم موسوم بہ عقل ہفتم

مؤلف

ہوا بہار مین پیدا خزان مین موت آئی — یہ باغ کب سے ہے آباد یشہ کیا جانے
یہ غنچے کیسے ہین یہ گل کہان سے آئے ہین — یہ طائران چمن کون ہین خدا جانے

فرزانۂ روزگار اور خرد پرور قیام گاہ مین تشریف لائے امتحان سے تو فرصت ہو چکی تھی اب دوسرے علوم کی طرف توجہ فرمائی اُستاد نے کہا کہ ای خرد پرور قدرے علوم ضروری سے بھی واقف ہونا ضرور ہے چنانچہ جغرافیہ و تواریخ و ریاضی و ہیئات وطبعیات وغیرہ ہر ایک مین کم معلومات بھی زیادہ کار آمد ہے اول ہم تمھین **علم جغرافیہ** سے آگاہ کرتے ہین مخفی نرہے کہ جغرافیہ وہ علم ہے جسکے ذریعہ سے احوال ممالک و بلاد اور بقاع و بحار اور انہار و جو ئبار اور کوہسار روے زمین کا معلوم ہوتا ہے اگرچہ فی زماننا اس مین نہایت اختلاف واقع ہو گیا مگر حقیقت مین اصل مدعا ایک ہے اب یہ علم دو قسم پر منقسم پایا جاتا ہی اول حکماے یونان نے اُسکی کیفیت دریافت کی تھی اُسکے بعد اہل فرنگ نے تحقیقات کرکے قواعد وضوابط جداگانہ مقرر کیے ہین ہم ان دونون کو مختصر طور پر بیان کرتے ہین یاد رکھو کہ یونانیون نے کرۂ زمین کو گیند کی صورت پر مدور قرار دے کر دریافت کیا ہے کہ دو ربع جنوبی اور ایک ربع شمالی اُس کا غرق آب ہو اور ایک ربع شمالی پانی سے باہر ہے اسکو **ربع مسکون** کہتے ہین ہفت اقلیم اور خرابے اور کوہساراسی مین محصور ہین حکما نے ربع مسکون کا عرض خط استواء سے نوے۹۰ درجہ تخمینہ کیا ہے اُس مین سے تینس۳ درجے سمت قطب شمالی سے خارج کرکے عرض اقالیم سبعہ کا ساٹھ۶۰ درجے قرار دیا ہے اور جو زمین کہ بسبب غلبۂ برودت کے آبادی کے قابل نہین ہے تیس درجہ فرض کی گئی طول مین مشرق سے مغرب تک آفتاب جس خط پر چلتا ہے اُسکو خط استواء کہتے ہین وہ ایک خطِ موہوم ہے کہ ایک سرا اُس کا مشرق مین ہو اور دوسرا سرا مغرب مین اُسکو حکما نے دائرہ معدل النہار کے مقابل وسط زمین پر فرض کیا ہے اور خطِ استوا جنوب چین سے شروع ہو کر گنگ دڑا اور جزیرۂ جھکوٹ پر سے ہوتا ہوا جزیرۂ ارض ذہب اور جنوب سراندیپ اور جزائر زنگ مین پہونچتا ہے اور شمالِ جبال قمر سے اور جنوب سیاہان مغرب سے بحر اوقیانوس پر منتہی ہوتا ہے اور درجہ اصطلاحِ علم نجوم و ہیئات مین تین سو ساٹھوان۳۶۰ حصہ آسمان کا ہے اور آسمان کو بارہ۱۲ حصے پر تقسیم کرکے ہر حصہ کو برج کہتے ہین اور برج کو جب تیس۳۰ حصہ پر منقسم کرین ہر حصہ اُسکا درجہ ہوتا ہے اور جب درجہ کو

علم جغرافیہ کا بیان

جغرافیہ بطریق اہل یونان

ساٹھ حصہ پر تقسیم کرین ہر حصّہ کو **دقیقہ** کہتے ہین اور ہر دقیقہ کے ساٹھ **ثانیہ** اور ہر ثانیہ کے ساٹھ **ثالثہ**
اور ہر ثالثہ کے ساٹھ **رابعہ** ہوتے ہین علی ہذا القیاس جس طرح فلک کو تین سو ساٹھ درجہ پر قسمت
کیا ہے اسی طرح زمین کو بھی تین سو ساٹھ درجون پر بانٹا ہو گر درجۂ فلک کی مسافت درجہ زمین کی مسافت
کے برابر نہین ہے بلکہ درجۂ فلک درجۂ زمین سے بہت بڑا ہے چنانچہ درجۂ فلک کی مسافت
گیارہ لاکھ ستر ہزار چھ سو چھبیس کوس کی ہے اور درجۂ زمین کی مسافت تقریبًا پاؤ کوس کم سرسٹھ کوس
کی ہے کوس چار ہزار گز کا اور گز دو ہاتھ کا اور ہاتھ آٹھ گرہ کا ہوتا ہے اور **ہفت اقلیم** مین سے
اقلیم اول کا نام ارزہ ہے اُسکو ستارۂ زحل سے تعلق ہو طول اس اقلیم کا ایک سو ساٹھ درجہ ہے
کہ بحساب صحیح تین ہزار بائیس فرسنگ ہو اور عرض تیس درجہ اڑتالیس دقیقہ اور عرض آخر چھتیس درجہ سینتیس
دقیقہ یعنی ایک سو سینتالیس فرسنگ ہے حکیم بطلیموس کا قول ہو کہ ایک درجہ بچیس فرسنگ کا ہوتا ہو اور حکیم
ابو ریحان کا قول ہے کہ ہر درجہ کی مسافت کچھ کم اٹھارہ فرسنگ اور ہر **فرسنگ** کا طول بقدر تین میل
کے اور ہر **میل** کی مسافت بقدر دو آوازون کے یعنی مرد بلند آواز چلائے اور جہانتک اُسکی آواز
پہونچے اور ہر **آواز** کو چار آماج لکھا ہے یعنی تیر پرتاب اور ہر **آماج** موافق دس ہون کے ہے اور ہر
زہمہ پچاس گز کا ہے اور ہر ایک گز چوبیس اُنگل کا اور ہر **اُنگل** موافق چھ دانۂ جو کے اور ہر جَو بقدر سات
بال دُم اسپ کے ہے اس اقلیم مین بیس پہاڑ اور تیس نہرین ہین باشندے اس اقلیم کے سیاہ رنگ
اور درازی روز پونے تیرہ ساعت تک **اقلیم دوم** کا نام **سُوت** ہو اور ستارۂ مشتری سے متعلق مگر بقول
ابو ریحان و ابو معشر اسکو آفتاب سے علاقہ ہے اس اقلیم کا طول پچاس درجہ یعنے دو ہزار آٹھ سو تیس فرسنگ
اور عرض اسکا سات درجہ ایک دقیقہ ہے کہ ایک سو تیس فرسنگ ہوئے اور عرض آخر اسکا ستائیس
درجہ اٹھائیس دقیقہ ہے اس اقلیم مین سات پہاڑ اور اسی قدر نہرین ہین باشندے یہان کے گندم گون مائل
بسیاہی اور درازی روز پونے چودہ ساعتین **اقلیم سوم** کا نام **ورجش** ہو اس اقلیم کو فارسیون کے نزدیک
مریخ سے علاقہ ہے اور ابو معشر کے نزدیک عطارد سے اس اقلیم کا طول ایک سو چالیس درجہ یعنی دو ہزار
دو سو چوالیس فرسنگ ہوتا ہو عرض چھ درجے دو دقیقے یعنی ایک سو سولہ فرسنگ اور عرض آخر چھتیس درجہ
سینتیس دقیقہ اس اقلیم مین تینتیس پہاڑ بائیس نہرین ہین باشندے یہان کے نہایت گندم گون اور درازی
روز ساڑھے چودہ ساعت **اقلیم چہارم** کا نام بدرخس ہو فارسیون کا قول یہ ہے کہ آفتاب سے
متعلق ہے اور ابو معشر کے نزدیک مشتری سے طول اس اقلیم کا ایک سو بیس درجہ یعنی دو ہزار دو سو چھیاسٹھ
فرسنگ اور عرض پانچ درجہ سترہ دقیقہ یعنے ننانوے فرسنگ اور عرض آخر اڑتیس درجہ چوّن دقیقہ ہے

اس مین پچیس پہاڑ بائیس نہرین ہین باشندے یہان کے گندم گون اور سفیدی مائل درازی روز پونے
پندرہ ساعت اقلیم پنجم کا نام اوریرست ہے اُسکو زہرہ سے تعلق ہے طول اس اقلیم کا سو درجہ
یعنی ایکہزار سات سو ستاسی فرسنگ اور عرض چودہ درجہ اُنتیس دقیقہ کہ چوراسی فرسنگ ہوتا ہو اور عرض
آخر اس کا تینتالیس درجہ اٹھائیس دقیقہ ہے اس اقلیم مین تیس پہاڑ اور پندرہ نہرین ہین باشندے
یہان کے سفید رنگ درازی روز ساڑھے پندرہ ساعت اقلیم ششم کا نام خوست ہی فارسیون کے
نزدیک اُس کا عطارد سے تعلق ہے اور ابومعشر کے نزدیک مریخ سے طول اس اقلیم کا اسّی درجہ ہی کہ پندرہ سو
گیارہ فرسنگ ہوا اور عرض تین درجہ اڑتالیس دقیقہ یعنی اکھتر فرسنگ اور عرض آخر سینتالیس درجہ گیارہ
دقیقہ اس اقلیم مین دس پہاڑ اور چالیس نہرین ہین باشندے یہان کے سُرخ رنگ درازی روز پونے
سولہ ساعت اقلیم ہفتم کا نام حمزہ ہے اسکو قمر سے علاقہ ہے طول اس اقلیم کا ساٹھ درجہ یعنی گیارہ سو تینتیس فرسنگ
اور عرض چودہ دقیقہ یعنی اکسٹھ فرسنگ اور عرض آخر پچاس درجہ پچیس دقیقہ ہے یہان کے باشندون کا
رنگ سُرخ و سفید ہے اس اقلیم مین دس پہاڑ اور چالیس نہرین واقع ہین اور سوا سولہ ساعتون کا روز
ہوتا ہے اور اس اقالیم ہفتم مین بلغار ایک شہر ہے اس شہر مین درازی روز بیس ساعت کی اور کوتاہی شب
چار ساعت کی ہی اور پھر برعکس ہو جاتا ہے یعنی کوتاہی روز چار ساعت اور درازی شب بیس ساعت اور اوائل فصل
گرما مین سُرخی شفق یہان سے غائب نہین ہونے پاتی کہ آثار صبح نمودار ہو جاتے ہین ای خردپرور معلوم کرنا چاہیے
کہ معمورۂ ربع مسکون کا طول بحرمحیط کے ساحل غربی سے ساحل شرقی تک حکیم بطلمیوس کے نزدیک ایکسو ستتر درجہ
اور عرض اُناسی درجہ اور بعضون کے نزدیک جزائر خالدات سے کہ آبادی ربع مسکون کی حد غربی ہے گنگ
دژ تک کہ حد شرقی ہی آبادی کا طول ایکسو اسی درجہ و عرض خط استوا سے کہ حد جنوبی ہے انتہاے آبادی
جانب شمال تک چھیاسٹھ درجہ ہین اور جو زمین حساب ہفت اقلیم سے باہر ہے اُسکا نام قبۃ الارض ہے اہل ہند
اُسکو پرستان کہتے ہین وہان ہمیشہ روز و شب برابر ہین اور ہوا بھی ہمیشہ معتدل رہتی ہو کوئی درد اور بیماری
اُس سرزمین مین نہین ہے مگر موت سوا اُسکے وہ بہیرا اور اطراف کے جزیرے کہ دریاے الاطیقون سے
متعلق ہین اور اُنکا نام درانک ہی یہ زمین بھی پیمائش ہفت اقلیم سے باہر اور مقام فرشتگان سفلی ہے اس
سرزمین کی مسافت بقول بطلمیوس حکیم نوے درجہ یعنی ساڑھے بائیس سو فرسنگ ہو اور بقول ثانی دو ہزار
فرسنگ اور بقول ثالث سترہ سو فرسنگ ہے اور اٹھارہ ہزار عالم کے باب مین صاحب بصائر کا قول ہے
کہ ارباع عالم مین سے ہر ربع مین شرقی و غربی و جنوبی و شمالی چار ہزار پانچ سو عالم ہین کہ اُنکا مجموع ہژدہ ہزار
عالم ہوتے ہین اور سید علی ہمدانی کا قول ہے کہ عالم ساٹھ ہزار تین سو ہین اور بقول بعضے ستر ہزار اور اکثر کے

ہژدہ ہزار عالم کا بیان

نزدیک اٹھارہ عالم ہین چنانچہ عقلیہ اور نوریہ اور روحیہ اور نفسیہ اور تبعیہ اور جسمیہ اور عنصریہ اور مثالیہ اور خیالیہ
اور برزخیہ اور حشریہ اور جنانیہ اور جہنمیہ اور اعرافیہ اور رویتیہ اور صوریہ اور جمالیہ اور کمالیہ
اور بعضون نے بجاے کمالیہ کے جلالیہ بھی لکھا ہے اور مجموع ان اٹھارہ عالمون کا دو عالمون مین کہ غیب
اور شہادت سے مراد ہے مندرج ہے اور بعضے محققین کا قول ہے کہ اٹھارہ عالم اس طور پر شمار کیے گئے
کہ عالم عقول اور عالم ارواح دو ہوئے اور عالم آفلاک نو ہوئے اور عالم عناصر چار اور عالم موالید تین
عالم ہین پس مجموع ان عالمون کا کہ اٹھارہ ہوے یہی اٹھارہ ہزار ہو جاتے ہین اسطور سے کہ جناب اقدس
الٰہی کے ہزار اسم ہین اور ان اٹھارہ عالمون مین ہر ایک اسم کا تصرف لازم پڑا لہذا جب ہزار کو اٹھارہ مین ضرب دیا
اٹھارہ ہزار ہوئے اب ہم جغرافیۂ اہل یونان کے موافق کرۂ زمین کا نقشہ بناکر اُسکی کیفیت سے تمھین واقف کرتے ہین

نقشۂ کرۂ زمین بطریق اہل یونان

اقلیم ہفتم اقلیم ششم اقلیم پنجم اقلیم چہارم اقلیم سوم اقلیم دوم اقلیم اول

مغرب

جنوب شمال

مشرق

اہی خرد پرور اہل فرنگ نے جو طریق اختراع کیا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کو مدوّر مانتے ہین مگر اس صورت سے کہ وہ اپنے قطب شمالی و جنوبی سے کسی قدر مسطح یعنی اُس کا قطر مشرق سے مغرب تک بہ نسبت قطر شمال و جنوب کے چھبیس میل اطول ہے پس اُس کا قطر استوائی سات ہزار نوسو چھبیس ۲۶ میل ہی اور قطر قطبی سات ہزار نوسو میل اور زمین کے مدوّر ہونے پر اہل فلاسفہ حکیم فیثاغورس کے عہد سے یعنی پانسو برس حضرت مسیح کے پہلے سے ابتک متفق ہین مگر اسکا مسطح ہونا اپنے قطبون کے دونون طرف سے فیلسوف اسحاق نیوٹن نے عیسوی اٹھارھوین ۱۸ صدی کے شروع مین ظاہر کیا اور زمین کے مدور ہونے پر بہت سے دلائل ہین جغرافیہ دان لوگون نے سب دائرون کو تین سو ساٹھ درجون مین اور درجون کو ساٹھ مساوی دقیقون مین اور دقیقون کو ساٹھ ثانیون مین تقسیم کیا ہے اور ہر ایک درجہ جغرافوی میل کے حساب سے خطّ استوا پر ساٹھ میل ہے اور انگریزی میل سے جو فی الحال مُروّج ہے چھ ہزار نوسو دو میل ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک میل جغرافوی برابر ایک سو پندرہ میل اور دوسو ساٹھوین حصہ میل کے ہے اور یاد رکھو کہ انگریز خطِ استوا کو اکویٹر کہتے ہین اور دائرۂ نصف النہار کو کہ قطبین پر سے گذرتا ہوا معدل النہار اور منطقة البروج کو تنصیف کرتا ہے انگریزی مین مرِیڈین کہتے ہین قطب شمالی کو نارتھ پول اور قطب جنوبی کو ساؤتھ پول اور خطِ سرطان کو ٹراپک آف کینسر اور خط جدی کو ٹراپک آف کیپری کارن کہتے ہین اور برجون کے نام اور فصلون کا حال ہم تمھین اس نقشہ مین بخوبی یاد دلواتے ہین

جدول بروج دوازدہ گانہ و فصول اربعہ

فصول اربعہ	عربی	انگریزی	فارسی	ہندی	موسم چہارگانہ
ربیع	حمل	رام	برہ	میکھ	بہار
	ثور	بل	گاؤ	برکھ	
	جوزا	ڈوئینس	دوپیکر	متھن	
صیف	سرطان	کرئب	خرچنگ	کرکھ	تابستان
	اسد	لائن	شیر	سنگھ	
	سنبلہ	ورجن	خوشہ	کنیان	
خریف	میزان	اسکیلس	ترازو	تلا	خزان
	عقرب	سکارپین	کژدم	برچھک	
	قوس	آرچر	کمان	دھن	
شتا	جدی	گوٹ	بزغالہ	کر	زمستان
	دلو	ڈائیریر	دلو	کنبھ	
	حوت	فشس	ماہی	مین	

پس آفتاب برج حمل سے اکیسوین مارچ کو اپنا سفر شروع کرتا ہو اور یہی طرح ایک مہینے بعد برج ثور مین داخل
ہوتا ہے علی ہذا القیاس اسی روش سے تمام برجون مین پھرتا ہے جاننا چاہیے کہ خط استوا سے آفتاب جب
اول روانہ ہوتا ہے تو جاتے جاتے پہلے اُس منزل کے ربع کو تمام کر کے خط سرطان تک پہونچتا ہے اور
پھر اُس جگہ سے پھر کر وہان آتا ہے کہ جہان سے دورہ شروع کرتا ہے یعنی اکیسوین مارچ سے لیکر پچیسوین ستمبر تک
آفتاب خط مذکور سے جانب شمال رہتا ہے اور پچیسوین ستمبر سے اکیسوین مارچ تک سمت جنوب پس ہم اسی جہت سے
طریق الشمس کو بہ نسبت خط استوا کے ہر ایک ربع پر تبدیل کی حالت مین دیکھتے ہین اور وہ خط استوا
اس لیے کہلاتا ہے کہ جسدن آفتاب اس خط پر زمین کی گردش سے مقام حمل اور میزان مین ملتا ہو اُن دونون کا
دن اور رات تمام دنیا مین برابر ہوتا ہے اور جو دائرے کہ خط استوا سے ساڑھے چھیاسٹھ
درجہ شمال اور جنوب پر اور قطبین سے ساڑھے تینتیس درجہ کے فاصلہ پر شمال اور جنوب فرض کیے گئے
ہین اُن مین خط استوا سے جو سمت شمال ہے اُسکا نام **دائرۂ قطبی شمالی** ہو اور جو جانب جنوب ہو اُسکا نام
دائرۂ قطبی جنوبی ہو اور جو قطعات کہ سرطان سے دائرۂ قطبی شمالی تک یا خط جدی سے دائرۂ قطبی
جنوبی تک واقع ہین وہ **اقالیم معتدلہ** کہلاتے ہین کیونکہ یہ اقالیم آفتاب کی راہ سے جدا ہین مگر اسقدر
دور نہین کہ سورج کی کرنین بہت ترچھی پڑتی ہون اس باعث سے وہانکی ہوا معتدل ہے یعنی نہ بہت
گرم نہ بہت سرد مگر جو قطعات کہ دائرۂ قطبی جنوبی سے قطب جنوبی تک اور دائرۂ قطبی شمالی سے قطب
شمالی تک واقع ہین اُنکو **اقالیم باردہ** کہتے ہین کیونکہ آفتاب کی کرنین وہان بہت ترچھی پڑتی ہین اس
سبب سے برف باری بہت شدت سے ہوتی ہو اور وہ جگہ آبادی کی حد ہے یعنی حیوانات اور نباتات برف زدہ
رہتے ہین اور جو سطح زمین خط سرطان اور خط جدی کے درمیان واقع ہے اُسکو **منطقۂ حارّہ** کہتے ہین
پس زمین کی تقسیم باعتبار حرارت آفتاب کے انھین تین قسم پر ہے **حارہ اور معتدلہ اور باردہ** اور زمین
کے ایک درجہ کی تعداد پیمائش $\frac{1}{10}$ ۶۹ اُنسٹھ میل اور ایک میل کا دسوان حصہ ہے اس درجہ کی تعداد کو
تین سو ساٹھ مین ضرب دین تو کل محیط دنیا کی تعداد چوبیس ہزار آٹھ سو نوے میل ہوئی اور چونکہ تمام
قطر اپنے محیط کے ثلث ہین لہذا ہم قطر دنیا کو آٹھ ہزار میل قرار دیتے ہین مگر چونکہ کرۂ ارض شمالاً اور جنوباً
مسطح ہے اسلیے قطر شمالی و جنوبی بہ نسبت قطر شرقی و غربی کے چھبیس میل کم ہے اور یاد رکھو کہ ایک حصہ
زمین پانی سے باہر اور دو حصہ زمین غرق آب ہے پس دریافت حقیقت کے واسطے انگریزون نے
زمین کو برابر دو قطعہ کیا ہے اس صورت پر کہ **قطعہ اول** تین حصون پر منقسم ہے **اول ایشیا دوم**
یورپ سوم افریقہ اور **قطعۂ دوم** مین دو حصے ہین **اول امریکۂ شمالی دوم امریکۂ جنوبی**

اور یہ نصفِ دوم یعنی دونون امریکہ ہمارے حساب سے نیچے ہین اور وہان کے باشندون کے نزدیک ہمارا ملک
اُنکے نیچے آباد ہے اس سبب سے کہ کرہ کے چارون طرف مین معمور ہے اور باعث کشش زمین کے سب لوگ اپنی جگہ کو
سے اوپر تصور کرسکتے ہین چنانچہ بحساب جغرافیۂ اہل فرنگ ان دونون قطعاتِ زمین کا نقشہ اس طور پر ہے نقشہ

نقشہ دو سطح زمین
مطابق تحقیقات اہل فرنگ

اصطلاحات جغرافیہ

اے خرد پرور انسان کو لازم ہو کہ جو علم سیکھے اُسکی اصطلاحون سے بخوبی آگاہی حاصل کرے چونکہ زمین دو سطحون پر
منقسم ہے ایک سطح خشک دوسرا سطح تر پس یہ اصطلاحات سطح خشک مین مروج ہین بّرِ اعظم جزیرہ نما
جزائر خاکنائے راس ساحل پہاڑ میدان گھاٹی جنگل وغیرہ بّرِ اعظم خشکی کا وہ بڑا قطعہ ہے جس مین
بہت سے ملک شامل ہون جیسے یورپ ایشیا افریقہ امریکہ جزیرہ نما وہ قطعۂ خشکی ہے جسکے تین طرف
پانی اور ایک طرف خشکی ہو جیسے جزیرہ نما عرب اور جزیرہ نمائے ہند اور جزیرہ نمائے افریقہ جزیرہ
وہ قطعۂ خشکی ہے جسکے چارون طرف پانی گھرا ہو جیسے سنگدیپ اور برٹن کلان وغیرہ خاکنائے وہ تنگ قطعۂ
خشکی ہے جو بڑے بڑے دو قطعاتِ خشکی کو وصل کرے جیسے خاکنائے سوئز کہ جو ایشیا کو افریقہ سے وصل
کرتی ہے راس وہ گوشۂ خشکی ہے جو دور تک پانی مین چلا گیا ہو جیسے راس کماری اور راس امید وغیرہ اور
راس کو گریبان زمین بھی کہتے ہین ساحل اُس خشکی کو کہتے ہین جو ایک بڑے قطعہ آب کے متصل واقع ہو
جیسے ساحل کورومنڈل اور ساحل ملیبار پہاڑ وہ قطعۂ سنگین ہے جو زمین سے اونچا ہو اور جو کئی پہاڑ برابر
ایک قطار مین دور تک پھیلے ہون تو اُنکو سلسلۂ کوہ کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے پہاڑون کو ٹیکری
اور ٹیلہ بھی کہا کرتے ہین کوہ آتش خیز وہ ہے جس مین سے آگ اور دھوان یا گندھک رقیق نکلے
جیسے کوہ انٹا میدان وہ قطعۂ خشک ہو جو قریب بہ ہموار ہو اور سطح مرتفع وسیع بلند میدان کو کہتے ہین
گھاٹی وہ قطعۂ خشکی ہے جو پہاڑ یا پہاڑون کے درمیان واقع ہو جنگل وہ بنجر قطعۂ زمین ہے جو ریت اور
پتھرونسے بھرا ہو جیسے صحرائے افریقہ تری کی اصطلاحین بحر بحیرہ بحر الجزائر خلیج جھیل آبنائے رود بار دریا
وغیرہ بحیرہ بڑا قطعہ پانی کا مگر بحر سے چھوٹا اور قریب تمام اطراف کے خشکی سے گھرا ہوا جیسے بحیرۂ روم
اور بحیرۂ اسود وغیرہ بحر الجزائر وہ قطعۂ آب ہے جس مین بہت سے جزیرے ایک دوسرے کے متصل
واقع ہون جیسے بحر الجزائر واقع مشرق یونان اور جو زمین کا تھوڑا حصہ کہ دو جزیرون کو شامل کرتا ہے اُسکو
گردن زمین کہتے ہین خلیج یعنی کھاڑی وہ قطعۂ آب ہو جو دور تک خشکی پر چلا گیا ہو جیسے خلیج فارس اور
خلیج بنگالہ پس اگر خلیج تنگ ہو تو لنگر گاہ اور فراخ ہو تو مہانہ کہتے ہین جھیل وہ قطعۂ آب ہے جو چارون
طرف خشکی سے گھرا ہو جیسے جھیل مانسرور جو ملک تبت مین واقع ہے اکثر جھیلین کھاری ہین اُنکو بحیرہ بھی کہتے
ہین آبنائے وہ قطعۂ آب ہے جو بڑے بڑے دو قطعات آب کو وصل کرے جیسے آبنائے
جبل طارق جو بحیرۂ شام کو دریائے اوقیانوس سے وصل کرتا ہے رود بار جو عموماً آبنائے سے چوڑا ہوتا ہے
دریا وہ ہے جو بہت سا پانی پہاڑ یا جھیل سے نکلکر خشکی پر بہتا ہو اور میدان مین سے ہو کر سمندر مین گرتا ہے
اور دریا جہان سے نکلتا ہے اُسکو منبع کہتے ہین اور جہان ختم ہوتا ہے اُس کا نام دہانہ ہے اور جو حصہ کوہ

پانی مین داخل ہو تو اُسکو مُنہی کوہ کہتے ہین تمام زمین پر ایک بحر ہے جس قطعہ آب کا پانی کھارا ہو وہ سب جگہ ایک ہو مگر جغرافیہ والون نے آسانی کے واسطے کئی حصّون پر تقسیم کیا ہو اور بحر کی تھاہ ناہموار ہو جسطرح زمین خشکی مین بلند و پست ہو اور بحر کا زیادہ سے زیادہ عمق جو ابتک دریافت ہوا نو میل ہے گر بعضے مقام پر ابتک تھاہ نہین ملی اور تری کے بڑے بڑے حصے یہ ہین بحر محیط جسکو بحر اوقیانوس بھی کہتے ہین اور بحر الکاہل اور بحر پیسفک اور بحر ہند اور بحر شمالی اور بحر جنوبی بحر اوقیانوس کہ انگریزی مین جسکا نام اٹلنٹک ہے پُرانی دنیا کے مغربی اور نئی دنیا کے مشرقی کنارون کے درمیان ایک دریا کی صورت پھیلا ہوا ہے اور اُس کا زیادہ سے زیادہ طول قریب نو ہزار میل کے ہے اور عرض تین ہزار میل سے چار ہزار میل تک اور نہایت گہراؤ شمال و جنوب کی طرف ہے اس سبب سے بحر اوقیانوس دو قسم پر منقسم ہے اوقیانوس شمالی اور اوقیانوس جنوبی اور یاد رکھو کہ اوقیانوس مغرب کو اٹیلنٹک اور بحر ظلمات اور اوقیانوس شرقی کو بحر الکاہل اور پیسفک اور بحر یخ بستہ کو بحر شمالی اور بحر منجمد اور بحر ہند کو بحر جنوبی اور بحر ہند کہتے ہین اور بحر الکاہل جو سب بحرون سے بڑا ہے وہ درمیان ایشیا اور امریکہ کے واقع ہے اور وہ کرۂ زمین کے ایک تہائی حصّہ کو گھیرے ہوئے ہے اسکا طول شمالاً و جنوباً قریب نو ہزار میل کے اور عرض شرقاً و غرباً قریب بارہ ہزار میل کے ہے اور بحر ہند ایشیا کے جنوب کو واقع ہے اُس کا طول و عرض دونون قریب چھ ہزار میل کے ہے بحر شمالی و بحر جنوبی کا حال آج تک تحقیق نہین ہوا تری کی تو یہ کیفیت ہے اب خشکی کے پانچون حصّون کا احوال سُن لو اول ایشیا یہ ایک برّ اعظم ہے جسمین کئی مُلک واقع ہین اسکے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی بحر شمالی حد شرقی بحر الکاہل حد جنوبی بحر ہند حد غربی بحیرۂ قلزم اور بحیرۂ شام اور بحیرۂ یورپ طول ایشیا کا شمال مشرق سے جنوب مغرب تک چھ ہزار نو سو میل اور عرض شمال سے جنوب تک پانچ ہزار تین سو چالیس میل یعنی طول مشرقی چھبیس درجے سے ایک سو نوے درجہ تک شمار کیا جاتا ہے اور عرض شمالی ایک درجہ اور بیس منٹ یعنی بیس دقیقہ سے اٹھتر درجہ تک اور کل ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ چھتر لاکھ میل مربع ہے اس مین سب طرح کے آدمی رہتے ہین اور جواہرات اور چاندی اور سونا بہت پیدا ہوتا ہے دوم یورپ یہ ایک برّ اعظم ہے جسکے حدود اربعہ مین سے حد شمالی بحر شمالی اور حد شرقی کوہ یورال اور دریاے یورال اور حد جنوبی بحیرۂ روم اور بحیرۂ اسود اور بحیرۂ مارمورا اور کوہ کاکیس اور حد غربی بحر اوقیانوس ہو یہ برّ اعظم شمال مشرق سے جنوب مغرب تک تین ہزار تین سو ستر میل لمبا اور شمال سے جنوب تک دو ہزار چار سو میل چوڑا ہے یہ حصّہ اگرچہ دنیا کے سب حصون سے چھوٹا ہو اور پیداوار بھی کم ہے مگر ہر بات مین دنیا کے

بیان ایشیا

بیان یورپ

تمام حصّون پر غالب ہی دولت اور کلون کی ایجاد اور ہر طرح کے علوم کی ترقی وہان ہی اور آدمی اکثر عاقل اور
عالم اور ادیب اور چالاک اور ذی شعور ہوتے ہین اور ہنر و صنعت مین کامل سوم افریقہ یہ برّ اعظم یورپ

بیان افریقہ

کے جنوب و مغرب کی طرف واقع ہے اِس ملک کے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی بحیرۂ روم حد جنوبی بحر ہند
اور اٹیلنٹیک حد غربی بحر اوقیانوس حد شرقی بحیرۂ قلزم و بحر ہند اس برّ اعظم کا طول شمال سے جنوب
تک پانچ ہزار دو سو میل اور عرض مشرق سے مغرب تک چار ہزار چھ سو پچاس میل ہی چونکہ بہت سا حصّہ اس
برّ اعظم کا منطقۂ محرقہ مین ہے اور اُس مین کوئی پہاڑ ایسا نہین جو ہمیشہ برف سے مستور رہے اسواسطے وہان
گرمی زیادہ ہوتی ہی اور جاڑا مطلق نہین ہوتا اس برّ اعظم افریقہ مین ایک بہت بڑا صحرا تین ہزار میل لمبا اور
ایک ہزار میل چوڑا ہے یہ صحرا ایک وسیع سمندر کے مانند ریگستان ہے اُسکی سطح جب ہوا سے موج مارتی ہے
تو بعض اوقات پہاڑ کے برابر اونچی اُٹھتی ہی اور اکثر جب باد تند چلتی ہے تو کاروان کے کاروان مسافرون کے
ہلاک کرتی ہے اور بعضے وقت بونڈر یعنی بگولے سے ایک ستون محرّک اسقدر بلند ہوتا ہے کہ اُس کا
سرا دل سے چھو جاتا ہے اور جب پچیس تیس ایسے ستون یکبارگی اُٹھتے ہین اور ایک طرف گھومتے ہوے
دیکھنے والے کے اور آفتاب کے درمیان واقع ہوتے ہین تو اُن کی عجیب ہولناک صورت معلوم ہوتی ہے
کیونکہ جب سورج کی کرن اُن مین سے گذرتی ہے تو وہ ایسے ستون آتشی کے مانند دکھلائی دیتے ہین

بیان امریکہ

چہارم امریکہ عالم کے پانچون برّ اعظم مین سب سے بڑا ہی اسکے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی بحر منجمد حد شرقی بحر
اوقیانوس حد غربی بحر الکاہل حد جنوبی بحر جنوبی اور یاد رکھو کہ برّ اعظم امریکہ دو حصّون پر منقسم ہے اوّل
امریکہ جنوبی دوم امریکہ شمالی اور امریکۂ شمالی بہ نسبت امریکۂ جنوبی کے زیادہ وسیع ہے اور جو قطعۂ زمین
کہ امریکۂ شمالی کو امریکۂ جنوبی سے وصل کرتا ہے اُس کا نام خاکنائے پانامہ ہے اسکے چارون طرف
بحر محیط واقع ہی ۱۴۹۲ع ایک ہزار چار سو بانوے عیسوی مین کلمبس نامی ایک حکیم نے جو سلطنت ہسپانیہ کا ملازم
تھا اپنی عقل و حکمت اور تردد و تگاپو سے کہ جسکا بیان ایک قصۂ طول و طویل ہے اِس ملک کو دریافت کیا اور
اس سے پہلے اہل فرنگستان کو اِس برّ اعظم کی خبر مطلق نہ تھی پنجم اسٹرل ایشیہ زمین خشک کے

بیان اسٹرل ایشیہ

حصّون مین سے اسٹرل ایشیا بھی ایک حصّہ ہے اسمین چند جزائر شامل ہین مگر اعلیٰ وہ ہین جنکا ذکر ہم خلاصہ
طور پر کرتے ہین شمال مین نیوگنی اُس سے شرق کی طرف نیوبرٹن اور نیوائرلینڈ اس سے جنوب کی جانب
جزائر سولومن اور نیو ہبرائڈز اور نیوکیلی اور ڈونیا ہین اور جزیرہ نیوگنی سے جنوب کی سمت
نیو ہالینڈ یعنی اسٹریلیا ہے جو تمام جہان کے جزیرون سے بڑا ہے اُسکا طول پچیس سو میل اور عرض
اُنیس سو میل کے قریب ہے پولنیشیا اُن بیشمار خوبصورت جزائر کا نام ہے جو بحر الکاہل کے گرم حصّہ مین

واقع ہین اور اُن مین سے اکثر ان مجموعون مین شامل ہین لیڈرون اور کبرولائین اور سسین ذ ودچ خط
استوا کے شمال مین فی جی اور فرینڈلی اور نیوگنیز واور جزائر لک وغیرہ وہان کے باشندے
ذہین اور متفحص اسرار ہین خرد پرور نے عرض کی کہ پیرو مرشد امریکہ کو لوگ نئی دنیا کہتے ہین اس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اگر کوئی پھر تلاش کرے تو شاید او رتیسری دنیا بھی میسر آجائے اگرچہ آپ نے اُسکی حقیقت سے مجھے
خوب آگاہ فرمادیا کہ حکما نے زمین کو دو حصون پر منقسم کرلیا ہے ایک حصہ مین ایشیا یورپ اور افریقہ واقع ہے
دوسرے حصہ مین برّاعظم امریکہ شمالی و جنوبی مگر حسب اتفاق کسی اور طرف بھی کوئی برّاعظم بذریعہ خاکنائے
یا گردش زمین وغیرہ کے مقادیر کرۂ ارضی سے امکان پذیر ہو تو کیا تعجب ہے اور بہت جہات اور سمتین ہنوز
ایسی باقی ہین جنکے استدراک حالات سے عقل انسان عاجز و قاصر ہے اور باوجود تحقیقات بسیار کے
ابتک اُس کی مفصّل کیفیت نہین معلوم ہوئی اور اس برّاعظم کے باب مین جو حضرت نے فرمایا کہ ۱۴۹۲ع
چودہ سو بانوے عیسوی مین یہ مُلک دریافت ہوا بھلا یہ کیا سبب تھا کہ حکماے متقدمین نے اس کی
جستجو پر توجہ نہ کی یا تو وہ متاخرین سے عقل مین کم تھے یا اُنھون نے اس برّاعظم کا سُراغ لگایا اور اُس
زمانہ کے بادشاہون نے پست ہمتی سے وہان کا جانا دشوار سمجھا اور یا اُسوقت کے لوگون نے بسبب آرام
طلبی اور حُبّ الوطنی کے سرزمین غیر پر بسنا اور بود و باش قدیم سے دل اُٹھانا مناسب جانا فرزانۂ روزگار نے
فرمایا کہ اے خرد پرور حکماے متقدمین نے کوئی چیز ایسی نہین چھوڑی کہ جسکی تحقیقات مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
رہ گیا ہو ہم نے جو تمھین جغرافیۂ یونان مین سمجھادیا ہے کہ حساب ہفت اقلیم سے جو زمین باہر ہے اُس کا نام
قبۃ الارض ہے جسکو اہل ہند پرستان قرار دیتے تھے بس قبۃ الارض اسی زمین امریکہ سے مراد ہے چونکہ
زمانۂ سلف مین حکماے اشراقین قوم جنّات سے باہم ربط و ضبط رکھتے تھے اسواسطے بادشاہون کو
اُسپر متصرف اور قابض ہونے کی رغبت نہ دلائی اور بنی جان یعنی قوم جنات نے بھی دوسرے ملکون
مین سکونت کا قصد نکیا جبکہ وہ زمانہ منقضی اور سلسلۂ اتحاد منقطع ہوگیا قوم جن بھی اطراف و جوانب مین
منتشر ہونے لگی چنانچہ اکثر نے دریا اور نہرون کے کنارون پر اور باغون اور بیابانون اور خرابون
اور ویرانون اور تاریک مکانون اور تہ خانون اور حمامون اور دخمون اور گورستانون وغیرہ مین جابجا
اقامت اختیار کی اس قوم مین جو کہ شریر اور ایذا رسان خلائق ہین وہ دیو کے نام سے خلق اللہ
مین پکارے جاتے ہین اُن مین کچھ ایسے بھی تھے کہ جسوقت بطریق سیر و تماشا ممالک انسان مین گذرتے
تو چھوٹے چھوٹے آدم زادون کو اُٹھا لیجاتے اور اپنی قوم مین نمونہ کے طور پر پیش کرتے
کہ اس طرح کی شکل و شمائل کی چند مورتین زمین کے ایک حصے پر آباد ہین چنانچہ اُن آدم زادون مین نر و مادہ

باہم ہونے کے سبب سے اولاد بنی آدم کا سلسلہ وہان بھی شروع ہو گیا اور وہی لوگ امریکہ کے قدیم باشندے اور اس سرزمین کے اگلے زمانہ والے شمار کیے جاتے ہین غرضکہ جب حکیم کلمبس کی ترقی علوم حکمت درجۂ اعلے کو پہونچی تو اُس نے از روے علم نجوم یہ بات دریافت کی کہ بالفعل قبۃ الارض سکونت جنات سے خالی ہے اور یہ مثل تو سب مین مشہور ہے کہ مثل خانۂ خالی را دیو میگیرد + مگر کسی نے کبھی نہ سنا ہوگا کہ مُلک جنات پر حضرت انسان قابض ہو گئے یہ دریافت کر کے اُس سرزمین کو بہزار کوشش تلاش کرنے کے بعد آبادی کی فکر مین مصروف ہوا بعد اُس کے ایک شخص موسوم بہ امیر کیس نے اس ویرانہ وسیع کو اپنے نام سے معمور کر کے براعظم امریکہ کے لقب سے نامزد کیا شہزادہ نے پوچھا کہ کلمبس وہان کیونکر پہونچا اور کس طرح اُس براعظم کو تسخیر کیا فرزانۂ روزگار نے کہا کہ جب حکیم کلمبس براعظم یورپ مین پیدا ہوا اور لکھنا پڑھنا سیکھ کر اپنے جوہر عقل سے علم ہندسہ اور مصوری اور نقاشی اور زبان لاطینی سے بھی واقف ہوا اور سمندر کے کنارے سکونت پسند کر کے نہایت خوشی سے جہازرانی شروع کی اور چودہ برس کی عمر مین دریاؤن کے سفر کرنے لگا ہمیشہ اپنے علم کو اچھی طرح پر استعمال مین لاتا اور تجربے کو روز بروز ترقی دیتا اور خیال کیا کرتا کہ زمین اس زمانے کے اعتقاد کے موافق مسطح اور ہموار ہے یا نہین وہ ان باتون کو دن مین سوچتا اور رات کو خواب مین دیکھتا پھر اُسکو یقین کلی ہو گیا کہ مغربی سمندر کے دوسری طرف ایک ایسا ملک واقع ہے جسکو کسی نے ابھی تک دریافت نہین کیا اور یہ بات بھی دلپر نقش ہو گئی کہ خدا نے اُس کے دریافت کرنے کو مجھے مقرر کیا ہے اسواسطے اُس نے اپنی کل زندگی اسی کام مین صرف کرنی تجویز کی اور بادشاہ اسپین سے مدد مانگنے کی امید پر مُلک مذکور کی طرف روانہ ہوا اور سردارِ خانقاہ کی معرفت وزیر اعظم سے ملاقات کی پھر اُس کے ذریعہ سے درگاہِ بادشاہ مین رسائی حاصل کر کے اپنے مطلب دلی اور اولوالعزمی کا اظہار کیا اور بادشاہ و وزیر کی صلاح سے کلمبس کے بیان کی تحقیقات کرنے کے لیے ایک جلسہ پادری لوگون کا منعقد ہوا اس حکیم سلیم نے نہایت دلیری سے اس بات مین گفتگو کی کہ سمندر کے پار ایک ایسا براعظم واقع ہے جو اب تک دریافت نہین ہوا اور زمین کے گول ہونے کی بابت بہت کچھ دلیلین بیان کین مگر اُس کے بیانات بدعت سمجھے گئے اور لوگون نے کلمبس سے ناراض ہو کر جلسہ برخاست کیا لیکن اُس نے فصاحت تقریر سے یہ امر بادشاہ کے دلنشین کر دیا کہ اس بات مین ہرگز شک نہین ہے چنانچہ اُسکی عرض قبول ہوئی اور تاریخ سترھوین ماہ اپریل ۱۴۹۲ء کو ایک عہدنامہ لکھا گیا کہ جس سے کلمبس نے آپکو بادشاہت اسپین کا تابع مقرر کیا اور اسی سال مین تاریخ تیسری اگست کو اُس نے جنگی جہازون اور فوج کے ہمراہ جو حضور ملکۂ اسپین سے

ملے تھے لنگر اٹھایا اس فوج بحری مین تین جہاز تھے الحاصل چند روز مین کنارہ کے جزیرون تک جو اُس زمانہ مین مغربی حد سمجھی جاتی تھی پہونچ گئے اُس سے آگے کسی کو کچھ معلوم نہ تھا سوا ایک بحر عمیق کے کہ جس مین ابتداے دنیا سے ایک چھوٹا سا جہاز بھی نہ گیا تھا اُس مین وہ روز بروز اور ہفتہ بہفتہ آگے بڑھتے چلے گئے باد موافق چلتی اور سفید جھاگ بہتے رہے اور اُنکے پیچھے جہاز کی لکیر سی کھنچتی گئی پہلے اُدھر کوئی نہ گیا تھا کلمبس کے ہمراہیون کو خوف پیدا ہوا اور بغاوت کا ارادہ کرنے لگے کہ اسکو سمندر مین ڈال کر واپس چلے جائین مگر یہ ارادہ دل مین پست ہوگیا اور کچھ نکر سکے دو مہینے کے بعد سب کو پھر زمین کے ملنے کی امید ہوئی کچھ لکڑی کے منقش ٹکڑے اور گھانس کے خوبصورت تنکے بہتے اور عجیب عجیب قسم کے پرند اُڑتے اور جہاز کے رسون وغیرہ پر بیٹھتے نظر آئے اور ایک روز ایک خاردار شاخ سرسبز جس مین سُرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھل لگے تھے دیکھی کلمبس نے اُس روز سب کو دلاسا دیکر کہا کہ آج رات کو بہت ہوشیار رہنا چنانچہ اسی شب کو زمین ملی وہ زمین کیا تھی کہ قریب دو میل کے لمبا ایک جزیرہ تھا کلمبس نے جہاز کی مسلح فوج ساتھ لی اور ایک کشتی مین سوار ہوکر کنارہ تک گیا وہان کوئی پہاڑ یا ٹیلہ نہ تھا مگر درخت بکثرت تھے اُس جزیرہ کے رہنے والے غول کے غول جمع ہوکر ان نئے آنے والون کو نہایت تعجب سے دیکھنے لگے اور جسوقت کلمبس نے جو گلنار رنگ کی پوشاک پہنے تھا گھٹنے جھکا کر زمین کو بوسہ دیا اور جھنڈا کھڑا کرکے بادشاہ ملک اسپین کے نام سے جزیرہ مذکور پر قبضہ کیا اُسوقت کی یہ کیفیت دیکھکر وہ لوگ زیادہ تر حیران ہوئے رفتہ رفتہ اُس نے اتنے نئے ملک دریافت کیے کہ خاص برّ اعظم امریکہ تک پہونچ گیا جس روز کلمبس ملک اسپین کو واپس آیا اور فیروزمندی و کامیابی کے ساتھ شہر مین داخل ہوا اُس روز وہان نہایت خوشی ہوئی بیشمار جھنڈیان اور نشان ہوا مین لہرارہے تھے اور لوگ عمدہ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے غول کے غول شاہراہون مین جمع تھے قلعۂ بندر کی فصیل پر توپین سر ہوتی تھین اور سب گرجاگھرون مین گھنٹے بج رہے تھے جنکی آواز سے کل شہر گونجتا تھا اس طرف کو کلمبس بڑی شان و شوکت سے سوار ہوکر آیا سب لوگ اس سے نہایت محبت سے ملے مگر بسبب اسکی کامیابی کے اکثر لوگ اُس سے بغض بھی رکھتے تھے نئی دنیا کے کچھ انڈین لوگ جنکو کلمبس اپنے ساتھ لایا تھا پاؤن مین سونے کے کڑے اور سرون پر تاج پہنے دو قطار مین چلے جاتے تھے انکے بعد جہاز کی جماعت سونے کے تاج پتھر کے بُت نہایت خوبصورت رنگ کی چڑیان بڑے چھوٹے گھڑیال اور اجنبی درختونکی شاخین لیے ہوئے آئے ان سب کے اوپر میر بحری کا نشان بلند تھا جس پر یہ کھدا تھا کہ ✣ کلمبس نے اپنے بادشاہ کو ایک نئی دنیا دی ✣ اسکے بعد کلمبس نے بہت ملک دریافت کیے مگر بسبب اس ناموری کے اکثر لوگ شاک سے اُسکے دشمن ہوگئے اور بغض و کینہ رکھنے لگے اور ہتک و ذلت کے درپے ہوئے لیکن وہ سب سے بہ نیکی

پیش آتا تھا یہانتک کہ اُسپر خودسری اور سخت گیری اور خیانت وبغاوت کی تہمت لگائی گئی اور ان جرمون کی
تحقیقات کے واسطے ایک شخص مقرر کیا گیا کلمبس اُسکی مداخلت سے ناراض ہوا کیونکہ وہ شخص کلمبس سے
نہایت دشمنی رکھتا تھا اگر اُس کے اختیار مین ہوتا تو کلمبس کو بالکل تباہ کردیتا چنانچہ اُس نے کلمبس کے مکان پر
قبضہ کرلیا اور بہ الزام بغاوت اُس کو قید کرکے بیڑیان پہنائین اور قیدی کی طرح مُلک اسپین کو روانہ کیا مگر دربار
مین پہونچنے کے بعد فوراً اُس کی رہائی ہوئی اور عزت وتعظیم کی گئی لیکن اُسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور وہ ذلت دیکھنے کو
بہت دنون تک نجیا اُنتیسوین مئی ۱۵۰۶ سنہ پندرہ سو چھ عیسوی کو وفات پائی اور ایک بڑے عبادت خانہ
مین دفن کیا گیا اور اُس کا نام بڑے نیک آدمیون کی تواریخ مین مشہور رہا اگرچہ کیفیت بھی ایک نہایت حیرت آمیز
کیفیت ہے کہ جو برّاعظم کلمبس نے دریافت کیا وہ امریکس کے نام سے شہرۂ آفاق ہوا جو صرف اسکا ایک پیرو اور مقلد تھا

شعر

نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا	مین وہ دانہ ہون جو گرجائے کف میزان سے

کسی نے کلمبس کے اس نئی دنیا دریافت کرنے کی کچھ بھی قدر نکی **بیت** نہ پوچھ حال مرا چوب خشک صحرا ہون + لگا کے
آگ مجھے کاروان روانہ ہوا + بعضے لوگ جو دوسرے شخص کی نیکنامی نہین چاہتے تھے کہنے لگے کہ اگر کلمبس مغربی سمندر کے پار نجاتا اور نئی
دنیا کو دریافت نکرتا تو کوئی اور شخص جاکر دریافت کرتا اور جب برّاعظم امریکہ دریافت ہوگیا تو سب کہنے لگے کہ اُسکا دریافت کرنا بہت آسان تھا

فرد

سرمۂ مفت نظر ہون مری قیمت یہ ہے	کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

اب سنو کہ ہر برّاعظم مین بہت مُلک اور بہت پہاڑ اور بہت دریا اور بہت چشمے اور بہت صحرا واقع ہین اور مُلک
باہم ایک دوسرے کی نسبت چھوٹے بڑے ہوتے ہین چنانچہ برّاعظم ایشیا مین سب سے بڑا مُلک انڈیا یعنے
ہندوستان ہے اور یہ ایک بہت وسیع مُلک ہے جو بسبب آبادی اور حاصلات اور ادب اور قاعدہ کے
قدیم سے مشہور چلا آیا ہے اس مُلک کا ذکر ہم تفصیل مختصر کے ساتھ اسواسطے بیان کرتے ہین کہ اس مُلک مین سب
طرح کے انسان ہر قوم ہر مذہب ہر مُلک والے بلکہ ہر برّاعظم کے باشندے تھوڑے بہت موجود ہین اور اکثر آمدورفت
اور تجارت وسیاحی کے ذریعہ سے نظر آجاتے ہین اور جب ایک مُلک کا حال بخوبی معلوم ہوجاتا ہی تو دوسرے مُلکون کی
کیفیت بھی مجملاً عقل مین آسکتی ہی **ہندوستان** کے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی تاتار اور تبت اور حد جنوبی
بحر ہند اور حد شرقی مُلک برہما اور خلیج بنگالہ اور حد غربی خلیج فارس اور ہندوستان کی بڑی نہرون مین سے
گنگا ہے جو سات سو کوس بہ کر خلیج بنگالہ مین گرتی ہی اس مین جمنا اور گھاگرہ اور برہم پوتر یعنے سانپو تبت اور
آسام سے ہوکر گنگا مین ملتی ہین اور جھیلم مین رودِ سندھ جسکو نیلاب بھی کہتے ہین پانچ نہرون سے مخلوط ہے

حدود اربعہ ہندوستان

یعنی ستلج راوی جیلم چناب بیاس چنانچہ اسی جہت سے اُس ملک کو پنجاب کہتے ہین دکھن مین نربدا اور گوداوری
اور کشنا ہے یہ تینون ندیان پورب کی طرف ہو کر خلیج بنگالہ سے جا ملی ہین اور ہندوستان کے نامی پہاڑون
مین سے کوہ ہمالہ تمام جہان مین نامی ہے اور وہ پہاڑ ہندوستان و تبت کے دریان واقع ہوا ہے اور
راج محل کی پہاڑی اور دکھن مین کوہ گھاٹ یعنی بندھیا چل جسکا سلسلہ لب دریا سے شرقاً و غرباً محاذی ہے
ہندوستان کی پیداوار اور تجارت مین نیل روئی افیون ململ ریشم چاول وغیرہ اور ہندوستان کے جواہرات
سے الماس اور زمرد اور لعل تمام جہان مین مشہور ہین بلکہ کوہ نور ہیرا جسکی شہرت تمام روے زمین پر ہے اور غالبًا
اسکی قیمت سب سے زیادہ ہے اور یقین ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا قیمتی پتھر نہ ہو گا کہ جسکا قصہ صحت کے ساتھ معلوم
ہو اور جسکے واسطے کئی بادشاہون نے کُشت وخون کیا ہو شہزادہ نے کہا کہ یہ نایاب ہیرا کس طرح ہاتھ آیا
اُستاد نے بیان کیا کہ کوہ نور ہیرا ۱۵۵۰ء پندرہ سو پچاس عیسوی مین گولکنڈے کی کان سے برآمد ہوا
اور شاہجہان بادشاہ کے عہد مین گولکنڈے سے دہلی کو لایا گیا اور ۱۶۶۵ء سولہ سو پینسٹھ عیسوی مین تاریخ
دوسری نومبر کو ایک فرانس کے سیاح ٹاورنر نامی کو اورنگ زیب عالمگیر نے دیکھنے اور پرکھنے
کی اجازت دی یہ پہلا غیر شخص تھا جسکو اول مرتبہ کوہ نور دیکھنے کا اتفاق ہوا حاصل کلام ۱۷۳۹ء سترہ سو
اُنتالیس عیسوی مین نادرشاہ نے دہلی پر چڑھائی کی اور نوے لاکھ روپیہ کا خزانہ مع کوہ نور خراسان کو
لے گیا پھر ۱۸۱۳ء اٹھارہ سو تیرہ عیسوی مین شاہ شجاع کی جلاوطنی کے عہد مین یکم جون کو رنجیت سنگھ والی
لاہور نے جبرًا اُس سے لے لیا جب رنجیت سنگھ کے ساتھ افواج انگریزی کا مقابلہ ہوا اور مقام لاہور مین اُس نے
شکست فاش کھائی تو کوہ نور انگریزون کے ہاتھ لگا اور تاج انگلستان کا اول قسم جواہر مقرر ہوا اور ۱۸۵۱ء
اٹھارہ سو اکاون عیسوی کی بڑی نمایش مین کوہ نور نمایشگاہ مین رکھا گیا تھا جس کو لاکھون بلکہ کروڑون بیسیکی
مالیت کہین تو کچھ مبالغہ نہین ہے لوگون نے مفت بے کھٹکے دیکھا اس ہیرے کی مقدار عمومًا اس طرح بتائی
جا سکتی ہو کہ مرغی کے ایک چھوٹے آدھے انڈے کے برابر ہے اور اس ہیرے کا وزن تین سو اُنتیس ۳۲۹ رتی ہے
یعنی تین تولہ تین ماشہ سات رتی غرض فرزانۂ روزگار نے اسی تذکرہ مین جواہرات کی شناخت اور خواص وغیرہ
بھی خاطر خواہ شہزادہ کو یاد دلوائے پھر فرمایا کہ ملک ہندوستان بڑا زرخیز ملک ہو باشندے یہان کے
دس کرور اُس مین سات کرور پچاس لاکھ ہندو اور ایک کرور ستاسی لاکھ پچاس ہزار اہل اسلام اور مسیحی اور یہودی
وغیرہ باسٹھ لاکھ پچاس ہزار ہین آب وہواے ہندوستان کی یہ صورت ہو کہ اُتر اور پچھم یعنی شمال اور مغرب کے
صوبجات مین موسم سرما مین سردی ہوتی ہو مگر باقی تمام ہندوستان مین اور کوئی علامت سردی کی نہین
لیکن کثرتِ بارش یا گرمی زیادہ ہونے سے موسمون کا تفاوت معلوم ہوتا ہو اور اہل ہند ادب قاعدہ مین بہتر ہین

مگر راستی اور صفاے دلی سے عاری اور اکثر باہم بے اعتبار ہین کسی کو کسی پر اعتماد ہرگز نہین ہوتا اور دوستی بے غرض نہین رکھتے صرف مطلب کے آشنا ہین اور آلات جر ثقیل کی صنعت سے بالکل ناواقف ہین اور بدرجۂ کمال نامرد و بزدل بھی ہین دوسرے ملک والے ہمیشہ ان پر غلبہ اور حملہ کرتے رہے اور یہ شکست نصیب ہر معرکہ مین مغلوب ہوئے ان مین کوئی بادشاہ یا راجہ ایسا نہ ہوا کہ حوصلہ بڑھاتا اور دوسری ولایت پر فوج کشی کرتا البتہ یہ لوگ حیلہ گر اور مفتری اور بیوقوف زیادہ ہین اور خوشامد گو اور خوشامد پسند بھی ہین آی خسرد پرور اب ہم تمھین یہ تھوڑے سے شعر یاد دلواتے ہین جس مین ہندوستان کی خلاصہ کیفیت ایک طریق معقول سے مندرج ہے تم اس مختصر کے یاد کر لینے سے فائدہ کثیر اُٹھاؤ گے

نظم حال ہندوستان

ہند ہے اک عجب جزیرہ نما
نقشۂ ایشیا کے سوئے جنوب
شرق و غرب و جنوب کی جانب
چین سے ہے شمال مین محدود
ملک آسام سے کراچی تک
طول اس کا حد جنوب سے ہے
عرض اس کا ہے پندرہ سو میل
لوگ رہتے ہین اسمین بیس کرور
مشتہر ہے یہان کی زرخیزی
اُس کے اُتر مین ہے ہمالہ کوہ
چوٹیان ہین وہ ڈھول گرد پر گل
اونچی ہین چوٹیان ہزارون فٹ
کوہ بندھیا ہے بیچ مین اُسکے
مغربی شرقی جو گھاٹ ہین دو
اسکے مغرب مین بحر ہے اک سندھ
راوی و ستلج و چناب و جہلم
مل گئے ہین یہ سندھ مین پانچون

غیرت روم و روس و چین و تتار
ہے نمایان یہ کشور غدار
بحر اعظم نے کر لیا ہے حصار
ہے جو کوہ ہمالہ کے اُس پار
وسعت ہند ہے سُن لے ہشیار
تا بہ کشمیر رشک باغ و بہار
طول اُنیس سو ہے بے تکرار
جنکے ہین مختلف طریق و شعار
گرد ہین جس سے جملہ شہر و دیار
جسپہ رہتا ہے برف کا انبار
جن پہ مشکل ہے آدمی کا گذار
بیس پچیس کوئی تیس ہزار
اُسپہ بھی دشت و سبزہ کی ہے بہار
جانب غرب و شرق ہین وہ دو چار
موج در موج پُر خطر زخار
بیاس دریاے تیرہ و تہ دار
ششدر انسان ہو دیکھ کر اک بار

ہے برہم پتر شرق مین اک بحر　　پرخطر تند موجہ و تہدار
بہا جمنوتری سے بحر جمن　　بہی گنگوتری سے گنگ کی دھار
ایک جا پر پراگ مین جاکر　　ہوگئے دو نون وصل و صلی وار
راپتی کوسی گھاگرا گنڈک　　ملے گنگا مین بہ سے آخر کار
بندھیہ سے سون نربدا تاپی　　ہین روان مثل اشک دیدۂ زار
کرشنا تن بھدرا بیما کاویری　　نکلے ہین گھاٹ مغربی سے یہ چار
اس مین تیرتھ بھی ہین بہت مشہور　　جاتے ہین سر کے بھل جہان زوار
بدری ناتھ ہین ہمالیہ پر　　وان سے سوے جنوب ہی ہردوار
مندر اک شہر نگرکوٹ مین ہے　　لو نکلتی ہے جس سے لیل و نہار
بندھیہ پر بندھ باسنی ہین نمود　　جن پہ ہندو ہین جان و دل سے نثار
ہین جگن ناتھ جی سوے مشرق　　معتقد ہین ہزارہا دیندار
غرب مین دوارکا پوری ہے شہر　　سجدہ گاہِ ہنود بے تکرار
ہے بہ سوے جنوب رامیشر　　لوگ جاتے ہین وان پئے دیدار
وسط مین سوے شرق کاشی ہے　　معبد ہندوانِ خوش کردار
شہر متھرا ہے اک کنارِ جمن　　جس مین سری کرشن کا ہوا اوتار
اور بھی ہین یہان بہت تیرتھ　　شرح مین جنکے خامہ ہی بیکار
ہستنا پور تخت گاہ ہنود　　لب جمنا تھا شہر رونق دار
اہل اسلام جب ہوئے قابض　　ہوئی دہلی کی رونقِ بازار
آگرہ کو محمد اکبر نے　　دیا دارالخلافت اپنا قرار
ہوئے انگریز جب سے حاکم ہند　　شہر کلکتے کا بڑھا ہے وقار
ہے وہ گنگا کی شاخ ہگلی پر　　جس مین رہتے ہین سیکڑون تجار
ملک بنگال بمبئی مدراس　　ہین یہ تینون احاطۂ سرکار
گورنر لفٹننٹ ہین ان مین　　خیمہ افگن ہے لشکرِ جرار
سندھ پنجاب ناگپور اودھ　　اس طرح کے جو ملک ہین دو چار
منتظم ان مین چیف صاحب ہین　　یا کمشنر ہین مالک و مختار

بر گورنر ہین سب یہ بالا دست　　جن کے ماتحت ہین صغار و کبار
ملک ہین چار قسم کے اس مین　　نام کرتا ہون شرح وار اظہار
ملکِ انگریزی و ممالکِ غیر　　ملکِ محفوظ و ملکِ خود مختار
انڈیپنڈنٹ یعنے خود سر ہین　　بھوٹ نیپال واقع کہسار
حیدر آباد راجپوتانہ　　ملکِ محفوظ مین ہے ان کا شمار
شہر گوا و پانڈیچری مین　　ڈچ اور پرتگیز ہین سردار
باقی جو کچھ کہ ہین ممالکِ ہند　　سب مین سرکار کا ہے دار و مدار
مختصر مین بیانِ طول ہو کب　　جائے تنگ است و مردمان بسیار
ہے یہ بالاختصار صورتِ ہند　　ہے یہ مشت نمونہ از خروار

اے خرد پرور یہ خیال نکرنا کہ سب ملکون مین اسی قدر لوگ بستے ہین اور یہی حال وہان کا بھی ہوگا بلکہ ہر ملک مین باشندے جداگانہ اور انتظام کی علحدہ صورتین اور آبادی کے نئے طور و طریقے اور آب و ہوا کی مختلف خاصیتین ہین اگر انسان سفر اختیار کرے اور سیاحی پر مستعد ہو تو عجیب و غریب لطف اور کیفیتین حاصل ہوتی ہین سفر مین تکلیف تو بیشک ہی مگر تجربہ کاری و پختگی بغیر اس کے حصول نہین ہو سکتی مصرعہ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی ✤ زمانۂ سلف سے آجتک تمام تربیت یافتہ قومون نے سفر کو ہمیشہ تہذیب و ترقی کا ذریعہ تسلیم کیا ہے صرف کتابون کے پڑھنے اور دیکھنے یا مطالعہ کرنے سے دنیا کے لوگون کا پورا پورا حال ہرگز نہین معلوم ہو سکتا جو شخص کہ تحصیل علوم سے فارغ ہو کر سفر سے خوب حظ اُٹھا چکا ہو گا اُسکی دانشمندی کا مرتبہ کمال پر پہونچ گیا ترقی عقل اور تہذیب اخلاق کے واسطے سفر بہت کار آمد ہے سفر سے آدمی کی فہم و فراست نہایت وسعت پاتی ہے اور اخلاق کو یہ نفع پہونچتا ہے کہ اُسکے دل مین لوگونکی ہمدردی اور اُنکی جانب سے دلسوزی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی تنگ ظرفی سیاح کی ذات مین نہین رہتی جسکے سبب سے آدمی یہ سمجھکر کہ فلانا شخص مجھ سا نہین ہے یا میرے ملک مین پیدا نہین ہوا یا میرا سا رسم و رواج نہین رکھتا یا میرا سا لباس نہین پہنتا ہر شخص کو بنظر تحقیر دیکھتا ہے بلکہ یہ بات سیاح سے بہت دور رہجاتی ہے اور وہ معلوم کر لیتا ہے کہ اسبابِ مختلف بہت قلیل اور سراسر ظاہری ہین مگر اسبابِ مناسبت و اتفاق واقعی ہین اور سمجھ لیتا ہے کہ تمام انسانون مین بہ لباس ظاہری اختلاف ہے لیکن حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے چنانچہ انگریز اپنے ملک کو نہایت وسیع اور عمدہ بتاتے ہین فرانس والے فرانس کی تعریف کرتے ہین یہ تعصبات کچھ اسباب کو مضر نہین ہوتے اور جو جہالت اور تنگ حوصلگی اور پست ہمتی ایک ہی جگہ پر پڑے رہنے سے پیدا

ہوتی ہو وہ سب سفر کے ذریعے سے رفع ہوجاتی ہو مگر تواریخ بھی عجیب مشغلہ ہے اور خاص کر گھر بیٹھے کی سیاحت بلکہ
سیاحت کی کیا حقیقت ہے سیاحت مین صرف زر اور مصائب سفر پھر اُنھین چیزونکی سیر جو بالفعل موجود ہین کتب تواریخ
کے مطالعہ مین بہت سے دیار و امصار کی کیفیت بے مشقت پیش نظر رہتی ہے صدہا بلکہ ہزارہا برس
پیشتر کے حالات گویا مشاہدہ ہوجاتے ہین گھر بیٹھے آدمی جہاندیدہ بن جاتا ہے عموماً سب امرا و روسا کو
خصوصاً والیان ملک کو تاریخ دانی بہت ضرور ہے کہ اگلے راجاؤن اور بادشاہون کا حال دریافت ہو جن
امور سے اُنکی سلطنت کی ترقی اور اُنکی بلند نامی ہوئی اُسے اس زمانہ کے والیان ملک اپنا دستور العمل مقرر کرین جن
باتون سے اگلی سلطنتون کی خرابی اور بادشاہون کی بدنامی ہوئی اُس سے پرہیز کرین شایستگی و تہذیب پر
کاربند ہون اور یاد رکھو کہ جن ملکون مین سب سے پہلے آثار شایستگی نمودار ہوئے اُنمین کا پہلا خطہ یونان تھا اور
مصر والون کا قول ہے کہ یونان سے پہلے حضرت علم کی بدولت ہمکو ہر طرح کی کامیابی حاصل ہوئی غرض جب کہ خطۂ
یونان پر اقبال کا ستارہ چمکا تو اُن لوگون نے قوائے جسمانی کی نگہداشت اور ترقی کے باب مین نہایت
کوششون کے ساتھ توجہ بلیغ مبذول رکھی بعد اُسکے رومیون کو جسمانی تربیت کا شوق پیدا ہوا اور اُن لوگون نے
تربیت جسمانی کو فروغ دیا اور اب بھی جن ملکون مین نہایت شایستگی ہے وہان جسمانی تربیت کا خیال
بدرجۂ کمال ہے چنانچہ انگلستان مین لڑکیون کو بھی جسمانی تعلیم دیجاتی ہے جرمن کے لوگون نے اکھاڑے
بنانے سے زیادہ کسی چیز کو مفید نہ سمجھا جیسا کہ ہم اپنی عقل کو ترقی دیتے ہین لازم ہو کہ ایسا ہی ہم اپنے جسم کو تروتازہ
رکھین دیکھو کہ ہندوستان کے دہقان اور محنتی لوگ شہریون سے زیادہ تندرست پائے جاتے ہین لئے خردپرور
جسطرح کہ اہل فرنگ اور اہل یونان کے جغرافیہ مین اختلاف ہی اسیطرح تواریخ مین بھی بہت تغیر و تبدیل واقع ہے
ہر قوم کے مورخون نے اپنی اپنی تصنیفات کو حاکمون کی خوشامد اور مذہبی تعصبات سے بھر دیا جہان کہ اپنا حاکم ذلیل
ہوا یا کسی آفت اور گردش کے پنجے مین پھنسا ہو وہان تو بالکل بال بال بچاگئے ہین اور جس مقام پر حسب دلخواہ ایک
امر بھی وقوع مین آیا وہان کیا کیا عبارت آرائیان اور مبالغہ پردازیان بروے کار لائے ہین کہ خارج
از قیاس ہے اور ہمیشہ تعصب کے ساتھ تحریر کیا کہ غیر کے طور وطریق مین یہ خرابیان اور ہمارے چال چلن مین سقدر
خوبیان موجود ہین اور جس قوم والون نے جو کام جس نتیجے اور خوبی کے واسطے تجویز کیا تھا اُسکو یک لخت
نسیاً منسیاً کر دیا مگر عقل سلیم خود غور طلبی اور باریک بینی سے سراغ مطلب پیدا کر لیتی ہی خیالات حکیمانہ پر نظر کرو
کہ سب ایک طریقے کے پابند ہوتے ہین مگر ہنوز بحث عقلی ناتمام ہے یعنی حکیم یا فلاسفر اُسکو کہتے ہین کہ جو عالم
علویات و سفلیات کی حقیقت اشیا سے بخوبی واقف ہو چنانچہ زمانہ حال مین جسطرح کاروبار عالم جاری
ہین جب اس پر نظر ڈال کر ہم زمانہ سلف کا خیال کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دنیا کا عجیب ڈھنگ ہوگا

تربیت جسمانی

خیالات حکیمانہ بے تعصبانہ

اس مین تو شک نہین کہ جسطرح کوئی قطعۂ زمین بغیر روئیدگی کے نہین رہ سکتا اسیطرح انسان کا دل بھی کہ جو بجائے خود ایک جہان جداگانہ ہے خیالات سے خالی نہین رہ سکتا حکمت کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ انسان کے نفس ناطقہ کا معطل رہنا ممکن نہین کچھ نہ کچھ ادھیڑ بن سکیے جاتا ہے جس جس سرزمین پر انسان تھا وہان وقتاً فوقتاً جیسی ضرورتین پیش آتی گئین اُس کے سامان وہی نکالتا گیا اُنھین اصول کا نام حکمت و فلسفہ ہے ہر ہر قطعۂ زمین کی خاصیت علٰحدہ ہے اور آب و ہوا کی تاثیر بھی جداگانہ چنانچہ روئیدگی اور نباتات قسم قسم کے پیدا ہوتے ہین ہر ولایت کے آدمی کا قد و قامت چہرہ مہرہ رنگ و روغن نرالا ہے دل گواہی دیتا ہو کہ جیسا ہر شخص کے اعضاے ظاہری مین فرق ہے ویسا ہی اُس کے خیالات دماغی مین بھی ضرور اختلاف ہوگا دیکھو ہر ایک حکیم یا خاص خاص فرقہ کے صاحب تصنیف جو گذرے ہین اُنکی رائین اور ہدایتین اور اُنکے مختصر حالات عمری کا ایک چمن پھولا ہوا ہے ہر ایک کے نئے نئے خیالات جدا جدا رنگ ڈھنگ دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہو کہ گویا ایک باغ مین مختلف طائر بولتے ہین اور نہین معلوم ہوتا کہ ایک دوسرے کی سُنی ہوئی کہتا ہے ان سب کو بے تعصب ایک نظر سے برابر دیکھنا عجب لطف و کیفیت پیدا کرتا ہے **علم تواریخ** مین حکماے فلاسفہ کا حال قابل غور ہے کہ ان دانشمندون نے عالم بے ثبات مین کس کس طرز پر معیشت کی اور آغاز و انجام کیا کیا ہوا فلاسفہ جمع ہے فیلسوف کی اور فیلسوف کے معنی ہین حکیم فلسفہ دان یہ لفظ یونانی ہو اصل اسکی دو لفظون سے مرکب ہو یعنی فیلا اور سوفا فیلا کے معنی محب کے ہین اور **سوفا** کے معنے علم و حکمت کے اسکا یہ مطلب ہوا کہ دوستدار **حکمت** اور بعضون کا قول ہے کہ **فلسفہ** کے معنے ریاضت اور مشقت کر کے حضرت واجب الوجود سے مشابہت پیدا کرنے کے ہین متقدمین کے مسائل زیادہ تر الٰہیات اور طبعیات مین ہوتے تھے متاخرین نے اسمین ریاضی کو بھی داخل کر کے تین قسم پر منقسم کیا اول **علم** ماہیت شے یعنی کیا چیز ہے **دوم علم** کیفیت شے یعنی کیسی چیز ہے **سوم علم** مقدار شے یعنی چیز قلیل ہے یا کثیر پس ماہیت کے باب مین جو گفتگو ہو وہ **علم الٰہی** ہو اور کیفیت کے باب مین جو گفتگو ہو وہ **علم طبیعی** ہو اور مقدار کی کمی و بیشی مین جو گفتگو ہو وہ **علم ریاضی** ہو اُن کو علم وہمی اور علم عقلی اور علم حسی کہتے ہین **مؤلف** علم وہمی علم عقلی علم حسی یاد کن ✣ زین مو الید ثلثہ عالمی ایجاد کن ✣ بس ریاضی علم وہمی دان الٰہی عقلی است ✣ علم حسی شد طبیعی دل ز حفظش شاد کن ✣ حکماے فلاسفہ کا قول ہے کہ ترقی کی خواہش انسان کے دل مین طبیعی ہو چونکہ نفس ناطقہ کی ترقی سب سے اعلیٰ درجہ کی ترقی ہے اسواسطے جو انسان ہے وہ تحصیل سعادت مین کوشش کرتا ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ اسکے لیے سیکھنا اور عمل کرنا دونون لازم ہین کیونکہ جو عقل مین زیادہ ہو گا وہ زور مین بھی غالب رہیگا **حکایت** قدیم الایام مین یہ دستور تھا کہ ہر زمانہ مین روم کے حکماے فلاسفہ جمع ہو کر باہم ایک مجلس آراستہ کرتے تھے اُسمین ہمیشہ گفتگوے علمی ہوتی جبکہ

سکندر رومی کا زمانہ آیا تو **حکیم ہرمس** ہر مجلس مین تمام محفل سے عمدہ تقریر اور رازرو حانیان اس خوبی سے بیان کرتا کہ یونانیون کو رشک پیدا ہوتا چنانچہ ایکبار ستر حکیمون نے متفق ہو کر اُسکے قول کو لاتسلم کرنے کے واسطے ایک انجمن ترتیب دی کہ جو بات ہرمس بیان کرے گا ہم اُسکو کسیطرح تسلیم نہ کرینگے الغرض حکیم ہرمس نے گفتگو شروع کی اور عقل کا دروازہ کھولا ہر نکتہ ایسا بیان کرتا کہ دلنشین ہوتا مگر دیکھا کہ یہ لوگ پسند نہین کرتے اور علانیہ منکر ہوتے ہین دوبارہ تقریر کرنے لگا اور حکمت کا خزانہ لٹایا پھر یہی نظر آیا کہ سب انکار کے درپے ہین بار سوم از راہ مشکلکشائی وہ بیان علمی کا دریا بہایا کہ حقیقت اشیاء کے اظہار مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہوا لیکن کسی نے نہ مانا اور سر بھی نہ ہلایا جب ہرمس نے دریافت کیا کہ یہ سب لوگ بر سر عداوت ہین اور مجھے ذلیل کرنے کی یہ تدبیر نکالی ہے ہنسا اور رفیقون سے مُنھ پھیرا پھر ایک نعرہ مارا کہ خبردار قیامت تک اسیطرح بحس و حرکت رہو اور اپنے مقام سے تمھین ذرا جنبش نہو اُسیدم وہ ستر آدمی سرنگون ہو کر گر پڑے اور سرد ہو گئے پس جو لوگ کہ ریاضت جسمانی سے قوت بدنی کو بڑھاتے ہین اُنکا نام پہلوان ہے اور جو کہ مشقت علمی سے قوائے عقلی کو ترقی دیتے ہین اُنکا نام حکیم اس سے معلوم ہوا کہ جسم کے زور آور کو پہلوان اور عقل کے پہلوان کو حکیم کہتے ہین جسطرح کہ پہلوانون مین نریمان اور سام اور زال اور رستم اور فرامرز اور سہراب اور برزو اور بہمن و اسفندیار وغیرہ کہ ہمنے شاہنامۂ فردوسی مین تمھین اُنکی سرگذشت سے بخوبی مطلع کر دیا ہے گذرے ہین اسیطرح بڑے بڑے نامور حکیم بھی پیشتر ہو چکے ہین چنانچہ اُنکا مختصر بیان اس طور پر ہے کہ حکمائے نامی و گرامی مین سے **اوّل لقمان حکیم** ہے اگرچہ بنظر ظاہر نہایت کریہ منظر سیاہ رنگ تھا مگر باطن اُسکا جمال روحانی اور کمال نفسانی سے آراستہ و پیراستہ تھا حضرت عیسیٰ مسیح سے چھ سو تریسٹھ ۶۶۳ برس پہلے شہر افرنجہ واقع ملک یونان مین پیدا ہوا حضرت داؤد کا ہمعصر اور شاگرد تھا مُلک شام مین علم حکمت کو بخوبی تحصیل کیا ہمیشہ بلاد یونان مین وعظ و نصیحت اور عادات بد کی مذمت کیا کرتا تھا جب شہر دیقس مین اُسکا گذر ہوا وہان کے دشمن الاخلاق لوگون نے پانسوا کانوے برس حضرت مسیح سے پیشتر اُس کو [illegible] برس کی عمر مین قتل کیا چند پند سودمند اُسکی تصنیفات سے مشہور ہے اُس کا قول ہے **قول** نعمتی اور مصیبت کے وقت استقلال اور مشکلات و حوادث کے وقت صبر اور نعمت و صحت کے وقت شکر لازم ہے **دوسرا فیثاغورس حکیم** سیاح اور ناصح خلائق تھا پانسو نوے برس پہلے حضرت مسیح سے شہر صور مین پیدا ہوا کبھی کسی نے اُسکو گریان و خندان نہ دیکھا یہ حکیم شام سے مصر مین آیا اور اصحاب سلیمان سے ملاقات کر کے علم الٰہی و حکمت طبیعیات مین دستگاہ حاصل کی اور علم موسیقی ایجاد کیا اور ایسا بھی کہتے ہین کہ پہلے شہر سوس کو گیا پھر انطاکیہ مین آیا وہان کے حاکم نے فرزندی مین لیا اور معلمون کے سپرد کیا لغت اور علم ادب اور علم موسیقی سیکھا پھر حکیم تالیس ملطی کے حوالہ کیا

دہان علم ہندسہ اور علم نجوم سے بہرہ ور ہوا پھر حکمت یاد کرکے سوس کیطرف مراجعت کی اور وہان ایک مدرسہ جاری کرکے لوگون کو حکمت عملی اور تہذیب اخلاق کا درس دینے لگا جسوقت وعظ کہتا تو اُسکی یہ صفت ہوتی تھی ڈاڑھی دراز جبۂ سفید نہایت طویل پہنے ہوے بڑے تمکین و وقار سے داد تلقین دیتا اور اکثر اوقات تاج سر پر رکھے ہوئے ہوتا کہ اُسکی عظمت لوگون کے دلون مین ذہن نشین ہو اور اُسکا کلام جلد اثر کرے اس حکیم کے مذہب مین قتل حیوانات بالکل ناجائز تھا دو سو اسی ۲۸۰ کتابین حکمت کی اسکی تصنیفات سے ہین اسّی برس کی عمر مین مردمان بد اخلاق کی ظلم و تعدی سے ایک عبادت خانہ مین پناہ لی اور کئی روز تک بے آب و دانہ وہان چھپا رہا یہانتک کہ بھوک پیاس کی شدت سے روح ملاء اعلیٰ کو پرواز کر گئی اُسکا قول ہے قول اپنی کردار و گفتار کو نگاہ رکھ اور اندیشہ کر اس واسطے کہ جو بات فرمان روائے ہوس کے فرمان سے پیدا ہوتی ہو وہ تیرے واسطے ایک دیو ایذا رسان بنجاتی ہو کہ وقت زندگی تیرے حق مین بلاے جانگزا اور بعد مرگ حجاب نور مطلق ہو اور جو امر کہ سلطان خرد کے حسب الحکم عالم ظہور مین آتا ہے وہ ایک ایسا سروش فرخ فال ہوتا ہے کہ جسکی ہمنشینی سے لذت حیات دنیا میسر اور عقبیٰ مین تیری بخشش و کرامت کا رہبر ہو تیسرا بقراط حکیم یونان کے حکماے کبار مین شمار کیا جاتا ہو چار سو ستر برس پہلے پیدائش حضرت مسیح سے مدینۃ الحکماء مین پیدا ہوا فلسفہ حکیم انکساغورس سے سیکھا اور علم بلاغت و بیان فرودنقیس سے جو بڑے فصحاے یونان مین محدود تھا اور موسیقی ڈیمون سے جو اس فن مین لاجواب تھا غرض اسیطرح ہر علم کو حسب دلخواہ حاصل کیا اکثر اوقات برہنہ پا پرانی چادر اوڑھے پھرتا اور سب سے بہ خندہ پیشانی پیش آتا اس حکیم کے بارہ ہزار شاگرد ہین اور حکیم فریطون اور علسبیدس اور زینوفون اور افلاطون اور اقلیدس ارشد تلامذہ مین سے ہین ان سب کو علم اخلاق اور علم سیاست مدن اور منطق اور بلاغت اور حساب اور ہندسہ اور تمام علوم تعلیم کیے اور کفر و ایمان اور رذیلت و فضیلت اور ظلم و انصاف اور عقل و حماقت اور بہادری و نامردی مین امتیاز سکھایا نہایت کم خوراک اور جفاکش تھا اُسکے اقوال اور افعال اور احوال مین کسی نے کوئی بات خلاف حکمت مشاہدہ نہ کی بڑا موحد تھا ہمیشہ بت پرستی کو منع کرتا امر معروف اور نہی منکر کا حکم دیتا اس لیے سقراط زاہد کے لقب سے ملقب ہوا بادشاہ وقت نے کہ بت پرست تھا اُسکو قید کرکے زہر پلوا دیا ایک سو نو ۱۰۹ برس زندہ رہا کوئی کتاب تصنیف نہ کی زبانی تعلیم حکمت جاری رکھتا بسبب فرط زہد و ریاضت کے روشن ضمیر ہو گیا تھا اُسکا قول ہو قول الدنیا غنیمت العقلاء و حسرت الحمقاء چوتھا فلاطون حکیم اشرف اور افضل اور اعلم حکماے یونان سے ہے اور طبقۂ اشراقیہ کا مقتدا و پیشوا چار سو تیس برس پہلے پیدائش حضرت مسیح سے جزیرۂ عجنبیہ مین پیدا ہوا لڑکپن سے شاعری کا ذوق شوق تھا ہنوز بیس برس کو نہ پہونچا تھا کہ کئی دیوان تالیف کر چکا اتفاقاً ایکروز سقراط کی مجلس مین گذر ہوا اُسدن سقراط بھی حسب اتفاق اُس جماعت کی مذمت بیان کر رہا تھا کہ جو تمام اوقات اپنی شعر و شاعری مین

بقراط حکیم کا حال

فلاطون حکیم کا حال

مصروف رہکھتے ہین فلاطون کے دل پر اُسکے قول کا نہایت اثر پیدا ہوا اپنی بیہودہ گوئی پر کمال افسوس کیا آخرالامر اپنی تالیفات آگ مین جلاکر سقراط کی شاگردی اختیار کی اور آٹھ برس تک اُسکی خدمت مین رہا جب سقراط کو زہر دیا گیا تو وہ اپنے شاگردون کے روبرو اُنکے اطمینان خاطر کے لیے بقاے نفس کے باب مین وعظ و پند کرنے لگا فلاطون نے سب تقریر یاد کرلی اور بعد اس کے وہ تمام مضمون کتاب کے طور پر تحریر کرکے اُسکا نام فیدون رکھا پھر بنظر تحصیل علوم ایطالیہ اور مصر اور فارس کا سفر کیا جب واپس اپنے وطن مین آیا تو مقام اتھنیہ مین باغ اقدمس تجویز کرکے مدرسہ قائم کیا اور اُسکا نام آقدمیہ رکھا اُسمین علم الٰہیات کا درس جاری کیا اسواسطے اُس کو افلاطون الٰہی کہتے ہین اُس کے حُسن صورت وخوبی سیرت کے بیان مین لوگون نے نہایت مبالغہ کیا ہے چنانچہ کسی نے ارسطو سے اُسکی صفت پوچھی اُس نے کہا کہ اگر تو فلاطون کو دیکھتا تو اُسکی شان مین کہتا کہ یا انسان ہو کہ بصورت خدا نظر آتا ہے یا خدا ہے کہ پیکر انسان مین جلوہ گر ہے شاید کہ اسی سبب سے اسکو افلاطون الٰہی کہتے ہون اس حکیم کی تالیفات وتصنیفات بکثرت ہین اُن سب کو فلسفیات افلاطونیہ کہتے ہین پینتیس[۳۵] بخیین اور تیس[۳۰] مکتوب اُن مین مندرج ہین علم طبعیات اور منطق اور سیاستِ بدن اور تہذیب اخلاق اور الٰہیات کا بیان ہو عمر عزیز اُسکی اکاسی[۸۱] برس کی اور بروایتے ایک سو تیرہ برس کی ہوئی اُسکا قول ہو **قول** مجھے تین شخصون پر نہایت افسوس اور رحم آتا ہے اوّل وہ تونگر کہ جو درویش ہو جائے دوم وہ صاحب عزت کہ جو بنجۂ ذلت مین گرفتار ہو سوم وہ اہل علم کہ جاہل جسپر ترس کھائین اور اُسی کا قول ہے **قول** سب جراحتون سے دو زخم زیادہ بدتر ہین اوّل کوئی کریم کسی لئیم سے یا کوئی سخی کسی بخیل سے مراد مانگے اور وہ ہاتھ نہ آئے دوم کوئی مرد اشراف کسی کمینہ کے دروازے پر جائے اور بار نہ پائے **پانچوان ارسطاطالیس حکیم** سردار اور رئیس فلاسفۂ مشائین کا ہے اُس کو فیلسوف اکبر اور معلم اوّل اور ارسطو بھی کہتے ہین تین سو چوراسی برس پہلے پیدائش حضرت مسیحؑ سے شہر اسطاغیریہ مین پیدا ہوا افلاطون حکیم کہ اس کا اُستاد تھا وہ اسکو بسبب فہم سلیم اور جودت طبع کے نہایت دوست رکھتا اور کمال محبت سے روح المدینہ یعنی شہر کی جان کہا کرتا تھا ارسطو نے نو برس کی عمر مین علوم متداولہ سے فضیلت حاصل کی پھر فلاطون کی خدمت مین بیس برس تک تحصیل علوم کرتا رہا اور متقدمین ومتاخرین پر سبقت لے گیا پھر مدینۃ الحکما مین مدرسہ بنا کر درس وتدریس مین مشغول ہوا بعد اُسکے مقدونیہ کا عزم کیا فیلقوس بادشاہ نے اپنے فرزند یعنی سکندر کی تعلیم پر ارسطو کو تین سو تینتالیس برس پہلے حضرت مسیحؑ سے مامور کیا اُسوقت سکندر کی چودہ[۱۴] برس کی عمر تھی حکیم ارسطاطالیس آٹھ برس برابر سکندر کی تعلیم مین مشغول رہا اور تمام علوم وفنون سے اُسکو بہرہ ور کیا جب سکندر تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا تو ارسطو شہر اتھنیہ کو واپس روانہ ہوگیا اور وہان ایک باغ مین کہ جس کا

نام لیقیم ہے مدرسہ کھولا اور بارہ برس تک وہان تعلیم وتلقین کرتا رہا جب قضاے ایزدی سے سکندر نے انتقال کیا
تو حاسدونکی بن پڑی اور اُسکو آتنیہ سے نکالدیا چنانچہ وہ شہر خیلقس مین جاکر مرگیا تریسٹھ برس تک دنیا مین زندہ رہا اور
بعضے محققین کا قول ہے کہ ایک سو آٹھ برس کی عمر مین ملک عدم کو سفر کیا ایک سو بیس کتابین انواع علوم مین تصنیف
کین اور علم منطق کو سب علمون سے علحدہ مرتب کیا اُسکا قول ہے **قول** بادشاہ دریا کے مانند ہے اور امرا و ارکان دولت
نہرون کے مانند جو اُس دریا سے جاری ہوئی ہون آب دریا مین جو مزا ہوتا ہے وہی ذائقہ نہرون کے پانی
مین بھی ہوگا اگر دریا شیرین ہے تو نہرین بھی شیرین ہین اور شور ہے تو شور علیٰ ہذا القیاس ارکان سلطنت اور اہالیان
ریاست کا طور وطریق بھی عدل وظلم مین مطابق سیرت بادشاہ کے ہوگا **چھٹا افیقورس حکیم** حکمت کے چند اصول
جدید کا موجد ہے حضرت مسیح سے تین سو چوالیس برس بیشتر قریہ جارجطیس نواح آتنیہ مین پیدا ہوا اور تمام علوم حاصل کرکے
اٹھتیس برس کی عمر مین شہر اثنیہ مین گیا وہان ایک باغ مول لے کر اُسمین مدرسہ جاری کیا اور اُسکا نام فلسفۂ البستان
قرار دیا یہ حکیم عیش وراحت کو دوست رکھتا اور زہد وریاضت کو بد جانتا حکمت علی اور طبیعیات پر کاربند تھا منطقیات کو
بیفائدہ جان کر اپنے فلسفے سے خارج کردیا نہایت قانع مزاج تھا چنانچہ جس باغ مین وہ رہتا تھا اُسکے دروازے پر
یہ عبارت لکھدی تھی **کتبۂ دروازہ** اس مکان کے مالک کے پاس کہ جو سرور کو منتہاے کمالات جانتا ہو لوگون کی
مہمانی کے واسطے صرف پانی اور جو کی روٹی ہو اس ضیافت مین سوا اسکے کہ سد رمق باقی رہے کسی قسم کی لذت
نہین کیا یہ ضیافت اچھی نہین ہو ۱۲ اس حکیم کے تابعین کو ابیقوریہ کہتے ہین اور اس طبقہ کے مشاہیر حکیم عطیقس
اور بلیناس اور لوقیانس اور لارطیس ہین **ساتوان فیروحون حکیم** پیشواے فرقۂ سوفسطائیہ اور سرگروہ
اہل تشکیک ہے دو سو چالیس برس بیشتر حضرت مسیح سے شہر ایلیس متعلقۂ بلاد یونان مین پیدا ہوا نقاشی و تصویر کشی
اور علوم حکمت و فلاسفہ مین یکتاے روزگار تھا اس حکیم نے ملک ہند مین آکر برہمنون سے فلسفہ حاصل کیا اور یہین
اُسکی طبیعت مین شکوک واوہام خلل انداز ہوے یہان سے جب یونان کو مراجعت کی تو وہان پہونچکر مدرسہ کھولا اور
اس امر کی تلقین کرنے لگا کہ تمامی تحقیقات انسان شک سے خالی نہین اور انسان ہرگز قدرت نہین رکھتا کہ حقائق
اشیا کی حیثیت اصلی سے مطلع ہو سکے بس جو کچھ انسان جانتا ہے وہ اعتبارات اور تخیلات ہین کہ واقع مین
جنکی کچھ اصل نہین یہ حکیم نہایت فصیح و بلیغ تھا ہمیشہ حکمت سابقہ کو غلط جان کر اُسکے ہر مسئلے پر زبردست
اعتراض کیا کرتا تھا بسبب فصاحت کے اُسکا کلام لوگون پر بہت جلد اثر بخشتا اور بخوبی تمام دل نشین خلائق ہوتا نوّے
برس کی عمر مین رہگراے عالم فانی ہوا اور ہمیشہ اپنی حین حیات مین اصول حکمت قدیم کا ابطال کرتا رہا اُس کا
قول ہے **قول** غرور وہ بلندی ہے کہ تمام پستیون سے زیادہ پست ہے اور تواضع وہ پستی ہے کہ تمام
بلندیون سے زیادہ بلند ہے **آٹھوان زینون حکیم** اہل نطال کے اصول حکمت کا بانی مبانی ہے جنکو

فلاسفۂ اسطوئیہ کہتے ہین تین سو باسٹھ برس پیشتر حضرت مسیحؑ سے جزیرۂ فیغرس مین پیدا ہوا تیس برس کی عمر
مین اکثر علوم رسمیہ کی تحصیل سے فارغ ہوگیا اس کا باپ سوداگر تھا زینون کو مال تجارت کے ہمراہ جہاز مین سوار
کرکے شہر آتنیہ کی طرف روانہ کیا اتفاقاً وہ کشتی طوفان کے باعث غریق آب فنا ہوگئی اسکی زندگی باقی تھی ڈوبتے
ڈوبتے بچا اور بہزار دقت شہر آتنیہ مین داخل ہوا وہان اپنے دل مین خیال کیا کہ زندگی نقش بر آب ہے
انسان گویا حباب ہے ابھی مین غرق ہوجاتا تو باوجودیکہ دولتمند تھا مگر کوئی میرا نام بھی نجانتا اس سے بہتر یہ ہے
کہ علم حاصل کرون جسکے ذریعے سے دنیا مین نام اور عقبیٰ مین نیک انجام ہو غرض اُس مفلسی کی حالت مین
حسب اتفاق ایکروز حکیم قریطس کی مجلس مین گذر ہوا وہ حکیم دیو جانس کلبی کے تلامذہ مین سے تھا اُسکے کلمات حکمت
سے بہرہ ور ہونے کے سبب دل مین مطالعۂ کتب فلسفہ کا شوق پیدا ہوا اور قریطس کی خدمت مین تحصیل علوم
حکمت کرنے لگا اسیطرح اور حکما سے بھی استفاضہ کیا چونکہ اُسکو مفلسی مین اسقدر مقدور نہ تھا کہ کتابین خرید کر سکے
اس لیے ایک کتب فروش سے دوستی کی اور جن کتابون کو نہ دیکھا تھا اُنکا مطالعہ کرنے لگا اسیطرح ہر علم و فن کے
دفتر دیکھ لیے ذہن اچھا تھا اکثر علوم از بر ہوگئے پھر ایک سائبان بناکر اُسمین درس کرنے لگا اٹھانوے برس کی
عمر مین جہان فانی سے انتقال کیا اور موت کی یہ وجہ ہوئی کہ ایکروز اتفاقاً بلند پہاڑ سے گر گیا اور ایک اُنگلی ٹوٹ گئی اِس
واقعہ سے اُسکو یہ توہم ہوا کہ گویا غیب سے اسمین یہ اشارہ ہے کہ مجھ مین اب زندگی کی قابلیت نہین اور اس
جینے سے مرنا بہتر یہ سوچکر اپنے ہاتھ سے اپنے آپکو قتل کرکے خودکشی کا مرتکب ہوا اُسکا قول ہے **قول** ایک آدمی کی
زبان ہزار آدمی کو قابو مین رکھ سکتی ہے بشرطیکہ اُس بشر کے قابو مین ہو **نوان بلیناس** حکیم شاگرد ارسطو کا ہے اور
آئینہ سکندر اس حکیم کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہے یعنی جسوقت سکندر نے سرحد فرنگ پر ایک شہر آباد کرکے
اُسکا نام سکندریہ رکھا اُس شہر مین شورش اہل فرنگ سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے بلیناس نے ایک منارہ بلند بنایا
اور ایک آئینہ طلسم و حکمت سے تیار کرکے اُسپر نصب کیا اور ایک دیدبان مقرر کردیا دیدبان اُسے کہتے ہین کہ جو کوئی
شخص کسی بلند مقام پر بیٹھکر بار بار چارون طرف نگاہ کرتا ہے اور فوج دشمن کی آمد سے قلعہ نشینون کو اطلاع دیتا ہی
چنانچہ دو بار اس ترکیب سے فتح پائی مگر بار سوم بسبب دیدبان کی غفلت کے اہل فرنگ نے آکر شہر اسکندریہ کو خراب
کیا اور آئینہ دریا مین ڈالدیا جب سکندر کو خبر ہوئی تو اُسکو دریا مین سے نکلواکر پھر کنارۂ منارہ پر نصب کیا یہ منارہ
تین سو گز بلند تھا اور آئینہ مدور کہ جسکا قطر سات گز اور دور تخمیناً بائیس گز تھا جسوقت اسمین نگاہ کیجاتی جو کچھ استنبول
مین گذرتا وہ اس آئینہ مین ظاہر ہوجاتا تھا اُس کا قول ہی **قول** بیمار گذشتہ صحت سے قریب تر ہے بہ نسبت تندرست
بے اشتہا کے **دسوان عنطنطیس حکیم** فرقۂ کلبیہ کا مقتدا و پیشوا ہے اس فرقہ کو کلبیہ اس لیے کہتے ہین کہ
یہ لوگ محنت و مشقت اور قہر نفس کو دوست رکھتے ہین راحت و لذت کو مکروہ جانتے ہین خورد و نوش اور

پوشش مین بدترین اقسام کو پسند کرتے ہین نفس کو سخت عذاب مین مبتلا رکھتے ہین کسی خواہش نفسانی کو پورا نہین کرتے
آدمیون کے اختلاط سے متنفر رہتے ہین کلام مین درشتی و خشونت روا رکھتے ہین گویا کتے کی طرح بھونکتے ہین
جو کہ عربی مین کتے کو کلب کہتے ہین اس لیے کلب کے ساتھ منسوب کیا چنانچہ اس حکیم کے شاگردون مین دیوجانس
کلبی شاگرد رشید ہے **گیارھوان دیوجانس حکیم** شہر قونطس مین پیدا ہوا اسکا باپ کسی جرم مین وہان سے نکالا گیا
یہ بھی عہد طفلی مین اُسکے ساتھ جلاوطن ہوا جب شہر آتھنیہ مین پہونچا وہان حکیم عنطیغطس کی تعریف سُنکر اُسکی
خدمت مین حاضر ہوا جبکہ عنطقطیس نے دیوجانس کو علم کی طلب مین ثابت قدم پایا بہت خوش ہوا اور شاگردون
مین داخل کیا یہانتک کہ یہ زہد و قناعت مین اُستاد سے بھی بڑھ گیا اپنے جسم کو نہایت تکلیف پہونچاتا
بات نہایت درشتی سے کرتا اور بغیر گالی کے کسی کو تعلیم نہ دیتا مگر اس صورت مین بھی اُسکی باتین نکاتِ حکمت
اور غرائبِ لطافت سے خالی نہ ہوتین ہمیشہ عالم تجرید مین زندگانی بسر کرتا اور کلمۃ الحق کے بیان مین کچھ مضائقہ
اور ملاحظہ نہ رکھتا اس لیے بعد چند مدت کے اُسکا لقب دیوجانس کلبی مشہور ہوا **قول** کسی نے اُس سے
سوال کیا کہ کھانا اور پینا کسوقت بہتر ہے جواب دیا کہ اہل دولت کو جسوقت اشتہا غالب ہو اور اہل افلاس کو جسدم
میسر آجائے ایک شخص نے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہو کہا کیسا حال ہو گا اُس شخص کا جو کہ ہر روز موت سے ایک منزل قریب ہوتا جا
بارھوان بقراط حکیم ہمعصر بہمن بن اسفندیار کا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ سکندر رومی کے عہدِ سلطنت سے
سو برس پہلے تھا سولہ برس کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ اور صدر تدریس پر قائم ہو کر علم طب کو اہل عالم پر
ظاہر و آشکار کیا اس سے بیشتر تمام حکما اُسکو اسرار غیبی جانتے تھے اور اس باعث سے کسی غیر پر ظاہر نکرتے اُسکا
قول ہے **قول** دانا ترین مردم وہ ہو کہ جو حالت عشرت و تنگدستی مین تنگدل نہو اور وقت عشرت و آسودگی مین اپنے
قدیم رفیقون کو فراموش نکرے اور نادان ترین مردم وہ ہے کہ اُس شخص کو چاہے جو اُسکو نہ چاہے اور
دنیا کی دولت کو عقبیٰ کی نعمت پر مقدم سمجھے **تیرھوان بقراطیس حکیم** شاگرد بقراط کا اور دانائے کامل تھا
تزکیۂ نفس مین مدارج بلند بہم پہونچایا تھا اُسکا قول ہو **قول** جبتک خطرات خسیس دل مین سے باہر نہین نکل چکتے
ہین علوم شریف ہرگز دلنشین نہین ہوتے اس لیے کہ لطیف کبھی کثیف کے ساتھ مجتمع نہو گا **چودھوان سقراطیس
حکیم** شاگرد سقراط کا ہے بڑا عالم و فاضل اور حکیم دانادل تھا اُسکا قول ہے **قول** مجھے فضیلت سے صرف یہی مرتبہ
حاصل ہوا کہ مین اپنی جہالت سے خبردار ہو گیا **پندرھوان انتافلس حکیم** شاگرد لقمان کا ہے دانائے حقائق
اسرار اور واقف راز نہان و آشکار تھا اُسکا قول ہے **قول** عالم اجسام ایک شعبہ ہے عالم ارواح کا اور
عالم ارواح محصور ہے حصارِ قدرت مین اور حصارِ قدرت ایک دائرہ ہے مرکز فضائے نامتناہی کا **سولھوان
بطلمیوس حکیم** علم ہندسہ اور ہیئت اور نجوم مین اُستاد وقت اور یکتائے روزگار گذرا ہی کتاب مجسطی

دیوجانس حکیم کا حال

بقراط حکیم کا حال

بقراطیس حکیم کا حال

سقراطیس حکیم کا حال

انتافلس حکیم کا حال

بطلیموس حکیم کا حال

کہ علم ہیئت مین نہایت معتبر ہے اسکی تصنیفات سے مشہور و معروف ہو اور ان دونون علوم مذکورہ مین اس نے
بہت سی کتابین تصنیف کی ہین تحقیقات اجرام فلکی کیواسطے اس نے رصد بھی تیار کی تھی اٹھتر برس زندہ رہا
اُس کا قول ہے **قول** صاحب تصنیف ہمیشہ زندہ ہو اگرچہ کسی زمانہ مین مرگیا ہو حریص ہمیشہ مفلس ہے اگرچہ تمام
جہان اُس کا ہو قانع ہمیشہ تونگر ہے اگرچہ کچھ بھی نہ رکھتا ہو سترھوان **جالینوس حکیم** بروایت صحیح
دوسو برس بعد حضرت عیسےٰ مسیح کے پیدا ہوا ممالک روم و مصر مین علم حکمت حاصل کیا اور اپنے تمام
ہمعصرون پر سبقت لے گیا اُسکا قول ہے **قول** سب نعمتون سے بہتر وہ نعمت ہے کہ جو بے محنت و مشقت اور
بے سوال و جستجو ہاتھ آئے اٹھارھوان **دیمقراطیس حکیم** کہتے ہین کہ فلاطون سے پیشتر گذرا ہے اور علم و حکمت مین
بھی اُس سے زیادہ تھا اُس کا قول ہے **قول** مغلوبان غضب اور مطیعان شہوت کو آدمیون مین حساب نکرنا چاہیئے
انیسوان **مسولون حکیم** مادر فلاطون کا جد امجد ہے ولادت اُسکی شہر مدینۃ الحکما مین ہوئی یہ حکیم نہایت فصیح گفتار
اور لطیف بیان تھا **قول** اس سے کسی نے کہا کہ بادشاہ وقت کو تجھ سے عداوت ہو جواب دیا کہ بھلا وہ
کونسا بادشاہ ہو جو اپنے سے بہتر و بزرگ اور بے پروا شخص کو دوست رکھتا ہو بیسوان **اسفیلسوف حکیم**
ہمعصر اور شاگرد ادریس علیہ السّلام کا ہے شہر بابل مین ہمیشہ نصیحت گر خلائق رہا اُسکا قول ہو **قول** مجھے اُس سے
نہایت تعجب آتا ہے کہ جو خوف مرض کے باعث ماکولات ردیہ یعنی غذاے بد سے پرہیز کرے اور عذاب
آخرت کے اندیشہ سے گناہ و خطا کو نچھوڑے اکیسوان **اقلیدس حکیم** ہر علم و فن مین افضل و اکمل تھا
ریاضی و ہندسہ اُس نے وضع کیا چنانچہ مقالات تحریر اقلیدس اُسکی تالیفات سے ہے اُس کا قول ہو **قول**
متاع دنیا گویا سر راہ ایک آتش روشن ہے جس نے ایک کنارہ سے بقدر احتیاج لیکر اجرا کیا وہ سلامت رہا
اور جس نے ضرورت سے زیادہ لینے کی آرزو کی وہ بیشک جلے گا اور اپنا گھر جلائیگا بائیسوان **ارشمیدس
حکیم** علوم ریاضی و ہیئت اور جرثقیل مین بعدیل و بیمثال اور صاحب فضل و کمال تھا اُسکا قول ہو **قول** اگر کوئی
چیز مجھے اس دنیا سے زیادہ وسیع نظر آتی تو زمین و آسمان کو بذریعۂ آلات اور بوسیلۂ تدابیر اپنے اُٹھا کر وہان
لیجاتا آے خرد پرور اسی طرح یونان مین بہت حکیم گذرے ہین اور علاوہ یونان کے اور ملکون مین بھی حکمت کا رواج
پایا جاتا ہے چنانچہ مُلک عجم مین اور مُلک عرب مین اور مُلک ہند مین بھی اعلی درجہ کے حکیم عالم وجود مین
جلوہ گر ہوے ہین از انجملہ **جاماسپ حکیم عجمی** شاگرد لقمان حکیم کا گشتاسپ بادشاہ ایران کا وزیر اور علوم
رمل و نجوم مین کامل و بے نظیر تھا اُسکا قول ہو **قول** سب سے مشکل کام یہ ہے کہ کوئی کریم کسی لئیم کے روبرو دست
احتیاج دراز کرے ارجاسپ **حکیم عجمی** علم حکمت مین یکتاے روزگار تھا جب اُسکی موت کا وقت سر پر
آیا اپنے فرزند کو یہ وصیت کی **قول** اے فرزند جگر بند بادشاہون کو خدمت پسندیدہ سے رضامند

اور دوستون کے ساتھ لطف و احسان سے پیش آ اور دشمنون کو دلاسا اور تسلی دے اور زن و فرزند کی رعایت کر کہ کبھی تیرا عیش منغص نہ ہو ÷ بعد اُسکے قبلہ رو ہو کر جان عزیز حضرت جان آفرین کو سپرد کی **بزرجمہر حکیم** بادشاہ کسریٰ ملقب بہ نوشیروان عادل کا وزیر اور حکماے عصر کا پیشوا تھا اُسکا قول ہے **قول** بادشاہ کو لازم ہے کہ چار چیز سے ہمیشہ محترز رہے غضب اور بخل اور دروغ اور قسم اس لیے کہ غضب عاجزون کا کام ہے اور بادشاہ عاجز نہین ہے دروغ امید و بیم کے وقت کام آتا ہے اور بادشاہ دونون سے بری ہے بخل بسبب احتیاج زوال کے ظہور پاتا ہے اور بادشاہ محتاج نہین ہے قسم نفی تہمت کے واسطے مخصوص ہے اور بادشاہ مقام تہمت سے باہر ہے **حکیم بیدپاے برہمن** افضل حکماے ہند سے ہے بڑا موحد اور خدا پرست اور عارف وقت تھا اس راہ سے کوئی نجانے کہ جیسا سوقت کے برہمن بت پرست ہوتے ہین اُس زمانہ مین عارف و درویش کو برہمن کے لقب سے ملقب کرتے تھے کتاب کلیلہ دمنہ اسکی تصنیفات سے مشہور آفاق ہے اُسکا قول ہے **قول** مین نے حکمت سے چار ہزار کلام فراہم کیے اُنمین سے چار باتین انتخاب کین دو یاد رکھنے کے قابل ہین اول خالق دوم موت اور دو فراموش کرنے کے لائق اول وہ کہ تو دوسرونکے ساتھ جو احسان کرے دوم وہ کہ دوسرے تیرے ساتھ جو بدی کرین **حکیم عمر خیام نیشاپوری** اہل اسلام اور بے نظیر وقت گذرا ہے علم و حکمت مین بو علی سینا کے برابر تھا سلطان سنجر سلجوقی والی بخارا اُسکو اپنے برابر تخت پر بٹھاتا اور نظام الملک نے بارہ ہزار مثقال طلا املاک نیشاپور سے اُسکا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اشعار اور رباعیات اُسکی مشہور عالم ہین وقت رحلت نماز ادا کر کے سجدہ مین سر رکھا اور کہا **قول** خدایا مین نے تجھے نہ پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے اپنے لطف و کرم سے مجھپر رحم فرما اور میرے گناہ معاف کر ÷ یہ کہکر سجدے مین جان بحق ہو گیا وفات اُسکی ۵۱۵ھ پانسو پندرہ ہجری مین واقع ہوئی **ابو نصر فارابی** یہ حکیم مدتون بغداد اور شام وغیرہ مین دنیا سے گریزان تھا اوقات عزیز ریاضت و عبادت مین صرف کرتا اکثر کتابین زبان یونانی سے عربی مین ترجمہ کین اسواسطے معلم ثانی کے لقب سے مشرف ہوا ۳۴۴ھ تین سو چوالیس ہجری مین رہزنون نے اُسکو شہید کیا اُس کا قول ہے **قول** موتین اولاد مرضون کی ہین اور امراض اولاد خلطونکی اور اخلاط اولاد غذاؤنکی اور اغذیہ اولاد نباتات کی اور نباتات اولاد زمین کی بس جو چیز زمین سے نکلتی ہے پھر وہ زمین مین داخل ہو جاتی ہے **شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا** کہ عوام الناس جسکو بو علی سینا بھی کہتے ہین اعظم فلاسفۂ اہل اسلام ہے شیخ الرئیس کے لقب سے ملقب ہوا اٹھارہ برس کی عمر مین سب علوم معقول و منقول حاصل کر کے شمس الدولہ والی ہمدان کا وزیر مقرر ہوا ہر روز جبتک کہ اکیسو بیس بیمارون کا علاج نکر لیتا ہرگز طعام نہ کھاتا تھا اُس کا قول ہے **قول** طبیعت مدعی ہے اور مرض مدعا علیہ اور علامات گواہ اور نبض و قارورہ سند و دستاویز اور یوم بحران روز انصاف اور مریض وکیل اور طبیب منصف عادل ہے آیندہ جیسا فیصلہ ہو

علم حکمت مین قانون اور اشارات وغیرہ اسکی تصنیف سے یادگار ہین اور فن شاعری مین بھی یکتاے دہر تھا عربی مین کتاب ارجوزہ نظم اور فارسی مین بہت اشعار اور رباعیات اسکی مشہور و معروف ہین ۳۷۳ھ تین سو تہتر ہجری مین پیدا ہوا اور ۴۲۸ھ چارسو اٹھائیس ہجری مین وفات پائی پچپن برس کی عمر مین دریاے ہستی سے کشتی فنا پر عبور کیا **شہاب الدین مقتول** طریقۂ اشراقین و مشائین دونون مین حکیم آزاد کیش و ریاضت اندیش تھا ملک طاہر بن ملک صلاح الدین اُسکی نسبت کمال اعتقاد رکھتا جو کہ اکثر ذوق و مستی کے وقت بے اختیار اُس سے کلمات خلاف شریعت زبان سے سرزد ہوتے تھے اسواسطے فقیہون نے اُسکے قتل پر فتویٰ دیا اور بادشاہ کے حکم سے ۵۸۰ھ پانسو اسی ہجری مین مقتول ہوا **حکیم ناصر خسرو** صوفیہ مذہب اور سیاح ہفت اقلیم تھا بعضے اُسکو اہل عرفان و توحید سمجھتے ہین اور بعضے دہریہ قرار دیتے ہین اسواسطے کہ ہر ایک دین سے بحث کرتا تھا اور کبھی کبھی شعر کی طرف بھی راغب ہوتا یہ قطعہ اُس کا ہے

مؤلف

ناصر خسرو براہے می گذشت ۔۔۔ مست و لا یعقل نہ چون می خوارگان

دید گورستان و مبرز روبرو ۔۔۔ بانگ بر زد گفت ہین نظارگان

نعمت دنیا و نعمت خوارہ بین ۔۔۔ اینش نعمت اینش نعمت خوارگان

میر محمد باقر عمدۂ حکماے اشراقین و مشائین اور صاحب توحید و عرفان تھا مشہد مقدس مین علم حاصل کر کے تھوڑے دنون مین عالم بے بدل اور فاضل بے مثل بنگیا اور مباحثہ و مناظرہ مین علماے ہمعصر پر ہمیشہ غالب رہا سلاطین اُسکی صحبت سے رغبت رکھتے اور وہ اُنسے متنفر تھا صراط المستقیم اور افق المبین اور حاشیہ شرح مختصر اصول اسکی تصنیفات سے ہین اس کا قول ہے **قول** انسان مین آنکھونکی شرم ہے خدا کو دیکھتا تو گناہ نہ کرتا **خواجہ نصیر الدین طوسی** حکیم اعظم و افضل اور صاحب تصنیفات کثیر ہے اُس کا قول ہے **قول** جسوقت ایسے مختلف دو کام تجھے پیش آئین کہ اُن مین سے بہتر اور درست کام حقیقت مین تجھے معلوم نہو تو دونون مین جو کام تیری خواہش نفس کے موافق ہو اُسکو ترک کردے اور جو خواہش نفس کے مخالف ہو اُسے عمل مین لا اس لیے کہ امر حق اور اظہار صواب سے نفس ہمیشہ مخالفت رکھتا ہے ÷ **حاصل کلام** خرد پرور عالی مقام کو داناے ہوشیار فرزانۂ روزگار نے گذشتگان سلف کی تواریخ سے خاطر خواہ آگاہ کردیا اور وقت مقررہ تک زمانۂ قدیم کا حال تمام و کمال تفصیل وار بخوبی یاد دلوادیا اور فرمایا کہ امتحان کے دو چار دن باقی رہ گئے ہین اس واسطے وہ علوم جو حکمانے ایجاد کیے ہین ابھی ہم ملتوی رکھتے ہین بعد امتحان کے تعلیم کرینگے غرض کہ لمتنے مین وہی وقت موعود اور روز معہود آپہونچا شعور سخن رس حاضر ہوا اور دونون کو بزم امتحان مین لے گیا

امتحانِ چہارم

مؤلف

کبھی ترقی کبھی تنزّل کبھی عروج و زوال دیکھا — جسے کہ کہتے ہین بدرِ کامل اُسی کو ہم نے ہلال دیکھا
کبھی تغیّر کبھی تبدّل عجیب ہے انقلابِ عالم — ہے آج جس گھر مین عیش و راحت کل اُسمین رنج و ملال دیکھا
جو ہمسے پوچھے تو ہم بتائین کہ سارے عالم کی سیر کی ہے — تجھے کبا اے ہمنشین خبر ہے جہانکا ہمنے جو حال دیکھا
یہی زمین ہے یہی فلک ہے یہی ہین خورشید و ماہ و انجم — پھرے ہین مشرق سے تا بمغرب جنوب سے تا شمال دیکھا

سیاحت و صحبت مین ہر دم ہمارے ہمراہ جا بجا تھا
نظامؔ آوارہ گرد کو بھی محقق باکمال دیکھا

فرزانۂ روزگار مع شہزادۂ خرد پرور دربار خسروی مین تشریف لایا حسب قاعدۂ مستمرہ رسم استقبال اور طریق اعزاز و اکرام عمل مین آیا عقل مجسم نے نظرِ قیافہ بین سے خرد پرور کے چہرۂ انور کو مشاہدہ فرمایا دیکھا کہ لوح جبین سے روشنی علوم آشکار اور صفحۂ بشرہ سے کیفیت کمالات علمی نمودار ہے ارشاد کیا

مؤلف

اے نورِ نگاہ و قرۃ العین — حاصل ہو تجھے علوم کونین
ہشیار کہ وقتِ امتحان ہے — انبوہ جہانیان یہان ہے

اے فرزند عزیز بیان کرو کہ ابتک کس کس علم کی تحقیقات کی اور کون کون سی نئی بات حاصل ہوئی شہزادہ نے عرض کی

مؤلف

شاہا بحر محیط و اوقیانوس — لب ساحل سے ہو تیرا قدمبوس
رہین تا حشر اے سلطانِ عالم — ترے سب قبضے مین پانچون برّ اعظم

جنابعالی فدوی نے مقدار زمین کا حال اور ویرانی و آبادی کی حقیقت دونون طریقون پر دریافت کی ہے یعنی حکماے یونان نے کیا راے قائم کی ہے اور محققین فرنگ اس بات مین کیا مذہب رکھتے ہین پس دریافت ہوگیا کہ وہ زمانہ خاص ایجاد کے واسطے موضوع تھا اور یہ وقت عالم تجربہ کا ہے اگرچہ زمانۂ سابق مین بھی تجربہ کا چرچا تھا مگر درجۂ تکمیل کو نہ پہونچا چنانچہ اسقلینوس اول کی راے فقط تجربہ پر تھی اور اسی طرح ایک ہزار چار سو برس یہ قول یونہین جاری رہا پھر مینوس طبیب ظاہر ہوا اور تجربہ کو خطا جان کر قیاس بھی شامل کیا سات سو گیارہ برس تک سب اُس کی پیروی کرتے رہے بعد اُسکے برمانیدس طبیب پیدا ہوا اور تجربہ کو بالکل خطا سمجھ کر قیاس ہی پر عمل کیا مگر اُسکے شاگردون مین اختلاف واقع ہوگیا پھر فلاطون نے جانا کہ تجربہ بقیاس خطرناک ہے

تجربہ و قیاس کا بیان

اور قیاس بے تجربہ مستلزم ہلاک لاجرم قیاس کو تجربہ سے ملایا اور طوائف ثلثہ کی کتابین جلادین اور جو کتب قدیم کہ تجربہ و قیاس دونون پر مبنی تھین اُن پر اعتماد کیا پھر فلاطون سے ایک ہزار چار سو بیس برس کے بعد طبیب اسقلیونس ثانی کا ظہور ہوا اور اُسکی رائے درست دیکھکر اُسی پر کار بند رہا

مؤلف

مرد خردمند ہنر پیشہ را — عمر دو بایست درین روزگار
تا بیکے تجربہ آموختے — با دگرے تجربہ بردے بکار

شہزادۂ بیدار مغز اسی قدر تقریر کرنے پایا تھا کہ بادشاہ دانش پناہ نے فرمایا ذرا توقف کرنا پھر اُنہے ہوشیار یعنی فرزانۂ روزگار کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ہمارے شہر مین ایک سوداگر ملک التجار سیاح جبال و سباح بحار سیار گیتی نورد کے نام سے مشہور و معروف تازہ وارد ہے کل ہمارے سلام کو حاضر ہوا تھا شاعر ہے اور اکثر علوم مین دستگاہ رکھتا ہے مجالس علما مین استفاضہ حاصل کیا اور تقریر علمی کا بھی شوقین ہو اگر مرضی مبارک ہو تو اُسکو بلوالین فرزانۂ روزگار نے کہا بہت مناسب ہے اسمین دو فائدے مقصور ہین اول یہ کہ سیاح اور تجار وغیرہ کے ساتھ آئین سلوک و خاطر داری سے پیش آنا گویا اپنی نیکنامی و والاہمتی کا ذریعۂ اعظم اور وسیلۂ اکبر ہے دوم اُسکی تقریر بھی سامعین کے حق مین تواریخ کا حکم رکھتی ہے اسواسطے کہ احوال زمانۂ موجود کو بچشم خود معائنہ کرکے وہ ایک زندہ تواریخ بنجاتا ہو استنے مین شعور سخن رس نے عرض کی کہ سب سے زیادہ لطف یہ ہے کہ جو جو ملک اُسکی نظر سے گذرے ہین شہزادۂ عالم کی زبان صداقت بیان سے اُسکی حقیقت اور حالات سنکر اُسکو نہایت حیرت ہوگی کہ جو کیفیتین ہمنے اسقدر خشکی و تری کے سفر کرکے بیرانہ سالی تک حاصل کی ہین وہ فضل الٰہی سے نور چشم سلطنت کو بلا مشقت عالم خرد سالی مین بہم پہونچ گئین اور جو عجائبات کہ فی زماننا اُسکو نظر آئے ہین اُنکا تذکرہ سنکر شہزادہ کو بھی حظ کافی اور لطف وافی حاصل ہوگا غرضکہ بمجرد صدور حکم محکم وہ سوداگر جہانگرد سیار گیتی نورد حاضر بارگاہ شہریار ہوا کیا دیکھتا ہے کہ دربار عام ہے عجب ازدحام ہے بڑے بڑے حکماے عظام و علماے کرام درجہ بدرجہ موجود ہین اور تخت خسرو ہمایون بخت کے روبرو کرسی جواہر نگار مرصع کار پر ایک طفل ہشت سالہ نہایت کروفر اور کمال تزک و احتشام سے زیب افزا ہے

مؤلف

نشینندہ کرسے زر نگار — بصد شوکت و حشمت و عز و جاہ
زبخت جوان شد بہ طفلی جوان — بزرگی بعقل است بے اشتباہ

برابر اُسکے دوسری کرسی زرین بھی موجود ہے اُسپر ایک شخص مبارک صورت فرشتہ سیرت مشتری طلعت آفتاب شوکت کہ اُسکے چہرۂ نورانی پر جوہر اول کا یقین اور اُسکے جمال فرخ فال پر عقل کل کا گمان ہوتا تھا زیب افزا ہے

فوراً سمجھ گیا کہ یہ نازنین مہ جبین کجکلاہ اِس شاہنشاہِ عالم پناہ کا فرزند ذیجاہ اپنے معلمِ علوم و فنون کے ہمراہ معرکۂ امتحان مین رطب اللسان ہے لوگون کی زبانی تعریف تو پہلے ہی سُن چکا تھا زیادہ تر مشتاق ہو کر قدم بڑھایا آداب گاہ سے شہر یارِ گیہان خدیو کی خدمت مین آداب بجالایا اور پھر اپنے مقام قیام پر پہونچ کر شہزادہ گل اندام کی طرف متوجہ ہو کر ترقی عمر و دولت کی دعا دی اور فی البدیہہ اُسکی تعریف مین یہ چند اشعار آبدار پڑھے

مؤلف

جب سے بلند تو نے کیا ہے نشانِ علم　　کس اوج و ارتفاع پہ پہونچی ہے شانِ علم
تو آفتاب ہے بہ سرِ آسمانِ علم　　روشن ہوا ہے نور سے تیرے جہانِ علم
ہے علم جانِ اہلِ جہان تو ہے جانِ علم　　ہے تیری ذات مغز پئے اُستخوانِ علم
فیضِ ازل نے جب سے بچھایا ہے خوانِ علم　　سب ریزہ چین ہین اور ہے تو میہمانِ علم
تیرے سبب سے اے گُلِ گلزارِ سلطنت　　آئی بہارِ علم گئی اب خزانِ علم
ذہنِ رسا کی تیرے زمانے مین دھوم ہے　　ملکون مین مشتہر ہے تری داستانِ علم
سب اہلِ انجمن ہمہ تن گوش کیون نہون　　تیرا سخن ہے جوہرِ نطق و زبانِ علم
دامانِ عقل گوہرِ نایاب سے بھرین　　وا ہون اگر ترے لبِ گوہر فشانِ علم
تیری طرح کا غیرتِ یوسف جو ساتھ ہو　　پھر کیون نہ تجھ پہ ناز کرے کاروانِ علم
اب ہے جواہرات مضامین کی کیا کمی　　اُستاد مل گیا ہے تجھے گویا کہ کانِ علم

کوئی رقم نظر سے نہ گذری تری طرح
گیتی نورد دیکھ چکا ہر دو کانِ علم

خسرو پرور نے تبسم فرمایا اور بذلہ سنجی و ذہن رسا کی تعریف و توصیف کر کے پھر چند شعر برجستہ اُس کے جواب مین آویزۂ گوش سیّار گیتی نورد سراپا ہوش کیے

مؤلف

دلِ بشر کو ہے جب تک وطن سے مانوسی　　رہے گا اُس کا گلوگیر طوقِ منحوسی
سفر ہے نقش و نگار نگار خانۂ عقل　　خجل ہے نقش سے جسکے نگارِ طاؤسی
سفر ہے جس کا لقب ہے وہ عینِ آزادی　　وطن ہے جس کا لقب ہے وہ عینِ محبوسی
سفر سے اہلِ جہان مستفیض ہوتے ہین　　وہ تازی و عجمی ہون کہ رومی و روسی
سفر مین ہاتھ لگے فیضِ صحبتِ حکما　　سفر مین ہو علما کی نصیب پابوسی

سفر سے مشعل مہ کو جو ہے فروغ حصول — وہ روشنی نہین رکھتی ہے شمع فانوسی
اگر سفر مین کوئی شے ملے غنیمت جان — جو ننگ بھی ہو تو ہے افتخار ناموسی
مصائب سفر اُس سے ہزار بہتر ہین — وطن مین گر ہو میسر نشاط کاؤسی
عجائبات سفر کا مشاہدہ کرنا — ہے بارگاہ شہ عقل کُل کی جاسوسی
کیا ہے تسکو جہاندیدہ سیر عالم نے — ہمین سفر سے ہے ابتک حصول مایوسی

بہت درست ہے صاحب اگر قیافے سے
خسرو کہے تمھین رشک محقق طوسی

سوداگر جہان گرد سیّار گیتی نورد نے زمین ادب پر بوسہ دیا اور جولانی طبیعت کا لوہا مان گیا کمال توصیف و تعریف اور نہایت تحسین و آفرین کر کے چند قطعۂ جواہر بیش قیمت و بے بہا حاصل کوہ و دریا انتخاب و نایاب معدن و مخزن خدمت والا مین پیشکش کیے شہزادۂ نامدار نے نشست کی پروانگی بخشی اور اُن جواہرات کو نظر تعمق سے ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیے پھر ارشاد کیا کہ اے سوداگر والا گوہر تم جانتے ہو کہ جواہر کس طرح پیدا ہوتے ہین اور اُنکے فوائد و خواص کیا ہین سیار گیتی نورد نے عرض کی کہ اے گوہر درج فرمانروائی واے اختر برج کشورکشائی اس خاکسار جان نثار کو بجز اسکے کہ گوہر و مرجان دریا مین اور یاقوت والماس وغیرہ کوہسار و معدن سے نکلتے ہین اور کچھ نہین معلوم خسرو پرور نے کہا کہ اُنکی پیدایش اس وضع پر ہے کہ بارش کا پانی پہاڑون کے مسامون مین جا کر آفتاب کی حرارت سے لطیف بخار بنجاتا ہے جب وہان سے نکلنا چاہتا ہے اور کوئی جگہ نہین پاتا ہے تو وہ کثیف ہو جاتا ہے اور کچھ مدت کے بعد اُسمین ایک طرح کی صفائی اور غلظت آجاتی ہے اُسوقت وہ بالکل سیماب کے مشابہ ہو جاتا ہے پھر بسبب آمیزش اجزاے ارضی کے ہولسے نضج پا کر رنگ برنگ کے جواہرات بنجاتے ہین اور اختلاف رنگ کا باعث ہر ملک اور زمین کی تاثیر و خاصیت پر منحصر ہے مروارید جسکو موتی کہتے ہین صدف کے شکم سے پیدا ہوتا ہے صدف ایک جانور ہے مچھلی کی طرح انڈے بچے دیتا ہے اُسکے گوشت مین بیضۂ مُرغ کی سفیدی کا مزا ہوتا ہے اس جانور کے دونون بازوون پر دو سخت استخوانین ہوتی ہین جیسے کہ کچھوے کی پشت پر سخت ہڈی کی ایک سپر پائی جاتی ہے جسکے ذریعے سے دریائی جانور اُسکو کسی نوع کی اذیت نہین پہونچا سکتے جب اس جانور کی عمر پانچ برس کی ہوتی ہے تو اول حمل مین بارش کے وقت پانی سے اوپر آتا ہے اور پانی پی کر پھر دریا کی تہ مین اُتر جاتا ہے جبتک کہ آفتاب برج حمل مین رہتا ہے رومی اُس مہینے کو نیسان کے نام سے نامزد کرتے ہین اس ماہ مین جو پانی برستا ہے

اُسکو بھی مجازاً نیسان سے کہتے ہین غرض جسوقت مہر عالمتاب جوزا مین داخل ہوتا ہی تو یہ جانور پھر اُبھرتا ہے اور
دن بھر آفتاب کے مقابل پھرتا رہتا ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ بھی دریا کی تہ مین بیٹھ جاتا ہی پھر
جسوقت آفتاب کا گذر برج سرطان مین ہوتا ہی اُسوقت صدف کے شکم مین گوہر نجلاتے ہین بس اگر بخارات مزاج کے
موافق جذب ہوتے ہین تو موتی بہتر و عمدہ نکلتے ہین اور جو حرارت زیادہ ہوتی ہے تو سیاہ پڑجاتے ہین
اور جو اثر کم ہوتا ہے تو شمعی اور کاہی رہجاتے ہین جسوقت اُسکو نکالتے ہین تو اُس پر پیاز کی طرح سے
چھلکے بھی پائے جاتے ہین موتی اکثر بحر سراندیپ اور قطیف اور بحرین ولایت ہرمز سے نکلتا ہے اور قطیف
کے قریب قیس ملکان ایک جزیرہ ہے وہان دُرِّ یتیم پیدا ہوتا ہے اور تحت الزنج مین سے بھی نکالتے ہین
اور بنگالہ سے لیکر دریاے عمان اور جوائیہ مصر تک بھی پایا جاتا ہی موتی کا حُسن و قبح تین باتون سے دریافت ہوتا ہے
اول رنگ دوم شکل سوم مقدار پس رنگ مین سفید و آبدار بہتر ہے اور جسکا رنگ چونے کے رنگ سے مشابہ ہو وہ
بدتر ہے اگر موتی کی رنگت مین تھوڑی سی زردی ہو تو بہتر جانتے ہین اور ملوک و سلاطین اُسکو پسند کرتے ہین
کہ اُسمین آبداری زیادہ ہو اور جو سفید ہوتا ہی وہ کم آبدار ہوگا اور جو مروارید سفید خالص کہ ستارے کی طرح چمکے
اور اُسکے رنگ مین کسی رنگ کی آمیزش نہو اُسکو دُرِّ خوشاب کہتے ہین وہ سب مین بہتر اور عمدہ و نایاب
ہے اور جو سفیدی مین دودھ کا رنگ پایا جاتا ہے تو اُسکو شیر فام اور زردی مائل ہوگا تو اُسکو تبنی اور سرخی مائل
ہوگا تو وردی اور سبزی مائل ہوگا اور روشنی مین تو قوس قزح کے رنگ پیدا کریگا تو رصاصی کہین گے
اس کی آبداری قابل اعتبار نہین بلکہ جلد زائل ہو جاتی ہے اور ایک قسم ہو کہ رنگ اُسکا موم کی طرح سبزی
و زردی دونون مین شمول ہوتا ہے اُس کو شمعی کہتے ہین اور سیاہی کی جھلک دے گا تو رتانی کہین گے اور
از روے شکل بہتر وہ ہے کہ بالکل گول ہو عربی مین اُسکو مدحرج اور فارسی مین دُرِّ غلطان کہتے ہین اور
جو ذرا درازی مائل ہوگا تو اُسکو اہلیجی اور جو دونون گوشے یکسان ہون تو بیضی اور جو چوڑا ہوگا تو شلجمی اور جو
ایک طرف باریک اور دوسری جانب پہن ہو تو مسطح اور جو بہت لمبا موتی ہوگا تو اُسکو صراحی دار کہین گے
اور ایک موتی ایسا ہوتا ہے کہ گویا دو موتی باہم طول مین توام ہین اُسکو کمر دار کہتے ہین سوا اسکے دوسری
شکلین ناپسند اور کم قیمت ہین اور بحسب مقدار وہ بہتر ہے کہ ایک مثقال یا اُس سے زیادہ ہو اور اُس کا
جوڑا بہم نہ پہونچے اس سبب سے اُسکو دریتیم کہتے ہین مثقال ساڑھے چار ماشہ وزن کا نام ہے اور جو موتی مثقال سے
کم ہو اور اُس کا جوڑا بھی بآسانی دستیاب ہوسکے وہ کم قیمت ہوگا کہتے ہین کہ خلفاے عباسیہ کے
خزانہ مین ایک دُرِّ یتیم تین مثقال کا دریاے فارس مین سے نکلا ہوا موجود تھا اُسکا خواص یہ ہے کہ حرارت آتش
سے زرد ہو جاتا ہے اور جسم انسان کی گرمی سے بھی آب اُتر جاتی ہو اور اسیطرح عطریات مثل کافور و مشک

وغیرہ بھی اسکی آب وتاب کے دشمن ہین اور جاے نمناک مین بھی آبداری زائل ہو جاتی ہے اور دوسری قسم کے جواہرات مین بھی شامل رکھنے سے بے رونق ہو جاتا ہے اور سرکہ اور نوسادر مین گل جاتا ہو دریتیم کو احتیاط سے رکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ شیشے مین نگاہ رکھین اور سر شیشہ مضبوط بند کرین اور ہر برس ایک دو بار ہوا دیکر پھر شیشے مین رکھدیا کرین اور شیشہ بھی مقام معتدل مین رہے خاصیت اسکی یہ ہے کہ اگر موتی کو کھرل کر کے مفرحات اور معجونات وغیرہ مین داخل کرین تو قوت اعضا بخشتا ہے اور خفقان زائل کرتا ہے اور اندوہ دل سے کھوتا ہے اور سرمہ مین حل کر کے آنکھون مین لگانے سے بصارت زیادہ ہوتی ہے اور چشم اکثر بیماریون سے محفوظ رہتی ہے اور موتی کو پاس رکھنا قوت بصر اور حدت نظر کو مفید ہے اور شب کوری اور نزلۂ حار کو رفع کرتا ہے طبیعت اسکی سرد ہے **الماس** جسکو ہیرا کہتے ہین ہندوستان مین بندیل کھنڈ کی طرف اور گلبرکہ علاقۂ دکن مین کنوئین کے مانند زمین کھودی جاتی ہے اور دشت قبچاق متعلقۂ چنگل مین کہ جو نہایت لق ودق ہے اور اکثر جزائر ملک مشرق مین اور ظلمات کے قریب کہ جہان سکندر ذوالقرنین گیا تھا پیدا ہوتا ہے اسکی بہت قسمین ہین چنانچہ بلورین کہ نہایت سفید وشفاف ہوتا ہے زیتی کہ زردی مائل پایا جاتا ہے سیمابی کہ پارہ کی جھلک دکھاتا ہے نباتی کہ سبزی مائل ہوتا ہے اُسکو گربہ چشم بھی کہتے ہین زاغی کہ سیاہ رنگ ہوتا ہے اُسکو حبشی بھی کہتے ہین اور سرخ اور زرد اور سرخی وسیاہی مائل وغیرہ اور ہیرا اسقدر سخت ہوتا ہے کہ سنگ وآہن یا اور کسی سخت وکرخت چیز سے نہین ٹوٹ سکتا لیکن سیسے یا رانگ کے ذریعے سے شکستہ ہو جاتا ہے اور جب سفید ہیرے کو آگ مین گرم کر کے سرد پانی مین غوطہ دین تو آبدار ہو جاتا ہے اور اگر اُسکے کنارون پر موم لگا کر آفتاب کے مقابل رکھین تو قوس قزح کا رنگ نمودار ہوتا ہے اور ہیرے مین اکثر چہرہ اُلٹا نظر آتا ہے الماس کی نگینہ تراشی اہل فرنگ پر ختم ہے یہ لوگ بدرنگ اور بے جلا ہیرے کو بھی دوا لگا کر خوشرنگ اور آبدار بنا لیتے ہین اس کا خواص یہ ہے کہ ریزۂ الماس جسکو عوام الناس **ہیرے کی کنی** کہتے ہین اگر کوئی کھاے یا کسی کو کھلائے تو جگر پاش پاش ہو جاتا ہے مگر فوراً بکری کا جگر خام نگل کر استفراغ کرنے سے باہر آجاتا ہے اگر ہیرے کی نوکدار کنی کو فولادی قلم مین جڑ دین تو اُس سے آئینہ اور فولاد اور پتھر کٹ جاتا ہے اور اس قسم کی سخت چیزون مین سوراخ بھی اسی سے کرتے ہین از روے طب ہیرے کا پاس رکھنا امراض برص اور جذام اور سنگ مثانہ اور مالیخولیا اور صدمۂ برق اور نظر بد کے واسطے مفید ہے اسکی تاثیر سے انسان اپنے دشمن پر غالب آسکتا ہے اور مزاج اسکا چوتھے درجہ مین سرد وخشک ہے **یاقوت** جزیرۂ سراندیپ اور بوگنگ واقع بنگالہ مین پیدا ہوتا ہے اور حدود زنگبار مین ایک پہاڑ ہے جسکو کوہ برف کہتے ہین اُسکے نیچے بھی پایا جاتا ہے اسکی چند قسمین ہین چنانچہ شمعی ترنجی کاہی سرخ رُمانی ارغوانی زرد دیگون لحمی طاؤسی نیلی کحلی سبز فام کبود وغیرہ اور قسم کبود شروان

مین بھی نکلتا ہے بعضے محققین کا قول ہے کہ یاقوت سیاہ بھی ہوتا ہے سُرخ رنگ سب مین بہتر ہے اوّل بہرمانی جو کہ بنفشہ کی رنگت رکھتا ہو بعد ازان رُمّانی کہ دانۂ انار کی طرح سُرخ ہو اگرچہ بعضے جوہریون کے نزدیک رمّانی بہتر ہے مگر ابو ریحان کی دانست مین دونون ایک ہین جسکو عراق مین رُمّانی کہتے ہین اُسی کا نام خراسان مین بہرمانی ہے پھر ارغوانی مائل بہ تیرگی بہتر ہے پھر میگون یعنی جو شراب سُرخ کا ہمرنگ ہو پھر گلناری کہ جو کہ سُرخ رنگ سے مشابہ ہو پھر گلابی یعنی جو گل سُرخ کی رنگت رکھتا ہو کہتے ہین کہ نوشیروان کے خزانہ مین ایک یاقوت شب افروز تھا اسکو کوکب کے لقب سے ملقب کیا تھا شب تاریک مین وہ چراغ کی طرح روشن نظر آتا اور گوہر شب چراغ اسی سے عبارت ہے اور یہ کچھ بعید نہین اس لیے کہ یاقوت کی خاصیت یہی ہو کہ اخگر کیطرح درخشان ہو چنانچہ سلطان ملک شاہ نے ایک قاصد سلطان ابراہیم کے پاس جو سلطان محمود کی اولاد مین تھا بھیجا جب کہ قاصد سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا سردی کا موسم تھا دیکھا کہ ایک آتشدان زرّین سلطان کے روبرو موجود ہے اور انگارے اس مین آگ سے زیادہ سُرخ نظر آتے ہین درحقیقت وہ سب یاقوت سُرخ تھے قاصد حیرت مین رہگیا غرضکہ یاقوت سُرخ وزن مین بھاری ہے مگر محققون کا اتفاق ہو کہ یاقوت کحلی یعنی سیاہ سب سے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور یاقوت عموماً سب جواہر سے زیادہ سنگین اور سخت ہے اور بلور بر خلاف اسکے نہایت سُبک اور نرم ہوتا ہے اور یاقوت کا رنگ آتش سے متغیر نہین ہوتا مگر اُسوقت سفید نظر آتا ہے لیکن جب آگ سے باہر نکلتا ہے تو فوراً اپنے رنگ اصلی پر آجاتا ہے اور جبکہ یاقوت کو استعمال ادویات کے لیے نرم کرین تو آگ مین گرم کرکے پانی مین بجھائین اور چند بار اسی ترکیب کو عمل مین لانے سے اس قابل ہوجاتا ہو کہ نرمی کے سبب سے باریک پیس لین اور یاقوت ہر قسم کے پتھر کو سوا ے الماس کے پیستا ہے مگر الماس یاقوت کو بھی پیس ڈالتا ہے اور یاقوت کے دانون مین الماس کی نوک سے سُوراخ کرتے ہین اس کا خواص یہ ہے کہ جو کوئی اسکو اپنے پاس رکھتا ہے طاعون سے امن مین رہتا ہے اور یاقوت منھ مین رکھنے سے دل کو تقویت زیادہ حاصل ہوتی ہے اور غم واندوہ زائل کرتا ہے اور غلبۂ تشنگی فرو ہوتا ہے اور جو شخص ہر وقت اُسکو پاس رکھتا ہے وہ چشم مردم مین عزیز و محترم رہتا ہے اور معجونات مین استعمال کرنے سے بہت قوت بخشتا ہے اور مصفّی خون ہی

لعل

لعل کو بدخشان سے کچھ اسواسطے منسوب نہین کیا ہے کہ خاص وہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اُسکے معدن کا راستہ بدخشان کی طرف سے ہے اور متصل بدخشان کے کوہ شکنان نامے ایک پہاڑ ہے وہان سے نکالکر بدخشان مین فروخت کرتے ہین اور معدنِ لعل کوہستان ولایت ختلان مین ہے چنانچہ زمانۂ سابق مین لعل کا وجود نایاب تھا ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ اُس نواح مین پے در پے چند زلزلے شدید آئے جنکے صدمہ سے وہ پہاڑ شق ہوگیا اور شگاف کوہ مین سے لعل کے ٹکڑے جو بیضۂ مرغ کے برابر اور بعضے اُس سے بزرگ

اور بعضے چھوٹے سے نمودار ہوئے اُس نواح کی عورتون نے جب اُنکو دیکھا تو دل مین جانا کہ اِس سے کپڑون پر
خوب سُرخ رنگ چڑھے گا یہ سوچکر اُنکو ہرچند پیسا اور گھسا مگر کچھ رنگ نہ نکلا آخر چھوڑ دیا بعد اسکے جوہریون کی
نظر پڑی تو جواہرات کی قسم جانکر اُٹھا لائے اور نگینہ تراشون کو دیا کہ پتھر سے جُدا کرکے عمدگی کے ساتھ
اُنکو تراشین غرضکہ جوہری اُسکو تراشکر طرح طرح سے جلا دیتے تھے مگر خوب جلا نہین آتی تھی آخر کار
سونا کھی سے کہ جسکو قسنیشا ذہبی کہتے ہین جلا دی تو اُسکے ٹکڑے آگ کے انگارون کی طرح چمکنے لگے
اور یاقوت سے زیادہ روشن اور بڑے نظر آئے اور اول زمانہ مین نہایت عزیز ہوئے اور اُسکے روبرو یاقوت
کی قیمت کم ہوگئی اُسکے بڑے بڑے ٹکڑے جو کسی بادشاہ اولوالعزم کے ہاتھ لگے تو اُس کا لقب **لعلِ شبچراغ**
ہوا بعد اسکے جب آزمائش سے معلوم ہوا کہ رنگ کی پائداری اور وزن کی گرانی یاقوت کے برابر نہین ہے لہذا
اُسکی عزت یاقوت سے کم ہوگئی لعل بزرگ ساٹھ اور ستر مثقال تک پایا جاتا ہے اُسکی چند قسمین ہین سُرخ اور زرد
اور سبز بھی ہوتا ہے برنگ زمرد بلکہ اُس سے بھی زیادہ صاف اور شفاف اور سب مین بہتر پیازی ہے پیاز
ولایت ختلان مین ایک معدن کا نام ہے اور جو لعل کہ پانچ مثقال سے زیادہ وزنی اور پاک و بے عیب
ہوتا ہے اُسکی قیمت مقرر نہین ہوسکتی بعضے کاریگر بلور کو صنعت سے لعل بنا لیتے ہین اُس مین اور لعل مین
صرف یہی فرق ہوتا ہے کہ لعل سخت اور وزن دار ہوگا اور بلور نرم و سبک اور لعل کی محافظت بھی موتی کی طرح مناسب ہے
اسکا خواص مفرحات اور معجونات اور ادویات چشم وغیرہ مین بعینہ خاصیت یاقوت کے برابر ہے اگر آدمی پاس رکھے تو
خواب پریشان نظر نہین آتے ہین مزاج اس کا گرم و خشک ہے زمرد پہلے مصر کے گنبد ہرمان سے نکلتا تھا اب فرنگستان
سے آتا ہے اور دوسری ولایت کے بہ نسبت ملک ہند مین اُسکی عزت زیادہ ہے زمرد کی بہتر قسم کو زبرجد کہتے ہین
مگر بعضے محققین کا قول ہے کہ زبرجد ایک علحدہ جوہر ہے اور وہ زمرد سے بہتر ہوتا ہے مگر بہر حال مزاج اور خواص مین
دونون ایک ہین زمرد چند قسم ہے سلقی یعنی چقندر کیطرح سُرخی مائل اور زنگاری یعنی برنگ زنگار اور ذبابی یعنے
برمگس کیطرح سبزی کی جھلک دکھاتا ہوا اور صیقلی یعنی آہن صیقل زدہ کے مانند کہ بشکل آئینہ اُسمین چہرہ نظر آئے اور
ریحانی کہ برگ ریحان کیطرح سبز ہو سب مین سلقی اور ریحانی اور زنگاری کم قیمت ہوتا ہے اور زمرد بزرگ و پُر رنگ
کمیاب ہے زمانۂ قدیم مین ایک ٹکڑا زمرد کا بارہ درم وزنی بارہ ہزار دینار مغربی مین خریدا گیا تھا درم ساڑھے
تین ماشہ وزن کا نام ہے زمرد کا خواص یہ ہے کہ جو کوئی پاس رکھے وہ صرع سے محفوظ رہے اور خواب ہولناک
نہ دیکھے اور قوت دل زیادہ ہو اور خون شکم اور اسہال کو بند کرتا ہے اور ایک دانگ استعمال اسکا سمیات کے اثر اور گزندگی
زہر سے نجات دیتا ہے دانگ چھ رتی وزن کا نام ہے اور زمرد پاس رکھنا سب زہرون کو دفع کرتا ہے آنکھ کی
روشنی زیادہ ہوتی ہے اور زنِ حاملہ اپنے پاس رکھے تو وضع حمل بآسانی ہوتا ہے اور سانپ کی نگاہ زمرد پر پڑ جائے

لعل بدخشی

یا زمرد کا سایہ سانپ پر پڑے ان دونون صورتون مین سانپ اندھا ہو جاتا ہی اور زن حاملہ کا سایہ بھی سانپ
کی بصارت کھو دیتا ہے مزاج اسکا سرد و خشک ہے اور بعضے معتدل جانتے ہین **فیروزہ** پانچ مقام پر دستیاب

فیروزہ

ہوتا ہے اول نیشاپور مین جہان کے فیروزے بو اسحاقی اور سبز فام آبدار اور گران بہا ہوتے ہین دوم خجند مین یہانکے
فیروزے اوسط درجہ مین شمار کیے جاتے ہین سوم کرمان کے متصل شیاوک نامے ایک قصبہ ہی یہان کے
فیروزے ایسے نرم ہوتے ہین کہ چند روز مین بدرنگ ہو جاتے ہین چہارم زنجان مین یہانکے فیروزہ ن کا بھی رنگ
جلد متغیر ہو جاتا ہے پانچوین نواح تبت مین فستقی رنگ کا فیروزہ نکلتا ہے فیروزے کا رنگ بو بہاے تند اور روغن گرم
وغیرہ سے زائل ہو جاتا ہے چربی اُس کے واسطے مفید ہے کہ اُس سے رونق اور آب و تاب زیادہ ہوتی ہی حکمانے
بوجہ فرخی اسکا نام سنگِ فرخ رکھا ہے فیروزہ کا پاس رکھنا نظر کو فائدہ پہونچاتا ہی اور دوسرے لوگونکو خواہ وہ
کتنے ہی غضبناک ہون مہربان کرتا ہے **عقیق** ولایت یمن مین پیدا ہوتا ہے اور علاقۂ گجرات مین بھی

عقیق

نکلتا ہے مگر عقیق یمنی تمام زمانہ مین مشہور ہے خوشرنگ اور قیمتی ہوتا ہے اسکی بہت رنگتین ہین چنانچہ سُرخ اور جگرگون
اور زرد اور سفید اور سُرخ و زرد اور زردی و سفیدی مائل وغیرہ مگر سب مین سُرخ اور زرد بہتر ہے چونکہ
عقیق بکثرت میسر آتا ہے اسواسطے زیادہ قیمت نہین رکھتا اور عقیق کی انگوٹھی کو مبارک جانتے ہین اور کہتے ہین
کہ جس ہاتھ مین عقیق ہوتا ہے اُسکو اگر دعا کے لیے اُٹھائین تو حق تعالی رد نہین کرتا چنانچہ مکہ مدینہ شام مصر
اور حبش کے عمائد عقیق کو بموجب عقائد مذہبی کے اپنے پاس رکھتے ہین **مرجان** دیار فرنگ مین پیدا ہوتا ہے

مرجان

اور وہ چند قسم ہے سُرخ اور سُرخی و تیرگی مائل اور سفید اور سیاہ انمین سُرخ اکثر فرنگستانی ہوتا ہی اور سفید بندر
ہرمز سے نکلتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے اور سیاہ طوس سے جو بلاد مغرب کے بڑے شہرونمین سے ساحل پر واقع ہے
قعر دریا مین مونگا پیدا ہوتا ہے پانی مین سفید اور نرم رہتا ہے مگر جب غواص یعنی غوطہ خور خشکی مین نکال لیتے ہین
اور ہوا لگتی ہے تو سخت اور سُرخ یا سفید یا سیاہ بنجاتا ہی کبھی پتھر اور کبھی چوب کرم خوردہ سے مشابہ ہو جاتا ہی
اسکو بسد اور مونگا اور مرجان کہتے اور جو سوراخ دار اور خانہ دار ہوتا ہے اُس کو بیخ مرجان کے لقب سے
ملقب کرتے ہین اسکا خواص یہ ہے کہ اگر خون حلق اور سینے سے آتا ہو تو اُسکو موقوف کرتا ہی اور طحال یعنی تلی اور
قرح امعا اور عسر البول کو زائل کرتا ہے مرجان کا پاس رکھنا قوت بصر کے لیے نہایت سودمند ہے اور اس سبب سے
ارزان ہی کہ بکثرت میسر آتا ہے **لاجورد** حدود ختلان اور بدخشان کے پہاڑون سے نکلتا ہی اُسکی معدن کا نام

لاجورد

کوہ لاجورد ہے اسکی بہتر قسم وہ ہے کہ جسپر نقطہ ہاے زر نمودار ہون جو زیادہ صاف اور خوشرنگ ہوتا ہی اُسکی
انگوٹھیان اور کونڈے اور پیالے وغیرہ بنائے جاتے ہین ادویۂ چشم کے واسطے استعمال اسکا مفید ہی اور اسہال
صفراوی کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہین اور مالیخولیا اور بیخوابی کیواسطے بھی بہت نافع ہی اگر ایک چشم پر

طلا کرین تو پلک کے بالونکو پیدا کرتا ہی **یشب** جسکو سنگ یشم بھی کہتے ہین ولایت چین مین نکلتا ہی دو قسم سے ہے
سفید اور سیاہ اسکی انگوٹھیان اور پیالے اور دوسرے ظروف وغیرہ بنائے جاتے ہین خواص اسکا یہ ہی کہ جو کوئی
یشب کو اپنے پاس رکھتا ہی بجلی گرنے سے محفوظ رہتا ہی مقوی دل اور مقوی معدہ اور دافع خفقان ہے کثرت سے
بہم پہونچنے کے سبب سستا فروخت ہوتا ہے **فادزہر** معدن چین سے برآمد ہوتا ہے زرد اور سفید اور سبز
اور خاکستری رنگ نکلتا ہے اور اُسپر نقطے بھی ہوتے ہین فادزہر سے چھری اور چاقو وغیرہ کے دستے بنائے
جاتے ہین بہتر دستہ پانچ دینار تک قیمت پاتا ہے اُسکی شناخت کا امتحان یہ ہے کہ گھسکر تھوڑا سا دودھ مین ڈالدیتے
ہین اگر دہی جماوے تو بہتر جانتے ہین خواص اُسکا یہ ہے کہ اگر کسی کو زہر دیا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو تو ایک دانگ
فادزہر گھسکر پلادینے سے زہر کا اثر دفع ہو جاتا ہی الحاصل شہزادۂ خرد پرور نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ
آفرینش جواہرات کی کیفیت اور مقامات معدنیات کی حقیقت اس خوبی و عمدگی سے بیان فرمائی کہ تمام حاضرین
دربار پھڑک گئے اور سوداگر دانشور یہ تقریر دلپذیر سُنکر لوٹ گیا اور بیساختہ اس شعر آبدار سے رطب اللسان ہوا

مؤلف

عمرت دراز باد کہ علام علم غیب ۔۔۔ ذات ترا کلید در علم آفرید

پھر شہزادۂ نامور نے فرمایا کہ اے سوداگر والا گوہر قدیمی وطن کہان ہی یہان کس مُلک سے آئے ہو اب کونسی
ولایت کا ارادہ ہی اثناء راہ مین کیا کیا کیفیت نظر سے گذری سیار گیتی نورد نے عرض کی کہ خاکسار پریشان روزگار کا
وطن گردش نگر ہی ہر مُلک اور ہر ولایت کی سیر کرتا ہوا بمقتضائے آب و دانہ اس شہر لطافت بہر مین مسافرانہ وارد ہوا کوئی
مقام خاص مقرر نہین کہ جسطرف کا مصمم ارادہ ہو سودائے سفر دامنگیر ہے کچھ خبر نہین کہ تقدیر کسِ تدبیر مین ہی اور کہان کا سفر پیش آئے

شعر

من ہمچو گوے میدان چوگان بدست یار است ۔۔۔ ادوے بردہبر سو مارا چہ اختیار است

اے نور چشم شہریاری ولے لخت جگر جہانداری سرگذشت سفر اس خانہ بردوش کی ایک داستان طول و طویل
ہے اور گفتگو کا موقع نہایت قلیل ہی مگر جو عجائبات اور عجائب باتین دیکھنے یا سننے مین آئی مختصر گذارش کرتا ہون
ابتدائے سیاحت مین ایکبار یورپ مین ملک اطالیہ کی جانب فدوی کا گذر ہوا وہانکے باشندون نے بیان کیا
کہ یہان سے قریب ایک پہاڑ ہے اُسمین سے ہمیشہ بکثرت آگ کے شعلے نکلا کرتے ہین چنانچہ ابھی چند روز ہوئے
کہ اُس پہاڑ مین ایک نئی دراڑ کھُل گئی اور اُسمین سے اسقدر آگ نکلی کہ جسکی روشنی دور دور تک میدانون مین
پہونچی اور اُسکے دوسرے روز رات کے وقت اُسی مین سے تین قسم کے درختون کی شکل کے بڑے بڑے
شعلے نکلے اور عجیب تماشہ نظر آیا کہ ہزارون آدمی اُسکو دیکھنے کے لیئے جمع ہوئے یہ بات سُنکر بے اختیار فدوی کے جی

چاہا کہ اُسکی دید سے محروم نہ رہے اسواسطے کہ یہ بھی عجائبات روزگار مین داخل ہو مگر اس پہاڑ کا نام جان نثار کو
اسوقت فراموش ہوگیا ہے یہ سنکر خرد پرور مُسکرایا اور فرمایا کہ بیشک اُس مُلک مین شہر نیپلز کے قریب ایک
آتش خیز پہاڑ ہی اُسکو وہانکے باشندے کوہ وسوویس کہتے ہین اور اُس سے اکثر آگ اور فلزات جوش کھا کر
اُبلتے ہین چنانچہ اٹھارہ سو برس کے قریب عرصہ گذرا یعنی ۷۹ سنہ ء اُناسی عیسوی مین وہان ایک بڑے
زور وشور کا جوش آیا تھا اور جو مواد اُسمین سے نکلتے تھے دو بڑے بڑے شہر اُسکے نیچے دب گئے اور ڈھائی
لاکھ سے زیادہ باشندے ہلاک ہوے گیتی نورد نے عرض کی کہ حضور کی عمر دراز ہو واللہ کہ اُس پہاڑ کا یہی نام ہے
فدوی کو یاد آگیا اور حضور نے جو زبان مبارک سے فرمایا اسمین کسیطرح کا فرق نہین ہی کیونکہ فدوی اُس پہاڑ پر
سیر کرنے گیا تھا اور جب وہان پہونچا تو اتفاق سے رات ہوگئی ہو اسواسطے مشعلین اور راہبر ساتھ لیے تھے
اول پہاڑ پر جس راہ سے گذر ہوا اُسکے دونون طرف دور تک دھات کا خبث یعنی میل اور فلزات وغیرہ تھے
جو پہاڑ سے کبھی اُبل کر نکلتے تھے سبزہ کا نام کو کہین پتا نہ تھا رات کا وقت تھا چاہیے کہ اندھیرا ہوتا مگر فلزات جو
نہر دن کیطرح پہاڑ سے بہ رہے تھے اُنکے سبب سے اُجالا ہو رہا تھا اور بعض بعض مقامونپر دھوئین کی کثرت تھی
جس سے کل مقام ایسا نظر آتا تھا جیسے کسی بڑے شہر مین آگ لگجاتی ہو اور وہ آدھا روشن نظر آتا ہو اور آدھا
جلکر خاک ہوجاتا ہو جو جلکر خاک ہوگیا اُسمین سے دھوان نکل رہا ہے غرضکہ یہ صورت دور تک دکھائی دیتی تھی
مگر حقیقت مین تین میل سے زیادہ نہ تھی صرف دھوئین کی کثرت سے اسقدر فاصلہ معلوم ہوتا تھا چونکہ وہان
چلنے کو کوئی راستہ نہ تھا اسواسطے اول فدوی اُس میدان سے گذرا کہ جہان پہلے کبھی کے فلزات نکلے ہوئے
تھے اور پھر ایسے مقام پر جہان پندرہ ہی دن پہلے یہ مادہ بہ کر آیا تھا اور پھر اُسپر کہ جو ایک دن پہلے نکلا تھا اور اُسوقت
تک بھی گرم تھا ہم لوگون کے پانوُن کے نیچے پہاڑون کی درزون اور شگافون سے اسطرح آگ چمک رہی تھی کہ
اُسکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا تھا یہان سے گذر کر ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ وہانسے چار فوارے نکلتے ہوئے
دکھائی دیتے تھے اور اُس سے فلزات اور آگ کے شعلون کا خروج ہو رہا تھا اُنکے گرد دھوئین کے سُرخ
اور سفید اور کالے بادلون کا ہجوم تھا ہرچندان سب چیزون پر نظر ڈالنے سے خوف معلوم ہوتا تھا مگر پھر بھی اس
عجیب سیر کے دیکھنے کا شوق اسقدر غالب تھا کہ فدوی گرتا پڑتا اور بھی آگے بڑھ گیا اور ایک فوارہ کے
دامن مین کہ وہانسے کل کیفیت دکھائی دیتی تھی جا کھڑا ہوا جس مقام سے فوارہ نکلتا تھا وہ پیالے کی صورت
نظر آتا تھا وہان سے تیس گز کے فاصلہ پر دو پہاڑون کے درمیان گھاٹی کے سبب سے اونچے مقام پر
ایک اور بڑا فوارہ تھا اُسمین سے گویا مادہ مذکور کا دریا بڑے جوش وخروش سے جاری تھا مگر فدوی نے کسی پہاڑی
نالہ کو اس تیز رفتاری سے بہتے نہین دیکھا اول تو مواد ہی فوارہ مین سے بڑے زور وشور سے نکلتے تھے پھر جس پہاڑ پر

یہ دریا بہتا تھا وہ ڈھلوان تھا اور چونکہ وزن مواد کا زیادہ تھا اسواسطے اُسکی رفتار کو اور بھی تیزی ہو گئی تھی کبھی کبھی
یہ بھی دیکھنے مین آتا تھا کہ فوارہ مین سے مواد کا اخراج زیادہ ہوتا تھا اسوقت دریا کا چڑھاؤ چند منٹ مین
ساٹھ فیٹ سے سو فیٹ تک پہونچ جاتا تھا گھاٹی اس مقام پر تنگ تھی اسواسطے مواد ہوا کے زور سے اوپر
اُٹھ آتا تھا اور پھر سمندر کی لہرونکی طرح نیچے گرتا تھا مگر یہ حال بیس یا تیس سکنڈ تک رہتا تھا اور بعض اوقات اس سے
بھی زیادہ اور دھوئین کا یہ حال تھا کہ اس تمام دریا پر شامیانے کی صورت سے چھایا ہوا تھا اُسکی رنگت بھی مختلف
مقامونپر مختلف تھی کہین سفید کہین سُرخ اور کہین سیاہ اور دھوئین نے اس دریا کا پاٹ اس قدر
بڑھا کر دکھایا تھا کہ گویا پگھلے ہوئے دھات کی جھیل نظر آتی تھی جس مقام پر ہم لوگ کھڑے تھے وہان
گرمی کی ایسی شدت تھی کہ چہرونپر دامن کی اوٹ کرنی پڑی وہین آبشار کے اوپر کیطرف ایک بڑا پتھر جھکا ہوا
تھا جب دریا چڑھتا تو اس پتھر سے اُسکا فاصلہ صرف دس فیٹ رہجاتا گرمی ہی کی شدت سے اُسکا رنگ تغیر ہو کر
سفید ہو جاتا تھا اور پگھلے ہوے مواد کی سفید چادرین نیچے گرتی ہوئی معلوم ہوتی تھین گرمی کے باعث
سے اُس مقام پر کھڑا نہوا جاتا تھا اسواسطے بیس گز نیچے اُتر کر ایک چھوٹے چشمے کے دامن
مین ہم لوگ جا کھڑے ہوے یہ چشمہ بھی بذات خود چھوٹا و سوویس تھا اور اوپر سے اُسکی جڑ مین دریا
اس تیزی سے بہکر آتا تھا کہ ہر لحہ اس کے بہ جانے کا خوف تھا یہ چشمہ سولہ فیٹ اونچا تھا اور اُسکا قطر
چھ فیٹ اُس کے دہن سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ آگ کے شعلے اور فلزات کے دہکتے ہوئے
دندانہ دار ٹکڑے برابر نکل نکل کر اُڑتے تھے اور ہم لوگون کے سرون پر ہو کر جاتے گرمی کے باعث
ان کی رنگت سفید رد پیلی تھی بعضے ٹکڑے ہمارے برابر گرتے اور گرنے کے بعد دو تین منٹ مین
ٹھنڈے ہو جاتے چنانچہ ایسے کئی ٹکڑے فدوی کے ساتھ والون نے اُٹھا کر اپنی جیبونمین ڈال لیے
اور فدوی نے کوئلے کے بڑے بڑے ٹکڑے اُٹھا کر چشمے کے دہن مین ڈالے وہ اُسی وقت
جوشش کھا کر فدوی کے سر سے پچاس فیٹ اونچے گئے اُنکی رنگت ایسی سفید نظر آتی تھی جیسے پگھلی ہوئی
قلعی ہوتی ہے ہوا کا رُخ اُسوقت ایسے موقع پر تھا کہ ہم پر ٹکڑونکے گرنے کا خوف بہت ہی کم تھا اور دھوئین
سے بھی دم نہ گھٹتا تھا اس عرصہ مین کئی دفعہ مینھہ بھی برسا مگر گرمی ایسی تھی کہ کپڑے تر نہ ہوتے پلے دو
مواد خارجہ کی ندی جو اوپر سے آتی تھی آبشار سے گذر کر ہمارے پاس سے ہوتی اور چکر کھاتی ہوئی جاتی
تھی اور اُس مین سے ایسی غمناک اور بروگ کی صدا آتی تھی جیسے کوئی آدمی درد سے کراہتا ہے غرضکہ
چھ سات گھنٹے تک اُس مادے پر جو ایک روز پہلے بہکر نکلا تھا کھڑے رہے ہر طرف
آگے پیچھے پاؤن کے نیچے آگ ہی آگ دکھائی دیتی تھی اور زمین کی سطح ایسی سوراخ سوراخ نظر آتی تھی

کہ کسی نے پتھر کے جلے ہوئے کوئلے وہان بکھیر دیے ہین اور اُنکے سرے ایسے تیز تھے جیسے سوئی کی نوکین
اور یہ مواد اُسوقت تک جم کر سخت نہین ہوئے تھے گویا پانؤن رکھنے سے اوپر کا چھلکا ٹوٹ جاتا تھا
اور پھر ہمارے پانؤن آگ پر پڑتے تھے مگر ہم جلدی قدم اُٹھا لیتے تھے جس چشمے کے پاس ہم کھڑے
ہوئے تھے اور وہ ہم سے دو گز پرے تھا اُسکے کنارے ایسے پتلے پتلے تھے جسکے ہر طرف سے شعلے
نکلتے تھے اگر یہ جان نثار کُود کر اُس پر کسی طرف جا کھڑا ہوتا تو وہ میرے بوجھ سے دب جاتا یقین ہے
کہ وہان سے ہم لوگون کے چلے آنے کے بعد دو تین ہی گھنٹے مین گھُل گھُل کر اُسکا کام تمام ہوگیا ہوگا
یعنی اُس کے چارون طرف کے پتھر اور مٹی وغیرہ سب پگھل کر چشمے مین گر پڑے ہون گے اور یہ بھی اُس
صورت مین کہ جب دریا نے جو اُس کے برابر بہتا تھا اُسکو چھوڑا ہوا اُس دریا کی رفتار ایسی تیز تھی
کہ ہم مین سے بعض لوگون نے پچاس میل فی گھنٹہ قرار دی تھی مگر تیس ۳۰ میل فی گھنٹہ ہونے مین تو کلام ہی
نہین دو سو گز تک بہنے کے بعد اُسکی رفتار مین کمی ہوتی جاتی تھی اور ہر قدم پر کمی ہی تھی یہانتک
کہ اُن آتشی ندیون کے سوا جنکا ذکر فدوی اوپر کر چکا ہے حرکت معلوم ہی نہ ہوتی تھی جب دریا طغیانی پر
آکر دونون طرف کے کنارون پر تین تین سو چار چار سو گز تک پھیل جاتا تو اُسکی لہرین بھی آہستہ آہستہ
پھیلتی تھین اور جب دریا اُتر جاتا تو وہی لہرین سطح پر اس طرح جم جاتین جیسے قند سیاہ جم جاتا ہے
مگر آگ اُسکے نیچے دہکتی تھی ہمارے رہبرونکو اس قسم کے جمے ہوے مواد کا بڑا خیال رہتا تھا
مگر اُس سے بھی زیادہ اُن کی نظر ایک اور چشمے سے لڑی ہوئی تھی جو دو سو گز اوپر کی طرف
چند گھنٹے پیشتر جوش مین آیا تھا اور اُس سے متواتر راکھ اور پتھرونکی بوچھارین پڑ رہی تھین اس
چشمے کا حال ایسا ہی تھا جیسے آتشبازی مین انار چھوٹا کرتے ہین تمام شب اسکا یہی حال رہا چشمے سے
پٹاخونکے چھوٹنے کی ایسی آواز آتی رہی جیسے کسی رایفل رجمنٹ کے سپاہی باڑھ مار رہے ہین
اگر اُس چشمے سے خدا نخواستہ پتھرونکی جگہ فلزات کا مادہ بہکر آتا تو ہمارا ٹھکانا نہ تھا کیونکہ زمین ڈھلوان
تھی اور پھر نیچے بڑے بڑے غار چلے جاتے تھے اسی سبب سے رہبر اُس طرف سے نظر
بہت ہی کم ہٹاتے تھے مگر حقیر کو تو یہ خوف تھا کہ کہین پانؤن کے نیچے سے کوئی چشمہ نہ اُبل کھڑا ہو پُرانے
چشمے سے بھی دھوئین اور راکھ اور چنگاریون کے بادل بڑے زور و شور سے نکل رہے تھے غرضکہ
ہم لوگ تین بجے تک وہان کھڑے رہے اُسوقت ہوا پلٹی اور دُھوان ہماری طرف آنے لگا پھر پہاڑ سے
سب اُتر گئے اور اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا فدوی بھی فرودگاہ مین داخل ہوا آجتک وہ کیفیت
لوح دل پر منقوش ہے حاضرین دربار نے دونون کی گفتگو سے نہایت لطف اُٹھایا پھر دُوگر نے بیان کیا کہ ایکبار

علاج

میرا گذر بسبیل سیر وسفر براعظم امریکہ مین ہوا تو مین نے وہانکے ڈاکٹرون کا ایک عجیب کمال دیکھا کہ اگر کسی کے
بدن مین کوئی زخم اتفاقاً اس قدر بگڑ جائے کہ قابل اندمال نرہے تو اُس کو تراش کر دوسرے
مقام سے اُسی قدر گوشت اور چمڑا کاٹ کر وہان پیوند لگا دیتے ہین اور زخم اچھا ہو جاتا ہے اِسمین
یہ ضرور نہین کہ وہ گوشت و پوست پھر اُسی شخص کا ہو بلکہ یہانتک کہ کسی مُردے کا گوشت بھی قطع کر کے
زندے کے جوڑ مین برابر لا دیتے ہین شہزادۂ دانشمند نے جوابدیا کہ یہ تو ایک ادنے سی بات ہے
مگر امریکہ والون نے ایک مرتبے یہ کارستانی کی تھی کہ جس وقت دو خونی شخصون کا سر تلوار سے اُڑا دیا گیا
تو ایک عیار ڈاکٹر نے فوراً سرونکو گردنون سے ملا کر مادۂ برقی کی حرارت پہونچانا شروع کر دی
چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین دست و پا وغیرہ نے حرکت پیدا کی اور قوت برقی کے اثر سے
زخم درست ہونے شروع ہو گئے اِس مین زیادہ تعجب یہ ہے کہ اس جلدی مین ایک
لاش کا سر دوسرے کی لاش پر لگا دیا گیا اور تندرست ہو جانے کے بعد انسانون کی طرح اپنے تمام
کاروبار سرانجام دیتے رہے صرف عیب یہی تھا کہ اُن دونون مین ایک شخص کا جسم فربہ اور تنومند تھا
مگر سر چھوٹا اور دوسرے کا سر بہت بڑا تھا لیکن جسم نحیف و لاغر اسواسطے کہ پہلے ان دونون مین ایک
جوان قوی ہیکل تھا اور دوسرا لاغر اندام پھر سوداگر نے بیان کیا کہ وہان کے کاریگرون نے
ایک بہت بڑا مکان آلاتِ جرِ ثقیل اور کلونکے ذریعے سے مع تمام صحن اور فرش زمین کے
ایک مقام سے اُٹھا کر بہت دور کے فاصلہ پر رکھدیا اور وہ اس خوبی کے ساتھ بجنسہ قائم ہو گیا

قصر آئینہ

کہ اُسکی تعمیر مین کسی طرح کا خلل واقع نہوا آخر دیرور نے فرمایا کہ وہانکے صناعون نے ایک بہت بڑی
عمارت عالیشان ایک آئینے کی تیار کی ہے کہ جس مین بہت وسیع دالان اور کمرے اور دیوارین
اور ستون اور سقف اور بام وغیرہ سب ایک ہی آئینے کے ڈھلے ہوے ہین غور کا مقام
ہے کہ فقط ایک ہی سانچہ تیار کر کے وہ آبگینہ یکبارگی اُس مین ڈھال دینا کہ سب جگہ برابر
پہونچ جائے کس قدر دشوار ہے ظرف اور سانچہ کی وسعت تو بالاے طاق مگر صناع کی عقل وسیع
کی وسعت قابل ستائش ہے سوداگر نے عرض کی کہ بخداے لایزال فدوی نے جسرو زسے اُس عمارت کو
دیکھا تھا آجتک اُس صناع کی صنعت کاری کا قائل ہے ہمیشہ اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ یا الٰہی ان
آئینونکو کس قسم کے مصالح سے اُس عمارت مین نصب کیا ہے کہ جوڑ اصلا نظر نہین آتا لیکن حضور کے

بھول بھلیان

ارشاد سے آج عقدہ حل ہو گیا پھر عرض کی کہ جب فدوی کا گذر براعظم افریقہ کی طرف ہوا
تو ایک بھول بھلیان بنی ہوئی اس قدر وسیع نظر آئی کہ جسمین بارہ محل عالیشان داخل ہین

جو بہ ترتیب ایک دوسرے کے پاس بنے ہوے ہین جو کوئی اُنکے دیکھنے کو اندر جاتا ہے پھر باہر نکلنے کا راستہ نہین پاتا ہے مگر ظاہرا ایک عجیب شے ہے خردیرو نے فرمایا کہ شاید آپ کو اسکا مفصل حال معلوم نہین یعنی جس قدر یہ عمارت اوپر بنی ہوئی ہے اُسی قدر زمین کے نیچے بھی ہے یہ عمارتین بادشاہون کے قبرستان کے لیے بنائی گئی تھین اس بھول بھلیان مین کمرون اور دالانون کی سیر کے لیے اندر جانے والے کو داخل ہونے سے پیشتر اپنے نکلنے کی تدبیر سوچ لینی ضرور ہے چنانچہ ایک بھول بھلیان جزیرۂ کریٹ کی جو ملک یونان کے جنوب مین واقع ہے اس مین بھی سیکڑون پیچدار راستے اور ہزارون دروازے اور بیشمار تہ خانے اور بے انتہا بالاخانے بنے ہوئے ہین پھر ستیارگیتی نورد نے عرض کی کہ حضور عالی اسیطرح سے ایک دفعہ خانہ زاد کو براعظم ایشیا کی طرف سفر کا اتفاق ہوا جس وقت ہندوستان مین وارد ہوا بہت سے عجائب وغرائب نظر سے گذرے یہان کے باشندون کو ہر علم کی طرف متوجہ پایا اور مکانات وعمارات وغیرہ دور دور مشہور ومعروف ہین چنانچہ اکبرآباد مین روضۂ منورۂ تاج گنج تین میل یعنی ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر جانب مشرق واقع ہے اول حاشیۂ در پر سورۂ والفجر بخط ثلث تختۂ سنگ سفید پر حروف سنگ سیاہ سے مرصع لکھی ہے اگرچہ باعتبار حروف ایک والفجر ہے مگر بحیثیت سواد وبیاض **واللیل** بھی اُسی مین حروف سنگ سفید سے آشکار ہے عقل اس طلسمات سے حیران ہے کہ ہر حرف جیسا نزدیک سے نظر آتا ہے اُسیطرح دور سے بھی دکھائی دیتا ہے جب کہ فدوی نے دروازے مین قدم رکھا تو گویا بے حساب وکتاب جنت مین داخل ہو گیا یعنی ایک باغ فردوس نگار لبریز بہار نظر آیا روشون پر دورویہ سرو وصنوبر کی قطار ہر خیابان سے خیابانِ بہشت کی کیفیت آشکار نہرین جابجا روان فوارے موقع بموقع نمایان حوض دلاویز قرینہ بقرینہ لبریز جب کہ فدوی اُس باغ سے آگے بڑھا وہ روضۂ رفعت انتما نظر آیا ہیئت مجموعی اس روضۂ روح افزا کی ہشت پہلو بنائی ہے اور اُس پر آٹھ مینار با گنبدہاے آفتابی وکلس طلائی ترتیب دیے ہین مقبرے کے اندر جاکے دیکھا تو وہان طرفہ تجلیات انوار الٰہی اور عجائبات صنعت کبریائی کا مشاہدہ کر کے دیدۂ بصارت اور چشم بصیرت کو منور و مجلّا کیا کہ نہ کبھی دیدۂ دید نے دیکھا اور نہ کبھی گوش شنید نے سُنا مدفن اصلی ایک تہ خانے مین واقع ہے واقع مین وہ تہ خانہ انوار رحمت الٰہی کا خزانہ ہے اور اوپر کے درجے مین مدفن اصلی کے مقابل دو تعویذ علٰحدہ ہین اُن دونون مقابر اسفل واعلےٰ کی نقش طرازی اور پرچین کاری کے

نظارہ سے نقاشسِ عقل وشعور کو حیرانی اور مصور قوت مصورہ کو سرگردانی ہے صناعان نازک دست نے پتھر کے ہر پھول پتے مین ایسا رگ وریشہ باریک بنایا ہے کہ جسکے روبرو آدھا بال بھی موٹا ہے اُس رشک نگار خانۂ ارژنگ کی ادنےٰ صنعت یہ ہے کہ ایک پھول مین باسٹھ پارۂ سنگ رنگارنگ لیسے وصل کیے ہین کہ ہرگز اُسکے پیوند ثابت نہین ہوتے اسی طرح اکثر سنگ زرد سے تختۂ مرمر پر تحریر کی ہین گویا طلاے مہر سے صفحۂ ماہ پر جدولین کھینچی ہین اور سنگ مرمر کی جالیان اس خوبی و لطافت سے بنائی ہین کہ فدوی نے اُنکو چادر گلہاے نسترن جانا پھر قفس نور طائران گلشن عدن سمجھا اُس روضۂ رفیع الشان کا گنبد عرش فرسا ایسا بنایا ہے کہ ایک کرۂ سنگ مرمر کا مانند ایک دانۂ دُرِ یتیم کے معلوم ہوتا ہے شاید گوہر نور اول اسی کو کہتے ہین غرض تمام درجے اُس کے مشاہدہ کیے اور ہر درجہ کے نظارہ سے مدارج دانائی و بینائی زیادہ ہوئے عقب مین اُس کے ایک مسجد وسیع اور مسجد کے مقابل تسبیح خانۂ رفیع اور نیچے اُس کے شمال رودریاے جمن شرف پابوسی مین ہمیشہ مشرف ہے اُس جگہ سے کوسون تک عالم آب نظر آتا ہے یروز یکشنبہ ہمیشہ وہان میلہ ہوتا ہے حوض اور نہرین پانی سے لبریز کیجاتی ہین فوارے چھوٹتے ہین شہر کی خلقت اور صاحب لوگ جمع ہوتے ہین تماشائیونکا ازدحام ہوتا ہے فدوی نے وہ روز بہجت افروز دیکھا ہے اور اُس کا نقشہ صفحۂ خاطر پر آج تک کھنچا ہوا ہے اُس جنت مین سے انسان کا جی باہر نکلنے کو نہین چاہتا حضرت ادریس علیہ السلام کا سا حال ہوجاتا ہے اور یہ شعر بیساختہ زبان پر بار بار آتا ہے

فرد

اگر فردوس بر روے زمین است	ہمین است و ہمین است و ہمین است

شہزادۂ خرد پرور نیک اختر نے ارشاد کیا کہ اے سوداگر گیتی نورد تم نے اُس روضۂ معلےٰ کی کیفیت ظاہری بیان کی مگر حقیقت اصلی سے حاضرین دربار آگاہ نہوے لہذا ہم گوش گزار سامعین کرتے ہین اُسدم تمام باریافتگان بارگاہ خسروی نوردیدۂ خسرو عالیوقار کی طرف مع سوداگر جہانگرد متوجہ ہوے خرد پرور نے ارشاد کیا کہ اگرچہ وہ روضۂ مقدسہ ہنوز میری نظر سے نہین گذرا لیکن ازروے تحقیقات اہل تواریخ سے مجھے اس قدر معلوم ہے کہ جسوقت ارجمند بانو بیگم زوجہ شاہجہان بادشاہ کا کہ جو آصف جاہ برادر نورجہان بیگم کی دختر تھی انتقال ہوا تو اُس بادشاہ وفاشناس نے بناے روضۂ فلک رفعت کا حکم دیا اور تمام قلمرو ہند اور بلاد دوردست مین فرامین وتنقیحات سنگہاے عجائب وغرائب کی طلب مین جاری کیے اور بنایان بدیع کار و معماران شگرف آثار

اور خوشنویسان جواہر رقم و نقاشان مانی قلم کو ہر کشور و ولایت اور ہر اقلیم و بر اعظم سے بلوایا چنانچہ بیلداران قوی ہیکل اور خارا شگافانِ فولاد بازو نے بنیاد اُسکی تا سرِ آب پہونچا کر ایک چبوترہ تین سو چوہتر[۳۷۴] گز طول اور ایکسو چالیس[۱۴۰] گز عرض مین نہایت متانت و استحکام کے ساتھ تیار کر کے اُسپر زمین سے سولہ[۱۶] گز کرسی بلند مترتب کی اور سطح کرسی پر وہ عمارت سراپا کرامت بارہ برس کے عرصہ مین درجۂ اختتام کو پہونچی دائرہ اُس گنبد بزرگ کا دوسو دس[۲۱۰] گز ہے کہ جسکا قطر قریب ستر[۷۰] گز کے ہوتا ہے اندر سے سقف بتیس[۳۲] گز بلند ہے اور سر گنبد سے کلس مطلا گیارہ[۱۱] گز اور زمین سے کلس کی نوک تک ایکسو سات[۱۰۷] گز ارتفاع ہے اس روضۂ مقدسہ کی چار دیواری کے باہر ایک جلوخانہ ہی طول اُسکا دو سو چار گز اور عرض دوسو پچاس گز اور اُسکے چارون اضلاع مین ایک سو اٹھائیس حجرے ہین اور دو بڑے بڑے کمرے کہ ہر ایک طول مین چھتر[۷۶] گز اور عرض مین چونسٹھ[۶۴] گز ہے اور اُسمین بتیس[۳۲] بتیس[۳۲] حجرے اور چارون طرف ایوان وسیع اور اُسکے روبرو بازار چار سو کہ جسکو عرف مین چوپڑ کا بازار کہتے ہین بہت عریض و طویل اور چار سرائین نہایت فراخ و وسیع کہ جن مین سے ہر ایک کا عرض و طول تین سو ساٹھ[۳۶۰] گز اور چھتیس[۳۶] چھتیس[۳۶] حجرے ہین اور یہ عمارتین مع ایوان اور دالانون کے سب پختہ سنگ سرخ سے مترتب ہین غرضکہ مقام محمود اور روضۂ مسعود ہر موسم مین خلد ثانی اور بہشت جاودانی ہے سردی مین تابش آفتاب سے حمام معتدل اور گرمی مین ہوائے خنک سے راحت جان و آرام دل برسات مین آبشار و سبزہ زار سے فردوس نظیر اور بہار مین لالہ و گل سے رشکِ قطعۂ کشمیر

مؤلف

عجب مرقدِ پاک بلقیسِ عہد
کہ بانوے آفاق کا ہے وہ مہد

مرصع جواہر سے دیوار و در
ہوا آب گوہر سے بھی تازہ تر

خجل کیون نہو اُس سے باغِ بہشت
کہ ہے رشکِ فردوس عنبر سرشت

وہان کی ہے جاروبِ مژگانِ حور
کہ آنکھین بچھاتے ہین دامانِ حور

باغ کا وہ عالم کہ لالۂ کوہِ خاور اس کے شقائقِ رنگین کی غیرت سے ہر سحر زرد رو و لرزان اور شب بوے روضۂ سپہر اُس کے گلِ چاندنی کی حسرت سے ہر شب داغ در پہلو و سرگردان

مؤلف

دیکھکر نیرنگیٔ سرسبزیٔ رنگِ چمن
حوض فوارے سے ہی انگشتِ حیرت در دہن

اُسکے سروِ شمشادِ بلند کے سامنے خوبی و قامت خوبانِ جہان پست اور اُسکی بہارِ دلکش کے روبرو رونق حسن گلرخان در شکست + نظم بعالم چنین باغ نامد پدید + نہ قصر چنین چشم افلاک دید + خیابان کز و چشم بد باد دور +

کتاب چمن راست بین السطور + ز ہر مصرع شاخ گل بے درنگ + بر آورده سر معنی رنگ رنگ + اُسکے حوض حیات بخش کی شرم سے آب حیوان پردۂ شرم مین روپوش اور اُسکی نہر مصفا کی حسد سے دل کہکشان ہزار آبلہ در جوش

مؤلف

آئینۂ حوض ہے وہ روشن
پنہان نہین جس سے رازِ گلشن
فوارۂ ارتفاع مشحون
باقامت راست و قدِّ موزون
ہر لحظہ براہِ دستگیری
گردون کے لیے عصائے پیری
فوارہ ہے یا کہ نخل سیماب
یا سرو روانِ عالم آب

مہندی کی ٹٹیان گل ترنے شکار دل بلبل کے لیے باندھی ہین یا باغبان عصمت نے پردگیان چمن کیواسطے قناتین سبز مخملی کی کھڑی کی ہین

قطعہ

بہار گل طرب انگیز گشت و توبہ شکن
بہ شادیِ رخ گل بیخ غم ز دل بر کن
طریق صدق بیاموز ز آب صافی دل
براستی طلب آزادگی ز سرو چمن

اس باغ کا طول و عرض چالیس بیگھہ مین ہی فرش و روشین تمام سنگ سرخ کی اور اُسمین سبزہ و گل جیسے عقیق مین کی بیڑ مین یاقوت و زمرد کی چُنیان جڑی ہین سنگ مرمر کی نہرونمین آب روان جسطرح آئینۂ جہان نما کے اطراف جداول سیمین کھنچی ہین

مؤلف

وہ نہرین زیب دریا زیورِ باغ
کہون یا اُن کو روحِ پیکرِ باغ
وہ نہرین رشک آبِ زندگانی
طراوت بخش باغ کامرانی

اُس گل زمین کے وسط مین ایک چبوترۂ بیضا رنگ جلوہ نما ہے اور درمیان اُسکے نقطۂ مرکز کے مانند ایک حوض کالشمس فی السماء جو سنگ مرمر و سنگ موسلی اُس عمارت عالیشان مین صرف ہوا ہی نور چشم تجلی طور ہی اور سواد و بیاض دیدۂ حور اور جو عقیق و لاجورد اُس بنائے سماوی بنیان مین خرچ کیا ہی لخت جگر مین اور نور چشم معدن ہی اُسکی محراب خورشید قباب کے رشک سے ہلال ہمہ تن ناخن سینہ خراش بنگیا ہی اور اُسکے کمانچۂ طاق رفیع کے سامنے فلک بھی قوس قزح کو نقش بر آب و پا بہ ہوا جانتا ہی

قطعہ

پیش مرغولۂ محراب در دولت انش
طاق ابروی بتان بہر سلام آمدہ خم
پایۂ بنیاد قویش بسر گاوِ زمین
از لب بام زند بوسہ بعرش اعظم

اس قصر نادر العصر کا تہ خانہ نورانی کاشانہ کہ آفتاب ہر روز اُسکی باریابی کیواسطے رخنہ جو اور ماہتاب کو ہر شب اُسکی آستانہ بوسی مین لگا ہے وہان برابر برابر سلطان ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی مخاطب بہ شاہجہان بادشاہ

اور ارجمند بانو بیگم ملقب بہ ممتاز محل کا مدفن ہی بادشاہ کی تاریخ انتقال رضی اللہ اور ممتاز محل کی تاریخ وفات یہ ہے

تاریخ

زین جہان رفت چو ممتاز محل — در جنت برخش حور کشاد
بہر تاریخ ملائک گفتند — جاے ممتاز محل جنت باد

اس مصرع مین سے ایکہزار چالیس سنہ ہ اور رضی اللہ مین سے ایکہزار چھتر سنہ ہ برآمد ہوتے ہین قصہ مختصر زمانہ سابق مین وہان ایک شہر صدگانہ بنام ممتاز محل آباد تھا مگر اب انقلاب زمانہ کے سبب ویران ہوگیا ہی لیکن تاہم کچھ کچھ نشان بطور یادگار کہین کہین باقی ہین

فرد

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ — آثار پدید است صنادید عجم را

الحاصل سوداگر نامور سیاح جہانگرد سیارگیتی نورد جو عجائب وغرائب اور ندرت گوناگون وصنعت بوقلمون بیان کرتا تھا شہزادۂ عالیجناب دانش مآب والاگوہر خردپرور اسکی حقیقت اور کیفیت اس عمدگی و لطافت سے ارشاد فرماتا تھا کہ حاضرین محفل امتحان گوش سماعت سے چشم بصیرت کا لطف مشاہدہ کرتے تھے اور جس چیز کو خواہ مین بھی کسی نے نہ سنا تھا شہزادۂ روشن بیانکی فصاحت تقریر سے قوت مصورہ اُسکی تصویر صفحۂ خاطر پر منقوش کردیتی تھی اور نقشہ اُسکا قوت متخیلہ کی آنکھون مین پھر جاتا تھا

مؤلف

درفشانی جو وہ فرخندہ اختر کرتا تھا — صدف گوش کو لبریز گہر کرتا تھا

حضار محفل بہشت مشاکل اور سامعین تقریر دلپذیر نے غلغلہ تحسین و آفرین تا گنبد فلک ہفتم پہونچایا اور زمزمۂ احسنت و مرحبا ہرطرف سے اسقدر بلند ہوا کہ حاملان عرش اعظم نے سُنا اور شہزادۂ دانش پناہ کی ترقی مدارج علم و عقل کے واسطے درگاہ پروردگار مین التجا کرنے لگے اور افزونی عمر و دولت کے لیے بارگاہ کردگار سے بدل جان خواستگار ہوے

مؤلف

کیا خوش نصیب ہی کہ جسے حاملان عرش — دیتے ہین دمبدم یہ دعا طال عمرہٗ
اے عندلیب گلشن اقبال کے لیے — ہے مرغ سدرہ نغمہ سرا طال عمرہٗ
الیاس و خضر و عیسیٰ و ادریس کی نظام — رکھتے ہین ورد صبح و مسا طال عمرہٗ

سلطان التاجرین ستیاح روے زمین نے درہم و دینار بیشمار اور اطباق زر و جواہر آبدار شہزادۂ نامدار کے فرق مبارک پر نثار کیے شہریار عرش وقار نے ہزار پارچہ کا خلعت گرانبہا مرحمت فرماکر سوداگر دانشور کو رخصت کیا اور فرزانۂ روزگار کو بھی نوازش بیحد و حساب سے معزز و ممتاز فرمایا دربار برخاست ہوا

باب پنجم موسوم بہ عقل ششم

مؤلف

ساقیا تجھکو دعا دیتے ہوسے جاتے ہین	شاد رہ تو کہ تری بزم سے ہم شاد چلے
وقت پر بھول نہ جانا کبھی ہان یاد رہے	دور ساغر اگر اے شوخ پریزاد چلے

فرزانۂ روزگار اور خرد پرور قیامگاہ مین تشریف لاے امتحان سے تو فرصت ہو چکی تھی دوسرے علوم کی طرف متوجہ ہوے اُستاد نے کہا کہ اے خرد پرور اب کچھ علم کار آمد مثل حساب و جبر مقابلہ و مساحت ریاضی و طبیعیات و ہیئت و جر اثقال وغیرہ بھی تھوڑا تھوڑا سمجھ لو فرد کار دنیا کسے تمام نکرد ÷ ہرچہ گیرید مختصر گیرید ÷ اگرچہ ان مین سے ہر علم ایک دریا ہے مگر ہم کوزے مین بند کر کے تمھین اُسکی کیفیت سے واقف و آگاہ کرتے ہین شہزادۂ ہوشمند آداب بجالایا فرزانۂ روزگار نے دعاے خیر دی اور کہا کہ ان علوم مین سے پہلے درجہ پر علم حساب ہے اس لیے ہم بھی اُسکو اول بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین حقیقت مین علم حساب چہرۂ جمیع معاملات دنیوی کے لیے آئینہ اور جملہ امورات ظاہری و باطنی کیواسطے کسوٹی ہے جو شخص اسمین کامل نہین وہ ہر بات مین ناقص ہے اگر یہ علم نہ ہوتا تو حق و باطل مین کچھ تفاوت نہ کیا جاتا اور انسان مثل حیوان بے تمیز و نادان رہتے ایک سے ایک کو شرف امتیاز ہرگز نہ ہوتا جو آدمی خواہ غریب ہو خواہ امیر امور دنیا مین اپنے مخدوم و خدم اور ملک و حشم سے اور مراتب دین مین اپنے نفس نفیس اور اوقات عزیز سے شب و روز بر سر حساب رہتا ہے وہ بجز سود و مفاد کے زنہار نقصان و زیان مین نہین پڑتا پس ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ یہ علم حاصل کرے اور اس نعمت عظمیٰ و دولت کبرا سے محروم و بے نصیب نہ رہے خصوصًا اہل سلطنت و ریاست اور صاحب فرمان و حکومت کو نہایت ضرور ہے کہ اُنکو ہر وقت اس سے کام پڑتا ہے اے خرد پرور اس علم شریف کے ذریعے سے عدد مجہولات کو عدد معلومات سے دریافت کر لیتے ہین اور اس علم کا موضوع عدد ہے یعنی خاص عدد سے بحث کیجاتی ہے پس عدد کی دو قسمین ہین ایک مطلق یعنے صحیح دوسرے مضاف یعنے کسر اور اُستادان علم حساب نے صورت اعداد کے واسطے نو رقمین مقرر کی ہین چنانچہ اُن کی شکل یہ ہے ۱ ÷ ۲ ÷ ۳ ÷ ۴ ÷ ۵ ÷ ۶ ÷ ۷ ÷ ۸ ÷ ۹ ÷ اور دسوین شکل صفر کی یہ ہے ÷ ۰ ÷ یاد رکھو کہ صفر حساب کی اصطلاح مین اُس نقطے کو کہتے ہین جو حفظ مراتب کیواسطے لکھا جاتا ہے اور متقدمین صفر کی صورت کو ہاے مکتوبی کیطرح مدور لکھتے تھے یعنے ÷ ٥ ÷ اور پانچ کی رقم کو

چھوٹی عین کی صورت پر اس طرح کہ جسکا دامن سر سے ملا ہوا ہو یعنی ؛ ح ؛ لیکن متاخرین نے پانچ کو صفر
متقدمین کی شکل اور صفر کو نقطۂ حروف تہجی کی صورت لکھنا شروع کردیا اسکا یہ دستور ہی کہ اگر بڑا عدد تحریر کرنا
منظور ہے اور اس سے پہلے کوئی عدد نہو تو اول مین جسقدر مرتبے واقع ہون اُسیقدر نقطے لکھدیتے ہین چنانچہ
دس اور بیس وغیرہ مین نوے تک درجۂ آحاد پر ایک نقطہ موجود ہے یعنی ؛ ۱۰ ؛ ۲۰ ؛ ۳۰ ؛ ۴۰ ؛
۵۰ ؛ ۶۰ ؛ ۷۰ ؛ ۸۰ ؛ ۹۰ ؛ اور سو دو سو وغیرہ مین نو سو تک درجۂ آحاد و عشرات پر دو نقطے
موجود ہین یعنے ؛ ۱۰۰ ؛ ۲۰۰ ؛ ۳۰۰ ؛ ۴۰۰ ؛ ۵۰۰ ؛ ۶۰۰ ؛ ۷۰۰ ؛ ۸۰۰ ؛ ۹۰۰ ؛
اور ہزار دو ہزار وغیرہ مین آحاد و عشرات و مئات کا مرتبہ خالی ہونے کے سبب سے تین نقطے
موجود ہین یعنے ؛ ۱۰۰۰ ؛ ۲۰۰۰ ؛ ۳۰۰۰ ؛ ۴۰۰۰ ؛ ۵۰۰۰ ؛ ۶۰۰۰ ؛ ۷۰۰۰ ؛ ۸۰۰۰ ؛
۹۰۰۰ ؛ وعلیٰ ہذا القیاس اور جب اس سے پہلے کوئی عدد ہوگا جیسے ۳۲ بتیس یا ۴۵۷ چار سو ستاون وغیرہ تو
اُن اعداد کے سبب سے بڑا عدد اپنے مرتبے مین ہوتا ہو نقطونکی کچھ ضرورت نہین اور جبکہ بعضے مراتب مین اعداد ہون
اور بعضے مین نہون تو جن مرتبون مین عدد نہ ہوگا وہان نقطہ رکھدینگے مثلاً چھ سو نو یا تین ہزار دو سو سات
اس طرح سے لکھتے ہین ۶۰۹ اور ۳۰۲۰۷ وعلیٰ ہذا القیاس اور ہر مابعد کا عدد اپنے ماقبل کے عدد
سے مرتبے مین دہ چند ہوگا اور ہر مرتبے کے واسطے ایک نام جداگانہ مقرر ہے چنانچہ ؛ اکن ؛ دہن ؛
سہن ؛ ہزارن ؛ دہ ہزارن ؛ لکھن ؛ دہ لکھن ؛ کروڑن ؛ دہ کروڑن ؛ اربن ؛ دہ اربن ؛ کھربن ؛ دہ کھربن
نیلن ؛ دہ نیلن ؛ پدمن ؛ دہ پدمن ؛ سنکھن ؛ دہ سنکھن ؛ وغیرہ اسی کی طرف اشارہ ہے اور محاسبین
متقدمین و حکماے سلف تعداد ایام و شہور و سنین اور آنہ و پائی وغیرہ اور وزن اشیا کے لیے اور ہر عدد
صغیر کو عدد کبیر کے مقابل لکھنے کے واسطے یہی اعداد مذکورہ استعمال مین لاتے ہین اور تعداد مبالغ و نقرہ و طلا
و اراضی وغیرہ کو ر قوم عربی سے لکھتے ہین عربی رقمین یہ ہین عصہ ، عصاں ، سے ، للعہ ، صمہ ،
سے ، معہ ، سلے ، لعہ ، عہ ، لہ عہ ، عہ ، یہ ، للعہ ، دعہ ، عہ ، موعہ
معہ ، وعہ ، عہ ، سہ ، للعہ ، ہہ ، سہ ، عہ ، لہ ، عہ ، مار ، مالہ ، سار ، امار ، صمار
سار ، لمار ، لام ، مار ، الـ ، المـ ، سمـ ، للعمـ ، صمـ ، سمـ ، معـ
سمـ ، لعمـ ، عمـ ، لہ عمـ ، عمـ ، للوعمـ ، دعمـ ، عمـ
ہوعمـ ، معمـ ، لوعمـ ، عمـ ان رقمون مین ایک سے لگا کر انیس ۱۹ تک برابر
شکلین متواتر موجود ہین اور بیس ۲۰ سے نوے ۹۰ تک دہائیان اور سو سے نو سو تک سینکڑے اور ہزار سے
بتیس ہزار تک رقمونکی صورتین معلوم ہوتی ہین انکے دریافت کرلینے سے انسان ہر طرح کی رقم لکھ سکتا ہے

جمع

نمونہ کے لیے اسی قدر بہمہ وجوہ کافی ہین اور لاکھ کے واسطے عربی مین یہ شکل مقرر ہے لک ای خرد برد و بیشتر
ہم بیان کر چکے ہین کہ عدد یا صحیح ہوگا یا کسر لہذا پہلے عدد صحیح کی تشریح کرتے ہین اول عمل جمع اور وہ دو عدد
یا زیادہ عددونکے اکھٹے کرنے کو کہتے ہین یہ عمل داہنی طرف سے شروع کیا جاتا ہو اسکا طریق یہ ہے کہ جن
عددونکو جمع کرنا منظور ہو اُنکو دو سطرونمین اِسطرح لکھو کہ اکائی کے نیچے اکائی اور دہائی کے نیچے دہائی
اور سینکڑے کے نیچے سینکڑا و علی ہذا القیاس جہانتک جا ہو پھر اُسکے نیچے ایک خط کھینچکر حاصل جمع کو اُسکے نیچے
لکھدو اس لیے کہ وہ خط عدد مجموع سے عدد حاصل کو جُدا کرتا ہے اس خط کا نام خط عرضی ہو اب اس خط کے نیچے
اکائی کو اکائی کے ساتھ جمع کر کے لکھو اور دہائی کو دہائی کے ساتھ غرضکہ آخر تک یہی طریقہ جاری رکھو پس اگر دو عددونکی
جمع دس سے کم ہو تو اُسکو بجنسہ اس عدد کے نیچے لکھدو اور دس سے زیادہ حاصل ہو تو اُس زیادہ کو تحریر کر لو
اور جو پورے دس حاصل ہون تو اُس مرتبے کے نیچے صفر لگاؤ اور ان دونون صورتون مین دس کے
لیے ایک عدد اپنے ذہن مین محفوظ رکھو اسواسطے کہ ہر مرتبہ اپنے اگلے مرتبے سے دہ چند ہوتا ہو اور قاعدہ
ہو کہ دو سطرونکی جمع مین ایک سے زیادہ دہائی کبھی حاصل نہوگی غرضکہ مرتبہ آیندہ کے حاصل جمع مین وہ
ایک زیادہ کرنا پڑتا ہے اور جو آیندہ کوئی عدد نہو تو صرف وہی ایک نیچے لکھ دو لے خرد برد اسکی
چار صورتین ہین ایک یہ کہ وہ مرتبہ ایک سطر مین ہو اور دوسری مین نہو چنانچہ ۳۶ ۴ ۴ دوسرے یہ کہ ایک
سطر مین وہ مرتبہ موجود ہے مگر عدد نہ ہونے کے سبب سے صفر دیا گیا اور دوسری سطر مین وہ مرتبہ
نہین ہے چنانچہ ۴۰ ۶ ۴ تیسرے یہ کہ وہ مرتبہ دونون سطرون مین پایا جائے مگر ایک سطر مین عدد اور
دوسری سطر مین صفر ہو چنانچہ ۳۶ ۴۰ ۴ ۶ چوتھے یہ کہ وہ مرتبہ دونون سطرونمین موجود ہو مگر دونون جگہ بجاے
عدد صفر لگا ہو چنانچہ ۴۰ ۴۰ پس اگر حاصل جمع کی سطر مین کوئی چیز محفوظ نہو تو عدد کو یا صفر کو بعینہ رقم کرو اور جو
محفوظ ہو تو صورت اول اور سوم مین محفوظ اس مرتبے کے اعداد مین ملا دو اور صورت دوم و چہارم مین محفوظ کو
بعینہ اس مرتبے کے صفر کے نیچے لکھدو اور ان چارون صورتون کی مثال اس عمل سے ظاہر ہو ۲۰۳۲ ۷۶۵۶ ۸
یہ طریق دو سطرون کے جمع کرنے کا ہو اور جو بہت سطرین ہون یعنی تین چار یا اس سے زیادہ تو اُن کو بھی
اسیطرح نیچے اوپر لکھو چنانچہ اکائی کے نیچے اکائی اور دہائی کے نیچے دہائی وغیرہ اور عمل کو سیدھی طرف سے
شروع کر کے ہر دس کے لیے ایک ایک یاد رکھتے جاؤ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ان دونون عملون مین کچھ
فرق نہین ہو مگر صرف اسی قدر کہ دو سطرون مین ایک سے زیادہ دہائی حاصل نہین ہوتی اسلیے ایک یاد رکھنا
پڑتا تھا اور اسمین زیادہ دہائیان حاصل ہوتی ہین اور ہر دہائی کے واسطے ایک ایک نگاہ رکھتے ہین
یعنی اگر بیس حاصل ہون تو دو اور تیس حاصل ہون تو تین اور چالیس حاصل ہون تو چار و علی ہذا القیاس چنانچہ اُسکی مثال یہ ہے

۷	۲	۳	۷	۳	اعداد مجموع
	۳	۳	۱	۸	
		۵	۱	۴	
			۹	۶	
				۷	
۷	۶	۳	۰	۸	خط عرضی

حاصل جمع

عمل جمع کے امتحان کا طریق یہ ہے کہ اعداد مجموع مین سے بے لحاظ مراتب نونو طرح دین جو باقی رہے اُسکا نام **میزان** ہے اسیطرح حاصل جمع مین سے بھی نونو طرح کرین جو اسمین سے باقی رہے وہ اگر میزان کے برابر ہے تو غالباً عمل صحیح ہے ورنہ غلط چنانچہ عمل مذکورہ کی میزان یہ ہے۔ ۶ × ۶

عمل تضعیف

دوم عمل تضعیف اور وہ عدد و نکے دوچند کرنے کو کہتے ہین یہ عمل داہنی طرف سے شروع ہوتا ہے اسکا یہ طریق ہے کہ ایک سطر لکھو اُسکے نیچے ایک خط عرضی کھینچو پھر ایک عدد کو دوگنا کرکے اس مرتبہ کے نیچے لکھتے جاؤ اور دہائی حاصل ہو تو عدد آئندہ کی تضعیف مین شامل کرو یہ عمل بھی جمع کے مطابق ہی صرف اسی قدر فرق سمجھو کہ اُس مین دوسری طرف تحریر کرکے جمع کرتے ہین اور اسمین فرض کر لیتے ہین کہ دوسری سطر بھی بجنسہ اُسی کے مشابہ موجود ہے اور تصور مین دونون کو باہم جمع کرکے حاصل جمع کو نیچے لکھتے جاتے ہین چنانچہ عمل تضعیف کی یہ صورت ہی ضعف ۲۵۲۰۷۳ مضعَّف ۵۰۴۱۴۶ اس کا امتحان یہ ہی کہ مضعَّف کو نونو کی طرح دو جو میزان باقی رہے اُسکو دونا کرکے لکھو پھر ضعف یعنی حاصل تضعیف کی میزان نکالو اگر دونون مساوی عدد ہین تو غالباً عمل صحیح ہوگا ورنہ غلط ہے چنانچہ ۱ × ۲

عمل تنصیف

سوم عمل تنصیف اور وہ دو عددون کے نصف یعنی آدھا کرنے کو کہتے ہین یہ عمل بائین طرف سے ابتدا کیا جاتا ہی آی خردپرور یاد رکھو کہ عدد صحیح دو قسم ہے ایک زوج یعنی جفت جو دو حصون پر صحیح تقسیم ہو جاتا ہی جیسے چار چھ آٹھ وغیرہ دوسرے فرد یعنی طاق کہ جو دو صحیح حصون پر منقسم نہ ہوسکے جیسے تین پانچ سات وغیرہ اب سُنو کہ ایک سطر برابر لکھو اور ہر عدد کو دو حصے کرکے ایک حصہ بائین طرف سے خط عرضی کے نیچے لکھتے جاؤ اگر صحیح ہے تو فبہا اور جو کسر واقع ہو تو اُسکے واسطے پانچ اپنے ذہن مین محفوظ رکھو اور اس مرتبے سے داہنی طرف جو عدد ہے اُس کی تنصیف کرکے یہ پانچ اُسمین ملا دو اور جو سیدھی طرف صفر ہو تو وہی پانچ اُس کے نیچے لکھ دو اور جو ایک کا عدد ہو تو یہ پانچ اُس کے نیچے بھی لکھے جائینگے مگر اُس ایک کا آدھا یعنی پانچ پھر اگلے عدد کی تنصیف مین ملایا جائیگا اس لیے کہ اگلا مرتبہ اپنے بائین طرف کے مرتبے سے دس حصے کم ہے تو بایان عدد ایک کا اس داہنے مرتبے مین دس پہنچائیگا جسطرح دس

اپنے بائین طرف کے مرتبے سے دس حصے کم ہو تو بایان عدد ایک کا اس داہنے مرتبے مین دس بنجائیگا جسطرح دس اپنے بائین مرتبے مین ایک رہجاتا ہے اور جبکہ عمل تنصیف مین اکائی کے مرتبے پر ایک واقع ہوگا تو اُسکے واسطے آدھے کی شکل جُدا بنانی پڑے گی اور اُسکے نیچے اگر پانچ محفوظ ہے تو بجنسہ لکھدیا جائے گا ورنہ صرف ایک صفر لگا دینگے اور جو اوپر اکائی مین کوئی اور عدد طاق ہو گا تو اُسکی تنصیف کے بعد پھر اکائی کا آدھا لکھنا پڑے گا چنانچہ عمل تنصیف کی یہ صورت ہے ½ ۱۲۵ ۱ ۳ ۴/۲ اور نصف کی علیحدہ صورت یہ ہے ½ نسب نما شمار کنندہ اس خط کے نیچے جو دو کا عدد ہے اُس کو نسب نما اور اوپر جو ایک کا عدد ہے اُسکو شمار کنندہ کہتے ہین اس کا حال ہم تمھین کسر کے بیان مین سمجھائین گے اس کے امتحان کا یہ طریق ہے کہ سطر بالا کی میزان بطریق مذکور جو باقی رہے اُسکو تنصیف کرکے داہنی طرف لکھو اور حاصل تنصیف کی میزان کو بائین جانب لکھو اگر دونون مساوی ہین تو غالباً عمل صحیح ہو گا چنانچہ اس عمل تنصیف کی میزان یہ ہے ۹ ۸ ۷ ۵/۲ ۱ ۲ ۴/۲ ✕ ۲

چہارم عمل تفریق یعنے بہت عددون مین سے تھوڑے عددون کو کم کرنا یہ عمل سیدھی طرف سے شروع ہوتا ہے اس کا یہ طریق ہے کہ زیادہ اعداد کو اوپر اور کم اعداد کو بطریق معلوم نیچے لکھ کر ایک خط عرضی کھینچو اور بڑے عدد مین سے چھوٹے عدد کو کم کرکے جو باقی رہے اُس کو اُسی عدد کے مقابل خط عرضی کے نیچے لکھو اگر کچھ نہ بچے تو صفر تحریر کرو اور جو اوپر والا عدد کم ہو تو بائین طرف سے ایک دہائی اُس مین ملاؤ یعنی اگر ایک ہو تو گیارہ اور دو ہون تو بارہ بنالو علیٰ ہذا القیاس اٹھارہ تک اختیار ہے اور اُنیس کے واسطے احتیاج نہین پڑتی اس لیے کہ نو سب مین بڑا عدد ہے اگر اسکے نیچے نو ہونگے تو بعد تفریق کے ایک نقطہ لگایا جائے گا غرضکہ اس عدد مرکب مین سے وہ عدد کم کرکے جو باقی رہتا ہے اُسکو لکھدو اور جسمین سے یہ دہائی لی ہے اُسمین ایک کم شمار کرو یعنی پانچ تھے تو چار رہ گئے اور چھ ہین تو پانچ و علیٰ ہذا القیاس اور جو دہائی ملانے کی ضرورت مین بائین طرف ایک صفر ہو یا زیادہ تو ہر صفر پر نو کا عدد لکھدو اور اُن صفرونکے بعد جہان کوئی عدد ہو اُس مین سے ایک کم کرکے وہ رقم اُسپر تحریر کرو اور جو آخر مین ایسے موقع پر ایک کا عدد ہو گا تو وہ خود فنا ہو جائے گا اُس کے اول کے نقطے پر صرف نو باقی رہجائین گے اور اُن نقطونکے نیچے اوپر والے عدد کی تفریق کیجائیگی اور یاد رکھو کہ زیادہ عدد زنہار نیچے واقع نہ ہونگے چنانچہ عمل تفریق کی مثال یہ ہے

مفروق منہ　۳　۵　۰　۰　۷
مفروق　۲　۷　۸　۹　۲
۱　۸　۸　۰　۴　۲　حاصل تفریق

عمل تنصیف

طریق کا امتحان اسطرح کیا جاتا ہے کہ نو نو کی طرح سے کے بعد مفروق منہ کی میزان سے مفروق کی میزان کم کرین میزانونکی حاصل تفریق کو اوپر کے خانہ مین لکھو اور حاصل تفریق کی میزانکو نیچے کے خانہ مین لکھو اگر ان دونون خانونکی میزانین برابر ہین تو غالبًا عمل صحیح ہی۔ دونون کی حاصل تفریق

مفروق منہ کی میزان ۶ ‏✕ ۵ ۱ ۵ مفروق کی میزان

حاصل تفریق کی میزان

بتجم عمل ضرب یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد کی مقدار پر بڑھالینا جیسے پانچ کو چھہ مین ضرب دینے سے یہ مطلب ہی کہ پانچ کو چھہ بار اکٹھا کرلین اور جن دو عددون کو باہم ضرب کرتے ہین ایک کو مضروب اور دوسرے کو مضروب فیہ اور تیسرے عدد کو جو کہ ان دونون کی ضرب سے حاصل ہوتا ہی حاصل ضرب کہتے ہین اور ہمکو اختیار ہی کہ ان دونون مین جسکو چاہین مضروب اور جسکو چاہین مضروب فیہ قرار دین مگر دستور یہ ہے کہ زیادہ کو مضروب اور کم کو مضروب فیہ مقرر کرتے ہین اے خردپرور عمل ضرب کی تین قسمین ہین اول مفرد کی ضرب مفرد مین یعنے اکائی کو اکائی مین ضرب دینا اور اسکے واسطے ایک عمدہ نقشہ ہم تمھین یاد دلواتے ہین نقشہ مدرج عمل ضرب

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
								۱	۱
							۴	۲	۲
						۹	۶	۳	۳
					۱۶	۱۲	۸	۴	۴
				۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	۵	۵
			۳۶	۳۰	۲۴	۱۸	۱۲	۶	۶
		۴۹	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۷
	۶۴	۵۶	۴۸	۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸	۸
۸۱	۷۲	۶۳	۵۴	۴۵	۳۶	۲۷	۱۸	۹	۹

اس نقشہ مین داہنی طرف کے عدد مضروب اور اوپر کے مضروب فیہ اور باقی حاصل ضرب ہین اسکے دریافت کرنیکا یہ طریق ہی کہ دونون عددونکا حاصل ضرب اسی خانہ مین موجود ہی جو مضروب اور مضروب فیہ کے مقابل واقع ہوا ہی مثلًا چھہ کو چار مین ضرب کرین تو چوبیس ہونگے یہ عدد اُس خانہ مین موجود ہی جو عرضًا چھہ کے مقابل اور طولًا چار سے محاذی ہی وعلی ہذا القیاس اور اگر آحاد کو غیر آحاد مین یعنی اکائی کو دہائی یا سینکڑے وغیرہ مین ضرب کرین یا غیر آحاد کو غیر آحاد مین یعنی دہائیونکو دہائیون مین اور سینکڑونکو سینکڑون مین یا ہزارون کو ہزارون مین ضرب دین تو اُس کا یہ قاعدہ ہے کہ ایک عدد کی صورت کو دوسرے عدد کی صورت مین بغیر لحاظ مراتب کے ضرب کرو حاصل ضرب کو تحریر کرکے ایک جانب یا دونون

جانب مین جتنے صفر ہون اُن سب کو اُس حاصلِ ضرب کے داہنی طرف لکھدو اب بلحاظ مراتب وہ عدد حاصل ضرب ہے مثلاً چار کو پچاس مین ضرب دینے سے دو سو ہوتے ہین بس ۴ کو ۵ مین ضرب دیا ۲۰ ہوئے پھر جو ایک صفر ۵۰ مین موجود ہے لکھدیا ۲۰۰ ہوئے اسیطرح ۸۰ کو ۶۰۰ مین ضرب دیا تو ۴۸۰۰۰ ہوئے یعنے ۸ کو ۶ مین ضرب دیا ۴۸ ہوتے ہین اُسکے داہنی طرف ۸۰ کا ایک نقطہ اور ۶۰۰ کے دو نقطے لکھدیے تو ۴۸۰۰۰ ہو گئے **دوم ضرب مفرد کی مرکب مین** اس کا یہ طریق ہے کہ عددِ مرکب یعنی مضروب فیہ کے داہنی طرف ایک قوس کھینچکر مفرد مضروب کو لکھو اور مرکب کے نیچے ایک خط عرضی کھینچکر مفرد کو ہر رقم مین ضرب دیکر حاصلِ ضرب کو اگر دس سے کم ہے تو خط عرضی کے نیچے لکھتے جاؤ اور جو دہائی حاصل ہو تو صفر دو اور دہائی سے زیادہ حاصل ہو تو زیادہ کو لکھدو اور اِن دونون صورتون مین دہائی آیندہ مرتبہ کی حاصل ضرب پر زیادہ کر کے عمل جمع کا قاعدہ جاری کرو مثال اسکی یہ ہے - ۴ (۴۷۴۵۲ / ۱۸۹۸۰۸ **سوم ضرب مرکب کی مرکب مین** اسکے واسطے یہ طریق ہے کہ مضروب کے پہلے عدد کو مضروب فیہ کے سب عددون مین بطریق مذکور ضرب کر کے حاصلِ ضرب کو خط عرضی کے نیچے لکھو پھر مضروب کے دوسرے عدد کو مضروب فیہ کے سب عددونمین ضرب کر کے نیچے ایک مرتبہ چھوڑ کر تحریر کرو اسیطرح آخر تک عمل مین لاؤ جب عمل تمام ہو تو پھر دوسرا خط عرضی کھینچکر حاصلِ ضرب کی سطرون کو مرتبہ وار جمع کر لو یہ حاصل جمع تمام مضروب در مضروب فیہ کی حاصل ضرب ہے

```
                    ۸  ۶  ۵  ۳   مضروب فیہ
مضروب                  ۲  ۳  ۴
              ---------------------
              ۳  ۴  ۶  ۱  ۲
           ۲  ۵  ۹  ۵  ۹           عملِ ضرب
        ۱  ۷  ۳  ۰  ۶
عمل جمع  ------------------------
        ۲  ۰  ۲  ۴  ۸  ۰  ۲   حاصل ضرب
```

گر اس ضرب کیواسطے ایک طریقہ سب سے بہتر و عمدہ جسکو **شبکہ** کہتے ہین نہایت آسان اور سہل الاصول ہی یعنی چار ضلع کی ایک شکل بنا کر جسقدر مضروب فیہ کے مرتبے ہون اُتنے مربع خانے عرض مین اور جس قدر مضروب کے مرتبے ہون اُتنے مربع خانے طول مین بناؤ اور ہر مربع مین ایک ایک ترچھا خط کھینچکر دو دو مثلث نکالو اور مضروب فیہ کا ہر مرتبہ ایک ایک خانے پر برابر برابر ایک سطر مین لکھو اور مضروب کے عدد بائین جانب اس شکل سے تحریر کرو کہ سب کے نیچے اکائی ہو اُسکے اوپر دہائی اور اُسکے اوپر سینکڑا و علےٰ ہذا القیاس پھر مضروب کے ہر مرتبے کو مضروب فیہ کے ہر مرتبے مین اکائی سمجھکر ضرب کرو اور حاصل ضرب کو ایسے خانہ مین لکھو کہ جو دونون عددون کے مقابل ہو جسطرح ہم تمھین ضرب مدرج کے نقشے مین سمجھا چکے ہین

گر اتنا فرق ہی کہ اکائی کو نیچے کے مثلث مین اور دہائی کو اوپر کے مثلث مین تحریر کرو اور پوری حاصل ہو تو اوپر والے مثلث مین لکھو اور نیچے والے مثلث مین صفر دو اور یاد رکھو کہ ہر مربع مین ایک عدد کی ضرب پوری ہو جائیگی دہائیان محفوظ رکھنے سے مطلق سروکار نہ ہوگا غرضکہ اسی طرح عمل تمام کرو اور ان عددون کو محرف جمع کرنا چاہیے یعنے جسقدر ترچھے خطوط اُن کے درمیان جو عدد ہون اُن پر جمع کا قاعدہ جاری کرنا پڑیگا اور حاصل جمع مین ہر دہائی کے واسطے ایک ایک فرض کرکے مابعد کے عدد پر زیادہ کرو جیسے عمل جمع وغیرہ مین تم یاد کر چکے ہو چنانچہ ہمکو منظور ہے کہ بطریق شبکہ آٹھ ہزار چھ سو ترپن ۸۶۵۳ کو دو سو چونتیس ۲۳۴ مین ضرب کرینگے تو یہ صورت ہوگی شبکہ

	٨	٦	٥	٣
٢	١ / ٦	١ / ٢	١ / ٠	٦
٣	٢ / ٤	١ / ٨	١ / ٥	٩
٤	٣ / ٢	٢ / ٤	١ / ٥	١ / ٢

٢ ٠ ٢ ٤ ٨ ٠ ٢

عمل ضرب کا امتحان یہ ہے کہ مضروب کی میزان کو مضروب فیہ کی میزان مین ضرب کرکے حاصل کی میزان لین جو باقی رہے اگر وہ حاصل ضرب کی میزان سے مطابق ہے تو غالباً عمل صحیح ہوگا چنانچہ

حاصل کی میزان

مضروب فیہ کی میزان ٤

مضروب کی میزان ٩

حاصل ضرب کی میزان

ششم عمل قسمت یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد کے شمار پر برابر تقسیم کرنا پہلے عدد کو مقسوم اور دوسرے کو مقسوم علیہ اور تیسرے کو خارج قسمت کہتے ہین مثلاً بیس کو چار پر تقسیم کرین یعنی اُسکے چار حصے برابر کالین تو پانچ حاصل ہوتے ہین ان مین ۲۰ مقسوم ہے اور ۴ مقسوم علیہ اور ۵ خارج قسمت اور یہ عمل بائین طرف سے شروع کیا جاتا ہے اسکا طریقہ یہ ہی کہ مقسوم کے عددونکو برابر ایک سطر مین لکھو اور اُسکے بائین طرف ایک قوس کھینچکر مقسوم علیہ تحریر کرو پھر دیکھو کہ مقسوم کی رقم آخر مین سے مقسوم علیہ ایکبار یا زیادہ بار نقصان پا سکتا ہے یا نہین اگر پا سکتا ہے تو عمل جاری کرو ورنہ مقسوم کے داہنی طرف سے ایک رقم یا دو تین قمین یا زیادہ عدد آخر مین شامل کرکے ان سب مین سے مقسوم علیہ جتنی دفع نکل سکتا ہی نکالو اور داہنی طرف قوس دیکر اُسکو لکھ لو اُسکا نام خارج قسمت ہی اس خارج قسمت کو مقسوم علیہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو مقسوم مین سے تفریق کرو حاصل تفریق ہمیشہ مقسوم علیہ سے کم ہوگا اُسپر مقسوم کے داہنی جانب سے عدد اُتارتے جاؤ اور اسی طریق پر یہ عمل تمام کرو اگرچہ عدد پورے تقسیم ہو جائین تو بہتر ہے نہین تو کسر کی صورت اُسکے داہنی طرف بناؤ چنانچہ اُسکا مفصل طریقہ ہم کسر کے

بیان مین ذکر کرینگے اور صورت اس عمل کی یہ ہے کہ مثلاً ہم چاہتے ہین کہ دو سو ستانوے کو ستائیس پر قسمت کرین
تو گیارہ خارجِ قسمت ہونگے یعنی ۱۱) ۲۹۷ (۲۷ - اب دیکھا کہ ۲۷ کا عدد جو مقسوم علیہ ہی مقسوم کے عدد آخر
مین سے کہ ۲ ہین نہین جا سکتا اسلیئے اس دو کی داہنی طرف سے ایک عدد اور ملایا ۲۹ ہوے اسمین سے ۲۷
ایکبار جا سکتا ہی اُسکو سیدھی طرف قوس مین لکھا اس ۱ - کو خارج قسمت کا ایک جزو سمجھو اب اسکو ۲۷ مین ضرب دیکر
۲۹ کے نیچے لکھا ۲۷ حاصل ہوئے پھر تفریق کا عمل جاری کیا ۲۹ مین سے ۲۷ گئے ۲ باقی رہے اُسکو خط عرضی کے
نیچے لکھا اور دیکھا کہ مقسوم علیہ ۲۷ اس ۲ مین سے نہین جا سکتا اسواسطے مقسوم مین کا ایک عدد داہنی طرف سے
اور اُتارا یعنی ۷ تو اب یہ ۲۷ ہوئے اسمین سے ۲۷ جو مقسوم علیہ تھا ایکبار نکلا اس اکو خارج قسمت اول کے داہنی جانب
تحریر کیا اس اکو پھر ۲۷ مین ضرب دیکر مقسوم کے نیچے لکھا اور عمل تفریق جاری کیا ۲۷ مین سے ۲۷ گئے کچھ نہ رہا اور عمل بھی تمام ہو چکا

مقسوم

خارجِ قسمت ۱۱) ۲۹۷ (۲۷ مقسوم علیہ
۲۷
۲۷
۲۷

عملِ قسمت کے امتحان کا یہ قاعدہ ہے کہ خارج قسمت کی میزان کو مقسوم علیہ کی میزان مین ضرب دو حاصل
ضرب کی میزان اگر مقسوم کی میزان سے مطابق ہو تو غالباً عمل صحیح ہوگا چنانچہ

حاصل ضرب کی میزان

میزان خارج قسمت ۲ ۹ میزان مقسوم علیہ

مقسوم کی میزان

ہفتم عمل جذر جو عدد کہ اپنی ذات مین ضرب کیا جاتا ہی اہل حساب کی اصطلاح مین اُس کا نام جذر ہے
اور مساحت کی اصطلاح مین مربع اور جبر و مقابلہ کی اصطلاح مین مال کہتے ہین اے خردپرور یاد رکھو کہ
عدد دو قسم ہے مُنطَق اور اَصَمّ منطق وہ ہے کہ فی الحقیقت جذر رکھتا ہو اور اصم وہ ہی کہ فی الحقیقت جذر
نہ رکھتا ہو مگر تقریباً اور اُسکا قاعدہ یہ ہے کہ بائین طرف سے شروع کیا جاتا ہی اول جن عددون کا جذر نکالنا
منظور ہی اُنکو ایک سطر مین لکھو پھر اکائی پر ایک نقطہ دیکر ایک ایک عدد کے بعد علامت کے نقطے
لگاتے چلے جاؤ بس نقطہ یا آخر کے عدد پر تمام ہوگا یا عدد آخر کے ماقبل پر اب دیکھو کہ اگر آخر کے عدد پر نقطہ ہی
تو فقط وہی عدد لو اور جو اُسکے ماقبل پر ہے تو دونون کو ایک عدد مرکب تصور کرو پھر اُسکا جذر نکالکر نقطۂ آخر کے
اوپر لکھو اور اُسکو بنفسہ ضرب دیکر اُسکے مجذور مین سے تفریق کرو حاصل تفریق کو خط عرضی کے نیچے لکھو پھر اُسکے
بائین طرف ایک قوس دیکر اُس جذر کو جو نقطے پر لکھا ہے تضعیف کرکے اُس قوس مین لکھو اور اُسکو مقسوم علیہ قرار دیکر

داہنی طرف سے دو عدد حاصل تفریق پر اُتار و اور اُسکو مقسوم قرار دیکر خارج قسمت کو نقطۂ دوم پر لکھو یہ اعداد جذر کا جزو دوم ہے اب پہلے اسکو بنفسہ ضرب دیکر اُسکے نیچے لکھو اگر دہائی حاصل ہو تو یاد رکھو پھر اُسی عدد کو اُس عدد قوسی مین ضرب دیکر دہائی شامل کرلو اور اس حاصل ضرب کو اوپر کے عددون مین سے تفریق کرکے حاصل تفریق کے بائین جانب دوسری قوس کھینچو اور اوپر کے دونون عددون کی تضعیف اس قوس مین لکھکر مقسوم علیہ قرار دو اور مجذور مین سے دو عدد اور حاصل تفریق پر اُتار کر اُسکو مقسوم سمجھو خارج قسمت کو تیسرے نقطے پر لکھو اور آخر تک یہی عمل جاری کرو اگر کسر باقی نہ رہے تو جذر منطق ہے اور جو کسر بچے تو جذر اصم ہے اُسکا نسب نما اور شمار کنندہ بناؤ یعنی جذر کو دوچند کرکے اپنی طرف سے ایک عدد قانون کا اُسمین ملادو اور اُسکو نسب نما سمجھکر خط عرضی کے نیچے لکھو اور جو کچھ کسر باقی رہے ہو اُسکو اس خط عرضی کے اوپر لکھدو چنانچہ دونون صورتون مین اس عمل کی مثال یہ ہے

جذر منطق کی مثال

۹ ۷ ۴

۹ ۴ ۸ ۶ ۷ ۶

۸ ۱

۱۸ | ۱ ۳ ۸ ۶

۱ ۳ ۰ ۹

۱۹۴ | ۷ ۷ ۷ ۶

۷ ۷ ۷ ۶

× × × ×

جذر اصم کی مثال

۲ ۳ ۱

۵ ۳ ۷ ۴ ۲

۴

۴ | ۱ ۳ ۷

۱ ۲ ۹

۴۶ | ۸ ۴ ۲

۴ ۶ ۱

کسر ۳ ۸ ۱

شمار کنندہ ۳ ۸ ۱
نسب نما ۴ ۶ ۲

ہشتم اربعۂ متناسبہ یعنی تین عدد معلوم مین سے چوتھا عدد مجہول دریافت کرنا اسکا قاعدہ یہ ہے کہ اس حساب مین چار عدد ہوتے ہین پس جو نسبت کہ اوّل کو دوسرے کے ساتھ ہے وہی نسبت چوتھے کو تیسرے کے ساتھ ہے اگر تیسرا عدد معلوم نہو تو پہلے عدد کو چوتھے مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو دوسرے عدد پر قسمت کرو خارج قسمت تیسرا عدد مجہول ہوگا اور جو چوتھا عدد معلوم نہ ہو تو دوسرے اور تیسرے عدد کو باہم ضرب دیکر اوّل پر تقسیم کرو خارج قسمت چوتھا عدد مجہول ہوگا چنانچہ ایک چیز دس روپیہ کی چار سیر ہے تو پانچ روپیہ کی کتنی ہوگی اس مین تین عدد معلوم ہین یعنی ۱۰ اور ۴ - اور ۵ مگر چونکہ اسمین چوتھا عدد معلوم نہین اسواسطے دوسرے عدد کو تیسرے عدد مین یعنی ۴ کو ۵ مین ضرب دیا ۲۰ ہوے اس حاصل ضرب کو عدد اوّل یعنی دس پر تقسیم کیا بیس مین سے دس دو مرتبہ نکلتے ہین یہی خارج قسمت یعنی ۲ دو مطلوب اور چوتھا عدد ہے اس سے ظاہر ہوا کہ پانچ روپیہ کی دو سیر ہوگی وعلی ہذا القیاس تیسرا عدد معلوم نہین چنانچہ اسی مثال کو ہم دوسرے طور پر بیان کرتے ہین جیسے دس روپیہ کی چار سیر تو کتنے کی دو سیر ہوگی یعنی اکو ۴ ہی ۱۰ کی ۲ ہوگی اب پہلے عدد کو چوتھے عدد مین ضرب دیکر دوسرے عدد پر قسمت کیا یعنے

عمل خطائین

دس کو دو مین ضرب دیکر چار پر بانٹا تو بیس مین سے پانچ حاصل ہوئے یہی پانچ مطلوب اور تیسرا عدد ہے
نہم **عمل خطائین** یعنی دو غلطیون مین سے تیسرا صحیح جواب حاصل کرنا اسکا یہ طریق ہی کہ اگر کوئی سائل سوال
کرے تو اپنے ذہن مین ایک عدد فرض کرکے اُسمین سے جواب تلاش کرو اگر موافق ہی تو فہو المراد ورنہ خطا واقع
ہوئی پس دیکھو کہ خطا کم ہے یا زیادہ اور اس عدد کو علٰحدہ تحریر کرکے جسقدر خطا واقع ہوئی ہی اُسکو بھی جُدا گانہ
لکھو اس عدد کا نام **مفروض اول** اور اس خطا کا نام **خطاے اول** ہے پھر دوبارہ ایک عدد فرض
کرکے اُسپر وہی عمل جاری کرو اگر موافق ہوا تو جواب حاصل ہے اور خطا واقع ہوئی تو دیکھنا چاہیے کہ زیادہ ہے
یا کم اور اس عدد کو علٰحدہ لکھو اور جسقدر خطا واقع ہوئی ہے اُسکو بھی جُدا تحریر کرو اس عدد کا نام **مفروض دوم**
اور خطا کا نام **خطاے دوم** ہے اب ان چارون مین سے سوال نکالنے کا یہ طریق ہے کہ مفروض اول کو
خطاے دوم مین ضرب دو حاصل ضرب کا نام **محفوظ اول** ہی اور مفروض دوم کو خطاے اول مین ضرب دو
حاصل ضرب کا نام **محفوظ ثانی** ہی اب غور کرو کہ اگر دونون خطائین ایک قسم کی ہین یعنی دونون کم ہین یا دونون
زیادہ تو اس صورت مین ایک خطا کو دوسری خطا مین سے تفریق کرو حاصل تفریق کا نام **فضل خطائین** ہے
اور ایک محفوظ مین سے دوسرے محفوظ کو تفریق کرو حاصل تفریق کا نام **فضل محفوظین** ہے پس فضل محفوظین کو
فضل خطائین پر قسمت کرو خارج قسمت جواب صحیح ہی اور جو خطائین مختلف ہین یعنی ایک کم اور ایک زیادہ تو
اس صورت مین دونون خطاؤن کو جمع کرو اور دونون محفوظون کو بھی جمع کرو اُسکا نام **مجموع خطائین** ہی اور اسکا
نام **مجموع محفوظین** پھر مجموع محفوظین کو مجموع خطائین پر قسمت کرو جو کچھ خارج قسمت ہو وہی عدد مطلوب ہی
مثلاً ہم تمھین بہت سہل مثال مین سمجھاتے ہین کہ دقت واقع نہو اسے خرد پرور بھلا وہ کونسا عدد ہے کہ اگر ہم اُسپر
پانچ زیادہ کرین تو چودہ ہوں پس ظاہر ہے کہ نو ہین مگر اس طریقے سے دریافت کرنا چاہتے ہین چنانچہ ہمنے آٹھ کو فرض
کیا اور اُسپر پانچ زیادہ کیے تو تیرہ ہوئے ہین چودہ درکار تھے ایک کی خطا واقع ہوئی آٹھ کا نام مفروض اول اور ایک کا
نام خطاے اول ہی اب ہمنے دوسرا عدد فرض کیا کہ دس ہی اسمین پانچ ملانے سے پندرہ ہوئے اور ہمین
چودہ ۱۴ درکار تھے پس ایک زیادہ ہو گیا اس صورت مین پھر ایک کی غلطی واقع ہوئی اُس دس کا نام مفروض
دوم اور اُس ایک کا نام خطاے دوم ہی اب ہمنے مفروض اول یعنی آٹھ کو خطاے دوم یعنی ایک مین ضرب دیا وہی
آٹھ حاصل ہوئے اسکا نام محفوظ اول ہی اور مفروض دوم یعنی دس کو خطاے دوم یعنی ایک مین ضرب دیا دس ۱۰
ہوئے اسکا نام محفوظ ثانی ہے چونکہ خطائین مختلف ہین یعنی ایک کم اور ایک زیادہ پس خطاؤن کو جمع کیا
دو ہوئے محفوظون کو جمع کیا اٹھارہ ہوئے ۱۸ کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت ۹ ہین یہی ہمارے
سوال کا جواب ہے یعنی ۹ پر ۵ زیادہ کرین گے تو ۱۴ ہو جائین گے مثال اسکی یہہ ہی سوال وہ کونسا

عدد ہی جسپر پانچ زیادہ کرو تو چودہ ہو جائین اب دیکھو کہ اس سوال کی تین صورتین ہین یا دونون خطائین باہم مختلف ہونگی جیسے ایک کم اور ایک زیادہ یا دونون زیادہ ہونگی اور یا دونون کم اس خطاے مختلف کا طریق علحدہ اور خطاے متجنس کا طور جداگانہ ہی چنانچہ

اس سوال کی پہلی صورت

مفروضِ اول	عملِ خطائین	خطاے اول	محفوظ اول	مفروض دوم	عملِ خطائین	خطاے دوم	محفوظ ثانی
۸	۵ ۸/۱۳	اکم	۸ ۱/۸	۱۰	۵ ۱۰/۱۵	ازائد	۱۰ ۱/۱۰

مجموعِ خطائین	خارج قسمت	مقسوم	مقسوم علیہ	مجموعِ محفوظین
۲	۹	۱۸	۲	۱۸
	وہذا المطلوب	مجموعِ محفوظین	مجموع خطائین	

اس سوال کی دوسری صورت

مفروض اول	عمل خطائین	خطاے اول	محفوظ اول	مفروض دوم	عمل خطائین	خطاے دوم	محفوظ دوم
۴	۵ ۴/۹	۵ کم	۴ ۲/۸	۷	۵ ۷/۱۴	۲ کم	۷ ۵/۳۵

فضل خطائین	خارج قسمت	مقسوم	مقسوم علیہ	فضل محفوظین
۵ ۲ ۳	۹	۲۷	۳	۳۵ ۸ ۲۷
	وہذا المطلوب	فضلِ محفوظین	فضل خطائین	

صورت اول مین خطاے مختلف کی مثال ہی اور صورت ثانی مین خطاے متجنس کی مثال ہی اور خطاے متجنس مین خواہ دونون کم ہون یا دونون زیادہ ہون اسی صورت سے عمل جاری کیا جائیگا ۵ ہم عمل عکس یعنی سوال کو الٹ کر سیدھا جواب حاصل کرنا اس عمل کو کبھی **تحلیل** اور کبھی تعاکس بھی کہتے ہین اسکا طریق یہ ہی کہ اگر کوئی کسی طرح کا پیچدار سوال کرے تو اُسکے بیان کو آخر حساب سے برعکس کرنا شروع کرو جہان جمع ہے وہان تفریق اور تفریق کی جگہ جمع اور قسمت ہو تو ضرب اور ضرب ہو تو قسمت اور تضعیف ہو تو تنصیف اور تنصیف ہو تو تضعیف اور مجذور ہو تو جذر اور جذر ہو تو مجذور وغیرہ عمل مین لاؤ جسوقت کہ عمل تمام ہوگا بیشک عدد مضمر حاصل ہو جائیگا چنانچہ اُسکی مثال یہ ہے مثلاً وہ کونسا عدد ہے کہ جسکو چار پر تقسیم کرکے پانچ مین ضرب دو اور حاصلِ ضرب کو تضعیف کرکے اُس مین دس اور جمع کر دو تو پچاس ہو جائین اب ہم نے پچاس مین سے دس تفریق کیے چالیس باقی رہے اُسکو تنصیف کیا بیس ہوئے بیس کو پانچ پر قسمت کیا چار حاصل ہوئے چار کو چار مین ضرب دینے سے سولہ ہوتے ہین یہی سائل کے سوال کا جواب ہی اسلیے کہ سولہ کو چار پر تقسیم کیا چار حاصل ہوئے ان چار کو پانچ مین ضرب دیا بیس ہوئے بیس کو دوچند کیا چالیس ہوئے دس اور جمع کیے تو پورے پچاس حاصل

ہو گئے وعلی ہذا القیاس اے خردپرور یہانتک ہمنے عدد صحیح کا بیان کیا اب کسرون کا بھی مختصر حال تمھین سمجھاتے ہین یاد رکھو کہ کسی چیز یا عدد صحیح کے کئی برابر حصون مین سے اگر ایک یا کئی حصے لیے جائین تو اسکو کسر کہین گے انھین دو رقمین لکھی جاتی ہین اُنکے لکھنے کا یہ طریق ہی کہ جتنے حصے اُس شے کے ہون اُنکو صورت کسر مین نسب نما اور مخرج کہتے ہین اور جتنے حصے انمین سے لین اُنکو شمار کنندہ اور کسر کے نام سے نامزد کرتے ہین ان دونون رقمون مین سے ایک چھوٹی لکیر کے نیچے نسب نما کو لکھتے ہین اور اُسکے اوپر شمار کنندہ کو تحریر کرتے ہین مثلاً $\frac{3}{4}$ ایک کسر ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدد صحیح چار حصون مین برابر تقسیم کیا گیا ہی اور ان چار حصون مین سے تین حصے لیے گئے ہین اس قسم کی کسرونکو کسور عام کہتے ہین اور جن کسرونکا نسب نما دس یا کوئی حاصل ضرب دس کا دس مین ہو وہ کسور اعشاریہ کہلاتے ہین اب سنو کہ کسور عام چھ قسمون پر منقسم ہے کسر واجب کسر غیر واجب کسر مفرد کسر مضاف کسر مرکب کسر ملتف اول کسر واجب وہ کسر ہے جسکا شمار کنندہ نسب نما سے کم ہو مثلاً $\frac{3}{5}$ $\frac{4}{7}$ $\frac{5}{8}$ وغیرہ دوم کسر غیر واجب وہ ہی جسمین شمار کنندہ نسب نما کے برابر ہو یا اُس سے زیادہ مثلاً $\frac{2}{2}$ $\frac{9}{7}$ $\frac{11}{8}$ وغیرہ سوم کسر مفرد وہ ہی جسمین صرف ایک شمار کنندہ اور ایک نسب نما ہو خواہ وہ کسر واجب ہو یا کسر غیر واجب مثلاً $\frac{5}{5}$ $\frac{8}{5}$ وغیرہ چہارم کسر مضاف وہ ہے جسمین کسر کی کسر ہو مثلاً $\frac{1}{4}$ کا $\frac{1}{4}$ یعنے چوتھائی کی چوتھائی اور $\frac{5}{7}$ کا $\frac{1}{2}$ کا $\frac{3}{4}$ یعنی ایک چیز کے پانچ ساتوین حصے کے نصف کی چوتھائی کی تین چوتھائی وغیرہ پنجم کسر مرکب وہ ہی جسمین عدد صحیح اور کسر بھی ہو مثلاً $7\frac{1}{2}$ اور $2\frac{1}{5}$ وغیرہ ششم کسر ملتف وہ ہے جسمین شمار کنندہ یا نسب نما دونون کسر ہو مثلاً $\frac{\frac{2}{3}}{4}$ جس سے ایک چیز کا چوتھا حصہ مراد نہین ہے بلکہ ایک چیز کے $\frac{2}{3}$ کی چوتھائی سے مراد ہے اسیطرح $\frac{2}{\frac{4}{5}}$ اور $\frac{\frac{3}{4}}{\frac{5}{6}}$ اور $\frac{\frac{3}{\frac{2}{5}}}{4}$ وغیرہ اور تحویل کسور اسکو کہتے ہین جسمین ایک نام یا ایک صورت کی کسر کو دوسرے نام یا دوسری صورت کی کسر مین بدلتے ہین اُسکا کام جمع اور تفریق اور ضرب اور تقسیم کسور مین پڑتا ہی غرضکہ فرزانۂ روزگار نے شہزادۂ خردپرور کو کسور عام کے سب قواعد بخوبی سمجھا دیے پھر فرمایا کہ کسور اعشاریہ وہ کسرین ہین جو دسوین حصون کی طرف منسوب ہین اس لیے کہ ان کسرونکا نسب نما دس یا سو یا ہزار وغیرہ ہوتا ہے بس جس کسر کا نسب نما دس ہوگا اُسکا شمار کنندہ دسوین حصو نسے منسوب ہوگا اور جسکا نسب نما سو ہو گا اُسکا شمار کنندہ دسوؤن کا دسوان ہو گا اور جسکا نسب نما ہزار ہو گا اُسکا شمار کنندہ دسوونکے دسوون کا دسوان ہو گا وعلی ہذا القیاس اور بعضے محاسبین انکو کسور عشراتی بھی کہتے ہین کیونکہ انکے نسب نما عشرات یعنی دہائیان ہوتی ہین غرضکہ کسر اعشاری ایک خاص قسم کی کسر ہوتی ہی جسکا نسب نما ہمیشہ دس یا دس کا دہ چند یعنی سو یا سو کا دہ چند یعنی ہزار یا ہزار کا دہ چند یعنی دس ہزار ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس لیکن یہ نسب نما لکھا نہین جاتا فقط شمار کنندہ ہی لکھدیا کرتے ہین اور

کسر کا بیان

کسور عامہ

کسور اعشاریہ

کسور اعشاریہ

شمار کنندہ کے بائین طرف ایک ہمزہ لکھدیتے ہین اسلیے کہ اگر کسور اعشاری مین شمار کنندہ کے اعداد معلوم ہون تو نسب نما بھی معلوم ہو سکتا ہی مثلاً شمار کنندہ مین اگر ایک ہی مرتبہ اکائی کا ہو جیساکہ ۳ تو اُسکے نسب نما مین ایک کے داہنی طرف ایک صفر ہوگا جیساکہ ۱۰ اور شمار کنندہ مین دو مرتبے ہون تو نسب نما مین دو صفر ہونگے مثلاً ۱۴ شمار کنندہ ہی تو ۱۰۰ نسب نما ہوگا اور اگر شمار کنندہ مین تین مرتبے ہون تو نسب نما مین بھی تین صفر ہونگے مثلاً اگر ۱۱۲ شمار کنندہ ہو تو ۱۰۰۰ نسب نما ہوگا وعلی ہذا القیاس اسلیے نسب نما کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہین صرف شمار کنندہ لکھدیا کرتے ہین اور شمار کنندہ کے اعداد سے بائین طرف ایک ہمزہ لکھدیتے ہین اور جو کوئی عدد صحیح ہو تو اُسکو ہمزہ کے بائین طرف لکھتے ہین مثلاً ۲ء سے مراد ہے کہ دو دسوین حصے اور ۱۲ء سے مراد ہی بارہ سووین حصے اور ۱۱۲ء سے مراد ہے ایکسو بارہ ہزاروین حصے وعلی ہذا القیاس اس بیان سے ثابت ہوا کہ کسور اعشاریہ کا نسب نما معلوم ہو تو شمار کنندہ خودبخود معلوم ہو جاتا ہی مثلاً اگر کسر اعشاری کا نسب نما ۱۰۰۰۰۰ ہو تو معلوم کرلین گے کہ اسکا شمار کنندہ پانچ مرتبے کا کوئی عدد ہوگا اسلیے کہ نسب نما مین جسقدر صفر ہونگے شمار کنندہ مین بھی اُسی قدر مرتبے ہونگے پس اگر چار سووین حصے کسور اعشاریہ مین لکھنے ہون تو اسطرح لکھین گے ۰۴ء کیونکہ سووین حصے کے لکھنے مین نسب نما ۱۰۰ لکھا جاتا ہی اسواسطے شمار کنندہ کے حسب قاعدہ دو مرتبے چاہیین پس دو مرتبے برابر کرنے کے واسطے چار کے بائین طرف ایک صفر دیکر ہمزہ بنانا چاہیے کیونکہ اگر چار کے داہنی طرف صفر لکھین تو چالیس وین حصے ہو جائین گے اور اگر تین ہزاروین حصے لکھنے منظور ہون تو اسطور پر ۰۰۳ء لکھے جائین گے اور پانچ دس ہزاروین لکھنے ہون تو اس طرح سے ۰۰۰۵ء لکھین گے وعلی ہذا القیاس اور اگر کسر اعشاری کے ساتھ صحیح اعداد بھی ہون تو اُنکو ہمزہ کے بائین طرف لکھو مثلاً ۱۴ عدد صحیح اور ۲۶ اعداد کسر کو اسطرح لکھین گے ۱۴ء۲۶ الغرض شہزادۂ روشن رائے نے کسور اعشاری کے تمام قاعدے یعنی جمع اور تفریق اور ضرب اور تقسیم اور کسور عام کی تحویل کسور اعشاریہ کی طرف اور کسور اعشاریہ متوالی خالص اور کسور اعشاریۂ متوالی مخلوطہ وغیرہ کا احوال بخوبی دلنشین کرلیا اور مقسوم علیہ اعظم کا طریقہ بھی معلوم ہوگیا کہ اعداد مفروضہ مین سے جو چھوٹا عدد ہو اُسپر بڑے عدد کو تقسیم کرو اور بڑے عدد مین سے جو باقی بچتا ہے اُسپر چھوٹے عدد کو جو پہلے مقسوم علیہ تھا تقسیم کرو اور جو باقی کو قسمت کرو اسی طرح ہر ایک پچھلے باقی پر پہلے باقی کو جو مقسوم علیہ ہو تقسیم کرتے چلے جاؤ اور جو باقی عدد پر پہلی باقی پوری تقسیم ہو سکے تو یہ اخیر مقسوم علیہ مقسوم علیہ اعظم ہوگا الحاصل جب کہ فرزانۂ روزگار علم وحساب کی تعلیم سے فرصت حاصل کرچکا تو فرمایا کہ اے خردپرور مہندسون نے سہولت و اختصار کے واسطے جمع و تفریق اور ضرب و تقسیم وغیرہ کے لیے علامات مقرر کی ہین اُنکے استعمال سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو مطلب چند سطور مین بیان ہوتا ہے وہی مدعا بوسیلۂ

علامات علم حساب

علاآمات ایک سطر مین ادا ہو سکتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ ان علامات کو خوب یاد رکھو اور استعمال مین لاؤ (۱) + یہ علامت **جمع** کی ہے جن عددون مین لکھتے ہین وہ باہم جمع کیے جاتے ہین مثلاً ۴ + ۵ + ۲ برابر ہین ۱۱ کے (۲) - یہ علامت **تفریق** کی ہو جب دو عددون مین لکھتے ہین تو یہ مراد ہوتی ہو کہ داہنی طرف کے عدد مین سے بائین طرف کے عدد کو نقصان کرو مثلاً ۹ - ۴ کا حاصل ۵ ہوگا اور (۳) × یہ علامت **ضرب** کی ہے جب دو یا زیادہ عددون مین آتی ہے تو یہ مراد ہوتی ہے کہ باہم ضرب کرو مثلاً ۴ × ۸ کا حاصل ۳۲ ہو اور ۲ + ۳ + ۴ کا حاصل ۲۴ ہو (۴) ÷ یہ علامت **تقسیم** کی ہو جب دو عددون مین آتی ہو تو اول کو دوسرے عدد پر قسمت کرتی ہو مثلاً ۸ ÷ ۲ سے یہ مراد ہو کہ آٹھ کو دو پر قسمت کرو اور ایک خط عرضی کے اوپر اور نیچے دو عدد اس طور پر لکھین $\frac{۸}{۲}$ تو اسکے بھی یہی معنے ہین کہ اوپر کا عدد مقسوم اور نیچے کا مقسوم علیہ ہے (۵) = یہ علامت **مساوات** کی ہو جن عددون مین آتی ہو وہ عدد مساوی سمجھے جاتے ہین مثلاً ۲ + ۴ = ۸ یعنی دو ضرب دیے ہوئے چار مین برابر ہین آٹھ کے (۶) : : : : یہ علامت **تناسب** کی ہے جن عددون مین آتی ہو وہ عدد متناسب ہوتے ہین یعنے اول کو دوسرے سے وہ نسبت ہو جو تیسرے کو چوتھے سے مثلاً ۴ : ۲ : : ۸ : ۴ لکھتے ہین (۷) √ یا ✓ یہ علامت **جذر** کی ہو جس عدد کے اوپر یہ علامت ہوتی ہو اُس کا جذر نکالا جاتا ہے مثلاً √۱۶ برابر ہے ۴ کے کیونکہ ۴ + ۴ = ۱۶ (۸) ∛ یہ علامت جزرالکعب کی ہو جس عدد کے اوپر ہوتی ہو اُسکا وہ عدد نکالا جاتا ہو جسکو تین بار باہم ضرب کرنے سے وہ عدد پیدا ہو جائے مثلاً ∛۲۷ برابر ہو ۳ کے یعنی تین کو تین مین ضرب دیا نو ہوئے نو کو تین مین ضرب دیا ستائیس ہوئے کیونکہ ۳ × ۳ × ۳ = ۲۷ (۹) > اس علامت کو بڑا ہے پڑھتے ہین مثلاً ۳ > ۲ یعنی ۳ بڑا ہے ۲ سے (۱۰) < اس علامت کو چھوٹا ہو پڑھتے ہین مثلاً ۲ < ۳ یعنی ۲ چھوٹا ہو ۳ سے (۱۱) ــ اور ( ) اور { } اُنکو **خطوط وحدانی** کہتے ہین یہ خطوط خط قوسی کے قائم مقام بھی سمجھے جاتے ہین الغرض جب کہ علامات حساب سے فرصت پائی تو مساحت کی طرف متوجہ ہوئے اور شہزادۂ خردہ برکو قواعد و ضوابط **علم مساحت** سے آگاہ کرنے کا وقت آیا دانائے ہوشیار یعنی فرزانۂ روزگار نے ارشاد فرمایا کہ **پیمائش** کی دو صورتین ہین یونانیون کا علحدہ طور ہے اور فرنگستانیون کا جداگانہ طریق یونان والون کا یہ قاعدہ ہو کہ خط اور سطح اور جسم سے بحث کرتے ہین **خط** ایک درازی کا نام ہے وہ دو قسم ہو مستقیم اور غیر مستقیم **مستقیم** مفروضہ دو نقطون مین سب سے چھوٹا خط ہوتا ہے اور جہان کہین صرف خط کا لفظ مذکور ہو وہان یہی خط مستقیم سے مراد ہو اور اہل مساحت کی اصطلاح مین خط مستقیم کے دس نام مشہور ہین **ضلع ساق مسقط الحجر عمود قاعدہ جانب قطر وتر سہم ارتفاع** انمین سے ہر اسم ایک موقع کے لیے مخصوص ہو اور جو دو خط ایسے ہون کہ اُنکو

علم مساحت کا بیان

جہانتک لیجاؤ اور وہ آپسمین نہ ملین تو **متوازی** کہتے ہین اور **غیر مستقیم** دو قسم ہے پرگاری اور غیر پرگاری مگر غیر پرگاری سے کچھ بحث نہین ہی اور **سطح** دو قسم ہے مستوی اور غیر مستوی سطح **مستوی** وہ ہی کہ اوپر جسقدر خط مستقیم کھینچین وہ سب ہر مقام پر اُس سے برابر ملے رہین کہین نشیب و فراز واقع نہو اور **غیر مستوی** اُسکے برخلاف ہی یاد رکھو کہ سب شکلین سطح پر قائم کیجاتی ہین اور جسم کی یہ صفت ہی کہ وہ **طول** اور **عرض** اور **عمق** رکھتا ہو اُسکی بھی مختلف شکلین ہوتی ہین اول ہم اُن شکلونکا بیان کرتے ہین جو مسطح قائم کیجاتی ہین اُنکی صورتین بھی تمھین دکھلاتے ہین اور ہر شکل پر شمار کا ہندسہ دیکر نام لکھتے جاتے ہین کہ تم خاطر خواہ اُنکو سمجھ لو اگر سطح پر ایک خط پرکاری محیط ہو اُس سطح کو دائرہ اور اس خط محیط کو مستدیر اور اُس نقطے کو جو دائرہ کے وسط حقیقی مین ہوتا ہی مرکز اور جو خط مستقیم کہ محیط سے مرکز تک جاتے ہین اُنکو نصف قطر اور جو خط مستقیم کہ دائرہ کو دو ٹکڑے کرتا ہی اُسکو وتر اور جو وتر کہ مرکز پر سے گذرتا ہے اُسکو قطر اور جو خط کہ نصف وتر سے نصف قوس تک آتا ہی اُسکو سہم کہتے ہین اور جو شکل دائرہ کی ایک قوس اور دو نصف قطر سے محیط ہو پس اگر وہ قوس نصف دائرہ سے کم ہے تو اُس کو قطاع اصغر اور زیادہ ہی تو قطاع اکبر کہین گے اور جو شکل دو قوس دائرہ سے اسطرح محیط ہو کہ دونون کی پشت ایک جانب ہے اگر نصف دائرہ سے زیادہ نہین تو ہلالی اور زیادہ ہین تو نعلی کہین گے اور جو دو قوسین اسطرح محیط ہون کہ دونون کی پشت ایک طرف نہو پس جو وہ دونون نصف دائرہ سے کم ہین تو اُنکو اہلیجی اور دونون زیادہ ہین تو شلجمی کہین گے ان دونون شکلون مین دو دو قطر ہوتے ہین اطول اور اقصر چنانچہ یہ آٹھون شکلین گردش پرگاری سے متعلق ہین اور ہر ایک کا نام جُدا جُدا ہی

۴ قطاع اکبر　۳ قطاع اصغر　۲ مستدیر　۱

وتر

۸　۷　۶ نعلی　۵ ہلالی

اہلیجی

اور جو سطح پر تین خط باہم محیط ہون اُنکو مثلث کہتے ہین اور مثلث کے تینون خطون مین سے ہر خط کا نام ضلع ہی اور

ہر ضلع کو بہ نسبت دوسرے ضلعون کے قاعدہ اور دوسرے ضلعونکو بہ نسبت قاعدے کے ساقین کہتے ہین اور
کچھ خاص مثلث ہی کے خطوط کو اضلاع نہین کہتے بلکہ جو شکل خطوط مستقیمہ سے محیط ہوگی اُسکے خطوط محیطہ کو اضلاع
کہینگے اور مثلث باعتبار اضلاع کے تین قسم ہو اول متساوی الاضلاع جسکے تینون ضلع برابر ہون دوم متساوی الساقین
جسکے دو ضلع برابر ہون اور تیسرا کم یا زیادہ سوم مختلف الاضلاع جسکے تینون ضلع باہم برابر نہون اور مثلث
باعتبار زاویہ بھی تین قسم ہے اول قائم الزاویہ جسکے تینون زاویون مین سے ایک زاویہ قائمہ ہو اور باقی حادہ ہون
دوم منفرج الزاویہ جسکا ایک زاویہ کشادہ ہو اور دو زاویہ حادہ ہون سوم حاد الزوایا جس کے تینون زاویے
حادہ یعنی تنگ ہون آسے خرد پرور جبکہ ایک خط مستقیم کسی دوسرے خط مستقیم پر واقع ہو تو جس مقام پر وہ خط ملتا ہے
وہان دو گوشے پیدا ہوتے ہین اُنکو زاویہ کہتے ہین پس اگر دونون زاویے برابر ہین تو دونون کو قائمہ کہین گے
اور اُن دونون خطونکو ایک دوسرے پر عمود چنانچہ اور جو دونون زاویے کم و بیش ہون تو
جو فراخ ہو اُسکو منفرجہ اور جو تنگ ہو اُسکو حادہ کہین گے چنانچہ منفرجہ حادہ اور مثلث کی یہ سات شکلین ہین

اشکال مثلث

١ متساوی الاضلاع حاد الزوایا
٢ متساوی الساقین قائم الزاویہ
٣ متساوی الساقین منفرج الزاویہ
٤ متساوی الساقین حاد الزوایا
٥ مختلف الاضلاع منفرج الزاویہ
٦ مختلف الاضلاع قائم الزاویہ
٧ مختلف الاضلاع حاد الزوایا

اور جو شکلین چار ضلعون سے مرتب کیجاتی ہین اُنکو ذوار بعۃ الاضلاع کہتے ہین اور وہ شمار مین چھ ہین اُنکی صورت یہ ہے

اشکال مربع

١ مربع
٢ مستطیل
٣ معین
٤ شبیہ بالمعین
٥ ذو الزنقہ
٦ ذو الزنقین

اشکال کثیر الاضلاع

اور جو شکلین زیادہ چار ضلعون سے بنتی ہین اُنکو کثیر الاضلاع کہتے ہین چنانچہ وہ شکلین یہ ہین ـــ

۱ مخمس متساوی الاضلاع والزوایا

۲ مسدس متساوی الاضلاع والزوایا

۳ مسبع متساوی الاضلاع والزوایا

۴ مثمن متساوی الاضلاع والزوایا

۵ متسع متساوی الاضلاع والزوایا

۶ معشر متساوی الاضلاع والزوایا

۷ ذو احدی عشرہ قاعدہ متساوی الاضلاع والزوایا

۸ ذو اثنی عشرہ قاعدہ متساوی الاضلاع

۹ مخمس متساوی الاضلاع مختلف الزوایا

۱۰ مسدس متساوی الاضلاع مختلف الزوایا

اشکال مختلف الاضلاع

اگر ان شکلون کے اضلاع وزوایا برابر نہونگے تو ہر ایک شکل کا نام بھی مل جائیگا چنانچہ مخمس کو ذو خمستہ الاضلاع اور مسدس کو ذو الستہ الاضلاع کہینگے وعلی ہذا القیاس

۱ ذو خمستہ الاضلاع

۲ ذو ستہ الاضلاع

متساوی الزوایا

اور بعض کثیر الاضلاع شکلین ایک اسم خاص کے ساتھ موسوم ہین جیسے مطبّل اور مُدرّج اور ذوالشرف

اور ان مین سے ہر شکل مین کئی کئی شکلین مشتمل ہین چنانچہ اُنکی صورت یہ ہے

۱ مطبّل

مُدرّج

ذُوالشرف

آب جسم کی کیفیت سنو جسم خواہ منجمد ہو یا رقیق اُسکو کہتے ہین کہ جسمین یہ چھ صفتین موجود ہون اول ابعاد ثلثہ یعنی طول اور عرض اور عمق تینون چیزین پائی جائین دیکھو پہاڑ اور دانہ خشخاش کی صورت مین بڑا اختلاف ہو مگر ہر ایک تھوڑا یا بہت عرض و طول اور عمق تینون چیزین رکھتا ہے اسی طرح سب جسمون کو تصور کرو طول و عرض لمبائی اور چوڑائی کا نام ہے عمق گہرائی کو کہتے ہین اور حقیقت مین عمق اور بلندی ایک ہی شے ہو لیکن بلحاظ موقع کے مختلف ہے یعنی اگر کسی شے کو نیچے سے اوپر کو دیکھو تو اُسکو بلندی اور اوپر سے نیچے کو خیال کرو تو عمق کہین گے دوم شکل یعنے ہر جسم لمبائی اور چوڑائی اور موٹائی رکھتا ہو اس سبب سے تھوڑی یا بہت جگہ ضرور گھیرے گا اس کا نام شکل ہے اور سطح مین صرف طول و عرض ہوتا ہے عمق نہین ہوتا سوم امتناع تداخل یعنی جسم کی خاصیت ہو کہ جسکے ہونے سے ایک جگہ یا ایک ہی وقت مین دو چیزین نہین رہ سکتین بلکہ ایک شے دوسری شے کو ضرور دفع کرکے اپنی جگہ نکالے گی اور جو شے متخلل ہوگی اُسمین دوسری چیز کے داخل ہونے سے جسامت زیادہ ہو جائیگی اگر زیادہ نہ ہوگی تو مسامات کے سبب سے وہ جسم دب جائیگا اس صورت مین حجم بدستور رہتا ہو یا کم ہو جاتا ہے چہارم عدم تحرک یا مزاحمت یعنی جسم ساکن بغیر حرکت دینے کے خود بخود متحرک نہین ہو سکتا ہو اور اسکے برعکس جسم متحرک بدون ٹھہرانے کے آپ ہی آپ ٹھہر سکتا ہو اور جس متحرک شی کو کوئی نہین روکتا اُسکو ہوا روکتی ہو پنجم قبول قسمت یعنی ہر جسم کے لاانتہا حصے ہو سکتے ہین چنانچہ کسی جسم کو اگر ذرا ذرا سے حصوں پر تقسیم کرین پھر بھی اُس کا ہر حصہ عمدہ آلات تقسیم کے ذریعہ سے قسمت پذیر ہو سکتا ہے ششم کشش اور وہ دو قسم ہے اوّل کشش اتصال دوم کشش ثقل کشش اتصال وہ ہے جس کے باعث جسم کے اجزا ایک دوسرے کو جذب کرتے ہین اور باہم نزدیک آجاتے ہین چنانچہ جسم بے انتہا جزون سے مجتمع ہو اُنمین کا ہر جزو کشش کی طاقت رکھتا ہے ایک دوسرے کو علحدہ نہین ہونے دیتا اگر یہ قوت نہ ہوتی تو کشش ثقل کے سبب سے جسم ٹکڑے ٹکڑے اور ذرے ذرے ہو کر ہموار زمین ہو جاتی نہ کسیطرح کی عمارت بن سکتی نہ کسی قسم کا برتن وغیرہ اور نہ کوئی اوزار درست ہو سکتا بلکہ انسان و حیوان کا جسم بھی صحیح و سالم نہ رہ سکتا اور یاد رکھو کہ کشش اتصال سب جسمون مین برابر نہین کسی مین کم کسی مین زیادہ ہو اور اجسام کی نرمی و سختی کا بھی یہی سبب ہو کہ جس شی مین کشش اتصالی زیادہ ہو وہ سخت ہوگی اور جسمین کم ہو وہ نرم اور کشش ثقل سے کشش اجسام مراد ہو جس سے ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچتا ہو جیسے زمین اور پہاڑ وغیرہ یعنی جسطرح کشش اتصال کی خاصیت سے ہر جسم کے اجزا آپسمین کشش کرتے ہین اسیطرح سے کشش ثقل کی خاصیت سے ہر جسم کے اجزا آپسمین کشش کرتے ہین مثلاً آفتاب زمین کو کھینچتا ہے اور زمین آفتاب کو اور اگر کوئی شی اوپر کو پھینکو تو باعث کشش زمین کے نیچے کو گر پڑتی ہے اور اجسام کا وزن بھی کشش زمین کے باعث سے ہو اس لیے کہ جب کسی جسم کو اُٹھاؤ تو وہ کشش ثقل کی قوت سے زمین کیجانب حرکت

جسم کی چھ صفات

ششم کشش کا بیان

کرنا چاہتا ہی اسی سبب سے ہاتھ پر بوجھ پڑتا ہی اور وہی جسم کا وزن ہی اور جسم ہلکے بھاری اسلیے ہوتے ہین کہ جسقدر جسم بڑا ہوتا ہے اُسی قدر زمین زیادہ طاقت کرتی ہی اسے خرد پرور اجسام پرکاری کی چند مختلف صورتین ہین چنانچہ ہر طرف سے مطابق دائرہ پرکاری سے جو گول جسم ہوگا اُسکو کرہ اور نصف کرے کو دائرۂ عظیمہ اور نصف سے کم یا زیادہ ہو تو دائرۂ صغیرہ اور کرے کے بیچ مین جو نقطہ ہوتا ہے اُسکو مرکز کرہ کہتے ہین اور جو کوئی جسم چھ مربع متساوی سے بنایا جاتا ہے اُسکو مکعب کہتے ہین اور جو شکل ستون کی صورت ہو جسکے دونون کنارے دو برابر کے دائرہ مسطح پر تمام ہون اُسکو اسطوانہ کہتے ہین اور جو شکل ایک طرف سے دائرہ پر تمام ہو اور دوسری جانب ایک نقطے پر گاجر کی صورت تو اُسکو مخروط مستدیرہ کہینگے اور جو اسطوانہ یا مخروط مین مثلث یا مربع وغیرہ کی طرح ضلع مساوی پائے جائین تو اُنکا نام اسطوانہ مضلعہ یا مخروط مضلعہ کہتے ہین اور اُنمین ہر ایک شکل قائمہ اور مائلہ ہوگی چنانچہ اُن شکلونکی صورتین اِن نقشون سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہین

نقشہ اشکال اجسام پرکاری

۱۱ قاعدہ مخروطہ مستدیر ناقص قائمہ

۱۲ قاعدہ مخروطہ مستدیر ناقص مائلہ

۱۳ اسطوانہ مضلعہ قائمہ ناقص

۱۴ اسطوانہ مضلعہ مائلہ ناقص

۱۵ مخروط مضلعہ قائمہ

۱۶ مخروط مضلعہ مائلہ

جبکہ شہزادہ والاخر دان شکلون سے بخوبی واقف وآگاہ ہوگیا تو معلم علوم نے ہر شکل کا قاعدہ مساحت وپیمائش اور رقبہ وغیرہ کا عمدہ طور وطریق یاد دلوادیا اور سمجھادیا کہ آٹھ جو کا ایک اُنگل اور تین انگل کی ایک گرہ اور آٹھ گرہ کا ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کا ایک گز اور تین ہندوستانی گز کا ایک گٹھہ اور بیس گٹھے کی ایک ہندوستانی جریب ہوتی ہے اور یاد رکھو کہ اگر حاملہ عورت پانی کا گھڑا سر پر اور لڑکا گود مین سیلے ہوئے چلے تو اُس کے ساڑھے تین قدم زمین پر رکھنے سے ایک گٹھہ حاصل ہوتا ہے اور ایسے بیس گٹھے کی ایک جریب اور جریب کو جریب مین ضرب دینے سے بیگھہ اور جریب کو گٹھون مین ضرب دینے سے بسوہ اور گٹھو نکو گٹھون مین ضرب دینے سے بسوانسی حاصل ہوتی ہو اور بسوانسی کا بیسوان حصہ کچوانسی اور کچوانسی کا بیسوان حصہ انسوانسی کہلاتا ہے مگر پیمائش مین اکثر بسوانسی تک لکھتے ہین کچوانسی اور انسوانسی کچھ نہین لکھتے اور یاد رکھو کہ ہندوستانی پیمائش کا گز انگریزی گز سے تین انچھ بڑا ہوتا ہے انگریزی پیمائش کا حساب اس قاعدہ پر ہے کہ تین جو کا ایک انچھ بارہ انچھ کا ایک فٹ تین فٹ کا ایک گز ساڑھے پانچ گز کا ایک پول چالیس پول کا ایک فرلانگ آٹھ فرلانگ کا ایک میل ہوتا ہے اور ا اور ب کے درمیان جو خط ہے اتنی ہی ایک انچھ کی لمبائی ہوتی ا———ب انگل کی ناپ آٹھ جو پیٹے سے پیٹا لاکر اور انچھ کی ناپ تین جو کھڑے نوک سے نوک ملاکر رکھتے ہین اور انگریزی جریب

آلات پیمائش کا بیان

سو فیٹ کی عمدہ ہوتی ہی اسمین ایک ایک فٹ کی سو کڑیان ہوتی ہین اور خط جریب مین عمود قائم کرنے کیلیے **کراس اسٹاف** ایک قسم کا انگریزی آلہ ہی اس صورت پر کہ ایک لکڑی کی گول لاٹھی پر جو قریب چار فٹ کے لمبی اور سیدھی ہوتی ہی اور اسکے نیچے کے سرے پر لوہا جڑا ہوتا ہی ایک تختہ مربع نصب کیا جاتا ہی اور اُسپر دو لکیرین کندہ ہوتی ہین جیسے اس شکل سے ظاہر ہے

کراس اسٹاف کا نقشہ

یہ دونون قطر مربع **ا ب س د** مین باہم ایک دوسرے پر عمود ہین علیٰ ہذا القیاس **پریمبولیٹر** یعنی **کوس** پہیہ جسکے وسیلے سے بغیر جریب کے بُعد مسافت دریافت ہو جاتا ہے چنانچہ اسکی شکل یہ ہے

پریمبولیٹر کا نقشہ

ا ب د ایک لکڑی کا پہیہ ہی اسکا محیط آٹھ فیٹ اور تین انچ کے برابر **ر ص** پیتل کی لاٹھیان جو اندر سے پولی ہوتی ہین اُس پہیے کے مرکز پر جڑی ہوئی ہین **س** پیتل کی ایک ڈبیہ گھڑی کی صورت لگی ہوتی ہی اسمین تین دائرے منقسم ہین بڑا دائرہ ۲۲۰ حصون مین اور اُس سے چھوٹا ۴۰ حصونمین اور اُس سے چھوٹا ۸۰ حصون مین اسواسطے کہ ۲۲۰ گز کا ایک فرلانگ ہوتا ہے اور ایک فرلانگ مین ۴۰ پول اور آٹھ فرلانگ کا ایک میل ہوتا ہی جسوقت یہ پہیہ دس میل گردش کریگا اُسوقت ۸۰ فرلانگ پر سوئی ایک مرتبہ دورہ تمام کرتی ہے اور اسمین دو سوئیان ہین ایک بڑی اور دوسری چھوٹی غرضکہ آلات کے ذریعے سے انگریزی پیمائش بآسانی ہوا کرتی ہے

اور آلات پیمائش بہ کثرت ہین مگر اُن مین سے پرزمیٹک یعنی کمپاس اور پلین ٹیبل یعنی تختہ مسطح زیادہ تر مستعمل ہی کمپاس ایک بڑی ڈبیہ کی صورت ہوتا ہی اُسمین ایک قطب نما لگا رہتا ہی اُسکے نیچے ایک کاغذ پر ایک دائرہ ۳۶۰ درجون پر منقسم ہوتا ہی اور درجون کی گنتی نقطہ شمال سے شروع ہوتی ہی یعنی شمال سے مشرق تک ۹۰ درجے اور مشرق سے جنوب تک ۹۰ درجے اور جنوب سے مغرب تک ۹۰ درجے اور مغرب سے شمال تک ۹۰ درجے ہوتے ہین اس حساب سے نقطۂ شرق پر ۹۰ اور نقطۂ جنوب پر ۱۸۰ اور نقطۂ غرب پر ۲۷۰ اور نقطۂ شمال پر ۳۶۰ درجے ہونگے شکل اسکی یہ ہے

کمپاس کا نقشہ

دو پیتل کے دو ٹکڑے ہین اُنکے بیچ مین ایک باریک تار یا گھوڑی کی دُم کا بال لگا ہوا ہی اور ش ایک مستطیل آئینہ ہی یہ دونون ٹکڑے دو مع شیشہ ش اس ڈبیہ مین بذریعہ قبضونکے اس ترکیب سے جڑے ہین کہ پیمائش کے وقت کھڑے کیے جاتے ہین اور کمپاس کے ساتھ بند ہوتے ہین اُنکے مقابل دوسری طرف ایک شیشہ ج لگا ہی اسکے سوراخ مین آنکھ لگا کر دیکھتے ہین تو مقابل کا تار اور کاغذ کے درجے دونون ایک ساتھ نظر آتے ہین اور ش ایک قلعی کیا ہوا شیشہ ہی اور س کئی شیشے بے قلعی ہین کوئی سیاہ رنگ اور کوئی سبز رنگ اور کوئی سُرخ رنگ مگر انکا کام اُسوقت پڑتا ہی کہ جب آفتاب آنکھونکے مقابل ہو تو شعاع آفتاب کی تیزی کم ہو جائے پیمائش کے وقت کمپاس کو تپائی پر رکھتے ہین اور ا کی جگہ ایک پیچ لگا ہی اُسکے سبب سے قطب نما کی حرکت کو جلد ساکن کر دیتے ہین اور پلین ٹیبل ایک طرح کا آلہ ہی جسکے وسیلے سے پیمائش کے وقت نقشہ بھی بنتا جاتا ہی یہ ایک لکڑی کا تختہ قریب ایک فٹ تین انچھ کے لمبا اور ایک فٹ چوڑا ہوتا ہی اُسکو نقشہ اُتارنے کے لیے تپائی پر چڑھاتے ہین چنانچہ اُسکی شکل یہ ہے

پلین ٹیبل کا نقشہ

ص تختہ مسطح ہو اور ک ایک دوسرا لکڑی کا ٹکڑا اُسپر رکھا ہو اُسکے دونون طرف وہ لکڑی یا پیتل کے دو کھڑے ٹکڑے لگے ہین اُن مین کھڑے دو سوراخ ہین اُنمین تار یا بال لگے ہوئے ہین ایک سرے پر ط ایک ڈبیہ درجہ نما ہی ہے اور اس تختے کی تپائی ہو اور اسکے اوپر جو ص ایک لکڑی کا ٹکڑا ہو وہ بیچ مین اسطرح جڑا ہوا ہو کہ چارون طرف گھوم سکتا ہو غرضکہ اسی طرح تھیوڈلیٹ اور ورنیر اور لیول وغیرہ بہت قسم کے آلات پیمائش انگریزی مین کام دیتے ہین اور کاغذ پر نقشہ بنانے کیواسطے بھی بہت آلات مفید مروج ہین چنانچہ اُنمین سے اکثر کی یہ صورتین ہوتی ہین

برگار قسم اول
برگار قسم دوم
ج
ص
خط کش
دائرہ کش
نوکدار سوئی
پنسل کا پرکار
ل
س
ن
ر
و
ع
ب
م
ک

آلات پیمائش کے نقشے

برگار شکل اول واسطے پیمائش فاصلے کے اسکیل یا پیمانہ وغیرہ پر سے کام مین آتی ہو اور برگار دوم واسطے کھینچنے ڈوریونکے اور کھینچنے بڑی قوسون کے جو چھوٹے دائرہ کش سے نہین کھنچ سکتین کارآمد ہو اور جسوقت دائرہ یا دائرہ کی قوس پنسل یا شیشے کی قلم سے کھینچتے ہین اُسوقت پرزہ اب کو نکالکر پرزۂ در کو وہان لگا دیتے ہین اور پرگار کی نوک ع کو دائرے کے مرکز پر جما کر دائرہ کھینچ لیتے ہین مگر جسوقت دائرہ سیاہی سے کھینچنا ہوتا ہو تو بجاے در کے پرزۂ ج س لگایا جاتا ہو اور یاد رکھو کہ پرزۂ در یا ج س سے سیاہی کا یا پنسل کا خط جب پیدا ہوگا کہ در کے سرے پر پنسل کا ٹکڑا لگایا جائیگا اور ج س کے سرے پر سیاہی بھری جائیگی جسوقت بہت بڑا دائرہ کھینچنا ہوتا ہو تو پرزہ ص ط کو برگار مین لگا کر اُسکے سرے پر در یا ج س لگایا جائیگا چھوٹے دائرونکے واسطے دائرہ کش ل ن کام مین آتا ہے اور خط کش سے سیدھے خط کھینچے جاتے ہین اور ایک چھوٹا دائرہ کش پنسل کا سب سے علحدہ ہوتا ہے اُس کے پرزۂ م ک مین جو ہمیشہ شامل رہتا ہو پنسل کا نوکدار ٹکڑا لگایا جاتا ہو انکے سوا کچھ اور بھی آلات ہین چنانچہ ایک طرح کا آلہ پیرلل رولر ہوتا ہو جسکے وسیلے سے خطوط متوازی جسقدر چاہو کھینچے جاتے ہین یہ آلہ دو مستطیل شکل کے پرزون سے بنایا جاتا ہو اور یہ پرزے یا آبنوس کی لکڑی کے ہوتے ہین یا ہاتھی دانت کے اور باہم دو پیتل کے پرزونکے ذریعہ سے جوڑے جاتے ہین چنانچہ شکل اسکی یہ ہے

پیرالل رولر کا نقشہ

اور پروٹریکٹر ایک قسم کا آلہ ہی جسکے وسیلے سے کسی خط پر نقطۂ مفروضہ سے کوئی زاویہ جسکا شمار درجے اور دقیقون پر منحصر ہے بنا سکتے ہین یہ آلہ دو قسم کا ہے ایک مستطیل دوسرا مدور اکثر مستطیل ہاتھی دانت کا اور گول پیتل کا ہوتا ہی مدور پروٹریکٹر پر درجون کا شمار ۱۰ ۲۰ ۳۰ وغیرہ ۳۶۰ تک مقرر رکھا ہی اور مستطیل پروٹریکٹر پر اکثر ایک طرف شمار ۱۰ سے ۱۸۰ تک اور دوسری جانب انچون اور انچ کے حصون مین منقسم ہوتی ہی دیکھو

مستطیل پروٹریکٹر

مدور پروٹریکٹر

انکے سوا ایک آلہ اور ہوتا ہے جسے سیکٹر کہتے ہین وہ اکثر ایک فٹ لمبا ہوتا ہی اور چھ چھ انچ کے دو لمبے پُرزون سے ملکر بنتا ہے یہ دونون پرزے ایک پیتل کے پرزے کے وسیلے سے ایک سرے پر جڑے

ہوے ہوتے ہین اس طرحسے کہ دونون اُس جوڑ پر پھر سکتے ہین نقشہ کشی کے لیے یہ آلہ بہت کام آتا ہو اور اسکے وسیلے سے سب چیزین نقشے کے اندر بن سکتی ہین اسپر چار اشکلین ہوتی ہین چنانچہ اسکی صورت یہ ہے

اب اور ج د دو ہاتھی دانت کے پرزے ہین اور رپیتل کا وہ پرزہ ہو جسمین اب اور ج د ایک دوسرے سے جڑے ہوے ہین اور علاوہ ازین پروپورشنیل کمپاس ایک قسم کی پرکار ہوتی ہے جسکے وسیلے سے خطون اور دائرون اور سطح اور جسم کو برابر حصون مین بانٹتے ہین یہ دو پرزے ب س اور ج ر ایک پیچ اسکے وسیلے سے ملے ہوے ہوتے ہین اس پیچ کے ساتھ ایک ٹکڑا پیتل کا ہمراہ لگا ہوتا ہو جسوقت پیچ کو

اور پھر ہلاتے ہین وہ بھی اُسکے ساتھ ہلتا ہی اس پرکار کی دونون ساقین ب س اور ج ر ہندسون پر منقسم ہوتے ہین اور جو نمبر ۲۱-۳۲-۴۳ وغیرہ لکھے ہوتے ہین

اور یاد رکھو کہ نقشون مین باغ اور تالاب اور جنگل اور پہاڑ اور شہر اور مکانات اور سڑک اور دریا وغیرہ کا رنگ شناخت کے واسطے جُدا جُدا مقرر ہے چنانچہ دیکھو

مکانات پختہ   مکانات خام   شہر پختہ   موضع   چاہ پختہ   چاہ خام

سڑک خام و پل   سڑک پختہ کنکر و پل   سڑک آہنی   نہر   دریا

ندی   باغ   درخت   جنگل   جھاڑی

گھاس   کھیت مزروعہ   جھیل   حوض   تالاب   اونچی زمین   پہاڑ

الحاصل اسی طرح جبر و مقابلہ اور علم ہندسہ اور اشکال ریاضی وغیرہ مین شہزادہ روشن دل نے بہرہ کامل حاصل کیا اور میعاد مقررہ بھی منقضی ہو گئی کہ حسب فرمانِ فیض نشان خسرو والاشان وہی وزیر دمشیر حاضر ہوا اور پیغام بادشاہی ادا کرکے دونون کو بصد عزت و جاہ اپنے ہمراہ محفل امتحان مین لے گیا

امتحان پنجم

مؤلف

خدا کے واسطے تشریف جلد لا ساقی ؎ کہ اب تو وقت تغافل نہین رہا ساقی
ترے لیے ہمہ تن چشم انتظار ہون مین ؎ کہ میری بزم مین خالی ہے تیری جا ساقی

جب دم خرد پرور عالی ہمم اور فرزانۂ روزگار فرخندہ شمیم مع شعور سخن رس رونق افروز بزم اقدس ہوئے عقل مجسم بہ کمال تکریم و تواضع پیش آیا اور زبان گوہر فشان سے ارشاد فرمایا کہ اے لخت جگر آجتک تم نے کیا پڑھا ہے ہمین بتاؤ شہزادۂ ہوشمند نے عرض کی کہ قبلہ و کعبہ اس بندۂ بے توقیر نے حساب اور مساحت اور جبر و مقابلہ اور ریاضی وغیرہ مین بریاضت شاقہ مداخلت بہم پہونچائی ہو اگر حضور کی مرضی مبارک مین آئے تو کوئی سوال استفسار فرمایئے بعونہ تعالیٰ خاکسار اسکا جواب خدمت معلیٰ مین مفصل گزارش کریگا بادشاہ نے فرمایا کہ جبر و مقابلہ کی کچھ تعریف بیان کرو خرد پرور نے عرض کی کہ بندہ پرور **جبر و مقابلہ** وہ شی ہو کہ جسکے وسیلے سے سوالات مجہول کا استخراج بآسانی ہو سکتا ہو **جبر** محاسبون کی اصطلاح مین زیادہ کرنے کا نام ہو اور **مقابلہ** کم کرنیکو کہتے ہین عدد مجہول کا نام شی فرض کیا جاتا ہو اور شی کو شی مین ضرب دینے سے مال اور مال کو شی مین ضرب دینے سے کعب اور کعب کو شی مین ضرب دینے سے مال مال اور مال مال کو شی مین ضرب دینے سے مال کعب اور مال کعب کو شی مین کعب کعب اور پھر مال مال الکعب اور مال کعب الکعب اور کعب کعب الکعب وغیرہ الی غیر النہایۃ حاصل ہوتا ہو یہ سب مراتب اسفل سے اعلیٰ کو جاتے ہین اسواسطے انکا نام **سلسلۂ مخارج و صعود** ہو اور برخلاف اسکے اجزا کا نام بھی جدا جدا ہو وہ ایسی کسرین ہین کہ یہ سلسلۂ صعود جنکا مخرج قرار دیا گیا ہو چنانچہ انکا نام جزء الشی اور جزء المال اور جزء الکعب اور جزء مال المال اور جزء مال الکعب اور جزء کعب الکعب اور جزء مال مال الکعب اور جزء مال کعب الکعب اور جزء کعب کعب الکعب ہو چونکہ یہ سب مراتب اعلیٰ سے اسفل کو رجوع کرتے ہین اسواسطے انکو **سلسلۂ اجزا و نزول** کہتے ہین اور جبر و مقابلہ مین جبکہ استثنا واقع ہوتا ہو تو مستثنیٰ کو ناقص اور مستثنیٰ منہ کو زائد خطاب دیتے ہین **استثنا** کی دو صورتین ہین اول یہ کہ اُس سے شی مجہول کو ناقص کرین جیسے (دس مین شی نہین) دوم یہ کہ شی مجہول مین سے عدد معلوم کو ناقص کرین جیسے (شی ہو مگر دس نہین) پس اگر زائد کو زائد مین یا ناقص کو ناقص مین ضرب دین تو ہمیشہ زائد حاصل ہوگا اور زائد کو ناقص مین یا ناقص کو زائد مین ضرب دین تو ہمیشہ ناقص حاصل ہوگا اور ہر عمل ہمیشہ **معادلہ** یعنی مساوات پر تمام ہوتا ہو اور جبر و مقابلہ مین صرف یہی امر غور طلب ہو کہ کس طریق سے مساوات نکالی جاتی ہو اسکا کوئی قانون کلی نہین مگر مسئلے مین جداگانہ قاعدہ

ہی محاسب کو حل سوالات کی مشق سے ملکہ حاصل ہو جاتا ہی کہ اپنی عقل سے سوال سائل مین تصرف کرکے معادلہ تک پہونچ جائے جبر و مقابلہ کے طریق پر عدد مجہولات کو استخراج کرنا ذہن ثاقب اور فکر بالغ اور فہم درست اور نظر تیز پر منحصر ہی حکماے متقدمین نے اسمین بہت کچھ غور کرکے چھہ مسئلے نکالے ہین وہ عدد اور اموال اور اشیاء پر مبنی ہین اور انمین تین مسئلہ **مفردات** کہلاتے ہین اور تین **مقترنات** مگر بعضے حکماے متاخرین چنانچہ عمر خیام و شرف الدین مسعود وغیرہ نے اور بھی چند مسائل کا آمد استخراج کیے ہین جسکا بیان بہت طول طویل ہی عقل مجسم نے فرمایا خیر اب ہم دو چار سوال کرتے ہین اُنکا جواب دو گے تو سمجھین گے کہ تم کچھ علم حساب سمجھتے ہو شہزادہ نے عرض کی بہت مبارک بادشاہ نے زبان حقائق بیان سے ارشاد کیا کہ اے خرد پرور **سوال** اتفاقاً ایک لشکر عظیم کسی دریاے زخار کے کنارے پر وارد ہوا عبور کا ارادہ تھا مگر جہاز اور ملاح کچھ نظر نہ آیا آخر کار بحسب ضرورت چند مقامات مختلف سے پانچ کشتیان جمع کرکے سب اُنمین سوار ہو گئے اس اثنا مین بباعث نہایت گرانباری کے ایک کشتی غرق آب ہونے لگی اُسوقت اسمین سے اکثر آدمی اُترے اور اُن چارون کشتیون مین پہلے جسقدر سوار تھے اُتنے ہی اور بھی جا بیٹھے اب اُن مین دوچند ہو گئے لتنے مین ناگاہ دوسری کشتی ڈوبنے لگی اُسمین سے بھی ان چارون کشتیون کے سوارون کے برابر اُتر کر ہر ایک مین جا بیٹھے اسی طرح تیسری اور چوتھی اور پانچوین کشتی پر کے سوارون مین بھی یہی صورت واقع ہوئی جبکہ پانچون کشتیان دوسرے کنارے پر جا پہونچین اور شمار کیا تو سب کشتیون مین آدمی برابر تھے پس بتاؤ کہ اول ہر کشتی مین کسقدر سوار ہوئے تھے اور پھر کیا کیا تغیر و تبدل ظہور مین آیا + خرد پرور دانشور نے کہا **جواب** اے پیر و مرشد برحق و اے قبلہ و کعبہ مطلق اسکے لیے ایک بہت عمدہ قاعدہ میرے خیال مین گذرا ہے یعنے جسقدر کشتیان ہون انکے شمار پر ایک فرضی عدد اور زیادہ کرکے کشتی اول کے سوار تصور فرمائیے پھر اُنکو مضاعف کرکے ایک کم کیجئے یہ دوسری کشتی کے سوار ہین اُنکو پھر دوچند کرکے ایک کم کرنیسے تیسری کشتی کے سوار دریافت ہوتے ہین اسیطرح ہر کشتی کے سوارونکو دوگنا کرکے انمین سے ایک کم کرتے جائین اس سے سوارونکی تعداد معلوم ہوتی جائیگی اس طریقے سے واضح و لائح ہوا کہ ارشاد حضور کے بموجب پانچ کشتیون مین سے اول کشتی مین چھہ سوار اور دوسری مین گیارہ اور تیسری مین اکیس اور چوتھی مین اکتالیس اور پانچوین مین اکاسی آدمی ہین سب ایکسو ساٹھ ہوئے اور آخر مین ہر کشتی پر چھتیس چھتیس برابر ہو گئے اس عمل کی یہ صورت ہے

وقت سواری	۶	۱۱	۲۱	۴۱	۸۱
مرتبۂ اول	۱۲	۲۲	۴۲	۸۲	۲
مرتبۂ دوم	۲۴	۴۴	۸۴	۴	۴
مرتبۂ سوم	۴۸	۸۸	۸	۸	۸
مرتبۂ چہارم	۹۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
مرتبۂ پنجم	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲

سوال

پھر شہر یار عرش وقار نے فرمایا کہ ای خرد پرور سوال بھلا ایک قلعہ مین چار برج ہین حسب اتفاق کسی غنیم نے بہر لشکر کشی کی
سردار قلعہ نے جب موقع گریز نہ پایا ہرایک کو سیم وزر عطا فرمایا اور سب کی تشفی اور اطمینان کرکے جنگ وجدال پر مستعد کیا
غنیم نے جس برج پر تھوڑے آدمی پائے اُسی طرف حملہ کیا حاکم نے مدد کیواسطے جسقدر فوج کہ اُس برج پر موجود تھی ہر برج پر سے
اُسیقدر وہان بھیجی اور وہ لوگ اپنی مقدار سے چوگنے ہو گئے اس سبب سے دشمن کو بھگا دیا چونکہ دوسرے برج پر فوج کم رہگئی تھی
اسواسطے دشمن نے اُس طرف رُخ کیا سردار قلعہ نے پھر تینون برجونسے اُس برج کی مدد کو اتنی ہی سپاہ روانہ کی جتنی وہان موجود تھی
غرضکہ تیسرے اور چوتھے برج پر بھی اسی صورت سے معاونت کی اور قلعہ سلامت بچا لیا اُسکے بعد جبکہ مالک نے شمار کیا
تو ہرایک برج پر برابر فوج پائی اب بیان کرو کہ قلعہ مین کتنے آدمیونکی جماعت تھی + خرد پرور نے گذارش کی جواب

جواب

اس کا قاعدہ کمترین کی رائے ناقص مین یہ آتا ہی کہ جو فرمان عالی کے موافق برجونکی تعداد چار ہی اسواسطے چار کو چار مین چار بار
ضرب کرینگے حاصل ضرب مردم قلعہ ہونگے یعنی اول مرتبہ ۴ کو ۴ مین ضرب دیا ۱۶ ہوئے دوسری مرتبہ ۱۶ کو ۴ مین ضرب دیا ۶۴
ہوئے تیسری مرتبہ ۶۴ کو ۴ مین ضرب دیا ۲۵۶ ہوئے چوتھی مرتبہ ۲۵۶ کو ۴ مین ضرب دیا ۱۰۲۴ ہوئے گویا یہ تعداد کل فوج
قلعہ کی ہی اور بصورت مساوی ہر برج پر ۲۵۶ ہوتے ہین اب اگر حضور کو مد نظر ہی کہ اوّل ہر برج پر کسقدر آدمی تھی اسکے دریافت کرنیکو
یہ قاعدہ جاری کرنا پڑا کہ دوسو چھپن ۲۵۶ پر اُسکی ایک چوتھائی یعنی ۶۴ زیادہ کیے تو ۳۲۰ ہوئے پھر دوبارہ اسکی چوتھائی یعنی ۸۰ اسپر زیادہ
کیے تو ۴۰۰ ہوئے پھر بار سوم اسکی چوتھائی یعنی ۱۰۰ اسپر زیادہ کیے تو ۵۰۰ ہوئے چوتھی بار جو اسکی چوتھائی ۱۲۵
حاصل ہوئی یہی تعداد مردم برج اول ہی اب اس سے پہلے جو ۱۰۰ چوتھائی تھی وہ اس ایکسو پچیس پر زیادہ کرنے سے ۲۲۵ ہوئے
یہ تعداد مردم برج دوم کی ہی پھر اس سے پہلے جو ۸۰ چوتھائی تھی اسپر زیادہ کرنیسے ۳۰۵ ہوتے ہین یہ تعداد مردم برج سوم کی ہی پھر
اس سے پہلے جو ۶۴ چوتھائی تھی اُسکو اسپر افزون کرنیسے ۳۶۹ ہوئے یہ تعداد مردم برج چہارم کی ہی اس صورت مین اگر
برج کم یا زیادہ ہون تو وہان بھی یہی قاعدہ جاری ہوسکتا ہی اور خاکسار نے اسقدر جو تقریر گزارش کی اُسکی توضیح
اس طرح سے آشکار ہی کہ تعداد کل ایکہزار چوبیس اور ہر برج پر بصورت مساوی دوسو چھپن آدمی تھی اس عمل کی یہ صورت ہوگی

	۱	۲	۳	۴
قسمتِ اول	۱۲۵ ۳۷۵	۲۲۵ ۱۲۵	۳۰۵ ۱۲۵	۳۶۹ ۱۲۵
قسمتِ دوم	۵۰۰ ۱۰۰	۱۰۰ ۳۰۰	۱۸۰ ۱۰۰	۲۴۴ ۱۰۰
قسمتِ سوم	۴۰۰ ۸۰	۴۰۰ ۸۰	۸۰ ۲۴۰	۱۴۴ ۸۰
قسمتِ چہارم	۳۲۰ ۶۴	۳۲۰ ۶۴	۳۲۰ ۶۴	۶۴ ۱۹۲
مساوی ہر برج	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶

سوال

پھر شاہنشاہِ فلک بارگاہ نے فرمایا کہ اے خرد پرور سوال ایک شخص نے بتقاضائے قضا انتقال کیا مگر وقت مرگ کچھ اولاد اور
دینار چھوڑ گیا اولاد نے وہ ترکہ اس طرح لوٹ لیا کہ اُنمین سے ایک لڑکا ایک دینار لیکر چلدیا اور دوسرا دو تیسرا تین چوتھا چار
وعلیٰ ہذا القیاس ہر ایک دوسرے سے ایک زیادہ لیگیا جب حاکم عادل کو خبر ہوئی اُسنے سب وہ دینار واپس لیکر از روے
انصاف اُنکو برابر برابر تقسیم کردیے اس صورت مین ہر ایک کو سات سات دینار مساوی پہونچے تم بتاؤ کہ اولاد کتنی تھی اور
دینار کسقدر تھے + خرد پرور نے جوابدیا

جواب

جواب اگرچہ یہ سوال جبر و مقابلہ اور خطائین کے ذریعے سے بھی حل ہو سکتا ہے مگر غلام
ایک سہل طریقہ عرض کرتا ہے وہ یہ ہے کہ خارج قسمت کو ہمیشہ تضعیف کر کے ایک کم کردینے سے جو باقی رہتا ہے وہ اولاد کی تعداد ہے
اور مقسوم علیہ کو خارج قسمت مین ضرب دینے سے جو مقسوم حاصل ہوتا ہے وہ دینار کا عدد ہے چنانچہ اس سوال مین
سات سات دینار تقسیم ہوئے اسواسطے سات کو دوچند کیا چودہ ہوے اُنمین سے ایک کم کیا تیرہ باقی رہے یہ ۱۳ کی
تعداد ہے اسکو ۷ مین ضرب دینے سے دینار کی مقدار معلوم ہوتی ہے یعنی اکانوے حاصل ہوئے یہی ۹۱ دینار تھے جو ۱۳

سوال

لڑکون کو برابر برابر ۷ پہونچے پھر خداوند تخت ہمایون بخت نے فرمایا کہ اے خرد پرور سوال ایک شخص کے پاس
اس قدر اشرفیان موجود ہین کہ وہ ایک آدمی کو یا دو کو یا تین کو یا چار کو غرضکہ دس آدمیونکو اسیطرح برابر برابر بانٹ دے
تو باہم سب حصے مساوی تقسیم ہوجائین اور کسر کہین واقع نہو بیان کرو کہ یہ تمام اشرفیان شمار مین کسقدر ہونگی + خرد پرور نے

جواب

کہا جواب یہ اشرفیان دو ہزار پانسو بیس ہین اسواسطے کہ یہی کسور نہ گانہ کا مخرج ہے اور عربی مین انکو مخرج کسور تسعہ
کہتے ہین عقل مجسم یہ تقریر دلپذیر سنکر نہایت محظوظ ہوا اور فرزانۂ روزگار کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کی توجہ
اور عنایت سے خرد پرور نے کمال کیا ہے ورنہ مصرعہ ما را بدین گیاہ ضعیف این گمان نبود + فرزانۂ روزگار نے
کہا کہ یہ سب کچھ آپکی بلند اقبالی اور تقدیر عالی کی فرخندہ فالی کا ثمرہ ہے حضرت آفریدگار جسپر نہایت مہربان ہوتا ہے
اُسکو فرزند سعادتمند اور دلبند بخت بلند عنایت فرماتا ہے اگرچہ اسی صورت چندمدت خرد پرور بجانب تحصیل علوم ہمت
مصروف رکھیگا تو البتہ کچھ ہو رہے گا شہزادۂ دانشور آداب بجا لایا پھر اہل انجمن کی طرف روے سخن کیا اور کہا

مخرج کسور تسعہ کا بیان

کہ صاحبو اگر کسی کو کوئی سوال مذکور خاطر ہو تو دریغ نکرے اس لیے کہ مین حاضر ہون اس اثنا مین ایک محاسب نے
سوال کیا کہ اے شہزادۂ بلند اقبال ابھی جو آپ نے فرمایا تھا کہ کسور تسعہ کا مخرج ۲۵۲۰ ہے یہ کس طریقے سے دریافت
ہو سکتا ہے خرد پرور نے کہا کہ اہل حرب نے یہ قاعدہ ایجاد کیا ہے کہ جس کسر کے نام مین حرف عین ہے اُنکو باہم ضرب کرنے سے
یہ اعداد حاصل ہوتے ہین اور وہ ربع اور سبع اور تسع اور عشر یعنی چہارم اور ہفتم اور نہم اور دہم ہین اول ہم نے
۴ کو ۷ مین ضرب دیا ۲۸ ہوئے پھر انکو ۹ مین ضرب کیا ۲۵۲ ہوئے پھر انکو ۱۰ مین ضرب دیا ۲۵۲۰ ہوئے اور
یہی اعداد ہمین درکار تھے مگر ایک قاعدہ بہت عمدہ ہے جس سے مخرج کسور تسعہ ایک خوبی کے ساتھ دریافت ہو سکتا ہے
یعنی ایک مہینے کے دنون کو ایک برس کے مہینون مین ضرب دیکر ایک ہفتے مین ضرب دینے سے مخرج کسور تسعہ معلوم ہوجاتا ہے

ماہ قمری وشمسی کا حال

چنانچہ مہینے کے ۳۰ دن کو ۱۲ مہینون مین ضرب دیا ۳۶۰ ہوئے اُنکو ہفتے کے ۷ دنونمین ضرب دینے سے ۲۵۲۰ ہوتے ہین وہو المطلوب ٭ اتنے مین ایک اور فضیلت پناہ فرمانے لگے کہ ای لختِ جگر شہریار وای نور نظر جہاندار بھلا آپ نے جوارشاد کیا کہ ایک مہینے کے تیس دن ہوتے ہین یہ کونسا مہینہ ہی ہمنے تو ہمیشہ برس کے تین سو پینسٹھ دن یا کم زیادہ سُنے ہین خرد پرور نے جوابدیا آپکو یہ تو معلوم ہوگا کہ مہینے دو طرح پر شمار کیے جاتے ہین ایک قمری دوسرا شمسی پس قمری مہینے کے دن فی الحقیقت ساڑھے اُنتیس اور کسرے زائد ہوتے ہین جب دو مہینے کے دن جمع کیے جاتے ہین تو کچھ کسر زیادہ اُنسٹھ روز شمار مین آتے ہین اسواسطے کسر کو قابل اعتبار نہین جانتے لہذا ایک مہینے کو تیس دن کا اور دوسرے کو اُنتیس دن کا قرار دیتے ہین اور کسر کے حساب سے ہر برس مین گیارہ دن زیادہ کر کے تیسرے برس ایک مہینا بڑھاکر ہندی مین اُسکو لوند کہتے ہین وعلےٰ ہذا القیاس جس قوم کے حساب مین دن یا مہینہ زیادہ ہوتا ہے وہ اُسکو ایک مہینے مین درج کر لیتے ہین اسیطرح ایک شمسی مہینے مین حرکت آفتاب کے اختلاف سے کبھی تیس دن کا مہینا ہوتا ہی کبھی کم کبھی زیادہ لیکن اہل فارس کے منجمین متاخرین نے ہر ماہ شمسی کو تیس تیس دن کا قرار دیا ہی اس نظر سے کہ اوراق تقویم مین جو منجمون کا سالانہ حساب مندرج ہوتا ہی کہین اختلاف واقع نہو جائے پس بحساب مذکور سال قمری تین سو چون روز اور ایکدن کے چھٹے حصے کا ہوتا ہی اور سال شمسی فی الحقیقت اہل فارس کے نزدیک تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کے ساتوین حصے کا ہوتا ہی لیکن منجمین متاخرین نے بباعث وجہ مذکور تین سو ساٹھ دن کا برس قرار دیا ہی اور پانچ روز جو زیادہ ہوتے ہین اُنکو آخر سال مین اضافہ کر کے خمسۂ مسترقہ کے نام سے نامزد کرتے ہین اور کسر کے واسطے چوتھے برس ایکدن زیادہ کر کے اُسکو کبیسہ کہتے ہین اس سبب سے تمکو خوب یاد رکھنا ضرور ہی کہ یہ قاعدہ مطابق مذہب اور اصطلاح متاخرین اہل فارس کے قرار دیا گیا ہی جبکہ شہزادۂ دانش پناہ یہ معلومات جدید بیان کر چکا ایک شخص نے اور یہ سوال کیا کہ کوئی مرد حاجتمند کچھ پھول تین درگاہونمین چڑھانے کو لیگیا جس درگاہ مین داخل ہوتا اُسکے پھول دو چند ہو جاتے اُس نے تینون درگاہونمین برابر چڑھائے اور کوئی پھول آخر مین باقی نرہا خرد پرور نے کہا کہ اس قسم کے سوال کو سیالہ کہتے ہین اسواسطے کہ اسکا جواب خاص ایک عدد پر موقوف نہین ہی چنانچہ ہم کہتے ہین کہ اس شخص کے پاس سات پھول تھے پہلی درگاہ مین جاتے ہی دوچند یعنی چودہ ہو گئے اُسنے آٹھ پھول اُس درگاہ پر چڑھائے چھ باقی رہے جب دوسری درگاہ مین گیا بارہ ہو گئے آٹھ چڑھائے چار بچے پھر تیسری درگاہ مین گیا چار کے آٹھ ہوئے وہان سب چڑھا دیے کچھ باقی نرہا اب سنو کہ اُسکے پاس چودہ پھول تھی پہلی درگاہ مین اٹھائیس ہوئے سولہ چڑھائے بارہ بچے دوسری درگاہ مین چوبیس ہوئے سولہ چڑھائے آٹھ بچے تیسری درگاہ مین پھر آٹھ کے سولہ ہوئے سب کے سب چڑھا دیے کچھ باقی نرہا پھر غور کرو کہ ۲۸ پھول تھے پہلی درگاہ مین ۵۶ ہوئے ۳۲ چڑھائے ۲۴ باقی رہے دوسری درگاہ مین ۴۸ ہوئے ۳۲ چڑھائے ۱۶ بچے تیسری درگاہ مین ۳۲ ہوئے سب چڑھا دیے کچھ

صناع ہنرمند کا حال

باقی نرہا غرضکہ اس عمل پر جبتک تضیف کا قاعدہ جاری کروگے بیشک ۲ مرتبہ سوال کا جواب حاصل ہوگا اور اس کا قاعدہ اصلی عمل عکس کے ذریعے سے حسب دلخواہ حاصل ہوتا ہو اتنے مین ایک شخص موسوم بہ صناع ہنرمند کہ ریاضی اور جبر مقابلہ مین بے عدیل تھا کہنے لگا کہ اے خرد پرور دانشور سوالات حساب تمنے بخوبی حل کیے اور ہر ایک جواب ایسا معقول دیا کہ سب چھوٹے بڑے سمجھ گئے اب فرمائیے کہ علم ہندسہ مین کس چیز سے بحث کیجاتی ہو شہزادۂ خرد پرور نے

علم ہندسہ کا بیان

کہا کہ اے صناع ہنرمند علوم ریاضی مین سے علم ہندسہ ایک عمدہ علم ہے اسکے عالم کو مہندس کہتے ہین ارشمیدس مہندس اول ہو بعد اسکے انیسونیسوس اور اُسکے پیچھے اقلیدس مگر یہ علم اقلیدس سے اسواسطے منسوب ہوا کہ اُس نے اسکے قواعد کی تکمیل کرکے ایک کتاب موسوم بہ تحریر اقلیدس تصنیف کی یہ کتاب اصل مین تیرہ مقالون پر مبنی تھی پھر دو مقالے اور بھی داخل ضمیمہ کیے گئے ہر مقالے مین اشکال متعددہ ہین کہ جنکا مجموعہ نسخہ حجاج کے مطابق ۴۶۶ چارسو چھیاسٹھ اور بحسب نسخہ ثابت ۴۷۶ چارسو چھتر شکلین ہین اور ان دونون نسخونکی ترتیب اشکال مین بھی خلاف ہے

حدود

اور ہر شکل ماقبل اپنی شکل مابعد سے ربط رکھتی ہے اس علم کی اصطلاحون مین سے اول حدود ہو اور حدود ہر مقالے کے جُداگانہ اور مختلف التعداد ہین اُنمین نقطہ اور خط اور زاویون سے بحث کیجاتی ہو نقطہ کو جزو لایتجزی قرار دیتے ہین اور خط کو ایک طول بلاعرض فرض کرتے ہین اور خط کی انتہا دو نقطونپر ہوتی ہو اور کچھ نقطہ اور خط اسی سے عبارت نہین کہ اُسکی صورت مرتسم ہو بلکہ خط اور نقطہ ہر جسم مین کہ جو طول اور عرض اور عمق رکھتا ہوگا یا جس

اصول موضوعہ

چیز مین اُنمین کی ایک چیز بھی پائی جائیگی ضرور موجود ہے دوم اس علم کی اصطلاح مین سے اصول موضوعہ ہو وہ تین ہین + اول یہ کہ ہمکو اختیار ہو کہ ایک نقطے سے دوسرے نقطے تک خط مستقیم کھینچین دوم خط مستقیم کو اُسکی سیدھ مین

علوم متعارفہ

دور تک بڑھا سکتے ہین سوم کسی نقطے کو مرکز فرض کرکے جا ہین جتنی دوری پر اُس سے دائرہ کھینچ سکتے ہین سوم اس علم کی اصطلاح مین سے علوم متعارفہ ہو یہ باتین ظاہر ہین جنکو سب لوگ جانتے ہین اُنکے ثابت کرنے مین دلیل کی حاجت نہین یہ شمار مین بارہ ہین اول جتنی چیزین ایک چیز کے برابر ہون وہ آپسمین سب برابر ہونگی دوم کئی چیزین جو برابر ہین اُنمین برابر چیزین جوڑنے سے کل بھی برابر ہونگی سوم برابر چیزون سے جو برابر چیزین گھٹائی جائین تو باقی بھی برابر ہونگی چہارم جو چیزین برابر نہون اُن مین اگر برابر چیزین جوڑین تو کُل بھی برابر نہونگی پنجم جو چیزین برابر نہین ہین اُنمین سے برابر چیزین گھٹانے سے باقی چیزین بھی برابر نہونگی ششم جتنی چیزین کسی ایک چیز سے دوچند ہونگی وہ سب آپسمین بھی برابر ہونگی ہفتم کئی چیزین جو ایک چیز معین کے نصف کے برابر ہون وہ آپسمین بھی برابر ہونگی ہشتم جو مقادیر آپسمین منطبق ہون یعنی برابر جگہ گھیرے ہون تو وہ برابر ہونگے نہم کوئی چیز کل اپنے جزو سے بڑی ہوتی ہو دہم دو مستقیم خطونسے جگہ نہین گھر سکتی ہو یازدہم زاویے قائمے باہم برابر ہوتے ہین دوازدہم اگر دو خطون پر ایک خط گرنے سے اندرونی زاویے ایک طرف اُسی خط کے چھوٹے ہون دو قائمے زاویونسے تو یہ دونون خط بڑھانے سے اُسطرف ملجائینگے جسطرف کے زاویے دو قائمونسے چھوٹے ہین

پس یہ بارہ علوم متعارفہ امور بدیہی ہین اسواسطے دلائل و براہین کی احتیاج نہین اور اصول موضوعہ کا ماننا اس علم کی ضروریات سے ہے اس لیے کہ انکو سب شخصون نے بالاتفاق مسائل ہندسیہ کے ثبوت کے لیے صحیح اور درست اور امر اختیاری فرض کر رکھا ہو اگرچہ اُنکا ثبوت چندان اس لیے نہین ہو ہر چند در اصل یہی تین اصول موضوعہ ہین مگر بعضے مہندسون نے کچھ اور اصول بھی اسمین شامل کیے ہین چنانچہ ایک یہ کہ نقطہ اور خط اور سطح اور خط مستقیم اور سطح مستوی اور دائرہ سب قبیل بدیہیات سے موجود ہین کوئی آدمی نفی پر حجت و اعتراض نہین کر سکتا دوسرے یہ کہ جس خط اور جس سطح پر چاہین نقطہ فرض کر لین تیسرے جس سطح پر چاہین خط فرض کر لین چوتھے نقطہ نقطے پر اور خط مستقیم خط مستقیم پر اور سطح مستوی سطح مستوی پر منطبق ہو جاتے ہین پانچوین دو خطون مین نقطہ اور دو سطحون مین خط مشترک ہوتا ہو یہ پانچون اصول موضوعہ ہین اسیطرح چند علوم متعارفہ بھی اسی طرز پر زیادہ شمار کیے جاتے ہین چنانچہ ایک یہ ہو کہ جن چیزونکی مساوات کا حال پیشتر سے معلوم نہ ہو پس جسوقت وہ برابر برابر زیادہ یا کم کیجائین اور بعد کم زیادہ ہونے کے دریافت ہو کہ وہ سب برابر ہین تو یقین کرنا چاہیے کہ وہ سب پیشتر ہی سے برابر تھین باقی علی ہذا القیاس غرضکہ انکے وسیلے سے شکلین ثابت کیجاتی ہین اور انکے حکم سے اختلاف وغیرہ دور ہوتا ہو صناع ہنرمند نے کہا کہ آپ نے بہت درست فرمایا علم ہندسہ کا اصل الاصول یہی ہو مگر اب مین چاہتا ہون کہ جر ثقیل کا کچھ حال بیان فرمائیے شہزادۂ خرد پرور نے ارشاد کیا کہ علم جر ثقیل اس سے عبارت ہو کہ بار گران وزن کو تھوڑے سے زور و قوت مین ایک جگہ سے دوسری جگہ سرکا دین یا پستی سے بلندی پر لیجائین یا اشیاے عظیم المقدار کو سہل طریق سے دبا کر افشردہ اور تنگ کرین یا بڑے بڑے پتھرون اور دوسری سخت و درشت چیزونکو آسان طریقونسے شگافتہ کرین چنانچہ حکمانے اس کام کو کہ قوت انسانی سے خارج ہو بآسانی سرانجام دینے کے لیے چند آلات مقرر کیے ہین جنکے ذریعے سے یہ کارہاے دشوار بسہل ترین وجوہ سرانجام پاتے ہین اے صناع ہنرمند پہلے یہ بات قابل غور ہے کہ ایک گھوڑے یا حیوان کو اُسوقت کام کرتے ہوے کہتے ہین جب کہ وہ بوجھ لے کر چلتا ہے یا جبکہ وہ کسی قسم کی کل کو حرکت دیتا ہو اور ایک دخانی کل کو اُسوقت کام کرتے ہوے کہتے ہین جبکہ وہ پانی اُٹھاتی ہو یا گاڑی کو آہنی سڑک پر لیجاتی ہو یا کسی اور طرح کی محنت جو حیوانون سے ہوتی ہو لیکن جبکہ وہ ذہن سے کام کرتا ہے تو وہ بشریت کا کام کرتا ہے اور جبکہ وہ صرف اپنے بدن ہی سے کام کرتا ہے تو وہ کام کرتا ہے جو کہ جر ثقیل سے تعلق رکھتا ہو یا وہ کام کرتا ہو جو کہ بخوبی ایک دخانی کل یا اور کسی قسم کی محنت سے ہو سکتا ہو اور علم جر ثقیل مین اسی کام سے مراد ہے جو انسان بدن سے کرتا ہو اور جب کوئی کام متعلق جر ثقیل کے ہوتا ہو تو ایک قوت یا مزاحمت اس فاصلے پر پڑتی ہو جسمین وہ زور و مزاحمت ہوتی ہو مثلاً جب آرہ سے کسی لکڑی کو چیرین گے تو اُس آرہ مین ایک زور لگایا جائے گا جسکے سبب سے آرہ حرکت کرے گا اور اُس لکڑی مین ایک مزاحمت پیدا ہو گی اب اگر کوئی زور آرہ پر لگایا جائے اور وہ نہ سرکے یا برخلاف اسکے آرہ بغیر کسی زور کے حرکت کرے تو صاف

جر ثقیل کا بیان

پیمانہ طاقت کا بیان

ظاہر ہے کہ ان دونون صورتون مین کچھ کام نہوگا اور جب کہ ایک آدمی ایک وزن سیڑھی پر لیجاتا ہو تو ہم کہتے ہین کہ وہ کچھ کام کرتا ہو اور جب کہ وہ اُسیر صرف بوجھ لیے کھڑا ہو تو اب وہ کچھ کام نہین کرتا ہو اسی لیے کام کرنے کیواسطے کچھ زور ہی نہین چاہیے بلکہ وہ زور کسی فاصلہ مین کچھ مسافت بھی طے کرے اور جو ہم یہ بات دریافت کرنی چاہین کہ دو مزدورون نے یا دو کلون نے ایک سے دوسرے کی بہ نسبت کس قدر کام کیا پس دیکھین گے کہ اگر دو آدمی ایک ہی بوجھ کو ایک ہی بلندی پر لیجائین تو کام اُنکا مساوی ہوگا اور اگر ایک اُن مین سے نصف وزن چوگنی بلندی پر لیجائے گا تو اُس کا کام دوسرے سے دوگنا آب سُنو کہ لمبائی ناپنے کیواسطے لمبائی کا پیمانہ او سطح ناپنے کے واسطے سطح کا پیمانہ اور وزن ناپنے کے واسطے وزن کا پیمانہ جسطرح مقرر ہے اسی طرح کام ناپنے کے واسطے کام کا پیمانہ بھی قرار دیا گیا ہے پیمانہ کام کا وہ محنت ہو جو واسطے اُٹھانے ایک پونڈ کے جسکو عربی مین رطل یعنی آدھ سیر کہتے ہین ایک فیٹ مین درکار ہو مثلاً ایک آدمی ایک پونڈ وزن ہاتھ مین لیکر ایک فیٹ اُٹھائے تو وہ ایک پیمانہ کام کا کرتا ہو وعلیٰ ہذا القیاس اب اگر چار پونڈ وزن ہاتھ مین لیکر پانچ فیٹ اُٹھائے تو وہ بیس پیمانے کام کے کرتا ہو اسواسطے چار پونڈ کے وزن مین اُس بلندی تک پانچ پیمانون کا چوگنا کام یعنی بیس پیمانہ کام کریگا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وزن مذکور کو پونڈون مین لاکر اور اُس فاصلے کو فیٹ بناکر ان پونڈون اور فٹونکو باہم ضرب کرلین تو اُس کام کے پیمانون کی تعداد حاصل ہوتی ہے اور اس امر سے واضح ہوگیا کہ ایک پیمانہ کام کا جب ہوتا ہے کہ ایک پونڈ زور ایک فیٹ کے فاصلے مین صرف ہو خواہ وہ فاصلہ کسی سمت کو ہو اور جبکہ ہمکو ایک بڑا فاصلہ ناپنا ہوگا تو ہم ایک بڑا پیمانہ بہ نسبت فیٹ یا گز کے لیتے ہین اسیطرح جبکہ کوئی کام بہت بڑا ہوتا ہے تو اُسکے ناپنے کے واسطے بھی ایک بڑا پیمانہ مقرر کرنا پڑے گا صناع ہنرمند نے کہا کہ جو جانور کل وغیرہ مین کام دیتے ہین انکے زور و طاقت کا بھی کچھ احوال بیان فرمائیے خرد پرور نے کہا کہ زمانۂ سابق مین تخمینہ کیا گیا ہے کہ ایک گھوڑا ۳۳ ہزار پیمانے کام کے ایک منٹ مین کرسکتا ہو اسواسطے اتنے کام کو گھوڑے کی ایک طاقت کہتے ہین اُس سے تعبیر کرنا کام کا ایک گھوڑے کے معین وقت کی طاقت مین آسان ہے مگر یہ گھوڑے کی طاقت اب حال کی آزمائش سے معلوم ہوا کہ بہت زیادہ تھی اور تجربے سے دریافت ہوتا ہو کہ ایک منٹ مین ۲۲ ہزار پونڈ تقریباً اوسط کام ایک متوسط قوت گھوڑے کا ہو اور یہ بھی یاد رکھنا بہت ضرور ہے کہ جانورون کی طاقت زور لگانے کی ترکیب کے بموجب اور رفتار پر بھی جس سے وہ کام کرتے ہین تبدیل ہوتی ہے اور ایک خچر ۱/۲ اور گدھا ۱/۵ گھوڑے کا کام کرتے ہین صناع ہنرمند نے کہا کہ بھلا یہ تو فرمائیے کہ جو کوئی آدمی کسی فاصلے مین گھوڑے کے برابر یا اُس سے زیادہ زور کرنا چاہے تو ممکن ہو یا غیر ممکن شہزادۂ خرد پرور نے ارشاد کیا کہ انسان اپنی عقل کے زور سے سب کچھ کرسکتا ہے اگر جانورون کا کام اُنکے ہاتھون سے نہ نکلے تو کچھ

اور ترکیب عمل مین لاتے ہین چنانچہ ہر وقت مین ہر کام کی ضرورت کے لیے عقل کے ذریعے سے ایک آلہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی حرکت کے وسیلے سے بہت بڑا کام دے سکتا ہو جیسے محور اور بیرم اور بکرہ اور کوکب اور اسنین اور چرخ اور پیچ وغیرہ جو اس کام مین بہ کثرت مستعمل ہوتے ہین اور ابتک اس کے دانایان فن موجود ہین جس وقت جیسا کام پڑتا ہے اُسی کے مطابق ایک آلہ تجویز کر کے مطلب دل نکال لیتے ہین کبھی اُن کی جولانی ذہن رسا کے روبرو کوئی کام بند نہین رہتا کسی دانائے علم جر ثقیل کا قول ہے کہ اگر مجھے اس قدر سرمایہ میسر ہوتا کہ میرے اوزارون کے کیل پرزے وہان رہ سکتے اور مجھے بھی قدم رکھنے کی جگہ ملتی تو مین اس کرۂ زمین کو اُس کے محور اصلی پر سے کہین کا کہین سرکا دیتا اور اُس کی گردش کو ہمیشہ کے لیے ساکن کر دیتا غرضکہ اس علم کے فوائد بیشمار ہین اور منافع لاانتہا الغرض جسدم نوبت سخن اُس انجمن مین اس درجہ پر آئی صناع ہنرمند نے دست ادب باندھ کر گزارش کی کہ اے خرد پرور والا گوہر قسم ہے کہ آپ نے اپنی زبان گوہر فشان سے وہ در رغر شاہوار اہل بزم کو ایثار فرمائے کہ جو تمام عمر آویزۂ گوش ہوش سامعین عقیدت گزین رہین گے حاضرین دربار نے یک زبان اور متفق اللفظ ہو کر اس کلام کی تائید کی اور ہر جانب سے آواز تحسین و آفرین گنبد چرخ برین تک پہونچی شاہنشاہ گردون سریر نے بہزار عزت و توقیر فرزانۂ روزگار سراپا دانش و تدبیر کو بعطائے خلعت گران قیمت مع خرد پرور والا منزلت رخصت فرمایا دربار امتحان برخاست ہوا

باب ششم موسوم بہ عقل پنجم

مؤلف

خاصیتِ معجونِ فلک سیر ہو جس مین	ساقی مجھے وہ جام مئے ہوش رُبا دے
ہم خوب تماشاے زمین دیکھ چکے ہین	اب سیر ذرا عالم بالا کی دکھا دے

جسوقت اُستاد عالی وقار اور شاگردِ نامدار زیب افزاے قصر زرنگار ہوے بطرز قدیم نگار خانۂ تربیت و تعلیم کا دروازہ کھولا گیا مشاطۂ جمال جہان آراے علوم و فنون یعنی فرزانۂ روزگار محرم راز بوقلمون نے عروس مضامین پردہ نشین کے چہرۂ عالم افروز سے نقاب حجاب اُلٹ کر شہزادۂ والاتبار کو حسنِ دل آویز کا محو دیدار بنایا اور فرمایا کہ اے خرد پرور اب تمھین علم طبعیات و علم ہیئت وغیرہ کے اسرار سے مطلع کرتے ہین مخفی نرہے کہ عناصر یعنی آگ اور ہوا اور پانی اور مٹی کی ماہیت سے واقف ہونے کو اور دخان یعنی وہ دھوان جو زمین اور پہاڑون مین سے نکلتا ہے اور بخار یعنی بھاپ اور باد یعنی ہوا اور سحاب یعنی ابر اور صاعقہ یعنی وہ بجلی جو زمین پر گرتی ہو اور رعد یعنی بادلون کا گرجنا اور کڑکنا اور برق یعنی وہ بجلی جو چمکتی ہو اور مطر یعنی باران اور ثلج یعنی برف اور تگرگ یعنی اولے اور شرم یعنی شبنم اور قوس قزح یعنی دہنک اور خرمن ماہ یعنی ہالہ وغیرہ کے معلوم کرنیکو اور زلزلہ یعنی بھونچال کے پیدا ہونے کا سبب اور زمین کے نیچے سے آواز مہیب کے نکلنے کی وجہ اور پانی چشمون سے جاری ہونے کا باعث دریافت کرنے کو اور لعل و یاقوت کی آفرینش اور سونے چاندی رانگ سیسہ جست پارہ اور گندھک وغیرہ کی حقیقت جاننے کو اور نباتات و حیوانات کی پیدائش سے مطلع ہونے کو **علم طبعیات** کہتے ہین جمہور حکماے سلف کا اتفاق ہے کہ طبقات عناصر بھی طبقات افلاک کی طرح نو ہین اُنکی تفصیل اسطرح بیان کی ہو کہ آتش کے دو طبقے ہین اول طبقہ آتش خالص یہ طبقہ سب سے بلند اور فلک قمر سے متصل ہو دوم طبقہ دخانیہ یہ طبقہ اُس بخار غلیظ سے متصل ہے کہ جو زمین سے نکلکر اُس آتش سے ملا ہے جو ہوا سے قریب تر ہے اور باد کے تین طبقے قرار دیے ہین اول وہ طبقۂ ہواے خالص جو آتش کے طبقۂ دوم سے متصل ہو دوم وہ طبقہ ہواے سرد کہ جسکو کرۂ زمہریر کہتے ہین یہ طبقہ دوری زمین کے سبب سے نہایت خنک ہے سوم طبقۂ ہوائی حرارت آمیز جو زمین سے قریب ہے اسلیے کہ شعاع آفتاب کے اثر سے زمین گرم رہتی ہے وہ ہوا بھی گرم ہے اور آب کا صرف ایک طبقہ ہو اور خاک کے تین طبقے ہین اول وہ طبقہ کہ آب و ہوا سے ملا ہوا ہو معدنیات کا وجود اسی طبقے مین موجود ہے دوم طبقۂ طینہ کہ جسمین تری پائی جاتی ہے چنانچہ اکثر چاہ اور چشمہ وغیرہ کھودنے مین ظاہر ہوتی ہے سوم طبقۂ خاک جو مرکز عالم سے نزدیک اور گرداگرد مرکز

کے واقع ہے ان چارون عناصر کا رنگ بقول حکما اس طریق پر ہے کہ آتش سیاہ و سُرخ اور
ہوا سبز اور پانی سفید اور خاک زرد ہے چنانچہ ان چارون عنصرون کی صورت یہ ہے

کرۂ آتش

کرۂ باد

کرۂ آب

کرۂ خاک

پانی کا رنگ اسواسطے آسمانی نظر آتا ہے کہ نہایت صاف ہونے کے سبب سے اُسمین عکسِ فلک پڑتا ہے ان چارون
عناصر مین آب و خاک دونون ایسے نظر آتے ہین کہ گویا نہین رنگ کی آلایش ہو مگر چونکہ بسیط ہین اس نظر سے ہماری
دانست مین رنگین نہین ہو سکتے حکمانے بسیط کی یہ تعریف کی ہو کہ جسکا جزو اُسکے کل سے مشابہ ہو اُس کا نام بسیط ہو
چنانچہ نار و باد اور آب و خاک پس باد اور آتش مین کچھ آمیزش رنگ نہین ہو اس لیے کہ ان سب مین رنگ
شامل ہوتا تو ستارے نظر نہ آتے اور تمام عناصر بصورت افلاک شکل کروی رکھتے کرہ کی صفت ہم تمہین تعریف
اجسام مین سمجھا چکے ہین اے خردپرور حکما کے نزدیک عالم عبارت ہے کرۂ افلاک و عناصر کے مجموعہ سے
اول فلک الافلاک جسکو فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہین اُسپر کوئی ستارہ ثابت و سیارہ
نہین وہ سب آسمانون کے اوپر محیط ہو ایک شبانہ روز مین اپنا دورہ تمام کرتا ہے اور تمام آسمانون کو اپنے

ہمراہ حرکت دیتا ہی اُس کے نیچے فلک ہشتم ہی اُس کو **فلک ثوابت** اور **فلک البروج** بھی کہتے ہین اُس کے نیچے **فلک زحل** ہی جس کو ساتوان آسمان کہتے ہین اُس کے نیچے **فلک مشتری** ہی جسکو چھٹا آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے **فلک مریخ** ہی جسکو پانچوان آسمان کہتے ہین اُس کے نیچے **فلک شمس** ہی جسکو چوتھا آسمان کہتے ہین اُس کے نیچے **فلک زہرہ** ہی جسکو تیسرا آسمان کہتے ہین اُس کے نیچے **فلک عطارد** ہی جس کو دوسرا آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے **فلک قمر** ہی جس کو پہلا آسمان کہتے ہین ان نو آسمانون کے نیچے طبقات عناصر اربعہ ہین اور حکماے روشن رائے عالم افلاک کو عالم علوی اور عناصر چہارگانہ وما فیہا کو عالم عنصریات اور عالم سفلی اور عالم کون وفساد کہتے ہین اور جو نقطہ کہ ان تیرہ کرہ ہاے مذکور کے درمیان فرض کیا گیا ہے اُس کو مرکز عالم کہتے ہین چنانچہ افلاک اور کُرہ ہاے عناصر کی شکل اس نقشہ سے ظاہر ہے

نقشہ فلک الافلاک

حکما کے نزدیک مقرر ہی کہ جو چیز زمین مین زیادہ ہوتی ہی وہ بحسب طبیعت اور بباعث کشش ذاتی کے مرکز کی طرف زیادہ میل رکھتی ہی کہ وہان قرار پائے اسواسطے یہ بات مقرر ہوئی کہ زمین سب عناصر مین بھاری ہی

پس واجب ہوگیا کہ زمین بسبب گرانی و ثقل ذاتی کے مرکز عالم پر قرار پکڑے چنانچہ حکیم بطلیموس و ارسطاطالیس وغیرہ کا برخلاف حکیم فیثاغورس کے یہی مذہب ہی اور فیثاغورس کا قول ہم علم ہیئت مین بیان کرینگے ای خردپرو؛ اگرچہ ہم تمھین جسم کی حقیقت سے مطلع کر چکے ہین مگر اسقدر اور بھی یاد رکھو کہ حکما نے جسم کو ایک جوہر قرار دیا ہی جو ابعاد ثلثہ سے موصوف ہی یہ تم پیشتر سے جانتے تھے اب سنو کہ جوہر کے واسطے عرض لازم ہی جس جوہر مین ابعاد ثلثہ موجود ہون وہ جسم طبعی ہی کوئی جوہر بغیر عرض کے نہین ہوتا عرض وہ ہے کہ اپنے وجود کے واسطے

جوہر و عرض کا بیان

غیر کا محتاج ہو جیسے زردی یا سرخی کہ عرض ہے بے وجود ایسی چیز کے جو زردی یا سرخی کو قبول کرے وجود نہین پا سکتی اور حکیمون نے مان لیا ہی کہ ہر جسم مین دو امر لازم و ملزوم ہین اوّل ہیولی دوم صورت جسمی اسواسطے کہ جو جسم فلکیات اور عنصریات سے نظر آتا ہی اُس کے واسطے ایک شکل اور مقدار معین ہی جو محسوس ہوتی ہی اور شکل و مقدار دونون عرض ہین ان کے واسطے ایک جوہر ضرور ہے اور جو جوہر ان عرضون کو قبول کرے اُس کا نام ہیولی رکھا ہے اس سے واضح ہوا کہ تعینات خارجی مین ہیولی صورت کا اور صورت ہیولے کی محتاج ہی اور صورت و ہیولی کا فرق اس مثال سے بخوبی ظاہر ہوگا کہ مثلاً پانی کسی ظرف مین لبریز ہے پس جسم پانی کا اُس ظرف کی صورت سے مشابہ ہوگا اس واسطے کہ ظرف سے اتصال رکھتا ہی اور جسوقت اُس پانی کو دوسرے ظرف مین ڈالین تو اُسکی صورت اولین نابود ہو جاتی ہی اور دوسری صورت نظر آتی ہی مگر اصل مین پانی کا وہی جسم ہی جو ظرف اولین مین تھا اس مثال سے دریافت ہوا کہ ہر جسم مین ایک جوہر ہی مگر خود جوہر محسوس نہین ہوتا بلکہ جو کچھ محسوس ہوتا ہی وہ عرض ہی اور جسم یا بسیط ہوگا یا مرکب بسیط وہ ہی کہ جسکے سب اجزا اُس مین فرض کیے جاتین اور وہ تمام بالطبع ایک ہون چنانچہ جسم آب کہ اگر اُس مین سے کوئی جزو فرض کرو تو اُس کی بھی طبیعت سرد و تر ہوگی اور اُن اجزا مین کسی طرح کا اختلاف نپایا جائیگا جسم مرکب وہ ہی کہ جسکے اجزا ایک طبیعت پر نہ ہون چنانچہ سکنجبین کہ جو سرکہ اور شہد سے مرکب ہی اور دونون کی طبیعت باہم برخلاف یعنی سرکہ سرد اور شہد گرم آب یاد رکھو کہ جسم بسیط دو قسم ہی ایک قابل فنا جیسے عناصر دوسرے جو قابل فنا نہ ہو جیسے افلاک کہ حکیمون نے بدلائل ثابت کیا ہی کہ افلاک فنا نہین اور وہ ایک جوہر سے دوسرے جوہر مین تغیر و تبدل نہین پا سکتا جسم بسیط افلاک و عناصر کے سوا اور کوئی نہین ہی افلاک کو بسائط علوی اور عناصر کو بسائط سفلی کہتے ہین اور یہ بھی حکما کا امر مقرری ہی کہ ہر جسم مرکب کی ترکیب عناصر سے ہوتی ہی پس بسائط کا وجود ہمیشہ مرکبات کے وجود سے مقدم ہوگا اور اس دعوے پر کہ ہر مرکب کی اصل عناصر سے ہے دو دلیلین نہایت قوی موجود ہین اول

طریقہ ترکیب و تحلیل

طریقہ ترکیب دوم طریقہ تحلیل ترکیب کا طریقہ یہ ہی کہ سواے حشرات یعنے ذرا ذرا سے کیڑون کے جن کو کامل الخلقت نہین کہتے ہر حیوان کامل الخلقت کا جسم منی سے بنتا ہی اور منی خون سے وجود پاتی ہی اور خون غذا سے

پیدا ہوتا ہی اور ہر غذا یا حیوانی ہوگی یا نباتی اور غذاے حیوانی البتہ نباتی پر منتہی ہی اس واسطے کہ ہر حیوان کامل الخلقت کی زندگی غذاے نباتات پر منحصر ہی اور نباتات اختلاط عناصر سے حاصل ہوتے ہین اس وجہ سے کہ پانی جب خاک سے ملتا ہی اور اُسے ہوا پہونچتی ہی اور حرارت آفتاب اپنا اثر کرتی ہی تو نباتات وجود پاتے ہین اب سنو کہ طریقہ تحلیل یہ ہی کہ جسوقت کسی جسم حیوانی یا نباتی یا معدنی کا ٹکڑا قرع و انبیق مین ڈالکر قرع کو آگ پر رکھین تو اُس سے پانی کی تری علٰحدہ ہو جاتی ہی اور اجزاے ہوائی بخار بنکر اُس سے دور ہوتے ہین اور اجزاے خاکی بشکل خاکستر قرع کی تہ مین بیٹھ جاتے ہین یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ جسم دراصل عناصر اربعہ سے مرکب تھا اور حکما کہتے ہین کہ خلا محال ہی اس دعوی پر بہت سی دلیلین لاتے ہین چنانچہ ایک یہ ہی کہ ایک نَے کا ٹکڑا جو درمیان مین سے خالی ہو اُس کو ایک طرف سطحِ آب سے ملا کر دوسری طرف مُنھ لگا کر چوسین تو پانی نیچے سے اوپر چڑھکر مُنھ مین آجائیگا باوجودیکہ پانی کی طبیعت اوپر کی طرف میل نہین کرتی اور وہ پانی جو اوپر آجاتا ہی اُسکا یہ سبب ہی کہ جب ہوا اوپر کھینچتی ہی تو وہ پانی کو بھی کھینچکر اوپر لیجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ نَے اندر سے خالی نہین بلکہ ہوا سے بھری ہوئی ہی دوم یہ کہ جب کسی ایسے ظرف کو کہ جس کا مُنھ چھوٹا ہو اور اُسکے نیچے چھوٹے چھوٹے تنگ سوراخ ہون پانی سے لبریز کرکے اُسکا مُنھ مضبوط بند کردین تو پانی اُن سوراخون سے نہ گرے گا اور جو اُس کا مُنھ کھولدین تو وہ پانی اُن سوراخون مین سے نکلنے لگے گا اس کا یہی سبب ہے کہ جب ظرف کا سر بند ہوتا ہی تو ہوا اثر نہین کرنے پاتی اور جسوقت کھُلجاتا ہی تو ہوا اُس مین گذر کرکے پانی کی جگہ چھین لیتی ہے اور پانی نیچے کے سوراخون مین سے نکلنا شروع ہوتا ہی یہ امر بھی خلا کے نہ ہونے پر بڑی دلیل ہی اور استحالہ یہ ہی کہ عناصر ایک حال سے دوسرے حال پر بدلجاتے ہین جسوقت عنصر کی صورت بدلتی ہی تو صورتِ اولیٰ کے معدوم ہونے کو فساد اور صورت ثانی کے موجود ہونے کو کون کہتے ہین اسی باعث سے عالم عناصر کا نام کون و فساد ہی کہ یہان طریقہ استحالہ جاری ہی اور ہم پہلے بیان کرچکے ہین کہ عناصر اربعہ کا ہیُولیٰ ایک ہی کیونکہ تحقیق معلوم ہوچکا ہی کہ ہر جسم ایک جوہر رکھتا ہی جس سے اُس جسم کی صورت قائم رہتی ہی عناصر اربعہ بھی ایسا ہی ایک جوہر رکھتے ہین کہ جو اُن چارون جسمون کو اُٹھا سکے مثلاً ایک کاغذ پر قیاس کرو کہ کسی قدر سرخ رنگ موجود ہی اور کسی قدر زرد اور کسیقدر سبز اور کسیقدر سیاہ پس ان چارون مختلف رنگتون کا جسم کسی جوہر پر قائم ہی اور وہ جوہر ہیولیٰ سے مراد ہی پس ہیولیٰ کی ہمیشہ آثارِ علوی کی تاثیرات سے ایک صورت چھوڑکر دوسری صورت قبول کرتا ہی چنانچہ صاف نظر آتا ہی کہ چھ طرح کا تغیر و تبدل عناصر مین لاحق ہی اول یہ کہ آگ ہوا سے بدلجاتی ہی جیسے ظاہر ہی کہ جس وقت آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہی تو اُسمین حرارت کی تاثیر باقی نہین رہتی مثلاً باروت جب مشتعل ہوتی ہی تو ایک ایسا شعلہ نظر آتا ہی کہ جسکی حرارت سے ہر ایک مقابل شے فی النار ہوجائے مگر جب وہ شعلہ زیادہ بلند ہوتا ہی تو ہوا سے بدلجاتا ہے یہانتک کہ حرارت کا کچھ بھی اثر اُس مین نہین پایا جاتا دوم یہ کہ ہوا آگ بنجاتی ہی جیسے لوہارونکی بھٹی سے ظاہر ہی یعنی وہانکی ہوا

تغیر و تبدل عناصر کا بیان

اسقدر گرم ہوتی ہو کہ جو چیز اُسکے مقابل آتی ہو وہی جلجاتی ہو سوم یہ کہ پانی ہوا سے بدلجاتا ہو چنانچہ ظاہر ہو کہ تھوڑا سا
پانی کسی ظرف مین جوش دین تو اُس مین سے بخار نکل نکل کر ہوا مین مل جائیگا اور رفتہ رفتہ کچھ بھی پانی اُس ظرف مین
نہ رہے گا چہارم یہ کہ ہوا پانی سے متبدل ہوتی ہو چنانچہ دیکھنے مین آتا ہو کہ کسی پیتل یا تانبے وغیرہ کے ظرف مین برف
یا یخ یا آبِ سرد لبریز کر کے ہوائے گرم مین رکھین تو اُس ظرف کے سطح ظاہری پر قطرات آب نمودار ہوتے ہین اور
جو وہ ظرف لبریز نہ ہوگا تو اندرونی سطح پر بھی جتنا کہ یخ یا برف سے خالی ہو اور سطح بیرونی پر بھی قطراتِ آب نمودار
ہونگے اسکا یہ سبب ہو کہ کمال گرمی کے باعث ہوا مین حرارت پیدا ہونے سے ہوا لطیف ہوجاتی ہو اور جبکہ برف یا یخ
یا آب سرد اُس ظرف کے جوہر کو نہایت سرد کر دیتا ہو تو جو ہوا کہ اُس ظرف سے متصل ہوتی ہو وہ بھی سرد ہوجاتی ہو اور
اُسمین سردی کے سبب سے اتنی کثافت پیدا ہوتی ہے کہ وہ غلیظ ہو کر پانی سے بدلجانے کی لیاقت حاصل کر لیتی ہو اور
موسم سردی یا ہوائے خشک مین یہ قطرے ظاہر نہین ہوتے اسواسطے کہ برودت کے سبب اس ظرف کے اطراف مین بھی
ہوا مین لطافت باقی نہین رہتی کیونکہ قاعدہ ہو کہ جو شئے زیادہ تر گرم ہو وہ زیادہ تر لطیف اور لطافت کے باعث
استحالہ کے واسطے بھی زیادہ تر قابل ہوگی چنانچہ اسپر یہ دلیل ہو کہ جاڑون مین گرم پانی اور ٹھنڈا پانی جدا جدا دو ظرفون مین بھر کر
ایک میدان مین جہان ٹھنڈی ہوا آتی ہو رکھدین تو اول گرم پانی جمیگا اُسکے بعد آب سرد کی نوبت آئیگی پنجم یہ کہ
پانی خاک سے بدلجاتا ہو چنانچہ ملک بدخشان مین ایک پہاڑ کے دامن سے آبِ صاف نکلتا ہو اور تھوڑی دور تک
زمین پر بہکر پتھر کی طرح سخت بنجاتا ہو اس پتھر کو اُس ملک مین سنگ آبگیر کہتے ہین ششم یہ کہ خاک پانی سے بدلجاتی ہے
جیسے کہ بعض معدنیات وغیرہ کسی خاص تدبیر سے پانی کی طرح حل ہوجاتے ہین اسکا نام استحالہ ہوائی خرد بر ور تمام حکما
اس بات پر متفق ہین کہ اجسام سفلی مین اجرام علوی اپنا اثر کرتے رہتے ہین یعنی عالم عنصریات پر سبعہ سیارہ کی تاثیر
ضرور پڑتی ہو اُنمین سے آفتاب و ماہتاب کو نیرین کہتے ہین ان دونون کا اثر ظاہر و آشکار ہو انکے اختلاف سے
عالمِ سفلی کا احوال مختلف ہوتا رہتا ہو چنانچہ لیل و نہار کا تغیر اور فصول چہار گانہ کا تبدل آفتاب کی تاثیر سے متعلق ہو
اور ماہتاب کی تاثیر سے تین چیزون مین اختلاف واقع ہوتا ہو اول دریا کے جزر و مد کا اختلاف یعنی جن دنون مین
نور ماہ کو ترقی ہوتی ہو دریا کا پانی بھی زیادہ ہوتا جاتا ہو اسکو مد کہتے ہین اور جبکہ نور ماہ مین نقصان شروع ہوتا ہے
تو پانی بھی کم ہوتا جاتا ہو اسکا نام جزر ہو دوم ایام تزاید النور مین استخوانون کا مغز بڑھ جاتا ہو اور نور ماہ کے
نقصان مین نقصان پاتا ہو سوم جبکہ ماہ زائد النور ہوتا ہو میوہ جات زیادہ پکتے ہین اور ایام ناقص النور مین
کمتر اس سے ثابت ہوگیا کہ عالم کون و فساد مین کواکب موثر ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ بخار کے پیدا ہونے کا
سبب یہ ہو کہ اجزائے آبی حرارت آفتاب کی تیزی سے لطیف ہو کر اجزائے ہوائی کے ساتھ بلند ہوجاتے ہین
پس بخارات حقیقت مین پانی کے وہ اجزائے لطیف ہین جو ہوا کے اجزائے صغیر مین مختلط ہو کر نہایت باریکی سبب

دونون مین سے ایک بھی محسوس نہین ہوتے اور ایسے نظر آتے ہین کہ آب وہوا سے کوئی علیحدہ چیز ہی مگر اصل مین
ان دونون عناصر کے چھوٹے چھوٹے اجزا ہین اور دخان کے پیدا ہونیکا یہ سبب ہی کہ زمین کے اجزاے خشک پر دھوپ
کی گرمی اثر کرتی ہی اور تمازت آفتاب کے باعث اجزاے زمین کی رطوبت جلکر یبوست غالب ہوتی ہی پھر وہ اجزا حرارت کی
تاثیر سے خفیف وسبک ہوکر اجزاے ہوا کے ساتھ بلند ہوتے ہین اسکا نام دخان ہی اب سنو کہ اگر کسی جسم مین حرارت کی
کیفیت پیدا ہوتی ہی تو اُس جسم کے اجزا کشادہ اور پراگندہ ہو جاتے ہین چنانچہ ظاہر ہی کہ کسی ظرف پُر آب کو
جو تھوڑا سا خالی ہو آگ پر جوش دینے سے پانی اُبلتا ہی بلکہ اکثر جوش کی حالت مین ظرف سے باہر نکلجاتا ہے پس
حرارت کی تاثیر سے اُسکا مادہ بڑھ جاتا ہی اسی طرح جسوقت برودت کی کیفیت کسی جسم مین لاحق ہوتی ہی تو اُسکے اجزا
سخت اور منجمد ہوکر وہ جسم چھوٹا ہوجاتا ہی چنانچہ یخ کی کیفیت سے واضح ہی غرض جبکہ یہ دونون باتین معلوم ہوچکین
تواب دریافت کرنا لازم ہی کہ حکماے ہوا کے پیدا ہونے کی چار صورتین مقرر کی ہین اوّل یہ کہ جب کسی
طرف کی ہوا تابش آفتاب کی علت سے نہایت گرم ہوجاتی ہے تو مقدار اصلی سے اُسکا جسم بڑھنا شروع ہوتا ہے
اس سبب سے وہ اپنے اطراف وجوانب کی ہوا کو دفع کرکے اُس مقام پر خود پھیلی جاتی ہی اور ہوا مین
حرکت پیدا ہوتی ہی اس ہواے متحرک کو باد کہتے ہین دوم یہ کہ جب کسی طرف سے ہوا کو برودت بہت سرد
کردیتی ہی تو برودت کے سبب سے وہ ہوا منقبض اور منعقد ہوجاتی ہی اور اُس کے اجزا باہم بستگی حاصل کرلیتے ہین
اس علت سے اُسکا مقدار کم ہوجاتا ہی اور اُسکے متصل کی ہوا مین اس لیے حرکت پیدا ہوتی ہی کہ ہواے منعقد کے
جو مقام خالی ہو وہان اپنا دخل کرے چنانچہ ہم کہہ چکے ہین کہ خلا محال ہی اور یہی حرکت ہوا کا نام باد ہی جو اجسام کو
محسوس ہوتی ہی ان دونون قسمون کی باد کو تری وملائمت کے لحاظ سے نسیم کہتے ہین سوم یہ کہ ہوا سے علاوہ
کوئی اور چیز اُسکو حرکت دے چنانچہ جو بخار اور دخان زمین سے بلند ہوکر ہوا پر جاتے ہین جسوقت وہ کرۂ زمہریر تک
پہونچتے ہین تو اگر ہواے زمہریری کی برودت اُس بخار یا دخان کی حرارت کو زائل کرتی ہی تو حرارت باقی نہ رہنے
کے سبب اس مین غلظت اور ثقالت نمایان ہوتی ہی اور بباعث گرانی وہ بلندی سے پستی کی طرف میل کرتا ہے
اس سبب سے ہوا مین تموج پیدا ہوتا ہی اور آندھی اپنا ظہور دکھلاتی ہی اور جو برودت زمہریری بخار ودخان کی
حرارت زائل نہین کرتی تو وہ کرۂ زمہریر سے گذر کر کرۂ آتش تک جا پہونچتا ہے مگر ثقل ذاتی کے سبب وہان سے
زیادہ نہین چڑھ سکتا آخر کار ارض کی طرف نزول کرتا ہی اسوجہ سے ہوا مین حرکت پیدا ہوتی ہی اور آندھی آجاتی ہی
لیکن یاد رکھو کہ جو ہوا اس علت سے حادث ہوتی ہی وہ ہمیشہ اوپر کی طرف سے چلنا شروع کرتی ہی چہارم یہ کہ
انجرۂ تر یعنی بھاپ زمین سے بلند ہوتی ہی اور حرارت آفتاب اُسکو نہایت لطیف وسُبک بنادیتی ہی اور وہ بخار کرۂ
زمہریر کے متصل پہونچتا ہی تو اُسمین برودت اثر کرتی ہی اور حرارت ویبوست کم ہوجاتی ہی پس جبکہ اُسمین غلظت ہو

ہوابنجاتا ہو اور جسقدر کثیف وغلیظ ہو ابر اُسی سے عبارت ہو اور جو یہ امر مقرر ہوچکا کہ خلا محال ہو اور جس چیز کو خلا خیال
کرتے ہین وہ ہوا سے لبریز ہو پس کسی ایسی چیز کو جنبش دین کہ جو ہوا کو متموج کرسکے تو ہوا مین حرکت پیدا ہونے کے سبب سے

ابر کا بیان

باد محسوس ہوگی چنانچہ پنکھے کی ہوا اسی قبیل سے ہو اور ابر وہ ہو کہ تابش آفتاب کے باعث پانی یا نمناک زمین سے
بخارات ہوا پر بلند ہوتے ہین اگر انکا وجود قلیل ہو اور ہوا گرم تو ہوا کی گرمی اُنکو تحلیل و پریشان کردیتی ہو اس لیے
کہ تفریق اور تلطیف اجزا ہمیشہ حرارت کا فعل مقرری ہو اور جو اُنکے بہت ہین اور ہوا مین حرارت کی تاثیر
کم ہو یا مطلق نہین تو البتہ وہ بخار کرۂ زمہریر تک پہونچکر سردی سے ثقیل وکثیف اور مجتمع وفراہم ہوجاتے ہین
ان بخارات کثیفہ کو ابر کہتے ہین اے خردپرور جبکہ ابر کی حقیقت معلوم ہوگئی تو یہ بھی سمجھ لو کہ اگر اُس مین سردی
کی تاثیر اسقدر نہین کہ اُسکو بہت غلیظ کردے تو وہ ابر بغیر برسے ہوئے متفرق اور پراگندہ ہوجاتا ہے اور جو سردی
اُس کو اس قدر گاڑھا کردیتی ہے کہ اُس سے صفت بخاری دور ہوجاتی ہو تو اس صورت مین ابر کے اجزاے

مینہ

لطیف پانی کی صورت قطرہ قطرہ ہوکر برس پڑتے ہین اور جو کچھ کثیف ہوتا ہو وہ ہوا مین پراگندہ ومنتشر ہوجاتا ہے
اس سے ثابت ہوا کہ حقیقت مین قطرات باران بعضے ابر کے اجزا ہوتے ہین جو برودت ہوا کے سبب سے کثیف ہوکر زمین پر
ٹپک پڑتے ہین حکما نے مقرر کیا ہو کہ ہر چیز اپنے مرکز پر مائل ہو یعنی خاک مرکز خاک پر اور آب مرکز آب پر اور
ہوا مرکز ہوا پر اور آتش مرکز آتش پر پس جبکہ حرارت جو آتش کا اثر ہے اجزاے آبی مین اثر کرتی ہو تو اُس سے بخارات
اُٹھتے ہین اور بخار مین بھی اجزاے لطیفۂ آبی اور اجزاے آتشی موجود ہین آتش کا خاصہ ہے کہ اپنے مرکز یعنے
کرۂ نار کی طرف میل کرتی ہو اس لیے بخارات ہمیشہ بلندی کی طرف مائل ہوتے ہین اور جب کرۂ زمہریر پر پہونچتے
ہین تو برودت سے حرارت فرو ہوجاتی ہو اور اجزاے آبی حرارت سے جُدا ہوکر ناچار مرکز زمین کی طرف اس لیے
میل کرتے ہین کہ مرکز آب اس سے ملا ہوا ہے یہی پانی برسنے کا سبب ہو اور جبکہ بخار مین نہایت برودت

برف

اثر کرتی ہو تو سردی کے باعث اجزاے بخار مین کشش وتشنج پیدا ہونے سے وہ جم جاتا ہو اسکو برف کہتے ہین

اولا

اور جو ہر طرف سے کشش برابر ہوتی ہو تو اُسکی صورت کُروی یعنی مدور ہوجاتی ہو اُسکو اولا کہتے ہین اور جب ایسا
اتفاق ہوتا ہے کہ ہواے صاف کو بخار کی طرح برودت کثیف وغلیظ کردیتی ہو اور اُسمین حرارت نہین رہتی اسواسطے
وہ بلندی کی طرف رجوع نہین کرسکتی بلکہ زمین کی طرف مائل ہوتی ہو چیزون کو نم کردیتی ہو اور نباتات کے

شبنم

درختون پر قطرونکی صورت نمودار ہوجاتی ہو اُسکو شبنم کہتے ہین اے خردپرور تم جانتے ہو کہ بخار دو قسم ہے
ایک بخار آبی دوم بخار دخانی جبکہ بخارات آبی کرۂ زمہریر پر جاکر سردی سے جم جاتے ہین وہ ابر ہی اور بخارات دخانی جو
مرکز زمہریر سے گذر کر کرۂ نار کی طرف میل کرتے ہین تو حرارت کی طاقت سے ابر کو چاک کرڈالتے ہین جسمین

رعد

سے آواز ہولناک پیدا ہوتی ہے جسکو رعد کہتے ہین دوم یہ کہ زمین مین سے ہر وقت نئے نئے اجزاے

بلند ہوتے رہتے ہین اور جو بخار کہ پہلے چڑھ کر سردی سے جم گیا ہی اُس سے باہم ملتے ہین تو آواز عظیم پیدا ہوتی ہے اُسکا نام رعد ہی یعنی دستور ہی کہ جب دو چیزین زور و قوت سے ٹکراتی ہین تو اُنمین سے ضرور ایک آواز نکلتی ہے اور جبکہ باہم رگڑ جانے سے مادہ دُخانی زیادہ گرم ہو جاتا ہی تو شعلۂ آتش نمودار ہوتا ہی اسکو برق کہتے ہین چنانچہ ظاہر ہی کہ جب دو چیزین باہم مزاحم ہونگی تو آواز نکلے گی اور شعلہ پیدا ہوگا جیسے کہ پتھر اور لوہا وغیرہ اور اکثر نیستان مین بھی اسی طرح درختون کے رگڑ کھانے سے ایک شعلہ نکلکر آگ لگجاتی ہی اور جبکہ بخار و دخان کا مادہ غلیظ اعلی سے اسفل کو نزول کرتا ہی تو آندھی آیا کرتی ہی اس صورت مین اگر ابر درمیان حائل ہوتا ہی تو وہ بخار اپنی قوت سے اُسکو شگافتہ کرتا ہی بس مادہ دخانی شدت حرکت کے سبب مشتعل ہو جاتا ہی اور اجسام ارضیہ کے قسم کی کوئی چیز مثلاً لوہا یا تانبہ یا پتھر وغیرہ اُس شعلہ دخانیہ مین سے نیچے گرتا ہی اُسکو صاعقہ کہتے ہین اور قوس قزح کی یہ کیفیت ہی کہ جسوقت آفتاب افق مشرق یا مغرب سے قریب اور اُسکے مقابل دوسری طرف ابر شفاف اور رقیق منجمد ہو اور اس ابر کے پیچھے کوئی سیاہ رنگ چیز چنانچہ ابر سیاہ یا کوہ وغیرہ ہو تو وہ ابر رقیق و شفاف بصورت آئینہ اُن دونون کا عکس قبول کرتا ہی اور شعاع منحرف کے اثر سے اس مین مختلف رنگ نظر آتا ہی اور ابر رقیق اگر ماہ کے اطراف مجتمع ہو اور پرتو ماہ اُس پر پڑے اور پھر اس ابر شفاف کا عکس اُس ابر کثیف و ظلمانی کے اجزا پر منعکس ہو کہ جو اس ابر لطیف و نورانی سے متصل ہی تو اُسکا عکس دائرۂ نورانی کی طرح نظر آئے گا ماہ کامل کا ہالہ بہت بڑا اور گول ہوگا اور جبکہ ماہ قریب بکمال ہو یا وسط سما پر ہو تو ہالہ کا دائرہ بھی درست نظر آتا ہی ورنہ ناقص اور زلزلہ پیدا ہونے کا یہ باعث ہی کہ جب حرارت آفتاب زمین کے سطح ظاہری پر تاثیر کرتی ہی تو جسم زمین کے اندر بخار یا دخان دونون پیدا ہو جاتے ہین پس اگر انکا وجود قلیل ہی تو زمین کی برودت انکی حرارت دور کر دیتی ہی اور وہ زمین مین منتشر ہو جاتے ہین یہ بمنزلہ اُس بخار کے ہی جو ہوا مین تحلیل ہو جاتا ہی اور اگر بخار و دخان کا وجود بہت زیادہ ہی تو برودت زمین سے اُنکی حرارت سرد نہین ہوتی بلکہ وہ بخارات نہایت زور و شور کی حرکت سے زمین کو شق کرکے باہر نکلجاتے ہین یہ بمنزلہ اُن بخارات کے ہین جو ہوا مین ابر کا وجود اختیار کرتے ہین اور جو اُن بخارون مین اسقدر قوت نہین ہی کہ زمین کو شق کر سکین تو جسوقت وہ باہر نکلنے کے واسطے زور و طاقت کرتے ہین اور اپنے ضعف کے باعث زمین کے سخت مسامات سے نکل نہین سکتے تو ناچار اُن کی بیقراری اور حرکت اضطرابی کے سبب سے زمین کے اُس قطعہ کو جنبش ہوتی ہی زلزلہ اس سے عبارت ہی یہ بخارات بمنزلہ اُسکے ہین کہ جس سے زمین پر بجلی گرتی ہی اور آندھی پیدا ہوتی ہی اور جہان زمین سخت یا کوہستان ہی وہان بخارات اور زمین کے مسامات بند ہونے سے زلزلہ کی بہت شدت ہوا کرتی ہی اور زمین شورہ زار اور ریگستان مین ہین اس باعث سے کہ زمین کے مسامات کھلے ہوئے ہوتے ہین اور انجرے بند نہین ہونے پاتے زلزلہ کم واقع ہوتا ہی اور کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہی کہ زلزلے کی حالت مین بخارات کی قوت سے زمین پھٹ جاتی ہی اور وہان سے چشمۂ آب پیدا ہو جاتا ہی

برق

صاعقہ

قوس قزح

ہالۂ ماہ

زلزلہ کا بیان

زمین سے آواز نکلنا

اور زمین مین سے آواز نکلنے کا یہ سبب ہے کہ زمین کے اندر بخارات غلیظ اور دخان کثیف بند ہو جاتے ہین اور باہم ان
دونون کے ٹکر کھانے اور رگڑ جانے سے زمین کے نیچے آواز پیدا ہوتی ہی اور اس قسم کی آواز ہیبت ناک اکثر اوقات زلزلہ
کے وقت ہوا کرتی ہی اور کبھی ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ زمین پھٹکر اُسمین سے صدائے ہولناک نکلتی ہی یہ ہوا بمنزلہ رعد کے ہی

زمین سے ہوا نکلنا

اور زمین مین سے ہوا نکلنے کی یہ صورت ہی کہ جسوقت مواد دخانی زمین کے درمیان مقید ہوتا ہی تو نکلنے کے ارادے
سے حرکت شروع کرتا ہے اگر اسکو زمین مین کوئی سوراخ یا راستہ ملجاتا ہی تو وہانسے دخان باہر نکل آتا ہی اور اُسیوقت
جو ہر ہوا بنجاتا ہے چنانچہ اکثر ولایت بدخشان مین یہ صورت نظر آیا کرتی ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ وہ دخان جو ہر ہوا نہین بنتا
بلکہ ہوا بر بخار کی طرح معلوم ہوتا ہی اور زمین سے آگ نکلنے کا یہ سبب ہی کہ جب مواد دخانی زمین مین بند ہوتا ہی تو اُسمین

زمین سے آگ کا نکلنا

ایک طرح کی چکنائی رہتی ہی اور اس چکنائی کے سبب سے اُس دخان مین نہایت درجہ کی حرارت ہوتی ہی اور جبکہ وہ حرکت
کرتا ہی تو اپنی تمام و کمال طاقت و قوت سے زمین کو کسی مقام سے شق کرکے باہر نکلتا ہی اور اس چکنائی کے سبب سے
کہ جو اُسمین موجود ہی جسوقت ہوائے خارجی اُسپر اثر کرتی ہی تو مشتعل ہو کر شعلہ کی طرح دکھائی دیتا ہی اور وہ شعلہ زمین پر
بہت دور جا کر پریشان ہوتا ہی یہ بمنزلہ برق کے ہی اور اس کیفیت مین اگر دخان لطیف ہوتا ہی تو شعلہ نظر نہین آتا
بلکہ ہوا مین ایک نور بنکر ظہور پاتا ہی اور پانی کے پیدا ہونے کا یہ سبب ہی کہ جسوقت بخارات زمین مین محتبس ہو کر کسی طرف

زمین سے پانی نکلنا

اندر ہی اندر حرکت کرتے ہین اگر اُس زمین مین سردی زیادہ ہوتی ہی تو برودت کی تاثیر سے وہ بخارات صفت آبی
یعنی رطوبت پیدا کر لیتے ہین اور دوسرے بخارونکی پیدائش سے مدد حاصل کرکے بقوت تمام کسی جگہ سے زمین کو چاک کر ڈالتے
ہین اور وہانسے پانی جاری ہو جایا کرتا ہی یہ ندی وغیرہ کا پانی ہی اے خرد پرور یہ پانی تین شرطونسے پیدا ہوتا ہی اول جبکہ بخارات

پیدائش آب کا بیان

محتبسہ کا وجود زیادہ ہو دوم اسقدر طاقت ور ہون کہ زمین کو شگافتہ کر ڈالین سوم اُس بخار کے تمام اجزا ایک دوسرے کے
مدد و معاون ہون اور اُنمین پانی بنجانے کی استعداد موجود ہو پس اگر انمین سے تیسری شرط مفقود ہوگی تو جھیل کی پیدایش
ہوگی اور یہ پانی جاری نہین ہوتا ہی اور جب دوسری شرط مفقود ہوگی تو کنوئین کا پانی پیدا ہوگا الحاصل
فرزانۂ روزگار نے آفرینش کائنات کا احوال تمام و کمال شہزادۂ بلند اقبال کو اس شرح و بسط کے ساتھ سمجھا دیا

علم ہیئت کا بیان

کہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے پایا پھر فرمایا کہ تم طبقات عناصر کا حال دریافت کر چکے اب علم ہیئت کا بھی
مختصر بیان ضرور ہے تاکہ طبقات افلاک کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہو جاے یہ علم ایک نہایت شریف علم ہی اسکے
وسیلے سے کرۂ ارض کا احوال اور ملکون کا طول و عرض اور ظلمت و نور یعنی روز و شب کی کیفیت اور موسم کا اختلاف اور اجرام
فلکی اور سبعہ سیارہ کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہی اے خرد پرور اس زمانہ مین علم ہیئت دو نظام پر جاری ہے

نظام محدود بطلیموسی

اول نظام محدود بطلیموسی دوم نظام نامحدود فیثاغورسی پہلے ہم نظام محدود بطلیموسی کا بیان
مناسب سمجھتے ہین یہ وہ ہیئت ہی کہ حکیم بطلیموس نے حکماے مشائین کی علم ہیئت کے موجب ترتیب دی

اس نظام مین زمین کو مرکزِ عام قرار دیا ہی کہ اسکے گرد تمام اجرام سماوی گردش کرتے ہین اس انتظام کے مطابق
تیرہ۱۳ کرے مقرر کیے گئے ہین یعنی چار عناصر اور نو افلاک جیساکہ ہم تمکو یاد دلوا چکے ہین آسمانون کی ابتدا
فلک الافلاک سے ہے اور فلک قمر پر منتہی ہوتے ہین پھر اُنکے نیچے چارون کرۂ عنصری ہین مگر کرۂ آب اور
کرۂ خاک دونون ملکر ایک کرہ کا حکم رکھتے ہین کہ آب نے خاک کا پورا احاطہ نہین کیا بلکہ ربع زمین کشادہ ہو اور
کرۂ افلاک مین سے پہلے آسمان پر قمر دوسرے پر عطارد تیسرے پر زہرہ چوتھے پر آفتاب پانچوین پر
مریخ چھٹے پر مشتری ساتوین پر زحل ہو ان ساتون آسمانونکو ساتون ستارون سے منسوب کیا ہے
اور فلک ہشتم کو فلک ثوابت قرار دیا ہے اسکو فلک البروج بھی کہتے ہین حکمانے اس آسمان پر ایک دائرہ
فرض کیا ہو اور اُسکو بارہ حصون پر منقسم کرکے ہر حصہ مین ایک برج قرار دیا ہو اس دائرہ کو منطقۃ البروج کہتے ہین
یہ دائرہ معدل النہار کو تقاطع کرتا ہے اور معدل النہار شرق سے مغرب تک آسمان کی تنصیف عل مین
لاتا ہے اس دائرہ کا قطب شمالی محسوس ومعروف ہو اور قطب جنوبی نظر نہین آتا لیکن خط استوا پر یا اُسکے
قریب البتہ مشاہدہ ہوسکتا ہے اس معدل النہار کے نیچے عین مقابل زمین پر دوسرا دائرہ اسطرح فرض کیا گیا ہے
کہ اگر دائرۂ معدل النہار زمین کو برابر دو ٹکڑے کرے تو جس مقام پر زمین قطع ہوگی وہی خط استوا ہے جب
آفتاب اس دائرہ کے نقطۂ تقاطع پر گذرتا ہو تو لیل ونہار تقریباً برابر ہوجاتے ہین اور آفتاب کو اس دائرہ پر ہر برس مین دو مرتبہ
سیر کا اتفاق پڑتا ہے ایکبار اول حمل مین اور بار دوم آخر سنبلہ مین اب دیکھو کہ معدل النہار اور منطقۃ البروج کی یہ شکل ہے

اس دائرہ مین جہان تقاطع کے محل پر دو نقطہ واقع ہین اُنکو نقطۂ اعتدال کہتے ہین آفتاب جس نقطے پر سے گذرنے کے بعد شمالی ہو جاتا ہے اُس کو اعتدال ربیعی کہتے ہین وہ راس حمل ہے اور دوسرا نقطہ جو اس کے مقابل ہے آفتاب اُس پر سے گذرنے کے بعد جنوبی ہو جاتا ہے اُسکو اعتدال خریفی کہتے ہین وہ راس میزان ہے اور سیر آفتاب ہمیشہ دائرۂ منطقۃ البروج پر واقع ہے

اور فلکِ نہم تمام آسمانون پر محیط ہے اسکو فلکِ اطلس بھی کہتے ہین اگرچہ ہر فلک کی جُداگانہ حرکت ہے مگر آٹھون آسمان اور ساتون سیارہ وغیرہ فلک نہم کی حرکت وضعی سے وابستہ ہین اور شب و روز کی گردش خاص اسی آسمان سے متعلق ہے مگر سبعہ سیارہ کی حرکتِ سالانہ ہر ایک فلک کی حرکت خاص سے علاقہ رکھتی ہے چنانچہ ارسطو اور برجیس وغیرہ اور وہ حکما کہ جو بطلیموس کے زمانہ سے پیشتر ہوئے تھے اُن سب کی یہی رائے تھی

بلکہ تمام ممالک فرنگستان مین بھی سنہ ۱۵۰۰ء تک یہی نظام بطلیموسی تعلیم کیاجاتا تھا اور آیران اور عربستان اور
ترکستان اور روم وغیرہ مین ابتک جاری ہو مگر ہندوستان کے عمدہ مدارس مین اب اسکا سلسلہ منقطع ہونے
لگا ہے لیکن تاہم اکثر اقوام ہنود وغیرہ مین یہی عقیدہ پارینہ مستقل ہو اور نظام نامحدود فیثاغورسی وہ نظام ہے
کہ جسکو اُس مقتداے طبقہ حکماے اشراقیہ نے مملکت ہندوستان یا ایران یا مصر سے حاصل کرکے سنہ عیسوی سے
پانسو برس پہلے خطۂ یونان مین رواج دیا اور اُس طریقہ پر تعلیم شروع کردی نظام شمسی کمال حیرت افزاے عقل وہوش
ہے اس نظام نامحدود مین آفتاب کو مرکز قرار دیکر فرض کیا ہے کہ کرۂ ارض کیطرح صدہا کواکب ظلمانی اُسکے گرد گردش
کرتے ہین اور سب جتنے سیارے کہ آفتاب کے اطراف گھومتے ہین وہ تین قسم ہین اول سیارات اولی کہ جنکو فرنگستان کے
اہل ہیئات نے ابتک تلاش کرکے گیارہ سیارے دریافت کیے ہین ہم انکی شرح آگے بیان کرینگے دوم اقمار جنکو سیارات
ثانوی کہتے ہین یہ سیارات اولی کے گرد گردش کرتے ہین اور انکے ہمراہ آفتاب کے اطراف بھی پھرتے رہتے ہین اس قسم کے
ستارے ابتک اٹھارہ شمار مین آئے ہین سوم کواکب دنبالہ دار جسکو اہل فرنگ کامٹ اور اہل عرب ذوذنب اور عوام اہل
ہند جھاڑو تارا کہتے ہین مدارات بعضی پر نہایت طولانی گردش کرتے ہین کبھی آفتاب سے اسقدر قریب ہوتے ہین کہ
اہل زمین کو نظر آتے ہین اور کبھی اسقدر دور چلے جاتے ہین کہ دوربین سے بھی نہین دکھائی دیتے ان ستارون کی
تعداد ہنوز صحیح معلوم نہوئی مگر حکماے فرنگ کا قیاس مقتضی ہو کہ سینکڑون بلکہ ہزارون ہون تو کچھ عجب نہین اب اور
ایک نکتۂ حیرت افزا یاد رکھنے کے قابل ہو کہ یہ نظام شمسی گویا کہ ایک مملکت ہو اور ایسے بیشمار ممالک ہین کہ عدد ثوابت
کی طرح جنکا حساب غیر ممکن ہو اور ثوابت مین سے ہر کوکب ثابتہ اس نظام شمسی کیطرح ایک مرکز خاص ہو ان سب کے گرد بھی
آفتاب کے مانند تینون اقسام کے ستارۂ سیارہ گردش مین مصروف ہین اور اہل ہیئت کا ایک عجیب وغریب قیاس اس سے
بھی زیادہ تعجب خیز وتحیر انگیز ہے یعنی جسطرح کہ تمام سیارات وثوابت سلسلۂ انتظام آفتاب جہانتاب سے منسلک ہین
اور ہر ایک ثابتہ بجاے خود ایک آفتاب ہے کہ جسکے گرد ایسے بہت سیارے گردش کرتے ہین اسیطرح یہ بھی ممکن ہو کہ تمام
ثوابت بیحساب کیواسطے کوئی بہت بڑا ستارہ انتظام کے لیے درکار ہو جو سب ستارون سے اعظم ہو اُس کا لقب
ثابتہ الثوابت یا شمس الشموس ہو یا جو وہ تنہا تمام سیارہ وثوابت کا مرکز ہو اور سب ستارے اپنی شان وشوکت کے
ساتھ اُسکے گرد گردش کرتے ہین الغرض یہ وہ نظام ہو کہ جسکو حکمت مشائین کے ظاہر ہونے سے پیشتر یونان کے
اعظم فلاسفۂ اشراقیہ نے اختیار کیا تھا اور فلاطون وارشمیدس نے بھی یہی راے پسند کی تھی چنانچہ سنہ ۱۶۰۰ء سے
نظام فیثاغورسی کل ممالک فرنگستان مین ارباب ہیئات نے اختیار کرلیا ہو اور عمدہ عمدہ آلات ہیئات اور دوربین
وخردبین وغیرہ ایجاد کرکے اُنکے وسیلے سے اکثر سیارے اور قمر کہ جنکے نام سے بھی سابق مین اہل ہیئات کو
آگاہی حاصل تھی دریافت کیے ہین اُنمین سے سیارات اولی پانچ ہین پہلا جارجیم سیڈس دوسرا ہیرس

تیسرا وسطا چوتھا جونو یا پانچوان پالس اور اقمار ستره ہین چار مشتری کے ہمراه اور سات زحل کے ہمراه اور چھو جار جیسم سیڈس کے ہمراه اور اے خرد پرور یاد رکھو کہ علم ہیأت کی اصطلاحون مین سے چند اصطلاحین یہ ہین خط استوا ایک دائرۂ فرضی ہی کہ جو زمین کو برابر دو حصون پر منقسم کرتا ہے قطبین دو ستارے ہین ایک قطب شمالی دوم قطب جنوبی اور ایک قطب سے دوسرے قطب تک جو دائره فرض کیا گیا اُسکا نام خط محور ہے ان دونون خطوط سے شکل صلیبی بنتی ہے **شعر** ز خط استواء وخط محور ✤ فلک را تا صلیب آید ہویدا ✤ خط استوا کے فرض کرنے سے یہ غرض ہے کہ زمین کو اُسکے حساب سے برابر دو حصون پر اس لیے منقسم کیا ہی کہ ہر ملک اور ہر مقام کا فاصلہ دریافت کرلین کہ خط استوا سے قطب جنوبی کی طرف ہی یا قطب شمالی کی جانب اور اہل ریاضی نے ہر دائره کو تین سو ساٹھ درجون پر قسمت کیا ہے اور ہر درجے کو ساٹھ دقیقے پر جیسا کہ ہم جغرافیہ مین بیان کر چکے ہین پس خط استوا سے قطب شمالی خواه قطب جنوبی نوّے درجے پر ہے اُسکو عرض تسعین کہتے ہین خط سرطان اور خط جدی کا حال بھی ہمنے جغرافیہ مین بتا دیا اور منطقة البروج کا بھی نقشہ دیکھ چکے ہو یہ دائره ایک مقام پر خط جدی سے ملا ہوا دو مقام سے خط استوا کو منقطع کرتا ہی دائره نصف النہار ایک دائره عظیمہ ہے جسنے دونون قطب شمالی وجنوبی پر سے گذر کے زمین کو دو حصۂ شرقی وغربی پر منقسم کیا ہی اور دائرۂ عظیمہ کا حال ہم علم ہندسہ مین ذکر کر چکے ہین کہ وہ کرہ کی تنصیف کرتا ہے اور جو کره کی تنصیف نکرے وہ صغیرہ ہے پس اہل ہیأت نے آسمان پر نو دوائر عظیمہ قرار دیے ہین اول معدل النہار دوم دائره منطقة البروج سوم دائرۂ ماره بالاقطاب الاربعہ چہارم دائرة الافق پنجم دائرۂ نصف النہار ششم دائرة الارتفاع ہفتم دائرۂ اول السموات ہشتم دائرة المیل نہم دائرة الارض اور بعضے علماے ہیأت نے اُنکے علاوه دائرۂ دہم بھی فرض کرکے وسط السماء الرویة اسکا نام رکھا ہی پھر ان سب دائرون کا مفصل احوال نہایت شرح وبسط کے ساتھ شہزادۂ عقیل وفہیم کو نمائش کر دیا اور فرمایا کہ عرض مکان اُس فاصلہ سے عبارت ہی جو خط استوا سے قطب شمال کی جانب یا خواه قطب جنوب کی طرف اور طول مکان اُس فاصلہ سے عبارت ہی جو اول نصف النہار سے خواه مشرق کی جانب ہو خواه مغرب کی طرف اور اول نصف النہار اس سے عبارت ہی کہ جس مقام سے طول شرقی وغربی کو حساب کرتے ہین یہ تمام دوائر اور سب خطوط در اصل فرضی ہین خارج مین انکا کچھ وجود نہین اے خرد پرور تمام حکماے مشائین واشراقین یعنے نظام محدود بطلیموسی اور نظام نامحدود فیثاغورسی کے معتقد باہم متفق ہین کہ زمین مدور ہے اور کسی چیز پر کسی طرف سے قائم نہین اُسکے گول ہونے کی بہت سی دلیلین موجود ہین چنانچہ مسافران خشکی کو اول سر کوه یا سر درخت یا سر منارہ اور رہ نوردان دریا کو بیشتر جہاز کا مستول نظر آتا ہی اگر زمین گول نہوتی تو ہر چیز اول سے آخر تک برابر دکھلائی دیتی وعلی ہذا القیاس جو چیز گول ہوتی ہے اُس کا عکس بھی ہمیشہ گول ہوتا ہے یعنی زمین کا

اصطلاحات علم ہیأت

دوائر فلکی کا بیان

دلائل مدوریت زمین

عکس چاند پر خسوف کے وقت مدور نظر آتا ہے دیکھو ان دونون نقشون سے بخوبی ثابت ہے

زمین گول ہونے کا ثبوت

اور زمین کے آٹھ زاویے شمار کیے جاتے ہین چنانچہ اس دائرہ سے ظاہر ہین

زمین کے زاویے

اور اہل ہیئت فرنگستان کہ فیثاغورس کے مذہب پر کاربند ہین انکا یہ عقیدہ ہی کہ آفتاب ساکن اور زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہی جسکے سبب زمین کا ہر حصہ تمام ذرات مین ایکبار روشنی و تاریکی قبول کرتا ہے آفتاب ایک وقت مین اپنے مقابل کی نصف زمین کو روشن رکھتا ہی اس صورت مین زمین کا دوسرا نصف حصہ جو آفتاب سے دور ہی ہمیشہ تاریک ہوگا یہ تاریکی شب سے مراد ہے اور وہ روشنی روز سے چنانچہ اس نقشہ سے ظاہر ہے

حقیقت روز و شب

ب کو ایک گولہ بمنزلۂ زمین فرض کرو اور ج ایک ڈوری اُس گولے مین لگی ہو جسکے پھرانے سے وہ گولہ گھومتا ہو اور ط ایک شمع ہو اُسکو آفتاب سمجھو گولے کا پہلا حصہ جو چراغ کے روبرو روشن ہو وہ پھرنے سے اندھیرے کی طرف ہوجائیگا اور دوسرا حصہ جو تاریکی مین تھا روشنی مین آجائیگا اسی طور پر گردش کرنے سے کرۂ زمین بھی روشن و تاریک ہوجاتا ہو اور کہین دن کہین رات کا عالم نظر آتا ہے محیط زمین کی مساحت چوبیس ہزار نو سو بارہ میل انگریزی ہے اور زمین کی بہ نسبت آفتاب تیرہ لاکھ اسی ہزار (۱۳۸۰۰۰۰) مرتبہ بڑا ہے بس عقل سلیم ہرگز رخصت نہین دیتی کہ آفتاب باوجود اس بزرگی کے زمین کے اطراف گردش کرتا ہے زمین مین قوت جاذبہ موجود ہی اسکی یہ تاثیر ہی کہ ہر دور چیز اپنے دل کی طرف یعنی اپنے مرکز کی جانب مائل ہوتی ہو چنانچہ اس قوت کے سبب زمین بھی اُن سب چیزونکو جو صحن زمین پر واقع ہین کرکیطرف کشش کرتی ہو مثلاً اگر توپ کا گولہ آسمان کی طرف پھینکین تو پھر وہ زمین کیجانب رجوع کریگا اس مراجعت کا نام میل مرکزی ہو اور اس کشش کا نام قوت جذب اسی قوت کی تاثیر سے تمام حیوانات اور جمادات اور نباتات کرۂ زمین پر ہر طرف قائم رہتے ہین گرنے کا مطلق اندیشہ نہین اسیطرح آفتاب کو بھی قوت جاذبہ طبعی حاصل ہی جسکے سبب وہ زمین کو اپنی طرف جذب کرتا ہے ای خرد پرور اب سُنو کہ جب دونون مین کشش پیدا ہوئی تو ظاہر ہو کہ دونون آپسمین ایک ہوجائین یا تو آفتاب زمین پر گر پڑے یا زمین آفتاب سے جا کر ملجائے مگر انکو اسبات سے ایک امر مانع ہو اُس کا بیان ہم تمھین بخوبی سمجھاتے ہین یاد رکھو کہ جو جسم کسی دائرہ پر گردش کرتا ہو تو گردش کے زور سے اُسمین یہ طاقت پیدا ہوجاتی ہو کہ وہ دائرہ سے باہر نکل جائے اُس طاقت کا نام تارک المرکز ہے اور دائرہ کے مرکز مین جو قوت جاذبہ موجود ہے وہ ہمیشہ اُس جسم کو اپنی طرف کھینچتی ہو اس طاقت کا نام طالب المرکز ہی یہ دونون قوتین باہم برابر ہوتی ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ زمین کو دو طرح کی گردش حاصل ہو ایک گردش محوری کہ جو ایک شبانہ روز مین تمام ہوجاتی ہو اور دوسری حرکت وہ ہو کہ ایک برس کے عرصہ مین آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہو اس لیے کہ اگر سورج کے آس پاس نہ گھومتی تو قوت تارک المرکز کہ جذب آفتاب کی ضد ہو کسطرح پیدا ہوتی اور آفتاب بھی اپنی ذات خاص سے ایک محور پر پچیس دن مین گردش کرتا ہو اُسکو بھی اس حرکت کے سبب سے قوت تارک المرکز حاصل ہو پس آفتاب کا مقدار جسقدر بڑا ہے اُسیقدر اُسکی حرکت کم ہے اور زمین جسقدر مقدار مین کم ہو اُسیقدر حرکت مین تیز ہے اس حالت مین دونون کی قوت تارک المرکز دونونکی طاقت طالب المرکز سے مقابل ہوکر باہم کے صدمے سے دونون محفوظ رہین ای خرد پرور اہل ہیئت فرنگستان کے قیاس مین زمین ایک ستارۂ ظلمانی ہو اور آفتاب کے گرد اپنے دائرہ پر ایک برس مین دورہ تمام کرتی ہو اسی طرح اور بھی دس ستارے جداگانہ اپنے دائرون پر مختلف زمانہ مین آفتاب کے اطراف گردش کرتے ہین چنانچہ اُن کے نام یہ ہین عطارد زہرہ مریخ سیریس پالس جونو وستا مشتری زحل جارجیم سائدس کہ جسکو یورنس اور ہرشل بھی کہتے ہین ان گیارہ سیارون مین سے کوکب الارض

یعنی زمین تیسرا ستارہ ہی زہرہ اور عطارد کا مدار اُسکے درمیان واقع ہی اور دوسرے سیارون کا دائرہ گردش مدار زمین سے خارج ہی اور اہل ہیئات فرنگستان نے ایسا دریافت کیا ہو کہ جسطرح سیارۂ زمین معمور اور ذیحیات کا مسکن ہے اسیطرح دوسرے سیارو نمین بھی آبادی ہی اور حیوانات بستے ہین ہرچند وہان اس قسم کے حیوانات نہ ہون جیسے کہ کوکب الارض پر ہین مگر دوسرے سیارون کے باشندے بھی اہل زمین کی طرح نور آفتاب سے مستفیض ہوتے رہتے ہین اور جسطرح زمین کو گردش محوری ہے جسکے باعث روز و شب کی کیفیت پیدا ہوتی ہی اسی طرح دوسرے ستیارے بھی گردش مدارات کے علاوہ ایک محوری گردش بھی کرتے ہین جسکے سبب سے وہان بھی رات اور دن ظاہر ہوتا ہے چونکہ مشتری اور زحل اور ہرشل آفتاب سے بہت دور ہین اُس سبب سے زمین کی بہ نسبت اُنمین نور آفتاب کم پہونچتا ہے اسواسطے ان سیارون مین کئی کئی چاند موجود ہین چنانچہ مشتری کے چار چاند اور زحل کے سات چاند اور ہرشل یعنی جارجیم سائیڈس کے چھ چاند ہین اور یہ چاند جو اہل زمین کو نظر آتا ہی اسکا شمار بھی سیارون مین نہین بلکہ یہ زمین کا چاند کہلاتا ہے اور یاد رکھو کہ آفتاب کی قوت جذب کی کمی و بیشی سے جو سیارے کہ آفتاب سے قریب ہین وہ اپنا دورہ جلد تمام کر لیتے ہین اور جو دور ہین انکا دورہ ایک زمانہ طویل مین انجام کو پہونچتا ہی خرد ہر ہر سیارہ کی مقدار کا حال اور ایام گردش کی کیفیت اور فاصلۂ آفتاب کی حقیقت اس نقشہ مین تمھین سمجھاتے ہین دیکھو

نقشہ سیارات کواکب

	قطر کواکب سیارات	ایام گردش سیارات	فاصلۂ سیارات از آفتاب
عطارد	۳۲۲۴ میل	۸۷ روز ۲۳ ساعت	۳۶۸۴۱۴۶۸ میل
زہرہ	۷۶۸۷ میل	۲۲۴ روز ۱۷ ساعت	۶۸۸۹۱۴۸۶ میل
زمین	۷۹۱۲ میل	۳۶۵ روز ۶ ساعت	۹۵۰۱۷۳۲۷ میل
مریخ	۴۱۸۹ میل	۶۸۰ روز ۲۳ ساعت	۱۴۵۰۱۴۱۴۸ میل
سیریس	۱۶۳ میل	۱۶۸۱ روز ۱۲ ساعت	۲۶۳۰۰۰۰۰۰ میل
پالس	۸۰ میل	۱۷۰۳ روز ۱۷ ساعت	۲۶۵۰۰۰۰۰۰ میل
جونو	۱۴۲۵ میل	۱۵۸۰ روز ×	۲۵۲۰۰۰۰۰۰ میل
وسٹا	۲۳۳ میل	۱۱۱۰ روز ×	۲۲۵۰۰۰۰۰۰ میل
مشتری	۸۹۱۷۰ میل	۴۳۳۲ روز ۱۴ ساعت	۴۹۴۹۹۰۹۷۶ میل
زحل	۷۹۰۴۲ میل	۱۰۷۵۹ روز ۲ ساعت	۹۰۷۹۵۶۱۳۰ میل
ہرشل	۳۵۱۱۲ میل	۳۰۹۳۷ روز ۴ ساعت	۱۸۲۵۸۹۲۶۶۶ میل

تیزرفتاری کواکب و فاصلہ سیارات کا بیان

اور مہندسانِ کامل نے علم ہندسہ کے قاعدہ سے دریافت کیا ہی کہ توپ کا گولہ جس زور سے چلتا ہو اگر اسی قدر
تیز رفتاری سے دور تک جائے تو ایک گھنٹہ مین چار سو اسی میل انگریزی طی کریگا پس فرض کرو کہ یہ گولہ اس حساب کے
طریق پر آفتاب کے قریب سے روانہ ہو تو مدار عطارد پر آٹھ برس دو سو چھتر دن مین اور مدار زہرہ پر سولہ برس
ایکسو چھتیس دن مین اور مدار زمین پر بائیس برس دو سو چھبیس دن مین اور مدار مریخ پر چونتیس برس ایکسو پینسٹھ دنمین اور
مدار سیریس پر باسٹھ برس تین سو سینتیس دن مین اور مدار مشتری پر ایک سو سات برس دو سو سینتیس دن مین اور
مدار زحل پر تین سو پندرہ برس دو سو ستاسی دنمین اور مدار جارجیم سائیڈس پر چار سو اکتیس برس دو سو نو دنمین
پہونچے گا اب رفتار کواکب کی تیزی کا حال سنو کہ عطارد ایک ساعت مین ایک لاکھ نو ہزار چھ سو ننانوے
میل طی کرتا ہو اور زہرہ ایک ساعت مین اسی ہزار دو سو پچانوے میل اور زمین ایک ساعت مین اڑسٹھ ہزار
دو سو سترہ میل اور مریخ ایک ساعت مین پچپن ہزار دو سو ستاسی میل اور سیریس ایک ساعت مین ایک لاکھ ایکہزار
سات سو میل اور مشتری ایک ساعت مین انتیس ہزار تراسی میل اور زحل بائیس ہزار ایکسو ایک میل اور جارجیم
سائیڈس چودہ ہزار سات سو ستانوے میل مسافت قطع کرتا ہو اے خردپرور یاد رکھو کہ آفتاب جہانتاب کا
قطر آٹھ لاکھ تراسی ہزار دو سو چھیالیس میل انگریزی ہو اور ماہتاب عالم افروز کا قطر دو ہزار ایکسو ستر میل ہے

گردش کواکب و اقمار کا بیان

قمر اپنے دائرہ پر زمین کے گرد ایک ساعت مین دو ہزار دو سو نوے میل طی کرتا ہے اور مشتری کے گرد
چارون قمر مختلف وقتونمین گردش کرتے ہین قمر اول جو مشتری سے بہت قریب ہے ایک دن اور اٹھارہ
گھنٹے اور اٹھائیس منٹ مین مشتری کے اطراف دورہ تمام کرتا ہے اور قمر دوم تین دن تیرہ گھنٹے اٹھارہ
منٹ مین اور قمر سوم سات دن چار گھنٹے اُنسٹھ منٹ مین اور قمر چہارم سولہ دن اٹھارہ گھنٹے پانچ منٹ مین
پس اقمار مشتری کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا ہو کہ مشتری کی قوت جاذبہ دوسرے سیارونکی بہ نسبت بہت
زیادہ ہو اور زحل کے گرد سات قمر دورہ کرتے ہین قمر اول جو زحل سے قریب ہو ایکدن اکیس گھنٹے
اٹھارہ منٹ مین اپنا دورہ تمام کرتا ہے اور قمر دوم دو دن سترہ گھنٹے چوبیس منٹ مین اور قمر سوم
چار دن بارہ گھنٹے پچیس منٹ مین اور قمر چہارم پندرہ دن بائیس گھنٹے پینتیس منٹ اور قمر پنجم اُناسی
دن سات گھنٹے ستائیس منٹ مین اور قمر ششم ایکدن سات گھنٹے ترپن منٹ مین اور قمر ہفتم بائیس
گھنٹے سینتیس منٹ مین اور علاوہ اسکے ایک حلقہ عریض بھی قرص زحل کے اطراف دریافت ہوا ہے اس کا
حصہ شمالی پندرہ برس تک علی الاتصال نور آفتاب سے روشن رہتا ہو اور اُسکے بعد اسیقدر مدت تک
اُسی حلقہ کا حصہ جنوبی درخشندگی رکھتا ہو پس تیس برس مین زحل کا ایک رات دن تمام ہوتا ہے اور یہی مدت
مدار زحل پر دورۂ زحل کی ہو اور جارجیم سائیڈس کے گرد چھ قمر دورہ کرتے ہین قمر اول پانچ دن

قمر

اکیس گھنٹے پچیس منٹ مین اور قمر دوم آٹھ دن سترہ گھنٹے ایک منٹ مین اور قمر سوم دس دن تئیس گھنٹے چار منٹ مین اور قمر چہارم تیرہ دن گیارہ گھنٹے پانچ منٹ مین اور قمر پنجم اٹھتیس دن ایک گھنٹے انچاس منٹ مین اور قمر ششم اکیس سات دن سولہ گھنٹے چالیس منٹ مین اور ان چھ چاندون مین سے حکیم ہرشل نے پہلا اور دوسرا قمر سنہ ۱۸۸۷ء مین اور باقی چارون کو سنہ ۱۷۹۰ء اور سنہ ۱۷۹۱ء مین دریافت کیا اب سنو کہ عطارد اپنے محور پر چودہ دن چوبیس گھنٹے مین اپنا دورہ تمام کرتا ہے اور زہرہ تیئیس دن اکیس منٹ مین اور مریخ چوبیس گھنٹے چالیس منٹ مین اور مشتری نو گھنٹے چھپن منٹ مین اور زحل دس گھنٹے سولہ منٹ مین اور آفتاب اپنے محور پر پچیس دن چودہ گھنٹے مین مشرق سے مغرب کی طرف دورہ تمام کرتا ہے اور اہل ہیئت نے گردش آفتاب کی وجہ دوربین کے ذریعہ سے اس طرح پر دریافت کی ہو کہ جرم آفتاب مین جابجا داغہائے سیاہ موجود ہین ہرچند آفتاب چشمۂ نور ہو مگر اس گردش محوری کے وسیلے سے ان سیاہ داغون کو سیارون کے روبرو سے اس لیے برطرف کرتا ہے کہ سب کو برابر نور تقسیم ہو اور جرم قمر مدور و مصفا ہو آفتاب سے درجہ بدرجہ نور حاصل کرتا ہے اور قمر کا فاصلہ سطح زمین سے بارہ ہزار میل ہو اسے غور دیرہ ور اگرچہ آفتاب سے جارجیم سائیڈس کا فاصلہ حیرت افزائے عقل و ہوش ہے لیکن یہ نکتہ حیرت افزا اس بھی زیادہ ترتعجب خیز ہے کہ بعضے دمدار ستارے جارجیم سائیڈس کے فاصلے سے ہفت چند فاصلہ پر آفتاب سے دور واقع ہین انکا شمار ابتک کسیکو نہین معلوم مگر اور سنو کہ ہرچند کواکب دنبالہ دار آفتاب سے نہایت دوری پر واقع ہین لیکن ثوابت کی بہ نسبت بہت نزدیک ہین اور ثوابت کا فاصلہ عقل و قیاس سے خارج ہو دیکھو اگر دو مکان عظیم الشان جو باہمین ایک میل کی تفاوت پر ہون انکو ہم کئی میل کے فاصلے سے دیکھین تو وہ بہت چھوٹے اور پاس پاس نظر آئین گے اور جسقدر قریب جائین گے بزرگی و عظمت اور بعد و تفاوت بخوبی نظر آتا جائیگا اب معلوم کرنا چاہیے کہ جس دائرہ پر آفتاب کے گرد زمین ایک برس مین گردش تمام کرتی ہو اُس دائرہ کا قطر اُنیس کروڑ میل سے زیادہ ہو پس ہر برس مین زمین ایکبار اُنیس کروڑ میل ثوابت کی طرف جاتی ہو پھر چھ مہینے کے بعد ثوابت سے اُنیس کروڑ میل دور ہوتی ہو لیکن باوجود اُنیس کروڑ میل نزدیک ہو جانیکے بھی اگر اہل زمین ثوابت کو دوربین سے دیکھتے ہین تو اُس حالت مین بھی قد و قامت اور مقدار ثوابت مین کچھ تفاوت معلوم نہین ہوتا اس دلیل سے صاف ظاہر ہے کہ بہ نسبت فاصلۂ ثوابت کے دائرۂ زمین کا قطر گویا کہ بمنزلہ ایک مرکز دائرہ کے تصور کیا جائیگا اور ان ثوابت مین سے جو کہ تمام سطح آسمان پر جابجا موجود ہین ایک کا بھی فاصلہ ثابت کرنا ادراک انسانی سے بعید ہے مگر اہل ہیئات فرنگستان نے اسقدر البتہ دریافت کیا ہے کہ ثوابت مین سے ہر ستارہ ایک آفتاب ہو اور اُن سب آفتابون کے گرد بیشمار سیارات اور اقمار اور دنبالہ دار اپنے اپنے محور اور مدار پر گردش کرتے رہتے ہین اور ہر ایک سیارہ مین زمین کی طرح انواع

واقسام کے ذیحیات معمور وآباد ہین اور ثوابت کی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ حکماے متقدمین کی راے مین ثوابت کو حرکت نہین بلکہ وہ ہمیشہ ایک ہی مقام پر ثابت ہین ان مین کواکب سبعہ سیارہ کیطرح تغیر وتبدل واقع نہین ہوتا اور اہل زمین کو زمین کی گردش محوری کے سبب ثوابت کی گردش نظر آتی ہو جب زمین گردش کرتی ہو تو اہل زمین جانتے ہین کہ ثوابت گردش مین مصروف ہین چنانچہ اگر کوئی شخص کشتی مین یا بگھی وغیرہ مین سوار ہوتا ہے تو اُسکو سب چیزین متحرک محسوس ہوتی ہین مگر دراصل وہ سب اپنی جگہ ساکن ہین اور کشتی یا بگھی وغیرہ خود حرکت کرتی ہے اور ہم تمہین سمجھا چکے ہین کہ حکماے متاخرین فرنگستان جو فیثاغورس کے طریق پر چلتے ہین اُنکے قیاس مین تمام کواکب ثوابت آفتاب ہین اور ہر ایک کا نظام شمسی جُداگانہ ہے اور ہر ایک اُن مین سے بذات خود آفتاب کی طرح نورانی ہے کچھ ہمارے آفتاب کا نور اُنکو فائدہ نہین پہونچا سکتا ثوابت کی کثرت اسقدر ہے کہ مہندسان جہان کی فکر اُسکے شمار سے قاصر ہے پس اگرچہ ثوابت حساب وشمار مین لاانتہا ہین مگر حکماے متقدمین نے ایکہزار بائیس ثوابت کو مختلف اڑتالیس شکلون پر قسمت کیا ہے یعنی ہر شکل مین چند ثوابت موجود ہین اور ان تمام ثابتون کو داخل الشکل کہتے ہین اور ان اڑتالیس شکلون سے علاوہ جو ثوابت ہین اُنکو خارج الشکل کے نام سے نامزد کیا ہی ثوابت مین سے جو ستارے دوربین کے ذریعے سے نظر آتے ہین وہ دوربینی ثوابت کہلاتے ہین اور دوسرے ستارے جو بغیر دوربین کے ہمکو اپنی آنکھ سے دکھائی دیتے ہین وہ چھ حصون مین منقسم ہین اہل ہیئات کی اصطلاح مین ہر حصہ کو قدر کہتے ہین جو ستارے سب سے بڑے اور چمکدار نظر آتے ہین وہ اوّل درجہ کے شمار کیے جاتے ہین اُنکو ثوابت قدر اول کہتے ہین اور جو اُس سے کم چمکتے ہین وہ درجۂ دوّم مین داخل ہین اُن کو ثوابت قدر دوم کہتے ہین وعلیٰ ہذا القیاس اور نقشۂ افلاک مین اُنکی شناخت کیواسطے جُداگانہ صورتین مقرر ہین دیکھو

شمار کواکب

مقدار ثوابت

قدر اول	قدر دوم	قدر سوم	قدر چہارم	قدر پنجم	قدر ششم
✻	✻	✻	✻	✻	+

شکل آفتاب

جرم آفتاب

ای خرد پرور شکلون کے مطابق آسمان تین حصون پر منقسم ہو حصۂ اول نصف شمالی حصۂ دوم منطقۃ البروج حصۂ سوم نصف جنوبی

مؤلف

پانزدہ پیکر نوراست در ایوان جنوب ۔۔۔ بست و یک پیکر نوراست در ایوان شمال
نوزدہ شکل دگر ہست بہ تحقیق فرنگ ۔۔۔ دہ و دو آمدہ بر منطقہ با حسن و جمال

اکیس شکلین نصف شمالی مین اور پندرہ نصف جنوبی مین اور بارہ منطقۃ البروج پر واقع ہین پھر ان اڑتالیس شکلونکا نام اور صورتین اور ستارے وغیرہ بخوبی سمجھا دیے بعد اُسکے فرمایا کہ حکماے فرنگ نے اُنیس شکلین دوربین کے وسیلے سے نئی نکالی ہین پس اب آسمان پر اس حساب سے اڑسٹھ شکلین شمار کیجاتی ہین پھر ان اشکال جدیدہ کے بھی نام اور صورت اور ستارون سے حسب دلخواہ واقف و آگاہ کر دیا اور کسوف و خسوف کا احوال اور ہر شکل کا طول و عرض اور درجے و دقیقے اور ہر قسم کے ثوابت و سیار اور کواکب دنبالہ دار کی کیفیت اور طول و عرض ممالک و بلاد وغیرہ کے دقائق و غوامض سے بوجہ احسن محرم راز فرما دیا اتنے عرصہ مین بطلیموس کی راہ سے آفتاب نے نصف منطقۃ البروج طی کیا اور فیثاغورس کے طریق پر کوکب الارض نے رفتار سالانہ سے مدار گردش کے دائرۂ عظیمہ بنایا یعنی چھ مہینے کا عرصہ منقضی ہوا اور شعور سخن رس حاضر ہو کر بدستور قدیم دونو کو محفل امتحان مین اپنے ہمراہ لے گیا

امتحان ششم

مؤلف

ہر آئینہ مرے آئینۂ دل پر ہے آئینہ ۔۔۔ اگر شکل جنوبی ہے و گر شکل شمالی ہے
نہین مجھ سا کوئی داناے راز اختر و گردون ۔۔۔ کہ میرا ذہن رسا ئین و اشراقین سے عالی ہے

جبکہ یہ نیر عالم افروز برج سلطنت لازوال اور وہ آفتاب جہانتاب آسمان فضل و کمال ع وزیر الاعظم دانش پناہ اُس اورنگ نشین گردون بارگاہ کے دربار عرش وقار مین داخل ہوئے خسرو خورشید حشم سلطان عقل مجسم نے نہایت اعزاز و اکرام اور تعظیم تمام سے فرزانۂ روزگار کی تعظیم و تکریم کی اور خرد پرور سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای فرزند عزیز اس عرصہ مین گنجینۂ علم و ہنر سے سرمایۂ دانش و تمیز کسقدر حاصل کیا اور خزینۂ فضل و کمال سے کہانتک ذخیرہ اندوز عقل و شعور ہوے خرد پرور نے عرض کی کہ خدیو کشورستان کے ظل حمایت اور استاد ہمہ دان کے سایۂ عاطفت مین اس ذرۂ ناچیز و احقر بے تمیز نے عناصر و افلاک کی سیر سے دل سیر کیا ہے اور سلسلۂ نظام آفرینش کے کارخانہ کو خیال حکیمانہ سے دیکھنا شروع کیا ہو شاہنشاہ عالم پناہ نے ارشاد کیا کہ بھلا عناصر کتنے ہین اور اُن سے کیا فائدہ نکلتا ہو شہزادۂ خردمند نے گذارش کی کہ یہ بحث علم طبیعیات سے متعلق ہو

اور یہ علم دو قسم پر منقسم ہو ایک یونانی طریق پر کہ جسکو یونانیون نے حکمت کا درجہ اعلیٰ قرار دیا ہے دوسرے فرنگستانی طرز پر کہ جسکو حکمائے فرنگ نے کمسٹری کے لقب سے ملقب کیا ہو عقل مجسم نے کہا کہ مفصل بیان کرو خرد پرور نے عرض کی کہ حضور عالی ذرا ادہر متوجہ ہون بہر حال موالید ثلثہ یعنی حیوانات اور جمادات اور نباتات مین سے ہر چیز چند عناصر سے مرکب ہو کر بنائی گئی ہے اور جب کبھی دو عنصر ملائے جاتے ہین تو ایک نئی کیفیت اُنسے حاصل ہوتی ہے جسکا نام مزاج قرار دیا جاتا ہے اور یہ ایک نیا مرکب بنے گا جسکو اُس عنصر سے کچھ مشابہت نہوگی چنانچہ گندھک اور پارہ ملکر شنجرف بنجاتا ہو یا جست اور تانبا ملکر پیتل ہوجاتا ہے ان مین بعد مرکب ہوجانے کے اُن عناصر مین سے کسی چیز کا نشان پایا نہین جاتا اسواسطے کہ اُنکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو کر کشش اتصالی کے سبب سے اسقدر باہم مخلوط ہوجاتے ہین کہ شناخت مین نہین آتے مگر جذب خاص کے واسطے اوزان کی قید بھی شرط ہو چنانچہ جب تک سو کر حصہ گندھک اور سو حصہ پارہ نہو شنجرف ہرگز نہ بنے گا اور کشش اتصالی کے سبب سے جو قدرتی اجسام بہت سے ذرات ملکر بنجاتے ہین اور وہ دو حال سے خالی نہین ہوتے یعنی اگر انمین جذب قوی ہو کہ باہم خوب ملجاتے ہین پس جسم سخت اور ٹھوس بنتے گا جیسے سنگ مرمر کہ چونے اور کاربونک ایسڈ سے مرکب ہو اور جو انمین قوت جاذبہ کم ہے تو اجسام متخلخل اور نرم بنتے ہین جیسے روئی وغیرہ ڈاکٹرون نے اگرچہ کمسٹری کا ترجمہ علم کیمیاوی کیا ہے مگر اسمین عقیدت کیش کی دانست مین علم العناصر یا علم تحلیل بہت درست اور بجا ترجمہ ہو اسلیے کہ اس علم کے ذریعے سے اجزائے مرکبات کو جدا کر لیتے ہین اسکا نام تحلیل ہو جیسے ڈاکٹر اپنی اصطلاح مین تفریق کیمیاوی کہتے ہین اسکی بہت سی ترکیبین ہین ازانجملہ ایک یہ کہ حرارت کے وسیلے سے جدا کرتے ہین اسلیے کہ حرارت کا یہی خاصہ ہو کہ اجزا کو تحلیل و تفریق کردے چنانچہ سنگ مرمر کو جلانے سے کاربونک ایسڈ نکل جاتا ہو صرف چونہ رہجاتا ہو یا نمک پانی مین گھول کر آتش پر رکھنے سے پانی بخار بنکر اڑجاتا ہو اور نمک رہجاتا ہو دوسرا طریق یہ ہے کہ قوت جاذبہ کی کمی و بیشی سے اجزا کو تحلیل کرتے ہین مثلاً ایک مرکب مین دو چیزین شامل ہین تو انمین ایک ایسی تیسری چیز ملائینگے کہ جسمین ان دونون سے قوت جاذبہ زیادہ ہو جیسے شنجرف سے پارہ نکالنا منظور ہے تو اُسکو لوہے کے ساتھ آنچ دیتے ہین کیونکہ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ لوہے اور گندھک مین پارہ کے بہ نسبت زیادہ حدت ہو پس تمام گندھک اس سبب سے پارہ کو چھوڑ کر لوہے سے ملجاتی ہو یا شورہ کے تیزاب مین کہ جسکو نیٹرک ایسڈ کہتے ہین تانبا ڈالدین تو قوت جاذبہ کے باعث تانبا تیزاب مین گل کر نیلا پانی ہوجائے گا پھر اُس نیلے پانی مین ایک لوہے کا ٹکڑا ڈالنے سے تیزاب تانبے کو چھوڑ کر لوہے مین ملجائیگا اور تانبا لوہے پر جم جائے گا اس لیے کہ تیزاب کا جذب تانبہ کے بہ نسبت لوہے کی طرف زیادہ ہے جناب عالی فلاسفہ متقدمین اس بات کے قائل ہین کہ عناصر چار ہین اور اُن کے مزاج بھی جُدا گانہ چنانچہ بعضے گران ہین اور بعضے سبک پس اجسام ثقیلہ پستی کو اور اجسام خفیفہ

بلندی کو مائل ہین اجزاے ناری نہایت سُبک اور لطیف ہین اسلیے اعلیٰ کو رجوع کرتے ہین اجزاے ہوائی
اس سے کم لطیف وسُبک ہین اس وجہ سے قریب بہ اعلیٰ ہین علیٰ ہذا القیاس اجزاے ارضی نہایت ثقیل وکثیف
ہین اس باعث قریب بہ اسفل ہین غرضکہ ان چارون عناصر کا ہیولیٰ ایک ہو لتنے مین ایک حکیم وفہیم برگزیدۂ انفس
وآفاق موسوم بہ مظہر الاشراق سرزمین ظہورستان کا رہنے والا کہ دربار جہاندار کیوان اقتدار مین حاضر تھا
خرد پرور عالی وقار کی طرف مخاطب ہوکر سرگرم دعا و ثنا ہوا اور عرض کی مؤلف بعنایات ایزد متعال + اے
خرد پرور بلند اقبال + تا عناصر کو امتزاج رہے + معتدل آپکا مزاج رہے + نیازمند امیدوار ہو کہ ہیولیٰ
کے معنی بھی زبان مبارک سے سُنکر فیضیاب ہو شہزادۂ شیرین کلام نے کہا کہ ہر شی کے مادہ وماہیت اور ہر چیز کی
اصل کو لغت مین ہیولیٰ کہتے ہین اور حکما کی اصطلاح مین ایک جوہر ہے کہ جس سے صورت جسمی کا ظہور ہوتا ہے
اور متکلمین کے نزدیک حقائق اشیاء کا نام ہیولیٰ ہو مگر ہماری دانست مین یہ لفظ ہیئت اور اولیٰ سے مرکب ہے
یعنی صورت وشکل اولین اور کثرت استعمال کے سبب سے مخفف ہوکر ہیولیٰ رہ گیا ہے اور ہر چیز کی ترکیب کا
سامان جو اُسکے مرکب ہونے سے پیشتر متفرق رہا کرتا ہے وہ فضاے نامتناہی مین اجزاے ذرات بے انتہا
فرض کیے گئے ہین اور فناے جسمی کے بعد بھی ہر چیز کا ہیولیٰ قائم رہتا ہو یعنی جب کسی چیز کی ترکیب مین خرابی واقع
ہوجاتی ہو تو پھر اُسکے اجزا بہ شکل ذرات منتشر ہوکر اُسی فضاے نامتناہی مین پریشان ہوجاتے ہین اُنکو کبھی فنا
نہین ہوتی مگر مزاج ترکیبی اکثر فنا ہوجایا کرتا ہو تم جانتے ہو کہ ہر چیز کی آفرینش دو صورت پر ہوتی ہو یا قدرتی
یا مصنوعی قدرتی وہ ہو کہ ذرات پریشان خودبخود کشش اتصالی کے وسیلے سے مرکب ہوکر ایک جسم پیدا کر لیتے
ہین اور مصنوعی وہ ہو کہ انسان یا حیوان اپنی ترکیب عقلی سے اجزاے متفرق کو مجتمع کرکے ایک صورت بنا لیتے
ہین اشیاے مصنوعی ہرگز اشیاے قدرتی کی برابری نہین کر سکتی ہین یعنی اشیاے قدرتی بالقوی اور بالخاصیت
مفید جمہور انام اور کارآمد خاص وعام ہین اور اشیاے مصنوعی جو رفع ضرورت کیواسطے تیار کیجاتی ہین اس کا
یہ سبب ہوتا ہے کہ اُسکے ذریعہ سے کوئی مطلب حصول ہو پس سبب چار قسم ہو اول علت داخل بالقوہ جیسے
تخت کی مناسبت لکڑی سے دوم علت داخل بالفعل جیسے تخت کی نسبت صورت مربع یا مسدس سے سوم
خارج بالقوہ جیسے تخت کی نسبت اُسکے بنانے والے سے چہارم خارج بالفعل جیسے تخت کی نسبت جلوس سے
اس نسبت کا نام علت غائی ہو یہ علت بظاہر سب علتون سے آخر ہوتی ہو اور ذہن وتعقل مین سب سے
مقدم ہے میری دانست مین یہ لفظ دراصل علت غایتی تھا یعنی وہ علت کہ جو غایت ومنتہاے علتہاے
اربعہ ہے یاے نسبت کے الحاق سے تاے فوقانی حذف ہوگئی غرضکہ ایسے ایسے چند غوامض ودقائق حل
کرکے پھر بر سر مطلب توجہ فرما ہوا اور سلطان آسمان آستان کی خدمت اعلیٰ درجت مین عرض کی کہ خداوندا حکماے

ہیولیٰ کا بیان

چار علتون کا بیان

برطانیۂ متاخرین کا قول ہو کہ آتش کا کوئی کرہ نہین بلکہ زمین عبارت ہو مجموع عناصر سہ گانہ یعنی آب و ہوا و خاک سے
اور بجاے خود آفتاب ایک چشمۂ حرارت ہو اُس سے آگ زمین پر فائز ہوتی ہو کیونکہ اشعۂ شمسیہ کو جو علم تحلیل سے

چار عناصر

دیکھا تو اجزاے ناری پائے گئے اور آتشی آئینہ کو ملاحظہ فرمایئے کہ جسوقت شعاع آفتاب کے مقابل
کیا جاتا ہو تو جو چیز اُسکے محاذی ہوتی ہو وہ فوراً جل اُٹھتی ہو اور چونکہ شعاع آفتاب اکثر زمین پر ٹھہرتی ہے اس سبب سے
کرۂ ارض مین بھی اجزاے ناری مختلط ہین غرضکہ خاکسار کے نزدیک دونون کی راے مین اربعہ عناصر کا وجود
متحقق ہے فرق اسی قدر ہو کہ متقدمین چار چیزین علحدہ علحدہ قرار دیتے ہین اور چارون کا ہیولی واحد جانتے ہین
اور متاخرین حکماے فرنگ تین عنصرون پر ایک کرہ کا اطلاق کر کے چوتھے عنصر کو فائز
آفتاب سے کہتے ہین مگر نظر غور سے دیکھا جاے تو نار کا حدوث خواہ اشعۂ شمسیہ سے ہو جیسا کہ متاخرین
کہتے ہین یا ہواے شدید الحرارت سے ہو جیسا کہ مذہب اشراقین ہو یا اشتعال حرارت کہربائیہ عنصریہ
سے ہو جیسا کہ ہرمس اور اُسکے تابعین مانتے ہین یا بسر خود عنصر مستقل ہو جیسا کہ محققین مشائین کا اعتقاد ہے
بہر حال اسکے واسطے ایک وجود ضرور ہے مگر فلاسفۂ متقدمین نے عناصر اربعہ کو فقط خالص اور بسیط نہین قرار دیا
بلکہ اس بات پر انکا اتفاق ہے کہ ان چارون مین اجزاے یکدیگر باہم مخلوط ہین اور فیثاغورس وغیرہ اس بات کے
قائل ہین کہ عناصر کا وجود خالص کسی جا نہین لیکن غلبہ کے سبب سے مشہور ہین یعنی جس مین اجزاے ناری
غالب ہین وہ نار ہے اور جسمین اجزاے ہوائی غالب ہین وہ ہوا ہو اور جسمین اجزاے مائی غالب ہین وہ ماء ہے
اور جسمین اجزاے ترابی غالب ہین وہ تراب ہو حکماے فرنگستان کے متاخرین نے تحقیق و تدقیق کو اس درجۂ اعلیٰ پر
پہونچایا کہ پانی مین سے اٹھانوے حصے آکسیجن اور گیارہ حصہ ہیڈروجن اور ہوا مین سے دو حصہ نیٹروجن اور ایک
حصہ آکسیجن نکالا ہے اور ان اجزاے بسیطہ کو اُن مرکبات سے علحدہ علحدہ جدا کر لیا ہو پس ان عناصر کا مرکب
ہونا حکماے متقدمین نے بھی قرار دیا ہے اور حکماے فرنگ نے انکے اجزاے بسیطہ کو بزور علم کمسٹری جُدا جُدا کر لیا
فلاسفۂ متقدمین نے چار عناصر بسبیل تجسس مقرر کیے ہین اور حکماے متاخرین فرنگ نے چونسٹھ عناصر

چونسٹھ عنصر ترکیبی فرنگیان

قرار دیے ہین وہ بھی بموجب تلاش و جستجو کے ہین کترین ہیچمدان کی دانست مین ممکن ہے کہ اس سے
بھی زیادہ نکل آئین اسکے حصر کی دلیل عقلی کسی کے پاس موجود نہین ہو مگر تاہم اربعہ عناصر کا حصر کسی قدر دلیل سے
ثابت ہو سکتا ہے مظہر الاشراق نے کہا کہ بھلا فرمایئے عناصر چار گانہ کا ثبوت کس دلیل سے پایۂ ثبوت کو پہونچتا ہے
خسرو پرویز نے کہا کہ حضرت ذرا غور فرمایئے کہ تمام دنیا مین چار کیفیتین موجود ہین گرمی سردی خشکی تری
اور کوئی عنصر ایسا نہین کہ جسمین ایک ہی کیفیت ہو بلکہ دو دو کیفیتین پائی جاتی ہین اور ظاہر ہے کہ اجتماع

کیفیات مزاج

ان چارون کیفیتون کا یا تین کیفیتون کا ایک شے مین محال ہے کیونکہ گرمی و سردی مین اور خشکی و تری مین

باہم ضد ہے اور اجتماع ضدین ممکن نہین تو ضرور ہوا کہ گرمی و خشکی جمع ہو سکے جیسے آگ مین ہے اور گرمی و تری جمع ہو جیسے ہوا مین ہے اور سردی و تری جمع ہو جیسے پانی مین ہے اور سردی و خشکی جمع ہو جیسے مٹی مین ہے اور سردی و گرمی یا خشکی و تری زنہار جمع نہ ہون گی پس حصر عناصر کا چار چیزون مین ثابت ہوا دوسرے یہ کہ ہر چند فلاسفۂ متقدمین کا تجربہ اتنا بڑھا ہوا نہ تھا جیسا کہ حکماے حال کا تجربہ ہے مگر اُن دانشمندون نے اپنے قیاس سے یہ بات دریافت کی تھی کہ جب ہم بعضے مرکبات کے اجزا تحلیل کرتے ہین تو یہی عناصر اربعہ حاصل ہوتے ہین اور حکماے فرنگ نے جو تجربہ بلیغ و وسیع کیا تو اس سے بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ سوا بعضے معدنیات کے کل موالید ثلثہ مین چار چیزین ضرور پائی جاتی ہین ایک کاربن دوسرا ہیڈروجن تیسرا اکسیجن چوتھا نیٹروجن پس اس تجربے سے بھی چار عناصر کا ثبوت ہوا کاربن ایک جوہر ارضی کا جل کی صورت پر ہی کوئلے مین اور اکثر ہڈیون مین اور سیاہ سیسے مین پایا جاتا ہے اور ہیرا خاص کاربن تصور کیا گیا ہے ہیڈروجن ایک جوہر نہایت خفیف اور ہلکا ہے اکسیجن ایک ہوا جہان مین بکثرت ہے اور پانی مین آٹھ حصے یہ ہوا اور حصہ ہیڈروجن ہے اور پانچ حصے ہوا سے محیط ابدان مین بھی ایک حصہ یہ ہوا ہے نیٹروجن سے ہوا مرکب ہے یعنی ہوا مین ایک حصہ اکسیجن اور چار حصہ نیٹروجن ہے اور سوا انکے کلورین برومین ایوڈین فلورین سلفر فاسفورس سلیسیم بورن پٹاسیم سوڈیم کیلسیم بیریم اسٹرانشیم میگنیشیم الیومنیم آیرن وغیرہ ساٹھ عنصر اور بھی ہین غرضکہ جب چونسٹھ عنصرون کا مفصل بیان کرچکا تو پھر شہزادۂ خسرو پرور شاہنشاہ بحروبر کی طرف پھرا اور علم طبیعیات کی سلسلہ جنبانی کی کہ اے آفاق گیر گردون سریر جسطرح بدلائل و براہین چار عناصر اصل آفرینش ہین اسی طرح چار چیزین اصل مرکبات ہین اول آثار علوی جیسے کہ آبر و رعد اور برق و صاعقہ وغیرہ دوم معدنیات جیسے الماس و یاقوت اور سیم و زر وغیرہ سوم نباتات یعنی درخت و گل اور برگ و بار وغیرہ چہارم حیوانات یعنی انسان و حیوان اور وحوش و طیور وغیرہ اور ظاہر ہے کہ آمیزش عناصر سے مزاج اور ترکیب ہیولی سے جسم پیدا ہوتا ہے اور چارون عنصرون کا ہیولی ایک ہے اور ایک عنصر دوسرے عنصر سے بدل جاتا ہے اسکو استحالہ کہتے ہین اور عالم عنصریات پر سبعہ سیارہ کا اثر ضرور ہوتا رہتا ہے زمین سے کرۂ آب ملا ہوا ہے اسواسطے ان دونون پر برابر تاثیر پڑتی ہے اور دو طرح کے اجزاے اُٹھتے ہین ایک خشک جو زمین خشک پر شعاع آفتاب کے باعث اجزاے غبار سوختہ ہو کر ہوا مین اُڑ جاتے ہین دوم تر جو زمین نمناک وغیرہ سے بلند ہو کر ہوا مین شامل ہو جاتے ہین یعنی جسطرح پانی کو آگ پر گرم کرنے سے حباب اُٹھتے ہین اسی طرح سمندر اور زمین اور پہاڑ اور جھیل اور ندی اور نباتات اور جانورون کے اجسام سے آفتاب کی گرمی کے باعث اجزاے نکلتے رہتے ہین اور یہ بخار ہو کر سردی کے سبب شبنم اور برف اور اولے اور مینھ وغیرہ بنجاتا ہو یہ باتین اختلاف موسم سے متعلق ہین اور آفتاب کی شعاعین کچھ ایک ہی

چار چیزین اصل آفرینش ہین

استحالۂ عناصر کا بیان

مقام پر مقیم نہین رہتین بلکہ متحرک ہونے کے باعث مختلف اثر کرتی ہین جبکہ ہوا زمین کے نزدیک سرد ہوتی ہے
تو بخار اونچا نہین اُٹھتا اور سردی کے باعث شبنم وغیرہ بنکر گر پڑتا ہے اور جب زمین کے نزدیک ہوا سرد نہین
ہوتی تو بخار اوپر چڑھ کر ابر بن جاتا ہے اور ابر زیادہ سردی پاکر برسنا شروع کرتا ہی اور بادلون کا پانی زیادہ سردی پاکر
جم جاتا ہے پس اگر قطرے ہونے سے پہلے جمے گا تو برف بنکر روئی کے گالونکی طرح گرے گا اور جو قطرے
بنجانے کے بعد جمے گا تو اولے بنکر زمین پر رجوع کرے گا ابر پندرہ میل سے زیادہ بلند نہین ہوتا اور اکثر قریب کوس دو کوس
کے بلند رہتا ہے اور بادلون مین ایک طرح کی آگ ہوتی ہے جسکو بجلی کہتے ہین جب دو بادل ملتے ہین تو وہ
ایک مین سے دوسرے مین چلی جاتی ہے اُسوقت ایک آواز ہوتی ہی جسکو گرجنا کہتے ہین مظہر الاشراق نے کہا کہ اے
شہزادۂ ارجمند آپ فرماتے ہین کہ بجلی ایک قسم کی آگ ہے جب وہ چمکتی ہی تو فوراً بادل گرجتا ہے بھلا یہ تو فرمایئے کہ آگ
پانی مین کس طرح رہتی ہی اور ہم نے بار ہا دیکھا ہے کہ بجلی چمکنے سے بہت دیر کے بعد آواز آتی ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ آواز نہین آتی اور خالی بجلی چمکتی ہی اور کبھی بجلی نہین چمکتی اور خالی بادل گرجتے ہین اس کا باعث کیا ہے شہزادۂ
خسرو پرور نے جواب دیا کہ دنیا کی سب چیزون مین کم یا زیادہ گرمی موجود ہے اور جب اس طرح کی دو چیزین
جمع ہوتی ہین کہ ایک مین کم گرمی ہو اور دوسرے مین زیادہ تو زیادہ گرم چیز سے اُسقدر گرمی نکل کر دوسری
چیز مین چلی جاتی ہے اور وہ دونون برابر گرم ہو جاتی ہین اور سردی حقیقت مین کوئی چیز نہین ہے بلکہ جس
چیز مین گرمی کم ہوتی ہے اُسے سرد کہتے ہین چنانچہ ظاہرا برف سب سے زیادہ سرد مانا گیا ہے مگر جب
آزمایش کی ہے تو اس مین سے بھی آگ کی چنگاریان نکلی ہین اور جسم انسان مین جسقدر گرمی ہے اگر اسکی بہ نسبت
کسی چیز مین کم گرمی ہوگی تو بظاہر محسوس نہین ہو سکتی مگر اس پوشیدہ گرمی کے ظاہر کرنے کی چند ترکیبین ہین چنانچہ
دو چیزون کو باہم رگڑنے سے اُن کی گرمی ظہور مین آتی ہے جیسے بانس پر بانس رگڑ کھاتا ہے تو اُن کی گرمی
آگ بنکر نکلتی ہی جس سے اکثر اوقات نیستان جلکر یک لخت خاک سیاہ ہو جاتا ہے یا ایک چیز کو دوسری
چیز پر ضرب دینے سے آگ نکلتی ہے جیسے چقماق اور پتھر وغیرہ مین یا ایک چیز کو دوسری چیز مین ملانے سے
آگ پیدا ہوتی ہے جیسے معدنیات مین تیزاب وغیرہ کے داخل ہونے سے اور جسوقت گرمی کے باعث پانی کے
اجزا منتشر ہوتے ہین تو وہ پانی بخار بنکر اسقدر پھیلتا ہی کہ سیر بھر پانی کی بھاپ اُستنے گھیر مین سماتی ہے جتنے گھیر مین
ہزار سیر پانی سماتا ہے اور آپ جو فرماتے ہین کہ روشنی پہلے نظر آتی ہے اور آواز پیچھے سُنائی دیتی ہے
اس کا یہ سبب ہے کہ قوت سامعہ کی بہ نسبت قوت باصرہ نہایت تیز ہی چنانچہ آواز کی رفتار بھی روشنی کی رفتار
سے کمال درجہ سُست وضعیف ہے روشنی کی حائل کوئی چیز نہین ہو سکتی اور جو چیز نظر کو نہین روکتی جیسے
شیشہ اور بلور اور ابرک وغیرہ اُس سے روشنی بھی نہین رُک سکتی اور آواز کے لیے ہوا سد راہ ہوتی ہے

آواز کی چال کا بعینہ یہی حال ہے کہ جس طرح تالاب یا دریا مین کوئی پتھر پھینکے تو اُسکے سبب سے لہرین پیدا
ہوتی ہین اسیطرح آواز کا صدمہ جب ہوا کو حرکت دیتا ہی تو وہ ہوا موج در موج کانون کے پردے پر اپنا اثر
پہونچاتی ہی اگر ہوا نہ ہو تو آواز بالکل نہ سنائی دے صرف ہوا کے وسیلے سے آواز کانون تک رسائی پیدا کرتی
ہی زمین سے تیس کوس کی بلندی پر ہوا مطلق نہین ہے حکمانے تحقیقات کامل سے دریافت کیا ہی کہ روشنی ایک
سکنڈ مین ایک لاکھ بانوے ہزار میل کی مسافت قطع کرتی ہے اور آواز ایک سکنڈ مین ایک میل راہ چلتی ہی اور
ہوائے تیز کی رفتار ایک گھنٹے مین پینتیس میل ہی اور آندھی ایک گھنٹے مین سو میل کا فاصلہ طے کرتی ہی اور حجاب ابر
جس طرح پرتو آفتاب و نور ماہتاب کا حائل ہوتا ہی اسیطرح اگر لمعۂ برق بھی بطرف بالا جلوہ افروز ہوتا ہی تو
چادر ابر اہل نظر کا پردہ بنجاتی ہی اور صرف آواز رعد آشنائے پردۂ گوش ہوا کرتی ہی اور ریا ابر اس درجہ
فاصلہ پر بلند ہو جاتا ہی کہ فقط بجلی کی چمک دکھائی دیتی ہی اور گرجنے کی آواز مسموع نہین ہوتی غرضکہ اسیصورت
بہت سی دلیلین پیش کر کے پھر **عقل مجسم** کی جانب روے سخن کیا اور عرض کرنے لگا کہ اس قسم کی چیزین زیادہ
عرصہ تک پائدار نہین رہتین چنانچہ یہ امر بدیہی بخوبی ظاہر و آشکار ہی اور موالید ثلثہ جو عناصر سے پیدا
ہوئے ہین مدت تک باقی رہتے ہین ان مین سے ہر ایک کے انواع و اقسام بے نہایت ہین مثلاً معدنیات کو
ملاحظہ فرمایئے کہ انکی ترکیب عنصری درجۂ اعتدال سے بعید ہی اسیواسطے اُنکو نفس مدبرہ قبول کرنے کی احتیاج
نہین معدنیات کے پیدا ہونے کا یہ باعث ہی کہ بخار تر یا دخان خشک زمین مین بند ہو کر مختلف مقدار و ترکیب کے
ساتھ باہم اختلاط پیدا کرتے ہین اشیائے معدنی کی ترکیب دو قسم ہی یا قوی یا ضعیف قسم اول جو قوی الترکیب ہی
وہ بھی دو قسم پر منقسم ہی یا ہتھوڑے کی ضرب قبول کریگا جیسے سونا چاندی لوہا تانبا وغیرہ اور ہتھوڑے کی
ضرب قبول نہ کریگا اُسکی بھی دو صورتین ہین یا نہایت نرمی سے جیسے پارہ یا نہایت سختی سے جیسے یاقوت
اور قسم دوم جو ضعیف الترکیب ہی یہ بھی دو قسم ہی ایک وہ کہ رطوبت مین حل ہو جاتا ہی جیسے پھٹکری اور نوشادر
وغیرہ دوم وہ کہ تری مین حل نہ ہو جیسے گندھک اور ہرتال وغیرہ اور تمام فلزات وہ جوہر کانی کہ جو حرارت
آتش سے پگھل جاتے ہین اُنکا اصل الاصول پارہ اور گندھک ہی اور پارہ کی یہ اصل ہی کہ بخارات آبی
سے بخارات دُخانی لطیف مختلط ہوتے ہین اور حرارت آفتاب کی تاثیر سے حالت احتباس مین نضج پاکر
سیماب تیار ہو جاتا ہی سیماب مین بخارات دخانی پر بخارات آبی غالب ہین اور اصل کبریت بھی بخار و
دخان لطیف ہی مگر وہ بخارات دُخانی ہین جسمین چکنائی غالب ہی اگر ابخرۂ آبی کے اجزا غالب ہوتے ہین
تو بلور اور سیماب اور جواہرات وغیرہ اور اسی قسم کی شفاف و آبدار چیزین حاصل ہوتی ہین اور جو ابخرۂ دخانی
غالب ہوتے ہین تو نمکین اور شور چیزین اور گندھک وغیرہ برآمد ہوتی ہی غرضکہ چاندی اور سونا اور تانبا اور کوئلہ

معدنیات کا بیان

اور سیسہ اور رانگ اور جست وغیرہ کی اصل بھی یہی پارہ اور گندھک ہی مظہر الاشراق نے کہا اگر ان سبکی اصل یہی ہی تو اقسام فروعات مین کس لیئے اختلاف واقع ہوا خرد پرور نے کہا کہ اس امر مین ترکیب قدرتی کو دخل کامل ہی یعنی اگر سیماب وکبریت کا جوہر مساوی المقدار رہا اور نضج کامل بھی پایا ہی تو طلائے خالص وجود مین آئیگا نضج اگرچہ لغت مین میوہ کی پختگی کو اور زخم اور مادہ اور خلط اور ہر چیز کے پک جانے کو کہتے ہین مگر اطبا کی اصطلاح مین جو چیز خروج پانے کے لائق ہو اور اُسکی بھی دو صورتین ہین یا رقیق شئے غلیظ ہو یا غلیظ چیز رقیق ہو اور میری دانست مین نضج کے اصلی معنی یہ ہین کہ کسی چیز کا بغیر آتش کے پکجانا خواہ ادویات کی تاثیر سے ہو خواہ آفتاب کی حرارت سے خواہ کسی اور ترکیب سے اب سُنیئے کہ اگر جوہر سیماب غالب ہی تو نقرہ پیدا ہوگا اور ہر چند رانگ کا مادّہ بھی چاندی سے مشابہ ہی مگر جوہر سیماب وکبریت کے امتزاج کے بعد بار دگر نضج کامل نہین پایا اور رہوا اُسکے اجزا مین بند رہ گئی اسلیئے چاندی کے درجہ پر نہ پہونچی اور سیسہ اپنے مادّہ مین رانگ سے مشابہ ہی گر یہی فرق ہی کہ جوہر سیماب وکبریت مین ہنوز کدورت باقی تھی کہ باہم امتزاج حاصل کر لیا ہی اور لوہے کے مادہ مین سیماب وکبریت کا جوہر مساوی لیکن بے تنقیہ کلی کے امتزاج قبول کر لیا جست مین سیماب کے جوہر پر کبریت کا جوہر غالب ہی غرضکہ اسیطرح تمام معدنیات کی آفرینش کا احوال مفصل بیان کرکے پھر شاہنشاہ عالی وقار کی جانب متوجہ ہو کر گزارش کی کہ جواہرات کا بھی مادہ یہی ہی یعنی لعل ویاقوت اور زمرد والماس اور زبرجد وفیروزہ اور عقیق وبلور وغیرہ اسی سے بنتے ہین صفائی ودرخشانی اور کھراوٹ ولطافت اور رنگ ووزن کے اختلاف مین اسیقدر تفاوت ظہور پاتا ہی کہ جسقدر بخارات ودخانات کے امتزاج اور اُنکی کیفیت وکمیت مین مقدار ونضج کا اختلاف واقع ہوا ہی اور خلقت نباتات کی یہ کیفیت ہی کہ صناع قدرت نے اُسکو ایک جسم بالندہ بنایا ہی اگرچہ حس وحرکت ارادی کی قوت اُسمین نہین ہی مگر چونکہ ترکیب معدنیات سے اسکی ترکیب اعتدال بہت قریب ہی اسلیئے نباتات کو ایسے نفس مدبرہ کی احتیاج پڑی کہ جو اسکا مدبر ذاتی ہو

نباتات کا بیان اور نفس نباتی

جسکو نفس نباتی کہتے ہین نفس نباتی کے واسطے تین قوتین لازم ہین اوّل قوت غاذیہ دوم قوت نامیہ سوم قوت مولدہ پس کوئی نفس ارضی قوت غاذیہ سے خالی نہین یہ ایک ایسی قوت ہی کہ اجزائے عناصر کو خارج سے جسم نباتی کی طرف کھینچکر جسم بدن سے مشابہ کر دیتی ہی کہ بدل ما تحلل ہو مظہر الاشراق نے کہا کہ بدل ما تحلل کی بھی تشریح بیان فرمائیے خرد پرور نے ارشاد کیا کہ حرارت عزیزی اور حرارت غریبی کے سبب سے جسقدر جسم کم ہوتا ہی دوسرا جسم اُسکا قائم مقام اور بدل بنتا ہی جو جسم کم ہوتا ہی وہ رطوبتین ہین کہ اِن دونون حرارتون سے تحلیل پاتی ہین اُسکے عوض مین قوت غاذیہ کے وسیلے سے دوسری رطوبتین شامل ہو کر جسم بنجاتی ہین جس صورت مین بدل ما تحلل نہین پہونچتا البتہ جسم کا مزاج بہت جلد فاسد ہو جاتا ہی اور ترکیب

جسمی فنا اختیار کرتی ہی اس واسطے حکمت اِس امر کی مقتضی ہوئی کہ قوت غاذیہ وجود پاے تاکہ بقدر امکان
جسم نباتی کے لیے بدل ما یتحلل مہیا کرے حرارت غریزی حرارت طبعی سے مراد ہی اور حرارت غریبی حرارت
خارجی سے عبارت ہی جیسے کہ حرارت آفتاب جسمون پر تاثیر کرتی ہی پھر سلطان فلک نشان سے مخاطب ہو کر
عرض کرنے لگا کہ قوت دوم یعنی قوت نامیہ وہ قوت ہی کہ قوت غاذیہ کے مادہ کو جمع کر کے اجسام کے عرض
و طول و عمق مین بتدریج بڑھاتی ہی سوم قوت مولدہ اور وہ جسم نباتی مین اِس قسم کی ایک قوت ہی کہ اپنی
طرح کی چیز پیدا کرتی چلی جاتی ہی قوت غاذیہ کے چار خادم ہین جو اُسکی خدمت کو انجام دیتے رہتے ہین
ایک قوت جاذبہ جو غذا کو جذب کر کے جسم کے اجزا مین کھینچتی ہی دوم قوت ماسکہ جو جذب کی ہوئی غذا
ایک مدت تک نگاہ رکھتی ہی سوم قوتِ ہاضمہ جو غذا کو ایک صورت سے دوسری صورت مین متغیر کرتی ہی یہ
صورت متغیرہ اُس جسم کی صورت سے مشابہ ہوتی ہی چہارم قوت دافعہ جو کہ جسم سے غذا کے فضلہ کو دفع
کرتی ہی اِن چارون قوتون کے چار خادم ہین یعنی کیفیات چہارگانہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور
یبوست سے عبارت ہی غرضکہ قوت غاذیہ کے آٹھ خادم ہوئے جسوقت حکمت کو یہ بات منظور ہوتی ہی کہ
جسم کو فنا کرے تو پہلے قوت نامیہ بیکار ہوتی ہی پھر قوت مولدہ اُسکے بعد قوت غاذیہ بتدریج ضعیف ہوتی ہی یہان تک
کہ آخرکار جسم فنا ہو جاتا ہی نباتات کی فنا یہ ہی کہ خشک ہو جاے اور حیوانات کی فنا یہ ہی کہ حس و حرکت

حیوانات کا بیان

جسم سے دور ہو اب خلقت حیوانات کا حال بھی استماع فرمائیے کہ ہر حیوان صفت حیوانی سے مستفیض ہی
اور قوتِ حیوانی اُس سے متعلق اسکے سبب سے حرکتِ ارادی اور جزئیات جسمانی کا ادراک حاصل ہی

حواس خمسہ ظاہری

اور اسکی دو قسمین ہین نوع اول کو قوتِ مدرکہ کہتے ہین اِسکی بھی دو صورتین ہین مدرکۂ ظاہری اور مدرکۂ
باطنی اُن مین مدرکۂ ظاہری پانچ ہین اول سامعہ جو آواز کو ادراک کرتی ہی دوم باصرہ جو نظر آنے والی

حواس خمسہ باطنی

چیزون کو ادراک کرتی ہی سوم شامہ جو خوشبو اور بدبو کو ادراک کرتی ہی چہارم ذائقہ جو طعام کی کیفیتون کو
ادراک کرتی ہی پنجم لامسہ جو اشیاء محسوسہ کو دریافت کر لیتی ہی اور مدرکۂ باطنی بھی پانچ ہین اول حِس مشترک
کہ صور محسوسات ظاہری وہان پہونچتے ہین دوم خیال یہ حس مشترک کا خزانہ ہی اسلیے کہ صور محسوسات
کا نگہبان ہی اور موقع پر حاضر کر دیتا ہی سوم وہم کہ جزئیہ محسوسات کے معانی کا مدرک ہی چہارم حافظہ یہ
وہم کا خزانہ ہی پنجم متخیلہ یہ صور محسوسات کو معانی جزئیہ سے ترکیب دیکر مرتب کرتا ہی اسکو متصرفہ بھی کہتے ہین

قوت محرکہ قواے نفسانی

اور نوع دوم قواے نفسانیہ کی قوتِ محرکہ ہی اسکی بھی دو شکلین ہین اول باعث حرکت اسکا نام شوقیہ ہی
قواے نفسانی اور قواے غضبی اِسکے خادم ہین دوم فاعل حرکت کہ جسکے سبب سے اعضا وغیرہ پھیلتے
اور سمٹتے ہین حضرت آفریدگار نے انسان کو سب حیوانات سے زیادہ شرافت عنایت فرمائی ہی اور تمام مخلوقات سے

بڑھکر بزرگی بخشی ہی مظہر الاشراق نے کہا کہ بنی آدم کس نظر سے اشرف مخلوقات قرار پایا اور حیوان و انسان مین کیا فرق ہی خرد پرور نے جواب دیا کہ نفس ناطقہ کے وسیلے سے انسان کلیات کو ادراک کرتا ہی اور عقل کے ذریعہ سے تصورات و تصدیقات کو معلوم کرلیتا ہی اِس باعث تمام حیوانات پر شرف و امتیاز رکھتا ہی مظہر الاشراق نے پوچھا کہ نفس ناطقہ کِسکا نام ہی خرد پرور نے کہا کہ حکما کے نزدیک نفس ناطقہ ایک جوہر مجرد ہی جسم و جسمانی ہرگز نہین اور افلاطون کی دانست مین قدیم ہی مگر ارسطاطالیس کی رائے مین حادث اور بدن کے ہمراہ اِسکا بھی حدوث ہوتا ہی لیکن مین جانتا ہون کہ خاص جسم انسانی حالت حیات مین نفس ناطقہ کا مظہر ہی جب تقریر اِس مقام تک پہونچی سلطان عقل مجسم نے فرمایا کہ ای جان پدر تم تو بالکل آبائے علوی کے ہو رہے اہل محفل چاہتے ہین کہ اجرام فلکی کا بھی کچھ حال سُنکر محظوظ ہون شہزادۂ والا منزلت نے کہا کہ حضور یہ بحث علم ہیئت سے

ابتدائے علم ہیئت کا بیان

تعلق رکھتی ہی علم ہیئت ایک بہت عمدہ علم ہی جس کے وسیلے سے کرۂ ارض کا احوال اور ملکون کا طول و عرض اور نور و ظلمت کی کیفیت یعنی شب و روز کا اختلاف اور موسم کا تغیر و تبدل اور کسوف و خسوف کا حال اور سبعہ سیارہ کی حقیقت اور فلکی اجرام کی شکلین دریافت ہوسکتی ہین پیشتر شہر بابل مین اِس علم کی ابتدا ہوئی وہان آسمان ہمیشہ صاف رہتا تھا اِسلیئے وہان کے باشندے راتون کو زمین پر آرام سے رہتے اور اپنے گلّون کی نگہبانی کرتے اور اکثر آسمان کیطرف دیکھتے دیکھتے کیا دیکھا کہ شام سے صبح تک بہت سے ستارے مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے ہین اور بعضے جو مغرب کیطرف نظر آتے ہین وہ روز بروز مشرق کی طرف ہٹتے جاتے ہین اور بعضے ایک ہی جگہ ہمیشہ قائم رہتے ہین مگر وہ لوگ صرف اپنی نگاہ سے کام لیا کرتے تھے اُنکے پاس کِسیطرح کی دوربین یا خردبین موجود نہ تھی غرضکہ اجرام علوی کی گردش سے وہانکے باشندے نہایت متعجب ہوے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ چاند سورج وغیرہ کی پرستش کرنے لگے پھر جب غیر قوم والون نے بابل کو فتح کیا تو اُن لوگون کی زبانی یہ حال اُنکو بھی معلوم ہوا اور اُنھون نے اپنی عقلون کے زور سے اسمین کچھ ترقی حاصل کرکے اِس خیال کو تھوڑا سا رواج دینا چاہا چنانچہ مصر اور ہندوستان اور چین وغیرہ تک اسکا چرچا ہوا اور ان ملکون کے باشندون نے اِس علم کو شریف سمجھکر شامل مذہب کرلیا مگر عرب اور یونان والے اِس علم کی کنہیات کو علمی طور پر سکھلانے لگے خصوصاً سرزمین یونان مین علم ہیئت نے بہت کچھ ترقی پائی اگرچہ اہل اسلام نے پیشتر اِس علم کی قدر کم کردی اور مخلوق کی گمراہی کا باعث جانا مگر جبکہ سنہ ۷۶۲ع سات سو بہتر عیسوی مین شہر بغداد کی تعمیر ہونے سے مشرقی مسلمانون نے اِس علم کو از سر نو آغاز کیا اور خلیفہ منصور بانی بغداد اور خلیفہ مامون بن ہارون رشید اور اُلغ بیگ نبیرۂ شاہ تیمور اور اکبر بادشاہ وغیرہ نے اس علم کے عمدہ عمدہ مسئلے اور اچھے اچھے مقولے جمع کیے پھر سنہ ۱۴۰۰ع چودہ سو عیسوی سے ایشیا مین اِس

اِس

علم کا تنزل شروع ہوا چنانچہ صرف بخومی اور جوتشی باقی رہ گئے اسکے بعد یورپ مین ترقی ہونے لگی اور کوپرنیکس صاحب نے بڑی جانفشانی سے سولھوین صدی کے شروع مین یہ امر دریافت کیا کہ علم ہئیات کی قدیم تحقیقات و انتظام مین بہت سی غلطیان ہین کیونکہ اس مین صریح یہ بیان ہی کہ تمام آسمان زمین کے گرد گردش کرتے ہین زمین ساکن ہی مگر کوپرنیکس صاحب نے بہت صاف طور سے بیان کیا کہ زمین اپنے محور پر روزانہ اور سورج کے گرد سالانہ گردش کرتی ہی پھر کوپرنیکس کے بعد ایک شخص کہ جسکا نام ٹیکو براہی تھا اس علم مین مشہور ہوا اُسنے کوپرنیکس کا طریقہ متروک کردیا اور اپنا نو ایجاد طور ترتیب دینے لگا کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہی اور سب سیارے اُسکے گرد پھرتے ہین پھر وہ وقت آیا کہ اس علم کے تمام شکوک دفع ہوگئے اور صحیح انتظام ہمیشہ کے واسطے مقرر ہوا یعنی گیلیلیو صاحب ملک اطالیہ مین پیدا ہوے اور علم ہئیات مین نہایت درجہ کی مشق بہم پہونچائی اُسی زمانہ مین جنس صاحب ساکن ہالینڈ نے بعض بعض شیشے کی عینکین اسطرح پر ترتیب دین جسکے باعث دور کی چیزین نزدیک نظر آنے لگین یہ خبر فرحت اثر جب گیلیلیو صاحب کو معلوم ہوئی کہ ہالینڈ مین اسطرح کی تاثیر دریافت ہوئی تو بہت کچھ تجربون کے بعد ایک دوربین تیار کرکے اُسکے وسیلے سے کوپرنیکس صاحب کا انتظام بہت درست پایا حکیم گیلیلیو کا اصل حال یہ ہی کہ یہ فیلسوف ۱۵۶۴ء مین خلوتگاہ آفرینش سے انجمن وجود مین آیا عہد طفلی سے انوار علم و حکمت اُسکی پیشانی سے ظاہر تھا اُسنے ۱۶۰۹ء مین دوربین اور ۱۶۱۲ء خردبین نہایت خوبی و لطافت سے ترتیب دیکر اقمار مشتری کو ۱۶۱۰ء مین دیکھا اور معلوم کیا کہ زمین آفتاب کے گرد گردش کرتی ہی پھر اس تمام تحقیقات اور اقمار مشتری اور گردش زمین وغیرہ کو تحریر کرکے چھاپ دیا جسوقت علماے مذہب نصارے اس احوال سے مطلع ہوے تو اس تحقیقات کو خصوصًا زمین کی حرکت کو مسائل مذہب سے برخلاف جانکر مجرم سخت قرار دیا اور دائم الحبس کیا مگر کسی شہزادہ رحیم دل کی شفاعت سے ایک برس کے بعد رہائی پائی اس حکیم کی عمر اٹھہتر برس کی ہوئی ۱۶۴۲ء مین دار ناپائدار سے کوچ کیا پھر سر ایزک نیوٹن صاحب ساکن انگلنڈ نے کشش مرکزی کو بہت صاف بیان سے درجۂ ثبوت پر پہونچایا جسکے باعث علم ہیئت کو بڑی رونق ہوئی اور اُسوقت سے یورپ مین آجتک اس علم شریف کی ترقی ہوتی چلی جاتی ہی حکیم مظہر الاشراق نے کہا کہ ای چشم و چراغ دولت و اقبال و ای نیر فروزندۂ فلک بخت لازوال حکماے فرنگستان کی عقل سلیم اور ذہن مستقیم نے ہمیشہ کے لیے جو انتظام صحیح مقرر کیا ہی اُسکی کیا صورت قرار دیگئی شہزادۂ خرد پرور بلند اختر نے زبان فصاحت بیان سے ارشاد کیا کہ آسمان کا وہ انتظام جسمین آفتاب عالمتاب مرکز ہی اور سب سیارے اُسکے گرد گردش کرتے ہین نظام شمسی کہلاتا ہی یہ نیازمند حضرت کے رُوبرو تقریر کے پیرایہ مین وہ تصویر معنی کھینچتا ہی جسکے وسیلے سے چشم ظاہر بین پر تمام و کمال حقیقت حال بخوبی واضح و آشکار ہوجائے ان باتونکو سمجھنے کے

سر کوپرنیکس فلاسفر

ٹیکو براہی فلاسفر

گیلیلیو فلاسفر

جنس صاحب فلاسفر

سر ایزک نیوٹن فلاسفر

واسطے یہ ترکیب کیجیے کہ اول کسی مقام پر دو فٹ کا ایک گولہ رکھکر آفتاب قرار دیجیے اور اُس سے بیاسی فٹ کے
فاصلے پر ایک خردل یعنی رائی کا دانہ رکھکر عطارد سمجھیے پھر آفتاب مفروضہ سے ایکسو بیالیس فٹ کے فاصلے
پر ایک چھوٹی مٹر رکھکر زہرہ مانیے بعد اُسکے دوسو پندرہ فٹ پر ایک بڑی مٹر رکھکر زمین تصور کیجیے پھر تین سو
ستائیس فٹ پر ایک آنکڑی کا دانہ رکھکر مریخ جانیے اِسکے بعد چار دانے خشخاش کے رکھو اُنھین چار
سیارے یعنی وسٹا جونو سیرس پالس شمار کیجیے پھر اُسی آفتاب سے کوس کے آٹھوین حصے پر ایک نارنگی رکھکر
اُسے مشتری معلوم کیجیے بعدازان ربع کوس کے قریب ایک چھوٹی نارنگی رکھکر اُسکو زحل قرار دیجیے پھر آدھ
کوس کے قریب ایک بیر رکھیے اور اُسکو جارجیم سائیڈس ملاحظہ فرمائیے غرضکہ اِس تقریر دلپذیر کے بعد عقل مجسم کی
خدمت معلی مین اظہار کرنے لگا کہ پہلے اِس علم کے واقف وکامل محقق یہ خیال کرتے تھے کہ آفتاب کا تمام جسم روشن ہی
مگر ۱۷۷۳ء مین ڈاکٹر سکندر ولسن ساکن اسکاٹ لینڈ نے اپنی دوربین سے دیکھا تو آفتاب کے جرم پر ایک سیاہ
داغ نظر آیا جو اُسکو امتحان کیا تو دریافت ہوا کہ آفتاب کے جسم نورانی مین ایک اور سیاہ جرم ہی آفتاب زمین سے
نو کرور پچاس لاکھ میل انگریزی یعنی چار کرور چھہتر لاکھ کوس دُور ہی آفتاب کا قطر زمین کے قطر سے تیرہ لاکھ اسی ہزار
گونہ بڑا ہی اور وزن بھی اُسکا تین لاکھ پچپن ہزار زمین کے وزن سے زیادہ ہی لیکن یہ بات لحاظ کے قابل ہی کہ
سیارون کا قطر پیمائش سے اور وزن کشش سے معلوم ہوتا ہی عطارد آفتاب سے بہت قریب ہی اس سبب سے
اُسکا حال کم دریافت ہوا مگر دن اسکا زمین کے دنون کی نسبت چوبیس گھنٹے چھ منٹ کا اور برس دو مہینے
اٹھائیس دن کا اور قطر زمین کے قطر سے پچیسوان حصہ اور وزن بیس مین سے تین کے برابر ہی زہرہ کا دن تئیس گھنٹے
اکیس منٹ اور برس زمین کے دنون سے سات مہینے پندرہ دن اور قطر پانچ مین سے چار اور وزن دس مین سے نو ہی
زہرہ کی ہوا زمین کی ہوا سے بہت گاڑھی ہی اور دُوربین سے اُسکی ہوا مین بادل نظر آتا ہی زہرہ مین بہت بانی دار
پہاڑ ہین ان پہاڑون کی بلندی زمین کے پہاڑون سے زیادہ ہی اور اُسکا سطح ناہموار ہی زمین تیسرے درجہ مین ہی
اور ہمارے رہنے کی جگہ ہی اور آفتاب کے گرد تین سو پینسٹھ دن چھ گھنٹے مین گردش کرتی ہی اس عرصہ کو برس کہتے ہین قطر
زمین کا آٹھ ہزار میل کے قریب ہی اور محیط چوبیس ہزار میل اور آفتاب کے گرد ایک گھنٹے مین اٹھاون ہزار میل گھومتی
ہی مریخ کی ہوا اور رات دن زمین کی ہوا اور رات دن سے کچھ موافق ہی اسپر بھی سمندر اور جزیرے زمین ہی کی
طرح واقع ہین اور اُسکے دونون محورون پر دو روشن نقطے ہین لیکن یہ معلوم ہوا کہ یہ روشنی برف سے نکلتی ہی
وسٹا اور جونو اور سیرس اور پالس یہ چارون عجیب وغریب سیارے ہین اور اُنکی نسبت
ایسا گمان ہوتا ہی کہ سابق مین یہ چارون ایک تھے اب شاید کسی صدمہ سے ٹوٹ کر چار ہو گئے اور چارون اپنی
اپنی راہ مین گردش کرتے ہین مگر کبھی کبھی ایک دوسرے کی راہ پر بھی آجاتے ہین لیکن ہر ایک اپنی اپنی ہوا

تمثیل نظام شمسی
جسم آفتاب
عطارد
زہرہ
زمین
مریخ
وسٹا جونو سیرس پالس

جداگانہ رکھتا ہو ان مین جو بڑا ہو وہ چاند سے کچھ کم ہو اور جو چھوٹا ہو اُس کا کل سطح صوبہ اودھ سے بڑا نہین ہو
مشتری کے برابر زہرہ کے سوا اور کوئی سیارہ نہین چمکتا اور یہ دوربین سے بہت خوبصورت نظر آتا ہو
چار چاند اسکے گرد گردش کرتے ہین اسکے موسم مین کچھ فرق نہین ہوتا اسکا محور ہمیشہ اپنی راہ پر سیدھا رہتا
ہو قطر اسکا زمین کے قطر سے دس گونہ بڑا ہو مگر وزن مین زمین سے ہلکا ہو بعض اوقات اسکی ہوا مین نطاق
یعنی کمر بند کی طرح بادل نظر آتے ہین زحل کے سوا کوئی ایسا عجیب سیارہ آفتاب کے گرد نہین گردش کرتا
اس کی سطح زمین سے برابر ہین قطر اسکا دس گونہ اور کُل جسم اسکا زمین سے ہزار گونہ بڑا ہو اسکے گرد سات
چاند گردش کرتے ہین ان مین سے ایک چاند مریخ کے برابر ہو اور زحل پر ایک منور حلقہ ہو اور وہ اُس کے
ہر طرف گردش کرتا ہو کبھی اُفق پر اور کبھی سمت الراس پر گھومتا ہو اس حلقہ کے دو حصے ہین جو باہر ہو وہ پانچ ہزار
کوس عریض ہو اور جو اندر ہو وہ آٹھ ہزار ایک سو کوس اور ان کے درمیان وسعت نو کوس کی ہو زحل اول
حلقہ کے درمیان نو ہزار پانسو کوس کے فاصلہ پر ہو اور زحل کا وہ سطح جو حلقے کے نیچے ہو اُسکے سایہ سے
اٹھارہ برس تاریک ہو یورنس یا ہرشل یا جارجیم سائیڈس زمین سے پچاس کرور کوس کے فاصلہ پر
ہو اس لیے اسکا حال بہت کم دریافت ہوتا ہو اسکی حرکت ایک گھنٹہ مین سات ہزار میل ہو اس حساب سے
اُسکی گردش ستاسی برس مین تمام ہوتی ہو لیوریار ایک سیارہ ہرشل سے دور ہو سوا اُسکے جرم کے
اور کچھ دریافت نہین ہوتا ثوابت وہ ستارے ہین جو نظام شمسی سے باہر ہین اور ہمیشہ باہم ایک ہی مقام
پر بے حرکت نظر آتے ہین اور اپنی روشنی سے چمکتے ہین اسلیئے معلوم ہوتا ہو کہ شاید یہ سب بجاے خود آفتاب
ہین اور انکے گرد بھی سیارے گھومتے ہین ثوابت درحقیقت بیشمار ہین مظہر الاشراق نے کہا کہ جسقدر اجرام فلکی
کا آپ نے بیان فرمایا اسکے سوا کچھ اور بھی ہین یا نہین خردبہ در نے ارشاد کیا کہ اُن کا احوال بھی سُن لیجیے
جبکہ آسمان خوب صاف رہتا ہو تو راتون کو جابجا ابر کی سفیدی بہت نظر آتی ہو اُسکا نام کہکشان ہو متقدمین
خیال کرتے تھے کہ یہ سب بیشمار ثوابت ہین لیکن اب دوربین کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہو کہ بعض ان مین
ثوابت ہین اور بعض ہالے ان ہالون کی شکل مین اختلاف ہو کیونکہ بعضے دور تک دراز ہین اور بعضے
مدور اور انکا مرکز ہالے سے زیادہ روشن ہو مگر ولیم ہرشل صاحب سے پہلے کسی اہل ہیئت نے اس عجیب صورت
کا امتحان بخوبی نہین کیا تھا اور ولیم ہرشل نے ایک بڑی دوربین بنا کر دیکھا کہ اُس مین بعضے اجرام روشن
ہین اور بعضے ثوابت پھر یہ نتیجہ نکالا کہ کہکشان نیا جرم ہو جو ابھی تک تیار نہین ہو چکا ہے ÷
شہاب چند شکلون مین نظر آتے ہین کبھی کبھی ستارون کی صورت چنگاریان نکلتی ہوئین اور بعض اوقات اجرام
منور جو ساعت بساعت ظاہر ہوتے ہین انکو شہاب ثاقب کہتے ہین اور جب ٹوٹ کر زمین پر گرتے ہین تو شہاب معادنی

مشتری

زحل

ہرشل

ثوابت کا بیان

کہکشان کی حقیقت

شہاب ثاقب

کواکب دنبالہ دار

کہلاتے ہین شہاب ہر سمت سے زمین پر آتے ہین اور بعض مرتبہ جب زمین کی ہوا مین پہونچتے ہین تو پھر یہان سے
اپنی گردش پر چلے جاتے ہین اور وہ اسقدر بلندی سے آتے ہین کہ بعض مرتبہ جب زمین پر گرتے ہین تو نہایت صدمے
سے آٹھ یا دس ہاتھ زمین کے اندر گھس جاتے ہین دنبالہ دار ستارے اجرام فلکی کی بہ نسبت عجیب وغریب
ہین انکی شکلین ہمیشہ ایک طرح پر نہین کبھی مدور کبھی مطول اور انکی منور دم آسمان کے سطح پر دور تک نظر آتی
ہی مگر ہر ایک کا جرم شفاف ہی کیونکہ جو ستارے دنبالہ دار کے حجاب مین آجاتے ہین وہ اُسکے جرم صاف
مین سے نظر آتے ہین اسلیئے خیال کرتے ہین کہ یہ عجیب جرم شاید ایک قسم کا کہکشان ہو دنبالہ دار ستارونکی
مختلف صورتین ہین جو اکثر مختلف الاوقات ظاہر ہوا کرتے ہین اور میری دانست مین نظام شمسی سے متعلق
ہین اسی اثنا مین ایک نجومی کہ اختر شناسی مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا موسوم بہ کوکب رخشان دربار شہنشاہ
انجم سپاہ مین حاضر تھا شہزادۂ خورشید کلاہ سے استفسار کرنے لگا کہ جسوقت اہل تنجیم کوئی زائچہ بناتے ہین تو
آفتاب کو متحرک اور زمین کو قائم شمار کرکے حکم لگاتے ہین مگر اس حساب مین احکام نجوم کبھی خطا نہین کرتے
اور آپ فرماتے ہین کہ زمین ایک ستارۂ ظلماتی ہی پس فرمایئے کہ جرم کیا شی ہی اور اسکی گردش کو غلط جاننے
سے احکام نجوم مین خلل کیون نہین واقع ہوتا خرد پرور نے کہا کہ زمین کی پیدایش کوئی تحقیق نہین جانتا کہ
کیونکر ہوئی لیکن خیال کرتے ہین کہ شاید زمین کہکشان سے بنی ہی اور یہ بات اُسکی ترکیب سے ثابت ہی
اسلیے کہ جسقدر سطح زمین کو مرکز کی طرف کھودتے ہین اُسیقدر سنگریزون کے وزن زیادہ پاتے ہین اور
سب کے نیچے بلورین سنگ نکلتے ہین اور قیاسًا دریافت ہوتا ہی کہ وہ گرمی سے بنتے ہین زمین برس بھر یکسان
نہین رہتی کبھی سمندر مین نیا جزیرہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی خشک زمین پر نیا آتشی پہاڑ ظاہر ہر گھنٹے مین موسم کے
باعث زمین کی شکل مین فرق ہی مثلاً جب اونچی زمین یا پہاڑ پر پانی پڑتا ہی تو اُسکے ساتھ پتھر اور ریت اور
مٹی وغیرہ نیچی زمین پر بہہ آتے ہین اور بھونچال سے بھی زمین کہین کہین اونچی نیچی ہو جاتی ہی اور یہ سب جانتے
ہین کہ سمندر اور دریا کے کنارون پر ہر روز فرق نظر آتا ہی الغرض باوجود اس تغیر و تبدل کے زمین ہمیشہ
آفتاب کے اطراف گردش کرتی ہی اور جس برج مین زمین ہوتی ہی آفتاب ہمیشہ اُس سے ساتوین برج مین
نظر آتا ہی اور بعضے اہل ہیئت کی راے مین زمین اُسی برج مین ہوتی ہی جس مین زمین کے باشندے آفتاب
کو دیکھتے ہین بہرحال تم جسکو آفتاب کی تاثیر خیال کرتے ہو وہ اصل مین زمین کی تاثیر ہی اس واسطے
تمھاری راے مین احکام نجوم صحیح معلوم ہوتے ہین مظہر الاشراق نے کہا کہ اہل تنجیم کہتے ہین کہ ہر سیارہ کسی
نہ کسی برج مین ایک مُدت مقررہ تک رہا کرتا ہی پس جبکہ نجوم کے قواعد سے آسمان اول پر قمر اور دوم پر
عطارد وعلی ہذا القیاس فلک ہفتم پر زحل ہی پھر یہ کس طرح سے ممکن ہی کہ پہلے آسمان پر سے قمر یا ہر آسمان پر سے

ہر سیارہ فلک ہشتم پر پہونچکر کسی برج مین داخل ہو جائے خرد پرور نے جواب دیا کہ جسوقت نجومی کہتے ہین کہ فلانا
سیارہ فلانے برج مین داخل ہوا یا موجود ہی تو اس سے یہ غرض نہین ہوتی کہ وہی سیارہ بذات خاص اُس
برج مین پہونچگیا اور نہ یہ کہ وہ برج کچھ اُس سیارہ سے آکر خود ہلگیا بلکہ اس سے یہ مراد ہوتی ہی کہ ایک خط مستقیم
زمین کے مرکز سے اُس کوکب سیارہ کے مرکز پر گذرتا ہوا افلاک ہشتم مین جس برج تک پہونچے اور اُس برج کے
جس درجہ اور جس دقیقہ پر نظر آئے تو از روے حساب دریافت کرتے ہین کہ وہ سیارہ اُس برج مین داخل
ہی عقل مجسم نے فرمایا کہ اس خط مستقیم سے تاثیر کواکب کس طرح دریافت ہو سکتی ہی خسرد پرور نے عرض کی کہ
منجمون نے منطقۃ البروج کی بارہ شکلون کو سبعہ سیارہ سے متعلق کیا ہی چنانچہ زحل کو جدی و دلو سے اور
مشتری کو قوس و حوت سے اور مریخ کو حمل و عقرب سے اور آفتاب کو برج اسد سے اور زہرہ کو ثور و میزان سے اور
عطارد کو جوزا و سنبلہ سے اور قمر کو سرطان سے اور ان سبعہ سیارہ مین سے شمس و قمر کو نیرین کہتے ہین شمس کو نیر اعظم
اور قمر کو نیر اصغر اور زحل و مشتری کو علوین اور ان دونون کے ساتھ مریخ کو بھی شامل کرکے علویہ کہتے ہین اور زہرہ
و عطارد کو سفلیین اور مشتری و زہرہ کو سعدین کہتے ہین مشتری کو سعد اکبر اور زہرہ کو سعد اصغر اور زحل و مریخ کو
نحسین کہتے ہین زحل کو نحس اکبر اور مریخ کو نحس اصغر اور عطارد کو ممتزج یعنی کواکب نحس کے ساتھ نحس ہی اور کواکب
سعد کے ساتھ سعد اور نیرین سے علاوہ یعنی شمس و قمر کے سوا پانچون سیارون کو خمسہ متحیرہ کہتے ہین اور روز و ماہ
و سال کا حساب جو آفتاب سے متعلق ہی اُسکو ماہ شمسی اور سال شمسی اور جو قمر سے متعلق ہی اُسکو ماہ قمری اور
سال قمری کہتے ہین برج حمل مین آفتاب کی تحویل سے سال شمسی شروع ہوتا ہی آفتاب تیس روز مین ایک برج طی کرتا ہی اُسکو
ماہ شمسی کہتے ہین حمل سے حوت تک بارہ برج طی کرنے سے ایکسال تمام ہوتا ہی شمسی مہینونکے یہ نام ہین فروردین اردی بہشت
خورداد تیر مرداد شہریور مہر آبان آذر دے بہمن اسفندارمذ شمسی ہر مہینا تیس دن کا ہوتا ہی ماہ اسفندارمذ
کے آخر مین پانچ دن زیادہ کرکے خمسہ مسترقہ کہتے ہین اُسکو تاریخ فارسی اور تاریخ یزدجردی کہتے ہین اور اہل عرب کا
مہینا خاص رویت ہلال سے شروع ہوتا ہی اور برس کا آغاز ماہ محرم سے چنانچہ عربی زبان مین قمری مہینون کے
یہ نام ہین محرم صفر ربیع الاول ربیع الآخر جمادی الاولیٰ جمادی الآخری رجب شعبان رمضان شوال
ذی القعدہ ذی الحج قمری ہر مہینے کے روز اول کو غرّہ اور روز آخر کو سلخ کہتے ہین یہ مہینا رویت ہلال پر منحصر ہی
کبھی انتیس کا اور کبھی تیس کا ہوتا ہی اسکو تاریخ عربی اور تاریخ ہجری کہتے ہین اور اہل ہند کا مہینا کامل ماہ
سے شروع ہوتا ہی یعنی جبکہ قمر ہلال سے بدر کامل بنجاتا ہی اُس روز اہل عرب کی تیرھوین تاریخ ہوتی ہی اور
اہل ہند کا برس ماہ چیت سے شروع ہوتا ہی ہندی مہینون کے یہ نام ہین چیت بیساکھ جیٹھ اساڑھ ساون
بھادون کنوار کاتک اگھن پوس ماگھ پھاگن اور دونون کی کسر کے حساب سے ایک مہینا لوند کا تیسرے

برس بڑھا کرتا ہی اور اہل روم بھی حساب شمسی پر عمل کرتے ہین ہندی کاتک کے مہینے مین انکا برس شروع
ہوتا ہی اور رومی مہینون کے یہ نام ہین تشرین اول تشرین آخر کانون اول کانون آخر شباط آذار نیسان
آیار حزیران تموز آب ایلول ان مین چار مہینے یعنے تشرین آخر اور نیسان اور حزیران اور ایلول
تیس دن کے اور باقی سات مہینے اکتیس دن کے مگر شباط اٹھائیس دن کا ہی اور چوتھے برس اُنتیس
روز کا ہوتا ہی اور انگریزی مہینے بھی رومی مہینون سے بہت مطابق ہین انکا برس جنوری سے شروع ہوتا
ہی انگریزی مہینون کے یہ نام ہین جنوری فروری مارچ اپریل مئی جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر
ان مین سے اپریل اور جون اور ستمبر اور نومبر یہ چار مہینے تیس دن کے اور جنوری اور مارچ اور مئی اور جولائی
اور اگست اور اکتوبر اور دسمبر یہ سات مہینے اکتیس دن کے اور فروری اٹھائیس دن کا اور چوتھے
برس کبیسہ کے شمار سے اُنتیس روز کا ہوتا ہی اس حساب سے ہمیشہ اکیسوین مارچ کو آفتاب برج حمل مین
داخل ہوتا ہی اُسکو تحویل کہتے ہین اہل تنجیم اُس روز ایک زایچہ بناتے ہین اُسکا نام زائچہ سال ہی اس زائچہ
کی بدولت تمام سال کی سعادت و نحوست کا حال اور خیر و شر کی کیفیت چھ سیارون کی نظرات سے دریافت کرتے
ہین کوکب رخشان نے عرض کی کہ نظراتِ کواکب کسے کہتے ہین خرد پرور نے کہا کہ جب دو ستارے ایک برج اور
ایکدرجہ اور ایک دقیقہ مین جمع ہوتے ہین تو اسکو قران اور مقارنہ کہتے ہین اور جو آفتاب و ماہتاب مین یہی صورت
واقع ہو تو اجتماع نیرین کہتے ہین اور جو آفتاب اور خمسۂ متحیرہ مین ہو تو احتراق اور جو ماہتاب اور خمسۂ متحیرہ مین ہو تو وہی
قران یا مقارنہ کہتے ہین اور جو دو ستارون مین دو برج کا فاصلہ یعنی سدس آسمان کا تفاوت ہو تو اسکو
نظر تسدیس کہتے ہین اور تین برج کا یعنے ربع فلک کا فاصلہ ہو تو تربیع اور چار برج یعنے ثلث فلک کا فاصلہ
ہو تو تثلیث اور چھ برجون کا یعنی نصف آسمان کا فاصلہ ہو تو مقابلہ کہتے ہین اور نیرین کے مقابلہ کا نام
استقبال ہی ای کوکب رخشان ان مین سے نظر تربیع و مقابلہ نحس ہی مقابلہ تمام دشمنی اور تربیع نیم دشمنی
ہی اور تثلیث و تسدیس کو نیک جانتے ہین تثلیث تمام دوستی اور تسدیس نیم دوستی اور نظر مقارنہ
کی یہ کیفیت ہی کہ کواکب سعد کے ساتھ سعد اور کواکب نحس کے ساتھ نحس پس تمام سال کی سعادت و نحوست
کو نظراتِ کواکب اور شرف و ہبوط اور وبال سے معلوم کرتے ہین مظہر الاشراق نے کہا کہ شرف و ہبوط
وغیرہ کا بیان بھی مناسب ہی خرد پرور نے ارشاد کیا کہ آپ قلم دوات اور کاغذ منگوا لیجیے مین ایک
دائرہ قلم بند کرکے آپ کو اور کوکب رخشان کو مختصر طور پر حالات سبعہ سیارہ اور روز منسوب اور
حروف متعلقہ اور مدت قیام آفتاب ہر برج مین اور جہات و امزجہ و الوان اور ہر ستارہ کا شرف
و وبال اور خانۂ اصلی اور اوج و حضیض اور ہبوط وغیرہ کی حقیقت بخوبی سمجھا دون وہان کیا دیر تھی فوراً

قلمدان حاضر ہو گیا شہزادہ نے اسیوقت ایک دائرہ اس صورت پر مترتب کیا اور ہر خانہ کا احوال بہایت

شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا کہ تمام حاضرین دربار شہریار گردون اقتدار فرط حیرت سے
نقش بدیوار رہ گئے پھر کہا کہ اے کوکب رخشان دیکھو زائچہ نجوم کی یہ صورت ہوتی ہے

ثور ۲ حوت ۱۲
جوزا ۳ حمل ۱ دلو ۱۱
سرطان ۴ جدی ۱۰
اسد ۵ میزان ۷ قوس ۹
سنبلہ ۶ عقرب ۸

اسکے بارہ خانے برجون سے متعلق ہین ہمنے ہر خانہ مین شناخت کیواسطے ہندسہ لگا دیا ہی جو ستارہ جس برج مین ہوتا ہی اسکو اُسی خانہ مین تحریر کرتے ہین غرضکہ اسیطرح منسوبات کواکب اور متعلقاتِ بروج وغیرہ مفصل بیان کرکے علم رمل کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ای کوکبِ رخشان اس علم کو حضرت آدم علیہ السلام نے وضع کیا اور اکثر حضرت دانیال کی طرف منسوب کرتے ہین اور یہ اُنکا معجزۂ اعظم شمار کیا جاتا ہی دانیال ایک تختہ پر کچھ ریت بچھا کر چند نقاط و خطوط کے ذریعے سے خلق اللہ کو خیر و شر کے احوال اور واقعات ماضی و استقبال سے آگاہ کیا کرتے تھے چونکہ اس علم کی ابتدا ریگ سے ہی اور زبان عربی مین رمل ریت کو کہتے ہین لہٰذا اس نام سے موسوم ہوا اور جسطرح کہ عالم ایجاد کی بنیاد چار عناصر پر ہی اسی صورت علم رمل بھی چار نقطون پر مبنی ہی نقطۂ اول کو آتشی اور نقطۂ دوم کو بادی اور نقطۂ سوم کو آبی اور نقطۂ چہارم کو خاکی قرار دیکر چار کو چار مین ضرب دینے سے حاصل ضرب سولہ شکلین برآمد ہوئین چنانچہ اُنکی صورت یہ ہی:

نام	لحیان	قبض الداخل	قبض الخارج	جماعت	فرح	عقلہ	انکیس	حمرہ
اشکال								
نام	بیاض	نصرۃ الخارج	نصرۃ الداخل	عتبۃ الخارج	نقی الخد	عتبۃ الداخل	اجتماع	طریق
اشکال								

پھر اشکال سعد و نحس اور داخل و خارج اور ثابت و منقلب اور نر و مادہ اور جہات و رنگت اور ذائقہ و مزاج اور افعال و خواص اور تاثیر و حروف اور بروج و کواکب اور منسوبات اشکال شانزدہ خانہ اور احکام خانہ ہاے شانزدہ گانہ اور قواعد استخراجِ حکم رمل اور طریقۂ دریافت ضمائر و دفائن و خبایا وغیرہ نہایت خوبی و عمدگی سے ارشاد فرما کر مطلب اصلی کی طرف ہنگامہ آراے تقریر ہوا اور سلطان ذیشان سے عرض کرنے لگا کہ حضور عالی ہرگز انسان ضعیف و نحیف پروردگار جہان آفرین کی کُنہ حقیقت کا محرم راز نہین ہو سکتا جو جسکی سمجھ مین آگیا وہی دوسرون کو سمجھانے لگا کسی نے کیا خوب کہا ہی

مؤلف

کرتے ہین اہل ہیأت و تنجیم	مختلف قول مختلف گفتار
آجتک اشتباہ مین ہین اسیر	انپہ کھلتے نہین ہین کچھ اسرار
متحرک ہین آسمان کہ زمین	کسکو ان مین سے ہی سکون و قرار

جسوقت خرد پرورِ فرخندہ اختر یہ اشعارِ انجم نثار زبان گوہر بار سے گوش گزار حاضرین دربار شہریار عرش وقار کرکے خاموش ہوا ہر سمت سے تحسین و آفرین کی صداے طرب انگیز اور احسنت و مرحبا کی آواز فرحت خیز نے نقارۂ شادمانی کو بلند آوازہ کیا مظہر الاشراق و کوکب رخشان نے نسیم عنبر بیز گلبانگ نشاط آمیز ستائش و مدحت بے اندازہ سے ہر گل گوش کو گوش گل کی روش باد بہاری سے زیادہ تر و تازہ کیا جہاندار کامگار یعنی عقل مجسم نامدار نے بہزار عزت و افتخار و اظہار نیازمندی و انکسار دانائے ہوشیار یعنی فرزانۂ روزگار کو رخصت فرمایا دربار برخاست ہوا

باب ہفتم موسوم بہ عقل چہارم

مؤلف

کباب لخت دل کھانا ئے خون جگر پینا | تری فرقت مین ای ساقی غضب ہی اسطرح جینا
طلسم آفرینش کی حقیقت جس سے کھل جائے | پہونچ لے کر خدا کے واسطے وہ ساغر و مینا
تماشا گاہ عالم جلوہ مفت نظر ٹھہرے | بنے دل جام جم سینہ سکندر کا ہو آئینا
عجائب خانۂ گیتی ہی سیر و دید کے قابل | کہان گوش شنیدن ہین کدھر ہی دیدۂ بینا
نہ جیتے گا کبھی تقریر علم و بحث حکمت مین | مرید حضرت پیر مغان سے بوعلی سینا

جسوقت دربار خسرو عالی وقار سے خرد پرور و فرزانۂ روزگار اپنے قصر زرنگار مین داخل ہوئے وہی درس و تدریس کی نوبت آئی اُستاد نے فرمایا کہ ای عزیز سراپا تمیز فرد غافل منشین نہ وقت بازی ست + وقت ہنر ست و کار سازیست + اب وہ موقع ہی کہ تمکو عجائبات و غرائبات روے زمین اور طلسمات و نیرنجات کی حقیقت و ماہیت سے آگاہ کرین کہ صنعتگری قدرت سے قدرت صنعتگری حضرت انسان کو کسقدر بہم پہونچی ہی کہ باوجود اس ہمقدوری و بمقداری کے خدائی کے دعوی سے باز رہا مگر سزاوار خدائی خاص وہی صناع حقیقی ہی جسنے سراپاے بشر کو اپنی قدرت کاملہ سے خود ایک طلسم قدرت پیدا کیا کہ جسکی ادنی توجہ سے طلسم اعلی ظہور پاتے رہتے ہین یاد رکھو کہ صنعت نیرنجات قواے روحانی اور اجسام عنصری سے مرکب ہی اور طلسمات اجزاے ارضی و سماوی سے بنائے جاتے ہین یعنی بعضے ادویہ اور ساعتون سے کہ ان مین ہر ایک کے جداگانہ بے انتہا خواص ہین مرکب ہو کر طلسم وجود پاتا ہی اسکے وسیلے سے خیالات موہوم عجیب و غریب صورت و شکل سے نظر آتے ہین جنکا بیان بیان کی قوت سے باہر ہی مگر ہم تمھین اس خوبی کے ساتھ سمجھاتے ہین کہ شاید کوئی دقیقہ فروگذاشت نہو۔

علم طلسمات کا بیان

مؤلف

بہ تماشا رسیدنی دارد | جلوہ مفت ست دیدنی دارد
عالم افسانہ ہست و باقی ہیچ | حرف ما ہم شنیدنی دارد

ہم اسکو تمھارے ذہن نشین ہونے کے لحاظ سے دو صورت پر بیان کرتے ہین ایک وہ کہ حکماے سلف نے اسکو اپنے خیالات کی ترقی سے ایجاد کیا دوسرے وہ کہ جسکو ہماری قوت واہمہ پیدا کرکے ہماری قوت بصرہ کو دکھا سکتی ہی بلکہ دوسرون پر بھی اُسکا اثر محسوس ہو سکتا ہی حتی کہ مشاہدہ کر سکتے ہین اب سنو کہ جسکو حکماے متقدمین نے

اختراع کیا ہو وہ بھی دو قسم پر منقسم ہو اول یہ کہ وہ کوئی ایسی چیز بنا کر بطریق یادگار چھوڑ گئے کہ دوسرے
اُسکا ہونا ممکن نہین اِس سبب سے کہ متاخرین کی عقل اُسکی کنہ حقیقت تک رسائی پیدا کرنے مین قاصر ہو دوم
یہ کہ ابتک اُس طریق ترکیب اور طرز ترتیب سے افادہ و افاضہ متصور ہو قسم اول یعنی یادگار چیزین تا حال سیاحان جہانگرد
کو بکثرت معاینہ ہوتی رہتی ہین

حکایت

حکایت چنانچہ ایک روز سکندر رومی نے دربار آراستہ کرکے سب حکیمون سے استفسار
فرمایا کہ تم لوگ میرے زمانہ مین مغتنمات سے ہو بلکہ میرے بعد بھی صفحۂ روزگار پر ہمیشہ یادگار رہو گے مگر یہ بتاؤ کہ
تم سے بیشتر بھی ایسے طلسمات اور نیرنگ خیال ایجاد کیے ہین کہ جسکی ادراک ماہیت مین تمھاری عقل رسا کو راہ نہ ہو
فلاطون نے کہ جو سب سے علم و فضل مین برگزیدہ و منتخب اور سکندر کے اُستاد کا اُستاد تھا بعد ستائش و نیایش بیشمار گذارش
کی کہ حکماے ماسبق نے ایسے ہزارہا نیرنگ و فسون ایجاد و اختراع کیے ہین کہ سواے واضع طلسم کے کوئی اُنکی
اصل حقیقت سے اصلا خبردار نہین چنانچہ اُن مین سے ایک یہ ہو کہ کسی زمانہ مین ایکبار بخارات ارضی سے زمین شق
ہو کر ایک غار تیرہ و تار پیدا ہو گیا اور اُسمین سے ایک طلسم نمودار ہوا اُسکی یہ کیفیت تھی کہ رانگ اور تانبے سے ایک
گھوڑا تیار کیا گیا تھا اُسکے پہلو مین بشکل تابدان ایک رخنہ تھا اُس رخنہ مین سے خورشید کیطرح تابندہ درخشندہ کوئی شی
جلوہ گر نظر آتی قضارا اُس دشت وحشت اثر مین ایک تبتان کا گذر ہوا وہ غار اُسے نظر آیا دیکھا کہ ایک طلسم
درخشان اُسمین سے آشکار و نمایان ہو جبکہ اُسنے پہلوے اسپ کے روزن مین نگاہ کی کیا دیکھتا ہو کہ ایک شخص
دیرینہ سال اُسکے اندر سرگرم خواب ہو اور اُسکے ہاتھ مین ایک نہایت باآب و تاب انگشتری موجود ہو اُس چرواہے
نے اپنا ہاتھ بڑھا کر حضرت کے ہاتھ سے ملایا اور مصافحہ کرکے نہایت عیاری سے وہ انگوٹھی اپنے ہاتھ مین پہن لی
پھر بہت کچھ ٹٹولا مگر سوا اُسکے کچھ نہ پایا غرض وہان سے خوش و خرم واپس آیا شام ہو گئی تھی سو رہا صبح کو اپنے
مالک کے پاس اِس اُمید پر حاضر ہوا کہ انگوٹھی کی قیمت دریافت کرے جسوقت مالک نے گلہ بان کو دیکھا اپنے جانورون
کا حال دریافت کرنے لگا شبان جواب معقول دیتا رہا مگر وقت گفتگو کبھی اُسکی نظر سے پوشیدہ ہو جاتا گاہے ظاہر
جبکہ مالک نے یہ حال مشاہدہ کیا نہایت تعجب سے کہا کہ ای شبان یہ کیا حرکت کہ کبھی تو میری نظر سے غائب ہو جاتا
ہو اور کبھی پھر ظاہر ہوتا ہو آج ایسا کونسا منتر سیکھا ہو کہ مجھپر جسکا امتحان کرنے آیا ہو چرواہے کو نہایت حیرت ہوئی
اور عقل سے دریافت کیا کہ شاید یہ اِس انگشتری کی تاثیر ہو اِسواسطے کہ اُسوقت وہ انگوٹھی سے بازی کر رہا تھا اور
اپنی انگشت مین اُسکو اسطرح حرکت دیتا کہ کبھی نگینہ اُسکا کفِ دست کی طرف گردش کے باعث نہان ہو جاتا اور
کبھی گھوم کر پشت دست کی جانب جلوہ افروز ہوتا سمجھ گیا کہ یہی سبب ہو یعنی حجاب نگین صاحب نگین کیواسطے
حجاب اکبر ہو اور ظہور باعث ظہور ہو الحاصل جسدم شبان اِس بازی سے آگاہ ہوا فی الفور مالک کی نظرون سے
پوشیدہ ہو کر دشت و کوہسار کی راہ لی جب چاہتا کہ مجھے کوئی نہ دیکھ سکے نگین انگشتری کو نہان کر لیتا اور جسوقت

ظاہر ہونا منظور ہوتا تو موافق ترکیب معلومہ کے اُسکو بیرونی گردش دیتا اسیطرح ایک مدت دراز تک ظاہر و پنہان
شہر مین اپنا کام دل بخوبی حاصل کرتا رہا ایک روز جی مین خیال آگیا کہ اپنے حق مین کوئی صورت بہتری کی تجویز
کرنی چاہیئے یہ سوچکر ایک شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے بادشاہ وقت کے قصر معلّیٰ مین داخل ہوکر چھپ رہا جبکہ ارکان
دولت سے انجمن سلطنت خالی ہوئی ناگاہ یہ شخص ایک عجیب و غریب شکل و شمائل سے بادشاہ پر ظاہر ہوگیا
بادشاہ نہایت خائف و ہراسان بحالت سراسیمہ و پریشان آداب بجالایا اور لوازم خدمتگزاری ادا کیے اور کمال
ادب سے دست بستہ عرض کی کہ آپ کون صاحب ہین اور غریب خانہ مین کس تقریب سے قدم رنجہ فرمایا شبان نے کہا
کہ مین پیغمبر ہون میری اطاعت قبول کر اور جو تجھے میری نبوت مین شک ہو تو مین یہ معجزہ رکھتا ہون کہ تمہاری کسکی
نظر مجھے نہ دیکھ سکے بادشاہ نے اسیدم فرمانبرداری قبول کی اور تمام شہر کے باشندے بلکہ اُس ملک کے سب خرد و کلان
اُسپر ایمان لائے یہانتک کہ انجام کار وہی اُس ملک کا بادشاہ ہوگیا اے سکندر اس نگین کو ذرا عقل باریک بین سے
خیال کر کہ اس انگشتری نے کسطرح ایک گلہ بان کو منصب نبوت اور درجہ سلطنت پر پہونچا دیا ہر چند ہمنے اسمین بہت
کچھ فکر و تامل اور غور و اندیشہ کیا مگر ناخن تدبیر سے یہ عقدہ حل نہ ہوسکا سکندر نہایت متعجب ہوا اور کمال تعریف کی
الغرض اس قسم کے طلسمات بکثرت ہین چنانچہ نواح ہرات مین ایک کوہ ہی اور قلہ کوہ پر ایک چاہ اس کنوئین مین سے
ہمیشہ ایک ہوائے تند نکلا کرتی ہی وہ ہوا اسقدر تیز ہوتی ہی کہ اگر کوئی بڑا بھاری پتھر اسمین ڈالین تو فوراً قوت ہوا اسکو
خشک پتے کیطرح اوپر کو اُچھال دیتی ہی اس سبب سے کوئی اس کنوئین کے قریب نہین جاسکتا اور ابتک اُسکی
حقیقت سے کسیکو اطلاع نہین کہ یہ کیا اسرار ہین اسیطرح مصر اور اہواز کے درمیان ایک چشمہ ہی اُسمین سے کبھی ایک شجر
منارۂ بلند کے مانند باہر نمودار ہوتی ہی اور اُسکے اندر سے ایک آواز ایسی آتی ہی کہ گویا نوبت و نقارہ اور شہنائی
وغیرہ طرح طرح کے بوقلمون باجے بجرہے ہین اُنکی آواز اسقدر بلند ہوتی ہی کہ سب سنتے رہتے ہین مگر کوئی نہین جانتا کہ
اسمین کیا حکمت ہی اور اسیطرح کوہ دماوند مین ایک غار ہی اُس غار مین ایک سنگ وسیع اور اُس سنگ وسیع مین ایک
شگاف ہی جبکہ اُس غار مین داخل ہوکر اس شگاف مین نظر کرتے ہین تو ایک سوار آہنی دکھائی دیتا ہی اور وہ اسپ
آہنی استادہ ہی جب سوار کو ہاتھ لگانا چاہتے ہین تو فوراً غائب ہو جاتا ہی جب ہاتھ ہٹا لیتے ہین تو پھر اُسی جگہ
بدستور نظر آتا ہی اور جو اُسکے چھونے مین زیادہ کوشش و مبالغہ کرتے ہین تو شگاف سنگ مین سے شرارے نکلنے
شروع ہوتے ہین اور جبتک کہ اُسمین بہت سا سرکہ انگوری نہین ڈالتے وہ آگ ہرگز موقوف نہین ہوتی معلوم
نہین کہ یہ طلسم کسنے بنایا اور کس لیے بنایا اسیطرح مدینۃ النحاس مین ایک قلعہ مستحکم بنا ہوا ہی اُسکا دروازہ کسیطرف
اصلا نہین اور نہ کوئی ایسی راہ کہ جسمین سے انسان داخل ہوسکے اور نہ کوئی ایسا روزن کہ جسمین سے کوئی جھانکے
غرضکہ اُس قلعہ مین سے ہمیشہ شور و غل کی آواز آیا کرتی ہی خلفائے امیہ مین سے ایک خلیفہ نے چاہا کہ اُسکی حقیقت دریافت

کرے جبکہ وہ اُس قلعہ کے متصل پہونچا تو اندر سے لوگون کا شور وغوغا اسقدر سنا کہ جیسے ہزارہا آدمی غل مچارہے ہین خلیفہ نے ہرچند کوشش بلیغ کی مگر کسی صورت اُسمین جانا ممکن نہوا آخر کار ایک مرد ہوشیار کو اُس قلعہ کی دیوار پر چڑھایا جب اُسنے قلعہ کے اندر نظر کی تو ایک قہقہہ مار کر اُسی مین جا پڑا یہ حال دیکھ کر خلیفہ کو نہایت استعجاب ہوا اور دوسرے شخص کو اُسکی دیوار پر چڑھایا اُسکا بھی یہی حال ہوا جب تو دیوار قلعہ پر چڑھنے سے سبنے انکار کیا اور کوئی بشر قلعہ کی خبر لانے پر مستعد نہوا پس خلیفہ نے یہ تدبیر کی کہ ایک شخص کو بہت سامال ومتاع دیا اور نہایت بخشش واکرام کا اُمیدوار کیا پھر ایک بہت بڑی سیڑھی اُس دیوار پر نصب کی اور اُس شخص کی کمر مین ایک رسی لمبی اور مضبوط باندھکر نردبان پر چڑھایا اور کہدیا کہ اِس قلعہ مین جو کیفیت ہو اُسکو مفصل دیکھ لینا پھر ہم تجھ سے پوچھ لین گے اور جب دیکھ چکیگا تو ہم تجکو اسطرف کھینچ لینگے وہ شخص اِس امر کو منظور کر کے سیڑھی پر سے قلعہ کی دیوار تک پہونچا جب حصار کے اندر نگاہ کی تو بے اختیار ایک قہقہہ لگا کر اسطرف چلا لوگون نے بقوت تمام اُس رسی کو کھینچنا شروع کیا اُسیوقت وہ شخص دو ٹکڑے ہو کر ایک نصف تو اُس قلعہ مین گر پڑا اور دوسرا نصف جو بستۂ رسن تھا اس طرف کھینچتا ہوا چلا آیا یہ احوال غرابت اشتمال معائنہ کر کے خلیفہ کو حیرتِ کمال دامنگیر حال ہوئی اور حقیقت اُس طلسم کی مطلق واشگاف نہوسکی کہ اسمین کیا راز مخفی ہی الحاصل زمانہ سلف کے یادگار ایسے طلسمات بیشمار باقی ہین ای خردپرور ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ خود ہمین عالم سیاحت وجہانگردی اور زمانہ سیر وسفر مین ایکمرتبہ سفرِ دریا پیش آیا چند شخص باہم ایک جہاز پر سوار ہوئے قضا کار وہ جہاز صدمۂ طوفانی سے تباہی مین آگیا اور تلاطم امواج نے اُسکو پاش پاش کر دیا سب مال واسباب اور زن ومرد غرق آب ہو گئے چونکہ ہماری زندگی باقی تھی ہم دو شخص ایک تختۂ جہاز پر بیٹھے رہ گئے تھے تختہ بہتے بہتے چوتھے روز ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ ہمکو پانی مین ایک نہایت عالیشان عمارت نظر آئی جسکے اطراف وجوانب پانی ہی پانی تھا اور صناعِ بے بدل نے اُسکو بزور طلسم سطحۂ آب پر تعمیر کیا تھا چونکہ مین کثرت سفر سے تجربہ کار ہو گیا تھا اور صنعت طلسمات سے بھی آگاہ اسلیئے بغیر حقیقتِ حال دریافت کیے ہوئے اُسمین داخل ہونا مناسب نہ جانا اور اسکی اصل صنعت کو غور کرنے لگا مگر دوسرا شخص کہ اپنی زندگی سے بالکل دست بردار ہو چکا تھا اُسنے پانی مین سے نکلنا غنیمت جانا اور بیساختہ جست کر کے قصرِ طلسمی کے زینۂ اول پر جا پڑا اور پھر سنبھلکر اوپر چڑھنے کا قصد کیا مگر مین دیکھ رہا تھا کہ وہ شمار مین سات زینے ہین زینۂ ہفتم پر ایک طرف ایک بندوق اور اُسکا سب لوازمہ متفرق پڑا ہی دوسری جانب ایک بیکر انسانی کہ جسکے تمام اعضا جدا جدا اُتھے افتادہ ہی سر کہین پڑا ہی ہاتھ کہین پانون کہین دھڑ کہین جبکہ وقت اُس شخص نے زینۂ اول پر قدم رکھا وہ تمام اعضا متحرک ہوئے اور بندوق نے بھی اپنے مقام سے جنبش کی جب زینۂ دوم پر قدم رکھا سب اعضا سمٹ کر ایکجا ہو گئے اور پوری تصویر تیار ہو گئی جب زینۂ سوم پر قدم رکھا وہ پیکر طلسمی اُٹھ بیٹھا جب زینۂ چہارم پر قدم رکھا وہ استادہ ہو گیا جب زینۂ پنجم پر قدم رکھا اُسنے

[illegible]

بندوق

بندوق اُٹھاکر بھرلی جب زینۂ ششم پر قدم رکھا اُسنے سپاہیانہ دھج سے بندوق سینہ پر دھر کر نشانہ باندھا
جسوقت زینۂ ہفتم پر پہونچا فوراً اُسنے بندوق فیر کی اور میرے ہمراہی کے سینے پر گولی ایسی کارگر لگی کہ بار نکلگئی
اُدھر تو وہ تڑپ کر بیساختہ دریا مین گرا اور بیدم ہو کر اُسیدم غرق آب ہوگیا ادھر یہ ہیولاے طلسمی بھی ایطرح
پاش پاش ہو کر اُسی زینہ پر گر پڑا اور بندوق و اعضا وغیرہ بدستور سابق اپنے اپنے مقامات مختلف پر جا رہے
پس بقول شخصے مثل اگلا گرا پچھلا ہوشیار + مین بہت خبردار اور اُس کارخانہ طلسمی کی ماہیت اور صناع
کی اصل صنعت سے بخوبی واقف اسرار ہوگیا اور فی الفور عقل کی رسائی سے ایسی تدبیر نکالی کہ واضع طلسم کی محنت
کا نتیجہ میرے حق مین ناتمام رہ گیا یعنی جبکہ مین نے اُسکے زینۂ اول پر قدم رکھا تو اُن اجزاے متفرقات کو
از سر نو پھر وہی حرکت و اضطراب پیدا ہوا مین نے دوسرا زینہ چھوڑ کر تیسرے زینہ پر قدم رکھا اور پھر چوتھا زینہ
چھوڑ کر پانچوین زینے پر پہونچگیا اس ترکیب سے اصول قواعد اصلی مین فتور واقع ہوگیا پس وہ اعضا مجتمع نہ ہوسکے مگر
اُنکا اضطراب درجہ بدرجہ زیادہ ہوتا گیا حاصل کلام یہ ہی کہ مین زینۂ ششم کو چھوڑ کر زینۂ ہفتم پر پہونچا مگر اُس ہیئت
طلسمی مین بجز شدت اضطراب کے کوئی بات نہ پائی گئی غرض بعنایت ایزدی مین اُس عمارت عالیشان مین داخل
ہوگیا اور اُسکو انواع و اقسام کی زیب و زینت سے آراستہ و پیراستہ پایا آخر کار جب سیر و تماشے سے فرصت حاصل
کی تو خاص ایک مقام پر پہونچا دیکھا کہ ایک صندوق آہنی معلق روے ہوا پر قائم ہی مین نے اسکی وجہ دریافت کی
معلوم ہوا کہ اُسکے داہنے بائین اور آگے پیچھے اور نیچے اوپر سنگ مقناطیس نصب ہی اور ہر طرف کی کشش برابر ہی
اسواسطے کسیطرف نہین جاسکتا مین نے اُس صندوق کو وہانسے ہٹا کر زمین پر اُتارا اُسمین قفل ابجد لگا ہوا تھا مین نے
حروف مطابق کر کے کھول لیا اُسمین ایک بند لفافہ سر بمہر موجود اور ایک قلمدان عجیب و غریب اُسکے برابر رکھا
ہوا مین نے دیکھا اُس لفافہ کو اُٹھا کر مطالعہ کیا اُسپر حروف طلسمات سے تحریر تھا کہ ای فرزانۂ روزگار یہ لفافہ چاک کر
اور جو اس کاغذ مین مرقوم ہی ملاحظہ فرما مجھے کمال تعجب ہوا کہ اِس لفافہ پر میرا نام کسنے لکھا اور مجھے موجد طلسم
لیا پہچانتا ہی مگر بہرحال مین نے کاغذ ملفوف نکال کر پڑھا اُس مین یہ مضمون حیرت مشحون مندرج تھا

برخوردار فرزانۂ روزگار سلامت

مخفی نہ رہے کہ میری روح لطیف کو جسم کثیف سے سلسلۂ حیات منقطع

کیے ہوئے آجتک سات ہزار دو سو پندرہ برس کا عرصہ منقضی ہوا اور

فی الحقیقت یہ ایک بہت بڑا زمانہ ہوا اے فرزند عزیز اوّلاً بعد
میرے طوفانِ نوح تمام روے زمین کو غرق آب کریگا مگر اِس عمارت
فلک رفعت کو بیم زوال سے مطلق سروکار نہوگا پھر بحر و بر مین طرح طرح کے
انقلاب و حوادثات واقع ہونگے لیکن اِس قصر نادر العصر کو اصلا اندیشۂ تزلزل
نہین تا وقتیکہ تیرا گذر فرحت اثر اِس مقام پر ہوا الحمد للہ کہ آج تو بخیر و خوبی
یہان وارد ہوا مگر مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ اِس وقت روح میرے
قالب مین نہین ورنہ حسب دلخواہ رسم مہمانداری بجالاتا لیکن اِس عالم مجبوری
مین بطریق ہدیہ اب یہ قلمدان تجھے پیشکش کرتا ہون سمین ہر چیز ایک نئی صنعت
رکھتی ہی مقراض مین یہ وصف ہی کہ پانی کو کترتی ہی مثلاً کوئی چادرِ آب
گرتی ہو تو اُسمین سے ایک ٹکڑا علیحدہ کتر کے گلہاے آبی بن سکتے ہین
اور لطف یہ کہ اِس مقراض کی تاثیر سے فوراً گلہاے آبی یخ بستہ ہو جاتے ہین
اور وہ برف بلور سے زیادہ پائدار رہتا ہی سوا اسکے جس پرندکے پر چاہو

قطع کرو یعنی وہ جانور پرواز کنان کہین جاتا ہو نظر آنا شرط ہی یہان اس
قینچی کو حرکت ہو وہان اُسکے پر کٹ جائین غرض یہ مقراض خوش آب ایسی
نایاب ہی کہ درحقیقت عنقا کے پر کترتی ہی قلمتراش مین یہ کمال ہی کہ جس
چیز کا نام لیکر اشارہ کرو بس بالفرض اگر وہ چیز بارہ ہزار کوس کے فاصلے
پر بھی ہی تو برابر دو ٹکڑے ہو جائیگی تپھر لوہا لکڑی اور قلم اسکی تیزی کے روبرو
برابر ہین کسیکی کچھ حقیقت نہین کہ اسکی آب سے مقابل ہو اور فنا کے گھاٹ اتر نجائے
قلم مین یہ خوبی ہی کہ اسکے روبرو جیسا کاغذ چاہو رکھدو جو کچھ مضمون یا اندیشہ
تمھارے دل مین گذرے یا وہم و خیال مین پیدا ہو اسکو بے منت دست بزاکم
لکھتا چلا جائیگا اور جسقدر منظور ہو اُسیقدر یہ قلم آپ سے آپ جلی یا خفی ہو سکتا ہی
اور جس قسم کے حروف یا عبارت جس زبان مین چاہو اُسی قسم کے حروف اور عبارت
اس زبان مین خود بخود رقم کر سکتا ہی سیاہی مین یہ عمدگی ہی کہ جسکو تم
وہ حرف دکھلانا چاہو گے اُسکو نظر آئینگے اور جس سے پوشیدہ رکھنا منظور ہوگا

اُسکی نگاہ زنہار کام نہ کریگی چنانچہ سو آدمی موجود ہین اور تمکو مد نظر ہی کہ صرف
پانچ یا دس آدمیون کو یہ حروف نظر آئین اور باقی اُسکے معاینہ سے محروم
رہین پس اگر سب کے سب یکبارگی اُس کاغذ پر نظر ڈالین تو بجز مد نظر مردم کے
دوسرے آدمی اُسکی دید سے محروم رہینگے اور جسوقت مصوری پر طبیعت راغب
ہو تو یہی خامۂ طلسمی مو قلم کا کام دیگا اور یہی سیاہی طلسمی ہر قسم کی رنگت کی خاصیت
پیدا کریگی قلم دوات سے کہدینے کی دیر ہی کہ ہر شکل کی تصویر اور ہر رنگ کا نقشہ
تیار لو اور اُسکے نیچے دو خانے موجود ہین ایک مین کاغذ طلسمی کے چند ورق رکھے
ہین اور دوسرے مین ایک کتاب سادہ مجلد کاغذ کی یہ توصیف ہی کہ تمھین جس قسم کی
ضرورت ہو خواہ وصلی یا تختۂ رنگین یا صفحہ جدولین یا ورقِ زر افشان یا منقوش و نگارین
وغیرہ ان مین سے ہمیشہ بہم پہونچتا رہے گا کتاب کی یہ تعریف ہی کہ جب تمکو تفریح
طبع کے واسطے کسی نظم و نثر وغیرہ کے مطالعہ کا شوق دامنگیر خاطر ہو اِس مین
حسب دلخواہ ملجایگا یعنی تمھین اِسی ایک جلد مین ہر قسم کی کتاب اور ہر قسم کی عبارت

اور ہر قسم کے حروف اور ہر قسم کے مضامین نظر آسکتے ہین اور سب سے عجیب تر

صفتِ جامع یہ ہی کہ نہ کبھی اس قلم کو بنانے کی احتیاج ہو گی نہ سیاہی ختم ہونے کی نوبت

پہونچے گی نہ قینچی پر زنگ آئیگا نہ چاقو کی آبداری مین فرق پڑیگا نہ کاغذ

کی تعداد مین قلت و کمی واقع ہو گی نہ اوراقِ کتاب کہنگی و بوسیدگی قبول

کرینگے اے فرزانۂ روزگار مبارک ہو کہ یہ نعمت غیر مترقب تیری قسمت مین تھی

اسکو لے اور اپنے کام مین لا اب زیادہ توقف مناسب نہین یہ طلسم خاص تیرے

ہی واسطے بنایا گیا تھا اب تو یہان داخل ہوچکا اور اس طلسم کی میعاد بھی پوری

ہو گئی کشتی حاضر ہی سوار ہو جاؤ - فقط - والسلام باختتام الکلام

ای خردپرور مین نہایت متعجب و متحیر تھا کہ یہ حالتِ خواب ہی یا عالم بیداری مگر قلمدان ہاتھ مین لیے ہوئے زینہ سے نیچے اترا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نقاب پوش کشتی لیکر زینۂ اول کے قریب حاضر ہی مین سوار ہو کر تھوڑی دور چلا تھا کہ یکایک وہ قصرِ عالی اپنے مرکز سے متحرک ہو کر آفتاب کی قوتِ جاذبہ سے اوپر کیطرف رجوع ہوا اور سطحۂ آب سے بلند ہو کر اسقدر اونچا ہونا شروع ہوا کہ میری نظر سے یک لخت غائب ہو گیا اُسکا نام و نشان بھی وہان باقی نہ رہا مین اپنے وطن مین داخل ہو گیا اور وہ قلمدان بھی اب تک موجود ہی مین نے اُس زمانۂ دراز کو علم تواریخ کے قاعدے سے جب غور کیا تو خاص حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کا زمانہ پایا گیا

فرد

مژگانِ تست بست و کشادِ طلسم دہر　　ای چشم آگہی بچہ غفلت غنودۂ

یہ سرگذشت بیان کرکے فرزانہ روزگار نے ایک دستک دی معًا ایک شخص قلمدان مذکور لے کر حاضر ہوا اور آداب بجالایا اُستاد نے خرد پرور سے ارشاد کیا کہ یہ وہی قلمدان ہی آج ہم اپنی طرف سے تمکو پیشکش کرتے ہین شہزادہ خوش قسمت نہایت خوش ہوا اور کمال شکریہ ادا کیا پھر فرزانۂ روزگار نے ارشاد فرمایا کہ ای نور چشم سلطنت واضح ہو کہ دماغ انسانی ایک عجیب جوہر متخلخل ہی اور اُس مین دس قوائے بشری موجود چنانچہ اُسکی یہ شکل ہی-

شکل دماغ

ذائقہ
باصرہ
باصرہ
شامہ
لامسہ
لامسہ
حس مشترک
سامعہ
سامعہ
خیال متصرفہ
واہمہ حافظہ

تمام حکما اسپر متفق ہین کہ واہمہ خلاق ہی یعنی جو چیز موجود نہ ہو وہ بزور واہمہ پیش نظر پیدا ہو جاتی ہی چنانچہ اکثر عوام الناس اُسکو کہین آسیب وغیرہ اور کہین جن وپری اور کہین بھوت اور چڑیل اور کہین بلبیات وغیرہ کا اثر جانتے ہین دنیا ہرچند خالی از اسرار نہین مگر ہیولائے اصلی اور تصویر خیالی مین فرق کرنے کو تمیز کامل درکار ہی اور یون تو زمانہ مین ہزارہا باتین خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین اُن مین سے عجائبات آسمانی جیسے ستارۂ دنبالہ دار اور اکثر اشکال مختلفہ اور ستارونکا ٹوٹنا اور جسم ثقیل کا گرنا چنانچہ حکیم بوعلی سینا کہتا ہی کہ سرزمین مرجان مین آہن کیطرح ایک جسم ثقیل باجرہ کے دانون کے برابر متفرق گرا اور کشش اتصالی کے باعث باہم ملکر ایک جسم ہوگیا کہ جسکا وزن پچاس من کے قریب تھا ہرچند لوگون نے چاہا کہ اُسکو توڑین یا تراشین مگر اسقدر سخت ہوگیا تھا کہ اُسپر لوہا وغیرہ مطلق اثر نہ کرتا اور آسمان سے لوہے اور تانبے کے مانند پتھر کا گرنا چنانچہ ابوالحسن علی ابن الاثیر لکھتا ہی کہ زمین آفریقہ مین ایک ابر مع رعد وبرق کے پیدا ہوا اور من من بھر کے اولے گرے اور مقام تسیرم مین جو اصفہان اور خوزستان کے درمیان واقع ہی ایک ابر زمین سے اسقدر نزدیک آیا کہ آدمیون کے سر سے تھوڑا ہی سا بلند رہ گیا تھا اور اُس ابر سے شیر نر کی آواز نہایت جوش وخروش اور کمال زور وشور سے بلند تھی

اِسمین سے اسقدر پانی برسا قریب تھا کہ تمام شہر غرق بلکہ تمام مخلوق غارت ہوجائے اور پانی کے ساتھ بڑے بڑے مینڈک اور گز گز بھر کی مچھلیان برسین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ زمینِ خشک دریا بنجاتی ہی اور دریا زمین خشک اور اکثر دریا مین سے اِس قسم کے بخارات اُٹھتے ہین کہ حیوانات یا نباتات مین سے جس چیز کو چھو جاتے ہین وہ چیز اسی دم سنگ خارا بنجاتی ہی اور عجائبات زمینی مین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ زلزلہ یک مہینے تک اور کبھی اِس سے زیادہ رہا کرتا ہی چنانچہ ابو القاسم رافعی سے منقول ہی کہ اُنکے مکان مین ایک شب زمین کو جنبش ہوئی اور ناگہان گھر کی چھت مین اسقدر شگاف ظاہر ہوا کہ آسمان کے ستارے اُس شگاف مین سے نظر آنے لگے تھوڑی دیر کے بعد وہ زلزلہ جاتا رہا اور زمین کو سکون و قرار ہوا تو وہ چھت پھر برابر ملگئی اور سرزمین یمن مین ایک آدمی تھا کہ کمر سے پیر تک بصورت زن اور سر سے کمر تک بصورت مرد اور اوپر کا جسم گویا کہ دو اجسام سے توام تھا دو سر اور سب اعضاے ہر دو چند اور چار ہاتھ اور دو گردنین اور دو سینے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو آدمی جدا جدا ہین اور زیادہ تر لطف یہ تھا کہ وہ دونون جسم علٰحدہ علٰحدہ اپنے اپنے عضو سے کام کرتے تھے چنانچہ ایک اُن مین سے اول مرگیا اُسکی لاش کو ناف سے قطع کرکے دفن کردیا اُسکے بعد دوسرا جسم ایکعرصہ دراز تک زندہ رہا اُسکی یہ شکل تھی

زلزلے کی کیفیت

اسیطرح ولایت بلخ مین ایک عورت کے نصف جسم کا لڑکا تولد ہوا یعنی آدھا سر اور آدھا دھڑ ایک ہاتھ ایک پیر اور چند مدت زندہ رہا ایک مرض عجیب ہی کہ انسان کو جنات وغیرہ کے اثر سے ظاہر ہوتا ہی چنانچہ ایک شخص حالت صرع مین زبان ترکی وعربی مین کلام کرتا اور جب صرع کا دورہ تمام ہو چکتا تو بالکل اُن زبانون سے ناواقف محض ہو جاتا اور کبھی اُسی حالت مرض مین غائبین کا احوال بتاتا اور مریضون کی صحت وبیماری سے خبر دیتا مگر حالت صحت مین ان حالات سے مطلق بیخبر ہوتا مقام ری اور نیشاپور مین زلزلہ اکثر واقع ہوتا ہی ایکبار میرا گذر وہان اتفاقاً ہو گیا تھا اُن دنون مین ایک عجب تماشا نظر آیا یعنی اُسی روز سے یہ کیفیت شروع ہو گئی کہ شب کو بخارات زمین سے اوپر نکلتے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شہر دھوئین سے بھر گیا اور دن کو یہ واضح ہوتا تھا کہ کسی نے زمین کے نیچے آگ بشدت جلا رکھی ہی غرضکہ اس عالم کو روز بروز ترقی ہوتی گئی ساتوین دن دفعۃً کیا دیکھتا ہون کہ زمین بیس بیس ہاتھ اوپر کو تڑپتی ہی اور زمین کے نیچے سے ایسی آواز آتی ہی کہ جیسے برابر برابر بندوقونکی باڑھ چلتی ہی مین نے اُسیوقت سب لوگونکو جمع کر کے کہا کہ اب یہان خیریت بخیر ہی اگر زندگی چاہتے ہو تو میرے ہمراہ چلنے پر مستعد ہو جاؤ اُن سب نے اس امر کو قبول کیا غرض مین اُن سب کو اپنے ساتھ لے نکلا پانچ چھ کوس پر ایک بہت بڑا پہاڑ تھا وہان اُس دھوئین کا اثر بالکل نتھا اور نہ وہ آواز کان تک پہونچتی تھی مین نے کہا کہ تھوڑی دیر اسجگہ توقف کرو پھر ایک دوربین جو میری جیب مین موجود تھی باہر نکالکر اُس شہر کی طرف لگائی اُسحالت اضطراب مین نگاہ میری دریا کی طرف جا پڑی دیکھتا کیا ہون کہ دریا کا پانی پچاس پچاس گز اُچھلتا ہی اور اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جانب کو بہنے لگا پھر ناگاہ اپنا خاص مقام خالی دیکر چار کوس پیچھے ہٹ گیا مین نے اُن لوگون سے کہا کہ دیکھو اب کوئی دم مین آب دریا اس کوہ گردون شکوہ کی پابوسی کو حاضر ہوتا ہی میرا یہ کہنا ہی تھا کہ جو اُسطرف سے سمٹ کر پانی نے ایک جست کی تو طرفۃ العین مین اُس پہاڑ کے اوپر کمر کمر آ گیا اکثر آدمیون کے پاؤن اُکھڑ گئے اور پتا نہ لگا کہ کدھر گئے مگر فضل ایزد متعال شامل حال تھا کہ جس طرح آیا تھا اُسیطرح واپس گیا اور وہ دھوان بھی موقوف ہو گیا باقی ماندون کو آرزوے وطن دامنگیر ہوئی مین نے کہا کہ اب وہان کیا باقی رہا جو یہ ہوس دل مین سمائی ہی مگر انکا نائرہ اشتیاق اسقدر مشتعل تھا کہ میرے بجھانے سے فرو نہ ہوتا ناچار مین نے بھی اُنکی خاطر سے کہدیا کہ چلو مین بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہون

فرد

ہوشمند یکہ بہ ہنگامۂ مستان افتد
مصلحت نیست کہ ہشیار نماید خود را

جب وہان پہونچا تو یہ تماشا نظر آیا کہ زمین جابجا زلزلہ کے صدمہ سے شق ہو کر بڑے بڑے غار پڑ گئے ہین اور سب مکانات اُسمین غرق ہو گئے ہین اونٹ اور بکریان وغیرہ جسقدر تھین مع مال واسباب قارون کے پاس تحت الثریٰ مین پہونچ گئین انکا نام ونشان تک باقی نہ رہا یہ شہر اس صدمہ سے ایسا تباہ ہوا کہ اگر کوئی بادشاہ

اسکو تیار کرنا چاہے تو بیشک سالہاے دراز مین بھی تیار نہ ہوسکے گا مگر باشندگان قدیم نے پھر وہین بود و باش اختیار کرکے جو لاشین عزیز ہموطنون کی دستیاب ہوئین اُنکو دفن کیا فرزندگی اک حباب کی سی ہی یہ نمایش سراب کی سی ہی ❊ کبھی انسان سے عجائبات ظاہر ہوتے ہین جیسے مریض اُنکی دعا سے صحت پاتے ہین اور خشکسالی مین مینھ برستا ہی اور وبا زائل ہوجاتی ہی اور کبھی خسف اور طوفان اور سنگباری جو حیوانات و نباتات کی ہلاکت کا موجب ہی ہویدا ہوتے ہین اور کبھی نفوس انسانی نفوس اجنہ سے ملکر پیشینگوئی کرتے ہین اور کبھی بعض اشخاص فقط صورت ہی سے سیرت اور حال ماضی و استقبال بیان کردیتے ہین اور کبھی انسان ایسا طلسم یا تمثیل ایجاد کرتا ہی کہ دوسرے آدمیونکو نہایت حیرت ہوتی ہی چنانچہ ایک شخص خلیفہ جعفر کیخدمت مین حاضر ہوا اور خلیفہ کی انگوٹھی طلب کرکے دریا مین پھینکدی پھر غلام سے ایک ڈبیا لیکر ایک ماہی زرین نکالی اور اُسکو بھی دریا مین پھینک دیا تھوڑے عرصہ مین وہ مچھلی اُسی انگوٹھی کو منھ مین لیے ہوے نمود ہوئی عامل نے وہ انگشتری جعفر کے حوالہ کی اسیطرح ایک شخص کھلونے فروخت کرتا تھا کسی نے اپنے لڑکے کے لیے خرید کیا اور بہت دنون تک وہ بجنسہ رکھا رہا ایکروز اُسنے بت پرستی کی ممانعت کا خیال کرکے اُسکو پھینک دیا وہ تصویر دونون پانون سے کھڑی ہوگئی تین مرتبہ اُسنے اسیطرح اُٹھا اُٹھا کر پھینکا وہ ہر مرتبہ کھڑی ہوجاتی تھی جب تو زمین کی خاصیت جانکر کھودنا شروع کیا وہان سے خزانہ برآمد ہوا اِس مرد ہوشمند نے معلوم کرلیا کہ یہ تصویر خاص اسواسطے دریافت دفینہ کے موضوع ہی چنانچہ جب امتحان کیا درست پایا اور ایک قسم عجائبات یہ ہی کہ انسان کو یک بیک ہیبتناک شکل نظر آجائے اُسکی دو صورتین ہین ایکحالت خواب دوم عالم بیداری پس اگر خواب مین ایسی چیزونکا ظہور ہو تو بیداری مین اُسکا اثر باقی نہین رہتا اور بعضے خواب سچ بھی ہوجاتے ہین اُسوقت البتہ رنج یا فرحت سے دل متاثر ہوتا ہی اور اکثر بیداری مین بھی اُسکے آثار ظاہر ہوتے ہین شکل اول جسکا اثر ظاہر نہ ہو جیسے خواب مین اُڑنا یا ہاتھی اور شیر اور سانپ وغیرہ سے ڈرنا یا دریا مین غرق ہوجانا یا بلندی سے گرنا یا آگ مین جلنا یا لڑائی مین زخمی ہونا یا بیماری سے مرنا یا کسی دشت پرخطر مین پہونچنا یا کسی بلا سے دوچار ہونا کہ جسکا خوف بیداری مین رفع ہوجاتا ہی یا خواب مین ایک عرصہ دراز کا منقضی ہونا یا سلطنت و گدائی وغیرہ اور جو خواب سچ ہوجاتے ہین اُنکی یہ حقیقت ہی کہ ایک شخص کی بیش قیمت انگوٹھی گم ہوگئی ہرچند تلاش کی سراغ نہ ملا اُسکو نہایت رنج و ملال تھا ایکروز شبکو سوتا تھا کہ دروازے کے کھٹکے سے خدمتگارونکی آنکھ کھل گئی اور پانوئونکی آہٹ معلوم ہوئی دیکھتے کیا ہین کہ اُنکا آقا باہر سے آکر اپنے پلنگ پر لیٹ رہا مگر اِس شکل سے آیا کہ ننگے سر ننگے پیر ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا یہ حال مشاہدہ کرکے ملازمون نے آواز دی کہ میان آپ اُسوقت کہان گئے تھے مگر اُس نے جواب نہ دیا غرض جب کہ اُن لوگون نے بہت شور و غل مچایا کہ میان تم کیون نہین بولتے اور تمھین ایسی جلدی کیا

عجائبات عالم خواب

ہوگیا ابھی تو ہمنے دیکھا کہ تم باہر سے چپکے چپکے آنکر پلنگ پر لیٹ رہی جب تو صاحبخانہ خواب غفلت سے بیدار ہوا
اور آنکھیں ملکر کہنے لگا کہ خیریت ہی اسقدر کیون دھوم مچائی ایک نے عرض کی کہ آپ اسوقت بحال پریشان سر و پا
برہنہ کہان تشریف لے گئے تھے اور پھر واپس آنکر خاموش کیون ہوگئے اُسنے جواب دیا کہ مین اسوقت نہایت غافل
سو رہا تھا تمنے مجھے جگا دیا ہی اور تو کچھ بات نہین تھی مگر مین نے البتہ اسوقت ایک خواب دیکھا ہی یعنی ایک شخص
کہتا ہی کہ تیری انگوٹھی شکارگاہ مین گر پڑی تھی اور وہ ایک چرواہے کو ملی اور اُسنے فلانے پہاڑ پر جو یہان سے تین میل
ہی ایک مندر کے پیچھے زیر دیوار دفن کی ہی اگر اب چلتا ہی تو چل ورنہ صبحکو وہ وہان سے نکالکر دوسرے مقام پر پوشیدہ
کریگا پھر ہاتھ آنا دشوار ہی یہ سنتے ہی مین نے کہا بہتر ہی اور اُسیوقت پہاڑ کیطرف روانہ ہوا وہان جاکر بتخانہ کی
دیوار کے نیچے جو زمین کھودتا ہون تو فی الحقیقت انگوٹھی موجود ہی مین نے خوش ہو کر اُسکو پہن لیا اور اپنے مکان کی
راہ لی جسوقت گھر مین پہونچا اور چاہتا تھا کہ یہ انگوٹھی تم لوگونکو بھی دکھاؤن مگر تمنے اُسیوقت مجھکو جگا دیا اور
میری آنکھ کھل گئی خدمتگارون نے کہا کہ حضور یہ بھی عجب طرح کا خواب ہی ابھی تو آپ ہمارے سامنے باہر سے
تشریف لائے ہین خیر بھلا یہ تو فرمایئے کہ وہ کون شخص تھا جسنے انگشتری کا نشان دیا اُسنے کہا کہ مین اُسکو نہین
پہچانتا اور کبھی اس پہاڑ پر بھی میرا گذر نہین ہوا البتہ شکار کیواسطے تو شاید گیا تھا اتنے مین ایک نے کہا کہ حضرت
بھلا اپنا ہاتھ بھی آپنے ملاحظہ فرمایا اسنے جبکہ انگلیون پر نگاہ کی تو فی الحقیقت وہی انگوٹھی موجود تھی جب صبح ہوئی
تو جابجا اس بات کا چرچا پھیلا اور جسنے سنا اُسکو کمال تعجب ہوا اسیطرح ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ ایک پری کہتی
ہی کہ اُٹھ میرے ساتھ چل اُسنے انکار کیا دوبارہ کہا کہ اگر آج میرے ساتھ چلتا ہی تو بہتر ورنہ کل مین زبردستی تجھے
اُڑا لیجاؤنگی یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا صبحکو سب دوستون اور عزیزون سے یہ خواب بیان کیا سبنے کہا کہ وہم و خیال
ہی کچھ اندیشہ نکر غرض جب دوسرے روز رات کو سویا تو صبح بستر پر نہ تھا مؤلف پری کے پر لگا کر اڑ گیا ملک سلیمان
مین ∴ ترا دیوانہ اپنے آپ جا پہونچا پرستان مین ∴ اسیطرح ایک شخص نے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی تیری موت قریب
آگئی اُٹھکر سب سے رخصت ہوا اور مرنے کی تیاری کر یہ سنتے ہی اُسیوقت اُٹھ بیٹھا اور سب گھر والونکو جمع کرکے احوال خواب
ظاہر کیا سبنے کہا کہ ہم ایسے بہت کچھ خواب دیکھتے رہتے ہین اس سے کیا ہوتا ہی تو ہرگز غم نکر اُسنے ہر چند کہا میرا دل
گواہی دیتا ہی کہ مین زندہ نہ رہونگا مگر کسی نے کچھ خیال نہ کیا صبح کو بستر پر مردہ پایا اسیطرح ایک شخص نے خواب دیکھا
کہ مین ملک ہند سے سلطنت روم مین پہونچگیا ہون اور قصر بادشاہی کی بخوبی سیر کی صبحکو خواب سے اُٹھکر اس عمارت کا
نقشہ ایک کاغذ پر تیار کیا اتفاقاً ایک عرصہ دراز کے بعد سفر روم پیش آیا اور اس سے پیشتر کبھی اسطرف جانے کا اتفاق
نہ ہوا تھا وہان پہونچکر قصر قیصر کا ملاحظہ کیا اور ہر مقام کو خواب کے مطابق پایا لیکن ایک نیا کمرہ کسی جانب نظر آیا جو
خواب مین نہ دیکھا تھا نہایت تعجب سے دریافت کیا کہ یہ کمرہ کیسا ہی داروغہ عمارت نے بیان کیا کہ یہ پہلے نتھا فی الحال

چند روز ہوئے کہ حکم سلطان سے نیا بنایا گیا ہی غرضکہ اس قسم کے رؤیائے صادقہ اکثر ہوتے ہین آسیب کو کہ جو عالم
بیداری مین خوف طاری ہو جاتا ہی اُسکی چند صورتین ہین اول بھوت اسکو فرض کیا ہی کہ ایک شخص
ہیبت ناک چوٹی والا ناک مین باتین کرتا ہی دوم چڑیل اُسکو فرض کیا ہی کہ پانُون کی ایڑیان سامنے اور پنجے
پیچھے کو پھرے ہوئے ایک عورت ہی سوم غول بیابانی اسکو فرض کیا ہی کہ ایک شخص مشعلین روشن کرکے جنگل مین
دوڑتا پھرتا ہی اور لوگونکو راستہ بھکا دیتا ہی چہارم شہابہ اسکو فرض کیا ہی کہ ایک لشکر مع خیمہ اور فیل و اسپ و شتر
وغیرہ نمودار ہو کر صحرا مین یا کوہسار پر مقیم نظر آتا ہی اور جسقدر قریب جاؤ دور ہوتا جاتا ہی پنجم خبیث اُسکو فرض
کیا ہی کہ ایک شخص مہیب کسی مقام تیرہ و تاریک مین اسطرح نظر آتا ہی کہ مُنھ سے انگارے اور نتھنون مین سے
چنگاریان اور سانس کے ساتھ شعلے نکلتے ہین ششم ڈائن اُسکو فرض کیا ہی کہ ایک عورت چرغ پر سوار نہایت جوش و
خروش مین کسی تنہا مقام پر انسان و حیوان وغیرہ کا کلیجہ چٹ کر جاتی ہی ہفتم شیاطین اسکو فرض کیا ہی کہ خلقت
آتشی انسان کی گمراہی پر مسلط ہی اور دلون مین طرح طرح کے وسوسے اور خیالات فاسد پیدا کرتے ہین ہشتم دیو
اسکو فرض کیا ہی کہ ایک عجیب الخلقت بہت بڑا جاندار جسم ہی سر پر دو سینگ اور ہاتھی کے مانند پانُون اور مختلف
صورتین اور پشت پر ایک دم اور بازُون پر دو پر ہوتے ہین نہم جنات اسکو فرض کیا ہی کہ پرند انسانونکی صورت
ہین مگر شکل بدلنے کا اختیار رکھتے ہین دیو انسانونکو کھا جاتے ہین مگر یہ نہین کھاتے دہم پری یہ ایک خلقت آتشی
نہایت حسین و جمیل اور وجیہ و شکیل ہی عورتونکی صورت پر اور سب کی سب پر پرواز رکھتی ہین انکے بچونکو پریزاد
کہتے ہین یازدہم شہید اسکو فرض کیا ہی کہ گردن سے قدم تک ایک جسم خون آلود اور سفید پوش ہی اسکا سر
یا اسی کے ہاتھ مین لٹکتا ہوتا ہی یا آگے آگے علیحدہ چلتا ہی دوازدہم بلیات اسکو فرض کیا ہی کہ ارواح خبیثہ ہین
اور ہر شکل مین نظر آسکتی ہین اور ہر قالب بیجان مین سما سکتی ہین انسان کی دشمن اور درپی ہلاک سیزدہم ہمزاد
اسکو فرض کیا ہی کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہی اور وہ عمل کے سبب سے اکثر تسخیر و فرمانبردار
ہو جاتا ہی چہاردہم مؤکل یہ بطور فرشتگانِ سفلی کے ہین عمل کے تابع رہتے ہین عامل وغیرہ کو اکثر ڈراتے ہین مگر
جب عمل تمام ہو جاتا ہی تو اُسکے محکوم بنجاتے ہین پانزدہم بیر یہ بھی شیطان کی قسم ہین منتر وغیرہ اور عملیاتِ
سفلی کے مطیع رہتے ہین اسمائے الٰہی کے سنتے ہی فرار ہو جاتے ہین اور کلمات کفر دل سے سنتے رہتے ہین شانزدہم
بھینسا سور اسکو فرض کیا ہی کہ ایک پر دار بھینسا قوی الجثہ سُور کیطرح دو بڑے بڑے دانت رکھتا ہی ہفدہم
موہنی اسکو فرض کیا ہی کہ سانپ کی مادہ اگر بارہ برس پانی نہین پیتی تو ایک خوبصورت عورت بنکر انسانکو
اپنے دام فریب مین پھنساتی ہی ہیجدہم زچا اسکو فرض کیا ہی کہ جب کوئی عورت بعد وضع حمل کے چھٹی یا چلے کے
اندر مر جاتی ہی تو ایک قسم کی چڑیل بنجاتی ہی نوزدہم نادان اسکو فرض کیا ہی کہ بعضے چھوٹے بچے مر جانے کے

بعد ایک ایسی چیز بنجاتے ہین کہ جب وہ کسیکے سر پر سوار ہوتے ہین تو اُنکا اُترنا مشکل ہی نہ وہ کسیکی سنتے ہین نہ اُنکی کوئی سمجھتا ہی بستم ملبید اسکو فرض کیا ہی کہ جب کوئی شخص حاجت غسل مین ہلاک ہوتا ہی یا خودکشی کرتا ہی تو وہ ایک قسم کا ہولناک وجود اختیار کر لیتا ہی غرضکہ ہمنے جو یہ بیس چیزین بیان کین اکثر عالم ہستی مین انکے سبب سے انسانکو ہیبت و دہشت اور اندیشۂ ہلاکت متصوّر ہی اگر کسی مکان مین کوئی مردہ رات کو تنہا پڑا رہ جائے تو اُسکے قالب مین کوئی نہ کوئی چیز ان مین سے اکثر داخل ہو جایا کرتی ہی

حکایت

ایکبار ایسا اتفاق پڑا کہ چند آدمی گھوڑون پر سوار ہمسفر ہوئے ایک گانون مین شام کو مقام کیا اُسوقت اُن مین سے ایک شخص نے کہا کہ یہان سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہی اُسمین ایک میرا دوست رہا کرتا ہی اُس سے بھی ملاقات کرتا چلون جب اُسمقام پر پہونچا تو دیکھا کہ تمام قصبہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا ہی جی مین آیا کہ واپس چلدیجیے مگر سوچا کہ دوست کے مکان پر بھی چلنا ضرور ہی جسوقت وہان گیا دیکھتا کیا ہی کہ مکان جل چکا ہی مگر دروازہ اندر سے بند ہی اُسنے گمان کیا کہ شاید میرا دوست موجود ہوگا پھر نام لیکر آواز دی ناگہان اندر سے جواب آیا کہ مین دروازہ کھولتا ہون آپ توقف کیجیے اِتنے مین دروازہ کھلگیا اور یہ گھوڑے سے اُترکے مکان مین داخل ہوا اُسوقت نصف شب گذری تھی اسکو ایک عجیب کیفیت نظر آئی یعنی ایک چارپائی پر ایک نعش ورم کے سبب سے نہایت پھولی ہوئی کہ جسکی بدبو سے دماغ پریشان ہوتا تھا پڑی ہوئی ہی اور اُسکی بالین پر ایک چراغ روشن ہی جسکے باعث اُسکا چہرہ ہیبتناک بخوبی دکھائی دیتا تھا اُسکا سر گویا کہ ایک مقبرہ کا گنبدِ کہن دونون آنکھین مشعل سوزان سے زیادہ روشن ناک اُسکی منقار سیمرغ سے کلان دو دانت ہاتھی کیطرح دہن سے باہر عیان ہونٹھونکا یہ عالم کہ دونون باچھین بناگوش سے متصل اور رخسارہ سیاہ کے روبرو سرین حبشی منفعل کوتاہی گردن کا یہ عالم کہ سر سینے مین ابھی اُتر جائے گا جسم کی یہ بدبو کہ تمام جہان عنقریب تعفن سے بھر جائیگا غرضکہ سراپا اسی پر قیاس کر لینا چاہیے اُسے دیکھتے ہی کہنے لگا کہ آؤ بیٹھو اُسنے اپنا دل بہت سخت کرکے کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہی ناگہان اُس تن بیجان مین سے آواز آئی کہ ہمارا حال کیا پوچھتے ہو تین روز ہوئے کہ اِس گانون پر ڈاکہ پڑا کچھ لوگ بھاگ نِکلے اور کچھ مارے گیے مین بیخبر سوتا تھا کہ ڈاکہ والون نے اِس قصبہ مین آگ لگا دی مین بھی اِس سبب سے جل بھُنکر کباب ہو گیا ہون اسواسطے خاطرداری سے معذور رہا مگر ذرا ٹھہر جائیے کہ رسم مہمانی ادا کرون جب تو یہ شخص بہت گھبرایا اور کمال تعجب ہوا کہ اُسکے بدن مین کیا بلا سما گئی ہی اور تھرتھر کانپنے لگا پھر اُس نعش نے کہا کہ آپ کچھ خوف نہ کیجیے اور آج شب کو یہین تشریف رکھیے اُسنے جواب دیا کہ حضرت مین صرف آپکی ملاقات کو حاضر ہوا تھا اب رخصت ہوتا ہون یہ سنتے ہی اُس پیکر بے روح نے یکبارگی اپنی شکل مہیب کو غضبناک بناکر گول گول اور نیلی نیلی آنکھین باہر نکال بڑے بڑے اور پیلے پیلے دانت کھول اور پانچ من کا سر ہلاکر خنخنی آواز سے کہا کہ اب کہان جاسکتے ہو اور فوراً چراغ

گل ہوگیا جب تو وہ شخص اُٹھکر بھاگا اور جھٹ پٹ دروازہ باہر سے لگا دیا پھر نہایت چستی و چالاکی سے سوار ہو گیا اتنے مین وہی نعش دیوار پر سے اُترکر باہر آپڑی چارپائی بھی اُسکی پشت سے چپاں تھی اور ایک آواز دی کہ خبردار اب کہان جانے پاتا ہی سوار نے گھوڑے کو کوڑا کیا اور ہوا ہوگیا مگر جب پیچھے پھر کر نگاہ کرتا تو وہ ساتھ ہی اُڑتی ہوئی چلی آتی تھی غرض تین کوس اسیصورت بھاگتا ہوا جا پہونچا اور وہ چارپائی بھی اردلی مین حاضر تھی جس وقت ہمراہیون پر نگاہ پڑی تو کہا خدا کے واسطے مجھے بچانا یہ کہتے ہی گھوڑے سے گر پڑا اسب لوگون نے دوڑکر اُسکو اُٹھا لیا تمام رات بیہوش رہا صبح کو جب کچھ ہوش آیا تو دوستون سے اپنی سرگذشت بیان کی جب اُن لوگون نے باہر جاکر دیکھا تو حقیقت مین تھوڑی دور ایک چارپائی میدان مین پڑی ہی اور ایک مردہ بھی سوختہ و بریان اُسپر بیحس و حرکت موجود ہی وہ بلاے جانگزا اُس قالب سے نکلکر چلی گئی تھی اُسکو دفن کردیا اور وہ لوگ منزل مقصود کو روانہ ہوگئے ابھی تھوڑی دور چلے تھے کہ ناگاہ لب گور سے نہایت زور و شور سے یہ آواز خدا ساز پیدا ہوئی جسکو سب نے سُنا۔

فرد

بس از مردن بھی اتنا روز وحشت تھا میرے تن مین	کہ اپنے پانون سے مین آپ پہونچا اپنے مدفن مین

اے خرد پرور اسطرح کی بہت صورتین پیش آتی ہین مگر ایک عجیب و غریب کیفیت جو میری نظر سے گذری ہی اُسکا بیان بھی لطف سے خالی نہین یعنے مین سفر مین تھا اور مجھے تنہا ایک صحراے لق و دق مین شام ہوگئی دس دس کوس تک چارون طرف آبادی کا نام و نشان نہ تھا اُسوقت مین ایک درخت کے نیچے فروکش ہوا اور دل مین طرح طرح کے توہمات پیدا ہونے لگے کبھی آسمان کی جانب نظر کرتا اور کبھی زمین پر چارون طرف آنکھ ڈالتا قاعدہ ہی کہ جب انسان تنہا ہوتا ہی اور طبیعت کو متوجہ کرنے والی کوئی شی پاس نہین ہوتی تو وہ اپنے مشغلے سے مایوس ہو جاتی ہی اور قوت واہمہ عقل کو مغلوب کرلیتی ہی غرضکہ اُسی حالت مین یکایک نصف شب کو مغرب کی طرف سے ایک روشنی نمودار ہوئی گویا صبح کے آثار نظر آنے لگے مجھے تعجب ہوا کہ آفتاب کو عجب طرح کی رجعت قہقری ہوئی کہ جس طرف سے غروب ہوا تھا اُسیطرف سے پھر طلوع ہوتا ہی اتنے مین جنوب و شمال کی طرف سے بھی وہی کیفیت نمودار ہوئی پھر مشرق کیطرف سے ظہور صبح کی علامت نظر آئی اور ناگاہ چارون طرف سے چار آفتاب جلوہ گر ہوے اور اُفق زمین سے بلند ہونے لگے مین کمال وفور حیرت سے اُس درخت پر تکیہ کرکے نقش بدیوار ہوگیا کہ آج تک اس طرح کا واقعہ تعجب خیز اور سانحہ حیرت انگیز آنکھون سے دیکھنا تو ایک طرف بلکہ گوش ہوش سے بھی نہ سنا تھا جب کہ پہر بھر مین وہ اپنے افق حسیّ سے پینتالیس درجہ بلند ہوئے تو سطح نظر آنے لگے

کہ گویا ایک سپر فولادی پر چار آفتابی پھول نصب ہین اب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دفعتاً ایسا محسوس ہوا کہ گویا آسمان پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے مگر جسوقت وہ زمین سے سو نیزے کے فاصلے پر آپہونچے تو پھر بدستور قدیم اُس مقام پر قائم ہو گئے مجھسے نہایت قریب تھے اور مین ہرچند اُنپر نگاہ جماتا تھا مگر کیا مجال کہ نظر کام کر سکے یکایک اُن مین سے چار چہرۂ نورانی نہایت ہیبت ناک نمودار ہوئے اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اے فرزانہ روزگار ہمارا شہریار عالی وقار آپ کی ملاقاتِ فرحت آیات کا مشتاق مالایطاق ہی اور یہ پیغام دیا ہی کہ اگر اجازت ہو تو مین حاضر ہو کر نیاز حاصل کرون اگرچہ اُسوقت میرے حواس بجا نہ تھے مگر مین نے نہایت استقلال کے ساتھ اُنکے سوال کا یہ جواب دیا کہ میری طرف سے خدمت فیضدرجت مین یہ رباعی گزارش کرنا

رباعی

گر شاہ تفقد بہ گدائے بکند
وز لطف نظر بہ بے نوائے بکند
از دستِ گدائے بے نوا ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

میرا یہ رباعی پڑھنا تھا کہ وہ چارون آفتاب یک بیک نظر سے غائب ہو گئے اور تمام دشت و صحرا مین اسقدر اندھیرا چھا گیا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھلائی دیا تھوڑی دیر کے بعد آسمان پر چھوٹے بڑے لاکھون تارے ٹوٹتے ہوئے نظر آئے اور جو تارا ٹوٹتا ہی زمین پر گر پڑتا ہی پھر شعلۂ آتشین کی طرح بھڑک کر ستارے مین سے ایک پیکر مہیب باہر نکل آتا ہی چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین وہ صحرا وحشت افزا بیشمار اشکال مختلف الاعضا سے بھر گیا اکثر کے ہاتھون مین دس دس مشعلین روشن ہین اور اُن مین سے کچھ سرگرم اہتمام بعد اسکے ایک فرش مکلف نہایت سفید کہ جسکے روبرو چاند کی چاندنی میلی تھی اِس وسعت کے ساتھ اُس بیابان ویران مین بچھایا گیا کہ جہانتک مرغ نظر پرواز کرتا اُسکے سوا کچھ اور نظر نہ آتا جب ہر طرح کا اہتمام ہو چکا ناگہان زمین کو ایک سخت زلزلہ آیا اور خطِ استوا و خطِ محور کے نقطۂ تقاطع پر سے آسمان شق ہو گیا اور ایسی ایک آواز سخت پیدا ہوئی کہ جیسے پچاس ہزار توپین میرے کان کے برابر چل گئین اُسکے صدمے سے ایک خفیف سی بیہوشی مجھپر طاری ہوئی مگر بہت جلد ہوش مین آگیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک تخت مرصع جواہر نگار جسکا ہر جواہر ہفت اقلیم کی قیمت سے بھی گرانبہا ہی اُسکے چارون پایون پر وہی چارون خورشید انور جلوہ گر ہین اور تخت پر ایک شخص عجیب الہیئت غریب المنظر جلوس فرما اُسکے چہرۂ بصیرت افروز سے وہ درخشندگی و فروزندگی ہویدا ہی کہ چارون آفتاب جسکے حضور ایسے نظر آتے ہین جیسے آفتاب کے روبرو چاند بے فروغ ہوتا ہی زمین پر اُترا

بادشاہ نے میرا استقبال کیا اور لیجا کر اپنے برابر بٹھا لیا پھر فرمایا کہ ای فرزانۂ روزگار تو ہمین پہچانتا ہی کہ ہم کون ہین مین نے کہا کہ حضرت سلامت نہ مین نے آپ کو کبھی دیکھا ہی اور نہ آپ کا اسم مبارک جانتا ہون لیکن اسوقت آپ کے اخلاق خسروانہ سے نہایت محظوظ ہوا کہ آپ نے اپنے دیدار سراپا انوار سے دیدۂ دیدار طلب کو روشنی بخشی بادشاہ نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہمارا نام سلطان موہوم پیکر ہی اور سلطنتِ عالم مثال ہماری ذات خاص سے وابستہ ہی اور دار السلطنت حیرت آباد اور یہ چار دن ہمارے وزیر مشیر ہین ایک فروغ بوقلمون دوسرا برق تحیر تیسرا جلوۂ برزخ چوتھا نیرنگ خیال بغیر ہماری اجازت کے اشکالِ موہومات کا نظر آنا غیر ممکن آور ہمارے فرمانبرداروں کو یہ دستگاہ حاصل ہی کہ ہر شخص خواہ عالمِ بیداری مین ہو یا حالت خواب مین مگر اُنکو بخوبی دیکھ سکتا ہی آور ہمارے فرمانبرداروں کو اختیار ہی کہ ہر صورت سے نگاہ اہل عالم پر ظاہر ہو سکتے ہین موالید ثلثہ یا اربعہ عناصر مین وہ شے داخل ہو یا خارج آور ہمارے فرمان برداروں کو اختیار ہی کہ جس قدر جسم چاہین بڑھا لین اور جسقدر چاہین گھٹا لین یہانتک کہ دونون صورت مین نگاہ کام نہ کر سکے آور ہمارے فرمان برداروں کو اختیار ہی کہ ہر شے کو نظر سے غائب کر سکتے ہین اور جس چیز کو چاہین دکھلا دین اگرچہ وہ کہین ہو آور ہمارے فرمان برداروں کو اختیار ہی کہ جسکو چاہین ہلاک کر ڈالین اور جس سے چاہین درگزر کرین غرض اس قسم کے بہت کچھ اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ بیان کر کے مجھ سے فرمایا کہ اگر کچھ تماشا دیکھنا منظور ہی تو ہم دکھلائین مین نے کہا کہ عین عنایت و کرم گستری اور نوازش اور الطاف پروری ہی موہوم پیکر نے فوراً ہزار شخصونکو اپنے سامنے طلب فرما کر کہا کہ ہان فرزانۂ روزگار کی تفریح خاطر بدولت کو مدِ نظر ہی تم کچھ سیر دکھلاؤ وہان حکم کی دیر تھی کہ وہ سب کے سب اپنی شکلین بدلکر بہت خوبصورت بنی آدم بن گئے ایک آدمی آگے بڑھ کر آداب بجالایا اور دوسرے کو کچھ اشارہ کیا اُسنے جھپٹ کر اُسکے سینے مین ایک ٹکر ماری اور جسم سے لپٹ کر غائب ہو گیا اب یہ شخص جو کھڑا ہوا تھا دو آدمیون کے برابر اکیلا معلوم ہونے لگا پھر تیسرا آیا اُسنے بھی یہی حرکت کی اور اُسکے بدن مین سما گیا وہ سہ چند نظر آنے لگا حاصل کلام یہ ہی کہ اسطرح وہ ایک کم ہزار آدمی سب اس کے بدن مین پیوست ہو گئے اور یہ ایک شخص تنِ تنہا ہزار آدمیونکے برابر فربہ اور تنومند بن گیا۔

اُسکی تصویر یہ ہے

پھر بادشاہ نے کچھ حکمدیا اُسیوقت اسقدر بڑھا کہ سر آسمان سے بلگیا اور پاؤن زمین پر قائم رہے اور بازوؤن پر دو شہپر نمودار ہوئے دہن مین سے کوہ آتشین برسنے لگے نتھنون مین سے ہزار ہا دنبالہ دار ستارے شہاب ثاقب کیطرح ٹوٹتے نظر آئے پھر بادشاہ نے ایک اشارہ کیا فوراً وہ سمٹنا شروع ہوگیا یہانتک کہ بالشت بھر کا قد وقامت رہ گیا اور ایک بالشت کی چوٹی سر پر ہوا سے اُڑنے لگی عجیب صورت ہوگئی سلطان موہوم پیکر نے مجھے حکمدیا کہ تم اسکی چوٹی کاٹ لو آج سے یہ تمھارا غلام ہوا چنانچہ مین نے اُسیوقت بلا تامل جیب مین سے چاقو نکالکر کمال چالاکی سے اُسکی جعد مشکین تراش لی

پھر بادشاہ نے فرمایا کہ ایک درخت بنجا وہ بہت خوبصورت صنوبر بنگیا پھر کہا کہ تپھر ہو جا اُسیدم وہ ایک چھوٹا سا تپھر ہوگیا مجھسے کہا کہ اسکو تم لے لو مین نے سلام کیا اور وہ تپھر اُٹھا کر اپنی جیب مین رکھ لیا اور کہا کہ بندہ رخصت ہوتا ہی موہوم پیکر نے دریافت کیا کہ آپ کس مقام کا ارادہ رکھتے ہین مین نے کہا کہ فی الحال میرا ارادہ بجانبِ کوہ نور افشان ہی کہ تمام جہان کی سیر سے دل سیر ہو چکا۔

مؤلف

بہت کچھ کر چکے صحرا نوردی — نہین اب طاقتِ آوارہ گردی
ہوئی مدِ نظر تنہا نشینی — پسند طبع ہی عزلت گزینی
کسی غولِ بیابانی سے کہدو — کہ اسکو اپنے مسکن مین جگہ دو
ہوئی ہی اُنسیت بیگانگی سے — جنون منظور ہی فرزانگی سے
جو غولون سے کوئی پوچھے کدھر ہی — تو کہدین یہ کہ مفقود الخبر ہی

سلطان موہوم پیکر نے کہا کہ ای فرزانۂ روزگار تم آنکھین بند کرکے تصور کرو کہ مین کوہِ نور افشان پر پہونچگیا پھر آنکھین کھولدو چنانچہ جس وقت مین نے اُسکے قول پر عمل کیا تو فی الحقیقت وہین موجود تھا اور اُس مقام سے یہ پہاڑ چھ ہزار تیرہ کوس تھا اور اسوقت جو ہمارا قلمدان ایک چشم زدن مین یہان اُٹھا لایا وہی ہی جو ہماری جیب مین پڑا ہوا ہمارے ساتھ چلا آیا تھا اے خردپرور یہ واقعہ بچشم خود دیدہ مین نے بیان کیا اور دوسرے لوگون پر بھی اکثر ایسی وارداتین گذری ہین کہ حیرت سے خالی نہین مگر بیان اسکا طول و طویل ہی اس نظر سے ہم اصل مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین یعنی وہ دوسری قسم کہ جسکا سلسلہ ابتک موجود ہی اُسکی بہت صورتین اور مختلف اقسام ہین چنانچہ کچھ قاعدے فیلسوفون مین مروج اور کچھ طریقے بازیگرون مین جاری ہین جہانگیر بادشاہ کے زمانہ مین جو تماشا ہوا تھا توزکِ جہانگیری مین تمھاری نظر سے گذر چکا ہی اُسکو تو ایک عرصۂ دراز منقضی ہوا مگر اُس زمانہ مین بھی اکثر ایسے تماشے نظر سے گذرتے ہین کہ خلق اللہ کو تعجب ہوتا ہی چنانچہ ایک آدمی کو کرسی پر بٹھا کر کلوری فارم یعنی دارو بیہوشی سونگھاتے ہین جب وہ بیہوش ہو جاتا ہی تو تلوار سے اُسکا سر علیحدہ کرکے ہاتھ مین لٹکا لیتے ہین کہ تازہ تازہ خون رگون مین سے جاری ہوتا ہی پھر وہی سر باہستگی گردن بریدہ سے ملا کر زندہ کر دیتے ہین اور یہ تماشا ہجوم عام مین بھی ہوتا ہی اور اسیطرح ایک شخص کو کرسی پر ایستادہ کرکے دو لکڑیان دونون کہنیون کے نیچے ٹیکن کے طور پر لگا کر وہ کرسی پانون کے نیچے سے نکال لیتے ہین اور آدمی اُسی طرح بحِس و حرکت کھڑا رہتا ہی پھر دست چپ کی کہنی کے نیچے سے لکڑی نکال لیتے ہین اور وہ صرف ایک لکڑی کے سہارے پر معلق کھڑا رہتا ہی پھر دونون پانون اُٹھا کر آہستہ آہستہ اُسقدر

بلند کرتے ہین کہ جسقدر ٹیکن سے سر بلند ہوتا ہی اور وہ شخص ہوا پر معلق لکڑی کے سہارے سے رہ جاتا ہی

اسکے بعد یہ لکڑی بھی دوسری کہنی کے نیچے سے نکال لیتے ہین غرضکہ ایسے ہزارہا تماشے ہوتے ہین اور دیکھنے والے ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین فردو دنیا کے جو مزے ہین ہرگز یہ کم نہ ہونگے ﷼ جبتک ہی رہینگے افسوس ہم ہونگے ﷼ آپ خرد پر وہ ہمنے وعدہ کیا تھا کہ طلسمات کے بیان مین ابجد خرد کا ذکر کرینگے سو اسواسطے ضرور ہوا کہ تمکو اسکی کیفیت سے بھی مطلع کرین یاد رکھو کہ ہمنے جو قاعدہ مختصر الحروف ایجاد کیا ہی اسمین الف عین ہمزہ کیواسطے حرف آ اور تے طوے کیواسطے حرف ت اور ثے سین صاد کیواسطے حرف س اور حے ھے کیواسطے حرف ہ اور ذال زے ضاد ظوے کیواسطے حرف ز اور سین شین کیواسطے حرف ش قرار دیا ہی چنانچہ وہ مختصر الحروف موسوم بہ ابجد خرد یہ ہی ابجد ہوزی کلمن سعفص قرشت غرق اور انمین سے حروف ہندی و فارسی کیواسطے بھی ایک عمدہ اشارہ ہی جسکے سبب یہ عقدہ حل ہو جاتا ہی اس ابجد کے پردے مین ایک طلسم عجیب

نہان ہے کہ انسان اپنی آنکھین بند کرکے ہر چیز کا نام بتا سکتا ہے وہ قاعدہ یہ ہے

بیان کرو	کرو بیان	تم بیان کرو	بیان کرو تم	بتا دو	بتاؤ	تم بتاؤ
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز
بتاؤ تم	دریافت کرو	کرو دریافت	تم دریافت کرو	دریافت کرو تم	غور کرو	
ی	ک	ل	م	ن	س	
کرو غور	ظاہر کرو	کرو ظاہر	کیا چیز ہے	کیا جنس ہے	کیا شے ہے	
ف	ت	خ	غ	ر	ق	

اس سے یہ مطلب ہے کہ جب ہم ان مین سے کوئی لفظ بیان کرین تم سمجھ لو کہ اُس لفظ کے نیچے جو حرف ہے وہی تعلیم کیا ہے مثلاً خرد کا لفظ دریافت کرنا ہے تو بیشتر کہینگے کہ کرو ظاہر تم خ سمجھ لینا پھر کہین گے کہ کیا جنس ہے تم ر سمجھ لینا پھر کہین گے کہ بیان کرو تم تم دال سمجھ لینا اور جب ہم خاموش ہو جائین تو تم اُن حرفون کو ترتیب وار جمع کرکے بلا تکلف خرد کہدینا اب سنو کہ جلد اور جلد کہو کا لفظ بتدیل حروف کے واسطے مقرر ہے جیسے کہو کہ دریافت کرو یہ ک ہے اور جلد دریافت کرو یہ گ ہوا یا غور کرو یہ س ہے اور جلد غور کرو یہ ش ہوا اور کیا جنس ہے یہ ر ہے اور جلد کہو کیا جنس ہے یہ ڑ ہوا وعلی ہذا القیاس ہر چیز اسی طرح معلوم کرکے بیان کردینے سے لوگون کو اسقدر استعجاب ہوتا ہے کہ غیب دانی اور کرامت پر محمول کرتے ہین یا جانتے ہین کہ کسی عمل وغیرہ کے زور سے کوئی جن یا مؤکل انکا تابع ہو گیا اور وہ چپکے سے کان مین پھونک دیا کرتا ہے غرضکہ اسیطرح مسمریزم کے قواعد وضوابط اور فری میسن کے دقائق وغوامض سے بھی بخوبی واقف وآگاہ کردیا اور اسی تعلیم وتعلم مین چھ مہینے گذر گئے شعور سخن رس حاضر ہوا اور ان دونون کو بہ آئین قدیم دربار شہریار عالی وقار مین لے گیا۔

امتحان ہفتم

مؤلف

آگاہ ہے نیرنگِ طلسماتِ دو عالم	تقدیر کی خوبی سے ہے جاگیر ہماری
افسون ہے جو گفتار تو جادو ہے تکلم	اعجاز سے کچھ کم نہین تقریر ہماری

جسوقت یہ دونون نظارگیان تماشاے آفرینش بزمگاہِ دربارِ شاہی مین تشریف لائے بدستور مسطور انجمن آراے محفل امتحان ہوئے عقل مجسم نے فرمایا کہ ای خرد پرور بیان کرو کہ آج کس علم وفن کا جوہر دکھلانا منظور ہے شہزادۂ نامدار نے جواب دیا کہ ای شاہنشاہِ ظلِ اللہ یہ بندہ درگاہ گیتی پناہ عجائبات وغرائباتِ ہر شہر ودیار سے خبردار اور طلسماتِ ونیرنجات حکماے روزگار کا محرم اسرار ہو چکا ہے سلطان معلی شان نے ارشاد کیا کہ ہماری دانست مین کارخانۂ قدرت کی ہر چیز عجیب وغریب ہے پس کسی خاص شے کے واسطے

لفظ عجیب وغریب کا اطلاق غیر ممکن ہی خرد پرور نے عرض کی کہ جنا بعالی ہر چند فعل حکیم خالی از حکمت نہین لیکن
تمام اشیاے کائنات ایک حکم رکھتین تو کبھی خاص وعام کا لفظ موضوع نہ ہوتا جو چیز ہر شخص کو ہمیشہ نظر آتی
رہتی ہی وہ کچھ عجیب وغریب نہین کہلاتی بلکہ جو کچھ کبھی نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو وہ ایکبارگی نظر آجانے سے یا اُسکا ذکر
سُن لینے سے شگرفکاری صنعت اور ندرتِ قدرت آئینہ دل پر عکس افگن ہوتی ہی اُسکو عجائبات کے لقب سے
ملقب کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ایسی کیا چیزین ہین شہزادہ نے گذارش کی کہ اُن چیزون کا بیان اگرچہ
نہایت طول وطویل ہی مگر یہ ذرہ بمقدار تھوڑا سا اہل دربار کے گوش گذار کرتا ہی مؤلف بشنو از من واقع
روے زمین ؛ ان ہذا عبرۃ للناظرین ؛ صنّاعِ حقیقی کی صنعتون کا بیان انسان ضعیف ونحیف کے دائرہ
حیثیت سے خارج ہی ایسی چشم بینا کہان کہ اُسکی قدرت کو دیکھے اور ایسی عقل رسا کہان کہ اُسکی صنعت کو سمجھے
طبقاتِ زمین وآسمان اُسکے حکم سے معلق ہوا پر قائم ہین اُسنے صفحۂ افلاک کو کواکب سے زینت دی اور
سطحۂ خاک کو کوہسار سے رونق بخشی وہ مقبولان بارگاہ کبریا کہ جو ایک لحظہ مین تمام عالم کا مشاہدہ کرتے
ہین اور وہ بادشاہان ذی مجد وعلا کہ تا بمقدور اکناف عالم کی سیر فرماتے ہین ادراک اصل صنعت باری
ودر دریافت کنہ ندرت کاری مین حیران وپریشان اور پشیمان وسرگردان ہین پھر کسیکی کیا تاب وطاقت کہ
اس راہ دشوار گذار مین قدم رکھ سکے مگر جسقدر اُسکی ہدایت ورہبری دستگیری کرتی ہی اُسقدر عقل باریک بین
اس نعمت عظمیٰ ودولت کبریٰ سے بہرہ اندوز ہو سکتی ہی چنانچہ اکثر عجائبات بحر وبر ہنگام سیر وسفر اہل نظر پر جلوہ گر
ہوتے رہتے ہین مثلاً ولایت توران مین دشت وکوہسار بکثرت ہین اور آبادی بہت کم وہان قلماق
نام ایک صحرا ہی اُس صحرا مین ایک کنوان ہی اُسمین سے پارہ پیدا ہوتا ہی اُسے چاہ سیماب کہتے ہین
وہان کے باشندے اس کنوئین کے چارون طرف زمین مین گڑھے کھود کر خوبصورت لڑکیون کو زرین
ٹوپیان پہنا کر چالاک گھوڑون پر سوار کرکے لبِ چاہ ایستادہ کرتے ہین اور وہ دختران صاحب جمال کنوئین
مین سر جھکا کر بآواز بلند کہتی ہین کہ خبردار ہو ہم آن پہونچے ہین یہ سنتے ہی وہ کنوان اُبلنا شروع ہوتا ہی اور
وہ حسین لڑکیان گھوڑے کو کوڑا کرتی ہین سیمات بھی کنوئین سے باہر نکلکر ایک کوس تک اُنکا تعاقب کرتا ہی مگر
وہ تیز رفتار گھوڑے ہاتھ نہین آتے غرضکہ جب وہ لڑکیان نظر سے غائب ہو جاتی ہین تو سیماب واپس مراجعت
کرکے اُسی کنوئین مین داخل ہو جاتا ہی اُسوقت گڑھون مین جو کچھ باقی رہتا ہی اُسکو نکال کر دوسرے
ملکون مین فروخت کرتے ہین اور اُسی ولایت مین دوسرا کنوان ہی اُسکو چاہ نخشب کہتے ہین
نخشب ایک حکیم کا نام تھا اُسنے از روے حکمت ایک چاند تیار کرکے اُس کنوئین مین اُتار دیا ہی وہ ہر شب
جلوہ گر ہو کر بارہ بارہ کوس چارون طرف روشنی پہونچاتا ہی اُسکو ماہ نخشب کے لقب سے ملقب کرتے ہین

عجائبات آب وزمین کا بیان

ولایت توران

ولایت ایران

ولایت ایران وسیع وسیر حاصل ہی اسمین ایک موضع کا نام دیہۂ فرعون ہی وہان ایک قد آدم تپھر ہی اسکو سنگ کر کہتے ہین اسمین یہ تاثیر ہی کہ اگر سو آدمیون سے بھی زیادہ باہم بہ آواز بلند شور وغل مچائین ہرگز ایک دوسرے کی نہین سنتا اور لیو شک نام ایک گانوٗن ہی وہان ایک ایسا کنوآن ہی کہ اگر اسمین ایک تنکا بھی گر پڑے تو وہ فوراً اُسکو باہر نکال دیتا ہی کسی انسان وحیوان کو اُسمین غرق ہونے کا خوف وخطر نہین کہ سب سلامت باہر نکلتے ہین اور ایک پہاڑ ہی اُسپر ہمیشہ برف گرتی ہی اُس برف کے نیچے ایک قسم کے پرند پیدا ہوتے ہین جب وہ برف پانی ہو جاتا ہی تو مرغ سبز رنگ نکلکر ہوا مین اُڑ جاتے ہین پھر وہان نہین آتے دوسرے پہاڑون مین اپنا آشیانہ بنا لیتے ہین

ولایت ہندوستان

ولایت ہندوستان سبز وسیراب اور آباد وزرخیز ہی اس ولایت کے کوہستان مین ایک مقام پر زمین مین سے ایک شعلۂ آتش ہمیشہ نکلتا رہتا ہی قوم ہنود اُسکو جوالا مکھی کہتے ہین اور اُسکی پرستش کرتے ہین اور حدود دچنبہ کے متصل ایک نہر ہی اسکو دریاے سنگین کہتے ہین انسان یا حیوان وغیرہ جو کچھ اُسمین گر پڑتا ہی فی الفور تپھر کا بنجاتا ہی اور ایک برف کا پہاڑ ہی وہان فیل مرغ اور شتر مرغ اور بلی کے برابر سفید چوہے سینگون والے اور چکور کے برابر مکھیان پیدا ہوتی ہین اور ایک صحراے عظیم الشان ہی وہان آدم دراز گوش اور آدم کیپا بیشمار سکونت رکھتے ہین اور ایک درخت ہی اُسمین آدمی کی صورت کا پھل آیا کرتا ہی مگر گفتگو نہین کر سکتا اور ملک دکھن مین ایک پہاڑ ہی اُسمین ایک غار تنگ وتاریک اور ہیبناک ہی اُسکے اندر ایک اژدہاے خونخوار مردم آزار کا مسکن ہی شکل اسکی بیل کی شکل سے مشابہ ہی اس اژدھے کے منھ مین ایک چشمۂ آب جاری ہی اور پہاڑ کے نیچے ایک بڑا موضع آباد ہی وہان ایک حوض مین وہ پانی جمع ہوتا ہی برس بھر کے بعد اُسپر کف کے باعث غبار پیدا ہو جاتا ہی اُس موضع کے باشندے ظروف آہنی مین وہ کف اُٹھا لیتے ہین جبکہ اُسپر ہوا اور دھوپ اثر کرتی ہی فی الحال تپھر بنجاتا ہی اُسکو زہر مُہرہ کہتے ہین وہ ہر قسم کے زہر کو دفع کرتا ہی اور ایک چشمہ ہی کہ اگر انسان اُسمین گرے پیر ہی تو جوان ہو جائے اور جوان ہی تو چودہ برس کا لڑکا اور کامرو دیس ایک مقام ہی وہان ایک بہت بڑا پہاڑ ہی اُسکے نیچے ایک صحراے وسیع سرسبز وشاداب ہی جابجا پانی کے چشمے جاری ہین اور ہر قسم کے میوہ جات پیدا ہوتے ہین اُس جنگل مین ہاتھیونکی پیدایش بکثرت ہی اور پہاڑ پر سیمرغ کا آشیانہ ہی ہر روز وہ سیمرغ پرواز کر کے پہاڑ سے نیچے اُترتا ہی اور ہاتھیون کا شکار کر کے کچھ کھاتا ہی اور کچھ بچون مین لیجاتا ہی

ولایت فرنگستان

ولایت فرنگستان ایک ولایت عالی ہی وہان ایک پہاڑ پر چشمۂ شیرین روان ہی اکثر اوقات حضرت عیسی مسیح نے اُسمین غسل فرمایا ہی ابتک اُس پانی کی یہ تاثیر ہے کہ جو بیمار اُسمین غسل کرتا ہی وہ ہر قسم کی بیماری سے شفا پاتا ہی اور جو آئینہ بے جوہر ہو اُس پانی مین غوطہ دینے سے جوہردار ہو جاتا ہی اُس چشمہ مین ایک شاخدار مچھلی گاے کی شکل کی پیدا ہوتی ہی اور ولایت فرنگ کے ایک صحراے وسیع مین

ولایت سراندیپ

ایک جانور عجیب الخلقت پیدا ہوتا ہی اُسکی شکل انسان کی اور پانٔون ہاتھی کے اور دُم بکری کی ہوتی ہی اور
ایک پہاڑ دریاے شور کے متصل ہی وہان پردار آدمی پیدا ہوتے ہین اور طائرون کی طرح پرواز کرتے
ہین اور ایک جانور ہوتا ہی فیل کی شکل اور بیل کے پانٔون اور گھوڑے کی دُم اور شیر کی گردن ولایت
سراندیپ جزیرہ کے طور پر آباد ہی وہان صندل اس کثرت سے پیدا ہوتا ہی کہ ہر عمارت اسی لکڑی سے
بنائی جاتی ہی اور جلانے مین بھی صرف ہوتا ہی اس ولایت کے جنگل مین فیل سفید پیدا ہوتا ہی اور وہ ہمیشہ بادشاہ
کی سواری مین رہتا ہی اور فیل سیاہ اسقدر ہین کہ ہر شخص کے دروازہ پر بندھے رہتے ہین اور وہ لکڑیان اُسی
پر لاد کر ہمیشہ بازار مین لایا کرتے ہین اور وہان ایک شہر ہی اُسمین درخت عالیشان جسکا میوہ بالکل مست
فیل کے برابر اور بعینہ ہاتھی کی صورت ہوتا ہی جب وہ پک جاتا ہی تو اُسکی سونڈ مین سے دودھ شکر
ملا ہوا جاری ہوتا ہی اُس شہر کے باشندے بہت مزے سے پیتے ہین اور وہان ایک قسم کا پتھر ہوتا ہی اُسکو

ولایت ترکستان

جاذب موشان کہتے ہین اُس ولایت مین چوہون کی پیدایش بکثرت ہی اور بلی پیدا نہین ہوتی ہی اسواسطے
لوگ یہ پتھر اپنے مکانون مین رکھتے ہین جو چوہا اسکے قریب آتا ہی وہ اُس سے پیوست ہو جاتا ہی پھر ہرگز
مخلصی نہین ہوتی ولایت ترکستان کم حاصل ہی اور وہان ایک پہاڑ پر پتھر کی ایک تصویر صورت نہادن
انگشت بدہان موجود ہی جب اُس ولایت مین پانی نہین برستا تو وہان کے باشندے سب چھوٹے بڑے
مجتمع ہو کر اپنے سردار کو دست بستہ اُسکے روبرو حاضر کرکے نہایت عجز و انکساری سے التماس کرتے ہین کہ اگر
پانی برستا ہی تو بہتر ورنہ ہم سب تیرے قدمون پر اپنا سر فدا کرتے ہین خدا کی قدرت سے وہ تصویر سنگین اپنی اُنگلی
دانتون مین سے باہر نکالتی ہی اُسی دم باران رحمت نازل اور اُسکے مُنہ مین سے بھی پانی جاری ہو جاتا ہی
جب تمام زراعت سیراب ہو چکتی ہی اور پانی کی خواہش نہین رہتی تو پھر سب اُس تصویر کے روبرو آن کر
عرض کرتے ہین کہ اب زراعت بالکل سیراب ہی پانی کی احتیاج نہین یہ سنتے ہی وہ تصویر پھر اپنی اُنگلی دانتون

ولایت ختا

مین داب لیتی ہی اور پانی برسنا موقوف ہو جاتا ہی ولایت ختا وسیع و سیر حاصل ہی وہان ایک مقام پر جالینوس
حکیم نے ایک منارہ تعمیر کیا ہی اُسپر ہمیشہ رات کے وقت ایک غیبی چراغ روشن ہوتا ہی چارون طرف اُسکی
روشنی دس دس کوس برابر جاتی ہی اور ایک پہاڑ ہی اُسپر ہر وقت ابر معلق موجود رہتا ہی اگر کوئی شخص ڈھول
یا نقارہ بجاے یا بہ آواز بلند بات کرے تو برف اس شدت سے گرتی ہی کہ ہر انسان و حیوان اُسکے نیچے
ہلاک ہوتا ہی اسواسطے اہل قافلہ وہان کوئی آواز بلند نہین کرتے بلکہ خاموش اشارہ کنان گذر جاتے ہین
اور ایک جانور پیدا ہوتا ہی شیر کی صورت ہاتھی کے پانٔون بیل کا قد و قامت اور ایک قسم کا کتا پیدا ہوتا
ہی اُسکے دو سر دو پانٔون اور ایک دُم ہوتی ہی اور دو مُنہ ایک سے کھاتا پیتا ہی دوسرے سے کاٹتا ہی

ولایت ختن

ولایت ختن وسیع وسیر حاصل آبادی بہت صحرا اکثر کوہسار زیادہ لیکن سبز وشاداب وہان فلاطون حکیم نے
ایک بہت بڑا منارہ سنگ بلور سے تیار کیا ہی اُس ولایت کے باشندے تماشے کے واسطے جمع ہوتے ہین جب
اُسکے سایہ مین پہونچتے ہین تو عجیب وغریب رنگ جلوہ گر ہوتے ہین کہ کبھی انسان کے وہم وخیال مین
بھی نہین گذرتے اور ایک پہاڑ کے نیچے غار ہی جب اُسپر برف گرتی ہی تو لوگ اُس غار مین بھر کر اُسکا
مُنھ بند کردیتے ہین کہ دھوپ اثر نہ کرے بارہ برس کے بعد وہ برف بلور بنجاتا ہی ولایت چین وسیع ہی یہان

ولایت چین

نقاش ومصوّر عجیب وغریب پیدا ہوتے ہین کہ آواز پر تصویر کھینچتے ہین بادشاہ کا لقب خاقان ہی اُسکا
محل چینی کی منقوش اینٹون سے بنایا گیا ہی اگر کوئی وہان بلند آواز نکالے تو اُسمین سے عجیب وغریب
رنگارنگ کی آوازین موجود ہوتی ہین اور وہان ایک کنوان ہی اُسمین بیشمار مچھلیان اور جلمانس ہین ہر روز
دھوپ مین باہر نکل کے بچون کیطرح کھیلتے ہین اور اُس ملک مین ایک جزیرہ ہی وہان پانی مین ایک مرغ کا
آشیانہ ہی وہ مرغ اسقدر بڑا ہی کہ اُسکے پرون کا سایہ چار کوس تک پھیلتا ہی ولایت ماچین بہت وسیع ہی

ولایت ماچین

اُسکے متصل جزائر دریاے ہرکند واقع ہین اسکے اطراف ایک عالیشان پہاڑ ہی اُسپر آسمان سے ہر شب
آگ برستی ہی اور ہر روز برف گرتی ہی اور اُس جزیرہ مین ایک درخت ہی بہت بلند گویا آسمان سے باتین کرتا
ہی ہمیشہ سرسبز وشاداب رہتا ہی دن بھر اُسکی شاخون سے پانی ٹپکتا ہی جب رات ہوتی ہی تو آتش ہیبناک
کی طرح دھڑ دھڑ جلتا ہی اور اُسکے جلنے کی روشنی بارہ بارہ کوس تک ہر طرف پہونچتی ہی اور اُسی دریا کے
کنارے ایک جزیرہ ہی اُسکو جزیرۃ المغفر کہتے ہین وہان ایک قوم بود وباش رکھتی ہی اُنکا سر کتّون کے
سر سے مطابق اور جسم بدن انسان کے موافق ہی اس قوم مین جواہر وطلا بکثرت ہی اور اُنکے مکان سونے
کی اینٹون سے بنائے گئے ہین جواہر کے تودے اُنکے گھرون مین موجود ہین جب ولایت ماچین مین سلطان
سکندر کا گذر ہوا اُس مقام کا حال سنکر بے اختیار جی چاہا کہ اس ملک پر اپنا قبضہ کیجیے غرض لشکر کشی کرکے
چھ مہینے تک لڑتا رہا مگر فتح نصیب نہ ہوئی ناچار سب حکیم اور بہادر اور پہلوان لڑائی سے عاجز ہوگئے
پھر ایک لاکھ کتّون کے قریب یا اس سے بھی زیادہ اُن حاکمون کے گروہ مین روانہ کئے جب اُس قوم نے
اپنے ہمشکلون کو دیکھا نہایت گھبرائی اور خود بخود بھاگ نکلی اس سبب سے سکندر کو فتح حاصل ہوئی اور وہ
دولت بیشمار ہاتھ آئی کہ جسکا اُٹھانا مشکل ہوا اُن دنون سکندر ظلمات کا ارادہ رکھتا تھا یہ بار گران
جابجا چھوڑنا شروع کیا آخر کار حکیمون نے ایک حصار آراستہ کرکے وہ خزانہ رکھدیا اور اُس خزانہ پر تصویرون
کا طلسم بنایا ہر تصویر کے ہاتھ مین تیر وکمان ہی جسوقت لوگون کا گروہ خزانہ لوٹنے کا ارادہ کرکے آتا ہی اُنکو
وہ تصویرین تیرون سے ہلاک کرتی ہین اور دوسرے تیر خود بخود اُنکے ہاتھ مین آجاتے ہین چنانچہ آجتک وہ خزانہ

ولایت روس

اسیطرح مہیا ہی ولایت روس وسیع دسیر حاصل ہی وہان ایک پہاڑ کے دامن مین صحراے عالی ہی اُسمین
ایک قوم کا مسکن ہی اور ایک حیوان عجیب پیدا ہوتا ہی اُسکا قد فیل کے برابر اور ایک سونڈ ہی اور ہاتھ
پانؤن آدمی کے مانند چھ مہینے تک سوتا ہی اور چھ مہینے بیدار رہتا ہی اُس ولایت کے باشندے نہایت
مکر و فریب سے قید کر کے شہر مین لاتے ہین اور تعلیم و تربیت کرتے ہین جب کبھی دشمن لشکرکشی کرتا ہی تو
اُس حیوان کو شراب سے مخمور کر کے دشمن کے مقابل چھوڑ دیتے ہین بنی آدم کو اُسکے مقابلہ کی تاب ہرگز
نہین ہوتی اور غنیم کا لشکر ہلاک ہو جاتا ہی اُس ولایت کے حدود آخر پر حکیم فلاطون نے ایک شہر آباد کیا
ہی اسکو طلسم آباد سکندری کے نام سے نامزد کرتے ہین اِس شہر مین تمام عورتین سکونت رکھتی ہین مرد
کا نام و نشان ابھی نہین ہی جبکہ بہار کا موسم آتا ہی تو وہ عورتین جمع ہو کر شہر کے باہر آتی ہین وہان ایک
حوض طلسمی ہی اُسمین طلسم کے آدمی رہا کرتے ہین یہ عورتین اُسمین داخل ہوتی ہین اور جو مرد جسکو پسند آتا ہی
اُسکے ساتھ عیش و عشرت کرتی ہین اسیطرح ایک مدت گذر جاتی ہی اور اُنسے اولاد ظہور پاتی ہی بارہ برس کے
بعد ایکدن مقرر ہی اُس روز تمام عورتین ایک طرف علیحدہ سیر و تماشے کو جاتی ہین اور سب مرد دوسری
جانب روانہ ہوتے ہین اُس دن وہ عورتین اپنے بچون کو شوہرون کے سپرد کر کے آپ اُس حوض سے باہر نکلتی
ہین اور فوراً وہ مرد اور بچے اُنکی نظر سے غائب ہو جاتے ہین باہر یہ صورت پیش آتی ہی کہ گویا ابھی اِس شہر سے
باہر جانے کا اتفاق ہوا تھا اور ایک ہی ساعت کے بعد حوض مین سے نکلے ہین بلکہ پانؤن کے نشان تک زمین
پر موجود ہوتے ہین غرضکہ وہ سب عورتین وہان سے روتی پیٹتی اپنے گھرون مین آتی ہین اور اطفال و شوہر کی
یاد مین سال آیندہ تک نوحہ و ماتم کرتی ہین ایک برس کے بعد اُن طلسمی شوہرون سے خواب مین حاملہ ہوتی

ولایت حبش

ہین اور اسیطرح ہمیشہ لڑکیان جنتی ہین ولایت حبش مین آدمی سیاہ رنگ زرد چشم کشادہ لب سفید دندان
بلند قامت اور قوی ہیکل پیدا ہوتے ہین وہان ایک قوم ہی اُسکے دانت بعینہ دندان خوک سے مشابہ
ہین شاہ حبش کے مطبخ مین ہر روز چالیس ہاتھیون کا گوشت پکایا جاتا ہی اور حاضرین دربار خوشی بخوشی
اُسکو بالکل نوش جان کر لیتے ہین بجز استخوان کے کچھ باقی نہین رہتا زنگبار مین ایک پہاڑ کے غار سے
ایک اژدہا جسکی صورت انسان کی شکل سے مشابہ ہی ہر سال باہر نکلا کرتا ہی اور جب اُسکے ظاہر ہونیکا زمانہ
قریب آتا ہی تو وہان کے باشندے اپنے شہرون کے قریب ایک نہر پانی کی اُسکے راستے مین جاری کرتے ہین
جب وہ اژدہا نہر پر پہونچکر پانی مین اپنا منھ ڈالتا ہی فوراً سارا پانی پی لیتا ہی اور پھر واپس اُسی غار مین داخل
ہو جاتا ہی جزیرۂ سفینۃ الحدلب دریاے ہرکند واقع ہی اُس جزیرہ مین دقیانوس بادشاہ نے ایک
باغ بنایا ہی اُس باغ مین حکیمون نے ایک منارہ بلند آراستہ کر کے اُسپر ایک پتھر کی طلسمی تصویر قائم کی ہی اُس

ولایت روم

تصویر کے ہاتھ مین چاندی کی ایک تختی ہی اُس تختی پر تمام آسمان و زمین کی کیفیت درج ہی ولایت روم
عالیشان اور وسیع اور سیر حاصل ہی جنگل بیابان کوہستان ریگستان بہت اور آبادی کم ایک سو ستر شہر عظیم
اِس ولایت کے تابع ہین اور بارہ بادشاہ جدا جدا حکومت کرتے ہین مگر سب کے سب سلطان روم کے
باجگزار و محکوم ہین سلطان کو قیصر روم کہتے ہین اور امیرون کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کرتے ہین
دار السلطنت کا نام استنبول ہی اُسکی آبادی ہر طرف بارہ بارہ کوس تک ہی وہان ایک درخت عالیشان
سبز و خرم ہی رات کو اُسکے پتے بصورت چراغان روشن نظر آتے ہین اکثر آدمی تماشے کو جمع ہوتے ہین اگر
کوئی اُنکو ہاتھ لگاتا ہی تو شعلۂ آتش سے جلکر آبلے پڑ جاتے ہین اور ولایتِ روم اور ملک عرب اور نواح کوفہ
کے دشتِ پُر خطر مین غول بیابانی مسکن گزین ہین اور ایک شہر کا نام تراب الاقدام ہی اُسکے قریب ایک
پہاڑ پر پرند جانور بعضے آدمیون کی صورت اور بعضے اونٹون اور زرافون کی شکل کے رہتے ہین اور ایک چشمہ ہی
اُسکے گرد مرغزار وغیرہ مین بشکل ہُپ ایک مرغ پیدا ہوتا ہی مستی کے دنون مین اُسکے منھ سے موتی جھڑتے ہین اور
ایک پہاڑ ہی اُسپر تمام روے زمین کے حیوانات چرند و پرند کا مسکن ہی اور پیشتر عنقا بھی اسی پہاڑ پر رہتا تھا جب
وہ پرواز کرتا تو اُسکے پرون کا سایہ نو کوس تک پڑتا اور اُسکے خوف سے تمام جانور پوشیدہ ہو جاتے اُسوقت وہ عالم
گرسنگی مین جس شہر کیطرف رُخ کرتا ہزارون آدمیونکو چُن چُن کر نوش کر جاتا ناچار بنی آدم نے نہایت فریاد و زاری سے
جناب باری مین دعا کی حضرت آفریدگار نے اُسکو کوہ قاف پر قید کر دیا اور ہر روز غیب سے اُسکو غذا پہونچ جاتی ہی اور
اقلیم عرب مین ایک صحراے بزرگ ہی اُسپر غول رہتے ہین اُنکی شکل انسانونکی صورت سے مشابہ ہی مگر بہت قدآور
اور دراز ریش ہوتے ہین اور تمام بدن پر گول گول بڑے بڑے بال اور اُنکی مادہ عورتونکی صورت نہایت قوی
ہیکل بلند قامت برہنہ اندام اور حیوانات کیطرح تمام جسم پر بڑے دراز ببول کے کانٹون کی طرح سخت اور نوکدار یہ قوم
غول اُس صحراے ہولناک مین رہزنی کرتی ہی اور ہر قافلہ پر لوٹ مار کر کے جو چیز اشیاء خوردنی غلہ وغیرہ اور
انسان و حیوان اُن غولون کے ہاتھ آتی ہی اُسکو اپنے دوش پر اُٹھا کر لیجاتے ہین اور ولایت عرب مین ایک
پہاڑ کا نام کوہ صفا ہی اُسپر ایک غار تاریک و ہیبناک ہی کبھی کبھی اُس غار مین سے ایک قوم باہر نکلتی ہی انسان
کی صورت اور حیوان کا جسم اور خنزیر کی آنکھین اور ہاتھی کے کان اور سر پر بیل کیطرح دو سینگ اور اونٹ کیطرح
لمبی گردن اور چار پانون ہاتھی کیطرح فربہ اور بازوؤن پر پرندون کیطرح دو پر ہوتے ہین اس قوم کا نام
دابۃ الارض ہی اور وہ اُس غار مین سے نمودار ہونے کے بعد پھر اُسی مین داخل ہو جاتے ہین یہ قوم اپنے بادشاہ سے حکم
حاصل کر کے دنیا کو غارت اور تباہ کرنے کے ارادہ پر غار سے باہر نکلتے ہین مگر شعاع آفتاب کے اثر سے فی الفور اندھے
ہو جاتے ہین جسوقت اُنکے نکلنے کی ساعت آجائیگی اُسوقت آنکھین بدستور بینا و روشن رہینگی ولایت مصر کو چک اور

ولایت عرب

ولایت مصر

سبز و سیراب سیر حاصل ہی وہان ایک پہاڑ پر عجیب و غریب سانپ پیدا ہوتا ہی انسان کی صورت اور اونٹ کی
گردن اگر اتفاقاً انسان اُسکے مقابل ہوجاتا ہی تو اُسکو دیکھتے ہی فوراً ہلاک ہوجاتا ہی اور اُس ولایت مین
ایک درخت بلند ہی رات کو آتش کیطرح روشن نظر آتا ہی بلکہ اُسکی روشنی مین گلے بکریان چرتی ہین مگر جب
کوئی آدمی متصل جاتا ہی تو روشنی غائب ہوجاتی ہی آجتک وہ درخت معلوم نہ ہوا کہ کونسا ہی ولایت
رَے سبز و شاداب اور سیر حاصل ہی وہان جنگل مین ایک حیوان اونٹ کی شکل پیدا ہوتا ہی ہر وقت اُسکے
مُنھ مین سے شرار آتش نکلتے رہتے ہین ولایت شام ایک عالیشان ولایت ہی وہان ایک صحراے
عظیم ہی اُسکو بادیہ شام کہتے ہین اُس مین ایک قوم ہی صحرانشین تمام بدن برہنہ اور سراپا جسم پر بال
موجود وہ قوم بلند قامت اور قوی ہیکل اور دراز ریش ہی اُنکی غذا ہمیشہ میوے اور صحرائی حیوانات
اور پانی کے عوض آب انگور و آب انار وغیرہ مقرر ہی اُس قوم کو اعرابی کے لقب سے ملقب کرتے ہین
ایک بار کسی اعرابی نے ایک عرب کو گرفتار کرکے اپنے مکان مین لیجا کر مقیم کیا اُس عرب کے پاس نمک اور
سنگ چقماق موجود تھا چند روز مین باہم ایک دوستی ہوگئی اور وہ اعرابی اکثر اس عرب کے واسطے ہرن
شکار کرلاتا ایک روز عرب نے گوشت مین نمک ملا کر آگ پر بھونا اور اعرابی کی خدمت مین پیش کیا اُسنے
جسوقت تھوڑا سا کباب چکھا اُسکی لذت سے نہایت متعجب اور متحیر ہوکر اپنے رئیس کی خدمت مین لے گیا
اعرابیون کے سردار کو بھی کباب کی لذت سے تعجب ہوا اور نہایت خوشوقت ہوکر اعرابی سے دریافت کیا
کہ سچ بتا یہ گوشت کہان سے لایا اُسنے مفصل حال بیان کردیا سردار نے مرد عرب کو طلب کرکے بہت عنایت
فرمائی اور چونکہ ایک عرصہ گذر چکا تھا اِسلیئے یہ اُنکی زبان سے بھی کچھ واقف ہوگیا تھا سردار نے اُس سے
کہا کہ تو اپنے قبائل کو مع اسباب و لوازمۂ طعام یہان لاکر اقامت اختیار کر اُسنے خوف جان سے قبول کرکے
اعرابی سے اشارہ کیا کہ کچھ خرچ مجھے درکار ہی کہ مین اپنا سرانجام کرکے اسباب ضروری خرید لاؤن اُس اعرابی
نے اپنے سرگروہ سے عرض کی اُس سرگروہ نے سونے کی دس اینٹین اپنے گھر مین سے لادین اور کہا کہ اگر یہ
عرب اپنے وعدے پر حاضر نہ ہوگا مین تجھے جان سے مار ڈالونگا آخر الامر وہ اعرابی دوستی کے بھروسے پر
ضامن ہوا اور عرب کو رخصت کیا رخصت کے بعد اُسنے عرب کو پھر طلب کرکے دس مٹھی موتی اور دیے
غرضکہ اُس عرب نے اپنے وطن مین یہ حال ظاہر کیا اور تھوڑے دنون کے بعد بہت کچھ نمک اور روغن اور
غلہ اور شکر وغیرہ اپنے ہمراہ لیکر اُس جنگل مین پہونچا اور منتظر تھا کہ وہی اعرابی نظر آیا اور اسکو ہمراہ لیکر سرگروہ
کی خدمت مین حاضر ہوا اور ہمیشہ اُس تحفہ مین سے تھوڑا تھوڑا اُس سرگروہ کو دیتا اور اپنے رہنے کے واسطے
ایک مکان بنالیا اور آپ ہمیشہ اسیطرح خرید اجناس کے لیے آمد و رفت رکھتا اور جب سرگروہ سے رخصت

مانگتا تو وہ رخصت کے بعد کئی مٹھیان بھر کے موتی دیا کرتا عرب کو نہایت تعجب ہوتا ایک روز اپنے دوست سے دریافت کیا کہ جنگل مین اسقدر موتی کہان سے آتے ہین اُسنے بیان کیا کہ یہان ایک درخت عالیشان ہی اور اُسمین جو پھل پیدا ہوتا ہی اُسکی سبز رنگت ہوتی ہی اور اندر تمام موتی بھرے ہوئے نکلتے ہین ولایت یمن ایک بڑا ملک ہی وہان موضع بلقیسہ کے قریب ایک باغ ہی اُسکو باغ سلیمان کہتے ہین اُسمین حضرت سلیمانؑ نے سب قسم کے درخت اور سب طرح کے میوے لگائے ہین اور ایک دیو کو پاسبانی کے واسطے معین فرمایا ہی لوگ اُس باغ مین سیر کرتے ہین وہ دیو سوا نقصان کرنے والے کے کسیکو ضرر نہین پہونچاتا ولایت بربر عالیشان ہی میوہ وگل سے لبریز وہان جبل ہامان ایک پہاڑ ہی اُسپر ایک عمارت عالی تمام خزانہ سے لبالب ہی اُسکے دروازہ پر ایک شخص دیوزاد کی قسم سے بیٹھا ہی لوگ اُس خزانہ کو دیکھنے کے واسطے جاتے ہین اور اُس دیو سے گفتگو کرتے ہین وہ اگلے بادشاہون اور پیغمبرون کا احوال اور سرگذشت مفصل بیان کرتا ہی اگر کوئی شخص خیانت کرکے باہر نکلنا چاہتا ہی تو اُسکو پہچانکر دونون آنکھین نکال لیتا ہی ولایت سلب نہایت وسیع دسیر حاصل ہی وہان ایک صحراے عالیشان کمال سرسبز و دلکشا ہی اُس سرزمین مین دختران صاحب جمال حورمثال خودبخود نباتات کیطرح پردہ زمین سے پیدا ہوتی ہین اور صیاد مکر و حیلے سے اُن لڑکیون کو دام فریب مین گرفتار کرکے شہر و مواضعات مین بقیمت گران فروخت کرتے ہین اور وہ لوگ اُنکو خرید کرکے اپنے مکانون مین تربیت کرنے کے بعد اُنکے ساتھ عیش و آرام مین مصروف ہوتے ہین اور اُنسے اولاد ظہور مین آتی ہی جس گھر مین وہ لڑکیان سکونت رکھتی ہین وہان شب کو چراغ کی احتیاج نہین ہوتی کہ اُنکے چہرۂ انور کی روشنی سے تمام گھر نورانی رہتا ہی ولایت تبت سرسبز و عالیشان ہی اُس ولایت مین ایک حیوان پیدا ہوتا ہی اُسکے پرون کی مقدار کچھ معلوم نہین چنانچہ ہزارون جانور اُسکے پرون مین خانہ و آشیانہ بناتے ہین اور ہاتھی اور اونٹ اور بھیڑیے اور بہت قسم کے پرندجانور سکونت رکھتے ہین اور لطف یہ ہی کہ وہ مرغ بھی پہاڑ پر آشیانہ بناتا ہی اُسکے آشیانہ کا طول وعرض اور ارتفاع تین تین کوس تک ہوتا ہی اُس مرغ کو زاچہ کہتے ہین ولایت اندلس وسیع و سرسبز و سیراب ہی وہان ایک پہاڑ عجیب وغریب ہی اُسکو جاذب آدم کہتے ہین وہ پتھر ایک فرسنگ سے بنی آدم کو جذب کرلیتا ہی اسواسطے بادشاہ نے اُس پہاڑ کے مقابل ایک منارہ عالی تعمیر کیا ہی اُسکا نام حدود جاذب ہی اس ملک مین یہ دستور ہی کہ اگر کسی آدمی سے کوئی گناہ کبیرہ سرزد ہوتا ہی تو اُسکو منارہ کے آگے پہاڑ کی طرف ڈھکیل دیتے ہین اور فوراً وہ پہاڑ اُسکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اور اس ملک مین ایک مرغ کا نام سقا ہی جس بیابان مین دُور دُور تک پانی نہین ہوتا اور مرغان غیر جنس کا آشیانہ وہان ہوتا ہی اور وہ تشنگی سے قریب ہلاکت پہونچتے ہین

اُسوقت وہ مرغ اپنے مُنھ مین پانی بھر کر وہان لیجاتا ہی اُسکا مُنھ بصورتِ مشک ہی تمام جانور اُسکی آمد کے
منتظر رہتے ہین جب آمد قریب ہوتی ہی تو سب مرغ اپنی منقارون سے زمین مین ایک گڑھا تیار کرتے
ہین اور جب مرغِ سقا نمودار ہوتا ہی تو سب مرغ شاد و رقصان استقبال کر کے لاتے ہین اور وہ مرغ گڑھا
لبریز بھر دیتا ہی یہ جانور بخاطر جمعی سیراب ہو جاتے ہین اُسکی اُجرت یہ مقرر کی ہی کہ اپنے گروہ مین سے ایک
مرغ خوراک کے لیئے نذر کرتے ہین ولایت بیت النور وسیع و عالیشان اور سیراب ہی وہان کے

ولایت بیت النور

باشندے رات کے وقت ایک پہاڑ پر خیمہ و خرگاہ برپا کرتے ہین اور غیب سے اُس پہاڑ پر ایک خیمۂ
عالیشان نمودار ہوتا ہی اور ایک چراغ آفتاب کیطرح اُسمین روشن نظر آتا ہی اُس چراغ سے شعلہ ہاے
بوقلمون جلوہ گر ہوتے ہین اور ہر شعلہ رنگین شعلۂ آتشبازی کیطرح رنگا رنگ دکھائی دیتا ہی اور اُن شعلون سے
مرغان خوش رنگ ہوا مین اُڑ جاتے ہین اور وقت پرواز اُنکے پرون مین سے عجیب شعلۂ آتش بصورت شعاع
آفتاب نمایان ہوتے ہین مردم تماشائی کمال درجہ حیران ہوتے ہین کہ یہ کیا اسرار ہی اور جسوقت روز روشن
ہوتا ہی وہ خیمہ اور چراغ اور مرغ بالکل نظر سے غائب ہو جاتے ہین اُنکا کچھ اثر باقی نہین رہتا اور ایک
شجر عالیشان ہی اُسکا سایہ تین تین کوس چارون طرف پھیلتا ہی اُسپر پرند جانورون کا آشیانہ ہی وہ جانور
صورت انسان سے مشابہت رکھتے ہین لیکن پرواز کرتے ہین اور شاخون پر بیٹھ کر عمدہ عمدہ راگ گاتے
ہین اور انسانون کیطرح باہم حرف و حکایت اور زباندانی و سرود خوانی مین مشغول ہوتے ہین ولایت

ولایت لغورستان

لغورستان سبز و سیراب ہی اُسمین ایک شہر عالیشان آباد ہی وہان ایک کنوئین مین بہت بڑا درخت
ہی اُسکی ڈالیان لبِ چاہ سے بلند اور باہر پھیلی ہوئی ہین اُس درخت مین بکریون کی صورت میوہ پیدا
ہوتا ہی اُس میوہ کی لذت اور خوشبو کباب نمکین سے بعینہ مشابہت رکھتی ہی جب وہ پھل تراش کر نوش کرنا
چاہتے ہین اُسوقت اُس مین سے گرم کباب کیطرح دھوان نکلتا ہی اور اُس ولایت مین ایک شہر عالی سبز
و سیراب ہی اُسکو نیل القمون کہتے ہین اُسکے گرد و نواح مین تیس منزل تک آفتاب کی روشنی نہین پہونچتی
افلاطون حکیم نے اُس شہر مین ایک منارہ بلند بنا کر اُسپر ایک چراغ بصورت آفتاب روشن کیا ہی اُس
چراغ کی روشنی ایک مہینے کی راہ تک اثر کرتی ہی جیسے کہ صبح صادق کا ظہور ہوتا ہی اور وہان کے
باشندے شبِ تاریک مین روز روشن کے برابر کام کرتے ہین اُنکو آفتاب کی احتیاج نہین چراغ
افلاطون ہر نہج کفایت کرتا ہی اور اُس ولایت مین ایک پہاڑ ہی اُسکے نیچے ایک غارِ تنگ و تاریک
ہی اُس مین سے اکثر گرمی کے موسم مین بچھو نکلا کرتے ہین قامت اُنکا بیل کے برابر اور اُنکے ڈنک مین سے
آگ کے شعلے نمودار ہوتے ہین اور وہ غار سے نکلکر اُس ولایت کے باشندون پر حملہ کرتے ہین تمام آدمی

اُنکے جور وظلم سے مع عیال و اطفال جلاوطنی اختیار کرتے ہین اور اُنکے مکان خالی پڑے رہ جاتے ہین
جس غار مین سے کژدم نکلتے ہین اُسکے برابر دوسرا غار ہی اُسمین سے زنبور نیش دار گربۂ کلان کے برابر
باہر آنکر اُن بچھوؤن کو اپنے ضرب نیش سے ہلاک کرنا شروع کرتے ہین کژدم اُنکے مقابلہ کی تاب نہین لاتے
اور فوراً بھاگ بھاگ کر اُسی غار مین داخل ہوجاتے ہین پھر وہ آوارہ وطن اپنے مسکن اور موضع اور مکانون
مین آباد ہوتے ہین اور اُس ولایت مین ایک پہاڑ ہی اُسمین ایک غار ہی اور غار مین سے ایک اژدہا نکلا کرتا
ہی اُسکے قد کی درازی بارہ کوس کی ہی وہان کے رہنے والے اُسکے منتظر رہتے ہین جسوقت وہ باہر نکلتا ہی
تیشہ و تبر لے کر اُسکے سر پر جا پہونچتے ہین اور اُن کلھاڑی بسولون سے اُسکا گوشت کاٹ کاٹ کر کھانا
شروع کرتے ہین اور وہ اژدھا اسقدر گوشت کٹ جانے کی کچھ پروا نہین کرتا اور ایک مہینے کے بعد پھر اُسی
غار مین داخل ہو جاتا ہی اُسکی غذا پہاڑ کے بڑے بڑے پتھر ہین اور آدمیون کیطرف مطلق رُخ نہین کرتا
اور اُس کوہ کے قریب ایک دریا ہی تلخ و نمکین پانی کا وہ اُسکو ایک دم مین پی جاتا ہی **ولایت**
بقیۃ الارض ایک ولایت عالیشان ہی وہان ایک پہاڑ میوے سے لبریز ہی اور اُسپر چشمہ ملے شیرین
جاری ہین اُس پہاڑ کے دامن مین ایک صحرا ہی اُسکے گرد آب سنگین کا ایک دریا ہی جو چیز اُسمین گرتی ہی
اُسیوقت پتھر کی صورت ہو جاتی ہی وہ پہاڑ تمام سونے کا ہی اُسپر ایک قوم رہتی ہی اُنکا سر بیل اور ہاتھی
اور اونٹ وغیرہ کیطرح اور تمام جسم اعضاے بنی آدم کے مانند اور جب کوئی انسان اُنکے ہاتھ آجاے تو
اُسی دم اُسکو ہلاک کرتے ہین مگر اُس چشمۂ سنگین کے خوف سے اُس طرف عبور نہین کرسکتے اور دریاے سنگین کے
اِس جانب جو لوگ سکونت رکھتے ہین اُنکا یہ طریقہ ہی کہ بڑے بڑے گڑھے کھود کر لب آب جمع ہوتے ہین
اور ڈھول نقارے وغیرہ خوب زور سے بجاتے ہین جب اُس قوم کو خبر ہوتی ہی تو سننے کے واسطے دوسرے
کنارہ پر آتے ہین اور کان لگا کر ہمہ تن گوش بنجاتے ہین آخرکار وجد و بیہوشی کا عالم طاری ہوتا ہی جب
یہ لوگ اُنکو بیخبر پاتے ہین تو یہان سے تیر اور گولیان اُنپر برساتے ہین جب اُن مین سے کچھ زخمی ہوتے ہین
اور کچھ مرتے ہین تو یہ لوگ ڈھول اور نقارے کی آواز موقوف کرتے ہین تھوڑی دیر مین جب اُنکو ہوش
آتا ہی اور اپنی طرف والون مین مقتول و مجروح نظر آتے ہین تو نہایت غصہ کی حالت مین اُس پہاڑ پر سے
سونے کے پتھر اُٹھا اُٹھا کر اُس ولایت کے آدمیون کو مارتے ہین یہ لوگ اُن گڑھون مین پوشیدہ ہوجاتے
ہین جب اُنکو زیادہ غصہ آتا ہی تو بہت بڑے بڑے پتھر نہایت زور و طاقت سے اُن کی طرف پھینکنا شروع
کرتے ہین اور جب وہ سمجھتے ہین کہ سب چلے گئے اور نظر نہین آتے اُسوقت وہ روتے پیٹتے جنگل مین داخل
ہو جاتے ہین اس ولایت کے باشندے وہ سونا جمع کرکے نصف خزانۂ شاہی مین داخل کرتے ہین اور

ولایت بقیۃ الارض

نصف باہم تقسیم کر لیتے ہین اُس کوہ کو معارج طیبہ اور اُس قوم کو قوم بوق کہتے ہین اور اُسمین ایک صحراے وسیع ہی وہان ایک قوم کا مسکن ہی چہرہ اُنکا کہربا کی طرح زرد و برّاق اور آنکھین سُرخ اور تمام بدن پر لاجوردی بال ہوتے ہین اُس قوم کی غذا سانپ اور چوہے ہین اور جسوقت اُن مین بچہ پیدا ہوتا ہی خدا کی قدرت سے اُسیوقت حدّ بلوغت پر پہونچکر اپنے مان باپ کے برابر قد و قامت پیدا کر کے ہمکلام ہوتا ہی اُس قوم کی عمر بہت بڑی ہوتی ہی سیکڑون برس زندہ رہتے ہین اور جب موت کا وقت سر پر آتا ہی تو خود بخود تلوؤن سے آگ لگتی ہی اور سر سے پانْون تک اپنی آتش مین آپ جل بجھتے ہین اور خاک سیاہ ہو جاتے ہین **ولایت خاورستان** وسیع و سیر حاصل ہی اُس ولایت مین ایک سونے کا مرغ پیدا ہوتا ہی وہان کے باشندے بمشکل اُسکو گرفتار کرتے ہین وہ مرغ ہر برس ایک بیضہ دیتا ہی اُس انڈے مین سے موتی پیدا ہوتے ہین اُن موتیون مین ایک درّ یتیم نکلتا ہی **ولایتِ ظلمات** وسیع و عالیشان ہی وہان یہ دستور ہی کہ اُس ولایت کے جسقدر باشندے ہین سب کے مکانون مین حسب لیاقت ایک ایک تہ خانہ موجود ہی اور ہر مکان مین جسقدر لوگ سکونت رکھتے ہین اُسیقدر ڈھول اور نقارے موجود ہین جسوقت آفتاب جہانتاب غروب ہوتا ہی ایک طرفہ شور و غل اور آواز مہیب ظاہر ہوتی ہی کہ جسکی ہیبت سے زن حاملہ کا حمل گر پڑتا ہی اور بچونکا کلیجہ پھٹ جاتا ہی اور مرد جوان نامرد ہو جاتا ہی اور پیر خواہ مرد ہو یا عورت ہو بہرے ہو جاتے ہین اِس سبب سے یہ رسم ہی کہ غروب آفتاب کے وقت سب لوگ پیر و جوان اور اطفال وغیرہ مع حیوانات کے تہ خانون مین داخل ہو کر ڈھول اور نقارہ کمال زور و شور سے بجاتے ہین اور اِس رسم کے سوا سلطان سکندر ذو القرنین کا جب اُس ولایت مین گذر ہوا اور اِس احوال کی خبر ہوئی تو اُسنے حکیمون سے کہا کہ کوئی ایسی ترکیب کرنی ضرور ہی کہ یہ لوگ اِس آواز سے محفوظ رہین حکماء نے حکم کے بموجب کوس روئین ہر شہر اور موضع مین مقرر کیا ہر نقارہ کی آواز چالیس کوس پہونچتی ہی غروب آفتاب کے وقت وہ لوگ اُس نقارہ کو بجاتے ہین تو وہ آواز کسی پر اثر نہین کرتی اور یہی اُس ولایت کی آبادی کا سبب ہی کوہ تصویر کرمان کے متصل ہی اُس پہاڑ کی صورت بشکل انسان اور ہر پتھر اُسکا انسان کی تصویر ہے اگر اُس پہاڑ مین سے کوئی سنگریزہ یا پتھر توڑ کر علیحدہ کرین تو وہ بھی انسان کی صورت نکلتا ہی اور جو اُسکو باریک پیسکر پانی مین گھول دین تو اُسکی تہ مین انسان کی تصویر بنکر دردتہ نشین ہو جائیگی کوہ تبت ایک پہاڑ ہی جب اُسپر آگ روشن کرتے ہین تو پانی اُسکے نیچے نمودار ہو کر آتش کو بجھا دیتا ہی چنانچہ ایکبار حاکم تبت امتحان کے واسطے گیا اور حکم دیا کہ لکڑیان جمع کر کے گندھک اور نفط روشن کرو جس وقت آگ سُلگائی فوراً پانی ظاہر ہوا اور آتش سرد ہو گئی کوہ کشمیر ایک پہاڑ ہی دو گھڑی دن باقی رہے ہر روز وہان بادنسیم چلتی ہی اور درختون کے پتون کو ایک عجیب حرکت پیدا ہوتی ہی

ولایت خاورستان

ولایت ظلمات

اُسمین سے ایک ملائم آواز خاطرخواہ کان مین آتی ہی اُس آواز مین سے طرح طرح کے راگ سنائی دیتے ہین اور اکثر اوقات عجیب وغریب نئے نئے اشعار مختلف الاوزان زبان کشمیری مین مفہوم ہوتے ہین ہر روز شعرائے نغمہ سنج کا وہان ہجوم رہتا ہی چشمۂ داراب مین ایک قسم کی گھانس پیدا ہوتی ہی جسوقت کوئی غسل کیواسطے اُسمین اُترتا ہی تو وہ گھانس تمام بدن پر لپٹ جاتی ہی جسقدر زیادہ بیقراری کرتا ہی اُسیقدر زیادہ محکم ہوتی ہی اور جب ایک دم صبر کرتا ہی تو اُس پانی کی خاصیت سے خود بخود جدا ہو جاتی ہی چشمۂ تار نواح انطاکیہ مین موجود ہی جو چیز اُس مین ڈالتے ہین دم بھر مین جلجاتی ہی چشمۂ موش حدود مصر کے ایک مرغزار مین چشمۂ آب ہی اور اُسکے گرد ایک قسم کی مٹی ہی جسوقت یہ مٹی اُس پانی مین ملکر کیچڑ ہو جاتی ہی تو سب کے چوہے بنجاتے ہین اور عجائبات انسانی مین عوج ابن عوق کہ جسکو اکثر عوام الناس غلطی سے عوج بن عنق کہتے ہین حضرت آدم کی بیٹی کا لڑکا تھا اُسکا قد وقامت نہایت طول وطویل یعنے اُنھتر ہزار نوسو ایک فیٹ اور ہر اُنگلی نو فیٹ دراز تھی اور طوفانِ نوح کہ جو بلند پہاڑون سے ایک سو بیس فیٹ گذر گیا تھا اُسکے زانو سے بلند نہ ہوا جب وہ مرگیا تو اسکی ساق پا ایک عرصۂ دراز تک رودنیل پر پل کا کام دیتی رہی اور جب محمد معظم بہادر شاہ اپنے برادر حقیقی اعظم شاہ کو قتل کرکے تختِ عالمگیر پر جلوہ افروز ہوا پھر شاہزادہ کام بخش کی فکر مین حیدر آباد کیطرف روانہ ہوا اور وہان جاکر اُسکو بھی مقتول کیا اس اثنا مین خبر پائی کہ بنداسنگھ جانشین گرو گوبند سنگھ لاہور کی جانب آمادۂ شورش وفساد ہی اُسیوقت اُدھر کا ارادہ کیا ہر روز شکار کھیلتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک دریا کے کنارے ہر طرف اُمراے دولت شکار مین مشغول تھے لتے مین فتح اللہ خان بہادر دو ہزار سوارون کے ہمراہ ایک درۂ کوہ مین داخل ہوے وہان کیا دیکھتے ہین کہ ایک دیو بچہ جسکا ستر گز کا قد وقامت ہی اور تمام اعضا جسم کے مطابق طویل وعریض ہین اُسکا سر گدھے کے سر سے مشابہ اور جسم بصورت انسان اور ہنوز دودھ کے دانت مُنھ مین موجود ہین خواب غفلت مین مست ومدہوش ہی فتح اللہ خان نے حکم دیا کہ توپخانہ کے رسون کا پھندا بناکر اُسکے گلے مین ڈال دو اور تمام بدن اسکا پیچ در پیچ حلقون مین جکڑ لو غرضکہ یکبارگی دونون ہاتھ پانون اُسکے مضبوط باندھ کر تین سو آدمیون نے اُسکو کمال احتیاط سے گرفتار کرلیا اور وہ خواب سے مطلق بیدار نہ ہوا جب اُسکو گھسیٹنا شروع کیا تو وہ نیند سے چونکا اور ہر چند ہاتھ پانون مارے مگر کچھ اثر نہ ہوا آخرکار اُسکو ہاتھیون پر لاد کر لشکر بادشاہی مین حاضر کرکے بادشاہ کے حضور مین پیش کیا معظم شاہ کو از حد تعجب ہوا اور فرمایا کہ یہ فال نیک ہی انشاء اللہ تعالیٰ بنداسنگھ بھی اسیطرح اسیر ہوگا اور حکم دیا کہ اُسکو زندہ چھوڑ دو چنانچہ رہائی کے بعد چالیس روز تک زندہ رہا پھر قید حیات سے مخلصی حاصل کی اور حیوانات مین ایک عجیب قسم کا حیوان ہی اُسکو جفتک کہتے ہین اُن مین نر ایک جانب ایک پر رکھتا ہی اور دوسری طرف ایک قلاّ

وعلی ہذا القیاس مادہ ایک جانب ایک حلقہ رکھتی ہی اور دوسری طرف ایک پر جب زمین پر اُترتے ہین تو علحدہ ہوکر
دانہ کھاتے ہین اور جب پرواز کا ارادہ کرتے ہین تو نر اپنے قلاب کو مادہ کے حلقہ مین ڈال دیتا ہی اور دونون
باہم پرواز کرتے ہین خلاصۂ کلام یہ ہی کہ عجائب ربع مسکون اور غرائب عالم کن فیکون بیشمار و بیحساب ہین کہ زبان
کو مقدور بیان اور قلم کو طاقت رقم نہین اور سب سے زیادہ عجیب و غریب حضرت انسان ہین کہ ہمیشہ مقابر آباد
اجداد اور عزیز و احباب نظر سے گذرتے ہین مگر بیخبری و غفلت اور غرور و نخوت سے مطلقاً عبرت حاصل
نہین کرتے ہین اور تماشا یہ ہی کہ مال کو اپنا دوست جانتے ہین اور دنیا مین چھوڑ جاتے ہین ظلم و ستم کو دشمن سمجھتے
ہین اور ساتھ لیجاتے ہین اگر کسی کا ایک گناہ دیکھ لیتے ہین ہزار زبان سے اُسکی شرح کرتے ہین آپ ہزارون گناہ
کرکے خبر نہین ہوتے کہ کچھ کیا ہی یا نہین بیان تو دیگر شے ہی مالدارون کو قارون کا خطاب دیتے ہین اور
خود سیم و زر کی طلب مین حرص کی تحت الثرے کو چلے جاتے ہین دولتمندون کو نمرود کے لقب سے
ملقب کرتے ہین اور خود ہواے تکبر مین آسمان خودی پر اُڑتے ہین خدا کو دوست جانکر اُسکا حکم نہین مانتے
شیطان کو دشمن پہچان کر اُسکی فرمانبرداری سے باز نہین آتے دنیا کو بیوفا جانکر ثواب باقی کو زر فانی سے خرید
نہین کرتے قیامت کو برحق مانکر اُسکی بازپرس کا اندیشہ نہین فرماتے صد حیف اس زندگی پر اور ہزار افسوس اس
شرمندگی پر

مؤلف

طلسم دہر کا نظارہ فرما چشم عبرت سے ۔۔۔ کہ ویران خانۂ دنیا کی ہی تعمیر غفلت سے
عبث ای ہیچ ہیچ و پوچ سے دلبستگی کب تک ۔۔۔ نہ ہوگا بعد مردن ساتھ کچھ بھی عمر و دولت سے

خرد پرور والا گوہر کی یہ تقریر دلپذیر سنکر ہر ایک اہل دربار فرط حیرت سے نقش بدیوار رہ گیا اور کسیکی ہمت
نہ بندھی کہ شہزادۂ بلند اقبال سے کسیطرح کا سوال کرسکے مگر ایک شخص باشندۂ فرانس مسٹر گزوٹ نام عرض
کرنے لگا کہ عجائبات انسانی مین یہ بات بھی داخل ہی کہ انسان غائب بینی اور پیشین گوئی کرسکتا ہی لیکن آپنے
اسکا کچھ بیان نہ فرمایا خرد پرور نے جواب دیا کہ یہ بات نہایت سہل طریقہ سے انسان کو حاصل ہوسکتی
ہی کیا آپ کو نہین معلوم کہ فرنگستان مین ایک فن ایجاد ہوا ہی جسکو مسمریزم کہتے ہین صاحب موصوف نے کہا
کہ البتہ مین نے اُسکا نام سنا ہی مگر آپ اُسکی مفصل حقیقت بیان فرمایئے شہزادہ نے کہا کہ حکماے فرانس نے
تصور کو اس علم کا موضوع قرار دیا ہی کہ وہ بسبب کثرت مشق کے تصدیق کو پہونچ جاتا ہی پندرہ برس کی
عمر سے پینتیس ۳۵ برس کی عمر تک اُسکی تحصیل کا نہایت عمدہ زمانہ ہی اسکے واسطے صحت دماغ لازم ہی بشرطیکہ
ترکیب مین کسی طرح کی بے ترتیبی واقع نہ ہو اہل فن کے نزدیک اس منزل مقصود پر پہونچنے کے واسطے
پانچ مرحلے مقرر ہین مرحلۂ اول یہ ہی کہ شب کو سونے کے وقت آنکھین بند کرکے کسی چیز غیر ذی روح کا

تصور کرے کہ تمام مکان مین برابر برابر ایک قسم کی رکابیان یا کٹورے یا لوٹے وغیرہ مع فرش وزمین اور پلنگ
پر بلکہ تمام جسم پر بھی رکھے ہین اور ہر روز تصور مین چیزدن کو بدلتا جائے جب یہ تصور بخوبی قائم ہونے
لگے اسوقت عالمِ تصور مین ذرا ذرا آنکھ کھولنی شروع کرے اور رفتہ رفتہ تصور مین آنکھ کھولنے کو زیادہ کرتا
جائے جب اسقدر کیفیت حسب دلخواہ حاصل ہو تو اسکی تصدیق کی فکر کرے یعنی تصور کیا کہ اس جگہ ایک
لوٹا رکھا ہی اور ایک چھڑی ہاتھ مین لیکر اُسی خیالی لوٹے پر لگائے پہلے کچھ معلوم نہ ہوگا آخرکار اس ضرب سے
ایسی آواز آئیگی کہ اُس مکان کے سب لوگ سُنکر بہت حیران ہونگے پھر مرحلۂ دوم کی فکر کرے اور اپنے

دوم

تصور کا اثر ذی روح پر پہونچاے اسکی یہ ترکیب ہی کہ چند پیالہ ہاے گلی مین جَو بووے جب درخت اُگین
تو ایک درخت پر نظر جما کر یہ تصور کرے کہ یہ درخت سب سے بڑا ہی اور مین اپنے تصور سے اسکو بڑھاتا
ہون اسیطرح دو تین بار تصور کرکے اُسکا امتحان کرے در حقیقت وہ درخت اور درختون سے بڑا ہوجائیگا اسیطرح
کسی درخت پر نظر جما کر چھوٹا کرنا شروع کرے وہ چھوٹا ہوجائیگا مگر مرحلۂ اول کی مشق ترک نکرے مرحلۂ سوم

سوم

یہ ہی کہ گلہری یا چوہے یا چھوٹے چھوٹے پرند جانورون کے بچون کو سامنے رکھ کر کسی جگہ سے حرکت دے کہ وہ
بھاگین پھر نظر جما کر تصور کرے کہ یہ چل نہین سکتا اور کسیکو حرکت دیکر تصور کرے کہ یہ بھاگتا ہی جب اسکی
تصدیق ہونے لگے تو اس قسم کے چھوٹے جانورون پر بھی عمل شروع کرے اسیطرح اُس سے بڑے جانور پر نظر جمائے
رفتہ رفتہ جب گربہ وسگ کی نوبت گذر جائے اُسوقت آدمیون کے بچو نپر اسطور سے عمل کرے کہ کسی چھوٹے لڑکے
کو چارپائی پر ایستادہ کرکے کسی چیز کی طرف مخاطب کرکے تصور سے گرائے جب وہ بھی گرنے لگے تو کچھ فاصلہ
سے شروع کرے اور بتدریج دور ہوتا جائے جب بیس تیس قدم کی نوبت آئے تو اُنسے بڑے لڑکون پر اور
پھر جوان آدمیون پر مشق بڑھائے کبھی گرائے اور کبھی اُٹھائے اور نظر ملا کر تصور کرنے کی ضرورت نہین
صرف اسکا دیکھنا کافی ہی اور ایسی حالت مین کسیکو بیہوش نہ کرے اور شاید بیہوش ہوجائے تو اپنے
تصور سے پھر ہوش مین لائے اگر ان تصورات کی تعمیل مین عرصہ گذرے تو گھبرا کر ترک نہ کرے اور اسمین
مرحلۂ اول ودوم کی مشق بھی کرتا رہے مرحلہ چہارم یہ ہی کہ جب مرحلہ سوم تک بخوبی مشق حاصل ہو اُس

چہارم

حالت مین بہتر تنہا بیٹھکر یہ تصور کرے کہ مین اسوقت فلانے محلہ مین فلانے دوست کے مکان پر گیا ہون
اور وہان کی کیفیت دیکھ رہا ہون لیکن شرط یہ ہی کہ وہ مکان بخوبی دیکھا ہوا ہو اسیطرح چند مکانات کا
جو ایک سے ایک باہم فاصلہ رکھتے ہون تصور کیا جائے جب اسکی تصدیق ہونے لگے تو اپنے تصور کو
ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجائے مگر اُس شہر سے یا اُسکی سمت سے صحیح خبر رکھتا ہو اور شہر کے
حالات بخوبی مشاہدہ کرے اور اسی مرحلہ مین زمین کے اندر جانے کا تصور اور کبھی بند صندوق کے اندر

کا تصور اور حجرہ مقفل کے اندر کا تصور اور انسان کے شکم کے اندر کا تصور کیا کرے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ
کہ مرحلۂ چہارم و پنجم کبھی آنکھ کھولکر نہ کرے ورنہ اُسکی تکمیل دشوار ہو اور اول و دوم و سوم کی مشق بھی فروگذاشت
نکرین جب ان چارون مرحلون کی مشق مین تکمیل حاصل ہو جائے اُسوقت مرحلۂ پنجم کی فکر کرے وہ یہ ہو کہ اگر روز
جمعہ ہو تو تصور کرے کہ مین بروز فردا یعنی شنبہ کو فلانے مقام پر گیا ہون مگر اس تصور مین کسی حالات کا تصور
اپنے دل سے قائم کر کے نہ کرے بلکہ اُس روز کی جو کیفیت نظر آئے اُسکو اُس حالت مین کہنا شروع کرے جس قدر
نظر آئے اس سے زیادہ کوئی بات نہ کہے غرض جب کیفیت فردا بخوبی نظر آنے لگے تو اسیطرح پس فردا کا تصور کرے
اور رفتہ رفتہ اس تصور کو بڑھاتا جائے آخر بڑھتے بڑھتے نوبت مہینون کی بلکہ سالہا سال کی آئیگی اسکا نام پشینگوئی
ہی جسوقت شہزادے نے یہانتک مسمریزم کا بیان فرمایا ایک شخص رومیہ کبریٰ کا رہنے والا کہ جسکو مقالیس کے
لقب سے ملقب کرتے تھے حاضر دربار تھا کہنے لگا کہ ای بلند اقبال فرخ فال بھلا یہ تو فرمایئے کہ فریمیسن لوگ بھی

فریمیسن کا بیان

کسی طلسم یا غیب دانی یا پشینگوئی وغیرہ مین مداخلت رکھتے ہین یا نہین اور اسقدر کس چیز کو پوشیدہ و مخفی کرتے
ہین کہ حالت خوف وطمع اور امید وبیم مین بھی زبان پر نہین لاتے خرد پرور نے کہا آپ جبتک بذات خود فریمیسن نہونگے
زنہار متصل حال معلوم نہین ہوسکیگا اگرچہ فریمیسن کہ جسکو عوام فراموشن کہتے ہین مرکب توصیفی ہی اسکے لغوی معنی
آزاد معمار مگر اصطلاح مین معنی مقبول بارگاہ کبریا اور اس کارخانہ کا نام زبان ہند مین لاج گھر ہی جو اس
کارخانہ کے خیرخواہ ہین وہ اسکی کمال تعریف کرتے ہین اور جو اسکے بدخواہ ہین وہ ہمیشہ اسکی تضحیک وتحقیر کے درپی
رہتے ہین کوئی کہتا ہی کہ اسکے برابر حق ایمان کہین نہین کوئی اسکو بالکل حرکت شیطانی جانتا ہی بعضے اسے نیکی کا
لُبّ لباب سمجھتے ہین اور بعض اسکو دنیا کی کل برائی قرار دیتے ہین مگر ہمین شک نہین کہ کوئی نہ کوئی بات ایسی
ضرور ہی کہ جسکے لیے لوگ صرف کثیر اور محنت شاقہ بکمال خوشی گوارا کرتے ہین ان لوگون کے لباس اپنے کارخانے
مین عجیب وغریب ہوتے ہین تمام جواہرات اور تمغے انکے گلون مین لٹکتے ہین اور فریمیسن گھر سے جو شی کسی کو عطا
ہوتی ہی وہ نہایت غنیمت اور بڑی نعمت سمجھی جاتی ہی انگریزی لاج گھرون مین ملکی یا مذہبی امور کا کچھ چرچا نہین ہوتا
مگر پیشوائے قوم عیسائی اس سے بڑے نالان اور شاکی ہین اور لطف یہ ہی کہ صاحبان انگریز اور اچھے اچھے عالم و
فاضل اس عقیدہ خاص کے معتقد بکثرت ہین اور کسی ملت ومذہب پر منحصر نہین ہی سب لوگ اس عقیدے والون
مین داخل ہوسکتے ہین اپنا بھید کسی سے نہین کہتے اور ایک دوسرے کو بھائی کہتے ہین اور باہم الفت رکھتے ہین
لیکن عورت اور غلام اور مشرک اور غیر اہل کتاب اور قوم ہنود اور حرامی کو فریمیسن نہین کرتے جسوقت جلسۂ
فریمیسن کی گفتگو شروع ہوتی ہی تو ایک بڑے کمرے مین چند اشیا ربطور نمونہ کے میز پر چُنکر نظر عبرت سے حضرت پروردگار
کی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرتے ہین پہلے جلسۂ فریمسن کا ماسٹر ٹوپی اُتار کر کہتا ہی کہ لاج گھر کھولا گیا بنام مقدس سینٹ جان

یوحنا کے کوئی گالی اور قسم اور غیبت وغیرہ بُری بات نہ کرے میر مجلس کا نام گرینڈ ماسٹر
اسکے دو ماتحت کا نام جونیر وارڈن اور سینیر وارڈن ہی پھر کتاب مقدس وہانسے کھولی جاتی ہی جس مقام پر
یوحنا کا ذکر ہی اور آغاز گفتگو کا اُس سے ہوتا ہی کہ خیرات نام للہ دو اور باہم حلم وبُردباری رکھو پھر سب ملکر اُس پیز
کو عبرت کی آنکھ سے غور کرکے آپسمین شریک ہو کر اُسکی نسبت گفتگو کرتے ہین وہ گفتگو ایک معنی رکھتی ہی کچھ باگلونکی طرح
باتین نہین کرتے اور نہ اُسوقت کوئی جادو یا طلسم وغیرہ عمل مین لاتے ہین اُنپر سحر وافسونکا گمان غلط ہی بلکہ وہ ایک سمت
مقرر کرکے خدا کی عبادت بجالاتے ہین اور اُس میز پر کئی چیزین ہوتی ہین چنانچہ تین شمعین روشن کرکے چاند اور سورج اور
زمین فرض کرتے ہین انکے دیکھنے سے خدا کی عظمت وکبریائی معلوم ہوتی ہی آدمی کی کھوپری اس غرض سے رکھتے ہین
کہ آج جو سرتاجور ہین کل وہ خاک مین ملے ہوئے ہونگے غرضکہ اسیطرح کچھ آلاتِ معماری وغیرہ موجود ہوتے ہین اُس سے
یہ مراد ہی کہ محنت ومزدوری مین شرم نہ کرو اور تین تلوارین رکھی جاتی ہین یہ عقدہ مالاینحل ہی اُسکو وہی
حلکرے جو اس جلسہ مین شامل ہوا ہی مقالیسن جسوقت کوئی شخص فریمیسن ہونا چاہتا ہی تو اسکو ایک تاریک کمرے مین آنکھون پر
پٹی باندھکر عرصہ تک خاموش تنہا کھڑے رہنا پڑتا ہی اور سب فریمیسن اپنا خاص تمغا اور ساز وسلاح لگائے درجہ بدرجہ
شاہانہ دربار مین کھڑے بیٹھے رہتے ہین میر مجلس ذرا بلندی پر تشریف رکھتا ہی وہان مطلق کسیکا گذر نہین ہوتا اُنھین کا
پہرہ رہتا ہی وہان اُسکو بُلا کر سب اُسکے گرد برہنہ شمشیر لیے کھڑے رہتے ہین غرض خوف ورجا اور بیم
وامید بطریق امتحان اکثر ہین اور جس دین کا وہ شخص ہی اُسی دین کی کتاب کی قسم کھاتا ہی اور نہایت استحکام کے
ساتھ عہد وپیمان کرتا ہی کہ مین یہ راز مخفی کسی حالت مین فاش نہ کرونگا اگر مجھے قتل کرین یا جلادین اور اسمقام پر
بعض عابد وپارسا فریمیسن لوگونکے قالب بیجان جنکے زانو وپیشانی پر عبادت کے نشان ہین عمدہ صندوقون مین
مقفل رکھتے ہین وہ اُس شخص کو دکھلاتے ہین اور وہ اڑھائی انچھر جو اس کارخانہ کا اصل مطلب اور مغز سخن ہی چپکے
سے اُسکے کان مین پھونک دیتے ہین اُسوقت یہ شخص فریمیسن ہو جاتا ہی یہ لوگ جو ایک دوسرے کو پہچان لیتے
ہین صرف آنکھ کی پتلی کا اشارہ ہی کچھ کشف وکرامت نہین اور جسوقت کوئی فریمیسن ہونے کا قصد کرتا ہی تو اول
اُسکو تیس روپے سے سو دسو روپے تک داخل کرنا لازم ہی بعضے دفعہ ایک سال مین ہزار ہزار آدمی فریمیسن ہوا
کرتے ہین اور سب کے سب نہایت محبت وہمدردی سے باہم اپنی اوقات عزیز بسر کرتے ہین اس سے زیادہ
بیان کرنے مین اصل حال کھلجاتا ہی اس لیے خاموش ہوتا ہون یہ سنتے ہی ہر جانب سے
صدائے سبحان اللہ وبحمدہ بلند ہوئی شہریارہ عالیوقار نے فرزانہ روزگار کو
مع شہزادۂ والاتبار بکمال اعزاز وافتخار
مرخص فرمایا دربار برخاست ہوا

باب ہشتم موسوم بہ عقل سوم

مؤلف

نئے نئے ہین تصور نئے نئے ہین خیال — نئے نئے ہین تکلم نئے نئے مضمون
کہین ہی لمعۂ برقِ تجلّی انوار — کہین ہی جلوۂ مہرِ منورِ گردون
نقاب دور ہی ہرچند روے لیلیٰ سے — کہان سے لائے مگر کوئی دیدۂ مجنون
بری نگاہ سے کر صنعتون کا نظارہ — مشاہدہ ہو جو نیرنگ دہرِ بو قلمون

جسوقت انجمن امتحان سے شہزادۂ نامدار ہمراہِ معلم عالی وقار بیت العلوم و دار الفنون مین جلوہ فرما ہوا اُستادِ فرخ نہاد نے ناخن زبان اسرار بیان سے عقدۂ رموزاتِ معلی کو اسطرح کشائش دی کہ ای خرد پرور اب ہم تمھارے مزاجِ حکمت پسند کو اس قابل پاتے ہین کہ تمھین کچھ ہنرہاے عجیب و صنعتہاے غریب کی کیفیت اور اصل حقیقت سے واقف و آگاہ کرین کہ ذہن چالاک کو برق جولانی حاصل ہو اور عنقاے طبیعت کو منصب بلند پروازی ملے شعر وقت ہست کہ گل برفگند پردہ زرخ باز * زان سان کہ زفانوس چراغی بدر آید * مخفی نہ رہے کہ زمانہ حال مین فرنگستانی فیلسوفون نے ہزارہا فنون بدیع و نادر ایسے ایجاد و اختراع کیے ہین کہ انکو بھی عالم طلسمات مین محسوب کرنا لازم ہی مگر چونکہ یہلوگ اکثر اُسکے مشاہدات کے عادی ہوگئے اسواسطے کل جدید لذیذ کا لطف مساوات ہوگیا چنانچہ تار برقی اور دھوئین کی گاڑی اور جہاز دخانی اور تصویر عکسی اور بجلی کا ملمع وغیرہ کہ فی زمانناً مروج ہین انکے احوال سے واقف ہونا ضرور رہی اول ہم تار برقی کی کیفیت مختصر طور پر بیان کرتے ہین کہ تمھین سمجھنے مین دقت واقع نہو یہ تار آہنی جو کہ سابق مین بانسون اور ٹھون پر لگایا گیا تھا اور فی الحال اسکے واسطے ستون آہنی بنوائے گئے اِسکا نام زبان انگریزی مین ٹیلی گراف ہی اور اس سے پہلے ہندوستانیون کی نظر سے اس ملک مین کبھی نہین گذرا تھا مگر اہل یورپ نے اسکو مروج کیا اگرچہ عوام الناس اسکو ستونون پر رکھا ہوا دیکھتے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ اِسکے ذریعے سے دور دراز کی خبر بہت جلد آسکتی ہی مگر حقیقتِ حال سے ایسے ناواقف ہین کہ جسوقت یہ ابتدا مین تیار کیا گیا تھا تو بعضے گمان کرتے تھے کہ اس تار پر ایک پتلی کل کے زور سے دوڑیگی اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر خبر لیجایا کرے گی اور بعضے خیال کرتے تھے کہ تار اندر سے خالی ہی اُسمین کوئی چیز سیال جو پانی وغیرہ کی طرح سے رقیق ہوگی اُسکے بھرنے سے ایک جگہ کی خبر دوسری جگہ پہونچ جائیگی اور اکثر لوگونکو اصل مطلب مین ابھی مدتون شک واقع رہا اور کہتے تھے کہ اسقدر جلد خبر کی آمد و رفت محال ہی یہ تار سرکار نے کسی ایسے کام کیواسطے لگایا ہی

کہ اسکا مطلب سواے اہلکاران سرکاری کے اور کوئی نہین جانتا اسیطرح ہر ایک اپنی راے کے موافق جداگانہ بیان کرتا تھا الغرض یہ تار برقی ہندوستان مین اول ۱۸۵۴ء کو بمبئی سے آگرہ تک جاری ہوگیا تھا اور وہ آلات واسباب وغیرہ جو مقامات مختلف پر موجود ہین اُسکی ماہیت اصلی سے اہل ہند بہت کم واقف تھے اور جس طریق سے باہم خبر رسانی کا سلسلہ جاری تھا ہرگز آگاہی نہ رکھتے تھے جبکہ ۱۸۵۷ء مین غدر برپا ہوا تو باغیان ناعاقبت اندیش نے اسکو جا بجا شکستہ وگُسستہ کردیا مگر جبکہ اقبال عدو مال ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا فرمانروا ے انگلستان نے آتش فساد کو آب انتظام سے منطفی کردیا تو بار دیگر اسکی مرمت ودرستی کا سرانجام ظہور مین آیا اے خردپرور اگرچہ ابتک یہ کسیکو نہین معلوم کہ مادہ برقی کیا شئ اور اُسکی اصل ماہیت کیا ہی لیکن حکیمون نے اسکی بعضی بعضی قوتین اور خاصیتین اور مادہ پیدا کرنے کی راہین دریافت کر کے اُسکو اکثر مطالب مین مستعمل کیا ہی اور اثر کہربائی یعنی بجلی کی قوت دو قسم ہی اول قدرتی جیسے بادل کی بجلی یا بعضی مچھلیون مین پائی جاتی ہی دوم مصنوعی جو انسان اپنی کاربرآری کے لیے صنعت سے نکالتا ہی انسان کا نکالا ہوا بجلی کا مادہ کئی ترکیبون سے پیدا ہوتا ہی اول ولکا یعنی رگڑنے سے دوم گرمی سے سوم کئی چیزون کو ایک خاص ترکیب کے ساتھ ملانے سے چنانچہ قسم سوم ٹیلی گراف کے کارخانہ مین جاری ہی اور ابتدا اسکی اسطرح پر ہوئی کہ حکیم گیلونیہ کو یہ امر اتفاقیہ دریافت ہوگیا تھا کہ اگر دو مختلف قسم کی دھاتون کے ٹکڑونکو باہم ملا کر ایک ہاتھ سے ایک دھات کو اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے دھات کو چھوئین تو ایک طرح کا خفیف سا صدمہ محسوس ہوتا ہی یا اگر انکو زبان پر رکھین تو ایک قسم کا مزا جو دونون دھاتون کے مزے سے علحدہ ہو پایا جائیگا مثلاً ایک روپیہ زبان کے نیچے اور اُتنا ہی بڑا ٹکڑا جست کا زبان کے اوپر رکھکر اُنگلیون سے دونون کو ایکطرف سے لانے سے ایک قسم کا مزا جو سابق مین دونون ٹکڑون کے مُنھ مین رکھنے سے پیدا نہین ہوا تھا محسوس ہوجائیگا اسیطرح اگر جلد جلد اُن ٹکڑونکو ملا کر علحدہ کرین تو وہ کیفیت زیادہ تر محسوس ہوتی جائیگی حکیم گیلونیہ نے دریافت کرتے ہی دھاتون کے دو دو ٹکڑون کے بہت سے جوڑے لیے اور بھیگے ہوئے کپڑے کی تہ دیکر باہم ملائے تو زیادہ طاقتور پایا یعنی دونون ٹکڑون کے سرے کو چھونے سے بہت سا صدمہ محسوس ہوا چنانچہ اُنکا نقشہ یہ ہی

جست کا ٹکڑا
تانبے کا ٹکڑا
بھیگا کپڑا
تانبہ جست
کپڑا
تانبہ جست
کپڑا
تانبہ جست
کپڑا
تانبہ جست

والٹا کا عمودی ستون

اسمین تانبے اور جست کے دو دو ٹکڑے ہین اور اُن مین کپڑا نمک کے پانی سے بھیگا ہوا رکھا ہی اِسکے اوپر اور نیچے کی

تختیونکو چھونے سے خفیف صدمہ حاصل ہوتا ہو اُسکے بعد اُسمین یہ اصلاح ہوئی کہ جست اور تانبے کی تختیونکو جُدا جُدا گلاسون مین یعنی کانچ کی ڈوبچیون مین رکھکر بھیگے کپڑے کے بدلے نمک یا نیلے تھوتھے کا پانی یا گندھک وغیرہ کا تیزاب بہت سا پانی ملا ہوا اُسمین ڈالا گیا اور تانبے یا پیتل کے تار سے ایک ڈوبچی کے جوڑے کو دوسری ڈوبچی کے جوڑے سے اسطرح مِلا دیا کہ ایک کنارہ تار کا ایک ڈوبچی کے تانبے کے ٹکڑے مین جھالا اور دونون کنارونکی ڈوبچیون مین جو دو تانبے اور جست کی تختیان باقی رہین اُن مین جدے جُدے تار جھالے جیسے اس نقشے سے ظاہر و آشکارا ہے

تانبے کا تار — تانبے کا تار — تانبے کا تار — تانبے کا تار

جست — تانبے کی تختی — جست کی تختی — تانبہ — تار

کانچ کی ڈوبچی — کانچ کی ڈوبچی — کانچ کی ڈوبچی — کانچ کی ڈوبچی — کانچ کی ڈوبچی

اس ترکیب مین بہت سے فائدون کے علاوہ دو فائدے بہت بڑے حاصل ہوئے ایک تو ڈوبچیون کی تعداد زیادہ کرکے بجلی کی قوت بڑھانے کا اختیار رہا اور دوم یہ کہ کنارون کے تارونکو دراز کرنے سے جہانتک جاہین کہربائی کا اثر لیجا سکتے یعنی سابق مین جو نیچے اوپر کے فلزات کے ٹکڑونکو چھونے سے تاثیر محسوس ہوتی تھی اب اُن تارون کو جو اوپر نیچے کے ٹکڑون سے دونون کنارون پر ملحق ہین چھوئین تو وہی اثر حاصل ہوگا الغرض جبکہ ایسا آلہ قوت کہربائی کا ترقی بخشنے والا حاصل ہوا تو حکما نے کہربائی کے خواص دریافت کرنے کی طرف توجہ کرکے بہت سے مفید خواص دریافت کیے چنانچہ دونون تارونکو جو کنارون پر ہین ملانے یا پاس لانے سے چیخ یا چنگاری پیدا ہوتی ہی اور بعد ملا دینے کے کچھ کیفیت معلوم نہین ہوتی مگر دونون تارونکو علیحدہ کرکے پھر ملائین تو پھر ویسا ہی اثر محسوس ہوگا اور ہزار بار جدا کرکے ملانے سے وہی چیخ اور چنگاری پیدا ہوگی اور جب ایک تار کو ایک ہاتھ سے اور دوسرے تار کو دوسرے ہاتھ سے چھوئین تو اُسوقت بھی یہی اثر محسوس ہوگا کیونکہ وہ اثر ایک تار مین ہوکر انسان کے بدن کی راہ سے دوسرے تار مین پہونچ جاتا ہی اسیطرح ایک تار کو زمین مین گہرا گاڑدین اور دوسرے تار کو بھی گہرا کھود کر زمین مین ملائین تو ملانے کے وقت وہی چنگاری اور چیخ پائی جائیگی اور سبب اسکا یہ ہی کہ اثر ایک تار مین سے زمین مین جاتا ہی اور زمین کے نیچے نیچے دوسرے تار کے سرے پر ہوکر پھر تختیون تک ڈوبچی مین آجاتا ہی اور جسوقت دونون تار باہم بلا واسطہ یا زمین وغیرہ کے وسیلے سے ملے ہوے ہون اور قوت کہربائی اُن مین گردش کر رہی ہو اُسوقت اگر قبلہ نما کی سوئی جو ہمیشہ شمال و جنوب رہتی ہی تار کے نیچے رکھی جاے تو شمال و جنوب نرہیگی بلکہ مشرق و مغرب ہوجائیگی اور اگر جست کی تختی کا تار اوپر رکھا جائے اور تانبے کی تختی کا تار نیچے ہو تو سوئی کا شمالی سر مشرق کو پھر جائیگا اور

جب تانبے کی تختی کا تار اوپر اور جست کی تختی کا نیچے ہوگا تو وہی شمالی سرا مغرب کو پھر جائیگا چنانچہ اس شکل سے ظاہر ہی

شمال تلبنے کی تختی کا تار
شمالی سرا مغرب کو
جست کی تختی کا تار
منبع
جست کی تختی کا تار
شمالی سرا مشرق کو
تلبنے کی تختی کا تار
شمال
مشرق
مغرب
قطب نما
جنوب
بحالت اصلی
جنوب

اس بیان سے ظاہر ہوا کہ دونون تارون مین ایک طرح کی کہربائی نہین بلکہ دو طرح کی ہی اور اختلاف خواص کے سبب سے اس کہربائی کا نام جو جست کی تختی مین ہوکر اُسکے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہی کہربائی موجبہ رکھا ہی اور اُس کہربائی کا نام جو تلبنے کی تختی مین ہوکر اُسکے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہی کہربائی سالبہ رکھا ہی اور ایک عمدہ بات یہ ہی کہ اگر کسی لوہے کی سلاخ پر تلبنے کا تار سُوت خواہ ریشم سے لپیٹا جاوے اور اُس تار کے دونون سرون کو دونون تارون کے سرے سے جو اخیر کی ڈوبچیون کے تلبنے اور جست کی تختی مین جھلے ہوتے ہین ملا وین تو وہ لوہا جسپر ریشم سے ڈھکا ہوا تار لپٹا ہی قوتِ مقناطیسی پیدا کریگا یعنی اور لوہون کو اپنی طرف جذب کریگا پس اگر وہ لوہا کچا اور نرم ہی تو اُس مین قوتِ مقناطیسی اُسوقت تک رہیگی کہ جبتک وہ اُس سے ملحق ہی اور جو وہ لوہا پکا اور سخت ہی تو ڈوبچیون کے تارون سے علٰحدہ کرلینے کے بعد بھی اُس مین قوتِ مقناطیسی قائم رہیگی اس ترکیب سے اسپات اور فولاد کے مصنوعی مقناطیس بن سکتے ہین اور ایک عجیب خواص یہ ہی کہ مادہ برقی نہایت جلد چلتا ہی اگر کوئی مزاحم نہ ہو تو جتنی دُور لیجاؤ اُتنی دُور چلا جائیگا اس خاصہ کے سبب سے بجلی کی قوت ڈاک کے کام کے لیے بہت مفید اور مناسب ہی یعنی ایک مقام سے دوسرے مقام تک تار کے ذریعے سے اُسکا اثر آناً فاناً پلک مارنے سے بھی کم عرصے مین پہونچ جاتا ہی اور اُن اشارون سے کہ جو اثر دریافت کرنے اور حروف کے پہچاننے کے مقرر کرلیے ہین عبارت اور فقرے بناکر مضمون دریافت کرلیتے ہین ای خرد پرور وہ اصطلاحی حروف ہم تمھین پھر سمجھائینگے مگر پہلے خبر رسانی کا سامان اور اُسکی ترکیب سمجھاتے ہین یاد رکھو کہ تار جس وقت

پیشتر ملک ہندوستان مین لگایا گیا تو اُس کے ساز و سامان کی یہ صورت تھی

یہ میز جو تار گھر کے بنگلے مین موجود ہی اسپر چار آلے خبر بھیجنے کے رکھے رہتے ہین اول کا نام منبع ہی اور
دوسرے کا نام مبتدل ہی اور تیسرے کا نام مخبر ہی اور چوتھے کا نام راجع ہی جو لوہے کا تار سڑک
پر لگا ہی اسکا ایک سرا ایک تار گھر مین اور دوسرا سرا دوسرے تار گھر مین میز کے اس آلے سے جسکا نام راجع
ہی ملا رہتا ہی اول ہم راجع کا بیان کرتے ہین یہ آلہ کسی پکی او خشک لکڑی کا صرف ایک چوکور تختہ چھہ انگل عرض
اور ایک انچ کا دل ہوتا ہی اسمین تین کھونٹیان پیتل کی جمی ہوتی ہین ان کھونٹیون کے اوپر کی طرف اندرونی
پیچ کھدا ہوتا ہی اور پیچ کے انتہا پر وار پار ایک سوراخ گول ایسا ہوتا ہی کہ جو تار اس مین ڈالکر پیچ کسدین تو
وہ کھونٹیون سے خوب وصل ہو جائے اس آلہ مین دو کھونٹیان ایک طرف اور ایک کھونٹی دوسری جانب ہی

پیتل کا پیچ جوڑے سرے کا

کھونٹی مع اندرونی پیچ اور گول سوراخ کے

پیتل کی کھونٹی

کھونٹی مع اندرونی و بیرونی پیچ کے

آلہ راجع کا تختہ

کھونٹی مین تار دبا ہوا

راجع کے ایک طرف کی دو کھونٹیون مین دو تارون کے سرے پیچ سے بندھے ہوتے ہین اور دوسرا سرا ایک تار
کا مخبر سے اور دوسرے تار کا میز کے نیچے ہو کر مبدل سے ملا رہتا ہی اور تیسری کھونٹی مین نیچے کی جانب سڑک کا
تار میز کے نیچے سے آکر ملتا ہی اور اس کھونٹی مین ایک اسپات کی نوکدار کمانی جھلی ہوتی ہی اس طرح

مخبر کا تار

آلہ راجع

مبدل کا تار

سڑک کا تار

یہ کمانی پانچ انچھ کے قریب لنبی اور آدھ انچھ کی چوڑی اور اسکے درمیان ایک چھوٹی سی گُھنڈی ہاتھی دانت کی اول کی دونون کھونٹیون مین سے اُس کھونٹی کے رُخ پر ہوتی ہی جسمین مخبر کا تار آکر دیا ہی حالت اصلی مین یہ کمانی ہمیشہ اسی کھونٹی سے ملی رہتی ہی اور جب اس کمانی کے ہاتھی دانت کی گُھنڈی کو دباتے ہین تو یہ کمانی دوسری کھونٹی سے جس مین مبدل کا تار آکر لگا ہی ملجاتی ہی چنانچہ ان شکلون سے ظاہر ہی

کمانی اور کھونٹی کی شکل اوپر سے

کمانی کی شکل اوپر سے

کمانی اور کھونٹی اور سٹرک کے تار کی شکل بغل سے

کمانی کی شکل بغل سے

مخبر کا تار

مبدل کا تار

ب

گھنڈی

کمانی

ج

سٹرک کا تار

راجع کا فائدہ یہ ہی کہ خبر کی آمد کے وقت بجلی کا اثر سٹرک کے تار کے وسیلے سے تیسری کھونٹی ج پر پہونچتا ہی اور وہان سے کمانی کے سبب دوسری کھونٹی ب پر پہونچکر تار ملحق کی معرفت مخبر پر اثر کر کے قطب نما کی سوئی کو داہنے بائین حرکت دیتا ہی لیکن خبر بھیجنے کے وقت ہاتھی دانت کی کھونٹی کو آنگلی سے دبا کر کمانی کو اول کھونٹی سے ملاتے ہین تو بجلی کا اثر منبع سے مبدل مین ہو کر تار کے ذریعے سے اسی کھونٹی تک آتا ہی پھر اس مین سے کمانی کی راہ سے تیسری کھونٹی ج اور سٹرک کے تار پر ہو کر دوسرے شہر کے راجع کے ذریعہ سے وہان کے مخبر پر پہونچکر اُسکی سوئی کو حرکت دیتا ہی اسیطرح ہر بار حرف بھیجنے کے وقت کمانی کو ہاتھی دانت کی گُھنڈی دبا کر پہلی کھونٹی یعنی الف سے ملاتے جاتے ہین اور جب خبر منگانی ہوتی ہی تو کمانی کو چھوڑ دیتے ہین کہ وہ خود بخود

دوسری کھونٹی ب سے ملحق ہو کر تار کا اثر اپنے شہر کے مخبر پر پہونچاتی ہی خردپرور نے سوال کیا کہ حضرت اس کمانی مین ہاتھی دانت کی گھنڈی نصب کرنے سے کیا فائدہ ہی اور ہم اگر کمانی کو ہاتھ سے دباکر اکھونٹی سے ملا دیا کرین تو کیا قباحت ہی فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ای عزیز اسکا سبب یہ ہی کہ ہاتھی دانت مین ہو کر مادۂ برقی گذر نہین سکتا یعنی وہ غیر قابل النفوذ ہی لہذا اسپر انگلی لگا کر کمانی کو دبانے سے اثر بجلی کا اشارہ فہم کے ہاتھ اور بدن مین ہو کر زمین مین نہین اتر جانے پاتا بلکہ تیسری کھونٹی ج مین سے ہو کر سڑک کے تار پر چلا جاتا ہی انسان کا بدن نہایت سریع النفوذ ہی اسواسطے کہربائی اسکے بدن مین ہو کر بہت جلد نفوذ کر جاتی ہی اے خردپرور اسکی کیفیت سے تم بخوبی مطلع ہو چکے اب ہم آلہ مخبر کا بیان کرتے ہین اس آلہ کے سات پرزے ہین اول چوکی دوم لچھی سوم کیلی چہارم سوئی پنجم مقناطیس ششم آڑین ہفتم سرپوش چنانچہ ان اشکال سے انکی کیفیت ظاہر ہی

کیلی ۳ — لچھی ۲ — چوکی ۱ — غار وسط چوکی — سوئی ۴ — سرپوش ۷ — آڑین ۶ — ۵ مقناطیس مصنوعی اہبات

اول چوکی کا حال معلوم کرو یہ مہاگنی یا تون کی لکڑی کا چوکور تختہ آٹھ انچھ مربع اور ایک انچھ کے دل کا جسکے نیچے چار پایے لگے ہوتے ہین بنایا جاتا ہی اس تختہ کے بیچ مین ایک لنبا غار ڈھائی انچھ طول آدھ انچھ عرض اور تہائی انچھ عمق کا ہوتا ہی دوم لچھی اسکی یہ صورت ہی کہ تانبے کے بہت باریک پچاس فیٹ لنبے تار پر کچا ریشم لپیٹتے ہین تاکہ لچھی بنانے مین تار کا ایک ٹکڑا دوسرے سے ملکر مادہ برقی کی گردش مین جو تار مین ہو کر ہوا کرتی ہی خلل نڈالے اس ریشم کے لپٹے ہوئے تار کو سخت کاغذ یا وصلی کے خول پر جسکی لمبائی دو انچھ اور چوڑائی آدھ انچھ اور درمیان مین فراخی تہائی انچھ کی ہو لپیٹ کر تار کے دونون سرونکو ایک ایک بالشت کے قریب کھلا رکھتے ہین اور اس کاغذ یا وصلی کے خول کے دونون کنارونکی طرف اسی قسم کے سخت کاغذ کے کھڑے حلقے بطور آڑون کے لگاتے ہین کہ تار خول پر سے اتر نہ جائے اور خول کے جوف کی مطابقت کے لیے تہائی انچھ چوڑا اور دو انچھ لمبا سوراخ ہوتا ہی

اور سوراخ کے چاروں طرف کاغذ کی پٹی تہائی انچ چوڑی چھوڑ دیتے ہیں چنانچہ لچھی اور خول اور حلقون وغیرہ کی یہ شکلیں ہیں

کاغذ کا خول

کاغذ کے خول پر تار لپٹا ہوا

لچھی مرتب

خرد پرور نے عرض کی جناب عالی خول پر تار کسطرح سے لپٹتا جاتا ہی استاد نے جواب دیا کہ خول کو اسطرح سے ہاتھ مین رکھنا چاہیے کہ کاغذ کی پٹری کا عرض لپیٹنے والے کے سینے کے سامنے رہے اور دونون کھلے ہوئے سرے یمین و یسار رہین پھر تار کو بائین ہاتھ کیطرف خول کے کنارے پر نیچے سے ملا کر اپنے سینے کے سامنے سے اوپر کیطرف لیجاے اور اسیطرح چکر کے بائین طرف سے داہنی طرف تک ایک دوسرے سے ملا کر لپیٹتا جائے جبتک کہ ایک تہ تار کی چکر پر لپٹ جائے مگر احتیاط رہے کہ لپیٹنے مین تار نیچے اوپر نہ چڑھے پھر دوسری اور تیسری تہ کو اسی قاعدے سے لپٹین یہانتک کہ سب تار تمام ہو جاے اس کل ہیئت مجموعی کا نام لچھی ہی اس طرح

خول مع اطراف کے حلقون کے اوپر کی طرف سے

صورت لچھی کی اوپر کیطرف سے

یہ لچھی نیچے کیطرف سے جوگی کے غار مین اسطرح رکھی جاتی ہی کہ لچھی کے جوف کے نیچے کی سطح جوگی کے تختے کی سطح سے ہموار رہے ذرا بھی نیچی اونچی نہ ہو چنانچہ آلہ مخبر کا تیسرا پرزہ جسکا نام کیلی ہی اسی جگہ رکھا جاتا ہی اور یہ جوگی میز پر اسطرح رکھی جاتی ہی کہ لچھی کے کھلے ہوئے منہ مشرق و مغرب رہین اور لنبائی لچھی کی شمال و جنوب چنانچہ لچھی مع جوگی یہ ہی

سوم کیلی یہ اسپات کی بہت چھوٹی نوک یعنی انچ کے آٹھوین حصہ کے برابر لنبی ہوتی ہی اگر اتنا بڑا کہ سوئی کا ٹکڑا نوک کی

طرف سے ہو تو اُسکی بھی بہت خوب کیلی بنیگی اس نوک کو تانبے کی پتلی پٹی پر اُسکے ایک سرے کے قریب کھڑی جھال دیتے
ہین یہ تانبے کی پٹی تین انچھ لنبی آدھ انچھ چوڑی اور کاغذ کے برابر موٹی ہوتی ہی اور اس کیلی پر قطب نما کی مچھلی یا سوئی رکھتے
ہین پھر تانبے کی پٹی کے اُس سرے کو جدھر کیلی جھلی ہی مغرب کیطرف سے چوکی پر رکھ کر اسقدر بُچھی کے اندر سرکا دیتے ہین
کہ کیلی ٹھیک بُچھی کے وسط مین پہونچ جائے اور اُسکے نیچے ڈھکی رہے چنانچہ کیلی اور سوئی کی یہ شکل ہی

پتی مع کیلی اوپر کی طرف سے

پتی مع کیلی بغلی کی طرف سے

پتی مع کیلی اور قطب نما کی سوئی کے

چہارم سوئی پہلے ہم قطب نما بنانے کی ترکیب بیان کرتے ہین قطب نما کی مچھلی ایک انچھ لنبی اور انچھ کا بارھوان حصہ
چوڑی کاغذ سے پتلی اسپات کی پتی کی ہوتی ہی اور اسکے وسط مین ایک گول سوراخ کرکے اُسپر پیتل کی ہلکی سی ٹوپی
جھالکر ٹوپی مین ایک گول گڑھا جو نیچے سے مچھلی کے گول سوراخ کے برابر چوڑا ہو اور اوپر کو تنگ ہوتے ہوتے
ایک نقطے پر ختم ہو جائے بناتے ہین مگر وار پار سوراخ پھوٹ نہ جائے لیکن ایسا صاف اور چکنا کہ کیلی کی نوک پر اُسکو
رکھنے سے ہر طرف بہت آسانی سے گردش کرسکے ذرا بھی نہ رُکے برابر تُلی رہے جیسے ان شکلون سے واضح و آشکار ہی

مچھلی یا سوئی

قطب نما کی سوئی مع گول سوراخ کے

پیتل کی ٹوپی

پیتل کی ٹوپی مع سوراخ

قطب نما کی سوئی مع ٹوپی کے کیلی پر

اس سوئی کو اسپات کے مصنوعی مقناطیس پر رگڑنے سے اسمین بھی مقناطیسی اثر پیدا ہو جاتا ہی اس صورت مین اگر اسکو
کیلی پر رکھینگے تو سوئی خود بخود گردش کرکے شمال و جنوب کو ٹھہر جائیگی پس شمال کیطرف جو سرا ہی اُسپر کچھ نشان کر دینا
چاہیئے اور جسطرف یہ سوئی جھکے گی اُسکے واسطے جنوبی سرے پر بقدر ضرورت لاکھ لگا دیتے ہین سوئی اور بُچھی کی یہ شکلین ہین

بُچھی مع قطب نما کی سوئی کے تختے کے اوپر مشرق سے

قطب نما کی سوئی بُچھی کے اندر

چونکہ بجلی کے کارخانہ مین قطب نما کی سوئی جسکی حرکتین معلوم ہونی ضرور ہین ہمیشہ شمال وجنوب مین کچھی کے نیچے ڈھکے رہنے سے اُسکی حرکتین دیکھنے مین دقتین واقع ہوتی ہین لہذا سوئی کے وسط مین اسکے نیچے کیطرف سفید کاغذ کی ایک نشانی مشرق ومغرب رہتی ہی لاکھ سے چپکا دیتے ہین یہ نشانی دو انچ لمبی اور ایک سرے پر انچ کا آٹھوان حصہ چوڑی اور دوسرے سرے پر نوکدار یعنی گاؤدم ہوتی ہی اسکا موٹا سرا سوئی کے وسط سے نوکدار سرے کی بہ نسبت زیادہ قریب رہتا ہی تاکہ سوئی ایکطرف سے بھاری ہوکر اپنی گردش مین کچھ فرق پیدا نہ کرے نشانی کا چوڑا سرا سوئی کے مغرب طرف اور نوکدار سرا مشرق کی جانب رہتا ہی چنانچہ ان شکلون کو دیکھو

شمال

کاغذ کی نشانی

قطب نما کی سوئی مع نشانی کے

مغرب

مشرق

قطب نما کی سوئی مع نشانی کے کیلی پر

جنوب

پنجم مقناطیس جبکہ نشانی وغیرہ سے سوئی مرتب ہوکر کیلی پر رکھتے ہین اور کچھی کے اندر سرکائی جاتی ہی تو بسبب اسکے کہ بجلی کا قدرتی مادہ جو ہوا اور بادل وغیرہ مین بھرا ہی اور اکثر اپنی مقدار مین بدلتا رہتا ہی سوئی پر اثر کرکے اسکو ایک حالت مین ساکن نہین رہنے دیتا بلکہ مذبذب رکھتا ہی ایک مصنوعی مقناطیس اسپات کا جو کی پر سوئی کے مشرق کیطرف کچھی کے منھ کے قریب لنبا لنبا سطور سے رکھتے ہین کہ مقناطیس کا قطب شمالی جنوب کی سمت یعنی سوئی کے جنوبی سرے کیطرف اور مقناطیس کا قطب جنوبی سمت شمال یعنی سوئی کے قطب شمالی کیطرف ہو اس مختلف کشش مین سوئی کو جنوباً و شمالاً گونہ استقلال کیصورت حاصل ہوجاتی ہی اور یہ مقناطیس مصنوعی اسپات کا چھ انچ لمبا اور آدھ انچ چوڑا اور پاؤ انچ موٹا ہوتا ہی اور اسمین اثر مقناطیسی پہنچنے کی اگرچہ اور بہت سی تدبیرین ہین لیکن جس ترکیب سے ہم قوت مقناطیسی کے چوتھے خواص مین سمجھا چکے ہین اُس طریق سے بھی بن سکتا ہی اور یہ شکل مقناطیس کی اور اسکے رکھے جانے کا مقام ہی ان دونون شکلون پر غور کرو

شمال

اسپات کا مصنوعی مقناطیس

مغرب

مشرق

جنوب

ششم آڑین اور یہ اسواسطے ہین کہ جب دوسرے شہر کے منبع مین بجلی کا اثر بکثرت ہوتا ہی توسوئی کو بہت تیز اور زور کی حرکت سے باز رکھتے ہین یہ دونون آڑین سیسے کی ہوتی ہین اور لچھی کے مشرقی دہانے اور مقناطیس کے درمیانی نشانی کے نوکدار سرے دونون طرف رکھتے ہین انکو سیسے کی پتلی تپی سے جو آدھ انچھ لمبی اور پاؤ انچھ چوڑی ہوتی ہین بناتے ہین اور اسمین اتنا خم ہوتا ہی کہ جب ایک سرا ہتی کا چوکی پر رکھا جائے تو دوسرا سرا کھڑا ہو کر زاویہ قائمہ پیدا ہو جائے چنانچہ ان شکلون سے انکی کیفیت ظاہر ہی

آڑونکی شکلین

نقشہ آڑون اور مقناطیس کے رکھے جانے کی جگہ کا

ہفتم سرپوش چونکہ ملکِ ہندوستان مین اکثر ہوائین تیز تیز چلا کرتی ہین اور سوا اسکے پنکھے کے سبب بھی کمرے مین ہوا حرکت کرتی ہی اس باعث سے سوئی اور نشانی کو اکثر حرکت رہتی ہی لہذا اتنا بڑا سرپوش کانچ کا جو لچھی اور سوئی اور نشانی اور آڑونکو ڈھانک لے چوکی پر رکھا جاتا ہی لیکن اسبات کا مصنوعی مقناطیس سرپوش سے باہر رہتا ہی کہ ہوا اُسکو ہلا نہین سکتی انکی صورت یہ ہی

کانچ کا سرپوش

مقناطیس مصنوعی

سرپوش مع اسباب کے جو اُسکے نیچے رکھا ہی

یہ چوکی جو بہمہ آلات مرتب ہی راجع کے داہنی طرف یعنی اُس سے شمال کی سمت میز پر اسطور سے رکھی جاتی ہی کہ لچھی کے دہانے مشرق و مغرب مین رہین پھر لچھی کے جنوبی سرے کے تار کو یعنی اُس سرے سے کہ جس سے تار لپیٹنا شروع کیا تھا راجع کی دوسری کھونٹی ب کے تار کے ساتھ کہ جس کھونٹی سے حالت اصلی مین راجع کی کمانی ہمیشہ ملحق رہتی ہی ملا دیتے ہین اور لچھی کے تار کے دوسرے سرے کو بڑھا کر خواہ گھڑا گاڑ دیتے ہین خواہ منبع کے ایک انتہا کے تار کے ساتھ جو زمین مین گڑا ہوا ہی ملا دیتے ہین اس آلہ کا یہ فائدہ ہی کہ اسکے سامنے اشارہ فہم کرسی پر بیٹھا ہوا نشانی کی حرکت کو دیکھ کر اُنسے حروف اور عبارت سمجھ لیتا ہی بیٹھنے کے وقت اشارہ فہم کا بایان ہاتھ راجع کی کمانی کی گھنڈی سے لگا رہتا ہی اور داہنا ہاتھ مبدل کے دستے سے جو مخبر کے داہنے طرف میز پر رکھا جاتا ہی اور اسیطرح خبر کی آمد و رفت جاری ہوتی ہی دیکھو

آلۂ راجع
ب
ج
آلۂ مخبر
آلۂ مبدل
سڑک کا تار
اشارۂ فہم کی نشست

آلۂ مبدل کی ترکیب ذرا پیچدار ہی لہذا زیادہ تر تفصیل سے بیان کیجاتی ہی اُسکو غور سے سمجھنا چاہیئے یہ آلہ ایک تختی پر کہ اُسکے نیچے چار چھوٹے چھوٹے پائے سطح پر ہوتے ہین ایک عمدہ اور پائدار لکڑی کا بنایا جاتا ہی

تختہ آلۂ مبدل

اول اس تختے مین چارون کنارون پر کھونٹیان اُسی قسم کی ہوتی ہین جیسے آلہ راجع مین تم معلوم کر چکے ہو یعنی اُنکے درمیان ایک آڑا سوراخ تار ڈالنے کا اور اوپر ایک کھڑا پیچدار سوراخ مع پیچ تار دبانے کے لیے ہوتا ہی دوم تختے کے بیچون بیچ مین ایک چوگھڑا پکی اور خشک لکڑی کا چار انچہ مربع اور دو انچہ موٹا لگایا جاتا ہی اِس چوگھڑے کے اوپر کیطرف چار چوکور خانے ایک ایک انچہ مربع آدھ آدھ انچہ گہری کھودے جاتے ہین اِن خانوں مین باہم ایک انچہ کا فاصلہ اور کنارون سے آدھ انچہ کا رہتا ہی اسطرح

چوگھڑا

اس چوگھڑے کے مقابل کے کونونکے دو دو خانونمین تانبے کا تار لگا رہتا ہی اس صورت سے لیکن متقاطع تارون کے لگانے مین ایسی ہوشیاری لازم ہی کہ وہ ایک دوسرے سے مل نجائین ورنہ جو اثر کہربائی کا اُنکے ذریعے سے ایک خانہ سے دوسرے خانہ مین پہونچایا جائیگا وہ راہ مین مخلوط ہو کر وہین اپنے برابر کے خانہ مین لوٹ پڑیگا اور دوسرے تار کی راہ سے زمین مین پہونچکر اپنا دورہ پورا کر لیگا اور آگے کو ہرگز نہ چلیگا اس چوگھڑے کے شمالی دو خانون مین دو اور تار کے سرے لگے ہوتے ہین اور اُن تارون کے دونون سرے اُن خانون کے نزدیک کی کھونٹیونکے نیچے کیطرف جھلے رہتے ہین اور ان کھونٹیون مین سے شمال مغرب کی کھونٹی مین تانبے کی تختی کا تار اور شمال مشرق کی کھونٹی مین جست کی تختی کا تار دبتا ہی

اس سبب سے اول خانہ مین کہربائی سالبہ کا اثر اور دوسرے خانہ مین کہربائی موجبہ کا اثر پیدا ہوتا ہی جو گھڑے کے چارون خانون مین صاف پارہ بھر دیا جاتا ہی تاکہ ان تارون کا اثر جنکا ایک ایک سرا کھونٹیون سے جھلا ہی اور دوسرا سرا شمالی خانون مین آکر ملا ہی اندرونی کنارون کے تارون کی راہ سے مقابل کے خانون مین پہونچ جائے غرض اس ترکیب سے شمال مغرب اور جنوب مشرق کے خانون مین اثر کہربائی سالبہ کا اور شمال مشرق و جنوب مغرب کے خانون مین اثر کہربائی موجبہ کا ہمیشہ موجود رہتا ہی

آلہ مبدل ہمیشہ آلہ منجذب کے شمال مین اور منبع کے جنوب مین رکھا جاتا ہی صورت اس سب ترکیب کی یہ ہی

سوا ان چارون پیچ اور چو گھڑے کے آلہ مبدل کے تختے پر دو پیتل کے مینار ساڑھے چار انچ اونچے چو گھڑے کے جنوب کی سمت جڑے جاتے ہین دونون مینارون اور انکے متصل کے کنارون کی کھونٹیون کے نیچے تار جڑے ہوتے ہین اس شکل سے

مینار کے اوپر کے سرے پر کھونٹیون کی طرح آڑا گول سوراخ تار کے ڈالنے کے لیے اور کھڑا پیچ کسنے کے لیے ہوتا ہی اس مین سے ٹک کا ایک سرا جسکا بیان ہم آگے کرینگے دبا جاتا ہے چنانچہ مینار کی یہ شکل ہے

ای خرد پرور ذرا متوجہ ہو کر سنو کہ دو کھنبے چوگھڑے کے مشرق و مغرب اُس سے ملے ہوئے بیچون بیچ مین تختے پر جڑے
جاتے ہین یہ بھی قریب چار انچھ کے اونچے ہوتے ہین اُنکے اوپر کے سرون پر ایک گول چوڑا سوراخ ہوتا ہی اُسکے
اندر ایک لاٹھ شرقاً غرباً لمبی ڈالی جاتی ہی اسکے شرقی سرے پر کھنبے کے باہر کیطرف ایکدستہ پھیرنے کے لیے لگا رہتا ہی
دوسرے سرے پر ایک پیچ ہوتا ہی جسکے کسدینے سے لاٹھ کھنبونکے سوراخون سے از خود نکل نسکے اور ظاہر ہی کہ کھنبون کے
چوگھڑے کے عرض کے مطابق لاٹھ کی لمبائی چار انچھ کی ہوگی پس دونون سرون سے ایک ایک انچھ چھوڑکے لاٹھ کے اوپر
دو نوکدار کُبڑیان پہنائی جاتی ہین مشرق کی طرف کی کبڑی تو پیتل کی ہوتی ہی لیکن مغرب کیطرف کی کُبڑی آبنوس کی
یا ہاتھی دانت کے چھلے پر جو لاٹھ پر اسطرف کو چڑھایا جاتا ہی پہنائی جاتی ہی اس چھلے سے یہ فائدہ ہی کہ دونون کُبڑیون کے
درمیان کوئی جسم جو نفوذ کہربائی کی قابلیت نہ رکھتا ہو مانع آجائے تاکہ اثر کہربائی کا جو ایک کبڑی مین آئے پیتل کی
لاٹھ پر ہوکر دوسری کبڑی مین نہ پہونچ جائے چنانچہ اُس لاٹھ اور پیتل کی کبڑی کی یہ شکل ہوتی ہے

پیتل کی کبڑی

آبنوس کا چھلا

اسکے دونون سرون مین رباب کے کانٹے یا نوکین ڈیڑھ ڈیڑھ انچھ کے قریب لمبی جھلی ہوتی ہین اور دونون نوکون کے
درمیان دو انچھ کا فاصلہ ہوتا ہی کبڑی کے اوپر جو گول سوراخ ہی اُسکی راہ سے وہ لاٹھ پہنا دیجاتی ہی کبڑی کے اوپر
کیطرف بھی ایک آڑا گول سوراخ اور ایک کسنے والا پیچ ہوتا ہی اُسمین ایک سٹک کا بڑا دبا دیا جاتا ہی جب کبڑیان
لاٹھ پر اپنی حالت سکون مین ہوتی ہین تو اُنکی نوکین چوگھڑے کے چارون خانون کے بیچون بیچ مین اوپر سے آدھ
انچھ کی دوری پر لٹکا کرتی ہین لیکن حالت گردش مین جب دستے کو داہنی طرف ہلا کر کبڑیون کے شمالی کانٹون کو
پارے مین جو چوگھڑے کے خانون مین بھرا ہی ڈبو دیتے ہین تو مشرقی کبڑی مین اثر کہربائی موجبہ کا اور
مغربی کبڑی مین اثر کہربائی سالبہ کا آجاتا ہی اور برخلاف اسکے اثر بھی برعکس ہوتا ہی چنانچہ اُسکی یہ شکل ہی

جنوب

مشرق

مغرب

اثر کہربائی موجبہ کا

اثر کہربائی سالبہ کا

اثر کہربائی سالبہ کا

اثر کہربائی موجبہ کا

شمال

حالت سکون مین لٹھ اس طرح ہے کہ کٹریون کی توکین پارہ کے خانون سے اٹھی رہین اور ضرور ہی کہ کٹریون اور میناروں سے الصاق ہوجائے تاکہ کٹریون کی کہربائی میناروں پر پہونچ جائے اس فوائد کے حصول کے واسطے دو سنگونکا استعمال ہوتا ہی اُن کی ترکیب یہ ہی کہ قریب پاؤ انچہ کے موٹے گول رول پر پیتل کا موٹا بحکدار تار رنیچہ کے تار کی طرح لپیٹ کر اُسکی ایک دمدار سنگ تین انچہ لمبی اور آدھ انچہ موٹی بناتے ہین چنانچہ اُسکی یہ شکل ہی۔

اِس سنگ کا ایک سرا کٹری کے اوپر کے سوراخ مین اور دوسرا سرا مینار کے اوپر کے سوراخ مین پیچ سے کسا جاتا ہی آلہ مبدل کی یہ صورت ہی

آلہ مبدل کا یہ فائدہ ہی کہ اسکے سبب سے دونون قسمون کے کہربائی رین سے جسکو چاہین سٹرک کے تار پر دوڑا کر دوسرے شہر کے مخبر مین اُسکا اثر پہونچائین اور اس تبدیل کو بہت جلد جلد صرف اُنگلی ہلانے کے اشارہ سے کرسکتے ہین یعنی دستے کو اُنگلیون سے داہنی طرف ہلانے سے تار پر اثر کہربائی موجبہ کا روان ہوکر دوسرے ڈاکخانہ کے مخبر کی نشانی کو داہنے ہاتھ کیطرف حرکت دیگا اور جب دستے کو چھوڑ دینگے تو سنگون کی لچک اور زور سے کٹریونکی توکین پارد سے اُٹھی رہینگی اور کوئی اثر اس طرف کا سٹرک کے تار پر نہ ہوگا چہارم منبع منبع اس آلہ کو کہتے ہین جس سے بجلی کا مادہ پیدا کرکے سٹرک کے تار پر روان کرتے ہین جیسے والٹا کا عمودی ستون اور دو لچیون کی باڑھ لیکن اس باڑھ مین ایک بڑی قباحت یہ ہی کہ اسکا اثر ہمیشہ یکسان نہین رہتا یعنی ابتدا مین اثر بہت زور کا ہوتا ہی اور آخر کو کم ہوتے ہوتے تھوڑے عرصہ مین بالکل زایل ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ تیزاب کی تیزی سے

جست گلکر تانبے کی تختی پر بطور قلعی کے جم جاتا ہی اور تانبے کی تختی کو بھی بمنزلہ جست کی تختی کے بنا دیتا ہی اور جو اثر مختلف دھاتون کے ملانے سے پیدا ہوتا تھا موقوف ہو جاتا ہی اور اس قصور سے ڈاک بجلی کے کام مین بڑا نقصان ہوتا ہی اور وہان ایسی باڑھ ضرور ہی کہ جسکی قوت مدت دراز تک قائم ہے اور ہر ایک ڈوبچی کا جسمین جست اور تانبے کی تختیون کے جوڑے رہتے ہین رکن نام ہی اور اس طرح کے دو یا زیادہ ارکان کے سلسلے کو باڑھ کہتے ہین حکیمون نے کئی طرح کی باڑھین یکسان اور مستقل قوت کی ایجاد کی ہین اُن مین سے ایک باڑھ جو کہ ہر جگہ کم خرچ مین تیار ہو سکتی ہی ہم بیان کرتے ہین آی خرد بر در ایک رُکن مین جو مختلف دھاتو نکی تختیان ملائی جاتی ہین اُن مین سے ایک ہمیشہ جست کی ہوتی ہی اور دوسری خواہ تانبے کی خواہ چاندی کی خواہ پلاٹینیا کی خواہ کوئلے کی ہوتی ہی اور اب ہم جس باڑھ کا بیان کرتے ہین اُسکو حکیم دانیال نے ایجاد کیا ہی اس باڑھ کے ایک رُکن مین پانچ چیزین اس تفصیل سے ہوتی ہین ایک کانچ کی ڈوبچی دوسرے جست کا خول تیسرے مٹی کی ڈوبچی چوتھے تانبے کا تار اور پلی پانچوین عرق اور ترکیب ان اجزا کی اسطرح پر ہی کہ کانچ کی ڈوبچی کے اندر جست کا خول مائل جو دونون سرون سے کھلا ہوتا ہی اور اُسکے ایک سرے پر تانبے کا تار جھلا ہوتا ہی رکھا جاتا ہی اور جست کے خول کے اندر مٹی کی ڈوبچی جس کا ایک منہ بند ہوتا ہی اور وہ دو انچھ چوڑی اور چھ انچھ اونچی ہوتی ہی رکھی جاتی ہی اور مٹی کی ڈوبچی کے اندر تانبے کا تار جس مین ایک پیالی بطور پلی کے جھلی ہوتی ہی ڈالا جاتا ہی چنانچہ اُن کی یہ شکلین ہین اُن کو بہ نگاہ غور دیکھو۔

کانچ کی ڈوبچی
جست کا خول
مٹی کی ڈوبچی
تانبے کا تار اور پلی
دانیال کی باڑھ کا ایک رُکن

اس پیالی پر تھوڑی سی نیلے تھوتھے کی قلمین یا ڈلیان رکھ کر کانچ اور مٹی کی دونون ڈوبچیون مین اوپر سے قریب آدھ انچھ کی دوری تک پانی بھر دیتے ہین اور ایک ڈوبچی کے پلی کے تار کو دوسری ڈوبچی کے جست کے خول کے تار سے ملا دیتے ہین اگر کانچ کی ڈوبچی کے پانی مین تھوڑا سا نمک ملا دین تو باڑھ کا اثر زیادہ تر قوی ہو جائے گا اور تانبے کی پلی پر اتنی نیلے تھوتھے کی قلمین رکھنی چاہئین کہ مٹی کی ڈوبچی کا پانی نیلے رنگ کا دکھلائی دینے لگے اور جب کبھی پانی کا رنگ زردی مایل ہونے سے اثر کمزور ہو جائے تو تھوڑے سے نیلے تھوتھے کے ٹکڑے اور ڈال دینے چاہئین اور ایک ہفتے کے بعد ڈوبچیونکا پانی بدل دینا اور تختیون وغیرہ کو دھو ڈالنا ضرور ہی یہ باڑھ مستقل اور دیرپا ہوتی ہی دانیال کی باڑھ کا یہ نقشہ ہی

دانیال کی باڑھ کا نقشہ

جست کے خول کا تار

تانبے کی پلی کا تار

یہ باڑھ آلہ مبدل کے داہنے یعنی شمال کی سمت رکھی جاتی ہی اور اُسمین سے مطابق ضرورت کے دو ڈوچیون سے سو تک ارکان ہوتے ہین اول ڈوبچی مین سے جست کے خول کا تار آلہ مبدل کی اُس کھونٹی مین دبایا جاتا ہی جو مبدل کے شمال و مشرق کے کونے پر ہی اور آخر ڈوبچی مین سے تانبے کی پلی کا تار اُس کھونٹی مین دبایا جاتا ہی جو مبدل کے شمال و مغرب کے کونے پر ہی اس ترکیب سے یہ باڑھ ہمیشہ کہربائی کے دونون اثر یعنی موجبہ و سالبہ مبدل کے چارون خانون مین جنمین پارہ ہی بھرے رکھتی ہی اور ان خانون مین کبڑیون کے کانٹے ڈبونے سے کبڑی کے نکمے اور مینار اور کھونٹی پر ہوکر حسب مرضی ایک قسم کا اثر تو سڑک کے تار پر سے دوسرے شہر کے ڈاکخانہ کو روانہ ہو جاتا ہی اور دوسرے قسم کا اثر زمین یا تالاب یا ندی یا کنوئین مین جاتا ہی یہ ہی شکل مبدل اور باڑھ کی

مغرب

تانبے کی پلی کا تار

شمال

جنوب

جست کے خول کا تار

مشرق

الغرض دیر و یہان تک ڈاک بجلی کے چارون آلات کا یعنے منبع خواہ باڑھ اور مبدل اور مخبر اور راجع کا حال اور میز پر سیجے جانے کی ترکیب مع نقشہائے صاف صاف ہم گوش گذار کر چکے اور یہ بھی سمجھا دیا ہی کہ قوت موجبہ اور قوت سالبہ کے باعث سوئی کو دو طرح کی حرکت ہوتی ہی ایک داہنی طرف اور ایک بائین جانب اب یاد رکھو کہ ان دونون حرکتون سے حروف ابجد کی ترکیب پر یہ علامتین شناخت حروف کے لیے انگریزی اور فارسی مین قرار دی گئی ہین -

اشارات حروف تار برقی

ٹیلی گراف کے حرفون کی نشانی یہ ہی

نمبر	حرف نشان	حروف انگریزی	حروف فارسی	نمبر	حرف نشان	حروف انگریزی	حروف فارسی
۱	/	A	ا ع	۱۳	\\\	N	ن
۲	//	B	ب	۱۴	\\\\	O	*
۳	///	C	ث ص	۱۵	∧	P	پ
۴	////	D	د ڈ	۱۶	∧\	Q	ق
۵	\/	E	*	۱۷	∧\\	R	ر
۶	\//	F	ف	۱۸	∧\\\	S	س
۷	\///	G	گ غ	۱۹	∧/	T	ت ٹ
۸	\////	H	ح ہ	۲۰	/∧	U V	و
۹	\∧	I J	ج	۲۱	\/\/	W	*
۱۰	\\//	K	ک	۲۲	\\/	X	خ
۱۱	\	L	ل	۲۳	\\\/	Y	ی
۱۲	\\	M		۲۴	\\\\/	Z	ذ ز ض ظ

سوا انکے تین علامتین اور ہین اول ؛∧∧؛ یہ علامت فقط انتہاے پیغام کی ہی دوم ؛\/؛ علامت ایجاب کی سوم ؛∧؛ علامت نفی کی ای خرد پرورتار برقی کی اصل یہی ہی جو ہمنے بیان کی مگر دانشوران اہل ایجاد ہنوز اسمین بلکہ ہر کام مین ایک نہ ایک نئی بات پیدا کرتے چلے جاتے ہین چنانچہ اب تم کسی مقام پر ڈاک بجلی کا کارخانہ دیکھو گے تو بالکل کچھ اور نظر آئیگا شہزادۂ نازکخیال رنگین مقال نے کہا کہ حضرت سلامت ٹیلی گراف کی کیفیت تومین بخوبی سمجھ گیا مگر یہ فرمایئے کہ فوٹوگراف کیا شی ہی آیا اسمین بھی علم برق سے کچھ کام پڑتا ہی یا کسی اور ترکیب سے مطلب حاصل کرتے ہین فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ای عزیز سراپا تمیز جو تصویر عکس کے ذریعے سے قائم کیجاتی ہی اسکو فوٹوگراف کہتے ہین اُسکی چند قسمین ہین اول ڈگروٹیپ جو تانبے کی تختی پر چاندی کا ملمع چڑھانے کے بعد تیار کرتے ہین دوم پارٹیو جو آئینہ پر جیسٹ وارنش یعنی روغن سیاہ کے ذریعے سے قائم رہ جاتی ہی سوم نیگی ٹیو جو آئینہ پر سے ایک قسم کے کاغذ پر چھاپ لیا کرتے ہین اس مین وہ دوائین استعمال کیجاتی ہین جنکو شعاع آفتاب سے کسی نہ کسی نوع کا ایک

فوٹوگراف یعنی تصویر عکسی کا بیان

تعلق حاصل ہی تصویر عکسی ایک عجیب و غریب دوربین کے وسیلے سے تیار کیجاتی ہی جسکو انگریزی مین کیمرہ خواہ کیمرہ ابسکیورا کہتے ہین اُسکے منھ کا نام لینس ہی اور آخر مین ایک بے جلا آئینہ لگایا جاتا ہی جسکا نام گرونڈ گلاس ہی یہ لینس اور گرونڈ گلاس ایک لکڑی کے خوشنما صندوق مین نصب ہوتے ہین

گرونڈ گلاس
لینس بند
لینس کھلا ہوا
ڈھکنا
کیمرہ بند
پچھلا تختہ کھلا ہوا
لینس
صندوقچہ باہر کا
لینس
باہر کا صندوقچہ
اندر کا صندوقچہ
کیمرہ کھلا ہوا
پچھلا تختہ
صندوقچہ اندر کا
پانی پر اسطرح کھلا ہوا رکھا جاتا ہے

اس کیمرہ کو ایک عمدہ اور خوبصورت سہ پایہ پر رکھکر جس کی تصویر کا عکس لینا منظور ہوتا ہی اُسکو لینس کے روبرو لاتے ہین اور ڈھکنا کھولکر اُسکے عکس کو گرونڈ گلاس پر نگاہ کرتے ہین تپائی کی یہ صورت ہی

کیمرہ کی تپائی

پایۂ اول
پایۂ دوم
پایۂ سوم

یہ تپائی اور دوربین باہر میدان مین رکھی جاتی ہی اور باقی سامان ایک تاریک کمرے مین رکھا جاتا ہی جہان بالکل آفتاب کی شعاع کا اثر نہین پہونچ سکتا بلکہ شمع کی روشنی سے کام لیا کرتے ہین اب دیکھو کہ جسوقت آدمی وغیرہ دوربین کے سامنے بیٹھتا ہی تو لینس کے اندر سے اُسکا عکس گذرتا ہوا گرونڈ گلاس پر اسطرح نظر آتا ہی کہ سر نیچے ہوتا ہی اور پانون اوپر دکھلائی دیتے ہین علی ہذا القیاس درخت اور پہاڑ وغیرہ بھی برعکس نظر آتے ہین مگر اکثر اوقات اول وہ عکس صاف نہین معلوم ہوتا اسواسطے لینس کے گھٹانے بڑھانے کا جو پیچ ہی اسکو گردش دیتے ہین یا کیمرہ کے اندرونی صندوقچہ کو آگے پیچھے ہٹانے سے چہرہ وغیرہ صاف نظر آنے لگتا ہی مگر دستور ہی کہ ایک سیاہ کپڑا کیمرے پر اسطرح سے ڈال لیتے ہین کہ صرف لینس باہر رہ جاتا ہی اور جو شخص گرونڈ گلاس پر عکس دیکھتا ہی اُسکا سر مع تمام کیمرہ کے اُس پارچہ کے اندر پوشیدہ ہو جاتا ہی غرضکہ جسوقت آنکھ پلک حسب دلخواہ صاف نظر آتی ہی تو اسمقام پر پیچ قائم کر دیتے ہین اور کیمرہ کو یا تپائی کو کسی طرح کی حرکت نہین دیتے بعد اُسکے حجرۂ تاریک مین جا کر آئینہ کو انگریزی ادویات سے درست کرتے ہین

میز مع سامان

اُس اندھیری کوٹھری مین ایک میز پر تمام ادویات اپنے اپنے قرینے سے رکھی رہتی ہین چنانچہ ہم تمھارے سمجھانے کے لیے ایک عمدہ جدول ترتیب دیتے ہین

نقشہ ترکیب ادویہ فوٹوگرافی

نمبر شمار	اسم دوائے مرکب	نام آن مفرد دواؤن کا جو مرکب کیجاتی ہین				ترکیب استعمال ادویہ
نمبر ۱	میکیچر	[illegible] ۱-اونس	[illegible] ۱-ڈرام	ایتھر آف [illegible] ۲-اونس	[illegible] ۲-اونس	ان سب کوایک بوتل مین آئینہ دھونے کے واسطے ہلا رکھنا-
نمبر ۲	ائی اڈائیڈ ڈکلوڈین	پوٹاس کیڈمین ۲-اونس	ائی ڈائیڈ آف [illegible] ۱-اونس			ہلا کر خوب ہلانا ڈاٹ لگا کر جائے تاریک مین رکھنا چھ گھنٹے بعد کام لینا-
نمبر ۳	سلوربانھ	نیٹریٹ آف سلور ۲-اونس	ڈسٹلڈ واٹر ۳۲-اونس			پہلے نیٹریٹ سلور مین آٹھ اونس پانی ملانا جب گھلجائے تو باقی سولہ اونس پانی ڈالنا پھر قیف مین کاغذ لگا کر چھان لینا اندھیرے مین بنانا دُہرا سیاہ غلاف چڑھانا بارہ گھنٹا رکھنا-
نمبر ۴	ڈیولپنگ سلوشن	پروٹوسلفیٹ آف آئرن ۱-ڈرام	گلاسی ایسٹک ایسڈ ۱-ڈرام	الکوحل ۱-ڈرام	ڈسٹلڈ واٹر ۱۶-اونس	پروٹوسلفٹ آف ایرن کو بیسکر گھولنا پھر چھان لینا بعد ازان دونون دوائین ملا کر ڈاٹ بند کرنا
نمبر ۵	فکسنگ سلوشن	ہائپوسلفائٹ آف سوڈا ۱-[illegible]	ڈسٹلڈ واٹر ۱-اونس			باریک پیسکر گھولنا پھر چھان لینا ڈاٹ بند کرکے رکھنا / تصویر پارنیٹومین جیٹ وارنش ڈالنا
نمبر ۶	ائی اڈین سلوشن	ائی اڈین ۱-گرین	ائی اڈائیڈ آف پوٹاس ۲-گرین	ڈسٹلڈ واٹر ۲-اونس		پانی مین گھولکر چھان لینا بہت سرخ ہو تو چار ڈرام پانی اور ملا دینا-
نمبر ۷	پیروگیلاک سلوشن	پیروگیلاک ایسڈ ۱-گرین	گلاسی ایسٹک ایسڈ ۲-گرین	ڈسٹلڈ واٹر ۱-اونس		خوب ہلا کر قیف سے چھان لینا اور دوائے نمبر ۸ کے چند قطرے ملا دینا-
نمبر ۸	سلوسلوشن	نیٹریٹ سلور ۲-گرین	ڈسٹلڈ واٹر ۱-اونس			اندھیرے مین ملانا اور چھانکر غلاف چڑھانا / تصویر ننگی ٹیومین ابنروارنش ڈالنا
نمبر ۹	آل بیومین	بیضہ مرغ ۶-عدد	[illegible] ۲-گرین			چمچہ سیم سے درہم و برہم کرکے نمک سائیدہ ملانا جب کف پیدا ہو چمچہ سے اٹھا کر وہ کف شیشے مین بھرنا چوبیس گھنٹے کے بعد استعمال مین لانا-
نمبر ۱۰	سن سیٹو بانھ	نیٹریٹ آف سلور ۱-اونس	ڈسٹلڈ واٹر ۲-اونس			مکان تاریک مین بنانا اندھیرے مین رکھنا دوسرا سیاہ پنبہ دار غلاف چڑھانا-
نمبر ۱۱	ٹوننگ بانھ	کلورائیڈ آف گولڈ ۱-ڈرام	بائی کاربونیٹ آف سوڈا ۵-گرین	ڈسٹلڈ واٹر ۲-اونس		پانی مین کھول کر رکھ دینا-
نمبر ۱۲	فکسنگ بانھ	ہائپوسلفائٹ آف سوڈا ۲-اونس	ڈسٹلڈ واٹر ۱۶-اونس			ہائپوسلفٹ آف سوڈا کو بھگوکر گھولنا اور سب کو موقع بموقع کام مین صرف کرنا-

ای خرد پرور اب تم ان ادویات کا مرکب کرنا تو معلوم کر چکے مگر تصویر بنانے کا طریقہ ہنوز تم نہیں سمجھے اسواسطے
ہمکو ضرور ہی کہ مختصر طور پر اسکو بھی بیان کرین اول ٹینٹ پلیٹ یعنی بہت صاف آئینہ کو نمبر اول یعنی ٹرپلی سے
جو ایک قسم کی عمدہ مٹی ہی ملکر دھو ڈالنا پھر کیمیا ایس سے کہ جو ایک قسم کا ولایتی ملائم چمڑا ہی یا کسی ریشمی رومال سے
خشک کرنا پھر یہ سب سامان جس طریق سے ہم فہمایش کر چکے ہین ایک مکان تاریک مین میز پر رکھکر شمع روشن کرنا اور
جب کسی میدان مین اتفاق پڑے اور جاے تاریک ہاتھ نہ آئے تو اس نظر سے کسی قسم کے سنگین کپڑے کو منہہ ارنگ دیکر
چھپر کھٹ کی صورت ایک ایسی کوٹھری بنا لیتے ہین کہ جس جگہ منظور ہو اسیوقت نصب کر سکتے ہین اور اسکے اندر میز رکھکر
تمام سامان تصویر عکسی کا چن دیتے ہین اب سنو کہ اس صاف آئینہ کو بائین ہاتھ کی چٹکی مین اسطرح پکڑین کہ سطح برابر رہے پھر سیدھے
ہاتھ سے اسپر دوا نمبر دوم یعنی ای اوڈ ایزڈ کلوڈین ڈالکر چارون طرف پھیلا کے پھر اسی شیشے مین جلد اونڈیل لینا

آئینہ دوا ڈالتے وقت
ب
ا
ب
ج
د
ج
شیشی والا ہاتھ
چٹکی والا ہاتھ
شیشی
دوات

سو اس ترکیب کے لکڑی اور ربڑ کا ایک آلہ آئینہ کی گرفت کے واسطے مقرر ہی دیکھو اسکو ہولڈر پلیٹ کہتے ہین یہ آلہ مور شہی ایسی
ایک گول نل کی لکڑی کی اندر سے خالی ہوتی ہی اور سیر چمڑے کیطرح ایکطرف ربڑ لگا ہوتا ہی اور بیچ مین کھینچنے کی ایک کانی موجود ہی

آئینہ
ہولڈر پلیٹ

جب کلوڈین کو شیشی مین بھر لیتے ہین تو آئینہ فوراً خشک ہو جاتا ہی پھر اسکو ڈیپر پر رکھکر باتھنگی ہاتھ مین ڈالتے ہین
ڈیپر ایک آئینہ کی لمبی سپٹری قریب دو انچھ کے چوڑی ہوتی ہی اور ہاتھ کے منہہ سے دو انچھ اونچی اسکے ایک جانب یا
تو قدرے نوک اسکی خمیدہ ہوتی ہی یا گٹا پرچہ جو ایک قسم کا گوند ہی اور حرارت کے وسیلے سے پگھل جاتا ہی ایک
آڑی پٹری آئینہ کی پاؤ انچھ چوڑی اور ڈیپر کے عرض برابر لمبی اسکے ایک سرے پر جما لیتے ہین اسکے سہارے
سے آئینہ قائم رہ سکتا ہی پھر ہاتھ مین سلور سلوشن نمبر سوم بھر کر یہ آئینہ ڈیپر کے وسیلے سے اسمین ڈبو دیتے ہین
ہاتھ آئینہ کا یا چینی کا ایک مستطیل خانہ اندر سے خالی بالکل مستطیل آئینے کے گھر کی صورت ہوتا ہی کبھی اسکو ایک

علیحدہ لکڑی کے چوکھٹے مین قائم کرنے ہین اور کبھی سامان کے ہمراہ اس قسم کا باتھ لیجاتا ہی کہ جسمین غلاف کے طور سے ایک خانہ چوبین لگا رہتا ہی اور اُسکے منھ پر ایک تختی باتھ کو ڈھانکنے کے لیے لگائی جاتی ہی اور دو پائے ہوتے ہین

باتھ کے نقشے

باتھ لکڑی کے خانے مین ہی

باتھ کے چوکھٹے

ڈیپر پر آئینہ اس طرح رکھتے ہین کہ جس سطح پر کلوڈین پڑا ہی وہ اوپر رہے اور پشت آئینہ کی ڈیپر سے ملی رہے پھر باتھ کے سلور سلوشن مین آہستہ سے یکبارگی ڈبو دینا دو سنٹ کے بعد ڈیپر کو باہر نکالکر دیکھنا اگر آئینہ پر چکنائی کی طرح جھائیان نظر آئین تو پھر ایک منٹ کے واسطے باتھ مین غرق کر دینا غرض جسوقت آئینہ پر ایک رنگ غبار کی چادر برابر بچھ جائے اُسوقت اُسکو فریم مین رکھکر باہر نکالین

نقشہ فریم

فریم ایک جانب کھلا ہوا

فریم دونون طرف کھلا ہوا

یہ فریم ایسا ہی کہ اگر اسکے دونون ڈھکنے کھولدو تو وار پار سوراخ کھلجائیگا اور جو ایک ڈھکنا کھولو تو آئینہ اسطرف سے نظر آئیگا اور دوسری طرف سے پوشیدہ رہیگا مگر یاد رکھو کہ اس فریم کا ڈھکنا جو داہنی طرف اس نقشے مین موجود ہی اُسکو کھولکر یہ آئینہ جو باتھ سے نکالا ہی اُسکے اندر اسطرح رکھتے ہین کہ جس طرف کلوڈین پر سلور سلوشن چڑھا ہی اُسکو نیچے کے رُخ پر رکھکر اسکی پُشت پر ایک دوہرا کاغذ جسکو فلٹرنگ پیپر یعنی پانی چھاننے کا کاغذ اور بلاٹنگ پیپر یعنے حروف خشک کرنے کا کاغذ کہتے ہین رکھنے کے بعد ڈھکنا بند کر دیتے ہین چونکہ دوسری طرف فریم کے اندر چارون کنارون پر چار تار ترچھے لگے ہوتے ہین اسواسطے وہ آئینہ اُس جانب نکلنے نہین پاتا

غرضکہ اُس فریم پر دُہرا سیاہ کپڑا یا کمبل یعنی میرعلا ولایتی ڈالکر کیمرہ کے پاس لاتے ہین اور اُسکے سامنے جو شخص موجود ہوتا ہی اُسکا عکس پھر دوربین مین دیکھکر درست کرتے ہین اُسکا نام فوکس ہی انگریزی مین فوکس اُس نقطہ کا نام ہی جہان روشنی مجتمع ہو جبکہ فوکس درست ہو جائے تو گرونڈ گلاس کو کیمرہ مین سے نکالکر آہستہ سے وہ فریم جو اُسمقام تاریک مین سے لائے ہین اسطرح کیمرہ مین رکھین کہ وہ رخ آئینہ کا اندر کیجانب رہے پھر دوربین کا مُنھ بند کرکے نہایت سہولت سے فریم کا دوسرا ڈھکنا اوپر سے کھینچکر پھر کیمرہ کا مُنھ یکبارگی کھولدینا مگر یہ خیال رہے کہ جب دوبارہ کسی چیز کا فوکس صحیح کرکے فریم رکھنا چاہین تو پھر اس چیز کو حرکت نہونے پائے جبتک کہ تصویر نہ بن چکے اب یہ وقت خاص تصویر عکسی قایم ہونیکا ہی اسواسطے کہ وہ آئینہ جو کلوڈین ڈالنے کے بعد ہاتھ مین سے نیٹرٹ آف سلور کے سلوشن سے مرتب کرکے فریم مین باہر لائے ہین اب اُسمین عکس قبول کرنیکا اثر موجود ہی اگر اب یہ آئینہ آفتاب کی شعاع سے کچھ بھی مطابق ہو جائے تو فوراً سیاہ اور خراب ہو جائیگا لہذا الکمال احتیاط کام مین لاتے ہین اور خرد بین در خیال کرنا چاہیے کہ وہ عکس جو لینس مین سے گذرتا ہوا گرونڈ گلاس پر معکوس نظر آتا ہی اب گرونڈ گلاس نکالکر یہ فریم اُسجگہ رکھا اور فریم کا اُسطرف والا ڈھکنا جو اوپر سے کھینچتے ہین کھولنے سے یہ آئینہ گرونڈ گلاس کا قائم مقام ہوا لیکن جس وقت کیمرہ کے لینس کا ڈھکنا کھولو تو وہ عکس بجنسہ اس آئینہ پر پڑیگا پھر بہت جلد وہ ڈھکنا لینس کے منھ پر لگا دینا صرف دو تین سکنڈ سے چھ سات سکنڈ تک عکس لینا ضرور ہی اور یہ کیفیت لینس کے آئینو پر اور وقت موسم پر اور روشنی کے انداز پر موقوف ہی دو تین بار امتحان کر لینے سے حال معلوم ہو جاتا ہی یعنی ایکبار کم وقت اور دوسری مرتبہ زیادہ وقت اور تیسری دفعہ اوسط نکال لینے سے اور تصویر کے عیوب و نقصان پر غور کرنے سے عقل سلیم پر بہت جلد روشن ہو جاتا ہی الحاصل جب دوربین کا منھ بند کر دین تو فریم کا دوسرا ڈھکنا بھی برابر بند کرکے اُس سیاہ کپڑے مین لپیٹ کر اُسی تاریک مکان مین لائین اور فریم کا پہلا ڈھکنا کھولکر آئینہ کو باآہستگی باہر نکالین پھر بطریق مذکور بائین ہاتھ سے اُسکا کنارہ پکڑکے دواے نمبر چہارم یعنی ڈیولوپنگ سلوشن کو بطور کلوڈین کے یکبارگی ڈالکر چارون کنارون تک دوڑا دینا جب تصویر کا نشان نظر آئے آئینہ پر سے دوا کو پھینک کر وہ آئینہ ایک بوتل پانی سے آہستہ آہستہ دھو ڈالنا مگر نہایت احتیاط رہے کہ ہاتھ اُسکو نہ لگے اور منھ بوتل کا بھی اُس سے دو تین انچھ کے فاصلے سے رہے صرف بہت ہلکی دھار سے پانی کا تریڑا دیکر صاف کر دیتے ہین اب یہ تصویر ایسی نظر آتی ہی کہ تمام بال جو سیاہ ہوتے ہین وہ اور رنگین کپڑے وغیرہ سفید نظر آتے ہین اور جو چیزین سفید ہوتی ہین وہ اور بدن اور چہرہ وغیرہ کا اصلی رنگ سیاہ معلوم ہوتا ہی اب دواے نمبر پنجم یعنی فکسنگ سلوشن ڈالنا اور جلدی سے تمام آئینہ پر پھیلا دینا جب تصویر صاف نظر آئے تو اُسکو بھی ایک بوتل پانی سے دھار دینا اور اس دوا سے تصویر کے بال سیاہ اور چہرہ وغیرہ سفید ہو جائیگا اور تصویر ایسی عمدہ نظر آئیگی کہ جیسے

دہی چیز بجنسہ اُس آئینہ مین اپنا قد وقامت سمیٹ کر مسکن پذیر ہوگئی ہی اُسکو سایہ مین خشک کرلین اور حفاظت ضرور ہی اسواسطے کہ ذراسی رگڑ مین بالکل بگڑ جاتی ہی اُسکی احتیاط کو ایک پیچ عمدہ ولایتی ہوتا ہی اور ہر جگہ بسہولت بن جاتا ہی چنانچہ اُسکی یہ صورت ہی

یہ پیچ کھلا ہوا ہے

اس پیچ مین آئینہ موجود ہی

پیچ کا فریم

ایک لکڑی مین پیتل کی دو ڈنڈیان لمبی لمبی ایک فٹ کے فاصلے پر نصب کرتے ہین اوراسکے بیچ مین ایک سوراخ کرکے پیتل کا پیچدار چکر لگاتے ہین پھر ایک لکڑی کا دستہ بناکر اُسمین ایک لمبا پیچ ایسا جڑتے ہین جو اُس چکر مین بخوبی رواں ہوسکے پھر ایک فٹ کا دوسرا ٹکڑا لکڑی کا بناکر اسمین بھی تین سوراخ اسموقع سے کرتے ہین کہ یہ تینون پرزے پیتل کے اُسمین اُتر جائین اور بیچ کے سوراخ مین اسیطرح کا پیچ لگا دیتے ہین جسوقت اس دستہ کو جو پیچدار ہی اِن دونون لکڑیون مین ڈالکر پھراتے ہین تو وہ ایک عجیب لطف کے ساتھ گردش کرکے اُن دونون لکڑیون کو باہم گھٹاتا بڑھاتا ہی اوراِن دونون لکڑیون مین درمیان کیجانب انچھ کا آٹھوان حصہ کھنڈا اور ڈال دیتے ہین کہ آئینہ روکنے کے واسطے آڑ ہوجاے جبکہ اس آلہ مین یہ تصویر خشک ہوجاے تو اب اسکی دو صورتین ہوتی ہین اگر آئینہ پہ پازیٹو رکھنا منظور ہی تو روغن سیاہ جو خاص اِسی تصویر کے واسطے موضوع ہی اور انگریزی مین جیسٹ وارنش کہتے ہین اس تصویر کے آئینہ پر اُس طرف ڈال دیتے ہین جدھر تمام ادویات کا استعمال کیا گیا ہی اور اُسکو بہت جلد تمام آئینہ پر پھیلا کر کلوڈین کیطرح شیشی مین بھر لیتے ہین یہ روغن بھی بہت جلد خشک ہوجاتا ہی پھر اِس آئینہ کو اُلٹ کر دوسری طرف سے دیکھتے ہین تو تصویر سیدھی اور بہت عمدہ اور نہایت درست دکھائی دیتی ہی اسکو تصویر رکھنے کے فریم مین بحفاظت بند کردیتے ہین ای خرد پہ ور تصویر پازیٹو کا کمال سلیس اور صاف طریقہ یہی ہی جو تمنے معلوم کیا اور تصویر نیگیٹو کا قاعدہ اگرچہ کئی طور پر ہی مگر جو اس ترکیب سے متعلق ہی وہ یہ ہی کہ جسوقت دواے نمبر پنجم یعنی فکسنگ سلوشن ڈالنے سے فرصت حاصل ہو تو دواے نمبر ششم یعنی ای اوڈین سلوشن نہایت تیز دستی سے اُس تصویر پر بہت جلد پھیلا کر پھینک دینا

نیگیٹیو کی ترکیب

اور فوراً ایک بوتل پانی سے دھار دینا اب تصویر کی اصلی رنگت پر ایک تاریکی پھیل جائیگی اور اُسمین نیگی ٹیو ہونے کی لیاقت پیدا ہوجائیگی پھر دوا نمبر ہفتم یعنی پیروگیالک سلوشن اُسی آئینہ پر ڈالکر تمام آئینہ پر پھیلانا اور پھر ایک میجر گلاس مین اونڈیلکر دوا نمبر ہشتم یعنی سلور سلوشن کے چند قطرے اُسی میجر گلاس کی دوا مین ملاکر پھر اُس آئینہ تصویر پر ڈالنا اور چند بار یہی عمل کرنے سے اُس تصویر عکسی پر ایک قسم کی سیاہی پیدا ہوجائیگی اور جسوقت وہ آئینہ اُٹھاکر شمع کی روشنی سے مقابل کرکے دیکھینگے اُسوقت وہ تصویر عجیب صورت سے نظر آئیگی یعنی ابرو اور آنکھ کی پتلی اور تمام سر کے بال وغیرہ سفید معلوم ہونگے اور رخسار اور پیشانی اور سفید کپڑے وغیرہ سیاہ دکھلائی دینگے غرض جب تصویر مرضی کے موافق سیاہ اور درست نظر آنے لگے تو دوا سے مذکور پھینک کر دو بوتل پانی سے دھو ڈالنا اور خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر تصویر کم سیاہ رہ گئی ہی تو کاغذ پر سیاہ چھپے گی اور بہت سیاہ ہوگی تو کاغذ پر بہت دیر مین چھپے گی چنانچہ اسکا امتحان بھی دو چار بار کے تجربے پر منحصر ہی پس اب یہ تصویر چھاپنے کے قابل ہوگئی ہکو سایہ مین خوب خشک کرکے روغن سفید کہ جسکو انگریزی مین ابنر وارنش کہتے ہین اور خاص اسیواسطے موضوع ہی جیٹ وارنش کیطرح ڈالکر جلد اُسی شیشی مین اونڈیلکر پھیرلین اب یہ تصویر بھی پائدار ہوگئی اس ایک تصویر سے ہزاروں تصویرین چھاپ سکتے ہین اس قسم کی تصویرین ایک قسم کے صندوقچہ مین احتیاط سے رکھی جاتی ہین اور جسوقت کسی تصویر کو چھاپنا منظور ہو تو نکالکر چھاپنے کے بعد اُسمین رکھدین

یہ صندوقچہ کھلا ہی

اس مین آئینہ تصویر موجود ہین

صندوقچہ

اب سنو کہ تصویر نیگی ٹیو کے چھاپنے کو بہت عمدہ کاغذ درکار ہی اسکو دوا نمبر نہم یعنی ال بیومین مین جو نمک آمیز بیضہ مرغ کی سفیدی کا زلال ہی ایک وسیع قاب مین نکالکر اُسکے اوپر ایک رخ سے برابر بچھادین پھر نصف منٹ یعنی تیس سکنڈ کے بعد اُٹھاکر لٹکا دین جسوقت یہ کاغذ خشک ہوجائین تو اُنکو اُتار لین

کاغذ

قاب چینی یا بلور کی

کاغذ لٹکائے گئے ہین

١ ٢ ٣ ٤ ٥ ٦ ٧ ٨ ٩ ١٠ ١١

قاب اور کاغذ

مگر انڈے کے کلپ سے یہ سمٹ کر لپٹ جاتے ہین اسواسطے کسی مجلد کتاب مین دبا کر سیدھا کر لینا مناسب ہی اور اُسکا ولایتی کاغذ تیار بھی سامان تصویر عکسی کے ساتھ بہم پونچتا ہی اسکول ہیو مینا ئیزڈ پیپر کہتے ہین اور اکثر مقامات پر حسب ضرورت سوداگرون کی دُکانون مین بھی ملجاتا ہی اب مکان تاریک مین دواے نمبر ۳ یعنے سن سٹیو باتھ کو شمع کے روبرو نکالو اور ایک بلور یا چینی کی قاب مین بھر کر کاغذ مذکور کو جس طرف بیضہ مرغ کی سفیدی لگی ہی اُسطرف سے اِس قاب کی دوا پر آہستہ آہستہ بچھا دو کاغذ کی پشت پر دوا نہ آنے پائے اِس قدر احتیاط ضرور رہی پھر تین منٹ کے بعد اُٹھا کر بطریق معلوم لٹکا دینا اسکی بھی چند صورتین ہین بعضے کاغذ کا ایک کنارہ سوئی کی نوک سے اُٹھا کر ڈورے کے پھندے سے لٹکا دیتے ہین جیسے اوپر کے نقشہ مین تم دیکھ چکے اور بعضے چاندی کے تار کے بہت سے ٹکڑے کرکے اُسکے دونون کنارون پر خم دیتے ہین اور اسمین ایک طرف کاغذ کی نوک لگا کر دوسری طرف سے کسی چیز مین لٹکاتے ہین اور ایک قسم کی چٹکی بھی بنائی جاتی ہی اُسکی نوک مین کاغذ کا سرا دبا کر دوسری جانب ایک قُلّابہ لگاتے ہین اور اُسکے ذریعہ سے لٹک جاتا ہی اسطرح پر

د بند چٹکی

تار خمیدہ

کاغذ

د کھلی چٹکی

ص ص لکڑی کے دو پرزے ہین اور ج ایک تار کی کمانی سٹک کی صورت ہی اسکے وسیلے سے باہم ملے ہوئے ہین ط تار خمیدہ ہی جسکے باعث یہ چٹکی لٹک جاتی ہی ب ب اسکے دونون پچھلے سرے کمانی کے زور سے خود بخود ہمیشہ کھلے رہتے ہین اور صرف اِس سبب سے دو دونون اگلے سرے بند ہوتے ہین جسوقت ب ب دونون سرے ہاتھ سے دبا کر باہم ملائینگے تو دو دونون سرے کشادہ ہو جائینگے اُسوقت کاغذ کا کنارہ اسمین لا کر پچھلے سرے کھولنے سے دو نوک بند ہو جائیگی اور کاغذ اسمین دبکر رہ جائیگا اور یاد رکھو کہ ہمیشہ یہ کاغذ اندھیرے مین تیار کرکے خشک کرنا اور وہین کسی کتاب کے ورقون مین دبا کر رکھدینا روشنی مین ہرگز نہ لانا کہ سیاہ ہو جائینگے اب یہ کاغذ اِس قابل ہو گیا کہ وہ آئینہ تصویر عکسی اسکے وسیلے سے چھپ سکتا ہی چھاپنے کیواسطے ایک آلہ مقرر ہی اُسکو انگریزی مین پرنٹنگ فریم کہتے ہین وہ ایک

جو کھٹا لکڑی کا مستطیل ہوتا ہی اندر سے بالکل خالی مگر ایک طرف آئینہ جڑا ہوتا ہی اور دوسری جانب سے ایک تختہ ڈھکنے کے طور پر ایسا بنایا جاتا ہی کہ برابر دو ٹکڑے بیچ مین سے نرمادگی کے وسیلے سے جوڑے جاتے ہین اور چھٹے مین دو پٹریان بھی نرمادگی لگا کر ایسی رکھتے ہین کہ جب اُس آئینہ پر وہ ڈھکنا برابر رکھکر دونون پٹریان لگا دین تو کمانیون کے زور سے یا بیچون کے سبب سے دونون ٹکڑے اس تختے کے خاطر خواہ دب جائین چنانچہ پرنٹنگ فریم کی تمام کیفیت اس نقشے سے ظاہر ہی

پشت تختہ
آئینہ سطر
حلقہ چوبی سیدھا
پٹری اوپر سے
پٹری اوپر سے
پیچ
پیچ
کمانی
کمانی
حلقہ چوبی اُلٹا
پٹریان کھلی ہوئین
پرنٹنگ فریم پشت کی طرف سے مع حلقہ و پیچ
پٹری نیچے سے پٹری نیچے سے
پرنٹنگ فریم مع آئینہ تصویر و کاغذ

اسمین تصویر چھاپنے کا یہ قاعدہ ہی کہ فریم کو تاریکی مین لیجا کر وہان کھولتے ہین اور تصویر کا آئینہ جسطرف کہ اُسکی پشت ہی اُس طرف سے اسطرح رکھتے ہین کہ جسطرف تصویر کا مصالحہ لگا ہی اور اُسپر وارنش پڑا ہی وہ رُخ اوپر رہے پھر وہی کاغذ جو مصالحہ دیا ہوا کتاب مین رکھا ہی اُسکو اُس آئینہ تصویر پر اُس طرف سے رکھتے ہین جس سمت سے فکسنگ باتھ مین ڈالا گیا تھا پھر اِسکی پشت پر چند ورق فلٹرنگ پیپر یا اور کسی کاغذ کے رکھکر ڈھکنا بند کرکے آہستہ آہستہ پیچ کسدیتے ہین پھر روشنی مین لاکر اُسکو دھوپ مین اسصورت سے رکھدیتے ہین کہ پرنٹنگ فریم کا آئینہ آفتاب سے مقابل رہتا ہی اور شعاع اُسپر اپنا اثر کرکے تصویر کے آئینے پر ہوتی ہوئی ال بیومینائیزڈ پیپر تک جاتی ہی اور اُسکی تاثیر سے آئینہ پر جو تصویر بنی ہی اِس کاغذ پر بعینہ اسطرح عکس قبول کرلیتی ہی بیس منٹ کے بعد پھر اُس فریم کو سایہ مین لاکر ایک پٹری کھولتے ہین اور ایک جانب سے ڈھکنا اُلٹ کر تصویر کا چہرہ دیکھتے ہین پس اگر وہ تصویر خوب گہری رنگت چھپی ہی تو اُسکو نکالکر پھر کتاب مین رکھدیتے ہین اور اگر کم رنگ چھپی ہی تو پھر فریم کا ڈھکنا برابر کرکے تھوڑی دیر کیواسطے اور بھی دھوپ دیتے ہین جب تک کہ سیاہی مائل گہری تصویر چھپ جائے اِسلیئے کہ پھر آیندہ دوسری ادویہ

نقشہ پرنٹنگ فریم

مین ڈالنے کے باعث اُسکا رنگ کم ہو جاتا ہی غرض جسقدر تصویرین چھاپنی منظور ہین اُنکو چھاپ چھاپ کر تاریکی مین رکھد و اور اُسکے بعد ایک قاب مین ڈالکر چند بار اُن تصویرونکو آب صاف سے کھنگالکر دھو ڈالو جس وقت اِس قاب مین پانی ڈالا جائیگا فوراً کاغذ تصویر پر جو نیٹرٹ آف سلور لگا ہی اُسکی تاثیر سے پانی کی رنگت بالکل دودھ کیطرح سفید ہو جائیگی اِس پانی کو پھینکدو اور دوسرا پانی ڈالکر قاب کو ہلاؤ پھر وہ پانی بھی پھینکدو یہانتک کہ دودھ کے رنگ کا پانی نکلنا موقوف ہو جائے پھر اُس قاب مین پانی ڈالکر تھوڑا سا نمک جو کھانے مین مستعمل ہی اُس مین شامل کرکے تصویرونکو دھو ڈالو پھر ایک خالی پانی سے صاف کرکے دوا ے نمبر یازدہم یعنی فونسنگ باتھ مین ڈالنا اس دواے مذکور کو علیحدہ ایک قاب مین نکالکر ان تصویرونکو پندرہ منٹ تک اُسمین رکھو اس عرصہ مین تصویر کی تاریکی دُور ہو جائیگی اور جہان سیاہ رنگ یا مائل بہ سیاہی کاغذ تصویر پر تھا وہ ایک خوبصورت اودا رنگ پختہ جامن کے موافق نظر آنے لگیگا پھر ایک اور قاب لیکر دواے نمبر دوازدہم یعنی فکسنگ باتھ نکالو اور ان تصویرون کو دوسری قاب مین ڈالکر ایک یا دو پانی سے خوب ہلا ہلا کر دھونے کے بعد نمبر دوازدہم مین رکھو جب اسمین بھی پندرہ منٹ کے قریب وقت گذر جائے تو اسمین سے بھی نکالکر ایک قاب مین پندرہ پانی سے خوب صاف کر ڈالین کہ دواے نمبر دوازدہم کا اثر باقی نہ رہے اور پانی مین بھگو کر رکھدو گھنٹہ گھنٹہ بھر مین پانی بدلتے جاؤ بعد چھ گھنٹے کے اُن کاغذونکو پانی مین سے نکالکر کسی صاف کپڑے پر جدا جدا پھیلا کر خشک کر لینا مگر اُسوقت گرد و غبار کی حفاظت بہت لازم ہی اب تصویر عکسی تیار ہو چکی اور کسی عمدہ وصلی پر چپکنے کے لائق یا کسی بہتر فریم مین رکھنے کے قابل ہو گئی عبارت مختصر فرزانۂ روزگار عالی وقار نے خردیہ وردالاگوہر کو سیطرح ریل گاڑی اور باٹری گلٹ وغیرہ سے بھی خوب واقف و مطلع فرمادیا اور عرصۂ ششماہہ بھی تمام ہو چکا شعور سخن رس حاضر ہوا اور عقل مجسم کا پیغام فرخ جام بوجہ احسن ادا کیا

امتحان ہشتم

مؤلف

اب تک نظر کسی کو نہ آیا جو خواب مین ‌— آنکھون سے آج دیدۂ بیدار دیکھنا
صنعتگری ہی مری نہین جادوگری سے کم — ہان سرسری نظر سے نہ زنہار دیکھنا
تار شعاع مہر سے باندھا ہے برق کو — جانے کہین نہ پائے خبردار دیکھنا

جس وقت شہزادۂ ارجمند بخت بلند اپنے اُستاد خجستہ نہاد کے ہمراہ خسرو نامدار کے دربار عرش وقار مین جا پہونچا عقل مجسم نے فرمایا کہ اے لخت جگر دای نور نظر ابتک کس چیز مین دستگاہ تازہ حاصل کی خردیہ ور نے جواب دیا کہ علم برق اور علم دخان وغیرہ مین قدرے تمیز پیدا کی ہی مگر نظر عمیق اور فکر باریک سے غور کرتا ہون

توان چیزونکو ایک بحر زخار اور دریاے ناپیدا کنار پاتا ہون بادشاہ نے ارشاد کیا کہ ہم بھی کچھ انکا حال سنکر علوم مذکورہ کی کیفیت معلوم کرین شہزادۂ ہوشمند نے عرض کی کہ حضور اقدس فی الحقیقت اس حقیقت کا جاننا نہایت دلچسپ اور بغایت حیرت خیز و شگفت انگیز ہوگا کہ کارخانۂ قدرت کی نہایت تیز اور قوی قوتین ہر وقت ہماری آنکھونکے سامنے موجود ہین اگرچہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ وہ قوتین ہمیشہ بحکم محسوس نہین ہوتین اور اسی باعث سے ان قوتونکو قواے مخفیہ کہتے ہین مگر کیفیات موجودہ ہین تھوڑے سے تغیر و تبدل سے وہ قوتین متحرک ہوجاتی ہین اور اُنکی بدولت عجیب عجیب اثرونکو ہم دیکھنے لگتے ہین اور بہت زیادہ تصدیق اس بات کی اُن عجائبات کے ظہور پر ہوتی ہی جسکو عجائبات برقیہ کہتے ہین چنانچہ بہت سی ایسی چیزین ہین کہ اگر اُنکو آپسمین ملاکر زور سے دبائین اور پھر الگ کرین تو اُن مین وہ خاص اثر ظاہر ہوتا ہی جسکو ہم جذب کہتے ہین علاوہ اسکے اور بھی خاصیتین ظہور پاتی ہین جنکی حقیقت ٹھیک ٹھیک ابتک دریافت نہین ہوئی بلکہ یہ خیال کرتے ہین کہ انواع و اقسام کے قدرتی اور مصنوعی اسباب سے بجلی ظاہر ہوتی ہی جیسے کہ مختلف مادون مین مُنکے باہم رگڑنے اور دبانے اور ملانے سے اور جسمانی چیزونکی ترکیبون اور حرارت اور صورت کی تبدیلیون سے چنانچہ کسی چیز کے پگھلانے مین وعلیٰ ہذا القیاس اور حضور پر شاید روشن و آشکارا ہوگا کہ سنہ عیسوی سے پورے چھ سو برس پیشتر تھیلز نام ایک بڑا نامی و گرامی حکیم جو کہ ملیٹاس واقع یونان کا باشندہ تھا اُسکو کہربا کی یہ عجیب خاصیت دریافت ہوئی کہ اگر رگڑنے سے اُسمین حرارت پیدا کیجائے تو ہلکی ہلکی چیزون کا جذب اُسمین پیدا ہوجاتا ہی غرضکہ اس بات سے وہ نہایت حیران ہوا اور اُسنے یہ خیال کیا کہ کہربا مین ایکطرح کی روحانیت ہوتی ہی جو کہ جذب و کشش کی صفت کہربا مین رگڑ کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی تھی اسلئے تمام اصطلاحات اس فن کی کہربا کے لفظ سے بنائی گئی اور چونکہ کہربا کو یونانی زبان مین الکٹرن اور رومی زبان مین الکٹرم اور اس مخفی علت کو جسے تھیلز کہربا کی روحانیت سمجھا تھا الکٹرسٹی کہتے ہین تو اُسکے بعد علم برق کی جسقدر ترقی ہوئی اور جن جن چیزون مین اُسطرح کی خاصیت پائی گئی اُنکو بھی کہربا کے مانند سمجھ کہربائی چیزین کہنے لگے اسیطرح سے جن چیزون مین رگڑ کے ذریعہ سے جاذبہ قوت نمایان کی گئی تو نام انکا معمولی کہربائی اثر اور خاص اس ترکیب کو کہربائی تحریک اور جاذبہ قوت کو کہربائی جذب اور اُن آلات کو جو پیمایش قوت مذکورہ کی غرض سے بنائے گئے کہربا نما اور اُن کلونکو جو اُس قوت کی ناپ تول کے لیے بنائی گئین میزان کہربا کہا گیا جنابعالی خاکسار کی راے ناقص مین یہ بات آتی ہی کہ ٹیلیگراف کو ہر آدمی تار برقی کہتا ہی اور اسیطرح اس قسم کے اثرونکو بجلی کے اثر کہتے ہین نظر برین مناسب ہی کہ اسکی اصطلاحونکو بجلی کے لفظ سے اسطرح مشتق کرین کہ جیسے یونانی اور رومی اصطلاحون کے مطابق کہربا کے معنی ہر اصطلاح سے مترشح ہوتے ہین چنانچہ اُس اثر کی تاثیر عام کو برق اور اسکی خاص کشش کے اثر کو اثر جذب برق اور اُسکے خاص مدافعت کے اثر کو اثر دفع برق کہنا چاہئے

اصطلاحات کہربائی کی تعریف

اور جس مخفی علت کو تھیلز یونانی نے کہربائی روحانیت سمجھی اور اُسکا نام الکٹریسٹی رکھا ہمنے نام اُسکا برقی قوت اور نام اُن چیزون کا جسمین یہ خاصیت پائی جاتی ہی اشیاء برقیہ اور نام اُنکا جنمین رگڑ سے یہ قوت ظاہر ہوتی ہی معمول برقی قوت اور نام اُس ترکیب کا جسکے ذریعہ سے وہ قوت پیدا ہوتی ہی تحریک برقی اور نام اُسکے اثر کا اثر جذب برق اور نام اُسکے دیکھنے کے آلات کا برق نما اور نام اُن کلونکا جنسے اُسکے مقدار کی جانچ تول کیجائے میزان البرق رکھا ہر چند کہ برق بہت کامون مین عمدہ طور پر مستعمل ہی مگر غالبًا دنیا کے کامون مین سب سے زیادہ حیرت بخش استعمال اس برق کا یہ ہی کہ جو لوگ ایک دوسرے سے سیکڑون ہزارون کوس کے فاصلہ پر جدے ہوتے ہین وہ دن کو یا رات کو جب کبھی چاہین بات چیت کرسکتے ہین اور بعد مسافت کا نام و نشان مٹا دیتے ہین ایک دوسرے کو صلاح و مشورت دے سکتا ہی اور عیادت اور تعزیت کی رسم ادا کرسکتا ہی اور بری بات پر تنبیہ کرسکتا ہی یہانتک کہ گویا وہ دونون آدمی ایک مکان مین بیٹھے ہین اور جب یہ ساری حاجتین پوری ہو جاتی ہین تو ایک آپ کو لندن مین اور دوسرا آپکو ایڈنبرا مین پاتا ہی قصے کہانیون مین کوئی بات اس سے زیادہ عجیب و غریب نہین اور باوصف ایسے عمدہ نتیجہ بخشنے کے اسکے پیدا کرنے کے ذریعہ بظاہر خفیف و آسان ہین چنانچہ وہ اس سیدھے سادھے قاعدے پر مبنی ہی جو ۱۸۱۹ء مین دریافت ہوا یعنی پہلے یہ کہ ایک ایسی مقناطیسی سوئی جو اپنے مرکز پر بلا تکلف گھوم سکے جب کبھی ایسے تار کے پاس لائی جاتی ہی کہ جسمین برقی موج گذرتی رہتی ہی تو وہ سوئی اُس تار کے ساتھ قائم ہونیکے بنانے پر مائل ہوتی ہی اور اُسکی حرکت خاص ایک قاعدہ کی پابند ہو جاتی ہی اور وہی موج برقی جو تار برقی پر عمل کرتی ہی گھنٹے کو بھی بجا دیتی ہی جسکی بدولت رات کے وقت آدمی خبردار ہو جاتے ہین اور قوت برقی کی دو صورتین ہین ایک مین جذب کرنے کی خاصیت ہی اور دوسری مین دفع کرنے کی خاصیت پہلی کو جاذبہ اور مثبت اور دوسری کو دافعہ اور منفی کہتے ہین اور برق کے خواص مین سے ایک یہ بھی ہی کہ اگر وہ ایک جگہ بہت ہو اور دوسری جگہ اُسی کے قریب تھوڑی تو پہلی جگہہ مین سے اُسکے کچھ حصے دوسری جگہہ مین چلے جاتے ہین تاکہ دونون مقام پر برابر ہو جائین مثلاً ایک بادل مین زیادہ بجلی ہو اور ایک مین کم تو جسوقت وہ دونون بادل نزدیک ہونگے اُسوقت بہت والے بادل مین سے کم والے بادل مین چلی جاتی ہی اور ایک تیز روشنی اور مہیب آواز ہوتی ہی چنانچہ عوام اُسی روشنی کو بجلی اور آواز کو گرج کہتے ہین اور جبکہ بجلی بادل سے زمین مین یا زمین سے بادل مین دخل کرتی ہی تو اُسدم بھی یہی حال ظہور مین آتا ہی پس طاقت کہربائی یعنی قوت برقی کا ظہور دو طرح سے ہی ایک قدرتی اور دوسرا مصنوعی قدرتی جیسا بادلون مین اور مصنوعی کئی طریق سے ہوتا ہی مثلاً ایک دو جور گڑنے سے ہو اُسکو کہربائی بالدلک کہتے ہین اور جو قوت کہربائی کہ چیزونکی ترکیب سے پیدا ہوتی ہی اُسکا نام قوت کیمیائی ہی اور یہی قوت کیمیائی ڈاک بجلی کے تار مین کام آتی ہی چنانچہ اُسکا یہ طریق ہی کہ اگر کانچ یا مٹی کے ایک برتن مین نمک کا

خوص مقناطیسی بجلی

پانی یا نیلے تھوتھے کا پانی یا ایک حصہ گندھک کے تیزاب کا دس حصے پانی مین ملا کر ڈالین اور اُس برتن مین ایک طبق جست کا اور ایک تانبے کا رکھین تو اِس ترکیب سے بجلی پیدا ہوتی ہی اور اگر بہت سے جوڑے طبقونکے رکھے جائین تو زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی اب اگر چاہین کہ اِس قوت کو جو اِس ترکیب سے پیدا ہوئی ہی دور تک لیجائین تو اُسکا طریق یہ ہی کہ لوہے یا تانبے کا یا کسی اور دھات کا تار لگا دین یہ تار جہانتک جائیگا قوت برقی آسانی سے وہانتک پہونچ جائیگی اور جب ایسے دونون تارون کے سرونکو ملائین یا پاس لائین تو درمیان مین ایک شعلہ بجلی کا سا دکھائی دیتا ہی اور اُسکے ساتھ چٹخ کی آواز ہوتی ہی اسیطرح اگر ہزار بار تار کو الگ کرکے پھر قریب لائین تو وہی کیفیت پیدا ہوگی اور اگر ایک تار کو ایک ہاتھ سے اور دوسرے تار کو دوسرے ہاتھ سے چھوئین تو ایک صدمہ پہونچتا ہی اور اگر کئی آدمی اپنے اپنے ہاتھ پکڑکر باہم کھڑے ہو جائین اور ایک طرف کا اخیر آدمی ایک تار کو چھوئے اور دوسری طرف کا دوسرے تار کو چھوئے تو اُسیوقت سب آدمیونکو جھٹکا لگیگا اور مادہ برقی کا بہت چلنا ہر خاص و عام پر بخوبی روشن ہی چنانچہ عالم موجودات مین جو قدرتی نمونہ اُسکا نظر آتا ہی اُسکی سُرعت کو سبھی جانتے ہین بلکہ جب شتابی کی تشبیہ دینی ہوتی ہی تو بجلی ہی سے نسبت دیتے ہین اُسکے سریع السیر ہونے مین شبہ نہین لیکن جب وہی شی ترکیب خاص سے انسان کے استعمال مین آئے تو بظاہر جاننے والونکو اُسکا بڑا تعجب ہوگا مگر جب بنظر تحقیق اصل کیطرف دیکھا جائے تو ہرچند فی الواقع یہ شی عجیب ہی اور اِسپر کیا منحصر ہی جتنی صنعتین خالق کائنات کی ہین اُن مین سے کوئی ندرت سے خالی نہین مگر اتنا ہی کہ جو ہمیشہ دیکھنے مین آتی ہین اُنپر تعجب نہین آتا اور جو نئی دکھلائی دیتی ہین وہ باعث حیرانی ہوتی ہین علیٰ ہذا القیاس قوت برقی کی ایسی تیزی ہی کہ بڑی بڑی مسافتونکو طرفۃ العین مین قطع کرلیتی ہی انگلستان کے ایک حکیم نے تجربہ کی رو سے دریافت کیا ہی کہ قوت برقی اڑھائی پل مین دو لاکھ اٹھاسی ہزار میل طی کرجاتی ہی اِس سبب سے ایک شہر کی خبر دوسرے شہر مین جلد پہونچ جاتی ہی اور اُسکے پہونچانے کیواسطے لوہے کا تار استعمال مین لایا گیا اور یہ ضرور نہین کہ تار علی الاتصال لگایا جائے بلکہ اگر تارون کے دونون سرونکو زمین کے اندر دفن کردین یا کنوئین مین ڈالدین تو اُن دونون سرون کے بیچ مین جو زمین ہی وہ بھی بمنزلہ ایک آلہ برقی کے ہو جائیگی اور مادہ برقی ایکطرف کے سرے سے گذر کر اور زمین مین نفوذ کرکے دوسری طرف کے سرے مین سرایت کریگا اور وہی صورتین پیدا ہونگی جو خاکسار ہمقیدار نے گزارش کین اور جب بعالی تار مخبر برقی کا سلسلہ دریاؤن سے گذرتا ہی تو اُسجگہ کئی طور کی تدبیرین عمل مین آتی ہین اگر ندی کا پاٹ تھوڑا ہی تو دونون کنارونپر لٹھے گاڑکر اُنپر تار رکھدیتے ہین اور کشتیونکو باندھکر اُنکے ستونونپر اِس سلسلے کو لیجاتے ہین اور جہان کوئی ایسی ترکیب نہین ہوسکتی وہان تار کو دریا مین ڈبوکر دوسری طرف نکالدیتے ہین اور ڈبونے مین ایسی احتیاط کرتے ہین کہ اوپر کشتیان گذرتی رہین اب اسقدر اور عرض کرنا باقی ہی کہ قوت کہربائی جن چیزون کے ذریعہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ مین پہونچائی جاتی ہی اُنکو موصل کہتے ہین اور جن چیزون مین بجلی کے پہونچانے کی خاصیت نہین ہی وہ غیر موصل کہلاتی ہین پس تنہی تار کے لگانے

قوت برقی کی تیزی

ہین یہ بڑی قباحت تھی کہ اگر کوئی شی موصل قوت کہربائی اُس سے ملجاے تو اُسکا اثر دوسری طرف رجوع کرجائے اور خبر منزل
پہونچنے مین ہرج واقع ہو چنانچہ پانی موصل کہربائی ہی جسوقت تار کو دریا کے اندر پہونچانا ہو تو پانی قوت کہربائی کو کھینچ لیگا
اسیطرح ہوائے مرطوب مین پانی جو ہوتا ہی تو اس سے ہر جگہ نقصان کا احتمال ہی اسواسطے لازم ہوا کہ کوئی غیر موصل شی حفاظت
کیواسطے تار پر لگائی جائے لہذا ہندوستان کے جزیرون سنگاپور وغیرہ مین بڑے قسم کے ایکدرخت کا گوند جسے گٹاپرچہ کہتے ہین اپنی
خاصیتونکے سبب سے بہت بہتر ہی اُسکو تار پر چڑھا لیتے ہین اور اس گوند کے چڑھانے مین کمال خیال رکھتے ہین کہ کہین سے آہنی تار
کھلا نرہے اور کانچ اور لاکھ اور ریشم وغیرہ بھی غیر موصل ہین مگر اس کام کیواسطے مفید نہ تھے اور جتنی دھاتین ہین وہ بہت قوی
موصل ہین غرضکہ تار برقی حضرت انسان کی صنعتکاری کا ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہی اور علم برق سے بہت کام لیے جاتے ہین چنانچہ
ملمع وغیرہ بہت سہل ترکیب سے ہر قسم کے ظروف اور زیور وغیرہ پر چڑھایا جاتا ہی اتنے مین سرزمین فرانس کا ایک بڑا حکیم دانشمند کہ
جسکو باشندگان یورپ امیر صاحب کے لقب سے ملقب کرتے تھے اور دربار شہریار مین کیفیت امتحان کا مشاہدہ کرنے کے لیے حاضر
تھا شہزادۂ خردپرور کیطرف متوجہ ہوکر گویا ہوا کہ خداوند ملمع کہربائی کس ترکیب سے جلوۂ ظہور حاصل کرتی ہی خردپرور نے کہا کہ
اسکی دو صورتین سہل الاصول ہین اول یہ کہ ایک صندوقچہ ولایتی عمدہ تیار بہم پہونچاتا ہی اسمین چند آلات موجود ہوتے ہین
جسکو باٹری گلٹ کی کہتے ہین اسکی اصل ماہیت یہ ہی کہ ایک لکڑی کے مستطیل ٹکڑے مین جو جست کی تختیان لگتی ہین
اور اُسکے درمیان ایک ورق پلاٹینم کا جو ایک انگریزی قسم کا پائدار دھات ہی لگا ہوتا ہی اور اوپر کی لکڑی مین دو پیچ بنائے
جاتے ہین اُن دونون مین تانبے کے دو تار داب دیتے ہین اور اسکے واسطے ایک خانہ کانچ کا خواہ چینی کا مقرر ہی اُسمین
سلفیورک ایسڈ کو آب خالص مین حل کرکے بھر دیتے ہین پھر جست کی تختیان اور پلاٹینم کا پتر جو ایک لکڑی مین جڑا ہی اُس مین
ڈبو دیتے ہین یعنی ایک حصہ گندھک کا تیزاب دس حصے پانی مین ملایا جاتا ہی اور اسکے وسیلے سے بجلی کی طاقت پیدا ہوتی ہی
اور وہ جو دونون تار اوپر کے پیچون مین لگائے جاتے ہین انمین سے اوپر والے تار مین وہ چیز باندھتے ہین جسپر ملمع چڑھانا منظور ہوتا ہی
اور بازو کیجانب جو تار ہی اُسمین ایک پتر چاندی یا سونے وغیرہ کا باندھتے ہین اور ان دونون چیزونکو ایک بڑے ظرف مین رکھتے
ہین جسمین سونے یا چاندی یا تانبے وغیرہ کا پانی جو تیزاب کے ذریعے سے ترکیب دیا جاتا ہی بیشتر سے بھر دیتے ہین چنانچہ مین ایک سرسری
نقشہ بنا کر آپکو بخوبی سمجھا دیتا ہون ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر قلم دوات تو اول ہی سے موجود تھا فوراً ایک نقشہ سطور ذیل تیار کیا

کیفیت ملمع کا بیان

باٹری کا نقشہ

ملمع چڑھانے کے وقت

قاب چاندی سونے کے پانی کی

پھر کہا کہ دوم ہندوستانی طریق پر تمام سامان بآسانی تیار ہو سکتا ہی اسکی یہ صورت ہی کہ چند آلات مختلف صورتون پر درست کرکے اسکو باہم ترکیب دیتے ہین چنانچہ اُن آلات کے نقشے بھی مین کھینچکر آپ کے روبرو پیش کرتا ہون غور فرمایئے

نقشہ آلات ملمع

آلہ جست کا

آلہ جست کا

تار تانبہ کا

کیل تانبہ

آلہ گلی

آلہ گلی

آلہ تانبہ کا

آلہ تانبہ کا

تار تانبہ کا

اسمین نمک کا پانی ہی

نمک کا پانی

اسمین نیلہ تھوتھہ کا پانی ہی

آب نیلہ تھوتھہ

قاب

ظرف

چاندی کا پتر

چاندی کا پانی ہی سائینڈ آف پٹاس مین

نقشہ مرکب

گلٹ باٹری

آلات تلمع

مع سامان

قاب

اس قاب مین سونے کا پانی ہی

یہ آلات جو اس نقشہ مفرد مین موجود ہین اُن مین سے اول جست کے دو آلے مگدر کی شکل ہین اندر سے ٹھوس اور اُن مین ایک تانبے کی کیل گردن کے پاس جڑی ہوئی موجود ہی انکو مٹی کے آلے مین رکھدیتے ہین اور مٹی کے آلے اندر سے خالی ہوتے ہین اُنمین نمک کا پانی بھرا ہوتا ہی یعنی چار تولہ نمک کو ایک گلاس پانی مین گھولکر آلہ گلی مین بھرتے ہین اور جست کا

آلہ اُسمین معلق لٹکتا رہتا ہی صرف تانبے کی وہ کیلین جو آلہ جست کی گردن مین جلی ہین اُس آلہ گلی کے مُنھ پر رہ جاتی ہین پھر اُس گلی آلہ کو بہیئت مجموعی آلہ مِسّی مین رکھتے ہین پھر اُس تانبے کے آلہ مین نیلے تھوتھے کا پانی بھرتے ہین یعنی پانچ تولہ نیلا تھوتھا ایک بوتل پانی مین حل کرکے اُسمین ڈالتے ہین جب دونون آلے درست ہوجائین تو ایک تار جست کی موگری کا دوسری تانبے کی ڈوبچی کے تار مین ملا کر نوکون مین بل دیدیتے ہین اور دوسری جست کی موگری کے تار مین وہ ظرف وغیرہ یا زیور باندھا جاتا ہی جسپر ملمع چڑھانا منظور ہی علیٰ ہذا القیاس دوسری تانبے کی ڈوبچی کے تار مین چاندی یا سونے وغیرہ کا ٹکڑا لگاتے ہین اور اُن دونون چیزونکو یعنی زیور و ظرف وغیرہ اور چاندی یا سونے کو ایک قاب مین رکھدیتے ہین پھر جس قسم کا پترہ ہو اُسی قسم کا پانی اُس قاب مین بھر کر ملمع چڑھاتے ہین پانی بنانے کی سہل ترکیب یہ ہی کہ ایک قسم کا تیزاب سفید رنگ یا بتاشہ کی شکل ہوتا ہی اُسکو انگریزی زبان مین سایئنڈ آف پٹاسیم کہتے ہین دو تولہ لیکر ایک بوتل پانی مین گھولین اور چاندی چڑھانا منظور ہو تو چاندی کا برادہ ایک تولہ اُسمین ڈالین وہ چھ گھنٹے کے عرصے مین حل ہوجایگا اِس پانی کو قاب مین نکالکر چاندی کا پترا ایک تار مین اور تانبے یا پیتل کی رقم دوسرے تار مین باندھ کر دونونکو جدا جدا اُس پانی مین ڈبودین یعنی احتیاط رکھین کہ وہ دونون تار یا دونون چیزین باہم مجتمع ہونے پائین بجلی کی تاثیر سے چاندی اُس ٹکڑے مین سے علیحدہ ہوکر باریک اور پتلی جھلی کیطرح دوسرا دھاتو پر جم سکتی ہی اِسیطرح سونا بھی چڑھایا جاتا ہی مگر سونیکا عمدہ پانی میوری ایٹک ایسڈ کے وسیلے سے ہوتا ہی اور لوہے یا جست پر چاندی سونا دفعۃً چڑھنا دشوار ہی اسواسطے اول اُسپر تانبے کا ملمع چڑھا کر پھر کوئی اور چیز چڑھاتے ہین اور تانبے کا پانی اِسطرح تیار کیا جاتا ہی کہ ایک پونڈ یعنی نصف سیر نیلا تھوتھا باریک پیسکر چھ گلاس کے مقدار پانی ڈالین اور چھانکر چینی کے برتن مین رکھین پھر ملوپر ایسڈ آف پٹاس آدھ پاؤ پیسکر چار گلاس پانی مین ملا کر علیحدہ رکھنا چاہیے پھر ان دونون قسم کے پانی کو ایک برتن مین بھر لین اُسوقت کچھ سرخ رنگ دُرد جم جائیگی اُسکو دس بارہ پانی سے دھوکر سایئنڈ آف پٹاس کے چھ بوتل پانی مین حل کرکے دو روز تک رکھ چھوڑین پھر باٹری مین تانبہ لگا کر جسپر چاہین چڑھانا شروع کرین مگر جس برتن مین پانی ہو اُسکو گرم رکھین اور آدھ گھنٹہ بعد تانبہ چڑھنا شروع ہوگا اور سونا اگرچہ اِس طریق سے بھی چڑھتا ہی کہ صرف سایئنڈ آف پٹاس کے سلوشن مین ایکطرف سونا باندھکر دوسری جانب زیور وغیرہ باندھین مگر سونیکا پانی بہت مفید ہی اُسکو بھی اِسیطرح بناتے ہین کہ سونیکا برادہ میوری ایٹک ایسڈ مین ڈالنے سے فوراً گھلجاتا ہی اُسکو آب صاف مین گھولکر فلٹرنگ پیپر یعنی چھاننے کے کاغذ سے چھان لیتے ہین چھنا ہوا پانی پھینک دیتے ہین اور جو دُرد کہ اُس کاغذ مین باقی رہ جاتی ہی اُسکو نکالکر سایئنڈ آف پٹاس کے سلوشن مین گھول دیتے ہین غرضکہ جسوقت شہزادۂ نامدار عالی وقار تلمیع برقی کی حقیقت من کل الوجوہ بیان کرچکا تو پھر سلطان معلی شان کیطرف متوجہ ہوکر عرض کرنے لگا کہ اکثر تصویر عکسی وغیرہ رات کے وقت بھی روشنی برق کے ذریعے سے لیجاتی ہی اور تاریک مقامات مین اور غار تیرہ و تار مین بھی

روشنی برقی کے وسیلے سے ہر شی کی شبیہ بہتر تیار ہوسکتی ہی اور یہی تار برقی ریل گاڑی سے بھی متعلق ہی یعنی مثلاً ریل گاڑی
مین کوئی شخص مجرم یا کوئی دزد عیار کسیکا مال لیکر مفرور ہوگیا اور بعد روانگی ریل کے اطلاع ہوئی تو انسان کا کام
نہین کہ کسی سواری کی تیز رفتاری سے اُسکو جاکر گرفتار کرسکے اور پیادہ پا تو کیا تاب اور کیا مجال ہی لہذا فوراً
تار برقی کے ذریعے سے اگلے مقام پر جہان پر ریل دم لیتی ہی خبر بھیجدے کہ ایسا معاملہ ہوا ہی چنانچہ وہان پیشتر
تدارک ہو جائیگا پھر ریل گاڑی پہونچیگی اور مطلب حاصل ہونے مین کچھ اندیشہ باقی نہ رہیگا سلطان المعظم عقل مجسم نے
ارشاد کیا کہ ریل گاڑی کو باوجود اسقدر گرانباری کے کمال تیز رفتاری حاصل ہی نہ اِسے کوئی انسان جر ثقیل کے قاعدے
پر کھینچتا ہی نہ کوئی حیوان اپنی زور و طاقت کا امتحان کرتا ہی پھر کیا سبب ہی کہ خود بخود نہایت سُرعت رفتار سے
آناً فاناً طی منازل اور قطع مراحل کرتی چلی جاتی ہی خرد پر در رنیک اختر نے عرض کی کہ جناب عالی ہر شخص بخوبی واقف و
آگاہ ہی کہ پانی جب کسی ظرف مین آگ پر ایسا گرم ہو کہ جوش مین آئے تو اُسمین سے ایک قسم کا بخار اُٹھتا ہی چنانچہ اگر اسی
طرح اُسکو آتش پر جوش دیتے رہین تو پانی سب کا سب اُس بخار کی حالت مین اُڑ جائیگا اور ظرف مذکور خشک نکل آئیگا
اور یہ بھی سب جانتے ہین کہ اُس ظرف کے مُنھ پر اگر سرپوش رکھا جائے تو وہ بخار اُس سے کچھ سردی حاصل کر کے
پھر اپنی اصلی صورت پر پانی ہو جائیگا اور پھر ظرف مذکور مین ٹپک پڑیگا اور اِس بات سے بھی خاطر خواہ آگاہی حاصل
ہی کہ جسوقت لکڑی یا کوئی چیز سوختنی آگ مین جلائی جاتی ہی اُس سے دھوان نمود ہوتا ہی لیکن اُس دھوئین مین
اور اِس بخار مین جو کہ آب جوشان سے پیدا ہوتا ہی بہت بڑا فرق ہی کیونکہ جو کوئی چیز دھوئین مین لگائی جائیگی وہ ہرگز
تر نہ ہوگی بلکہ کاجل سے ملمع ہو جائیگی پس جو دھوان کہ جلتے ہوئے ایندھن سے ظہور پاتا ہی اُسکو ہم اپنی اصطلاح
مین دھوان کہتے ہین اور جو پانی کے جوش سے پیدا ہوتا ہی اُسکا نام دخان رکھتے ہین طبیعیات کی تحقیقات سے جو
بہت سی عجیب و غریب اور فائدہ مند چیزین ایجاد کی گئی ہین اُن مین سے دخانی کل سب مین افضل ہی اِسکے وسیلے سے
آدمیون نے وہ طاقت حاصل کی ہی جو احاطہ گمان سے باہر ہی اور جو کام خیال مین نہین آتے اِنکے ذریعہ سے نہایت
آسانی کے ساتھ ہو جاتے ہین انگلستانی فنون اور صنعتون مین دخانی کلون کی قدر اِس مرتبہ پر پہونچی ہی اور روز بروز
اِسطرح ترقی پاتی جاتی ہی کہ کیا امیر کیا فقیر سب پر واجب ہی کہ کمال شوق دلی سے اسکی طرف متوجہ ہون ولایت
مین دخانی کل کے وسیلے سے پانی نکالتے ہین اور لکڑی کاٹتے ہین اور لوہے کے بہت اوزار بناتے ہین اور اُسی
کل کے وسیلے سے کپڑا بھی طرح طرح کا اِس آسانی اور خوبی کے ساتھ بُنا جاتا ہی کہ یہان آنکر اِس ارزانی سے بکتا ہی
کہ تمام غربا اُسکو پہنکر اپنا جی خوش کرتے ہین اور آرام پاتے ہین اور تیل بھی اِس کل کے زور سے نکالا جاتا ہی اور
زمین بھی اسکے وسیلے سے جوتتے ہین اور کنوئین وغیرہ کے کھودنے مین بھی اُسکو استعمال مین لاتے ہین اور کھیتی باڑی
باغ وغیرہ مین بھی اِس کل سے پانی سینچتے ہین اور دوسری دھات اِس سے کوٹتے ہین اور شکر بھی اِس کل کی قوت سے

دخانی کل کا بیان

بناتے ہین دریا وسمندر مین کشتیان اور جہاز اس سے چلتے ہین اور وہ آلات لطیف جو دھاگے کاتنے مین مستعمل ہین
اور وہ کلین جو اُن دھاگون سے کپڑا بن لیتی ہین اسی دُخانی کل سے اپنی اپنی حرکتین حاصل کرلیتی ہین بلکہ فی الحقیقت
ہر چیز مصنوعی کہ جو زیب وزینت یا کسی کام کیواسطے بنی ہوئی ہو بیشک اس عجیب وغریب کل کو اسمین کچھ نہ کچھ مداخلت
ضرور ہوگی اسکی مدد سے لوہے کا مادہ زمین سے نکالکر خالص لوہا بناتے ہین پھر اسی کے وسیلے سے وہ لوہا لیکر خواہ ایسا
وزنی لنگر جو طوفان اور موجون کے صدمے سے بڑے سے بڑے جہاز کو بچائے خواہ ایسی باریک آبدار سوئی جو لطیف ترین
کپڑے کی صنعت کارچوبی مین کام آئے بناتے ہین غرضکہ یہ کل نہایت با نزاکت اور بکھیڑا ہونے کے باعث قابل توجہ اور
لائق التفات ہی مثلاً اسکی ایک حرکت مین وہ قوت ظاہر ہوتی ہی کہ جسکے ذریعہ سے بگھیان کانچ کے چکنے چکنے سطح وغیرہ پر
بے کھٹکے چل سکتی ہین بلکہ اُسکی اور حرکتون مین بھی وہ قوانین داخل ہین جو کرۂ زمین اور دوسرے کواکب کی گردشونکو جو
وہ آفتاب کے گرد کرتے ہین انتظام بخشتے ہین اور وہ اصلی قوانین جنپر دخانی کل کی حرکتونکی بنا ہی نہ عدد مین بیشمار نہ سمجھنے
مین دشوار بلکہ بہت سلیس اور نہایت سریع الفہم ہین اتنے مین ایک صنعتگر فرنگ کہ جسکو مسٹر ٹریوی کہتے تھے دربار
دُربار مین حاضر تھا استفسار کرنے لگا کہ بھلا ارشاد فرمائیے کہ دخان کسواسطے قوی اور جسیم ہو جاتا ہی اور وہ دوسری چیز
کو کس باعث سے حرکت دیسکتا ہی خرد پرور نے کہا کہ ای حکیم کیا تم نہین جانتے کہ جب حرارت کسی شی مین داخل کیجاتی ہی تو
وہ شی گرم ہوتے ہوتے اپنی جسامت یعنی طول وعرض اور عمق مین بڑھ جاتی ہی چنانچہ ایک لوہے کا لمبا ٹکڑا لے کر کسی
دوسری چیز کے ایسے سوراخ مین ڈالین کہ جسمین وہ لوہا بآسانی گذر سکے اُسکو ایکطرف سے آگ مین ڈالکر اسقدر گرم
کرو کہ سرخ ہو جائے پھر آگ مین سے نکالکر سوراخ مذکور مین ڈالو تو یہ ظاہر ہوگا کہ وہ لوہا اتنا بڑھ گیا ہی کہ اب اُس سوراخ
مین مطلق نجا سکیگا جبتک کہ سرد ہو کر اپنی حالت اصلی پر نہ آجائے اور حرارت جتنی بڑھتی جائیگی اُتنا ہی لوہا بھی بڑھتا
جائیگا یہانتک کہ گلجائے حکیم نے کہا کہ بیشک یہ بات درست ہی مگر آپ یہ فرمائیے کہ حرارت کی کمی وبیشی کا اندازہ کسطور
پر کرسکتے ہین شہزادہ نے کہا کہ یہ بہت سہل بات ہی یعنی تھرمامیٹر کے وسیلے سے حرارت کے درجے معلوم ہو جاتے ہین اور
اگر تھرمامیٹر نہ ہو تو ہم بنا بھی سکتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ تھرمامیٹر کیا چیز ہی خرد پرور نے عرض کی کہ جنابعالی عربی مین
اُسکو میزان الحرارت اور فارسی مین تابدرجہ نما کہتے ہین چنانچہ اُسکی کیفیت یہ ہی کہ شیشے کی بالشت بھر کی ایک
نلی ہین جسکا سوراخ بہت باریک ہوتا ہی اور ایکطرف آگ مین گلانے کے باعث کرۂ جوفدار کی صورت اُسکے نیچے پیدا
ہو جاتی ہی سیماب خالص اسقدر بھر دیتے ہین کہ کرۂ مذکور لبریز ہو جائے اور وہ سیماب نلی کی تہائی تک پہونچے پھر
جتنی ہوا اُس نلی مین باقی ہو اُسکو بہوشیاری تمام نکالکر نلی کے دہانے کو مضبوط بند کر دیتے ہین پھر کرۂ مذکور کو پانی
کی جمی ہوئی برف مین داخل کرتے ہین اور سیماب اپنی حرارت کچھ کھو کر سمٹ جاتا ہی اور بلندی سے پستی کی طرف تنزل
شروع کرتا ہی بس جہانکہ حالت نزول مین سیماب کو قیام ہو جاتا ہی اس مقام پر ایک نشان کرتے ہین اور اسکا نام

تھرمامیٹر بنانے کی ترکیب

نقطہ انجماد آب ہی اسلیئے کہ برودت کے اسدرجہ پر پانی جمکر برف ہو جاتا ہی پھر اُس کرہ کو جوش کھاتے ہوئے پانی مین داخل کرتے ہین اُسوقت سیماب بحرارت حاصل کرکے جسامت مین بڑھ جاتا ہی اور درجہ بدرجہ اُس تا بدرجہ نما مین چڑھنا شروع کرتا ہی جب چڑھتے چڑھتے ٹھہر گیا تو عین نقطہ وقت پر دوسرا نشان کرتے ہین اور اُسکو نقطہ جوش آب کہتے ہین اس سبب سے کہ اتنی حرارت پر پانی جوش مین آتا ہی بعد اُسکے ایک پیتل کی تختی یا ہاتھی دانت کی پٹڑی یا کسی قسم کی عمدہ لکڑی کا تختہ کہ جو طول مین نلی مذکور سے کچھ زیادہ ہو لیکر اُسکے سطح مستوی پر ایک نقشہ جو اُس نلی کی لمبائی کے برابر ہو کھینچتے ہین اور اُسکو اسکیل کہتے ہین پھر اُس اسکیل کے سطح کو طوالت مین سطور پر تقسیم کرتے ہین کہ اجزا اُسکے آپسمین برابر ہون اور فاصلے اُن خطوط منقسم کے اسقدر رہون کہ نقطہ انجماد اور نقطہ جوش کے درمیان مین ایکسو اسی خط شمار کیے جائین اور اسکیل کے اجزا اگرد سیماب کی طرف سے اس طرز پر گنے جلتے ہین کہ بتیسوان خط نقطہ انجماد کے برابر پہونچتا ہی پس خط زیرین سے نقطہ جوش تک دوسو بارہ خط ہونگے اور ان خطوط کو درجے کہتے ہین اگرچہ ان مین اور بھی چند نقطے ہوتے ہین چنانچہ نقطہ اعتدال اور نقطہ حرارت خون اور نقطہ حرارت تپ اور نقطہ جوش شراب وغیرہ مگر ان سب سے اوپر درجہ جوش آب ہی لیکن دخانی کل مین اسی نقطے سے زیادہ کام پڑتا ہی اسواسطے کہ پانی کے جوش سے بخارات پیدا کیے جاتے ہین اور مقیاس الحرارت کے وسیلے سے جوش آب کا اندازہ بخوبی دریافت ہو سکتا ہی خاکسار اُسکا نقشہ بناتا ہی

نقشہ

تھرما میٹر

مقیاس الحرارت

پھر عرض کرنے لگا کہ حضور اقدس مثلاً سیماب اگر پانی مین بسبب حرارت کے پچاس درجے ہو اور دس درجے حرارت زیادہ ہوئی تو ساٹھ درجے ہو جائیگا علیٰ ہذا القیاس درجہ انتہائے حرارت آب مین دوسو بارہ درجے پر ٹھہر جائیگا پھر کسیقدر پانی کو جوش دیا جائے مگر اس سے زیادہ نہ بڑھیگا لیکن پانی شدت حرارت سے اپنی صورت اصلی چھوڑ کر اسقدر پھیل جائیگا کہ دخان کی صورت پیدا کر لیگا بلکہ اسصورت مین اور بھی اپنی جسامت اصلی سے ایکہزار سات سو چھے زیادہ جسیم ہو جائیگا پھر اگر کسی تدبیر سے وہ حالت اصلی پر لایا جائے یعنی اسقدر ٹھنڈا کیا جائے کہ اسکی حرارت دوسو بارھوین درجے سے کمتر ہو توفی الفور پھر وہ دخان پانی ہو جاتا ہی اور اپنی دخانی حالت کی نسبت کہ جس سے دوبارہ پانی ہو گیا ایکہزار سات سو مرتبہ مقدار مین کم ہو جاتا ہی اور پانی جب دخان ہو جاتا ہی تو وہ ہوا کی طاقت پیدا کر لیتا ہی از روے تحقیقات یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا کہ ایک انچہ مربع یعنی اسیقدر لمبے اور چوڑے مکان پر پندرہ پونڈ یعنی ساڑھے سات سیر ہوا کا بوجھ رہتا ہی اس حساب سے جو چیز جسقدر لمبی چوڑی ہوگی اُسپر اُسیقدر بوجھ ہوگا مثلاً کسی فربہ اور تنومند آدمی کے جسم کو قیاساً پیمایش کرین تو دو ہزار انچہ مربع تخمیناً ہوگا اس سبب سے اُسکے تمام جسم پر ہوا کا وزن تین ہزار چھے من ہمیشہ رہتا ہی یہ سنتے ہی مسٹر ٹریوی صاحب نے کہا کہ جب انسان کے جسم پر اسقدر وزن پڑتا ہی تو وہ دبکر کیون نہین مرجاتا یا اُسکا تمام جسم سرمے کیطرح پسکر چورچور کیون نہین ہو جاتا شہزادہ تیز فہم نے جواب دیا کہ اے حکیم اسکی مثال بعینہ ایسی ہی جیسے کوئی غواص آب عمیق مین غوطہ لگا کر پانی کی تہ مین جا پہونچے اور وہان سے صحیح وسالم باہر نکلے مگر یہ امر بدیہی ہی یعنی اسیطرح ہزارون آدمی غوطہ زنی کرکے سب کے سب سلامت باہر آتے ہین کوئی دبکر ہلاک نہین ہوتا اب غور کا مقام ہی کہ اس حالت مین کسقدر پانی کا وزن سرپر ہوتا ہی مگر وہ مطلق پروا نہین کرتے اور بالکل خبر نہین ہوتے اسیصورت ہوا کا وزن بھی کچھ ضرر نہین پہونچا سکتا بلکہ ہواے محیط بالا بدان اُسکا وزن گرانبار سنبھال لیتی ہی علیٰ ہذا القیاس پانی کا بوجھ بھی پانی اُٹھا لیتا ہی اور آدمی کو صدمہ نہین پہونچتا پھر شاہنشاہ والا بارگاہ کیجانب رخ کیا اور کہنے لگا کہ تیز ہوا ایک گھنٹے مین پینتیس میل جاتی ہی مگر آندھی ایک گھنٹے مین سو میل تک جاسکتی ہی یعنی اُسکی تیز روی توپ کے گولے سے بھی زیادہ ہی بس دوسو بارھوین نقطہ پر دخان کا زور اصطلاح مین ایک ہوا کے زور کے برابر ہی اور جب دخان دوسو پچاس نقطہ تک گرم کیا گیا تو ایک انچہ مربع پر اُسکا وزن پندرہ سیر کا یعنی دو ہوا کا ہوگا اور دوسو چھترین نقطہ پر تین ہوا کا زور ہوگا یعنی ساڑھے بائیس سیر اور دوسو ترانوے نقطے پر چار ہوا کا زور یعنی تیس سیر وزن ہوگا اور تین سو آٹھوین نقطے پر ساڑھے سینتیس سیر وزن یعنی پانچ ہوا کا زور ہوگا اور جبکہ اول ہی اول ایک حکیم نے دیکھا کہ ایک دیگ مین پانی جوش دیا جاتا ہی اُسکے سبب سے دیگ کا سرپوش خود بخود حرکت کرتا ہی حکیم کو کمال تعجب ہوا کہ سرپوش کو ایسی حرکت دینے والی کیا شے ہی غرض دریافت ہوا کہ اس جوش کھاتے ہوئے پانی سے جو دخان پیدا ہوتا ہی یہی سرپوش کے متحرک ہونیکا باعث ہی اور اس تجربہ سے قیاس کو ملا کر یہ نتیجہ پیدا کیا کہ دخان بیشک ایسی زبردست شے ہی کہ کیسی ہی بھاری سے بھاری اور بڑی سے بڑی چیز ہو مگر اُسکے مقدار کے موافق دخان کا صدمہ پہونچیگا تو اُسکو بھی ضرور صدمہ اور حرکت دیگا اور اُسکے لیے

یہ دلیل قائم کی کہ جسوقت زمین کے اندر پانی کو بسبب حرارت آفتاب کے دوسو بارہ درجہ کی حرارت پہونچتی ہی تو وہ فوراً دخان
بنجاتا ہی اور زیادہ حرارت کے سبب سے کئی ہوا کی طاقت پیدا کرکے زمین ہو خواہ پہاڑ اُسکو شق کردیتا ہی اور جسقدر اُسکے
زور و طاقت کی مقدار زیادہ ہوتی ہی اُسیقدر زلزلہ پیدا کرتا ہی یہ قیاس کرکے چند آلات ایسے ایجاد کئے کہ جسمین بسبب
دخان کے خود بخود بلا واسطہ کسی ذیحیات کے ایک قسم کی حرکت پیدا ہوگئی چنانچہ روز بروز اس ایجاد کی ترقی ہونے
لگی اور رفتہ رفتہ یہ بات دریافت ہوگئی کہ اس کل کو کسی گاڑی کے پہیون مین ایسا وصل کرین جسکی حرکت سے وہ پہیئے
گردش مین آئین تو اغلب ہی کہ بے بیل اور گھوڑے وغیرہ کے وہ گاڑی خود بخود چلے گی چنانچہ مطابق اس خیال کے عمل کیا
اور اُس سے جو نتیجہ حاصل ہوا وہ یہ ہی کہ گھوڑا گاڑی مین جتا ہوا جو نہایت جلد چلا تو برابر ایک گھنٹے مین پانچ کوس سے
سوا نہ چلیگا بیل کا تو کیا ذکر ہی مگر گھوڑے اور دُخانی کل کی رفتار مین بہ چند تفاوت ہی کہ دخانی گاڑی ایک
گھنٹہ مین نہایت آہستگی کے ساتھ پندرہ کوس چلتی ہی اور بروقت ضرورت ایک ہی گھنٹہ مین چالیس پچاس کوس
چل سکے مگر ایسی شتابی رفتار خطرناک ہی خشکی مین اسکی رفتار کا یہ حال ہی اور تری مین بھی آمد و رفت کے واسطے
دخانی کل کا استعمال بڑی تیز روی کا باعث ہوا ہی یعنی سب جانتے ہین کہ کشتی اور جہاز جو دریا پر روان ہوتے
ہین وہ یا بادبان کے وسیلے سے چلتے ہین یا ملاحون کی سخت محنت سے اور ڈانڈ کے ذریعے سے لیکن ہوا کبھی
آہستہ چلتی ہی اور کبھی موقوف بھی ہو جاتی ہی اور کبھی باد مخالف بھی چلنے لگتی ہی اور ملاحون کا حال سنئے کہ کبھی
سست ہو جاتے ہین اور کبھی بالکل تھک بھی جاتے ہین اسواسطے صاحبان ہنر نے یہ تجویز کی کہ جہاز کے وسط مین
ایک دخانی کل بنیادہ ہو کہ جو ہر وقت اور ہر حالت مین جہاز کو روان رکھے چنانچہ اُن دانشمندون نے اس خیال
کو انجام دیا اور جہاز مین دخانی کل برپا کرکے دو پہیئے ایسے متعلق کیئے کہ اُسکے ذریعے سے خود بخود حسب دلخواہ
گردش مین آئین وہ پہیئے جہاز کے دونون طرف باہر باہر لگے رہتے ہین اور اُنکے دائرے پر بہت سی تختیان
لگی ہین جو پانی مین ایک دو ہاتھ ڈوب کر گھومتی ہین اور گھوستے گھوستے پانی کو مار مار کر اور موجونکو اُٹھا
اُٹھا کر برخلاف ہوا کے اور برخلاف پانی کی دھار کے بھی جہاز کو بخوبی چلا سکتی ہین دُخانی گاڑی جسکو ریلوے
کہتے ہین اُسکے واسطے سڑک آہنی بنائی جاتی ہی یعنی لوہے کی گول سلاخین جنکا قطر ایک انچ کے قریب ہوتا
ہی سڑک کے دونون بازوؤن پر دو طرفہ برابر نصب کیجاتی ہین اور ریلوے کے پہیئے کا دائرہ کنارون پر سے
اس قدر خالی ہوتا ہی کہ ان لوہے کی سلاخون پر اس کیفیت سے برابر چل سکے کہ وہ حلقہ کسی طرف لغزش
نہ کرنے پائے اور وہ دخانی گاڑی جو سب کے آگے ہوتی ہی اُسکے پیچھے بہت سی گاڑیان ایک قلابہ کے
وسیلے سے لگائی جاتی ہین اگرچہ اُن مین کل نہین ہوتی لیکن پہیئے اُسی ترکیب کے ہوتے ہین جیسے کہ اس کل والی
گاڑی مین لگائے گئے اور کبھی یہ سلسلہ سو گاڑیون سے زیادہ قائم کیا جاتا ہی اور اُن مین ہزارہا من اسباب

واجناس وغیرہ کا وزن اور صدہا آدمیون وغیرہ کا بار ہوتا ہی مگر دخانی کل کے زور سے وہ سب کی سب گاڑیان اُس کل والی گاڑی کے ساتھ کھنچتی ہوئی چلی جاتی ہین پھر خرد بہ ورنے قلم برداشتہ ایک نقشہ ریلوے کا بنا کر ملاحظۂ اقدس مین گذرانا

ریل گاڑی اور اُسکے ساتھ والی گاڑیوں کا نقشہ

پھر کہنے لگا کہ جہان جہان ریل گاڑی چلتی ہی اُسکے ساتھ تار برقی بھی لگایا جاتا ہی تاکہ ایک اسٹیشن سے دوسرے
اسٹیشن تک جو کہ پیغام بھیجنا ہو فی الفور پہونچ سکے مگر جب ریل گاڑی اسٹیشن پر سے چل چکتی ہی تو دوسرے اسٹیشن پر
پہونچنے تک کوئی پیغام اُس تک نہین پہونچ سکتا اِسلیئے ضرور ہوا کہ کوئی ایسی تدبیر نکالی جاے جس سے نہایت
ضروری پیغام رستے مین بھی لگایا جائے اور جن پیغامون کا رستے مین بھیجنا ضرور ہوتا ہی وہ صرف تین پیغام ہین
ایک یہ کہ ریل گاڑی کو کہدین کہ وہ ٹھہر جائے آگے نہ بڑھے یا اُسکو یہ کہا جائے کہ آہستہ آہستہ ہوشیاری سے آئے یا
یہ کہا جائے کہ بیخوف و خطر دوڑتی ہوئی نکلجائے اِن تینون پیغامون کے لیے تین رنگ مقرر کیے ہین سُرخ رنگ اسلیئے
ہی کہ ریل گاڑی ٹھہر جائے آگے نہ بڑھے اور سبز رنگ اسلیئے ہی کہ آہستہ آہستہ ہوشیاری سے چلی آئے اور سفید رنگ
اسلیئے ہی کہ بیخطر دوڑی ہوئی چلی جائے اِن تینون نشانون کے دیکھنے کو دو تدبیرین کی گئی ہین ایک تدبیر رات
کے لیے اور وہ یہ ہی کہ ہر ایک اسٹیشن اور چوکی پر چپراسیون کو لالٹینین دی گئی ہین اور ہر ایک اسٹیشن کے پاس ایک
بڑا اونچا ستون گاڑ کر لالٹین لگا دی ہی چپراسیون کے پاس جو لالٹینین ہین اُن مین تین رنگ کے شیشے لگے
ہوئے ہین اور اُسکا سِرا پھرانے سے جس رنگ کا شیشہ چاہین سامنے ہو جاتا ہی پس اگر گاڑی کو روکنا ہوتا ہی
تو چپراسی لالٹین کا سِرا اور ستون کی کل پھرا کر لال شیشہ سامنے کر دیتا ہی اور اگر جلد دوڑانا منظور ہوتا ہی
تو سفید شیشہ سامنے رہنے دیتا ہی اور جو آہستہ لانے دینا ہوتا ہی تو سبز آئینہ دکھایا جاتا ہی دوسری تدبیر دن کے
لیے ہی اور وہ یہ ہی کہ ہر ایک چپراسی کو تین جھنڈیان دیگئی ہین اگر گاڑی کو روکنا ہوتا ہی تو چپراسی لال جھنڈی سر سے
اونچی اُٹھا کر دکھاتا ہی اور اگر آہستہ آہستہ ہوشیاری سے بُلانا ہوتا ہی تو سبز جھنڈی دکھاتا ہی اور اگر بیدھڑک
دوڑانے دینا ہی تو سفید جھنڈی دکھاتا یا جھنڈی کو لپیٹ کر اور بغل سے لگا کر سیدھا سامنے کھڑا ہو جاتا ہے
اور ہر ایک اسٹیشن پر جو بڑا اونچا ستون کھڑا ہوتا ہی اور جسپر رات کو لالٹین جلتی ہی اُسکے سرے پر دو ہاتھ یا ایک
ہاتھ لگا ہوتا ہی اور وہ ہاتھ کل دبانے سے گر بھی پڑتے ہین اور کھڑے بھی ہو جاتے ہین اُن ہاتھون کے ایک
طرف سفید رنگ اور ایک طرف سُرخ رنگ ہوتا ہی پس اگر یہ منظور ہی کہ گاڑی کسی طرف سے نہ آئے تو دونون
ہاتھ کھلے رہنے دیتے ہین اور جو یہ منظور ہی کہ اِس طرف سے تو جائے مگر دوسری طرف سے نہ آئے تو ایک ہاتھ
کُھلا رہتا ہی اور جو منظور رہی کہ آہستہ آہستہ اور ہوشیاری سے آئے تو ایک ہاتھ جو ستون کے بائین طرف ہوتا ہی
اُسکو جھکا ہوا یعنی آدھا اُٹھا ہوا اور آدھا گرا ہوا رکھتے ہین اور اگر یہ منظور ہوتا ہی کہ بیدھڑک دوڑی آئے تو
دونون ہاتھ گرے ہوئے رہتے ہین اور علاوہ اسکے اور اور تدبیرین ہین یعنی اگر جھنڈی نہ ہو تو کیونکر پیغام پہونچایا
جائے اسکے نشان اِس طرح پر ہین کہ اگر گاڑی کو بالکل روکنا منظور ہو تو چپراسی دونون ہاتھ اُٹھا کر کھڑا ہو جائے
اور اگر ہوشیاری سے آہستہ بلانا منظور ہو تو ایک ہاتھ اُٹھائے اور اگر بیدھڑک دوڑا دوڑا بلانا ہو تو ایک ہاتھ

لٹکا اور ایک ہاتھ سیدھا کرے پس یہ وہ نشان ہین جنکو لوگ ہمیشہ ریل پر آتے جاتے دیکھتے ہین اور اب انگستان ہین ایک ایسی ترکیب ایجاد ہوئی ہی کہ ہر ایک گاڑی مین سے جو مسافر چاہے محافظ یا انجن والون کو آگاہ کرسکتا ہی اور فوراً معلوم ہوجاتا ہی کہ کسی گاڑی کے مسافر کو کچھ ضرورت ہی اور اُس گاڑی کو بھی پہچان لیتا ہی اِس صورت مین اگر کوئی گاڑی سلسلے سے علیحدہ ہوجائے تو اُسی دم محافظ اور ہانکنے والے کو خبر ہوجاے گی غرضکہ سب گاڑیون کو یہ دخانی کل اِس جلدی کے ساتھ کھینچ لیجاتی ہی کہ دنون کی راہ گھنٹون مین طی ہوتی ہی اِسی وسیلے سے دور دور کے مسافر تھوڑے وقت مین قطع مسافت کرکے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکتے ہین اگر ملک کے ایک جانب قحط ہوتا ہی اور دوسری طرف ارزانی تو اِس کی بدولت دونون جگہ رہنے والون کو فائدہ پہونچتا ہی

مؤلف

اللہ اللہ کس قدر ہی بارکش — ہی یہ گاڑی یا کہ خشکی کا جہاز
خود بخود بے استعانت غیر کے — قطع کرتی ہی رہِ دُور و دراز
اِس مین سو سو طرح کا آرام ہی — یہ سواری ہی نہایت دِلنواز
تیز رفتاری بذاتِ خاص ہی — منتِ اغیار سے ہی بے نیاز
لے اُڑی تاثیر جذبِ دل اِسے — آخرش کام آگیا سوز و گداز

جب کہ شہزادۂ بلند اقبال ہمایون فال نے پایہ تقریر دلپذیر کو اسقدر اوج ارتفاع پر بلند پایہ کیا اور چند نقشہ ہاے متعلقۂ علم برق وعلم دخان بھی اپنے دست مبارک سے بناے ہنگامۂ امتحان کا وقت معمولی قریب اختتام آپہونچا حاضرین درگاہ عالم پناہ نے بیشمار گوہر شاہوار ستائش آبدار نثار کیے سلطان عقل مجسم بھی فرزانۂ روزگار کی توجہ بے نہایت اور سعی ومحنت کا ممنون ومشکور ہوا اور خلعت فاخرہ عنایت کرکے رخصت فرمایا دربار برخاست ہوا

باب نہم موسوم بہ عقل دوم

مؤلف

کون خوشخط کرم مشقِ ناز ہی جس کے لیئے
خوشنویسی کو عطارد کا قلمدان چاہیئے

وصلی افلاک پر ہو مہرۂ خورشید و ماہ
انجم زرین سے افشان زرافشان چاہیئے

مو قلم کے واسطے لازم ہی نوکِ زلفِ حور
بہر کاغذ صفحۂ رخسارِ غلمان چاہیئے

جسوقت انجمن امتحان سے فرزانۂ روزگار اور شہزادۂ نامدار زینت بخش قصر تعلیم ہوئے اُستاد نے خرد پرور سے فرمایا کہ عزیز من سررشتۂ تعلیم علوم مین دو چیزین داخل ہین کہ جسکو محاورۂ عوام مین نوشتخواند کہتے ہین یعنی پڑہنا لکھنا پس یاد رکھو کہ پڑھنا پڑھنے سے آتا ہی اور لکھنا لکھنے سے ای خرد پرور جو آواز دہان انسان سے پیدا ہوتی ہی اُسکی مختلف صورتون کا نام حروف ہی چونکہ ایک حرف کی آواز سے دوسرے حرف کی آواز مین فرق ہی لہذا ہر حرف کیواسطے ہر قوم نے ایک خاص شکل مقرر کی ہی اور اُسکو جسوقت لکھتے ہین اُسکا نام خط ہوتا ہی اور اُن خطون کی بھی جدا گانہ صورتین ہین چنانچہ خط ہندی و خط سریانی و خط یونانی و خط انگریزی و خط عبری و خط معقلی و خط کوفی و خطِ کشمیری و خط حبشی و خط ریحانی و تعلیق و نسخ و محقق و رقاع و توقیع و ثلث وغیرہ اور نستعلیق اور شفیعا اور شکستہ اردو و فارسی مین اور نسخ و تعلیق عربی مین اکثر موقع بموقع مروج و مستعمل ہین اور انگریزی مین دو طرح کے حروف مکتوبی اور دو طرح کے کتابی اور ہندی مین حروف ناگری وغیرہ کار آمد ہین اور ان اقسام مین طرح طرح کی ایجادات جدید اور صنعتین اور اصطلاحین پیدا کر کے بہت کچھ صورتین وضع کر لی ہین ہر زبان کے حروف جدا ہین اور ہر حرف کے قاعدے علیحدہ مگر سب کا اصل اصول یہ ہی کہ ہر حرف مین چار باتین ضرور ہوتی ہین اول قامت حرف یعنی حرف کا عرض و طول دوم قلم حرف یعنی حرف کا کونسا حصہ کس نوک اور کتنے قط سے کہانتک ہو سوم تمیز حرف یعنی حرف کی پیمائش اور ایک حرف سے دوسرے حرف کا فاصلہ کس قدر مناسب ہی چہارم کرسی حرف یعنی کونسا حرف کس حرف کے مقابل ہو غرضکہ جو شخص اِس فن مین دستگاہ بہم پہونچاتا ہی اُسکو اہل عرب خطاط اور فارسی والے خوشنویس اور باشندگانِ یورپ فیر رایٹر کہتے ہین اور خوشنویسی کیواسطے سامان عمدہ و نفیس ضرور ہی مؤلف

خوشنویسی کا شوق ہو جسکو
سات باتین بہم نہ ہون جب تک

خط کتابت سے ذوق ہو جسکو
خوشنویسی محال ہی بے شک

یعنی لازم ہی پہلے کاغذ صاف ‌ ‌ ‌ ‌ شکل رخسار مہوشان شفاف
دوسرے چاہیئے مداد سیاہ ‌ ‌ ‌ ‌ مثل زلف نگار غیرت ماہ
تیسرے چاقوے خوشاب ہو تیز ‌ ‌ ‌ ‌ نگہ شوخ کی صفت خونریز
چوتھے ہو کلک واسطے یک لخت ‌ ‌ ‌ ‌ دل عاشق کی طرح نرم اور سخت
پانچوین ہو شفیق تر استاد ‌ ‌ ‌ ‌ مہربان مادر و پدر سے زیاد
چھٹے از بس ہو مائل و راغب ‌ ‌ ‌ ‌ مشق و تحریر پر دل کاتب
ساتوین فضل ایزد متعال ‌ ‌ ‌ ‌ رہے لیل و نہار شامل حال
جب کہ سامان یہ سب مہیّا ہو ‌ ‌ ‌ ‌ کیون نہ پھر خوشنویس یکتا ہو

ای خرد پرور زمانۂ سابق مین کاغذ نہ تھا اسواسطے پوست آہو پر یا درختون کی چھال پر یا تاڑ وغیرہ کے بڑے بڑے پتون پر لکھا کرتے تھے چنانچہ تا حال کہین کہین یہی طریقہ مروج ہی اور جب کاغذ ایجاد ہوا تو لکھنے والونکو بہت آسایش میسر ہوئی کاغذ وہی عمدہ ہی کہ جو خوبی اور پرکاری اور سفیدی اور صفائی اور دیرپائی مین بےنظیر ہو اگرچہ کاغذ کشمیری اور خطائی اور سمرقندی اور دولت آبادی وغیرہ نہایت صاف و بےعیب ہوتا ہی مگر ملک انگلستان مین اقسام اقسام کے کاغذ باریک سطر صاف اور پرکار بنتے ہین بلکہ دور دور تک بر سبیل تجارت یا بطریق تحائف پہونچتے ہین اور خوشنویسون نے کاغذ کی پایداری کیواسطے یہ ترکیب نکالی ہی کہ دو چار کاغذ کو تہ بہ تہ نشاستہ کے وسیلے سے جماکر وصلی بناتے ہین اور اسکو دو چار آہار دیکر سایہ مین خشک کر کے مہرہ کرتے ہین وہ بھی خوشنویسی کے لیے نہایت کارآمد ہی اور اقسام کاغذ رنگین مین رنگ حنائی کمال خوشنما ہوتا ہی اسکی ترکیب یہ ہی کہ برگ حنا نیم کوفتہ آب گرم مین دوپہر تک بھگو رکھین پھر صاف کر کے کاغذ کو اسمین رنگ دین علیٰ ہذا القیاس جس قسم کا رنگ منظور ہو کاغذ کو کسی رنگ مین خالی اور کسی مین پھٹکری کے پانی سے تر کر کے غوطہ دیتے ہین اور کبھی پہر دو پہر تک رکھتے ہین کہ خاطر خواہ رنگین ہو جائے اور قلم اکثر ملکون مین اور ہندوستان مین خصوصًا پنجاب مین بمجال دائیال پور اور ٹھٹھہ مین کنارہ دریاے شور پر بہتر ہوتا ہی اور ولایت بصرہ مین قلم واسطی نہایت پختگی اور لطافت اور خوش نگاری کے ساتھ میسر آتا ہی کہ اس سے بہتر کہین نہین ہوتا واسط ایک مقام عراق عرب مین درمیان بغداد اور بصرہ کے واقع ہی وہان کے قلم کو بپاے نسبت لگا کر واسطی کہتے ہین اور قلم چند صورتون پر تراشا جاتا ہی اول جلی یعنی بہت موٹے قط کا دوم میرزائی یعنی اوسط قط کا جو بہت موٹا ہو نہ بہت باریک سوم خفی یعنی جسکا قط باریک ہو ہر ایک کی تراش مختلف طور پر ہی کوئی گہرا بناتا ہی اور کوئی گاؤدم اور ایک تراش قلم کی کبوتر دم کہلاتی ہی وہ بیچ مین پتلا اور نوک پر زیادہ عریض رہتا ہی

کاغذ

رنگین کاغذ

قلم

تراش قلم

اور تراش مین اس بات کا زیادہ لحاظ رکھنا لازم ہی کہ ریشۂ قلم کج نہ ہو کیونکہ شگاف کی راستی مین فرق نہ پڑیگا
اور یہ اختیار ہی کہ میدان قلم وسیع رہے یا تنگ مگر وسیع میدان مین روشنائی کی گنجائش زیادہ ہوتی ہی اور اکثر
قلم جلی مین زیادہ روشنائی آنے کیواسطے بعضے پشت قلم کو نوک کے قریب سے قدرے تراش دیتے ہین اس سبب
سے قلم کی لوچ اور لچک مین اسطرح کی خوبی آجاتی ہی اور لازم ہی کہ قلم کی نرمی وسختی درجۂ اعتدال پر ہو اور قلم کو
رگ وریشہ سے خوب صاف کرین کہ حروف کی صفائی مین خلل واقع نہ ہو اور قلم کی نوک مین ایک شگاف
لگاتے ہین جسکے سبب زبان قلم دو حصون پر منقسم ہو جاتی ہی حصہ راست کو انسی اور حصہ چپ کو وحشی کہتے
ہین اگرچہ انسی بہ نسبت وحشی کے قدرے نرم ہو تو بہتر ہی چنانچہ تراش قلم کی یہ صورتین ہین

قط وسیع میدان — قط تنگ میدان

ہندی کا قط سمت راست نہایت محرف ہوتا ہی اور قط عربی کا اس سے کم محرف اور قط فارسی کا قدرے
محرف مائل بمساوی رہتا ہی اور قط انگریزی قلم کا برعکس ان قطعون کے بجانب چپ محرف ہوتا ہی اور
تراش بھی قلم انگریزی کی بطرز دیگر ہی یعنی طریق مذکور پر تراش کر بیشتر درست کرکے پھر دوبارہ کچھ اوپر سے
تراش کر نصف میدان قلم پر چھوڑ دیتے ہین

کوئیل پین یعنی پر کا قلم

اسٹیل پین یعنی لوہے کا قلم

تحریر انگریزی کے واسطے پر کا قلم نہایت عمدہ ہوتا ہی اور یہ پر بھی ایک ولایتی جانور کے ہوتے ہین بلکہ
ہندوستانی پرندے کے پر ایسے نفیس اور نایاب نہین ہوتے کہ جو اُسکے مقابل شمار کیے جائین اور صناعان
فرنگ نے ایک چاقو بھی خاص اس قسم کا ایجاد کیا ہی جسکے سانچہ مین پر کا قلم خود بخود بنکر درست ہو جاتا ہی

اُسکو وہ لوگ اپنی زبان مین پین کٹ کہتے ہین سوا اسکے لوہے کی قلمین بھی تحریر انگریزی مین مستعمل ہین جو اسٹیل پین کے نام سے موسوم ہین اور ایک قسم کا قلم ہوتا ہی کہ اسمین سیاہی کی احتیاج نہین پڑتی اُسکا نام انگریزی مین پین سل ہی اُسکو مدور تراش کر بیچ مین سے نوکدار بناتے ہین اور یہ ہر قسم کے رنگین بھی بہم پہونچتے ہین سیاہ بکثرت مگر سُرخ و سبز یا نیلے اور سُرخ اکثر ہوتے ہین لیکن تحریر سرسری مین اُس سے نوک پلک حروف کی بخوبی پیدا نہین ہوتی بلکہ فن مصوری مین یہ قلم جزو اعظم سمجھا جاتا ہی اور تصویر مین رنگ بھرنے کا قلم ایک عجیب و غریب صنعت کا ہوتا ہی یعنے اُسکو گلہری کی دُم سے بناتے ہین اسطرح کہ گلہری کی دُم کو پانی مین بھگو کر سب بال برابر کر لیتے ہین اور جب وہ پراگندگی رفع ہو جاتی ہی اُس وقت مقراض سے اُنکو کتر کے مصورون کے قاعدے پر باریک نوک خوبصورت اور نازک نکال کر ایک مقدار معین کو ریشم خام سے باندھ لیتے ہین اور کبوتر کے پر کا مہرہ جو اندر سے خالی ہوتا ہی اُسکو جڑ سے قطع کر کے نوک مین ایک باریک سوراخ کرتے ہین اور وہ بالون کی نوکدار لٹ جو ریشم سے بندھی ہی اُسکو اوپر کی طرف سے اُسمین ڈالکر پر کی نوک مین سے بالونکی نوک حسب ضرورت باہر نکال لیتے ہین اور ایک لکڑی خوبصورت چھیلکر گرفت کیواسطے لگا دیتے ہین اس قلم کو مصورونکی اصطلاح مین موقلم کہتے ہین چنانچہ اُنکی یہ صورت ہی

پنسل

JOHANLE & Co PA RAVISO89

موقلم

غرضکہ ہر کام کیواسطے ایک قلم بطرز جدید کار آمد ہی اور سیاہی کہ جسکو روشنائی اور مداد اور مرکب کہتے ہین اُسکا جزو اعظم کاجل اور گوند ہی مگر خوشنویسون نے روانی اور پائیداری اور شوخی رنگ وغیرہ کیواسطے بہت سی چیزین ایجاد کی ہین چنانچہ یاقوت معتصمی خوشنویس نے نہایت رنگین و براق اور روان سیاہی کے واسطے جو دوائین مرکب کی تھین وہ سب قسم کی سیاہیون سے مفید و عمدہ ہین اُسکی ترکیب یہ ہی کہ کاجل چکنائی صاف کیا ہوا دس مثقال ببول کا گوند چار مثقال سونا مکھی سوختہ پانچ مثقال زنگار عمدہ ڈلی تین مثقال نمک ہندی اور ایلوا دو دو مثقال ان سبکو سوائے گوند اور سوہن مکھی کے ایک کھرل مین ڈالین اور سو درم پانی مین دس درم گوند کے حساب سے گھولدین اور وہ پانی ڈال ڈالکر پانچ دن یا کم سے کم دو پہر خوب کوٹین اور حل کرین پھر سوہن مکھی سوختہ کو باریک پیسکر اُسمین ڈالین اور پھر پانچ روز تک یا دو پہر تک اور کھرل کرین یہ سیاہی ایسی روان ہوتی ہی کہ بلا مبالغہ ایک قلم مین تیس سطرین تحریر ہو سکتی ہین اور کاجل لینے کی عمدہ ترکیب یہ ہی کہ نئے کورے سکورے مین السی کا تیل یا تلی کا تیل ڈالکر کسی عمدہ کپڑے کا فتیلہ بنکر چراغ روشن کرین فتیلہ جسقدر قوی ہوگا کاجل

ترکیب سیاہی

زیادہ نہ نیگا اور ایک مٹی کا کونڈا اُسپر معکوس اسطرح رکھین کہ ہوا تمام بند نہ ہو ورنہ چراغ گُل ہو جائیگا یعنی
تین اینٹین چراغ کے گرد رکھکر اُسپر ظرف گلی اوندھا رکھین جب جانین کہ کاجل جمع ہو گیا ہی ظرف کو آہستہ اُٹھا کر
پر مرغ سے جمع کرکے گرد و غبار سے محفوظ رکھین اور اسیطرح بقدر حاجت جمع کر لین اور کاجل لیتے وقت اگر فتیلہ
کے درمیان پر طاؤس لپیٹ کر جلائین تو سیاہی طاؤسی اور براق ایسی بنیگی کہ جسمین سبزی کی چمک نمودار
ہو نگی اور کاجل مین اگر مٹی یا ریت وغیرہ شامل ہو جائے تو تھوڑا سا پانی ایک پیالے مین بھر کر کاجل اُسپر
ڈالین گرد و غبار تہ نشین ہو جائیگا اور کاجل اوپر رہ جائیگا آہستگی سے اُٹھا لین اور چربی نکالنے کا یعنی کاجل
کی چکنائی صاف کرنے کا یہ دستور ہی کہ کاجل کو کاغذ کے ایک لفافہ مین بھر کر خمیر مین رکھین اور اُسکو گرم
تنور پر ایک اینٹ کے وسیلے سے حرارت دین یا گرم بھوبھل مین دبا دین جب خمیر بریان ہو جائے تو باہر
نکال لین احتیاط شرط ہی کہ جل نجائے اگر مکرر یہ عمل ہو تو زیادہ بہتر ہوگا اسواسطے کہ تھوڑی چکنائی بھی مفسد
مادہ ہی الحاصل یہ ترکیب سب مین بہتر ہی اور یون تو ہر خوشنویس ایک نیا نسخہ اختراع کر لیتا ہی مگر متاخرین
مین خوشنویس دہلی محمد امیر پنجہ کش نے بھی سیاہی کی ایک تحفہ ترکیب ایجاد کی ہی بلکہ وہ ہمیشہ اسی
سیاہی سے مشق کرتے تھے چنانچہ اُسکا یہ انداز ہی کہ کتھہ سُرخ آبدار جو کرارا ہو ایک وزن اور سجی عمدہ
نصف وزن اور ایلوا ربع وزن جدا جدا کوٹ کر شب کو آب صاف مین بھگو رکھین صبحکو کسی ظرف مسی
یا برنجی مین چولھے پر چڑھا کر اول کتھہ کا پانی گرم کرین جسوقت جوش کھانے لگے تو اسمین بتدریج سجی کا پانی اور
تھوڑا تھوڑا ایلوے کا پانی ڈالتے جائین جب یہ دونون مل چکین تو کفچہ سے حرکت دیتے رہین جبدم قوام تحریر
کے قابل ہو جائے تو اُتار کر پارچہ سنگین مین چھان لین فی الحقیقت یہ سیاہی بہت عمدہ اور خوش آب ہی جسوقت
کسی حرف مین بھرتے ہین تو خشک ہونے کے بعد بھی اسقدر براقی و آبداری باقی رہتی ہی کہ گویا ابھی تر ہی
اور نقطون مین تو بعینہ جیسے نگینے تراش کر جڑ دیے خوشنویس مذکور کے اکثر قطعات بلکہ کل تعلیم مین اور وصلیان
اسی سیاہی کی نظر آتی ہین حاصل کلام یہ ہی کہ مشق کیواسطے جداگانہ طور طریقے مقرر ہین اور مشق عربی و فارسی مین
حروف تحریر کی تعداد اسواسطے کم کی گئی ہی کہ اکثر حروف صرف تبدیل نقاط سے نام بدل لیتے ہین اور خوشنویسون
نے حروف مقطعات کی دو متوازی سطرین اس طرح مقرر کی ہین کہ سطر اول الف سے فے تک اور سطر دوم
قاف سے یے تک اور دونون مین تیرہ تیرہ حرف ہین دیکھو

سطر اول

ا ———————— ف

سطر دوم

ق ———————— ی

نئی سیاہی کا نسخہ

حروف نستعلیق کی شکلین

ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

جو حروف جس قلم سے لکھتے ہین اُسی قلم کے نقطون سے اُس حرف کا انداز کیا جاتا ہی اسواسطے اول یاد رکھنا چاہیئے کہ نقطہ کی پانچ صورتین ہین

نقطہ چہارگوشہ محرف — نقطہ مربع مساوی — نقطہ مائل العلو — نقطہ خمیدہ بدنو — نقطہ مدور

اور خوشنویسون نے نستعلیق کے دوائر سات قسم پر نکالکر سات نام علیحدہ مقرر کیے ہین بیضیاوی ترنجی آفتابی سلیمی معشوقی مصنوعی گنج یعنے بیوند مگر بیضیاوی اور آفتابی طرز ان مین زیادہ مروج و مستعمل ہین

دائرہ بیضوی — دائرہ آفتابی — دائرہ بیضوی — دائرہ آفتابی

ج ج س س

حروف نستعلیق کے سمجھانے کے لیے ہم تمھین اُنکی شکلین اور قاعدے اسطرح سے دلنشین کرتے ہین کہ تم اُنکو دیکھتے ہی بخوبی سمجھ لوگے اور قواعد وضوابط سے خاطرخواہ واقف وآگاہ ہوجاؤگے یاد رکھو کہ تحریر مین ب اور پ اور ت اور ث اور ن اور ی سے جس وقت ابتدا یا اوسط مین کسی حرف سے ملائے جاتے ہین تو سب کی ایک صورت ہوتی ہی علے ہذا القیاس ج اور چ

اور ح اور خ وغیرہ مگر نقطون سے شناخت ہی اور حروف ہندی کیو اسطے اُس حرف کے نیچے تین نقطے یا اوپر ایک طوے یا ایک آڑا خط بنا دیتے ہین اور بعضے اوپر چار نقطے لگا دیتے ہین اور خوشنویسونکا دستور ہی کہ کشش کے نیچے بھی اکثر تین نقطے خالی لگا دیا کرتے ہین کہ سطر بندی کی خوبصورتی مین کسر واقع نہ ہوا ی خرد یرہ درحروف کے قاعدے یہ ہین

ا ا ب ب ح ح د ڈ ر ڑ ی ے بر نر کمسر

کس ۲ ۳ ط ط ط ط ج ہز و ف ک

ق ح کر لا لب ل م ن و ہ ی

لا لک ع ہ ا ک ب ف ک

ا با بز بہ نہ جر خر نجر نہ جر شر سر شا

س صد صد سط مط مطا ع عا مع معا

و سہ سہ کلا ملا لحہ احمد محمد مدھ ما ہا ہہ ھہ ھہ

ان کی مشق کا یہ طریقہ ہی کہ بیشتر حروف مقطعات کی اُن دو متوازی سطرون کی مشق کرتے ہین پھر ان مین ایک ایک حرف سلسلہ وار ملا کر لکھتے ہین اس صورت مین بارہ مشقین مقرر کی ہین چنانچہ وہ یہ ہین۔

اول	ا ب	دوم	با بت	سوم	جا جت
چہارم	سا ست	پنجم	صا صت	ششم	طا طت
ہفتم	عا عت	ہشتم	فا فت	نہم	کا کت
دہم	ما مت	یازدہم	ہا ہت	دوازدہم	ھا ھت

جبکہ یہ صاف ہو جاتی ہیں تو بعدہ دستور ہی کہ مرکبات کی مشق کے لیے ابجد لکھواتے ہیں مگر میری دانست میں تم ایک نئی ترکیب سے انکی مشق کرو یعنی مشق کا ایک حرف صاف کرنیکے بعد کرسی درست کرنیکے لیے بہ ترکیب اختیار کرنا

ا با جا سا صا طا عا فا کا ما ہا ھا

علی ہذا القیاس سب نیچے دیئیے ہوئے بھی برابر برابر لکھنا اور ابجد متوازی یہ ہے

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

فتبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین

جب یہ حرف بھی درست ہو جاتے ہیں تو کوئی شعر یا فقرہ یا قطعہ وغیرہ لکھتے ہیں اسکی یہ صورت ہی کہ اگر ایک مصرعہ یا دو مصرعہ ہیں تو سیدھے لکھیں گے

مشق شعر

آمدی وا آتشم بر جان زدی
رفتی و بر آتشم دامان زدی

اور قطعہ یا رباعی کے طور پر ہوں تو چار سطروں میں یا زیادہ میں حرف تحریر کرینگے

قطعہ

دل شدہ مبتلای تو
ہر چہ کنی رضای تو
زندہ کنی عطای تو
ور بکشی فدای تو

یہ طرز رباعی کے لکھنے کی ہے

اور نستعلیق مین چند باتون کا لحاظ خوشنویس کو ہمیشہ رکھنا لازم بلکہ الزم ہی

اول دائرے برابر رہین جیسے	دل ای گل تجھی دی کی بی دل ہون مین
دوم دو دو کششین جیسے	اب ای است می خواب ہی خوب شی
سوم دوائر معکوس جیسے	گلرخ　سآج　گلرخ　ہی باغ

اور کبھی حروف مفردات کی مشق ایک نہایت خوبصورتی سے کرتے ہین

ای خردپرور یاد رکھو کہ خط نسخ اور تعلیق سے نستعلیق ظہور مین آیا جسکا بیان ہم ابھی کر چکے ہین اور توقیع ورقاع سے خط تعلیق موضوع ہوا اور خط ثلث سے شکستہ اور نسخ ومحقق کی شان ملاکر خط طغرا بنایا گیا اور خط جسکو شفیعہ بھی کہتے ہین محمد شفیع خوشنویس کی ایجاد ہی اسکو شکستہ اور نستعلیق سے آمیز کرکے وضع کیا اور بعضونکی دانست مین خط ریحان سے نکالا چنانچہ شفیعہ کی شان یہ ہی

داغ بر دل دارم ای دلبر لبان لالہ زار
چار داغ از لالہ باغ است واز من صد ہزار

داغ بردل دارم ای دلبر لبان لالہ زار	چار داغ از لالہ باغ است واز من صد ہزار

اور خط شکستہ کہ جس کو خط دیوانی بھی کہتے ہین اس کی طرز یہ ہی

خط شکستہ

امارت دایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت شہامت وعوالی درجت مکنت وبسالت رتبت سلامت

امارت دایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت شہامت وعوالی درجت مکنت وبسالت رتبت سلامت

شکستہ قسم دوم

دولتخواہ خاص عقیدت اختصاص اخلاص نشان عبودیت عنوان خیراندیش بے ریا ہوا خواہ بلا اشتباہ

دولت خواہِ خاص عقیدت اختصاص اخلاص نشان عبودیت عنوان خیراندیش بے ریا ہوا خواہ بلا اشتباہ

شکستہ محرف قسم سوم

حضرت شاہنشاہ فلک بارگاہ گیتی پناہ قدر قدرت قضا توان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

حضرتِ شاہنشاہِ فلک بارگاہِ گیتی پناہ قدر قدرت قضا توان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ

شکستہ قسم چہارم خط شفیعہ آمیز

اے نفس من اگر طاعت خدا نیست [illegible]

اے نفس من [illegible] راضی [illegible] بہ خدا دیگر طلب کن

اے نفس من [illegible] تعالیٰ منع کرد از آن باز [illegible] دیگر [illegible]

اے نفس من اگر قصہ گناہ [illegible] دیگر بکن

خطِ طغرا اُسے کہتے ہین کہ کسی عبارت یا نام وغیرہ سے کوئی گل بوٹہ یا محراب وغیرہ یا کسی جانور کی شکل آشکار ہو مگر یہ طریق نستعلیق مین بہت کم مروج ہی اور عربی مین اکثر مستعمل ہی فارسی مین خوشنویس دہلوی محمد امیر پنجہ کش نے یہ طریقہ جاری کیا چنانچہ ایک طغرا یا حق اور یا فتاح کو بوجہ حسن ترکیب دیگر سطور پر بنایا ہی

یا حق یا فتاح

اور اسی خوشنویس کا دوسرا حوالیہ من کل فج عمیق کا مشہور و معروف ہی

من کل فج عمیق

اى خرد پرور خط نستعلیق مین ہمنے ایک عجیب و غریب طغرا ایجاد کیا ہی اُسمین سے بیشمار اوزان اشعار آبدار اور فقرات نثر نثری نثار ذہن مستقیم اور راے سلیم پر جلوہ گر ہوتے ہین تائید ایزدی سے اس طغراے غرا کو یہ شرف اعجاز حاصل ہی کہ ہر شخص کی فکر رسا بقدر ہمت خود اس گنجینۂ گرانبہا سے ذخیرہ اندوز فیض ہر مدی ہوسکتی ہی یعنی اگر کوئی ناظم و ناثر بحر فکر مین غواصی فرمائے تو بیشک اس دریاے ناپید اکنار سے کوئی نہ کوئی گوہر مراد ضرور ہاتھ آئیگا

بنقش عشق حسن گل زداغ رنج خواہ

ہم اس وقت پچیس ۲۵ شعر برسبیل تمثیل ہر قسم کے بیان کرتے ہین دیکھو۔

مثنوی دعائیہ

خرد پرور اے بلبل باغ عقل　　ترو تازہ خندان گل باغ عقل
زعون عنایات پروردگار　　نہ باشد ترا رنج در روزگار
سزد بارگاہ تو عرش برین　　ترا دادہ حق رتبہ برترین
زخلق تو کل خلق آباد باد　　دل خیر خواہ تو بس شاد باد
عدویت شود زار و خوار و زبون　　سر حاسدانت بود غرق خون

رباعی حمد

یا خالقِ خلق یا غفور و غفار
حیرت زدہ در ثنائے تو جن و بشر

در عشق تو گل خندہ زنان بلبل زار
عقل و خرد و زبان و دل شد بیکار

شعر حمد

چو عقلِ کل خرد در راہِ او باخت
خدا خود جلوۂ خود را عیان ساخت

نعت

نورِ خدا سرور کل کائنات
شد بعرش بلبل عروج

جادۂ رب احد و نورِ ذات
پائے رسانیدہ بفرق عروج

شعر

آن جلوۂ خدا چو عیان شد باوج عرش
روشن ز نورِ او شدہ از عرش تا بفرش

متفرقات

حسن چو گل عشق چو بلبل بباغ
دل ز رنجِ عشق چون بلبل بود
شد چراغ گل از بادِ خزان
نقاشِ ازل بہ شکل رعنا
بنقش جلوۂ حسنِ گلِ باغ

شد بفراق تو دل از رنج داغ
بباغ جان خندان بہ شکل گل بود
بلبل از رنج جدائی داد جان
پرداخت ترا بہ نقش زیبا
دل بلبل ز رنج عشق شد داغ

نظم اردو

پری تیرا جفا و جور تا چند
خدارا بس خیال جور کر دور

اور اس جور و جفا کا دور تا چند
جفا کاری بفکر و غور تا چند

دیگر

رنج بر رنج داغ بر سر داغ
سوزشِ درد کا بیان دشوار

سوزِ دل گاہ گاہ دردِ جگر
سوز دل داہ آہ دردِ جگر

غزل

این بندۂ دل دادہ چون عاشق جانان شد
با ناز و جفا کاری و ز عشوہ و عیاری

نفرت شدہ ز آبادی رو جانب ویران شد
از ابر نقاب رخ چون برق درخشان شد

دل جوش جنون دارد سودا الفنون دارد
شد گوش بفریادش خوش داد سخن دادش

دریاد رخ و کاکل حیران و پریشان شد
در گوش گل رعنا بلبل چو غزلخوان شد

از درد جگر گریان وز سوزش دل بریان
عقل و خرد و دانش بیکار چو نادان شد

اسیطرح اور بہت کچھ موجود ہی مگر در اصل وہ ایک مصرع ہمارا بنایا ہوا ہی کہ جسکو ہمنے بشکل طغرا لکھدیا تھا اب سنو کہ خط گلزار چند صورت پر ہوتا ہی مگر اصل اسکی صرف یہی سمجھو کہ قلم خفی سے حروف جلی کی شکل پر حلقہ تحریر کرتے ہین چنانچہ لفظ خرد اسطرح ہی

خرد

اور اسکے جوف مین پھول پتے اور بیل بوٹے وغیرہ لوازم گلزار سے بناتے ہین خوشنویسی کا مشاق ہی تو قلم سے بنا سکتا ہی ورنہ پنسل سے عمدہ بن سکتے ہین اور اگر دُہرے حروف بنانے مشکل پڑین تو اول کاغذ پر قلم سے لکھکر چربہ کرلین چربہ کشتی کہ جسکو خاکہ بھی کہتے ہین اسکا بیان فن تصویر مین کرینگے غرضکہ اس خط کی خوبی یہ ہی کہ گل و برگ بہت ہون

خرد

اور اسی قسم مین سے خط غبار ہی اسمین کاتب حروف اُسی شکل پر باریک نقطے لگا دیتے ہین اور کوئی حرف نہین لکھتے مگر پڑھے جاتے ہین اس طرح

خرد

اور اسی قسم مین سے خط بہار ہی یعنے قلم خفی سے عبارت لکھکر حرف جلی دکھاتے ہین

اور اسی قسم مین سے خط ماہی ہی یعنے ہر حرف مین شکل ماہی موجود ہوتی ہی جیسے یہ ہی

خرد

اور ایک قسم خط نستعلیق کی توام ہی اور اسکی دو صورتین ہین قسم اول یہ ہی کہ ہر حرف کا جواب ہی کے برابر موجود ہو جسطرح یہ ہی

قسم دوم یہ ہی کہ ہر حرف کو چند ٹکڑون پر منقسم کرکے ہر حصہ کو برابر پیمائش کرنے کے بعد کچھ حصے ایک ورق پر اور کچھ دوسرے ورق پر لکھینے اور روشنی کے رُخ پر دونون کو برابر ملا کر دیکھنے سے برابر حرف پورے نظر آتے ہین اور جدا جدا دیکھنے سے کوئی حرف شناخت مین نہین آتا اور زیادہ خوبی کیلئے ہر حصہ کے گرد بیل بوٹے بنا کر اسکی رہی سہی صورت بھی موہوم کر دیتے ہین

الغرض اسطرح فرزانۂ روزگار نے خرد پرور عالی وقار کو ہر قسم کے خطوط اور اُنکی کُنہ حقیقت سے آگاہ کر دیا پھر ارشاد کیا کہ خط عربی کی خوشنویسی زمانۂ حال مین یاقوت رقم اور عصمت اللہ خوشنویس وغیرہ کی شان پر مروج ہی چنانچہ اُن حروفونکی صورتین اور قاعدے یہ ہین

بیان حروف عربی

ا ب ج د ر س ش ص ض ط ظ ع ف ق

و ک ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

با بت بج بح بد بذ بر بز بس بص بط بع بف بق بك بل بم

بن بو به بھ بلا بی بے

ا ص ع ج ب ر ش ن ض ط ظ ع ف

ق ک ل م ن و ه لا

ھ

لا ی ے

اور عبارت عربی اکثر اعراب کے ساتھ لکھی جاتی ہے اور کبھی غیر اعراب
اور اعراب کی یہ صورتین قرار دی گئی ہین انکو بھی یاد رکھو

مد	جزم	تشدید	دو پیش	دو زیر	دو زبر	پیش	زیر	زبر
~	ْ	ّ	ٌ	ٍ	ً	ُ	ِ	َ

اور آخر فقرہ پر بھی چند علامتین مقرر ہین اُن کو وقف کہتے ہین

خط عربی

وَتَعْوِيذُ الطِّفْلِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ
شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

اور خطِ عربی مین قلم دوم خطِ ثلث ہے یہ خط قلم کی تہائی سے لکھتے ہین اور اس کے
حرف عربی مین بالکل ایسے جیسے فارسی مین شفیعہ اور شکستہ کی طرز ہے

راہی است راہ عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
آنجا جز آنکہ جان بسپارند چارہ نیست

خط طغرا بے نظیر کا انداز دلپذیر یہ ہے

طغرا — مصرعہ چو طفولی را بیک بیت انجمن

مصرعہ ثانی دو الیدین کن فیچ غم ست

حروف عربی مین خط طغرا نہایت درجہ اعلی اپر پہونچگیا ہی چنانچہ الف کو جسقدر چاہو بیجا ار لکھو اور کشش کو جتنا چاہو راست

سورۂ قل ہو اللہ کا طغرا

یا خمیدہ بڑھاؤ اور الف کو دائرہ کی صورت گردش دے کر طغرا اپنا نا منظور ہو تو اسطرح بناتے ہین

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا طغرا

اور محراب دار طغرا الف یا لام وغیرہ یعنی لمبے ڈال کر اس صورت پر بناتے ہین

طغرائے اسم مؤلف

اور کبھی طغرا کے حرفون سے جانورون کی یا انسانون کی صورت ظاہر کرتے ہین

طغرائے نادِ علی

طغرا بشکل انسان

اور کبھی کوئی پھول بوٹے وغیرہ کی قسم سے طغرا بہ ہیئت مجموعی نظر آتا ہے

طغرا باسم خسرو پرویز

الحاصل جبکہ فرزانۂ روزگار نے حروف عربی کے بیان سے فرصت پائی تو ارشاد کیا کہ ای خرد پرور حروف انگریزی چار قسم ہین اُن مین سے دو قسم کے حروف خط وکتابت مین مروج ہین اور دو قسم کے حروف خاص کتابی ہین کہ جو کتب مطبوعہ ونقشجات وغیرہ مین مستعمل ہین اور ہر قسم بھی دو نوع ہی ایک نوع کے حروف چھوٹے ہین اور دوسری نوع کے بڑی اور یاد رکھو کہ الفاظ کی ابتدا مین بڑا حرف اور اوسط و آخر مین چھوٹے حرف استعمال کیے جاتے ہین اور حروف انگریزی برخلاف عربی وفارسی کے بائین طرف سے لکھتے ہین وہ حرف جو خط کتابت مین مروج ہین وہ یہ ہین

بیان حروف انگریزی

قسم اول کے بڑے حروف

A B C D E F G H

I J K L M N O

P Q R S T U V

W X Y Z

قسم اول کے چھوٹے حروف

a b c d e f g h i j k l m n

o p q r s t u v w x y z

قسم دوم کے بڑے حروف

A B C D E F G
H I J K L M N O
P Q R S T U V
W X Y Z

قسم دوم کے چھوٹے حروف

a b c d e f g h i j k
l m n o p q r s
t u v w x y z

حروفِ انگریزی کی چاروں مختلف صورتیں یہی ہیں جو ہمنے تمھیں بتائیں مگر ترتیب عبارت کے لیے انہیں سے چھ سات حرف علیحدہ کرکے ربط عبارت میں بجاے اعراب مقرر کیے ہیں انگریزی میں انکا نام واول ہے اور وہ یہ ہیں

حروف علت

& a e i o u v w

اور سوا اِن کے جتنے حرف ہیں اُن کو انگریزی میں کان سنینٹ کہتے ہیں یعنے

حرف صحیح

B C D E G H J K L M N P Q R S T V W X Z

اور اِنکی تحریر میں طرح طرح کے ایجاد کیے گئے ہیں جیسے ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کا اسم مبارک حروفِ انگریزی میں اِسطور پر لکھا جاتا ہے

Queen Victoria.

مگر ان حرفون کو کبھی لمبے اور پتلے کبھی چھوٹے اور کوتاہ لکھتے ہین چنانچہ

VICTORIA

VICTORIA

VICTORIA

اور حروف انگریزی کبھی خط گلزار مین بھی لکھے جاتے ہین اور وہ چند قسم پر ہے

VICTORIA

VICTORIA

اور کبھی خوبصورتی کے واسطے حروف پیالون اور گلاسون مین رکھتے ہین۔

QUEEN VICTORIA

غرض کہ اسی صورت پر طرح طرح کی صنعت وندرت کام مین لاتے ہین اور اردو و فارسی وغیرہ کے ہندسے تو علم حساب مین تم دیکھ چکے ہو مگر انگریزی ہندسے یہ ہین۔

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12

اکثر دیوناگر حروف انگریزی کے قاعدے پر حروف ہندی بھی بائین جانب سے تحریر پاتے ہین اور ان مین بجائے اعراب کے کچھ اشارات اور علامات مقرر ہین جنکے وسیلے سے عبارت نگارش کر سکتے ہین اور اکثر اوقات ہندی مین چند حروف باہم مرکب تحریر کیئے جاتے ہین چنانچہ حروف ہندی کی یہ صورت ہے دیکھو۔

بیان حروف ہندی

श्री

अ आ इ ई उ ऊ ऋ ॠ ऌ ॡ ए ऐ ओ

اَ آ اِی اُ اُو رِ رِی لِرِ لِری اے اَے او

औ अं अः

اَو اَں اَہ

क ख ग घ ङ च छ ज झ ञ ट

کَ کھَ گَ گھَ نان چَ چھَ جَ جھَ یان ٹَ

ठ ड ढ ण त थ द ध न प फ

ٹھَ ڈَ ڈھَ ڑان تَ تھَ دَ دھَ نَ پَ پھَ

ब भ म य र ल व श ष स ह

بَ بھَ مَ یَ رَ لَ وَ شَ کھَ سَ ہَ

क्ष त्र ज्ञ

کشَ ترَ گیَ

اور ترتیب عبارت کے لیے ان مین اعراب کی یہ شکلین مقرر کی گئین ہین

ा ि ी ु ू ृ े ै ो ौ

१ २ ३ ४ ५ ६ ७ ८ ९ १०

اشکال حروف ہندی

ہندسہ ہندی

اور ہندی میں اکثر حروف باہم مرکب لکھے جاتے ہیں اُنکو بھی یاد رکھو

क्क क्त क्न क्म क्ल घ्न घ्य ख्य च्छ च्छ्व ज्ज ज्म ञ्च झ्झ

ججھ نچ جم نج چھو چچھ کھیہ گھیہ گھن کل کم کن کت کک

ट्ट ठ्ठ ड्ड त्त त्य त्न त्र त्व त्थ थ्र द्द द्ग द्य द्व द्ध द्न द्भ द्म

دم دبھ دن دوہ دوی دگ دد دو تھر تھتھ تو تری تن تی تت ڈڈ ٹھٹھ ٹٹ

ध्ध ध्य ध्व ध्म न्न न्य न्प प्त प्न प्प प्ल प्व प्स ब्ब ब्र

بھر نج بب پس پتو پو بل پپ پن پت نپ نی نن دہم دھو دھ دھ

भ्र म्म म्भ रु रू व्र ष्ट ष्ठ्य स्त स्न स्त्व त्स्न ह्व ह्न ह्र ह्म

ہم ہر نہ دہ تسن تتو سن ست شٹھیہ شٹ ور رو رو مبھ مم بھر

श्ल श्म ख्व ज्ञ ञ्च ङ्क ङ्ग ग्ण द्र त्स्थ स्त्य म्र ह्य

دیہ مہ ستیہ تستھ در گران گن نکہ نج نج گکھ شم شل

اور حروف ہندی میں بھی خوشنویسی کے واسطے طرح طرح کی خوبصورتی پیدا کی ہی یعنے لہریہ دار حروف اور پھولباڑی اور تخت نشین وغیرہ چنانچہ ہم ان حرفون مین سری کا لفظ لکھکر تمھین بتاتے ہین

اور ہم نے ہندی مین ایک طغرا نکالا ہے اُسمین چار श्री پڑھی جاتی ہین

اصل یہ ہی کہ ہر قسم کے حروف مین ہر طرح کی صنعت دستکاری ظاہر ہو سکتی ہی چنانچہ بعضے خوشنویس انواع و اقسام کی روشنائی رنگین کام مین لاتے ہین بعضے نقش طراز جدول سیمین و طلائی اور گلکاری لاجوردی مینائی وغیرہ سے صفحہ تحریر کو رونق دیتے ہین بعضے کاتب حروف کی شکل سفید اور کاغذ کی زمین سیاہ بناتے ہین بعض تیز دست حرفون کو بہت خوبصورت جالی کی طرز پر مقراض یا ناخن گیر سے تراشتے ہین بعضے دستکار ہر قسم کے حروف اور گل بوٹہ وغیرہ کاغذ سادہ پر نوک ناخن سے اُبھارتے ہین بعضے سنگتراش سنگ سفید کی لوح پر سنگ سیاہ کے حروف نہایت پرچین کاری سے مسطح قائم کر کے پائداری و یادگاری کے واسطے تعمیرات نامی و گرامی پر نصب کرتے ہین علاوہ اسکے ہر شخص بالغ نظر صاحب علم و ہنر اپنے ذہن و ذکا اور فکر رسا کے ذریعہ سے تازہ بتازہ اور نو بہ نو ترکیبین ایجاد کر سکتا ہی الغرض ہر قسم کے انداز تحریر اور ہر حرف کے قواعد و ضوابط سے خرد پرور کو بخوبی آگاہ فرمادیا اور شہزادہ نامدار نے بھی فضل الٰہی سے مہارت وافی اور دستگاہ کافی پیدا کر لی پھر حروف اصطلاحی اور خطوط مرموزہ کی نوبت آئی فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ اے لخت جگر مخفی نہ رہے کہ دانشمندان حقیقت آگاہ نے واسطے اخفاے بعض مطالب کے جنکا اعلان مناسب نہ جانا اکثر خطوط ایسے ایجاد کیے ہین کہ عوام الناس جس سے ناواقف محض ہین چنانچہ اُن مین سے اوّل وہ خط ہی جو ابجد آدم سے وضع کیا گیا اور جسکا دعدہ پہلے فن تحریر مین کیا تھا اے خرد پرور یاد رکھو کہ ابجد آدم یہ ہی اَبِتُث جَحِخُذ فَرِزُس شَصِضُط ظَعِغُف قَکِلُم نَوِہُیٔ اس ابجد سے خط اشارہ ایجاد ہوا اسکا طریق یہ ہی کہ یہ سات کلمے چار حرفی ہین اور ہر کلمہ کا حرف اول مفتوح اور دوسرا مکسور اور تیسرا مضموم اور چوتھا ساکن ہی پس بعوض ان کلمات کے ایک سے سات تک ہندسے سے تحریر کر کے جس حرف کی ضرورت ہوتی ہی اُسکا اعراب اُس مرتبہ کے ہندسہ پر لگا دیتے ہین مثلاً اَبِتُث کے واسطے ایک کا ہندسہ اسلیئے لکھا کہ یہ پہلا کلمہ ہی (اُ) اب اگر الف کی ضرورت ہی تو اس ہندسے پر زبر بناؤ اور بے کے واسطے زیر اور تے کے واسطے پیش اور ثے کیواسطے جزم و علیٰ ہذا القیاس جَحِخُذ کیواسطے (۲ُ) کا ہندسہ لکھو جیم کے لیے زبر حے کے لیے زیر خے کے لیے پیش ذال کے لیے جزم الحاصل اسیطور پر سات تک ہندسے کفایت کرتے ہین اور حروف فارسی یا ہندی کے واسطے یہ اصطلاح جدید اُس ہندسے کے جانب چپ ایک نقطہ دیتے ہین جیسے پے اور ٹے کے واسطے (۱۰) (۱۰) اسواسطے کہ بے اور تے کی یہ صورت ہی (۱) (۱) چنانچہ ان حرفون مین خرد پرور اس طرح لکھا جائیگا (۲ُ ۳ َ ۱ِ. ۲ َ ۳ِ ۳) دوم خط طلسم اور یہ حروف طلسمات و عملیات وغیرہ مین کار آمد ہین اسکا قاعدہ یہ ہی کہ ایک عدد سے نو تک تمام خط و کتابت کو اکتفا کرتے ہین چنانچہ پہلے ایک خط

خطِ اشارہ

خطِ طلسم

عرضی کھینچکر اُسپر اعداد آحاد خط سے جدا اور عشرات ملے ہوئے اور مآت خط کے نیچے تک اور ہزار کیواسطے انتہاے ہندسہ پر خط کے نیچے جانب راست قدرے کج لکھتے ہین چنانچہ ابجد یہ ہے -

(۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱) ان حرفون مین ہزار کا ایک حرف ہی جو نیچے کجی مائل لکھا گیا اور خرد بر دو اسطرح لکھتے ہین (۲۲۲۲۲۲) اور باصطلاح جدید حروف ہندی و فارسی کے لیے اوپر ایک نقطہ دیتے ہین جیسے پے اور ٹے (...) (...) سوم خط کنایہ اسکی صورت یہ ہی کہ ہر حرف کے حصہ اول کے آخر مین ایک خط بصورت الف لگاتے ہین مگر رے زے وغیرہ کیواسطے ایک خط سیدھی طرف خمیدہ لکھتے ہین کہ انکی صورت مین دوسرے حرفونسے بہت مشابہت پیدا نہو اور نقطونکے واسطے انکی تعداد کے مطابق نیچے اوپر خط زبر زیر کیصورت بناتے ہین چنانچہ وہ حروف یہ ہین [illegible] اِن حرفون مین خرد برد اس طرح تحریر کرینگے (۲۲۲۲۳)

چہارم خط سر و اسکا یہ طریق ہی کہ ہر حرف کے واسطے اول ایک کھڑا خط بطور عمود کے قائم کرتے ہین اور اُس خط کے داہنی طرف کلمات ابجد کے شمار پر خطوط منحرف کھینچکر ملاتے ہین اور بائین طرف تعداد حروف کے موافق اسیطرح کے منحرف خطوط کھینچتے ہین اور یاد رکھو کہ ابجد کے آٹھ کلمے ہین ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ان مین چار کلمے چار حرفی ہین پہلا چوتھا پانچوان چھٹا اور چار کلمے سہ حرفی ہین دوسرا تیسرا ساتوان آٹھوان پس ظاہر ہے کہ داہنی طرف آٹھ خط اور بائین طرف چار خط سے زیادہ نہ ہونگے یعنے اگر کلمۂ اول ہی تو سمت راست ایک خط اور کلمۂ دوم ہی تو دو خط اور کلمۂ سوم ہی تو تین خط وعلیٰ ہذا القیاس آٹھ تک نوبت پہونچے گی اور جو اُس کلمہ کا پہلا حرف ہی تو جانب چپ ایک خط اور دوسرا ہی تو دو خط غرضکہ اسیطرح چار تک ہونگے چنانچہ اسکی ابجد یہ ہے

حروف ہندی وفارسی کے واسطے خط عمود کے نیچے باصطلاح جدید ایک نقطہ ضرور ہی چنانچہ خرد برد اسطرح لکھتے ہین

پنجم دائرنظیرۂ ابجدی اور اسمین دو سطرین

خط کنایہ

خط سر

مقابل لکھی جاتی ہین سطر اول کو اساس اور سطر دوم کو نظیرہ کہتے ہین ہر خانہ کے دو دو مقابل کے حرف باہم تحریر ہوتے ہین

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

قاعدہ اساس و نظیرہ

اور ان حرفون کا مبادلہ اسطرح کیا جاتا ہی کہ اوپر کا حرف اپنے نیچے کے حرف سے اور نیچے کا حرف اپنے اوپر کے حرف سے بدلکر تحریر مین آتا ہی اور اسی قاعدہ پر منقوط کو اور غیر منقوط کو بھی لکھ کر اپنا مطلب اصطلاح مین بخوبی ادا کر لیتے ہین ای خرد پرور انکے سوا ہمنے بھی بہت سے خط ایجاد کیے ہین چنانچہ ان مین سے ایک خط رقیمۃ الاعداد ہی یعنی ہر حرف مین ایک مد کھینچکر اسکے آخر مین رقوم عشرات کی صورت ایک حلقہ دیدیتے ہین اور بجاے نقاط و مرکز کے جسقدر ہون انکے شمار کا ہندسہ اوپر یا نیچے بنا دیتے ہین چنانچہ وہ حروف یہ ہین [illegible]

خط رقیمۃ الاعداد

[illegible]

[illegible]

اور جب ان حرفون مین عبارت لکھتے ہین تو رقوم آحاد کی صورت حلقہ آخر نہین لگاتے مگر جب لفظ پورا ہوجاتا ہی تو حلقہ دینا ضرور ہی چنانچہ خسرو پرور اس طرح لکھین گے [illegible]

جب کہ شہزادہ دارالخسرو حروف اصطلاحی مین بھی یگانہ و طاق ہوگیا تو فرزانہ روزگار نے فرمایا کہ ایک اور قاعدہ ہی جسکو علم جفر کی اصطلاح مین بسط کہتے ہین وہ اس سے عبارت ہی کہ ایک حرف سے دوسرا حرف پیدا کرین قسم اول بسط ترفع اس کی تین قسمین ہین اول بسط ترفع عددی یعنی ارتفاع مراتب حروف مطلوبہ کا درجۂ احاد سے درجۂ عشرات مین اور درجۂ عشرات سے درجۂ مآت مین مثلاً لفظ واحد کے چار حرف مراتب آحاد مین ہین جبکہ اسکو ترفع عددی کیا تو و ا ح د کے عوض یہ حروف حاصل ہوے س ی ت م یعنی واو کے عدد چھ ہین درجۂ عشرات مین ساٹھ ہوے اسکا حرف سین ہی الف کا (۱) تھا دہائی مین دس ہوے اسکا حرف یے ہی اسیطرح حے سے تے اور دال سے میم غرضکہ یہ بسط ترفع عددی ہی اور یاد رکھو کہ یہ حرف صورت اعداد مین ہمدیگر موافق ہین ایقغ بکر جلکش دمنت ھنث وسخ زعذ حفض طصظ دوم بسط ترفع حرفی یعنے کسی حرف ابجد کو اس کے حرف پیشین سے بدلنا جیسے لفظ واحد مین و ا ح د واو کو زے سے اور الف کو بے سے اور حے کو طوے سے اور دال کو ھے سے پس بجاے و ا ح د کے یہ حرف حاصل ہوئے ز ب ط ھ سوم بسط ترفع طبعی اور وہ عبارت ہی ارتفاع حروف سے بحسب طبعیت کے چنانچہ حروف خاکی کو حرف آبی سے اور حروف آبی کو حروف بادی سے اور حروف بادی کو حروف آتشی سے اور چونکہ عنصر آتشی سے کوئی عنصر بلند نہین ہی لہذا حروف آتشی کو

بسط ترفع عددی

بسط ترفع حرفی

بسط ترفع طبعی

اُسیطرح قائم رکھتے ہین اور طبیعت حروف کی کیفیت اس طریق پر ہی۔

حروف آتشی	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ	✣
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	✣
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	✣
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	✣

حروف ابجد نجوم کا بیان

چنانچہ بسط ترفع طبعی کے قاعدے سے لفظ واحد کو تبدیل کرینگے تو بجاے واح د کے یہ لفظ حاصل ہونگے ھ آ ز ج ای خرد پر دراول جو ہمنے تمسے اقرار کیا تھا کہ ابجد نجوم کا بیان فن تحریر مین ہوگا لهذا مناسب ہی کہ اُسکے بیان سے درگذر نہ کرین اگرچہ علم نجوم مین بھی تم بخوبی معلوم کر چکے ہو مگر بسبیل تمثیل ہم پھر ذکر کرتے ہین کہ نجومیون نے چارون اقسام مین سے ایک ایک حرف لیکر جمع کرلیا ہی اور اٹھائیس حروف کے سات کلمے قرار دیے ہین اسلیئے کہ سات چوک اٹھائیس ہوتے ہین چنانچہ ابجد نجوم یہ ہی اَبجَدَ ہَوَزِخ طَیکَل مَنسَغ قَصقَر شَتَشَخ ذَضَظَغ ان مین حرف اول مضموم اور دوم مکسور اور سوم مفتوح اور چہارم ساکن ہی قسم دوم بسط عددی ملفوظی یعنے ہر حرف کو ملفوظ کرین اور اُسکے عدد حاصل کرکے دوسرے حرف بنالین مثلاً حروف لفظ واحد کو جب ملفوظی کرو تو یہ صورت ہوگی وَاو الف حا دال واو کے عدد ملفوظی تیرہ ہین اُسکے حروف ج ی اور الف کے عدد ایکسو گیارہ ہین اُسکے حروف ا ی ق اور حا کے عدد نو ہین اُسکا حرف ط اور دال کے عدد پینتیس ہین اُسکے حروف ھ ل ہین پس لفظ واحد کے جو حروف قاعدہ بسط عددی ملفوظی سے حاصل ہوئے وہ یہ ہین ج ی ا ی ق ط ھ ل اور قسم سوم بسط تضاعف یعنے ہر حروف کے اعداد کو دوچند کرکے اُس سے دوسرے حروف حاصل کرلیتے ہین قسم چہارم بسط تقوی اور اسکی بھی تین قسمین ہین اول ضرب باطن کی باطن مین دوم ضرب ظاہر کی باطن مین سوم ضرب ظاہر کی ظاہر مین پس باطن کو باطن مین ضرب دینے کا یہ طریقہ ہی کہ ہر حرف کے عدد کو فی نفسہ ضرب دیکر حاصل ضرب سے حرف بنالین جیسے لفظ واحد مین واو کے چھ عدد مین اسکو چھ مین ضرب دیا چھتیس ہوئے اسکے حرف ل و اور آ کا ایک عدد ہی اسکو ایک مین ضرب دیا ایک رہا اسکا حرف پھر وہی آ حاصل ہوا ح کے آٹھ ہین آٹھ مین ضرب دیا چونسٹھ ہوئے اسکے حرف د س اور د کے چار ہین اسکو چار مین ضرب دیا سولہ ہوے اسکے حروف د ی ہین غرضکہ انکا مجموعہ ل و آ د س د ی ہوا اور ظاہر کو باطن مین ضرب دینے کا یہ انداز ہی کہ اعداد حروف کو مراتب حروف مین ضرب دین جیسے عقل کا لفظ کہ عین قاعدہ ابجد ادریس کے حساب سے سولھوین مرتبہ پر واقع ہی اور عدد

بسط عددی ملفوظی

بسط تضاعف

بسط تقوی

اسکے ستر ہین ۱۶ سولہ کو ستر ہین ضرب دیا گیارہ سو بیس ہوئے اسکے یہ حروف ہین ک ت ق غ اور ق اس ابجد کے حساب سے انیسوین مرتبہ پر واقع ہی اسکے سو عدد ہین سو کو انیس ہین ضرب دیا تو انیس سو ہوئے اسکے حروف ظ غ اور ل حساب ابجد سے بارھوین مرتبہ پر ہی اسکے عدد تیس ہین تیس کو بارہ ہین ضرب دیا تین سو ساٹھ ہوئے اسکے حروف س ش ہین انکا مجموعہ ک ت ق غ ظ غ س ش ہوا اور ظاہر کو ظاہر مین ضرب دینے سے یہ مراد ہی کہ جو حرف ابجد کی ترکیب سے جس درجہ پر واقع ہو اسی ہین ضرب دیکر حروف حاصل کرین چنانچہ سعید کی لفظ مین ترتیب ابجد کے موافق س پندرھوین درجہ پر واقع ہی اسکو پندرہ ہین ضرب دیا دو سو پچیس ہوئے اسکے حروف ہ ک ر اور ع سولھوین درجہ مین ہی اسکو سولہ مین ضرب دیا دو سو چھپن ۲۵۶ حاصل ہوئے اسکے حروف و ن ر اور ی دسوین درجہ پر ہی اسکو دس ہین ضرب دیا سو ہوئے حرف ق ہی اور د چوتھے درجہ مین واقع ہی اسکو چار ہین ضرب دیا سولہ ہوئے اسکے حروف و ی پس ان حرفونکا مجموعہ ہ ک ر و ن ر ق و ی قسم پنجم بسط زبر و بینات اور وہ اس سے عبارت ہی کہ بسط ملفوظی کو دو حصہ پر منقسم کرین جیسے سعد کو بسط ملفوظی کیا تو یہ حروف حاصل ہوئے س ی ن ع ی ن د ا ل ان مین حرف اول کو زبر کہتے ہین اور حروف آخر کو بینات مثلاً سین مین تین حرف ہین پہلے س یہ زبر ہی پھر ی اور ن یہ بینات ہین اسیطرح ع زبر اور ی ن بینات اور د زیر اور ا ل بینات ہین قسم ششم بسط تنصیف اسکا یہ قاعدہ ہی کہ ہر حرف کے اعداد کو جہانتک کہ کسر نہ پڑے نصف کرکے ان عددون سے حروف حاصل کرین جیسے لفظ قلم مین ق کے سو عدد ہین اسکا نصف پچاس ہی اس سے ن حاصل ہوا اسکا نصف پچیس ہی اس سے ہ ک حاصل ہوا چونکہ پچیس کی تنصیف ممکن نہ تھی کہ کسر واقع ہوتی ہی اسواسطے زیادہ عمل تنصیف جائز نہ رکھا اور ل کے عدد تیس ہین پندرہ اس سے حرف ہ ی حاصل ہوئے زیادہ تنصیف نا ممکن اور م کے چالیس ہین نصف بیس ہوئے ک حاصل ہی بیس کی تنصیف مین دس باقی رہے اسکا حرف ی ہی اسکا آدھا پانچ ہی اس سے حرف ہ حاصل ہوا اس سے زیادہ تنصیف بسبب کسر کے جائز نہین پس تمام حروف جو قلم کی لفظ سے حاصل ہوئے ہین وہ یہ ہین ن ہ ک ہ ی ک ی ہ الغرض اسیطرح سے علم جفر کے طریق پر بسط حروف کے تین سو ساٹھ قاعدے حسب دلخواہ سمجھا دیے پھر فرمایا کہ ای خرد پرور اسوقت ہمکو ایک نہایت عمدہ بات یاد آئی ہی کہ ہر کشور و اقلیم اور ہر دیار و امصار مین اسکا مروج ہونا ہزارہا فوائد عام پر مشتمل ہی یعنی جسم انسانی مین جو جو اعضای خداداد ہین اگر ان مین کسیطرح کا نقصان یا کوتاہی واقع ہو تو اسکے پورے ظاہر کرنیکے واسطے ایک فن ایجاد کیا گیا ہی خصوصاً وہ قاعدہ کہ گونگے اور بے زبان جسکے وسیلے اپنے خیالات ظاہر کر سکین نہایت کار آمد نظر آتا ہی اور اسوقت اسکے بیان کا بھی نہایت عمدہ موقع ہی اسلیئے ہم تمہین تعلیم کرتے ہین

بسط زبر و بینات

بسط تنصیف

[illegible] حروف کا بیان

یاد رکھو کہ اول یہ فن عجیب ملک ہسپانیہ مین سولھوین صدی کے آخر پیٹر پونس نامی ایک مرد تارک الدنیا نے ایجاد کیا
اور ۱۶۹۲ء مین ملک سوئڈن کے فلاسفر جان کان رڈیمن نے اسکا ایک خاص طریقہ قرار دیا اور مقام [illegible] کے لوگون
مین اس فن گرامی کو شہرت بخشی پھر سو برس کے بعد ۱۷۵۲ء مین اس قسم کے لوگون کے واسطے مقام لندن مین ایک مدرسہ
مقرر ہوا چنانچہ اسوقت ہم بھی موجد فن سے مطابقت کرتے ہین اور حروف انگریزی کی رعایت سے بیان مناسب جانتے ہین

گونگے بہرون کی تعلیم کے حروف

A اس حرف کے واسطے دست چپ کے نر انگشت کے بہری کو دست راست کے سبابہ سے چھوئین۔

B اس حرف کیواسطے دونون ہاتھون کی انگلیان انگوٹھون سے ملاکر پھر انگلیون کے ناخن سے ناخن ملائین

C اس حرف کے واسطے دست چپ کی انگلیان اور انگوٹھا نصف دائرہ کی صورت پر ایسا خمیدہ کرو کہ اسکے تین پہلو نظر آنے لگین

D دست راست کی انگلیان اور انگوٹھا نصف دائرہ کے موافق خمیدہ اور دست چپ کے سبابہ کو سیدھا کرکے اسطرح ملاؤ کہ خط مستقیم قائم ہو

E دست چپ کے سبابہ کے سرے کو دست راست کے سبابہ سے چھوئین

F دست چپ کی دو انگلیون یعنی سبابہ اور وسطے کی پشت پر دست راست کی سبابہ رکھو

G اس حروف کے واسطے دونون مٹھیان بند کرکے ایک کو دوسرے پر رکھو

H دست راست کی ہتھیلی کو دست چپ کی ہتھیلی پر اسطرح رکھو کہ دست راست کی اُنگلیان دست چپ کی انگلیوں کے آخر تک پہونچین

I اس حرف کے واسطے دست چپ کے وسطے پر دست راست کی سبابہ رکھو۔

J دونون ہاتھون کی مٹھیان بند کرکے اُنکو ایسی حرکت دو کہ J سے مشابہت پیدا ہو

K دست راست کے ابہام و سبابہ سے نصف دائرہ کی شکل بناؤ اور دست چپ کی ایک اُنگلی پر دست راست کی انگلی کو ایسا قائم کرو کہ دونون کا درمیان ایک خط پر آجائے۔

L دست چپ کی ہتھیلی پر دست راست کی سبابہ عین وسط مین قائم کرو۔

M دست راست کی تین اُنگلیان دست چپ کی ہتھیلی پر رکھو۔

N اس حرف کے واسطے دست راست کی دو اُنگلیان دست چپ کی ہتھیلی پر رکھو۔

O اس حرف کے واسطے دست چپ کی خنصر پر دست راست کی سبابہ قائم کرو۔

P	دست چپ کے انگوٹھے اور سبابہ کو نصف دائرہ کی صورت قائم کر کے دست راست کے سبابہ کے سامنے دوسرے خط کے مقابل جماؤ۔
Q	دست چپ کی انگلیون اور انگوٹھے سے پورا دائرہ اور دست راست کے سبابہ کو قلابہ کی صورت بنا کر اس دائرہ مین اٹکا دو۔
R	دست راست کی انگلی کو نصف خم دے کر دست چپ کی ہتھیلی پر رکھین۔
S	دونون ہاتھون کی خنصر کو خم دے کر باہم قلابے کی صورت ملا دو۔
T	دست راست کی سبابہ کو سیدھا کر کے دست چپ کے پہلوے زیرین سے ملا دو۔
U	دست چپ کے سر خنصر کو دست راست کے سبابہ سے اٹھا کر ملا دو۔
V	دست راست کی سبابہ اور وسطے کو دست چپ کی کف دست پر بہت کشادہ قائم کرین۔
W	دونون ہاتھون کی انگلیون کو اس طرح برابر ملا دو کہ ایک ہاتھ کی انگلیون کا سرا دوسرے ہاتھ کی گھائیون سے ملا رہے۔

X اِس حرف کے واسطے دونون ہاتھہ کی سبابہ کو صلیبی شکل پر قائم کرو۔

Y دست چپ کی سبابہ اور ابہام کو سیدھا کشادہ قائم کرکے اُسکی گھائی مین دست راست کی سبابہ شامل کرین۔

Z ایک ہاتھ مُنھ کی طرف بلند کرکے اُسکی کہنی دوسرے ہاتھ کی کفِ دست پر رکھو۔

اور شمار تعین اعداد کیواسطے یہ طریقہ ہے کہ ایک اُنگلی اُٹھانے سے ایک کا عدد سمجھا جاتا ہی اور دو اُنگلیون سے دو علی ہذا القیاس پانچ اُنگلیان پانچ کے واسطے اور دونون ہاتھون کی اُنگلیان اُٹھانے سے دس شمار کیے جاتے ہین۔

وسطیٰ
سبابہ
بنصر
خنصر
ابہام

اسی صورت پر باشندگان انگلستان نے دو قسم کے حرف وضع کیے ہین اُس مین سے قسم اول کے حروف ایک ہاتھ سے ادا ہوتے ہین اور قسم دوم دونون ہاتھہ سے

حروف یک دستی | حروف دو دستی

اور یاد رکھو کہ خوشنویسی کا کمال فن مصوری نقاشی پر منحصر ہی اور نقاشی و مصوری سے یہ مراد ہی کہ شکل و شبیہ
کی نقل اور انواع حیوانات و نباتات و عمارات وغیرہ کی صورتین کھینچتے ہین جسکو یہ صنعت مقبول یاد ہوتی ہی
اُسکو حضرت ملوک و سلطان اور فرمانروایان والا اُسکو عزیز رکھتے ہین سو اسطے کہ قلعہ و عمارات اور باغ و بوستان اور
انسان و حیوانات کی صورت حاصل کرنیکے لیے بادشاہان عالیمقدار کو اس فن گرامی کے اہل کمال کی ضرورت
ہوتی ہی اور مصوّرون اور نقاشونکو نازکی دست اور روشنی چشم اور تیزی ہوش و حواس اور صفائی ذہن اور جودت
عقل جملہ ضروریات سے ہی اسواسطے کہ اُنکے قلم بدائع نگار سے صور مختلفہ اور اشکال عجیبہ اس خوبی کے ساتھ برآمد
ہون کہ اصل و نقل مین اصلا فرق باقی نہ رہے فن صورت گری کا کمال یہی ہی کہ جو شکل جیسی ہو خامہ جادو رقم سے
ویسی ہی صفحہ حریر پہ تحریر کرین اور یہ امر نہایت باریک و دقیق ہی اسلیئے کہ تمام بنی نوع انسان مین سے ہر زن
و مرد صحیح البدن کے سب اعضائے جسمانی سر سے پاؤن تک تعداد مین برابر ہین چنانچہ سر اور چشم اور ابرو اور
گوش اور رخسار اور زنخ اور گردن اور سینہ اور ہاتھ اور انگلیان اور کمر اور پاؤن اور ناخن وغیرہ
ہر فرد بشر صحیح البدن کے عدد مین یکسان ہین اور باوجود اُسکے قدرت کاملہ حضرت آفریدگار اس بات
کی مقتضی ہی کہ ہر چہرے کے انداز اور صورت کی وضع ایک دوسرے سے مختلف ہی پس مصوّری کی
اُستادی بھی یہی ہی کہ اُسکے قلم سے یہ فرق ظاہر و آشکارا ہو اور شبیہ کشی اُسیکا نام ہی کہ نقل مطابق اصل

فن مصوری کا بیان

پائی جائے اور جو کوئی صحیح البدن نہو یعنی کوئی خلل اور نقصان اُسکے کسی عضو مین ہی تو نقل مین بھی اسیطرح نمودار ہو اور یہ امر جبتک حاصل نہین ہوتا کہ نقاش کا ہاتھ قادر نہو اور دست قدرت مشق کثیر پر موقوف ہی اُستادون نے مشق کا یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ اول اشکال حیوانات ونباتات وعمارات وغیرہ اُستادان کامل کے قلم صنعت رقم کی بنی ہوئی بکثرت بہم پہونچائین پھر چربہ کشی سے مشق آغاز کرین اور چربہ کشی کا یہ طریق ہی کہ پہلے ہرن کی باریک جھلی جو ورق سازون کی دوکانون مین ہاتھ آتی ہی آہار کے وسیلے سے کسی تصویر پر اسطرح جمائین کہ وہ تصویر اُس جھلی مین سے بعینہ نظر آتی رہے پھر اُس صورت پر اگر تمام وکمال ہی تو سر سے پانون تک اور نصف ہی تو سر سے کمر تک اور جو فقط چہرہ ہی تو سر سے گردن تک سوزن باریک سے اُس مین سوراخ کرین یعنی ہر عضو پر گردا گرد سوئی کی نوک سے نشان دین مگر ضرور ہی کہ وہ سوراخ ہموار ویکسان اور باہم برابر ہون پھر شاخ تمر ہندی یعنی املی کی لکڑی جلا کر کوئلا بنائین اور اُس کوئلے کو خوب باریک پیسکر کپڑے مین چھان لین اور اُس مین سے تھوڑا سا ایک باریک کپڑے مین ذرا ڈھیلا باندھین پھر اُس تصویر کے نیچے کہ جسمین سوئی سے سوراخ کیے ہین ایک کاغذ سادہ بچھا کر صاف تختے پر رکھین اور اوپر سے وہ پوٹلی جسمین کوئلے پسے ہوئے بندھے ہین اعضائے تصویر کے مقامات پر آہستہ آہستہ رگڑین کہ سوراخہائے سوزن کے روزن سے وہ زغال سودہ کاغذ سادہ مین نفوذ کرے اور تصویر کی نقل بعینہ کاغذ سادہ پر مرتسم ہو لیس وہ نقل احتیاط سے اُٹھا کر اُسپر قلم سُرب یعنی پنسل سے خطوط کھینچین کہ صورت قائم ونمودار ہو اُسکو مصورون کی اصطلاح مین چربہ اور خاکہ کہتے ہین پھر قلم اور رنگ سے خط وخال اور تمام دقائق تصویر کو اصل کے مطابق آراستہ کرین اسی طریق پر چند سال کی مشق سے ہاتھ اور قلم قابو اور اختیار مین ہو جاتا ہی جبکہ مشق کی نوبت اسمقام تک پہونچے تو پھر ہر قسم کی تصویر اپنے روبرو رکھکر ایک کاغذ سادہ پر اُسکی دیکھا دیکھی نقل کیا کرین جب اسطرح بھی مہارت کامل حاصل ہو تو جس چیز کی تصویر اُتارنی مد نظر ہی اُسکو دیکھ دیکھکر پنسل سے شبیہ بنائین اور جو اتفاقاً کوئی خط بیجا اور بیموقع کھنچ جائے تو اُسکو ربڑ سے اُٹھا لین اور یہ ربڑ پنسل کے خطوط کاغذ پر سے محو کرنے کے لیئے ایک مشہور ومعروف چیز ہی جب اسطرح سے تصویر درست ہو جائے تو اُسکو مصورون کی اصطلاح مین گردہ اور سیاہ قلم کہتے ہین پھر مطابق رنگ اصلی کے جابجا رنگ سے رنگ ملا کر موقع بموقع مو قلم سے بھر دین اور اسی خرد پرور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ کسی عمدہ نایاب تصویر کا چربہ کھینچنا منظور ہی اور اُسکی خوبی وعمدگی اس بات کی مانع ہی کہ سوزن سے اُسمین سوراخ کیا جائے تو کاغذ باریک اُسپر رکھکر پنسل سے نشان دے لیا کرتے ہین اور جو تصویر کاغذ مین صاف نظر نہین آسکتی تو اُسکی دو صورتین ہین یا تو کاغذ کو روغن زرد مین قدرے چرب کرکے تصویر پر رکھتے ہین اور اس سبب سے نیچے کی تصویر اوپر نظر آتی ہی مگر روغن اسقدر کم لگاتے ہین کہ جسکا اثر تصویر پر پایا

یا کسی اور کاغذ پر مطلق نہ پہونچے اور اُسپر رنگ وغیرہ بھرنے مین بھی خرابی واقع ہوتی ہی اس لحاظ سے دوبارہ کاغذ سادہ پر
اُسکا خاکہ بنانا ضرور ہی مگر یہ ترکیب اُسوقت کیجاتی ہی کہ تصویر اصلی ہاتھی دانت کی تختی یا وصلی پر ہو ورنہ اُس تصویر
کو ایک بے قلعی آئینہ پر رکھکر دوسرا کاغذ سادہ اوپر رکھتے ہین اور آئینہ اسطرح رکھا جاتا ہی کہ اُسکی پشت پر حسب
دلخواہ روشنی پڑے جسکے سبب سے وہ تصویر اس کاغذ پر بجنسہ نمودار ہو جای اور جب ان دونون ترکیبون سے تصویر نمایان
ہو تو پنسل کے نشان دیکر چربہ درست کر لیتے ہین غرضکہ کثرت مزاولت اور مشق کے باعث فن تصویر کے دقائق و کنعیات خود بخود
صفحہ خاطر پر جلوہ گر ہوتے جاتے ہین اور جب مشق کا اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہی تو جسکی شکل و صورت چاہتے ہین بجنسہ او ربعینہ صفحہ
حریر پر تحریر کر سکتے ہین چنانچہ عہد شاپور اردشیر مین ایک بہت بڑا مصور گذرا ہی اُسکو مانی نقاش کے لقب سے
ملقب کرتے ہین اُسکی تصنیف سے علم مصوری مین ایک کتاب ہی موسوم بہ ارژنگ اور فن تصویر مین اسکو یہ کمال تھا کہ چند
چھوٹے بڑے دائرے اپنے ہاتھ سے ایسے بناتا تھا کہ جنکا قطر تخمیناً پانچ چھ گز کا ہوتا اور جب اُنپر پرکار رکھتے تو بال برابر فرق
نہ نکلتا اسیطرح خطوط دراز و کوتاہ کھینچتا اور وہ بھی سب کے سب مسطر و جدول سے راست اور برابر ہوتے اور ایک بیضۂ مرغ پر
تمام کرۂ زمین کی صورت بہیئت مجموعی اسطرح بناتا کہ ہر اقلیم کے بلاد و مکانات اور جبال و بحار ربع مسکون مین اور دریا
و جزائر وغیرہ باقی کے تین حصون مین بشرح و بسط منکشف و ہویدا ہوتے تھے اور اُسکو اپنی کمال نقاشی پر اسقدر ناز تھا
کہ پیغمبری کا دعوی کر کے مصوری و نقاشی کو اپنا معجزہ قرار دیتا اسیطرح شاہ اسمٰعیل صفوی کے عہد مین بہزاد نام ایک
بہت نامور مصور تھا اور متاخرین مین بھی اکثر مصور و نقاش نامی گرامی گذرے ہین غرضکہ مصوری بھی ایک عجیب و
غریب شی ہی جسکے بغیر خوشنویسی ناتمام رہ جاتی ہی چنانچہ خواجہ عبد الصمد فارسی ایک دانہ خشخاش پر تمام سورۂ اخلاص
لکھتے ہین کہ ہر شخص بخوبی پڑھ لیتا اور ایکبار دو مصورونکی باہم ملاقات ہوئی ایکنے کہا مجھ مین یہ کمال ہی کہ میری تصویر پر
جانور فریب کھاتے ہین دوسرے نے بیان کیا کہ میری تصویر پر انسان کو دھوکا ہوتا ہی غرضکہ امتحان کی نوبت آئی اور یہ بات
قرار پائی کہ اپنے اپنے مکان پر صنعت آزمائی کیجائے اور ایک روز کی مہلت مقرر ہوئی مصور اول نے ایک خوشۂ گندم
یعنی گیہون کی بالی تیار کی اور مصور ثانی کو اپنے مکان پر لیجا کر دکھلا دیا کہ جو پرند جانور اُسطرف سے گذرا بیساختہ اُسپر ٹوٹ
پڑا اور منقار سے دانہ اُٹھانے کا ارادہ کیا مگر آخر کار نادم ہو کر اُڑ گیا اسکے بعد مصور ثانی اپنے ہمراہ مصور اول کو لیگیا
اور ایک مقام پر پردہ پڑا ہوا دکھلا کر کہنے لگا کہ اس پردے کے پیچھے میرے ہاتھ کی تصویر ہی مصور اول نے
پردہ اُلٹنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور ہر چند چاہا کہ پردہ اُلٹکر تصویر معائنہ کرلے مگر پردہ نہ اُلٹ سکا اور بغور نگاہ
کی تو معلوم ہوا کہ دیوار پر صرف پردہ کی تصویر بنی ہوئی ہی نہایت شرمندہ ہو کر لوہا مانُ گیا ای خرد پرور
ہم تمھین بیل بوٹے اور پھول پتے وغیرہ کے بنانے کی ترکیب سکھلاتے ہین پھر نباتات و عمارات اور حیوانات
وغیرہ کی شبیہ کے بعد انسان کی تصویر کا قاعدہ اور چہرہ کی پیمایش اور مختلف الاعضا جسم کے قاعدے تعلیم کرینگے

حال مانی و بہزاد

دو مصورونکا عجیب حال

مصوری کی ترتیب کا بیان

پھول پتے وغیرہ

۱

گلہاے مختلف

چاقو قینچی

کمانی چاقو

گھڑی وغیرہ

عمارت انگریزی

عمارت ہندوستانی

جہاز بادبانی

جہاز دخانی

حیوانات دریائی

پرند جانوروں کی عقل

پیمائش چہرہ انسان

چہرہ انسان

آنکھوں کا نقشہ

کانوں کا نقشہ

ناک اور منہ کا نقشہ

ہاتھوں کا نقشہ

پیروں کا نقشہ

مرد جوان و طفل و پیر

زن = ایضاً

زن و مرد

پریوں کا تخت و دیو وغیرہ

اطفال پرندہ

ای خرد پرور یہ بات ظاہر ہی کہ جو بات جس شخص کے دل مین ہوتی ہی وہ چہرہ پر بھی ظاہر ہو جاتی ہی چنانچہ کسی شخص کے
دل مین کچھ فکر یا غم یا بیفکری یا خوشی یا تعجب یا حیرت یا دشمنی یا خوف یا خندہ یا گریہ یا غصہ یا نا اُمیدی
یا غربت یا جذبۂ شوق یا عشق یا رحمدلی یا نفرت یا رغبت یا بیماری و تکلیف وغیرہ کا اثر پیدا ہو تو اُسکے چہرے
پر بھی ضرور اُسکے آثار جلوہ گر ہوتے ہین اگرچہ صناع ازل نے ہر چیز کو بکمال حسن و خوبی آراستہ و پیراستہ کیا ہی مگر جو جمال
و کمال انسان کی صورت دلکش مین آشکار ہی کسی چیز مین نظر نہین آتا غرضکہ صانع کامل کی حکمت و قدرت اور صنعت و ندرت
کا ظہور حضرت انسانکی ذات جمیل الصفات مین باحسن الوجوہ پایا جاتا ہی اور جو مصور کہ سر انسانکی تصویر بخوبی کھینچ لیتا ہی
وہی کامل فن اور ذی شعور ہی خوبصورتی اور حُسن و شباہت کا دار و مدار اسی پر ہی اور اس سے آگے انسان کا تصور
کام بھی نہین کر سکتا ہر چند اپنے ذہن کو دوڑا کر فرشتہ اور پری کا خیال بھی باندھے لیکن انتہا اسکی یہین تک ہی صورت
انسانی سے بڑھ کر آدمی اپنے تصور کے تصور مین بھی نہین لا سکتا اگر دیو جن بھوت یا پلید کی کوئی تصویر کسی صورت سے
بگاڑ کر اور مہیب بنا کر دکھلائے تو وہ بھی اسی سے مناسبت رکھتی ہوئی ہوگی آدمی کی صورت وہ شی ہی جو ہمیشہ ہمارے
سامنے رہتی ہی ہمیشہ ہم اُسپر تامل کی نظر رکھتے ہین اور ہمیشہ وہ ہماری راحت و خوشی کا سبب ہوتی ہی حافظہ بھی
اُسکو سب چیزون سے زیادہ نگاہ رکھتا ہی اور یاد رکھو کہ مختلف الاعضا صورتون کے بنانے کا سہل طریق یہ ہی کہ تین
چار آدمیونکو باہم مجتمع کر کے جدا جدا ہر شخص سے ایک ایک عضو بنانے کی فرمایش کرین مثلاً اول ایک آدمی سے کہین کہ
تم ایک چیز کا سر بناؤ جو تمھارے خیال مین آئے اور دوسرا شخص کوئی دھڑ بنائے یعنی سینہ اور شکم وغیرہ اور تیسرا آدمی ہاتھ
جیسے چاہے ویسے تیار کرے چوتھا شخص اپنی مرضی کے موافق پاؤن کی تصویر بنائے جبکہ یہ اعضا بنکر تیار ہو جائین
تو سب کو ترتیب وار جمع کر کے ایک فرضی مختلف الاعضا صورت قائم کرین پھر فرزانہ روزگار نے اسی طریق پر سایہ
و پرداز اور رنگ بھرنے کا انداز بھی تعلیم فرما دیا اور ارشاد کیا کہ رنگ کے صندوقچے ولایت انگلستان سے بنے
بنائے عمدہ و نایاب اور نفیس و بیش قیمت بہم پہونچتے ہین اسواسطے اکثر مصور بنات خاص رنگ بنانیکا درد سر گوارا
نہین کرتے اور وہ صندوقچہ خرید لیا کرتے ہین اُسکو انگریزی مین کلر بکس کہتے ہین اس بکس مین ہر قسم کا رنگ موجود
ہوتا ہی اور جبکہ خود بناتے ہین تو رنگ سرخ کے واسطے شنجرف اور سیندور اور قرمز وغیرہ اور رنگ زرد کے واسطے
ہرتال یا پیوڑی وغیرہ اور رنگ سفید کیواسطے سفیدہ کاشغری اور رنگ کبود کیواسطے نیل اور لاجورد وغیرہ اور رنگ
سیاہ کیواسطے کاجل وغیرہ کار آمد ہی اور دو قسم کے رنگ باہم ملانے سے تیسرا رنگ حاصل ہوتا ہی چنانچہ سفید و سیاہ سے
بھورا اور سفید و سرخ سے گلابی اور سفید و کبود سے آسمانی اور سرخ و زرد سے سنہرا اور سرخ و سیاہ سے
اُودا اور سرخ و کبود سے سوسنی اور کبود و زرد سے سبز وغیرہ بناتے ہین اور اکثر اختلاف اوزان سے بھی
اختلاف الوان پیدا ہوتا ہی چنانچہ اگر شنجرف سفیدہ مین چھٹا حصہ ہو تو پیازی اور چوتھائی ہو تو گلابی

اور نصف ہو تو گلنار یعنی شوخ گلابی ہوگا اسیطرح زردی مین نیل چھٹا حصہ ہو تو سبز اور آٹھوان حصہ ہو تو دھانی اور چوتھا حصہ ہو تو کاہی ہوگا علی ہذا القیاس غور اور تجربہ شرط ہی قصہ کوتاہ فرزانۂ روزگار نے خرد پرور عالی قادر کو رموز و نکات رسم الخط و املا طرازی اور دقائق و غوامض کتابت و انشا پردازی سے جس قدر کہ ممکن ہے اُس سے بھی زیادہ واقف و آگاہ کردیا اور شہزادہ خسرو دوراندیش پرور فن مصوری مین بھی طاق اور نہایت مشاق ہوگیا اِس اثنا مین روز امتحان جلوہ افروز ہوا اور وزیر اعظم روشن نفس یعنی شعور سخن رس حسب الحکم قدر توام سلطان عقل مجسم تشریف لایا اور دونونکو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہِ خسرو عالم پناہ مین جا پہونچا

امتحان نہم

مؤلف

مرحبا کلک گہر سلک عطارد کردار
تیرے ہر نقش قدم پر ہی فدا نقش و نگار

خفتۂ خواب عدم گرچہ کوئی مضمون ہو
اُسے بیاختہ کردے تری ٹھوکر بیدار

تیرے ہر نقطہ پہ سو گوہر انجم قربان
کہکشان سلسلۂ سطر مسلسل پہ نثار

جسدم شہزادۂ نامدار و فرزانۂ روزگار رونق افزاے دربار شہریار ہوئے خرد پرور آداب بجالایا اور چند قطعات خوشنویسی کہ خاص اپنے دست مبارک سے تحریر کیے تھے کحل الجواہر چشم ناظرین اولوالابصار فرمائے خط نستعلیق کی ہر سطر بکمال نستعلیقی رشک عقد لآلی آبدار و غیرتِ سلک گوہر شاہوار خط محقق بہ تحقیق تمام حقیقت کشاے حقائق خطاطی صحائف صفحۂ روزگار خطِ توقیع سے انداز توقیع و قیع جہان مطاع عالم مطیع نمودار خط طغرا سے شان طغراے غراے کشور کشائی و فرمانروائی کی شان عظمت نشان آشکار خط رقاع رشک مرقع تصاویر بہزاد و مانی خط نسخ ناسخ خطوط نساخان بے نظیر و لاثانی خط ثلث کہ جسکی کرسی نشینی کے روبرو مثلثات افلاک مثلث نشین ہین ہی انکو ثلاثہ غسالہ کی طرح کہ تین پیالے شراب کے صبحدم نوش کرتے ہین تفریح بخشتا تھا اور دماغ کو کہ بشکل مثلث ہی رائحہ مثلث خوشبوئی کہ مشک و صندل و کافور سے مرکب ہوتا ہی معطر کرتا تھا خط غبار کا نظارۂ نیم نظر ناظورہ نظر اہل نظر کا دافع کدورت دل و مصفی غبار خاطر خطِ ریحان خجلت بخش خط ریحانی روے نورانی گلرخان زمان خط گلزار سراپا بہار منفعل ساز نقش و نگار بہارستان جہان خط ماہی قلاب شوق دید مین ماہی دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا خط شکستہ حلقۂ شکست طرۂ پرخم مین شکستہ دلون کے طائر پرشکستہ نگاہ کو اُلجھاتا تھا خطِ شفیعہ شفیعۂ شفاف پرچشم بصیرت بہزار جان شیفتہ و دلدادہ خط توام سے دیدۂ بینش توام ہمیشہ توام رہنے پر مستعد و آمادہ خطِ تعلیق سے تعلق خاطر چشم باریک بین متعلق خطوط اصطلاحی اپنی اپنی طرز و روش پر حُسن و زیبائی مین

مجموعہ خوبہاے متفرق حروف ہندی و ناگری پرشیرینی و لطافت کا عجب عالم اور حسن و نزاکت کا طرفہ جوبن تھا حروف انگریزی نہایت خوبصورت و دلکش گویا صناع قدرت نے نور کے سانچے مین ڈھال دیے کشش و دوائر خوشنویس ازلی نے کششِ کہکشان و دوائر پرین سے زیادہ سنبھال دیے غرضکہ ہر حرف سے رونق خوشخطی مہوشان خوشخط شکستہ اور ہر نقطہ مبادلہ سر مشق میر عماد مین ستا تھا اسوقت جسنے ان وصلیونکو ایک نظر دیکھا بیساختہ زمزمۂ لا دینی و ترانۂ عشرت خیز سے مترنم ہوا فرد

این تازہ رقم از قلم کیست کہ بادا　　صد جان گرانمایہ فداے رقم او

حاضرین دربار نے شہزادہ عالی وقار کی نہایت تعریف و توصیف کی شہزادے نے کہا

فرد

جمال ہمنشین در من اثر کرد　　وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

خوبی تحریر کا بیان

سلطان عقل مجسم کمال محظوظ ہوا اور فرزانۂ روزگار کی ستایش مین کلید زبان سے قفل خزینۂ فصاحت کھولا پھر خرد پرور کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اہل انجمن تقریر دلپذیر کے بھی مشتاق ہین لتنے مین میر دبیر دفتر خسروی نے کہ جسکا نام جوہر شناس تیز ہوش تھا عرض کی فرد عمر تو ہزار سال بادا :: اقبال تو بر کمال بادا بہ فدوی جان نثار استفسار کرتا ہی کہ فن تحریر کس واسطے موضوع ہوا اور اسکے ایجاد سے موجد فن کی غرض کیا ہی خرد پرور نے ارشاد کیا کہ ای دبیر اعظم صنعت کتابت اشرف صناعات ہی اور بہترین اختراعات چنانچہ کسی عرب کا قول ہی کہ الخط نصف العلم اور ایسطرح علیکم بحسن الخط فانہ مفاتیح الرزق اور ایسطرح علموا اولادکم الکتابۃ فان الکتابۃ یہم الملوک والسلاطین علیکم اور کسی شاعر نے کہا ہی

شعر

چو حسن خط اندر سر انگشت تست　　کلید در رزق در مشت تست

اور ایسطرح

خط خوش ہر کہ دارد دلپذیر است　　چو روح اندر تن برنا و پیر است
اگر منعم بود آسایش اوست　　دگر درویش اورا دستگیر است

غرضکہ اس قسم کے بہت کلام ہین کہ جو کلام کو ثبات نہ تھا مگر اسیقدر کہ حافظہ مین رہے اور اس صورت مین خوف نسیان طاری تھا لہذا جناب باری نے صنعت کتابت عطا فرمائی تاکہ اہم سہو سے محفوظ رہے اور حاضر کلام غائب کو سمجھے اور متاخرین علوم متقدمین کو دریافت کرین جس وقت کہ مقدسات معنوی یعنی مضامین علوی بارگاہ علم ایزدی سے بسبب ایک نسبت خاص کے جو نفس ناطقہ کو جناب سخن آفرین سے

حاصل ہی اُس جوہر لطیف پر جلوہ گر ہوتے ہین تو اُسدم سلطان دل اُسکو شہرستان خیال مین بھیجدیتا ہی اور یہ مقام عجیب وغریب درمیان مجرد و مادی کے ایک برزخ ہی یہان تجردی تعلق اور اطلاقی مقید سے اکتساب کرتے ہین پھر وہان سے کبھی بام زبان پر چڑھ کر دریچہ گوش مین پہونچتے ہین اور منزل المنزل رابطۂ تعلق چھوڑتے ہوئے خلوتکدۂ دل مین داخل ہو جاتے ہین اور اُسمقام سے پھر وحدتسرائے تقدس کی طرف رجوع کرتے ہین اور کبھی فرمانروائے دل اُس مسافر آسمانی سیر کو بغیر مسافرت شہر زبان کے سیدھا ہاتھون کے صحرائے وسیع کے کفدست میدان کی طرف روانہ کردیتا ہی پھر وہان سے سیاہی وقلم کے بحر و بر کا عبور کرکے قسحت آباد حسن مین مقام کرتا ہی اور پھر وہان سے رخت سفر باندھکر شاہراہ باصرہ سے دار الملک حقیقت مین طبل رحیل کو بلند آوازہ کرتا ہی فی الحقیقت خطوط استادان کاربرداز کہ حسن پرستان جلوہ گاہ ظہور کی نظر مین نور سفید کا محل انکشاف ہی اور دوربینان حقیقت شناس کی آنکھون مین حقیقت مطلق کا جام گیتی نما ہی بیشک ایک نوشتۂ روحانی ہی نقش ونگار یافتہ دست تقدیر اور الحق ایک ہندسۂ آسمانی ہی پرکار قلم قدرت سے جلوہ نمائے جمال دلپذیر ایک ظلمت ہی ہزارون نور سے لبریز بلکہ ایک نور ہی دافع ہزار ظلمت سوداخیز اقلیم آگاہی کا ایک نقش ونگار ہی بلکہ شہرستان معانی کا ایک سواد اعظم ایک ابر سیاہ ہی کہ جس سے باران روشنی برستا ہی بلکہ ایک شب تار ہی کہ لمعات برق ہوش افزا اُس سے آشکار خط اگر نہ ہوتا سخن ہرگز زندہ نہ رہتا اور دلونکو اگلے زمانہ والونکا تحفہ زنہار نہ پہونچتا ہر چند کہ صورت مین حروف کو ایک کاجل کا پتلا سمجھتے ہین مگر معنی دان فتیلۂ چراغ معرفت جانتے ہین ایک طلسم حیرت ہی کہ باوجود افتادگی کے روانی رکھتا ہی اور باوجود خموشی کے گویائی اور باوجود پابندی کے بلند پروازی بیت

اگر نہ قید کتابت بود کجا باشد		شگفتہ معنیٔ رنگین ولفظ جان پرور	

کاتب وہ ہی کہ علم ادب خوب جانتا ہو اور وقوف علوم متنوعہ سے عاری نہ ہو اور ہر قسم کے اشعار کا مطالعہ فرمائے اور ہر طرح کے ابیات کہ تحریر مین جنکا زیادہ اتفاق پڑے اُسکو بخوبی حفظ ہون اور ہر فرقہ کے احوال واخبار سے واقف اور ہر فرد کے مراتب طبقات کا عارف ہو اور ہر شخص کے مناسب حال تعریف کرسکے اور اختصار کا محل اور طول کلام کا موقع حسب دلخواہ پہچانتا ہو کہ تاسخن حسب حال ادا کرنے مین کسر نہ پڑے جو لوگ کہ فصیح وبلیغ نہون اُنسے فصاحت وبلاغت کا شیوہ عمل مین نہ لائے اور فاضلون اور ادیبون سے عبارت والفاظ غیر فصیحہ مین مکاتبہ ومخاطبہ نکرے رباعی

با یار توار غم کہن باید گفت لاتفعل وافعل نکند چندین شود		لابد بزبان او سخن باید گفت چون باعجمی کن ومکن باید گفت	

جوہرشناس نے کہا کہ مرحبا ای خرد پرورد الاگوہر آپکی تقریر بنظیر تحریر کی تصویر ہی اور فصاحت کلام بلاغت نظام
بدرجہ نہایت دلپذیر مگر مین امیدوار ہون کہ خط وکتابت کے قواعد وضوابط اور کاتب ومکاتیب کے شرائط وغیرہ سے
بھی کچھ حال غرابت اشتمال بیان فرمائین کہ حاضرین انجمن امتحان سے مستفید ومستفیض ہو کر لطف کافی وحظ وافی اُٹھائین
شہزادہ دانش پناہ نے ارشاد کیا کہ ای دبیر عطارد نظیر منشیان نامہ نگار وکاتبان واقفکار کو چند باتونکی رعایت ضرور
ہی حتی المقدور لغاتِ ثقیل ومشکل اور عبارت غیر محاورہ اور تکرار الفاظ اور کلمات غیر فصیح اور دشنام وسخنگوئی
وغیرہ اور جو لفظ کہ مدح وذم مین مشترک ہون اُنسے احتراز واجب سمجھین اور حروف تمام وکمال اور صحیح ودرست
لکھا کرین اور جس طرز وانداز پر خط شروع ہو آخر تک اُسکی رعایت ملحوظ خاطر رہے اور ایک لفظ کو دو ٹکڑے
کر کے لکھنا مناسب نہین کہ آدھا لفظ ایک سطر کے آخر مین اور آدھا لفظ دوسری سطر کے شروع مین خلاف قواعد
املاء ہی اور یاد رکھنا چاہیئے کہ خط کو مکتوب اور خط لکھنے والیکو کاتب اور جسکے نام پر خط لکھا جائے اُسکو مکتوب الیہ
اور جسکی طرف سے خط روانہ ہو اُسکو مکتوب منہ کہتے ہین کاتب کو ضرور ہی کہ اول مکتوب الیہ کا مرتبہ سوچ لے
کہ بڑا ہی یا چھوٹا یا برابر اور مرتبہ کچھ عمر پر موقوف نہین بلکہ کبھی مال پر کبھی کمال پر اور کبھی سن وسال پر خیال کیا جاتا
ہی چنانچہ کوئی امیر عمر مین چھوٹا ہو اور کوئی غریب مفلس بڑا ہو تو وہ شخص امیر کو لڑکا سمجھکر برخوردار یا امیر اُسکو بوڑھا
جانکر قبلہ وکعبہ کبھی نہ لکھیگا پس معلوم ہوا کہ فضل وکمال کا خیال کرنا اغیار مین اور سن وسال کا دیکھنا رشتہ دارون
مین لازم ہی یعنی اگر کوئی شخص علم وفضل کی راہ سے رتبہ مین بڑا یا برابر ہو ہر چند کہ عمر مین چھوٹا ہو مگر القاب اُسکے
رتبہ کے موافق تحریر کرنا مناسب ہی علی ہذا القیاس اُستاد اور پیر اور عالم وفاضل وغیرہ اور برادر خرد یا فرزند یا
ہمشیرزادہ یا برادرزادہ رتبہ مین بڑا ہو چنانچہ باپ جاہل اور بیٹا فاضل یا بڑا بھائی فقیر اور چھوٹا بھائی امیر ہو تو
وہان رتبہ کا لحاظ نہ کیا جائیگا فقط عمر دیکھی جائیگی یعنی باپ بیٹے کو ہر حال مین فاضل ہو خواہ جاہل ہمیشہ برخوردار
اور بڑا بھائی چھوٹے بھائی کو عزیز از جان لکھیگا جب یہ امر دریافت ہوا تو اب سمجھنا چاہیئے کہ خطوط نویسی دو
قاعدون پر مشتمل ہی ایک طریقہ عوام الناس کا اور دوسرا کاتبان خاص کا پس اول ہم سہل الاصول طریقہ کو جو مروجہ
عام ہی بیان کرتے ہین ای جوہرشناس روشن قیاس قسم اول مین مکتوب الیہ کی صفت پانچ قسم پر منقسم ہی اول قرابت
جیسے بھائی صاحب چچا صاحب یا خالہ صاحبہ ہمشیرہ صاحبہ وغیرہ دوم **خطاب** جیسے نواب صاحب راجہ صاحب
یا بیگم صاحبہ رانی صاحبہ وغیرہ سوم **صفات** جیسے منشی صاحب اور مولوی صاحب یا آتو صاحبہ وغیرہ چہارم
عہدہ جیسے قاضی صاحب اور چودھری صاحب یا چودھراین صاحبہ پنجم **ذات** جیسے شیخ صاحب میر صاحب
مرزا صاحب خانصاحب لالہ صاحب یا بائی صاحبہ وغیرہ اور ان صفتون کے پہلے اکثر جناب اور حضرت وغیرہ کا
لفظ بھی زیادہ کرتے ہین اور اسکو مقدمہ القاب کہتے ہین اگرچہ مراتب مکتوب الیہ کے بہت اقسام ہین از انجملہ

ہمسر کا درجہ تین قسم سے خالی نہین اول ہمسر مطلق کہ سب طرح اپنے برابر ہو پس اگر مرد ہی تو صاحب مشفق مہربان کرم فرماے مخلصان اور عورت ہی تو صاحبہ مشفقہ وغیرہ دوم وہ ہمسر کہ رتبہ مین کچھ بڑا ہو تو اُسکو صاحب عالیشان قدردان معدن فیض و احسان اور عورت کیواسطے صاحبہ شفیقہ محترمہ وغیرہ سوم وہ ہمسر کہ رتبہ مین کچھ کم ہی تو صاحب مہربان دوستان اور عورت کو صاحبہ عصمت آب لکھین گے علیٰ ہذا القیاس بڑے کا بھی یہی حال ہی مثلاً اگر رتبہ مین کچھ بڑا ہی جیسے کہ برادر کلان یا ہمشیر کلان تو مرد کو صاحب قبلہ وکعبہ امیدگاہ فدویان اور عورت کو صاحبہ مکرمہ کمترینان وغیرہ اور جو اُس سے بھی زیادہ ہی جیسے کہ باپ اور پیر اور والدہ اور پیرانی تو مرد کو قبلہ کونین وکعبۂ دارین و پیر و مرشد برحق اور عورت کو صاحبہ مکرمہ معظمہ مفخمہ وغیرہ اور جو بہت بڑا ہی جیسے کہ بادشاہ اور بادشاہ بیگم تو مرد کو قبلۂ عالم و عالمیان اور عورت کو جناب عالیہ خاتون مخدرات زمان و زمانیان وغیرہ لکھتے ہین اسی طریق پر اگر کچھ چھوٹا ہی جیسے چھوٹا بھائی اور بیٹا یا چھوٹی بہن اور بیٹی تو مرد کو برادر عزیز از جان اور برخوردار نور الابصار اور عورت کو ہمشیرۂ عزیزہ نور چشمی و قرۃ العینی وغیرہ اور جو اس سے بھی کم ہی جیسے رفیق و ملازم تو مرد کو عزیز القدر شرافت پناہ اور عورت کو عصمت پناہ عفت دستگاہ وغیرہ اور جو بہت چھوٹا ہی جیسے غلام یا خدمتگار تو مرد کو معتمد الخدمت اور فدوی خاص اور عورت کو فدویۂ خاص وغیرہ اور کبھی شخص کم رتبہ کا صرف نام لکھکر مطلب شروع کردیتے ہین اور ایسی تحریر جب ہوتی ہی کہ اُمرا اپنے ملازم کو دستخط خاص سے شقہ لکھتے ہین اسکو القاب کہتے ہین اور بعد القاب کے ایک جملہ دعا کے طور پر لکھا جاتا ہی جیسے ہمسر کے واسطے زاد لطفہ دام عنایتہ وسلمہ اللہ تعالی وغیرہ اور بزرگ کیواسطے دام برکاتہ و مدظلہ العالی وخلدہ اللہ ملکہ وغیرہ اور چھوٹون کے واسطے طال عمرہ اور بعافیت باشند وغیرہ مگر سلامت ایسا لفظ موضوع ہوا ہی کہ ہر درجہ پر اطلاق رکھتا ہی جیسے غریب پرور سلامت اور جناب قبلہ گاہی صاحب سلامت اور صاحب مشفق مہربان سلامت اور عزیز القدر نور چشم راحت جان سلامت وغیرہم مگر ادنی ملازم کیواسطے فارسی مین امیدوار بودہ بداند اور اُردو مین معتمد الخدمت کو معلوم ہو لکھتے ہین اسکو ادعیہ کہتے ہین پس مقدمۂ القاب اور القاب اور ادعیہ ملکر ایک القاب کہلاتا ہی اور اسیصورت پر تحیت اور اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ اور صفت ملاقاتیہ اور اظہاریہ ان سب کو ملاکر آداب کہتے ہین مثلاً ہمسر کو سلام و نیاز اور بڑے کو بندگی و کورنش و تسلیم اور چھوٹے کو دعاے درازی عمر وغیرہ لکھتے ہین یہ تحیت ہی اور ہمسر کو شوق و اشتیاق اور بزرگ کو تمنا و آرزو اور خرد کو خواہش جو لکھتے ہین منشیون کی اصطلاح مین صرف اسی کو اشتیاقیہ کہتے ہین اور لفظ اشتیاقیہ کے بعد ہمسر کے واسطے ملاقات و مواصلت اور وصال و معانقہ جسمانی اور بزرگ کے واسطے ملازمت اور حضوری خدمت اور قدمبوسی اور چھوٹے کے لیے دیدار و دیدہ بوسی جو لکھتے ہین اسکو ملاقاتیہ کہتے ہین اور ملاقات کی صفت مین جو فقرہ لکھا جاتا ہی جیسے ملاقات بہجت آیات اور ملازمت کیمیا خاصیت اور دیدار فرحت آثار

فرحت آثار وغیرہ اُسکا نام صفت ملاقاتیہ ہی اور بعضے انشا پرداز اُسکے ذیل مین ایک کاف بیانیہ کے بعد چند
کلمات مبالغہ زیادہ کرتے ہین جیسے کہ فارسی مین زیادہ از حد بیان ست اور اُردو مین بیحد و نہایت ہی مگر یہ بھی اُسکے
ضمن مین متضمن ہی اور جو تحریر مطلب کی خبر دیتے ہین جیسے ہمسر کو فارسی مین مکشوف خاطر محبت مظاہر بادیا
میگرداند اور بڑے کو معروض میدارد اور بعز عرض عالی میرساند اور چھوٹے کو مطالعہ نماید یا نگارش میرود لکھا جاتا ہی
اور اُردو مین ہمسر کو لکھتا ہون اور بڑے کو فدوی عرض کرتا ہی اور چھوٹے کو واضح ہو وغیرہ اُسکو اظہاریہ کہتے
ہین غرضکہ تحیت اسے اظہاریہ تک سب آداب ہی اور ادنیٰ شخص کو خواہ مرد ہو خواہ عورت آداب نہین
لکھا جاتا ہی اور اسیطرح عورت کو اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ لکھنا مناسب نہین مگر درجہ اعلیٰ کیواسطے قدمبوسی تک اور
اگر مکتوب الیہ کا خط آیا ہی تو ہمسر کے خط کو الطاف نامہ اور محبت نامہ اور نامۂ نامی وغیرہ اور بڑے کا خط ہی تو
نوازشنامہ اور مفاخرت نامہ اور فرمان واجب الاذعان اور منشور کرامت منشور وغیرہ اور چھوٹے کا خط ہی
تو مکتوب مرغوب اور خط فرحت نمط اور عرضی مرسلہ وغیرہ نگارش کرتے ہین اور جو مکتوب الیہ نے اپنا خط ارسال
کیا ہی تو اُسکا بھی یہی قاعدہ ہی کہ ہر ایک کے درجہ کے مطابق اُسکو منسوب کرین چنانچہ ہمسر نے ہمسر کو لکھا ہی
تو اُسکے مقابلہ مین اپنے خط کو رقیمۃ الوداد اور رقیمۂ نیاز اور اشتیاق نامہ وغیرہ اور بڑے کے
مقابلہ مین اپنے خط کو عرضی اور عرضداشت وغیرہ اور چھوٹے کے مقابلہ مین اپنے خط کو قطعہ خط لکھتے ہین
لیکن بہت ادنیٰ کے مقابلہ مین اپنی تحریر کو شقہ اور پروانہ لکھنا چاہیئے یہ سب اسماء خطوط کہلاتے ہین
اور جو اپنے نام کسیکا خط پہونچے تو اُسکی رسید لکھنے کا یہ طریقہ ہی کہ اگر ہمسر کا خط پہونچا ہی تو فارسی مین
وصول فرحت نمود اور رنگ وصول ریخت وغیرہ اور اُردو مین محبت نامہ کے پہونچنے سے نہایت سرور
حاصل ہوا وغیرہ اور بڑے کے واسطے ورود فرمود اور شرف صدور بخشید اور نزول اجلال فرمود وغیرہ
اور چھوٹے کے واسطے رسید اور بمطالعہ گذشت رقم کرتے ہین اسکا نام رسید خط ہی بعضے شخص کلمات
فخریہ و سرور بھی ان الفاظ کے ساتھ ملاکر اسطرح سے لکھتے ہین کہ وصول نمودہ جمعیت ظاہر و باطن افزود
و پرتو ورود افگندہ باعث مفاخرت گردید اور رسیدہ مسرور گرداند وغیرہ چنانچہ اُردو مین اُسکی
یہ طرز ہوگی کہ ہمسر کے واسطے محبت نامہ کے پہونچنے سے نہایت سرور حاصل ہوا اور بڑے
کیلیے فرمان عالی کے ورود فرمانے سے عزت و سربلندی حاصل ہوئی اور چھوٹے کو تمھارا خط پہونچا
ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور ادنے کو عرضی فرستادہ ملاحظہ سے گذری وغیرہ اور فارسی مین اپنے
خط کے پہونچنے کو ہمسر کے مقابلہ مین بملاحظہ در آمدہ باشد اور موصول گردیدہ باشد اور بڑے کے
مقابلہ مین بملاحظہ اقدس در آمدہ باشد اور از نظر فیض مظہر باریابان حضور لامع النور درگذشتہ باشد

اور چھوٹے کو بمطالعہ در آمدہ باشد یا رسیدہ باشد وغیرہ اور اُردو مین ہمسر کو ملاحظہ مین آیا ہوگا اور بڑے کو نظر سے گذرا ہوگا اور چھوٹے کو پہونچا ہوگا وغیرہ اے دبیر کبیر یہانتک ہمنے گیارہ باتین جو بیان کی ہین یعنی مقدمۂ القاب اور القاب اور ادعیہ اور آداب اور تحیت اور اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ اور صفت ملاقاتیہ اور اظہاریہ اور اسماے خطوط اور رسید خط ان مین مکتوب الیہ کے تین مرتبے اور ہر مرتبہ کے تین تین درجے جداگانہ بخوبی معلوم ہوئے اب اس سے آگے جو مقامات ہم اظہار کرینگے اُن مین تفریق مراتب تکلف سے خالی نہین لہٰذا ہم بطریق اختصار بیان کرتے ہین پھر فرمایا کہ اب ہمین گیارہ چیزین اور باقی ہین اول ادراکیہ یعنی خط کے مطلب سمجھنے کی عبارت جو لکھتے ہین مثلاً فارسی مین ہمسر کو اسطرح لکھا جاتا ہی مضمون عطوفت مشحون پیرایۂ ایضاح یافت اور بڑے کو از ارشاد فیض بنیاد مطلع فرمود اور چھوٹے کو بر حقیقت مندرجہ اطلاع دست داد یا مدعاے معروضہ معلوم شد اور اُردو مین یہ مطلب اسطرح لکھا جاتا ہی حقیقت مندرجہ کو بخوبی سمجھا اور ارشاد فیض بنیاد سے قرار واقعی آگاہ ہوا یا آگاہی حاصل ہوئی اور حال دریافت ہوا یا حقیقت معروضہ واضح ہوئی دوم کاتب یعنی فارسی مین خط لکھنے والا اپنی نسبت ہمسر کے مقابلہ مین این مخلص اور این نیازمند وغیرہ اور بڑے کے مقابلہ مین این فدوی این خادم این نمک پروردہ این کمترین وغیرہ اور چھوٹے کے مقابلہ مین من اور ما اور اینجانب اور ما بدولت وغیرہ لکھین گے اور اُردو مین ہمسر کے مقابلہ مین نیازمند و مخلص و بندہ و دوستدار اور بزرگ کے مقابلہ مین فدوی و کمترین و غلام اور چھوٹے کے مقابلہ مین ہم اور داعی الخیر اور راقم اور دعاگو وغیرہ تحریر کرینگے سوم نام مکتوب الیہ پس خط لکھنے والا اگر ہمسر ہی تو فارسی مین آن کرمفرما آن مشفق آن مخدوم آن مکرم آن شفیق آن مہربان اور بڑے کو آن قبلۂ آنحضرت آنجناب آن خداوند نعمت اور حضور اور بندگانعالی اور ملازمان اور بندگان حضور اور چھوٹے کو آن عزیز آن برادر آن برخوردار آن لخت جگر آن نور دیدہ آن معتمد الخدمت آن فدوی خاص وغیرہ اور اُردو مین ہمسر ہو تو آپ اور بڑا ہو تو جناب اور حضور اور چھوٹا ہو تو تم لکھنا چاہیئے چہارم صفت شخص غیر یعنی اگر خط مین دوسرے شخص کا ذکر منظور ہی تو اُسکے رتبہ کے موافق اسکا القاب مع نام لکھتے ہین اور اگر نام اُس شخص کا مکرر لانے کی ضرورت ہو تو صاحب موصوف یا جناب ممدوح یا عزیز نامبردہ کفایت کرتا ہی اور اکثر کاتب ہوشمند مکرم الیہ اور معظم الیہ اور معزی الیہ اور موسی الیہ اور مشار الیہ رقم فرماتے ہین پنجم اپنے آنے کا حال اسکو اسطرح لکھتے ہین کہ ہمسر کے مقابلہ مین بندہ حاضر ہوا تھا اور بڑے کے مقابلہ مین کمترین مشرف خدمت ہوا تھا اور کمترین ملازمت کو اور غلام قدمبوسی کو حاضر ہوا تھا اور چھوٹے کے مقابلہ مین ہم تمھارے یہان گئے تھے یا مین تمھارے پاس آیا تھا یا حضور ما بدولت رونق افروز ہوئے تھے ششم مکتوب الیہ کے آنے جانے کا حال پس اگر ہمسر ہی تو اُسکے آنے کو آپ نے کرم فرمایا تھا اور تشریف لائے تھے اور قدم رنجہ

فرمایا تھا اورجانے کو آپ جب سے تشریف لے گئے ہین اور بڑے کو جناب یا حضور رونق افروز ہوئے تھے یا جب سے
اُسطرف تشریف فرما ہوئے اور چھوٹے کو یہان آئے تھے یا حاضر ہوئے تھے اور جب سے اُس طرف سدھارے ہو
یا اُدھر گئے ہو یا اُسطرف روانہ ہوئے ہو ہفتم کوئی چیز ارسال کرنی پس اگر ہمسر کو بھیجی ہی تو لکھنا چاہیے کہ آپ کے
پاس بھیجدی یا روانہ کی اور بڑے کو لکھین کہ خدمتعالی یا حضور والا مین ارسال کی اور چھوٹے کو لکھین کہ تمھارے
پاس یا تمکو بھیجی ہی ہشتم کوئی چیز طلب کرنی اگر ہمسر سے طلب منظور ہی تو لطف فرمائیے اور بڑے سے
طلب کرین تو مرحمت فرمائیے اور چھوٹے سے طلب کیجائے تو روانہ کرو او بھیجدو وغیرہ نہم مطلب اسمین
قید ممکن نہین یعنی ہر شخص جدا گانہ مطلب تحریر کرتا ہی پس کاتب کو یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی ضرور ہی کہ مدارج
مکتوب الیہ مین کسیطرح کا قصور واقع نہو دہم خاتمہ اور اُسکا طریق یہ ہی کہ مطالب تمام ہونے کے بعد ہمسر کو
لکھے کہ زیادہ کیا تصدیع دون اور زیادہ کیا تکلیف دیجائے اور کیا گذارش کرے اور فارسی مین بعضے اُسکے
بعد فقرہ دعائیہ اور بھی بڑھاتے ہین چنانچہ ایام جمعیت و شادمانی مدام بکام باد اور عمر و دولت روز افزون
اور ترقی و تزاید باد وغیرہ اور اُردو مین جو دعائیہ فقرہ مدنظر ہو تو اسطرح تحریر کرین خوشی و شادمانی ہمیشہ نصیب رہی
اور عمر و دولت روز بروز زیادہ ہو اور اسی صورت بڑون کے واسطے زیادہ حد ادب اور زیادہ کیا عرض کرے
اور دوا جب جا کر عرض کی اور سایہ آپ کا ہمارے سر پر ہمیشہ رہے اور آفتاب دولت و اقبال تابان رہے اور
چھوٹے کو زیادہ کیا لکھا جائے تاکید جانو اور تھوڑے لکھے کو بہت سمجھو اور لکھنے کے موافق عمل مین لاؤ یازدہم
لفافہ یعنی جس کاغذ مین خط لپیٹا جاتا ہی اُسکو لفافہ کہتے ہین وہ ایک طرف سے بالکل صاف اور دوسری طرف سے
بند ہوتا ہی اُسکو لاکھ اور چپڑی اور رویفرا اور گوند اور لیئی وغیرہ سے وصل کردیتے ہین جدھر صاف ہوتا ہی اُسطرف
پہلی سطر کے شروع مین لفظ انشاءاللہ تعالی یا بعونہ تعالی یا بفضلہ و کرمہ وغیرہ لکھ کر اُسکے برابر خواہ دوسری سطر
مین پتا اور نشان اُس ملک اور مقام وغیرہ کا جہان خط بھیجنا منظور ہی اور محلہ کا اور مکتوب الیہ کا نام مع القاب
لکھا جاتا ہی اور اُسکے نیچے ایک کنارہ کے متصل سطر منحرف مین خط پہونچنے کے واسطے دعا کے طور پر جو لفظ علی قدر
مراتب مقرر ہین تحریر کیے جاتے ہین چنانچہ ہمسر کے واسطے بمطالعہ ساطعہ یا بمطالعہ سامی یا بمطالعہ یا بسامی
خدمت یا بگرامی خدمت صاحب شفیق مکرم مظہر لطف و کرم فلانے زاد عنایتکم موصول باد اور بڑے کیواسطے
بہ نظر فیض اثر یا بشرف خدمت یا بعالی خدمت یا بحضور فیض گنجور جناب مستطاب قبلہ و کعبہ دو جہان امیدگاہ
فدویان فلانے دام ظلہم معزز باد اور چھوٹے کے واسطے بسرور مطالعہ یا بمطالعہ مباہجہ برادر عزیز از جان قوت
بازوے ناتوان فلانے طال عمرہ درآید پس دعا سے القاب کے اول مکتوب الیہ کا نام ضرور ہی اور القاب سے
پیشتر مکتوب الیہ کے شہر و محلہ کا نام لفافہ پر تحریر کرنا لازم ہی اور کاتب کو مناسب ہی کہ اپنے نام سے پہلے

اپنے خط کا نام حسب لیاقت درج کرے چنانچہ رقیمۃ الوداد یا عریضۂ نیاز یا محررہ یا ملتمسہ وغیرہ اور اس مقام پر اپنا نام لکھے اُسکے بعد ایک لفظ دعائیہ اپنے حق مین رقم کیا جاتا ہی جیسے عفرلہٗ یا عفی عنہ وغیرہ اور اسکے نیچے اُس شہر کا نام لکھتے ہین کہ جس مقام سے خط روانہ کیا جاتا ہی اور پھر تاریخ اور مہینا اور سنہ اور روز وغیرہ مگر شقہ یا پروانہ یا ادنیٰ کے نام کا جو خط ہو گا اُسکے لفافہ پر مطالعہ اور فقرہٗ دعائیہ جو خط پہونچنے کے واسطے لکھتے ہین نہین لکھا جاتا صرف پتہ اور القاب اور نام لکھدیتے ہین یہ گیارہ باتین بھی یہان تمام ہو چکین پس بائیس چیزین تحریر مین کاتب کو خیال مراتب کیواسطے کافی ہین اب ایک بات یاد رکھنی باقی ہی یعنی اہل اسلام کا دستور ہی کہ جب کسی پیغمبر کا نام لکھتے ہین تو اُسکے بعد علیہ السلام اور اپنے پیغمبر کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب کیواسطے ایک ہو تو رضی اللہ عنہ اور دو ہین تو رضی اللہ عنہما اور تین یا زیادہ ہین تو رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ یا قدس اللہ سرہ وغیرہ اور کوئی شخص انتقال کر گیا ہو تو مرد کو مرحوم و مغفور اور عورت کو مرحومہ و مغفورہ اور بادشاہ کے حق مین حضرت خلد مکان اور جنت آرامگاہ یا بعد وفات کے جو لقب اُن کے واسطے مقرر ہوا ہو جیسے عرش آشیانی وغیرہ اور ہندو مر گیا ہو تو معزز کے واسطے بیکنٹھ باشی اور عوام کے لیے متوفی یا آنجہانی لکھنے کا دستور ہی مگر بعضے بسبب اختصار کے صرف اشارہ کر دیتے ہین جیسے صلعم اور رضہ اور رح اور عم اور رحمہ وغیرہ اور تحریر خطوط کی طرز مروجہ مین عوام کا یہ دستور ہی کہ ہمسر اور چھوٹے کو ایک کاغذ مستطیل پر بیچ مین شکن دیکر پیشانی پر ایک الف کھینچین یا سات سو چھیاسی کا ہندسہ اس طریق پر بنا دین (۷۸۶) یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد ہین اور پیشانی چھوڑ کر ایک طرف سے سیدھی سطرین متوازی لکھین اور کناڑہ پر دست راست کی جانب ترچھی سطرین نگارش کرین اور بزرگ کے خط کی صورت یا تو کتابی ہوتی ہی یعنے دونون طرف سے حاشیہ توڑ کر پیشانی چھوڑ کر پہلی سطر کے بیچ مین القاب اور اُسکے بعد سب سطرین سیدھی متوازی لکھتے ہین یا عرضی لکھی جاتی ہی یعنی اول سیدھا ایک خط کھینچکر اُسکے اوپر القاب اور نیچے سیدھی سیدھی سطرین لکھتے ہین ای دبیر خبیر ایک طریقہ تحریر سوائے طرز مکاتیب کے دوسرا بھی ہی چنانچہ اُسکو دستاویزات کہتے ہین یعنی جسوقت کہ دو یا چند شخصون مین جو کچھ معاملہ قرار پا کر کوئی کاغذ لکھا جاتا ہی تو اُسکو وثیقہ اور دستاویز کہتے ہین اور اس زمانہ مین اسکا رواج بکثرت ہی چنانچہ جو دستاویزات عوام الناس مین بالفعل مروج ہین اُنکی تفصیل یہ ہی تمسک اقرار نامہ مچلکا بیعنامہ رہن نامہ ہبہ نامہ نکاح نامہ محضر نامہ مختار نامہ وکالت نامہ سرخط پٹہ قبولیت ضامنی عاریت نامہ امانت نامہ تملیک نامہ رسید قبض الوصول فارغخطی راضی نامہ صلحنامہ فیصل نامہ وصیت نامہ تقسیم نامہ وغیرہ چونکہ یہ پچیس[۲۵] قسم کے کاغذ معروف و مشہور ہین لہذا ہم سکا سرسری بیان کرتے ہین چنانچہ تمسک اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی سے کچھ روپیہ اور

دستاویزات کا بیان

قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض دینے والے کو دائن اور قرضخواہ اور قرض لینے والے کو مدیون اور قرضدار اور
قرض کو دین اور وام کہتے ہین اور قرض دینے والا جو مانگے تو اُسکو تقاضا اور لینے والا جو دے تو اُسکو ادا اور
صبح و شام کا وعدہ کرے تو اُسکو لیت ولعل اور حیلہ و حوالہ اور ٹالے بالے کہتے ہین اقرار نامہ اُس دستاویز کو کہتے
ہین کہ کوئی کسی بات کا قول و اقرار کرکے اُسکا کاغذ لکھدے اور نقشہ اُسکا نقشہ تمسک کے طور پر ہی مچلکا اور اقرار نامہ
دونون طرز تحریر مین یکسان ہین مگر یہ فرق ہی کہ اقرار نامہ کبھی آپس مین بھی لکھا جاتا ہی اور مچلکا صرف حاکم کے
حضور مین لکھتے ہین بیعنامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کسی چیز کی فروخت کا اقرار بیچنے والے کی طرف سے
خریدار کے نام لکھا جاتا ہی بیچنے والے کو بائع اور لینے والے کو مشتری اور بکی ہوئی چیز کو شئی مبیعہ اور قیمت کو ثمن
کہتے ہین اور جو حاکم کسی کی جائداد کی فروخت کا حکم دیتا ہی اُسکو نیلام اور جو وہ جائداد لیتا ہی اُسکو خریدار نیلام
اور نیلام دار اور اُس بیع کی سند کو قبالہ نیلامی کہتے ہین بیعنامہ یا قبالہ نیلامی مین مکان کا تمام حلیہ اور کیفیت
اور زمین کسر اور حدود اربعہ وغیرہ تفصیل وار تحریر کرتے ہین بیعنامہ مالک مکان کی طرف سے گواہون کے روبرو
لکھا جاتا ہی اور قبالہ نیلامی حاکم کی طرف سے اور اس دستاویز پر عامل نیلام اور حاکم محکمہ کے دستخط اور عدالت کی مُہر
لازم ہی رہن نامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ جسمین کسی چیز کے گرو کرنے کا حال بالعوض کسی قدر روپیہ کے لکھا ہو
اور اُسکی کئی صورتین ہین مگر دستاویز مین رضامندی طرفین کی شرطین ہوتی ہین اور جو زر رہن ادا کرکے اپنی چیز
چھوڑا لیتے ہین اُسکو فک رہن اور انفکاک رہن کہتے ہین ہبہ نامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ جسمین کسیکی طرف
سے کسی کے نام کسی چیز کے بخش دینے کا حال لکھا جائے ہبہ کرنے والے کو واہب اور جسکے نام ہبہ کیا ہو اُسکو موہوب لہ
کہتے ہین ہبہ کی دو صورتین ہین ایک یہ کہ مفت کوئی شئی کسیکو بخشدے اُسکو صرف ہبہ کہتے ہین اور جو واہب کے
موہوب لہ سے ایک قبضہ شمشیر یا پچاس روپیہ نقد وغیرہ یعنی کوئی چیز لیکر ایک باغ یا ایک گانون یا ایک مکان
وغیرہ ہبہ کردیا تو اُسکو ہبہ بالعوض کہینگے مگر اس دستاویز کی تحریر مین کچھ فرق نہین صرف ہبہ اور ہبہ بالعوض کا
تفاوت ہی رہن نامہ اور ہبہ نامہ دونون بیعنامہ کی طرز پر لکھے جاتے ہین نکاحنامہ جس کاغذ مین صورت نکاح
اور تعین مہر کا حال لکھا جائے اُسکو نکاحنامہ یا کابین نامہ یا مہرنامہ کہتے ہین دولہا کو ناکح اور دُلہن کو منکوحہ
لکھتے ہین اور اس کاغذ مین بعد حمد و نعت کے کچھ نکاح کی خوبی اور ناکح و منکوحہ اور وکیل اور دو گواہون کا نام
اور اقرار نکاح اور تعداد مہر اور اگر کوئی شرط قرار پائی ہو تو وہ شرط اور قاضی شرع کی مُہر و دستخط اور حضار محفل کی
گواہیان ہوتی ہین محضر نامہ کسی احوال کو ثابت کرنے کیواسطے جو کاغذ لکھکر واقف کارونکی مُہر اور گواہیان لکھا
لیتے ہین اُسکو محضر نامہ اور صورت حال کہتے ہین مختار نامہ وہ ہی کہ کسی کام کیواسطے مختار کرکے مختاری کی سند
اُسکو لکھدین اور جسطرح کا اختیار منظور ہو اُس کاغذ مین ثبت کرین وکالت نامہ وہ ہی کہ کوئی شخص کسی محکمہ مین حاکم کی

جانب سے مختاری کے عہدہ پر مقرر ہو اور اُسکے نام وکالت کی سند لکھی جائے وکیل کا محنتانہ جو عدالت سے مقرر ہی
دینا پڑتا ہی یا وعدہ کر کے راضی کرتے ہین اور جو شخص اپنی طرف سے وکیل مقرر کرتا ہی اُسکو موکل کہتے ہین سرخطؔ اُسے
کہتے ہین کہ جو کوئی کسی کا مکان بکرایہ لیکر اُسکو دستاویز لکھدے یا ادنیٰ قسم کے لوگون کو نوکر رکھکر اُنکی نوکری کا
کاغذ لکھے پٹہ سرکار جو زمیندار کو گانون کی بابت یا زمیندار رعیت کو اراضی کی بابت یا سرکار یا زمیندار کسی
گانون یا کسی قدر زمین کا محصول مقرر کر کے کسیکو اجارہ دیکر دستاویز لکھدے تو اُسکو پٹہ کہتے ہین اور دوسری
قسم کے معاملہ کو اجارہ اور ٹھیکہ اور اُس اجارہ دینے والے کو تجیر اور لینے والے کو متاجر اور ٹھیکہ دار کہتے ہین
قبولیت رعیت یا متاجر وغیرہ جو قول واقرار کی دستاویز کسی زمیندار کو یا ٹھیکہ دار کو اور زمیندار سرکار کو لکھدے
اُسکو قبولیت کہتے ہین ضامنی کسی کی طرف سے کسی بات یا کسی چیز کے واسطے اپنی ذمہ داری لکھدے تو اُسکو
ضامنی اور لکھنے والے کو ضامن کہتے ہین اور اُسکے چند اقسام ہین یعنی کسی قدر زر معینہ کا ذمہ دار ہو کر دستاویز
لکھے تو مال ضامنی ہی اور اس شرط سے کہ جسقدر یہ شخص تصرف کر جائیگا ہم اُسکو ادا کرینگے تو اُسکو تصرف
ضامنی کہتے ہین اور یہ آپس مین ہوتی ہی یا عدالت مین کسی کے خرچہ وغیرہ کی ذمہ داری کیجاتی ہی اور جو کسی
کے حاضر کر دینے کا ذمہ کیا ہی تو حاضر ضامنی اور کسی کام کی ذمہ داری کی ہی تو فعل ضامنی ہی عاریت نامہ یعنی
کسی سے کوئی چیز ایک زمان معین کے واسطے مانگ لی جائے اور اُسکی دستاویز لکھی ہو تو اُسکو عاریت نامہ
کہتے ہین امانت نامہ وہ ہی کہ اگر کسی کی کوئی چیز اپنے پاس رکھکر دستاویز لکھدے تو اُسکو امانت نامہ کہتے
ہین اور ان دونون کی ایک صورت ہی تملیک نامہ اپنی ملکیت مین سے کوئی چیز کسیکو دیکر مالک کر دیتے ہین
اُسکی دستاویز جو لکھی جائے اُسکو کہتے ہین رسید کچھ روپیہ خواہ کوئی چیز کسی سے لیکر جو دستاویز لکھدیجائے
اُسکو کہتے ہین اور یہ دستاویز کبھی رقعہ کے طور پر بھی لکھی جاتی ہی قبض الوصول بھی رسید کے طور پر ہی مگر جو تنخواہ
یا کوئی وجہ معین مثل ششماہی یا سالانہ وغیرہ کے وصول کا اقرار لکھا جاتا ہی اکثر اُسی کو قبض الوصول کہتے ہین
فارغخطی کسی سے لین دین کے حساب کا تصفیہ اور روپیہ سب ادا اور بیباق کر کے لکھوائی جاتی ہی یا اپنے نوکر
سے حساب سمجھکر دستاویز لکھدیجائے صافی نامہ بھی اُسکو کہتے ہین راضی نامہ کوئی کسی پر نالش کرے اور پھر
کسی طرح راضی ہو کر جو دستاویز لکھدے اُسکو کہتے ہین لیکن جو نالش سے دست بردار ہو کر خود باز آئے تو اُسکو بازنامہ
کہتے ہین صلحنامہ راضی نامہ کے مانند ہی لیکن دونون مین اتنا فرق ہی کہ راضی نامہ مین کبھی مدعی آپ سے راضی
ہو کر یا کبھی مدعا علیہ کے راضی کرنے سے رضامند ہو جاتا ہی اور صلحنامہ جبتک دونون ملکر صلح نہ کرین نہین ہو سکتا
فیصلنامہ ہر چند کہ حاکم جس مقدمہ کو فیصل کرے وہ بھی فیصلنامہ ہی مگر پنچ لوگ جو قضیہ چکا کر فیصل کرتے ہین اُسکو
فیصلنامۂ ثالثی کہتے ہین کبھی اُسکا مضمون مع حقیقت حال مقدمہ کے طول بھی ہوتا ہی اور کبھی حاصل مطلب بھی

لکھنے کا دستور ہی اور کبھی مقدمہ طرفین کی رضامندی سے کسی خاص عدالت کے ثالثون کو سپرد ہوتا ہی اور کبھی فریقین بلاذریعۂ عدالت کے اپنا قضیہ تصفیہ کے واسطے ثالثون کو سپرد کرتے ہین تو اُسکے فیصلنامہ مین کسی حاکم کے حضور مین فیصلہ بھیجنے کا ذکر نہین ہوتا وصیت نامہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی مین اپنے وارث یا کسی دوسرے شخص کو اس طرح حکم دے کہ میرے بعد یہ کام اس طور پر کیجیو یا اس مال کو اسطریق پر دیجیو اُسکو وصیت کہتے ہین اور جو اس مضمون کا کاغذ لکھا جائے تو اُسکو وصیت نامہ کہتے ہین تقسیم نامہ اگر دو یا کئی شخص شریک شرکت کا مال آپسمین یا قاضی و حاکم کے حکم سے بانٹ لین اور اُسکا کاغذ لکھا جائے تو اُسکو تقسیم نامہ اور قسمت نامہ کہتے ہین الغرض جبکہ شہزادۂ نامدار دستاویزات کی تمام صورتین بیان کر چکا تو فرمایا کہ ای جوہر شناس تحریر دستاویزات سے یہ مراد ہی کہ لکھنے والا اپنے اقرار سے پھر نہ جائے اور لکھوانے والا برخلاف اسکے کچھ نہ چلے اور اگر ایسا ہو تو حاکم کے سامنے کسیکا فریب پیش نہ جائے اور کسیکی حق تلفی نہ ہونے پائے پھر جو اُسمین یہ بھی ممکن تھا کہ کوئی ضد اور عداوت سے کسی کے نام سے دستاویز اپنے گھر مین بنالے اور جھوٹے گواہ بھی بہم پہونچالے تو اُسکے واسطے تحقیقات اور اسٹامپ اور رجسٹری اور مختاری اور گواہی اور تصدیق وغیرہ اور نالش اور تصفیہ کے قاعدے کہ جنکو قانون کہتے ہین مقرر کیے گئے اور نالش کیواسطے عدالت دیوانی تجویز ہوئی اور چونکہ ریاست بے سیاست ممکن نہین ہو اسلئے چوری اور ڈاکہ اور رہزنی اور مار پیٹ اور ہر طرح کے قضایا اور ہنگامہ اور فساد کیواسطے اور مجرم کے سزا دینے کو عدالت فوجداری مقرر ہوئی کہ رعیت پر رُعب قائم رہے اور زبردست کسی زیردست کو ستانے نہ پائے اور اگر کوئی کسیکو مار ڈالے تو اُسکے عوض قاتل کو پھانسی دیتے ہین یا دائم الحبس کرتے ہین نالش کرنے والے کو مدعی اور جسپر نالش ہو اُسکو مدعا علیہ اور جو مدعی اور مدعا علیہ دونون کا ایک ساتھ مذکور ہو تو اُنکو فریقین اور طرفین اور متخاصمین اور جس چیز کا دعوی ہو اُسکو شئ مدعا بہا یا شئ متنازعہ کہتے ہین اور جو کاغذات اور دستاویزات طرفین کیطرف سے عدالت مین داخل ہون اُسکو مقدمہ اور اُنکے تمام مطلب کو روئداد کہتے ہین چنانچہ یہ طریقہ جو مجملاً ہمنے اسوقت تقریر سرسری مین بیان کیا عوام الناس کی تحریر کا دستور ہی اور قسم دوم جو کاتبان خاص سے متعلق ہی اُسکا اصل الاصول بھی اگرچہ وہی مضامین اور وہی مطالب ہین مگر طرز بیان اور حسن لطافت جُداگانہ ہی اور انشاپردازی و عبارت آرائی اور فصاحت و بلاغت اور سلاست و متانت اور رعایت و براعت کا مخزن اور سب قواعد و روابط اور قوانین و ضوابط وغیرہ کا معدن ہی جوہر شناس تیز ہوش نے عرض کی کہ اے دانشور ہوشمند و ای خرد پرور بخت بلند آج تک کسی اعلم الفضلا اور افضل العلما نے ترکیب مراسلات کا خلاصہ اس خوبی سے نہین لکھا ہی آپ کی تقریر بے نظیر کہ جسکا ہر سخن تاج کلام اور ہر کلام مغز سخن ہی گویا

ایک عجائب خانہ علوم اور نمایشگاہِ فنون ہی یہ نیاز کیش خیر اندیش بلکہ کُل حاضرین محفل بہشت مشاکل
بہرہ یاب ہوئے خُرد پرور نے ارشاد کیا فرد چہ لطف است اینکہ بامن می نمائی ٭ لب نازک بپرسش میکشائی ٭
پھر فرمایا کہ متقدمین محاورہ دان اور متحققین اہل زبان کے نزدیک مکتوب دو قسم پر ہی خطابی یا جوابی
خطابی کی بناء بارہ ارکان پر ہی اول افتتاح دوم صفات مکتوب الیہ سوم القاب مکتوب الیہ
چہارم ادعیہ نسبت مکتوب الیہ پنجم ذکر کاتب ششم عرض تحیات ہفتم اظہار اخلاص ہشتم شرح شوق نہم ذکر
زمان کتابت دہم ذکر مکان کاتب یازدہم اختتام دوازدہم عنوان وارکان اور جوابی کے واسطے
سات رکن مقرر ہین اول افتتاح دوم مقدمہ باتوابع یعنے مفتتح اور وصف اور تتمہ سوم تعریف
مکتوب چہارم تعظیم مکتوب پنجم نتیجہ ششم مقابلہ ہفتم شکریہ پس مناسب ہی کہ اول ہم بیان مکاتیب
خطابی سے فرصت حاصل کرین اول افتتاح وہ دو قسم ہی نوع اول کسی اسمائے الٰہی سے آغاز کتابت کرنا
اور اسمین براعت استہلال کی رعایت لازم ہی یعنی کاتب ایسا اسم تلاش کرے کہ مضمون مکتوب سے مناسب ہو
مثلاً جو مکتوب فتح پر مشتمل ہو اسمین ہو الفتاح اور عیادت مین ہو الشافی اور طلب عفو مین ہو العفور علیٰ ہذا القیاس
یا مکتوب الیہ کا نام ملحوظ خاطر ہو جیسے عبد العزیز کیواسطے ہو العزیز اور محمد محسن کیواسطے ہو المحسن اور معز الدین کے
واسطے ہو المعز یا مکتوب الیہ کی صفات و مراتب کا لحاظ مدنظر ہو جیسے بادشاہ کے واسطے ہو الملک اور امیر کے
واسطے ہو الامر اور حاکم کیواسطے ہو الحاکم اور بہ نسبت علما و حفاظ و حکماء کے ہو العلیم اور ہو الحفیظ اور ہو الحکیم اور اس
قسم کا تصرف منشی کے ذہن سے تعلق رکھتا ہی مگر افتتاحات کے نوع دوم کا میدان وسیع ہی اور ہر گروہ نے
اپنے مقتضائے طبیعت کے موافق جداگانہ طریقہ اختیار کر لیا ہی اور اُسکے بیان سے پہلے یہ بات بھی ظاہر
کرنی ضرور ہی کہ مکتوب الیہ کا رتبہ کاتب سے بڑا یا چھوٹا یا برابر ہوگا مکاتیب قسم اول کو مرافعات کہتے ہین
اور وہ طبقات ثلثہ پر منقسم ہین اول طبقۂ اعلیٰ دوم طبقۂ اشرف سوم طبقۂ اوسط اول طبقہ کے لوگ ارباب
حکم ہوتے ہین جیسے سلاطین و اُمرا و وزرا وغیرہ اور یہ طبقہ آٹھ قسم پر منقسم ہی قسم اول ملوک و
سلاطین قسم دوم اولاد ملوک قسم سوم خاتون و بیگمات قسم چہارم اُمرا و ارکان دولت قسم پنجم
صدور و مقربان شاہی قسم ششم اعاظم وزرا و اعیان ملک قسم ہفتم دیوان و مختار کار قسم ہشتم
اہل قلم و تمام ملازمین ملوک وغیرہ اور دوسرے طبقے کے لوگ اشرف الناس ہین جیسے سادات و قضات
و علمائے اہل اسلام و مشائخ و فضلا وغیرہ اور یہ بھی آٹھ قسم پر منقسم ہین قسم اول نقبائے عظام و سادات
ذوی الاحترام قسم دوم ائمۂ اہل اسلام قسم سوم قضاۃ محکمۂ شریعت قسم چہارم مشائخ دین
و ملت قسم پنجم ارباب علوم شرعیہ قسم ششم اہل مناصب شرعیہ قسم ہفتم ارباب علوم حکمیہ قسم ہشتم

ممتاز عوام اور تیسرے طبقے کے لوگ اعیان ولایت مثل رؤسائے قبائل و معارف شہر و تجار و دہاقین وغیرہ اور یہ چار قسم پر منقسم ہین قسم اول اصول و اعیان قسم دوم معارف و مشاہیر قسم سوم معززین قسم چہارم عوام الناس وغیرہ اور خطوط قسم دوم کو مراسلات کہتے ہین اور قسم سوم کے لوگ اخوانیات کہلاتے ہین اور رقعات سے خصوصیت رکھتے ہین چنانچہ تذکرہ طبقات کے بعد ہم اخوانیات کا بیان کرینگے اول ہم طبقۂ اعلیٰ کے مکاتیب کا بیان کرتے ہین آیۂ دبیر دانش پذیر جس فقرہ سے مکتوب شروع کیا جاتا ہی اُسکو منشیون کی اصطلاح مین افتتاح کہتے ہین چنانچہ افتتاح کی بہت صورتین ہین کہ ہم اکثر اُنکے موقع پر اُن کو بیان کرینگے اول افتتاح مشہور یعنی کوئی دعا نثر مین منصب مکتوب الیہ کے مناسب تحریر کرکے کوئی بیت اِس قسم کی کہ زیور نسبت سے آراستہ ہو نگارش کرین کہ عبارت کو رونق دو بالا حاصل ہوجائے

نظم

افسر نثر را بزینت نظم	بتیک آرایش دگر باشد
نثر چون زر بود زر وے عیار	نظم در حسن چون گہر باشد
گوہر و زر جدا جدا خوب ست	چون شود جمع خوب تر باشد

طبقۂ اعلیٰ کے واسطے جو القاب مقرر ہی اُسکی طرز خاص ہم بیان کرتے ہین اور ہماری دانست مین صرف ایک ایک مثال ہر قسم کی کافی ہی اسواسطے کہ اُسکی روش تحریر کاتب کے ذہن سلیم سے نہایت متعلق ہی اور وہ اگر مہارت رکھتا ہی تو بہت جلد اِس ترکیب پر اُسکا حاوی ہوسکنا ممکن ہی قسم اول طبقۂ اعلیٰ ملوک و سلاطین کیواسطے مؤلف تو آفتاب ملک ہی اور سایۂ آلہ ؛ تیرے عروج قدر سے ہی پست اوج ماہ ؛ آفتاب عالمتاب کشور کشائی اور ماہ جہان افروز فرمانروائی حضرت شاہنشاہ ظل اللہ کا مشارق دولت و اقبال سے شارق و ساطع اور مطالع عظمت و اجلال سے طالع و لامع رہے قسم دوم طبقۂ اعلیٰ اولاد ملوک کیواسطے مؤلف ؛ ہی قبلۂ ملوک جہان آستان ترا ؛ فخر سپہر پیر ہی بخت جوان ترا ؛ رایات دولت و جہانبانی شہزادۂ عالم و عالمیان اطراف و اکناف جہان مین منصوب اور آیات شوکت و گیتی ستانی اوراق جرائد روزگار و صحائف لیل و نہار پر مرقوم و مکتوب رہے قسم سوم طبقۂ اعلیٰ خاتون و بیگمات کے واسطے مؤلف ہی غبار راہ تیرا سرمۂ چشم حیا ؛ ذات مین ہی تیری عفت جیسے انجم مین ضیا ؛ سایۂ چتر عرش سائے اور ظل مہد سپہر آسائے رونق مسند عصمت زینت سریر عظمت حضرت شاہنشاہ بیگم کا ماوا و ملجائے بزرگان عالم اور پشت و پناہ اکابر اولاد آدم فیض الٰہی و فضل بادشاہی سے مکرم و محترم رہے قسم چہارم طبقۂ اعلیٰ امرا و ارکان دولت کیواسطے مؤلف تیری نسیم خلق سے ہی تازہ جان خلق ؛ ہی نوک خامہ تیری بشارت رسان خلق

توجہ سعادات آسمانی اور ورود تائیدات جاودانی درگاہ فلک جاہ اور آستانۂ رفعت نشانہ حضور افادت ظہور پر مدام رہے اور عتبۂ والا بارگاہ معلی قبلۂ حاجات اہل مشارق و مغارب اور کعبۂ مرادات اباعد و اقارب علی الدوام رہے **قسم پنجم طبقۂ اعلیٰ** صدور و مقربان ملوک کے واسطے **مؤلف** ہی تو تیاے چشم جہان خاکپا تری ؛ مردم کی طرح دیدۂ مردم مین جا تری ؛ جلوۂ آیات مجد و کرامت اور لمعۂ رایات صدارت و شہامت بسیط فضاے کامگاری اور وسیط میدان بزرگواری مین افق بختیاری اور مطلع نامداری سے پائندہ و تابندہ رہے **قسم ششم طبقۂ اعلیٰ** وزراے اعظم و ارکان سلطنت کے واسطے **مؤلف** چشم دولت ہی ترے جلوۂ رخ سے روشن ؛ صحن گلشن ہی ترے ابر کرم سے گلشن ؛ انتظام دین و دولت اور انصرام ملک و ملت وزیر اعظم دستور المعظم کی راے عالم آراے عقدہ کشا سے متعلق و وابستہ مخلد و مستدام رہے اور درگاہ آصف پناہ معدلت دستگاہ ہمیشہ ملاذ بزرگان عالی مقام اور معاذ اکابران ذوی الاحترام کی مرجع کلیات امور انام و معظمات مہام خواص و عوام رہے **قسم ہفتم طبقۂ اعلیٰ** دیوان و مختار کار کیواسطے **مؤلف** ملک کو ہی کلک کی تیرے اشارت کارساز ؛ خلق کو ہی عدل کی تیرے بشارت دلنواز ؛ عنان اختیار اصلاح کار اہل عالم اور زمام درستی امور جمہور بنی آدم قبضۂ اقتدار مختار کار عالی وقار مین مرتبط و مضبوط اور سایۂ جلیل رعایت و ظل ظلیل حمایت مفارق جہان و جہانیان و رؤس زمان و زمانیان پر بصورت کارسازی و صفت دلنوازی منبسط و مبسوط رہے **قسم ہشتم طبقۂ اعلیٰ** اہل قلم و تمام ملازمین کے واسطے **مؤلف** زرفشان خامۂ زرین سے ترے صفحۂ مہر ؛ رقم کلک تری رونق اوراق سپہر ؛ اوراق دفترخانہ عزت و اقبال اور صفحات روزنامۂ امانی و آمال دبیر کبیر و داناے خبیر کا قلم مشکین رقم اور خانہ عنبرین شمامہ سے مرقوم اور صحائف ایام و لیالی مثل جرائد فضائل و معالی رسوم کفالت در قوم کفایت سے مسطور و مرسوم رہے اور اہل قلم کے ماسوا ملازمین عموم کے واسطے ایک طرز سادہ ہی کہ جسکو ضمیمۂ قسم ہشتم تصور کرنا چاہیئے **مؤلف** تو اہل جہان کے لیے ہی باعث تمکین ؛ ہی ذات تری زینت درگاہ سلاطین ؛ نہال اقبال و تعظیم اور دوحۂ اجلال و تکریم تقاطر اقطار امطار فضل پروردگار و لطف شہریار سے نامی اور راحت دوام و عیش مدام سے بفیض نصرت الٰہی ہمیشہ حصول عشرت و شادکامی رہے یہانتک ہم طبقۂ اعلیٰ کی کیفیت و کمیت بشرح و بسط بیان کر چکے اب طبقۂ اشرف کا حال گوش گذار حاضرین دربار کرتے ہین یہ طبقہ منسوب ہی اشرف الناسات سے جیسے کہ سادات و قضات و علما و مشایخ و فضلا وغیرہ اور منقسم ہی آٹھ قسم پر چنانچہ **قسم اول طبقۂ اشرف** نقباے عظام و سادات کرام **مؤلف** رخ روشن ترا خورشید ہی چرخ سیادت کا ؛ دل دانا در شہوار ہی درج سعادت کا ؛ مسند عالی شرافت و

ونقابت اور سریر شریفِ سیادت ونجابت آپ کی ذات اشرف اعلیٰ سے مزین ومحلّی اور آئینۂ ضمیر اکابر اامام واعاظم ایام صیقل الطاف واعطاف نقاوۂ دودمان عبدمناف سے منور ومجلی ہے قسم دوم طبقۂ اشرف ائمہ اسلام مؤلف آوازہ آپ کا سبب اشتہار دین ✤ وابستہ ذات پاک سے کُل کاروبار دین ✤ صدر شریعت پروری ومسند فضیلت گستری ومدارس افاضل ومحافل فضائل آپ کی ذات ملکی صفات اور وجود بابرکات سے مزیب ومزین اور حقایق اصحاب علوم ودقایق ارباب فہوم حضرت کی تلقین افادت وتعلیم افاضت سے مشیح وموضح اور استکشاف رموز دقائق واستفتاح ابواب حقائق کیواسطے آپکی درگاہ عالم پناہ مین رجوع مقتدایان امم وپیشوایان عالم مقرر ومعین رہے قسم سوم طبقۂ اشرف قضاۃ محکمۂ شریعت مؤلف تو بادشاہ شرع کا قائم مقام ہی ✤ ہادی ورہنماے گروہ انام ہی ✤ ظل اعلیٰ جایگاہ وسایۂ والا پایگاہ عالی جناب شریعت پناہ اسلام بارگاہ کا مفارق اہل ایمان پر مبسوط اور حصول برکات عدل ونصفت آپکی احکام عدالت انجام کی کفایت سے منوط ومربوط رہے قسم چہارم طبقۂ اشرف مشائخ دین وملت مؤلف ضمیر صاف تراراز دان عالم غیب ✤ زبان پاک کلید حقائق لاریب ✤ باطن منور مقدس کے انوار اسرار فیض اقدس سے قلوب طالبان مناہج طریقت آئینہ مشاہدات طوالع غیبی اور صدور سالکان مسالک حقیقت مجنجل ملاحظاتِ لوامع لاریبی رہے قسم پنجم طبقۂ اشرف ارباب علوم شرعیہ اول مفسر مؤلف ہین آپ رمز شناس کلام رب قدیر ✤ ہی ذہن آپ کا مفتاح مخزن تفسیر ✤ مسند حقائق تفسیرات کے حُسن تقریر سے آراستہ اور مجلس عالی فیوضات کلام آلٰہی سے پیراستہ رہے دوم محدث مؤلف روایت آپ کے اسناد سے بلیغ وفصیح ✤ ثبوت صحت کامل سے ہر حدیث صحیح ✤ درگاہ فلک خرگاہ آپکی کہ حریم راویان احادیث واخبار اور حرم ناقلان اسناد وآثار ہی ماوا وملجاے قبلۂ فاضلان جہان وکعبۂ عالمان زمان رہے سوم فقیہ مؤلف رہبر خلق ورہنماے انام ✤ صاحب فقہ قدوۂ اسلام ✤ مجلس علم وتقویٰ اور محفل درس وفتوی حضرت مسائل پناہی کی مورد الطاف الٰہی رہے قسم ششم طبقۂ اشرف اہل منصب شرعیہ مثل خطیب وواعظ وناصح ومحتسب وحافظ وقاری وائمہ مساجد اور انکے واسطے بھی افتتاح مختلف ہین مگر ہم جو ابھی طبقۂ پنجم مین اُسکی طرز تحریر بیان کرچکے لہذا ایک دو مثالین کفایت کرتی ہین چنانچہ محتسب وغیرہ کے واسطے مؤلف ہو تم اے گل باغ دین متین ✤ بہار گلستان شرع مبین ✤ فرمان قضا جریان اور حکم محکم قدر توام حضرت عالی ہمم کا رفع اعلام احکام اوامر ونواہی اور دفع رسوم مذموم ملاعب وملاہی رہے اور حافظ وقاری وامام مساجد وغیرہ کے واسطے مؤلف لحن داؤدی عیان ہی آپ کی آواز سے ✤ طرز وانداز تلاوت کم نہین اعجاز سے ✤ برکت قرارت کلام رب انام کہ آپ کی ذات مبارک سے ظاہر وآشکار ہی ہر خاص وعام

اور اہل انام سے ہر ماہ و سال شامل حال رہے قسم ہفتم طبقۂ اشرف ارباب علوم حکمیہ مثل حکما و اطبا و منجمین
و شعرا و خطاط و نقاش و اہل موسیقی وغیرہ چنانچہ حکیم و طبیب کے واسطے مؤلف آپ کے نطق سے اعجاز مسیحا
پیدا ؛ آشکارا ہی اشارات سے قانون شفا ؛ برکت انفاس مبارک اور مین اقدام متبرک حضرت مخزن علم
و حکمت کی کہ اسباب صحت و سلامت اور علامات عافیت و کرامت کیواسطے سنہ ضرور یہ کارکن ہفتم ہی منجات
نفوس درماندگان بیمارستان حیرت کے لیے تا قیام قیامت مبسوط و مستدام رہے آور منجم کے واسطے مؤلف
آپ کی تقویم سے روشن رخ خورشید و ماہ ؛ مشتری و زہرہ دونون نیکبختی پر گواہ ؛ آثار سعود فلکی اور انوار
اتصالات اجرام علوی کا شرف سعادت حضرت کیوان منزلت کے قرین اوقات و ایام خجستہ انجام رہے
اور شاعر کیواسطے مؤلف چہرۂ شاہد کلام نظم سے تیرے تابدار ؛ جلوۂ گوہر سخن طبع سے تیری آبدار ؛
طبع گوہر فشان اور ذہن لطافت نشان آپ کا مخزن اسرار الٰہی اور ضمیر منیر و خاطر الہام پذیر مطلع انوار
نامتناہی رہے خطاط و نقاش کے واسطے مؤلف دیکھ کر تیرے قلم کے نقشہاے دلپذیر ؛ ہون خجل بہزاد
و مانی منفعل آغا و میر ؛ صحائف صدور مستعدان اور جرائد قلوب مستفیدان آپ کے آثار قلم گوہر نگار اور
خامۂ دُر نثار سے مزین و مجلی اور مرقع و معلی رہے اہل موسیقی کے واسطے مؤلف آپکے نغمۂ جان بخش ہین
راحت گستر ؛ آپکے زمزمۂ روح فزا جان پرور ؛ باطن اصحاب حضور اور ضمیر ارباب صدور آپ کے نغمات
راحت آمیز و الحان طرب انگیز سے شاد و مسرور رہے و علیٰ ہذا القیاس قسم ہشتم طبقۂ اشرف ممتاز عوام مثل
بہادران جرار و حاجی و زاہد و صالح و حجرہ نشین و اہل فقر وغیرہ چنانچہ حاجی کیواسطے مؤلف طواف آپکے کوچہ
کا حج اہل صفا ؛ حریم کعبہ و صلت ہی قبلۂ عرفا ؛ حرم احترام سامی و حریم احتشام گرامی آپکا طواف بیت الحرام کی
برکت سے مقام تعظیم و تکریم طائفان روضۂ رضا و تسلیم رہے بہادران جرار کیواسطے مؤلف ہے دم کُن عدو
دم شمشیر آپ کا ؛ پیک نوید فتح و ظفر تیر آپ کا ؛ آیات فتح مبین آپ کے کلک نصرت قرین سے صفحات معرکۂ
جدال و قتال پر مرقوم رہے زہاد و صلحا کیواسطے مؤلف ای سراپا زہد و تقویٰ قبلۂ اہل الیقین ؛ آپکا ہر قول
صدق و راستی سے ہمقرین ؛ برکت قیام و قعود اور مین رکوع و سجود آپ کے مریدان اعتقاد مند سے شامل
حال اور چشمۂ زہد و عبادت و تقویٰ و ریاضت سیراب فرماے تشنگان زلال کمال رہے اور حجرہ نشین و فقرا
کے واسطے مؤلف شاہ صاحب آپ ہین دنیا و دین کے بادشاہ ؛ آپکے زیر نگین روے زمین کے بادشاہ ؛
آپ کے ایام عبادت و ریاضت انجام کی برکت ہمیشہ رفیق روزگار مجموع خواص و عوام اور قرین احوال
طبقات انام رہے ای دبیر خبیر طبقۂ اشرف کا حال سنا تو نے اب طبقۂ اوسط کی حقیقت سے بھی آگاہ
کرتے ہین اس طبقہ کے لوگ اعیان ولایت ہوتے ہین جیسے رؤساے قبایل و معارف شہر و تجار

دوداقین وغیرہ اور یہ طبقہ چار قسم پر منقسم ہی قسم اول طبقۂ اوسط بزرگان شریف القوم مؤلف ذات شریف مجمع فضل وکمال ہی ؛ عہد مبارک آپ کا فرخندہ فال ہی ؛ مراتب رفعت ومناصب عزت کو یوماً فیوماً ترقی وازدیاد روزافزون اور تائیدات الٰہی وتوفیقات نامتناہی اوقات سعادت سمات سے دمبدم مقرون رہے قسم دوم طبقۂ اوسط معارف ومشاہیر مؤلف ہین آسمان شرافت کے آپ مہرِ منیر نہین زمین پہ کوئی آپ کا عدیل ونظیر ؛ آفتاب کمال بیزوال مشرق اقبال سے طالع اور ماہ جمال وجلال افق مجد ومعانی سے ساطع ولامع رہے قسم سوم طبقہ اوسط معززین عوام مؤلف اشرف اولاد آدم آپ ہین ؛ انتخاب اہل عالم آپ ہین ؛ اسباب شادمانی وآثار کامرانی جناب عالی مین ہمیشہ موجود اور امداد عنایت ربانی وحمایت حضرت سبحانی ہر روز موجود ممدود رہے قسم چہارم طبقۂ اوسط عوام الناس مؤلف مخفق من زروی کارسازی ؛ ہوئی ہی ختم تم پر دلنوازی ؛ ابواب شادمانی بروے مبارک پر کشادہ اور اسباب کامرانی وجود شریف کے لیے آمادہ رہے یہانتک افتتاح مشہور کا بیان تمام ہوچکا اب ہم افتتاح مقبول کا ذکر کرتے ہین مخفی نہ رہی کہ ایک قسم افتتاح کی افتتاح مقبول ہی اور وہ اس طریق پر مبنی ہی کہ مکتوب الیہ کی نہایت تعریف وتوصیف کو اوصاف والقاب کے اختصار کا وسیلہ قرار دین اور یہ چند قسم پر منقسم ہی چنانچہ اول کاتب مکتوب الیہ کی تعریف اس طرز پر کرے کہ عقول وافہام اسکی ذات وصفات کی توصیف مین متعذر ہین اور اس امر کو ذریعۂ اختصار قرار دیکر نعت وصفات کے درپی نہ ہو اور جلد اپنا مطلب شروع کردے دوم اسکے اشتہار مدحت کو وسیلہ ترک توصیف مقرر کرے اسطرح پر کہ جناب مکتوب الیہ اسقدر شہرۂ آفاق ہی کہ تعریف کی احتیاج مطلق نہین رکھتا بلکہ بذات خود اہل عالم کی تعریف سے بے پرواہی اسواسطے کہ سب اسکے رتبت رفعت اور منصب عزت سے واقف ہین اور یہ نہایت درجہ تعظیم وتکریم کا ہی سوم اسکی کثرت صفات کمالیہ کو سبب اختصار ٹھہرا کر یہ امر ظاہر کرے کہ جو شی حد حساب سے باہر اور جو چیز حیز شمار سے افزون ہی وہ کسطرح معرض بیان مین آسکتی ہی چہارم اوصاف مکتوب الیہ کا عرض کرنا اپنی لیاقت سے زیادہ جانے اور عجز وقصور کا اعتراف کرکے القاب واوصاف سے تعرض نہ کرے الغرض جو یہ تمام اقسام مانع تحریر اوصاف ہین پس ربط کلام کے لیے کوئی لفظ رتبہ مکتوب الیہ کے مناسب جیسے حضرت خلافت پناہی یا عالیجناب نقابت انتسابی یا جناب افاضت شعاری یا معلی جناب ارشاد مآبی یا حضرت مخدومی وامیدگاہی وغیرہ سے مخاطب کرین باقی راے کاتب پر منحصر ہی اور سوابق کو کہ جن کلمات سے مکتوب شروع کیا جاتا ہی بغیر لواحق کے کہ جنپر اختتام کلام ہوتا ہی چارہ نہین اور سوابق پر اگر کوئی بیت رعایت افتتاح کے موافق مقدم لائین تو موجب مزید حسن کلام ہی اور ہر لواحق کے آخر مین بھی ایک بیت مناسب حال لانی زیبا ہی اور کاتب کو اختیار ہی کہ جس موقع پر جو بیت پسند آئے کام مین لائے

نوع اول افتتاح مقبول۔ مؤلف کہون ہین کیا کہ ترا ارتفاع پایۂ قدر ؛؛ قلم جو لکھ سکے اُس سے ہزار چندان ہی ؛؛ سوابق رفعت جناب اعلیٰ اور عظمت عتبۂ علیا اس قدر ہی کہ زبان نطق شیرین ادا کو اُسکے بیان شمۂ تعریف کی اصلا قوت گفتار نہین ہی اور پاے عقل فلک پیما کو اُسکی راہ تحقیق نکتۂ توصیف کی مطلق طاقت رفتار نہین ہی لواحق پس یہ فقیر حقیر اپنی فکر قصیر اور لسان کثیر التقصیر سے کسطرح نگارش کر سکتا ہی اور جستجوے عقل نارسا و گفتگوے نطق گم کردہ مدعا سے کیونکر گذارش کر سکتا ہی لاجرم فہم قاصر و وہم عاجز سے کام نہ لیا اور از روے نیاز و انکسار طریقۂ سکوت اختیار کیا لِسَانِیْ عَاجِزٌ فَالصَّمْتُ اَوْلٰی ؛ بیت چگونہ مدح تو گویم کہ دست تعظیمت ؛؛ نفوس ناطقہ را عقد بر زبان افگند نوع دوم افتتاح مقبول۔ مؤلف کیا کرون تعریف تو خود شہرۂ آفاق ہی ؛؛ حاجت صیقل نہین آئینۂ خورشید کو ؛ سوانح صداے صیت دولت و کامگاری اور نداے آوازۂ حشمت و بختیاری گرد نواح بلاد و امصار اور اطراف و اکناف روزگار مین گوش گذار اہل جہان ہی اور لمعات صفات ذات فائز البرکات کا ہر اہل بصیرت دیدۂ عین الیقین سے نگران ہی لواحق پس بہر صورت راہ اختصار سے انحراف کرنا شرط ادب سے دور ہی اور اندازۂ ادب سے قدم باہر رکھنا سراسر قصور ہی بیت جمال وصف تو از شرح عقل مستغنی است ؛؛ چہ حاجت است کہ خورشید را بیارایند ؛ نوع سوم افتتاح مقبول۔ مؤلف تمام اہل جہان ہون اگر عقیل و فہیم ؛؛ تری صفت مین ہین معترف بعجز و قصور ؛؛ اعتلاے مراتب اقتدار اور ارتفاع رواتب اختیار اس قدر نہین ہی کہ سفیر اندیشہ اُسکے حاشیۂ بساط والا تک جا سکے اور دبیر فلک اُسکے عہدۂ تحریر سے کسی صورت باہر آسکے بیت شرح اوصاف تو گفتن بمیست مقدور کسی ؛؛ کان معانی برتر ہست از ہر چہ آید در بیان نوع چہارم افتتاح مقبول۔ مؤلف جو بات سو ہزار زبان سے نہ ہو بیان ؛؛ کسطرح خامۂ دو زبان اُسکو لکھ سکے ؛؛ تقریر مناقب عالیہ اور توصیف مراتب زاکیہ ملازمان اقدس و اعلیٰ اس کمترین بے بضاعت کے لایق حال اور بیچارۂ قلیل الاستطاعت کے فراخور مقال نہین ہی بیت خامہ بشکستیم و لب بستیم از تعریف دوست ؛؛ کان نہ در تقریر ما گنجد نہ در تحریر ما ؛؛ قسم سوم افتتاح اسہل اور طریقہ اُسکا یہ ہی کہ اول کوئی دعا جو اہل مناصب کے مناسب نظر آئے مکتوب الیہ کے واسطے تجویز کرکے پھر اُسکا لقب تحریر کرین اور ذکر لقب کے بعد ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ اگر مکتوب الیہ کا درجہ نہایت رفیع ہی پس مطلقًا نام لکھنا روا نہین اور اگر بہت دل چاہے تو مخدوما اور استظہارا اور اعتضادا وغیرہ لکھدین مگر باقی کے واسطے نام نگارش کر سکتے ہین اور ادعیۂ افتتاح اسہل کے محاورہ مین دعاے عربی مستعمل ہی پس بہتر یہ ہی کہ اگر نثر ہو تو عربی ہو اور دعاے نظم خواہ عربی ہو یا فارسی یا اُردو مگر جو دعا نثر مین ہو لازم ہی کہ زیور فصاحت و زینت بلاغت سے آراستہ

دبیراستہ اور الفاظ کریہ و غریبہ سے پاک وصاف ہو اور اگر صنعت اشتقاق کی رعایت رکھین تو خوبی سے خالی نہ ہوگی یا دعا مین مضمونِ خط کا اشارہ پایا جائے یہ طریقہ بھی بہر صورت مستحسن ہی یا دعا کو مکتوب الیہ کے نام سے یا لقب سے مرتبط کرین کہ یہ بھی نوع پسندیدہ ہی یا نام اور لقب دونون ذکر کیے جائین کہ یہ طرز بھی بہتر ہی اور کبھی دعا بطور مناجات وقوع ہوتی ہی جیسے اَللّٰھُمَّ خَلِّدْ عَلَی الْاَنَامِ ظِلَالَ خِلَافَتِہٖ ؛ اگرچہ افتتاح اسہل کا بیان بہت شرح وبسط کے ساتھ ہو سکتا ہی مگر ہم اسکو صرف اسی بات پر ختم کرتے ہین کہ کاتب فصاحت و بلاغت اور اشتقاق و رعایت کی جانب نہایت توجہ مصروف کرکے علیٰ قدر مراتب طریق احسن و طرز مستحسن اختیار کرے لہذا ہم طبقاتِ ثلثہ مین سے ہر طبقہ کی قسم اول پر اکتفا کرتے ہین چنانچہ طبقۂ اعلیٰ کی قسم اول سلاطین ہین اُنکے واسطے دعای نثر عربی زَیَّنَ اللّٰہُ سَرِیْرَ الْخِلَافَۃِ الزَّاہِرَۃِ بِمَا مِنْ ذَاتِہٖ وَنَوَّرَ عُیُوْنَ السَّلْطَنَۃِ الْبَاہِرَۃِ بِاَوْ لَامِعِ اَنْوَارِ صِفَاتِہٖ نظم عربی لَازِلْتَ فِی الْمُلْکِ فَخْرُ السَّلَاطِیْنِ ؛ وَمَلْجَاءً لِاُولِی قَدْرٍ وَّ تَمْکِیْنٍ ؛ نظم فارسی شاہا اساسِ ملک تبو استوار باد ؛ عمر تو ہمچو دورِ فلک بیشمار باد نظم اُردو ای شہنشاہ جہان گردون ترا چاکر رہے ؛ لشکرِ انجم سے افزون تر ترا لشکر رہے طبقۂ اشرف کے لیے بھی یہی طریقہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے چنانچہ قسم اول نقبائے عظام و سادات کرام ہین اُن کے واسطے دعائے نثر عربی خَلَّدَ اللّٰہُ ظِلَالَ جَلَالِہٖ عَلٰی مَفَارِقِ الْعِبَادِ وَاَفَاضَ مَیَامِنَ فَضْلِہٖ وَکَمَالِہٖ عَلٰی سُکَّنَۃِ الْبِلَادِ نظم عربی لَازِلْتَ فَیْضُکَ لِلْبَرَایَا شَامِلٌ وَّ نَوَالُ مَجْدِکَ لِلْعَطَایَا کَامِلٌ ؛ نظم فارسی آستانت ملجاء ارباب عزوجاہ باد ؛ در ہمہ وقتی دعایت ورد اہل اللہ باد ؛ نظم اُردو اساس دین مبین تجھ سے استوار رہے ؛ بنائے شرع متین تجھسے پائدار رہے ؛ طبقۂ اوسط کی قسم اول اصول یعنی شریف القوم کیواسطے یہ طریقہ ہی دعای نثر عربی اَتَمَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہَوَاہِبَہٗ وَاَکْمَلَ بِالسَّعَادَاتِ مَرَاتِبَہٗ نظم عربی زَادَہُ اللّٰہُ رِفْعَۃً وَّجَلَالًا ؛ کُلَّ یَوْمٍ وَحَشْمَۃً وَّکَمَالًا ؛ نظم فارسی خدای ہر دو جہان ناصر و معین تو باد ؛ دعائے زندہ دلان سال و مہ قرین تو باد نظم اُردو جاہ و اقبال ترا ہمدم جاوید رہے ؛ رائے روشن صفت لمعۂ خورشید رہے ؛ ای دبیر خبیر و ای منشی بے نظیر طبقات کا بیان سُنا تو نے اب اخوانیات کی کیفیت بھی سُن یعنی اخوانیات کے واسطے جو افتتاح مقرر ہین وہ بھی چند اقسام پر منقسم ہین چنانچہ پانچ صورتین ہم اسوقت بیان کرتے ہین اول تقدیم تحیات و تسلیمات دوم حوالہ حالات سوم قرب معنوی چہارم دوام ذکر پنجم تمہید محبت قبل ملاقات پس واضح ہو کہ قسم اول تحیات مکاتیب دو نوع پر منقسم ہی ایک وہ کہ ذکر کاتب کے بعد مذکور ہو جیسے بندۂ مخلص سلام شوق عرض کرتا ہی اور یہ ایک رُکن مکتوب ہی اس نوع مین مراتب اہل طبقات کا لحاظ لازم ہے دوم یہ کہ جب معلوم ہو گیا کہ اخوانیات مین کاتب و مکتوب الیہ کا مرتبہ مساوی ہونا ضرور ہی پس ہر طائفہ

اپنے برابر والونکو اس استفتاح سے مکتوب تحریر کر سکتے ہین اور طرز اسکی یہ ہی کہ کوئی بیت مشتمل بر سلام وتحیت آغاز مکتوب پر داخل کرین اسکے بعد تسلیمات وتحیات کا محل ہی پھر مکتوب الیہ کی صفت جس طرح مناسب جانین تحریر کرکے سخن کو ابلاغ پر تمام کرین اور تحیت وسلام کے ابیات بھی دو صورت پر قسمت پذیر ہین ایک صورت یہ کہ اُسی بیت مین مکتوب الیہ کا حوالہ موجود ہو جیسے **بیت** سلامی چو باد صبا مشکبار ٭ برآن آفتاب سپہر وقار ٭ اس صورت کو ابتدا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ مکتوب الیہ کا بیان اُس بیت مین نہ ہو جیسے **بیت** سلامی چون کفِ موسیٰ منور ٭ سلامی چون دم عیسیٰ معطر ٭ اور اس صورت مین بیت کو عبارت کے ساتھ کسی لفظ کے ذریعہ سے باہم ربط دیتے ہین جیسے ہمراہ تحیات ودعا وغیرہ کے ارسال کرتا ہی اور اس صورت کا نام **اقتران** ہی اور ممکن ہی کہ نوع اول کا شعر تنہا کفایت کرتا ہی اور کبھی شمال یا نسیم یا صبا وغیرہ کو مخاطب کرکے ارسال تحیات اُسکے حوالہ کرتے ہین اور اس صورت مین بھی تحیات بر سبیل ابتدا التحریر کرتے ہین اور اسکا قاعدہ عربی وفارسی واُردو وغیرہ مین یکسان ہی چنانچہ **عربی** یَا اَیُّھَا النَّسِیْمُ اِذَا زُرْتَ اَبْلِغْ تَحِیَّتِیْ وَسَلَامِیْ جَنَابَہٗ **فارسی** نسیم صبح سلامم بدان جناب رسان ٭ نیاز ذرۂ مسکین بآفتاب رسان ٭ **اُردو** ای صبا گر ہو کبھی تیرا گذر سوئے وطن ٭ عرض کیجو خدمتِ احباب مین میرا سلام ٭ کاتب کو مناسب ہی کہ ہر فقرہ کے اول جو بیت لائق مکتوب الیہ نظر آئے اُسکو موقع خاص پر تحریر کرے **افتتاح بطریق ابتدا** **مؤلف** کبھی ای بادِ سحر جاے جو تو جانبِ گُل ٭ کیجیو عرض بصد شوق سلامِ بلبل ٭ **تحیات** دہ خاص تسلیمات کہ جسکی شعاع لمعۂ برکت وفرخی عارض حور کے فروغ نور کے مانند تابان ہو اور وہ نفیس تحیات کہ جسکا قطرۂ زلال افضال روضۂ خلد برین مین جوئے سلسبیل کیطرح روان ہو ابلاغ اُس یار غمگسار کیخدمت مین لیل ونہار ارسال کرتا ہی **شعر فارسی** صبا آمدم کہ سوی او میانِ عزم بر بندی ٭ سلامے عرض فرما با جہانی آرزو مندی ٭ اور **افتتاح بطریق اقتران** اسطرح پر ہی **مؤلف** باد بہار سا جو معنبر سلام ہو ٭ مشکِ تتار سا جو معطر سلام ہو ٭ تحیات ہمراہ اُس تحیات دلکشاے عنبر نسیم کے کہ جسکا دامن صفوت غبار رعونت وریا سے مبرا ومعرا ہو اور ساتھ اُس خدمات جانفزاے عنبر شمیم کے جسکی جیب لطافت جواہر زواہر صدق وصفا سے مزین ومجلی ہو ابلاغ آستانِ عالیشان پر معروض وایصال اور ابلاغ وارسال کرتا ہی **مؤلف** ای صبا گر کوچۂ جانان مین ہو تیرا گذر ٭ عرض کر میرا سلامِ شوق با صد انتظار ٭ **قسم دوم افتتاح حوالہ بحالات** اس افتتاح کی بنا اس امر پر ہی کہ کاتب اپنی صورت اخلاص اور صفت اختصاص مکتوب الیہ کے آئینۂ ضمیر پر جلوہ گر کرے اور اُس طرز سے ظاہر ہو کہ کاتب کی صدق نیت مکتوب الیہ کی خاطر پر مخفی نہین ہی پس شرح خلوص وعقیدت کی طرف عدم توجہی کرکے سخن مختصر کرے اور عرض احوال کیجانب مشغول ہو یہ قسم لطافت سے

خالی نہین ہو اسطے کہ مکتوب الیہ کی روشنی ضمیر و صفاے خاطر کی تعریف و توصیف شامل ہی اس صورت مین
کسی بیت سے افتتاح مناسب ہی پھر مقدمہ تفویض لکھین اور بیان حال کے بعد تتمہ سخن ادا کرین اور اس افتتاح
کو کسی مصرع یا بیت پر ختم کرتے ہین چنانچہ اُسکی کیفیت اس مثال سے ظاہر ہو جائیگی ابتدا کلام مؤلف
جام جہان نما ہی ضمیر منیر دوست ۔ اظہار عرض حال کی حاجت نہین مجھے ۔ مقدمہ تفویض جو کہ آپ کی لوح
ضمیر انور اور آئینۂ خاطر ضیا گستر پر کہ مظہر فیوض لا یزالی اور مطلع انوار جمالی و جلالی اور مصباح مشکوٰۃ حکمت و
فراست اور مفتاح ابواب فطانت و کیاست ہی بیانیہ صورت حال اس دعاگوے رضاجو کی اظہر من الشمس اور
کیفیت ارادت و مراد اور حقیقت عقیدت اتحاد ابین من الامس ہوگی تتمہ بہرحال اس مقال کی قیل و قال اعلام
معلومات اور ایضاح واضحات تصور کرتا ہی مؤلف مرا احوال دل کب یار سے محتاج گفتن ہی ۔ کہ از خود شمع پر حال دل
پروانہ روشن ہی ۔ قسم سوم افتتاح قرب معنوی یہ افتتاح اس بات پر مبنی ہی کہ بُعد مکانی اور دوری جسمانی کسی
طرح قرب جانی اور اتصال روحانی کی مانع نہین اگرچہ بصورت ظاہر شرف دیدار سے محروم و مہجور ہی لیکن بحسب
معنی وصال دوام سے شاد و مسرور ہی پس مکتوب الیہ کو حاضر تصور کر کے مخاطب قرار دین اور بغیر بیان شوق
کے عرض حال کیطرف متوجہ ہون اس افتتاح کے واسطے ابتدا اور مقدمہ اور بیان قرب اور تتمہ اور
انتہا ضرور ہی چنانچہ اس مثال سے ظاہر و آشکار ہی شعر ابتدائیہ ۔ مؤلف جاتا نہین ع دل سے دم بھر
خیال تیرا ۔ آنکھون کے روبرو ہی نقش جمال تیرا ۔ مقدمۃ القرب ہر چند عرصہ مدید اور زمانہ بعید منقضی ہوا
کہ دوری ضروری حجاب دیدۂ شوق ہی اور تمناے ملازمت فیض رجعت ہر درجہ بلند سے فوق ہی مگر اس قانون کے
موافق اور اس قاعدے کے مطابق کہ مصرعہ روح کو روح سے تعلق ہی بیانیہ جان و دل خدمت عزیز مین
واصل ہی اور بے منت چشم شرف مشاہدہ حاصل ہی مؤلف گرچہ غائب ہی نظر سے مرے اے مردم چشم ۔ ہی دل
غمزدہ و دیدۂ بیدار مین تو ۔ تتمہ لہذا شکایت مفارقت مناسب نہین جانتا اور زبان حال سے یہ مضمون ادا
کرتا ہون مؤلف کیا ہوا خدمت سے غائب ہی اگر جسم کثیف ۔ ہی در دولت پہ حاضر جان من روح لطیف
قسم چہارم افتتاح دوام ذکر اس افتتاح سے کثرت محبت نمودار ہی اور ذکرہ الحبیب طبیب القلب کا مضمون
اخلاص مشحون اظہار ہی اول کسی شعر سے ابتدا کرتے ہین پھر بعد مقدمہ کے دوام ذکر کا بیان کر کے کسی
بیت پر اختتام کلام ظہور پاتا ہی ابتدا ۔ مؤلف نہین اک لحظہ خالی تجھسے بیرون و درون میرا ۔ کہ دل مین یاد
ہی تیری زبان پر نام ہی تیرا ۔ مقدمہ حضرت حکیم الخبیر و جناب سمیع البصیر کہ علم اُسکا قدیم ہی اس بات کا دانا
و علیم ہی بیان دوام ذکر کہ لیل و نہار صفحۂ دہان و زبان اور صحیفۂ دل و جان نقوش توصیف مکارم فضائل
اور رسوم تعریف حسن و شمایل سے آراستہ و پیراستہ کر کے ہمیشہ دعاگوئی و رضاجوئی مین رطب اللسان

وعذب البیان رہتا ہی ختم کلام۔ مؤلف ہی روز و شب خیال ترا ہر زمان مجھے ÷ ہی سال و مہ دعا تری ورد زبان مجھے ÷ **قسم پنجم افتتاح اظہار محبت قبل ملاقات** یہ افتتاح نہایت خوب و مرغوب ہی یعنی جبکہ حضرت حق سبحانہ کو منظور ہوتا ہی کہ دو شخصون مین باہم بنائے دوستی قائم ہو تو اُنکے دلون مین قصد محبت پیدا کرتا ہی کہ ملاقات صوری سے پہلے بذریعۂ استماع احوال و اخبار اشتیاق معنوی جلوہ گر ہوتا ہی اور یہ دوستی گویا تعارف ازلی اور شناسائی میثاق کا نتیجہ ہی اسواسطے کہ جب دو انسانون مین بروز ازل محبت مقرر ہو چکی پس بہر صورت یہ امر ضروری ہی کہ اُسکا پرتو روشن جلوہ فگن ہو اور مواصلت جسمانی سے پہلے اُسکے آثار و علامات ظہور مین آئین الا انجملہ اگر بسبب موانعات چند در چند ملاقات جانبین متعذر ہو تو ارسال مکاتبات و ابلاغ مخاطبات سے قاعدۂ محبت و بنیاد الفت مضبوط و مستحکم کرتے ہین کہ آبیاری قلم کی برکت سے ریاض مہر و محبت کو بہار تازہ اور طراوت بے اندازہ حاصل ہو اس افتتاح کی بنا یا تعارف روز میثاق پر ہی یا استماع فضایل حسن اخلاق پر اور اسمین چار باتون کا لحاظ لازم ہی ابتدا اور بیان حال اور منظوم اور انتہا چنانچہ اُسکی مثال اس طریق پر قیاس کرنی چاہیئے **ابتدا**۔ مؤلف توصیف سنکے عاشق حسن و جمال ہون ÷ تعریف سنکے بیخود و محو خیال ہون ÷ اگرچہ دیدۂ رمد رسیدۂ مخلص خالص العقیدت شرف لقائے دلکشا و جمال جہان آرا سے مشرف نہین ہی مگر مدت مدید و عرصۂ بعید سے نوائے صدائے علم و شہامت اور ندائے صلائے فضل و کرامت دہان باشندگان عرصۂ غبرا اور زبان ساکنان قبۂ خضرا سے زیور گوش ہوش عبودیت گوش ہو چکی اس سبب سے دل مشتاق سراپا اشتیاق کو تمنائے دیدار فائز الانوار اندازۂ تحریر و تقریر سے صد چند افزون اور دیدۂ دیدار طلب آرزوے مشاہدۂ جمال باکمال سے ہر دم و ہر ساعت مقرون ہی **منظوم**۔ مؤلف ہمنے دیدار سے پہلے جو سنا وصف حبیب ÷ چشم پر گوش کو ترجیح نہ کیونکر ہو نصیب ÷ **انتہا** حضرت باری سے امیدواری ہی کہ بفیض تائید آسمانی ملاقات جسمانی عنقریب میسر ہو اور ذرۂ حقیر بے توقیر پر تو مہر منیر سے منور ہو مصرع جلوہ گر ہو افق غیب سے خورشید مراد ÷ مخفی نہ رہے کہ منشیان فصاحت نشان و کاتبان بلاغت عنوان نے مکاتبات و مراسلات مین اوصاف مکتوب الیہ کے وسعت آباد سے عنان توسن قلم کو معطوف کرکے میدان ایجاز و اختصار مین مصروف کیا ہی اور فی الحقیقت یہ صورت قوانین ادب سے نہایت اقرب اور بدرجۂ کمال اولی و انسب ہی پس ہم اس مقام پر کلمۂ چند تعریف و توصیف مکتوب الیہ مین کہ جسکے قبول سے طبع سلیم انکار نہ کرے بیان کرتے ہین مگر کاتب کو لازم ہی کہ صفات مکتوب الیہ مین سے جو مناسب حال نظر آئے اس طرز پر کہ احسن اور بجانب علو مائل اور عیوبات لفظی و معنوی سے معرا و مبرا ہو اختیار فرمائے مثلاً رتبۂ سیادت کے ہمراہ شرف علم شامل ہو خواہ کوئی اور دوسرے مرتبہ دو یا زیادہ باہم مجتمع ہون اس صورت مین ہر جانب کا لحاظ اور

ہر طرف کی رعایت مرکوز خاطر رہے اور ہر مرتبہ کے بعد اگر کوئی بیت شمول ہو تو البتہ قاعدہ تعظیم و ضابطہ تکریم اُس سے تاکید و تمہید حاصل کریگا چنانچہ سلاطین کے واسطے یہ طریقہ ہی حضرت جمجاہی خلافت پناہی صاحبقرانی سلیمان مکانی دارای جمشید فر فریدون خورشید منظر جہاندار سپہر اقتدار خلاصۂ سلاطین روزگار شاہنشاہِ ملک رقاب شہریار کیوان جناب قطبِ فلک بختیاری مرکز دائرہ جہانداری آفتاب تابانِ فلک جہانبانی ماہِ درخشان سپہر گیتی ستانی قوت باصرۂ شہریاری غرۂ ناصیۂ کامگاری خجستہ طالع و ہمایون بخت فرزند تاج و برآرندۂ تخت سکندر جاہ سلطنت پناہ کیخسرو سپاہ خلافت دستگاہ جہانگیر عالم آرائے عدو بندِ کشور کشائے فردِ شہریار شہریاران آفتابِ ملک و دین ٭ خسرو لشکر شکن شاہنشہ روے زمین ٭ اولاد ملوک کے واسطے شہزادۂ جمشید سریر سلیمان جاہ آصف تدبیر مہر سپہر سلطنت و جہانبانی زیور سریر مملکت و گیتی ستانی سلطان ابن السلطان مظہر انوار عدل و احسان خلاصۂ اولاد خواقین زبدۂ ابنائے ملوک و سلاطین گوہر تاج شہریاری اختر برج کامگاری قدر قدرت قضا صولت کیوان رفعت مشتری سیرت بہرام سطوت خورشید شوکت ناہید بہجت عطارد فطنت قمر طلعت سہیل میمنت مؤلف ذی شکوہ و ذی حشم ذی رتبہ و ذی اقتدار ٭ کام بخش و کامیاب و کامران و کامگار ٭ بیگمات کے واسطے ملکہ عصمت شعار مالکۂ عفت وثار فروغ باصرۂ دین و ملت چراغ افروز شبستانِ ملک و دولت زبیدۂ عصر رابعۂ دہر نقاوۂ ملکاتِ عالم خلاصۂ ذُریاتِ آدم تخت نشین حجلۂ عفت و کرامت زیور بخش حجرۂ عصمت و شہامت سہیل یمن ناہیدِ فلک کامگاری فرد حضرت بلقیسِ ثانی عصمتِ دنیا و دین ٭ زہرۂ چرخِ شرافت مریم عفت قرین ٭ اُمرائے عظام کے واسطے اعظم الامرا امیر العظما مقبول دولت سلطانی منظور حضرت خاقانی والا قدر عالیشان مسند نشین شاہ نشان بانی مبانی جہانبانی مُمہّد قواعد ملک ستانی مظہر انوار نامداری مصدر آثار کامگاری فرد خجستہ طالع و فرخ رُخ و ہمایون فال ٭ سپہر مہر شرف آفتاب اوج کمال ٭ وزرا کے واسطے وزیر آصف نشان آصف سلیمان مکان عالی رائے عالم آرائے کار فرمائے مشکلکشای ناظم مہام ملک و ملت مدبّر امور دین و دولت فرد حضرت دستور اعظم صاحب جمشید فر ٭ اخترِ اوجِ وزارت خواجۂ والا گہر ٭ علیٰ ہذا القیاس ہر گروہ کے واسطے صفتِ شایان تحریر کرنی زیبندہ و شایان ہی اور معلوم کرنا چاہیئے کہ تتمیم لوازم دولت و تکمیل مراسم عزت کیواسطے تحریر القاب نہایت مناسب ہی اور اِس بابین ہر گروہ کا قاعدہ جداگانہ ہی مگر فصحائے عرب و عجم کی اصطلاح مین لقب ایک لفظ ہی مضاف طرف ملک یا ملت یا دولت یا شریعت یا اسلام یا دنیا یا دین وغیرہ کے جیسے عمدۃ الملک اور امین الملت اور عضد الدولہ اور حمید الشریعۃ اور فخر الاسلام اور حسام الدین اور امام الدنیا وغیرہ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایک لفظ کو چند کلمات سے ملاتے ہین

جیسے علاء الملۃ والدولۃ والدنیا والدین اور کبھی لفظ مذکور ایک جماعت کیطرف مضاف ہوتا ہی جیسے
شمس الائمہ اور عین القضاۃ اور سلطان العلما اور شیخ المشائخ اور ملک الشعرا وغیرہ اور تعریف کنیت کے
ساتھ بھی کمال تعظیم وتوقیر کا موجب ہی اور کنیت سلاطین کیواسطے بھی لکھتے ہین جیسے ابو الغازی اور
ابو المظفر اور ابو الفتح وغیرہ اور سادات ومشائخ وعلما کے واسطے بھی ہی جیسے ابو المعالی اور ابو المحامد اور
ابو المفاخر اور فی الحال بلغاے عجم بغیر ملوک وسلاطین کے کسی کے واسطے کنیت نہین لکھتے اور وہ بھی ایک
بادشاہ کی طرف سے دوسرے بادشاہون کو تحریر کرتے ہین اور آداب کتابت یہ ہی کہ آبا واولاد باہم مکتوبون
مین صفات والقاب نہین لکھتے ہین اور موالی وعبید مین بھی یہی رعایت ملحوظ رکھی جاتی ہی بلکہ اولاد وعبید
اپنے موالی وآباد کی خدمت مین عرضداشت لکھتے ہین اور آباد موالی اپنے فرزندون اور بندون کو رقعے تحریر
کرتے ہین اور اسکے بعد یہ امر بھی دریافت کرنا چاہیئے کہ مکاتیب مین دعا دو نوع ہی دعاے معین
اور دعاے غیر معین معین چار محل پر ہوتی ہی افتتاح مکاتیب اور اختتام مکاتیب اور بعد نام مکتوب الیہ
اور بعد استدعاے دوام ایام دولت مکتوب الیہ یا اسکی درخواست ملاقات کے بعد اور غیر معین کتابت
احوال کی اثنا مین تحریر کیجاتی ہے اور وہ یا بعد ذکر لازم التعظیم یا بعد مذکور واجب التحریر کے واقع ہوتی ہی
دعوات افتتاحیہ دو قسم ہی مشہور اور اسہل چنانچہ ہم دونون کا بیان بیشتر کر چکے ہین اور جو دعا اسم
مکتوب الیہ کے بعد ہو اسمین یہ شرط ہی کہ صدر مکتوب مین دعا تحریر نہ کرین ورنہ دعا ثناے دعا مین واقع ہوگی
جسکو دعا در دعا کہتے ہین جیسے فارسی مین آفتاب دولت حضرت مدظلہ العالی از مطلع اقبال تابان باد
اور قدما نے یہ طریقہ نامستحسن شمار کیا ہی اس واسطے کہ دعاے اول کے تمام ہونے سے پہلے دعاے ثانی اسکے
انقطاع کا وہم پیدا کرتی ہی غرض خلاصہ یہ ہی کہ دعا ہمیشہ کاتب کی خواہش دلی پر اور مکتوب الیہ کے مضمون بہتری
پر مشتمل ہوتی ہی اور دبیر کبیر وضیع ولائح ہو کہ فقرات افتتاحیہ کے بعد ذکر کاتب کا محل ہی پس طبقات
مین وہ یہ تواضع وعجز وانکسار اور اخوانیات مین متضمن بر محبت واخلاص بیشمار چونکہ اہل طبقۂ اعلی آٹھ
قسم پر منقسم ہین لہذا کاتب پر واجب ہی کہ اپنا وصف ہر قسم کے مناسب تحریر کرے اور مکتوب الیہ جسقدر
مرتبے مین زیادہ ہو اسی درجہ اپنا رتبہ کم کرنا لازم ہی چنانچہ طبقۂ اعلی کی نسبت ذکر کاتب اس مثال
سے ظاہر ہوگا کہ ملوک کے واسطے بندۂ کمترین بندگان فلان کہ حلقہ خدمتگذاری در گوش و
غاشیہ ہوا داری بر دوش ہی اولاد ملوک کے واسطے بندۂ جان نثار فلان کہ سر بندگی
زمین پر اور داغ عبودیت جبین پر رکھتا ہی بیگمات کے واسطے کمترین مجاوران درگاہ جہان پناہ
وکمترین ملازمان بارگاہ گردون اشتباہ امرا کے واسطے خادم کمینہ وچاکر دیرینہ صدور کیواسطے

خادم کمترین فلان کہ قوانین حق گزاری وقواعد جان سپاری مین نہایت ثابت قدم ہی وزرا کیواسطے جاگر قدیم کہ صحیفہ ہواداری ودیباچہ فرمانبرداری کوہمیشہ نقوش خدمت وملازمت سے منقوش رکھتا ہی ارباب قلم کیواسطے دولتخواہ دیرینہ کہ دعاے اجابت مقرونِ ترقی مدارج روزافزون وردزبان ووظیفۂ جان رکھتا ہی تمام ملازمین کیواسطے مخلص بے اشتباہ کہ ہردم دعاے دولتخواہی جسکا وظیفہ ہی پس علی ہذا القیاس طبقۂ اشرف کے لیے دعاگوے نیازمند یا مخلص ترین ہواداران وغیرہ اور طبقۂ اوسط کیواسطے محب صادق الاخلاص یا معتمد کامل الاختصاص یا مخلص آرزومند وغیرہ نگارش کرنا لازم ہی قسم دوم ذکر کاتب بہ اخوانیات بصورت مشتمل محبت ومخالصت دو قسم پر مبنی ہی اول کاتب اپنی صفت کو اتحاد واعتقاد کے ساتھ شمول کرے جیساکہ طبقات مین ابھی گذر چکا ہی دوم ذکر کاتب کے بعد کوئی بیت وصف اخلاص ومحبت مین کہ جس سے اظہار حال متصور ہو لکھنی ضرور ہی چنانچہ نظم ونثر دونون کی یہ مثال ہی نثر مخلص معتقد کہ خزینہ سینہ بے کینہ کو جواہر ثناگستری سے مشحون رکھتا ہی اور صفحات اوراق ایام ولیالی کو ارقام ادعیہ مزید اسباب فضایل ومعالی سے مقرون

نظم مؤلف

وہ کہ جسکے صفحۂ جان پر ازل کے روز سے
لکھ چکا نقشِ محبت کلکِ نقاشِ قضا

وہ کہ جو حاضر وغائب ہے برابر تجھ سے
وہ کہ جو ظاہر وباطن ہے ثناگو تیرا

وہ کہ تیرا جان نثار وفدوی خاص
جو رکھتا ہی جبین پر داغ اخلاص

اور کاتب کا نام چار محل پر تحریر کیا جاتا ہی اول جس سطر مین اپنا ذکر کرے جیسے بندۂ کمترین یا کمترین بندگان اور اسمقام پر نام تنہا داخل کرے یہ صورت طبقۂ اعلیٰ کے واسطے انسب واولیٰ ہی دوم سطر آخر کے ذیل مین اور یہان تنہا نام نہ لکھے بلکہ کوئی صفت مشتمل تواضع اُسکے ساتھ لکھنی ضرور ہی عبد الاقل یا داعی مخلص یا محب مخلص وغیرہ یہ نوع رسائل طبقۂ اشرف کے واسطے مناسب ہی سوم مکتوب کے حاشیہ پر دست راست کی جانب اور اس محل پر بھی تنہا نام شایان نہین بلکہ کوئی صفت محبت دیاری اور شوق وہواداری کی اُسکے شامل کرے جیسے کہ محب مشتاق یا مخلص ہواخواہ وغیرہ یہ قسم اخوانیات کیواسطے مخصوص ہی اور سلاطین بھی اسیطرح لکھتے ہین چہارم مکتوب کی پشت پر اور یہ نہایت ادب کی رعایت ہی یہ نام کنارۂ کاغذ سے جسقدر کاتب کی جانب چپ نزدیک ہوگا تواضع کے طریق پر زیادہ دلیل ہی اور اسمقام پر بھی نام کے ہمراہ کوئی وصف مناسب حال کاتب نگارش کرنا لازم ہی اور نامہ نگاران عرب نام کو سطور مکتوب مین داخل کرکے تحریر کرتے ہین چنانچہ محب المشتاق فلان بدعاء الخیر وکذا اداے تحیت ذکر کاتب کے بعد مقام تحیت ہی اور یہ صورت طبقات مین ہوسکتی ہی اور اخوانیات سے جس مکتوب مین کہ تحیت کے ساتھ افتتاح نہ کی ہو اور مخفی نہین ہے

عرض مطلب

کہ درجات تحیات مین خدمت و عبودیت سے سلام و تحیت تک نہایت تفاوت ہی اور طبقات ثلثہ مین سے
ہر طبقہ کیواسطے تحیات اُسکے حسب مراتب چاہیئے اول تحیات طبقۂ اعلیٰ چنانچہ بندگی و خدمت و عبودیت
و اظہار غلامی وغیرہ ملوک فرش زمین عبودیت اور حاشیہ بساط فدویت کو لب ادب سے بوسہ دیکر لوازم خدمت
بجالاتا ہی اور شرائط جبین سائی و آستان بوسی اداکر کے مراسم اطاعت بپیش پہونچاتا ہی اولاد ملوک خاک
عتبۂ عالیہ کو سرمۂ چشم فرمانبرداری اور گلگونۂ رخسار خدمتگزاری کر کے گوہر نیازمندی سلک عرض مین منسلک
کرتا ہی معظمات مراسم خدمات بندگانہ و لوازم عبودیات چاکرانہ کہ سردفتر اوراد و اذکار ہی لیل و نہار آستانہ
حریم و حرم تعظیم پر تبلیغ کرتا ہی امراء کرام سر جان نثاری خط خدمتگاری پر رکھتا ہی اور نقوش بندگی سے صفحات
اوقات کو مزین کر کے قواعد عجز و انکسار کو رواج دیتا ہی اور یہی طریقہ ہی واسطے صدور و وزراء و دیوان و
ملازمین وغیرہ کے اور طبقۂ اشرف کیواسطے یہ طرز ہی کہ دعا و ثنا شامل ہوتی ہی جیسے دعوت معطر نسیم و
تحیات عنبر شمیم یا وہ ہدیۂ دعوات کہ جسکی نسیم عنبر شمیم خوشبوے اخلاص سے معنبر ہو اور تحفہ مدحات کہ جسکی ہوائے
دلکشا نکہت اختصاص سے معطر ہو ملازمان آستان رفعت نشان کی خدمت مین ابلاغ کرتا ہی اور طبقہ اوسط کے
واسطے وہ سلام کہ خلوص عقیدت پر مشتمل اور وہ تحیت کہ وفور محبت پر منطوی اور نور آشنائی کیطرح سراسر
روشنائی اور مردم چشم کی صورت چشم مردم کی بینائی ہو نقش ارسال سے منقوش کرتا ہی اور اسمین ایک نکتہ
اور بھی ہی یعنی طبقات مکتوب الیہ کے تحیات کا منصب ملاحظہ کر کے بر عایت استہلال کے طریق پر اسکے موافق الفاظ
لائے جائین تو بہرحال مزید حسن و لطافت کا سبب ہی مثلاً قاضی کیواسطے وہ تحیت کہ کاتبان دار القضاے
ازل نے جسکے مضمون کو صدق دعوای مودت ولا سے مسجل کیا اور وکیلان محکمۂ قدر نے روزنامۂ علم ذیل مین
گواہی محبت و وفا سے مدلل کیا ہو مجلس اعلیٰ پر نثار کرتا ہی اور اطبا کیواسطے وہ نسیم خدمات کہ جسکی خوشبو
انفاس مسیح کے مانند دافع علل و اعراض اور شافی اسقام و امراض ہو علی ہذا القیاس مفسر اور محدث اور فقیہ
اور خطیب اور واعظ اور محتسب اور قاری اور حافظ اور معرف اور ادیب اور حکیم اور منجم اور شاعر اور خوشنویس
اور حاجی وغیرہ کیواسطے بھی یہی سمجھنا چاہیئے تحیت مناسب اخوانیات جو دعا کہ شمیم وفا مشام جان مین
پہونچائے اور جو ثنا کہ غنچۂ صدق و صفا کو چمن دل و جان مین کھلائے نسیم سحری کے ہمراہ خدمت مبارک مین
ارسال کرتا ہی بیان عرض خلاص رسائل بلغا و مکاتیب فضلا مین اداے تحیت کے بعد عرض اخلاص کا محل ہی
اسکی دو قسمین ہین قسم اول مناسب طبقات قسم دوم مناسب اخوانیات مناسب طبقات دو قسمون پر
منقسم ہی عرض اخلاص اور ختم کلام چنانچہ ملوک کے واسطے عرض خلاص بعد اداے مراسم فرض حضرات
بدیع السموات والارض کے باتقی والاشراق حضرت فیاض علی الاطلاق سے خلوص نیت اور صفاے طویت سے

اقسام عرض اخلاص

ادام

دوام عہود سلطنت وجہانبانی اور قوام حدود خلافت وسلطان نشانی کا مستدعی رہتا ہی تمام الکلام دفتر
اِس مراد کا بفیض فضل رب العباد ہمیشہ طراز فَاستَجَبنَا لَہٗ سے مطرّز اور اعزاز اُدعُونِی اَستَجِب لَکُم سے معزز رہے
وعلیٰ ہذا القیاس اولاد سلاطین ہنگام سحرگاہ حضرت آلہ سے چاہتا ہی کہ ہمیشہ ربع مسکون زیر فرمان
ہمایون اور آئینۂ سلطنت زنگار زوال سے محفوظ ومصئون رہے مصرعہ تمام الکلام اِس دعا کیواسطے
روح الامین آمین کہے ملکات حضرت مجیب الدعوات وواہب العطیات سے کہ بخشنے والا سعادت جاودانی
کا اور برلانے والا حاجات دوجہانی کا ہی مزید جاہ وحشمت اور دوام عصمت وعظمت حضرت کی درخواست کرتا ہی
واللہ سمیع مجیب وہو یسمع ویجیب امرا وحکام دعاے مقدس وثناے اقدس کا کہ کافۂ انام پر عین
فرض اور فرض عین ہی لیل ونہار ورد رکھتا ہی اور ترقی دولت بندگان حضرت امارت پناہی کی دعاے نیم شبی
وسحرگاہی مین عنایت بے نہایت آلہی سے چاہتا ہی مصرعہ تمام الکلام امیدوار ہون کہ دعا مستجاب ہو
اور صدور وارکان دولت اور وزرا واعیان حضرت اور اہل دیوان وارباب قلم اور تمام ملازمین والا ہمم
کیواسطے علی قدر مراتب یہی طریقہ بہتر ہے عرض خلاص طبقۂ اشرف کے واسطے یعنی نقباد
سادات اور آئمہ ثقات اور قضاۃ والا ومشایخ کبریٰ اور ارباب علوم دینیہ اور اصحاب مناصب
شرعیہ اور حکما وفضلا وغیرہم کے واسطے بھی یہی قاعدہ ہی اور طبقۂ اشرف بھی اسی ذیل مین شامل ہین
ہر ایک مرتبہ کا لحاظ ملحوظ خاطر رہے عرض خلاص لائق اخوانیات حضرت مسبب الاسباب و
مفتح الابواب جل جلالہ وعم نوالہ سے ہمیشہ بتضرع وزاری وعجز وانکساری آپکے دوام ایام کامگاری
وانتظام اسباب نامداری کی طلبگاری ہی اور ترقی دولت ہمایون وتزاید اقبال روزافزون کی امیدواری
ہی شعر تمام الکلام یہ وہ دعا ہی جو عرش برین کا قصد کرے ؛؛ فلک سے فیض قبول آکے بہر استقبال ؛؛
شوقیات عرض اخلاص کے بعد اسکا محل ہی اور اکابر فن کتابت اسپر متفق ہین کہ ذکر شوق مکاتیب ملوک
مین مناسب نہین اور مکاتیب معظمات حجرات سلطنت اور مخدرات حرمت وحشمت مین بھی نہین چاہیئے مگر
باقی رسائل طبقات مین وقوع پاتا ہی اور اخوانیات مین نہایت مناسب ہی اور بیان شوق شرح طلب
ہی اسواسطے کہ بعضے مکاتیب مین حسب مقتضاے مقام ذکر شوق اور بعضے مین ذکر فراق لازم ہی اور یہ
امر ضروری ہی کہ ذکر شوق مین تمناے مواصلت کا اظہار اور ذکر فراق مین صدمۂ جدائی کا بیان ہوتا ہی
چنانچہ بیان شوق براے اخوانیات آرزومندی مشاہدۂ طلعت دلکشا واشتیاق دیدار جمال
جہان آرا اُس درجہ سے گذر چکا ہی کہ وہم دوراندیش جسکی سرحد تک گذر سکے اور ناظم عبارات اسکو
سلک بیان مین منسلک کر سکے مؤلف ای دوست ہی طویل بہت داستان شوق ؛ ممکن نہین

زبان قلم سے بیان شوق ؛ فقرات فراقیہ و ابیات بخداے لایزال آتش اشتیاق کا اس قدر
اشتعال ہی کہ سواے زلال وصال کے منطفی ہونا محال ہی اور تقریر حکایت اشتیاق و تحریر شکایت فراق
اُس سے ہزار درجہ زیادہ ہی کہ سفیر فہم تیز تگ اور قاصد وہم دُور رو بہ امداد زاد تصور و راحلۂ تفکر اُس کے
بیان کا بیابان طی کر سکے مؤلف ترے فراق مین اک دل ہی اور ہزارون درد ؛ تری جدائی مین اک
سینہ اور ہزارون داغ ؛ قطعۂ مؤلف قسم اُسکی کہ جسکی قدرت سے ؛ سخت دشوار سہل و آسان ہی ؛
کہ مجھے تیرے رنج فرقت مین ؛ زندگانی و مرگ یکسان ہی ؛ دعاے ملاقات دو قسم ہی ایک بعد
فقرات شوقیہ کے اور ایک بعد کلمات فراقیہ کے اور اُسکا قاعدہ بھی موافق فقرات شوقیہ و فراقیہ کے جداگانہ
ہی چنانچہ قسم اول بعد فقرات شوقیہ حضرت واہب المواہب عز شانہ و عظم سلطانہ ملاقات اشرف کی دولت
غیر مترقب کہ عنوان جرائد سعادات اور دیباچۂ دفاتر مرادات ہی کمین غیب و مخزن لاریب سے بوجہ
احسن روزی فرمائے قسم دوم بعد فقرات فراقیہ حضرت جامع المتفرقین اپنے احسان قدیم و فضل عمیم سے
ایام غم انجام دوری و ہنگام نحوست فرجام مہجوری کو ساعات مسرت آیات وصال اور اوقات بہجت سمات
اتصال سے مبدل فرمائے بیان تاریخ کتابت متقدمین نے تعیین زمان کتابت مین بہت مبالغہ کیا
ہی اور متاخرین نے اُسکو نسیاً منسیاً جانا مگر اصل حال یہ ہی کہ ذکر تاریخ کتابت متضمن فوائد بے نہایت
ہی کس واسطے کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ ایک حال ایک تاریخ معین مین کسی وقت تحریر ہوتا ہی اور
اُسکے برخلاف دوسرے وقت کوئی اور چیز لکھی جاتی ہی پس اگر تاریخ معین نہ ہو تو دو مکتوب کا مضمون جنکو
ایک شخص نے اوقات مختلف مین لکھا ہو مخالف نظر آتا ہی اور اسی وجہ سے کہ ہر ایک بمقتضاے وقت لکھا
گیا ذہن انسان نا رسا رہ جاتا ہی اور دوسری یہ بات ہی کہ اگر کوئی شخص مکتوب لکھے اور وہ کسی ہرج راہ
یا غفلت قاصد وغیرہ کے سبب سے مکتوب الیہ کے پاس ایک مدت کے بعد پہونچے اور مکتوب الیہ اُسکے
جلد آنے کا منتظر ہو تو اس صورت مین خواہ مخواہ کاتب سے ملول ہوتا ہی لہذا تاریخ ثبت ہونے کے باعث
عذر کاتب واضح ہی مثلاً بتاریخ یکم محرم الحرام فاضت برکاتہ علی الانام یہ صحیفۂ ضراعت رقم اطاعت
سے مرقوم ہوتا ہی یا صبح یوم عید الفطر لازال رائح العطر اس صحیفہ کے وسیلے سے سلسلۂ ارادت قدیمی کو
تحریک دیتا ہی علی ہذا القیاس ہر شہر کے واسطے بھی ایک فقرۂ صفائیہ یا دعائیہ تحریر کیا جائے تو بہت مناسب
ہی ذکر مکان کتابت اور یہ بھی بے فائدہ نہین ہے اسلیئے کہ مکتوب الیہ حال کاتب سے زیادہ تر وقوف
حاصل کر لیتا ہی اور علاوہ ازین شاید کہ وہان کاتب کے ہونے سے مکتوب الیہ کو کسی طرح فائدہ عائد ہو بہر حال
اس امر کی اطلاع موجب سرور خاطر ہی اور رسایل افاضل مین ایسا نظر سے گذرا ہی کہ ذکر زمان و مکان

شامل زیب رقم پاتا ہی چنانچہ یہ صحیفہ فلانے وقت فلانے موضع سے تحریر ہوا جو کہ ذکر زمان سے تاریخ و وقت
مراد ہی اور ہم ابھی اُسکا طریقہ بیان کر چکے لہذا صرف ذکر مکان کے قاعدے پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہ مکتوب
محبت اسلوب شہر شادبہر دانش آباد و لطافت بنیاد سے آستانۂ عالی کیطرف متوجہ ہوتا ہی اور خبیر ہوشمند پر مخفی
نہین ہی کہ تاریخ زمان اور ذکر مکان کے بعد جو حال اور مدعاے خاص ہی تحریر کرتے ہین اسمقام پر اُسکے مثال
کی احتیاج نہین اسلیئے کہ درحقیقت وہی مضمون تحریر مکتوب کا سبب ہوتا ہی مگر صرف یہی بات یاد رکھنی کافی ہی
کہ مضمون دل کو اُن الفاظ مین کاتب ادا کرے کہ جو مکتوب الیہ کے حسب مدارج ہون اور تفاوت مراتب کا خیال
ہر لفظ سے واضح و آشکار ہوتا رہی اور تعین مراتب مین اول سے آخر تک کسی مقام پر فراق واقع نہو الغرض جبکہ
احوال تمام ہوتا ہی محل اختتام ہی اور اختتام مشتمل ہی مقدمہ و دعا پر اور دعا نثر مین ادا کیجاتی ہی اور شایان ہی کہ
منظوم ہو مقدمہ کی بنا عذر و معذرت پر مبنی ہی اور یہ عذر و معذرت دعا کے واسطے ایک تمہید مناسب ہی
جیسے زیادہ مجال جرأت نہین کہ تصدیع دائرہ ادب سے خارج اور اختتام کلام دعاے دوام دولت و
اختتام پر انسب و اولی جانتا ہی مصرعہ دعا پر مناسب ہی ختم کلام ❊ اور مقدمات منظومہ تین قسم ہین اول
طرح اختصار اور دعا باہم ہو اور مکتوب کو اسی بیت پر ختم کرین دوم بعد اختصار کے دعا کی طرف ایا کیا جائے
اور دعا شریک نہو اسصورت مین دعاے منثور مناسب ہی سوم ذکر اختصار پر اکتفا کرکے دعا کا ذکر نہ کرینگے
مگر لازم ہی کہ اسکے بعد بھی دعاے منثور ہو نوع اول وقت دعا رسید سخن مختصر کنم ❊ عالم بکام باد و سعادت مدام
باد ❊ نوع دوم تا نگذرے طبع والا پہ ملال ❊ اب دعا پہ خوب ہی ختم مقال نوع سوم چون ز حد بگذشت جرأت
مختصر سازم سخن ❊ بیش ازین تصدیع دادن شیوۂ خدام نیست ❊ دعوات طبقۂ اعلی اعظم سلاطین رایات
ظفر نگار نصرت شعار نفخ صور تک منصور اور آیات جہانبانی صحائف ادوار و اوراق روزگار پر ہنگام نشور تک منشور رہے
مؤلف نور بخش مہر انور رہو ترا بخت بلند ❊ بوسہ گاہ چرخ اخضر ہو ترا نعل سمند ❊ وزرا آفتاب وزارت سایۂ جلالت
صدمۂ زوال و آفت انتقال سے محفوظ رہے مؤلف بسیط خاک مزین ہو جاودان تجھ سے ❊ کہ تو
خلاصۂ ترکیب چار ارکان ہی ❊ علی ہذا القیاس دعاے اختتام طبقۂ اشرف علما و فضلا لوح
محفوظ خاطر اشرف کہ آئینہ اسرار غیبی و عکس پذیر انوار لاریبی ہی منبع فیض سبحانی اور مجمع فضل ربانی رہے
مؤلف حفظ رحمان ترا نگہبان ہو ❊ تو نگہبان دین رحمان ہی زہاد و صلحا اوقات طیبات و ساعات
بابرکات انتظام امور جمہور انام مین مصروف رہے مؤلف نکہت فیض و لطف سے تیرے ❊ جان
روحانیان معطر ہو طبقۂ اوسط کے واسطے صفحۂ قبول و اقبال نقوش جاہ و جلال سے ہمیشہ آراستہ
اور صحیفۂ عشرت و شادمانی رقوم دولت و کامرانی سے پیراستہ رہے مؤلف دلیل راہ تری ہو عنایت ازلی ❊

عنوان مکاتیب

قرینِ حال رہے نورِ لطفِ لم یزلی ؛؛ عمر و اوقات شریف بخیر و خوبی گذرین باد مؤلف مددگار رہو رب داور
ترا ؛؛ ہمیشہ رہے بخت یاور ترا ؛؛ اخوانیات کیواسطے سعادتِ ابدی اور کرامت سرمدی قرینِ ایام ہمایون
اور رفیق اقبال روزافزون رہے مؤلف ہمیشہ مہر شرف تیرا بے زوال رہے ؛ دعاے گوشہ نشینان رفیق
حال رہے اور عنوان مکاتیب یعنی سرنامۂ خطوط کے واسطے طریق قدما متنوع ہی بعضے تعریف و صیفت
مکتوب الیہ بلکہ لقب و اسم کو بھی بروجہ تعظیم لکھتے ہین اور بعضے صرف لقب پر اکتفا کرتے ہین اور یہ طرز ادب سے
بہت قریب ہی اور بعضے نام و لقب سے متعرض نہین ہوتے بلکہ صرف کوئی لفظ مشتمل عجز و انکسار و عبودیت
و افتقار طبقات ہین اور متضمن بر محبت و اخلاص و مودت و اختصاص اخوانیات مین نگارش کرتے ہین
یہ طریقہ مشہور ہی اور اسوقت مین نام یا لقب مکتوب الیہ کا ایک کنارہ پر دعا کیطرح بجاے عنوان رقم کرتے
ہین اور اکثر ایسا دیکھا ہی کہ اخوانیات مین کوئی بیت یا نثر کہ جس سے اظہار خصوصیت ہو لکھتے ہین چنانچہ ہم
تمھین دونون کی مثال دیتے ہین باقی بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے فارسی مین یہ صورت ہی کہ شرف از
مطالعہ خداوندی یابد بالخیر و الحسنی یا بنظر مرحمت آراستہ باد بالعز و الکرامۃ یا ملازمان حضرت عالی بوقت فرصت
معروض گردانند یا خدام عتبۂ سپہر احتشام بوقت عرض رسانند اور اردو مین ملازمان حضرت عالی فرصت کے
وقت شرفِ التفات سے مشرف کرین اور نظم کی مثال یہ ہی فارسی مین شعر در وصف دست حاجت عنوان نامہ
نیست ؛؛ مکتوب دل بجز ارادت معنون ست شعر کاشکے خود نامۂ خود بودمی ؛؛ تا بخاک در گہش رخ سودمی ؛؛
اور اردو مین یہ دو مثالین کافی ہین مؤلف ای خط شوق جا کے وہان دستبوس ہو ؛؛ مین بھیجتا ہون تجھکو کسی
کی جناب مین ؛؛ مؤلف ای نامہ جبین خاک پہ ل عجز و ادب سے ؛؛ پہونچے تو اگر خدمت عالی مین کسی کی ؛؛
جبکہ شہزادۂ خجستہ دبیر اسمقام تک تقریر بیان کر چکا تو ارشاد کیا کہ ہمنے اسقدر مکتوب خطابی کا بیان کیا

تقریر مکتوب جوابی

اور اب مکتوب جوابی کا بھی تھوڑا سا تذکرہ کرتے ہین ای دبیر خبیر وای منشی کبیر اذہان جلیلۂ مستجزان مفاخر
انشا و مراسلات اور افکار رسیۂ مستحضران قواعد ابداع مکاتبات پر مخفی نہین ہی کہ تمام ارکان مخاطبات
سواے افتتاحات کے مکاتیب جوابی سے بطرز جداگانہ ہین اور خاص جوابیات کیواسطے سات رکن
مقرر ہین اول افتتاح دوم مقدمہ با توابع یعنی مفتتح اور وصف اور تتمہ سوم تعریف مکتوب چہارم
تعظیم مکتوب پنجم نتیجہ ششم مقابلہ ہفتم شکر پس اول افتتاح اور وہ دو قسم ہی اصلی اور رسمی اصلی وہ ہی
کہ دیباچۂ کتابت حضرت مبدع الانام کے نام فرخندہ انجام سے مزین و مجلی ہو اور اگر وہ بطریق براعت استہلال
کہ جسکا بیان خطابیات مین مذکور رہوا تحریر کیا جائے تو بہتر ہی اور جو آیات مین جیسا مناسب معلوم ہو
چنانچہ ہُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتَابَ وغیرہ اور رسمی وہ ہی کہ اول کوئی بیت یا قطعہ مشتمل بر ذکر ورود خط

کہ جسکا جواب لکھنا منظور ہی نگارش ہو خواہ تعلیقات مین خواہ اخوانیات مین اور ہمنے تعج پر مراتب طبقۂ اعلیٰ چار پر ادنیٰ طبقۂ اشرف چہار اور طبقۂ اوسط دو پر منقسم ہوا ہم ہر طبقہ کے واسطے علی الاجمال ایک دو شعر بطریق تمثیل بیان کرتے ہین اور یہ اشعار اگر مکاتیب اردو مین بھی بزبان فارسی تحریر ہون تو بہت مناسب ہی اسواسطے کہ ہمیشہ اساتذہ متقدمین نثر فارسی مین نظم عربی لکھتے ہین سلاطین و خواقین کے واسطے ای صبا منشور شاہ کامران آوردۂ : مژدۂ از حضرت شاہ زمان آوردۂ : امرا و صدور و مقربین کے واسطے عنایت نامۂ آوردی قاصد از جناب او : دلم آسودہ گشت و تازہ شد جان از خطاب او : وزرا و اہل دواوین کے واسطے نقش مہر و وفا از گلشن دولت وزید : یعنی از نزدیک حضرت نامۂ نامی رسید : دیگر ہمایون کتابی چو دُرِ خوشاب : رسید از جناب وزارت مآب : تمام ملازمین کیواسطے آخر ای باد صبا در کلبۂ احزان ما : این چنین منشور دولت از کجا آوردۂ : اور درجۂ اشرف کیواسطے نقبا و سادات و ائمہ و قضات ہمایون نامہ آمد کہ از وی تازہ شد دلہا : مہ رخشندہ طالع گشت و روشن ساخت منزلہا : مشایخ و زہاد کے واسطے آمد پیام آنکہ پیامش مبارک ست : جانم فدا کہ نامہ و نامش مبارک ست ارباب مناصب شرعیہ کیواسطے زان فیض رسانہ خطابی بمن رسیدہ کز وی دلم بآرزوی خویشتن رسید : حکما و فضلا کیواسطے زہی سعادت من کز تو ام رسید سلام : ہزار بار علیک السلام و الاکرام : اور درجۂ اوسط کیواسطے اعیان و مشاہیر مکتوب جانفزای تو نزدیک من رسید : آخر دلم بآرزوی خویشتن رسید : عوام الناس کیواسطے پیک مبارک ست نسیم سحر گہی : مشتاق را امید ہدایت ز یار آگہی : اور اخوانیات کیواسطے اشعار دوستانہ کی تحریر مناسب ہی خواہ ابیات ہون خواہ قطعات چنانچہ ہم چند مثالین دونون صورتون پہ بیان کرتے ہین ابیات برای اخوانیات

ای صبا این خط مشک افشان ز چین آوردۂ　　یا نشان خامۂ آن نازنین آوردۂ

آورد صبا از طرف یار پیامی　　المنۃ للہ کہ رسیدیم بکامی

بحمد اللہ کہ آن یار گرامی　　مرا از نامۂ خود ساخت نامی

ہزار جان گرامی فدای نامۂ دوست　　کہ نور دیدۂ دل در رقوم نامۂ اوست

باد نوروز شمیم گل رعنا آورد　　یعنی از دوست پیامی ببوی ما آورد

ای صبا لطف نمودی و صفا آوردی　　کہ ز جانان خبر مہر و وفا آوردی

قطعات برای اخوانیات

فرخندہ قاصدی کہ رسید از دیار یار　　با نامۂ رقم زدہ زان کلک مشکبار

گاہے ز ذوقِ مقدم او دل کنم فدا　　گاہے برائے نامۂ او جان کنم نثار
این چہ نامہ ست کہ از کشور یار آورند　　وین چہ نافہ ست کہ از چین و تتار آوردند
بیدل غمزدہ را مژدۂ دلبر دادند　　بلبل دل شدہ را بوے بہار آوردند

دوم مقدمہ

قسم دوم مقدمہ اور وہ عبارت ہی اُن الفاظ سے کہ جو تعظیم مکاتیب دارندہ پر مشتمل ہین اُسکا مرتبہ طبقات اور اخوانیات مین متفاوت ہی اور اُسکی بنا تین اصل پر مبنی ہی اول مفتتح دوم وصف سوم تتمہ مفتتح وہ ہی کہ تعریف مکتوب کے ہمراہ مکتوب الیہ کی بھی تعریف مناسب حال ہو اور وصف دو نوع ہی جزئی اور کلی وصف جزئی چند کلمات ہین محتوی بر تعریف اجمالی اور اگرچہ سخن اسکے بغیر کامل ہی مگر کتابت کو اُس سے زینت حاصل ہی وصف کلی کو منشیون کی اصلاح مین تعریف کہتے ہین اور تتمہ چند کلمات ہین ورود مکتوب کے بیان مین کہ جسپر مفتتح تمام ہوتا ہی پس ہم دونو نکی مثال علحدہ علحدہ بیان کرتے ہین اول طبقات کہ چار نوع پر متنوع ہی سلاطین کے واسطے مفتتح ہماے ہمایون فال اور عنقاے قاف قبول اقبال یعنی طغراے غراے ملک آرائی اور توقیع وقیع کشور کشائی نے وصف منبرق درگاہ عالم پناہ سروری اور مطلع التفات وذرہ پروری سے صورت آفتاب جہانگیر و بشکل ماہ منیر جلوہ پروانی تتمہ بال عنایت و بازوے رعایت سے سرگرم پرواز فرق ہوا خواہ بلا اشتباہ پر از روے دولت و حشمت سایہ انداز ہوا امرا و صدور مقربین مفتتح منشور دولت ابدی اور طغراے سعادت سرمدی یعنی خطاب عالیجناب نے وصف کہ فنون رواتب رافت سے مشحون اور صنوف رعایت عاطفت سے مقرون تھا تتمہ قصر عہ برج شرف سے مہر صفت جلوہ گر ہوا: وزرا و دیوان مفتتح عالی فرمان جلیل الشان للازم الاذعان جناب وزارت و صدارت مآب سے وصف شمول انواع مسرت و کامرانی سے مجلی اور حصول اقسام مرادات دو جہانی سے معلی تتمہ دیوان خانہ الطاف ازلی و اعطاف لم یزلی سے نزول اقبال فرماکر کمترین کے واسطے موجب ازدیاد جاہ و جلال ہوا تمام ملازمین کیواسطے مفتتح ملاطفہ مسکین طراز اور مخاطبۂ مسکین نواز یعنی کتاب والی اور خطاب عالی نے وصف کہ آثار اعانت و عنایت سے آراستہ اور مفاخر حمایت و رعایت سے پیراستہ تھا تتمہ شرف ورود ارزانی فرمایا اور طبقۂ اشرف کہ چھ قسم پر منقسم ہی اُسمین سے سادات و نقبا کے واسطے مفتتح موہبت خزائن میامن غیبی اور پرتو مکرمت کنوز رموز لاریبی یعنی مکاتبۂ شریف و مخاطبۂ لطیف نے وصف کہ نور کواکب کیطرح تابان اور شعاع ثواقب کیطرح رخشان تھا تتمہ زاویۂ قلوب و اعیان دولتخواہ کو جرم نیر اعظم کیطرح روشنی کی دولت بخشی ائمہ اسلام و قضاۃ مفتتح نفحت ریاض دین پروری اور نکہت گلزار شریعت گستری

یعنی مخاطبۂ نامی اور نامۂ گرامی نے وصف کہ جان بخشی مین اعجاز مسیحائی کا دم بھرنے والا اور نسیم صبح کیطرح غنچۂ دل شگفتہ کرنے والا تھا تتمہ مخلصون کے روضۂ امید کو بہارِ مراد سے طراوت و نظارت بخشی مشایخ عظام مفتتح فتوحاتِ عالمِ قدس اور فیوضاتِ عرصۂ مقدس کہ بشارت کلام ہدایت انجام سے اشارت ہی وصف مشعر معانی ہٰذا کتابنا ینطِقُ علیکم بالحق تتمہ آفق غیب اور ترتق لاریب بوجہ احسن و حسن مستحسن چہرہ کشا و جلوہ نما ہوا اہل منصب شرعیہ مفتتح نسیم الطاف آلہی اور شمیم اعطاف نا متناہی یعنی خطاب مستطاب وصف روائح ریاحین سے زیادہ معطر اور فوائح بساتین سے زیادہ معنبر تتمہ وقت مسعود اور زمان محمود مین تازگی بخش گلشنِ قلوب و چمن صدور رہوا ارباب حکمت کے واسطے مفتتح برکات انفاس حکمت شعار اور رشحات اقلام الہام آثار یعنی مخاطبۂ شریف نے وصف کہ خاصیت اکسیر اعظم بلکہ برکت اعجاز عیسیٰ مریم رکھتا تھا تتمہ ورودِ اجلال سے جان تازہ بخشی اہل فضیلت کے واسطے صحیفۂ لطائف معانی و سفینۂ جواہر زواہر روحانی یعنی کتاب بیمال و خطاب بیمثال نے وصف کہ آرایش علم و افضال سے پیراستہ اور پیرایۂ فضل و کمال سے آراستہ تھا تتمہ سعادت نزول سے مسرت تازہ اور دولت ورود سے بہجت بے اندازہ بخشی طبقۂ اوسط کہ دو شکل پر متشکل ہی اصول و اعیان کیواسطے ۔ مفتتح معاوضۂ عزیز کریم و ملاطفۂ لازم الاعزاز و التکریم نے وصف کہ مشعر انواع کامرانی اور مخبر اسباب شادمانی تھا تتمہ ازدیاد خلوص و خصوص کا سبب ہوا اوساط الناس مفتتح ملاطفۂ مرغوب و مفاوضۂ مطلوب وصف دلکشا مانند ہوا ے بوستان اور طرب افزا مثل وصال دوستان تتمہ خوب ترین اوقات اور بہترین ساعات مین وصول ہوا اخوانیات کے واسطے بھی یہ طرز ہی مفتتح کلام مبارک پیام اور پیام سعادت انجام کرامت فرجام نے وصف کہ گلدستہ قدسی کیطرح دلآویز اور غالیۂ مجلس انس کے مانند طرب انگیز تھا تتمہ مخلصان قدیم پر شرف نزول اقبال فرمایا اور پایہ انتقار کنگرۂ افتخار پر پہونچایا اور فارسی مین یہ طریقہ سلیس ہی چنانچہ مفتتح مفاوضہ عنایت سمات و مخاطبہ رعایت صفات وصف چون طلعت مشتری فرخندہ و چون چہرۂ ناہید درخشندہ تتمہ شعر پرتو حسن التفات انداخت ؛ چشم احباب رامنور ساخت ؛ و علیٰ ہذا القیاس قسم سوم تعریف مکتوب اُسکا محل تتمہ کے بعد انسب ہی اور یہی وصف بجاے وصف جزئی بھی تحریر ہو سکتا ہی اور ظاہر ہی کہ مکتوب کی تعریف درحقیقت کاتب کی تعریف ہی پس جسقدر اُسمین مبالغہ ہو سکے اثر تعظیم زیادہ ظاہر ہو اور تعریف یا خط مکتوب سے منسوب ہو گی مثلاً جودتِ حروف اور لطافت ترکیب و صورت یا سلامتِ الفاظ و رعایت فصاحت و بلاغت وغیرہ کا وصف اور یا کاتب سے نسبت دیجائیگی مگر بہتر یہی ہی کہ کل تعریف تحریر اور خط و بلاغت کی تعریف ملوک و امرا و حکام کے مکاتیب مین شایان حال نہین ہی اسواسطے کہ وہ تعریف اُنکے

منشی و کاتب کی طرف رجوع کرتی ہو کہ آنکی جانب سے جیسا کہ ہم وصف جزئی مین مثال دیچکے اُسیقدر کافی ہو
اور صدور و امراکے مکتوب مین کہ خود بذات خاص جسکی کتابت فرمائی ہو جائز ہو اور مکاتیب سلاطین
کے واسطے زیادہ تعریف کی ضرورت نہین اور جواب طبقۂ اشرف مین تمام تعریف لایق مناسب ہو اور
اوسط حکم سایر رکھتا ہو مگر جوابہاے اخوانیات کی زینت تعریف سے ہو اور اسلیے ہم تعریف مکاتیب کی
مثال دو صورتون پر بیان کرتے ہین اول تعریف مکاتیب طبقۂ اعلیٰ و اشرف نثراً و نظماً تعریف
نثر کی مثال سواد اُسکی کحل الجواہر دیدۂ خرد ہین اور مداد اُسکی قرۃ العین باصرۂ حور العین اُسکے مطالع الفاظ
سے آثار فصاحت کامل طالع اور اُسکے مقاطع کلمات سے انوار بلاغت شامل لامع اُسکے دامن خطبیاض سے
ہزار شب قدر نمودار اور اُسکے گریبان معانی دل فریب سے ہزار روز عید آشکار تعریف نظم کی مثال
دران عبارت شیرین زخط شور انگیز ٭ بیان معنی سحر است و صورت اعجاز ٭ تعریف مکاتیب اخوانیات
نثر سواد دیدۂ بیاض ملاطفہ سامی مین حیران ہو اور بیاض دیدۂ سواد مخاطبہ نامی پر نگران اُسکا ہر نقطہ عارض
سخنوری کا ایک خال زیبا اور اُسکا ہر حرف صفحۂ ہنر پروری کا ایک نقش دل آرا نظم کی مثال در نامۂ کہ سواد
خطِ او را دیدم ٭ روز نوروز و شب قدر بیکجا دیدم ٭ قطعہ نامہ دیدم کہ نظم و نثر جان افزا ست او ٭ قیمت
دُرِّ ثمین و لولوے شہوار داشت ٭ ہم سواد او مثال طرۂ جانان نمود ٭ ہم بیاض او نشان عارض لیلا داشت
قسم چہارم تعظیم مکتوب مین وہ اعاظم طبقۂ اعلیٰ و اشرف سے مخصوص ہو اور اخوانیات مین بھی ممکن ہو
اسکا محل تعریف کے بعد ہو اور کبھی بجاے تعریف کُل کے بھی لکھتے ہین مگر اس شرط پر کہ پھر دوسری تعریف سے
متعرض نہ ہون چنانچہ عظاے طبقۂ اعلیٰ کیواسطے لوازم خدمت و مراسم عبودیت ادا کرکے اُس فرمان
عالیشان و طغراے فیض نشان کو دست اعزاز و اجلال سے فرق مباہات و مفاخرت پر رکھا شعر خط
شریف ترا در دو دیدہ جا کردم ٭ ہزار گونہ دعا گفتم و ثنا کردم ٭ عظاے طبقۂ اشرف کیواسطے اس
فتوحات غیبی و فیوضات لاریبی کے نزول و ورود کا قدم اجلال سے استقبال کرکے افتخار دینی و دنیوی کا
سبب سمجھا شعر خطاب مستطابت بوسہ دادم ٭ گہی بر دل گہی بر سر نہادم ٭ اخوانیات کے واسطے
سوادِ نامۂ ہمایون کو کحل الجواہر کیطرح نور بخش باصرۂ جان پایا اور اُسکی بیاض کو مہر جہانتاب کے مانند سرمایۂ
روشنی روح و روان پایا فرد بوسیدم و بر مردمک دیدہ نہادم ٭ پیچیدم و تعویذ دل سوختہ کردم قسم پنجم
نتیجہ کے بیان مین اور وہ عبارت ہو ذکر فوائد صوری و معنوی سے کہ جو ورود اور مطالعۂ مکاتیب
سے حاصل ہوتا ہو اور یہ مکتوب کے واسطے تعریف و تعظیم جداگانہ ہو اور اُسکی خصوصیت اشراف طبقۂ اعلیٰ
و اشرف کیلیے ظاہر ہو اور اخوانیات مین بھی لایق و شایان ہو اور نتیجۂ نظم و نثر دونون مین ادا ہو سکتا ہو

چنانچہ طبقۂ اعلیٰ کی مثال یہ ہو ملوک وسلاطین وبیگمات اُس خطاب عالی کا فروغ انوار معنی کلام الملوک ملوک الکلام کے اسرار ارباب بصیرت پر آشکار کرتا تھا طبقۂ اشرف کیواسطے اِس نوربخشیاری کا ظہور اور صبح کامگاری کا طلوع نور معتقدان قدیمی اور ارادتمندان صمیمی کیواسطے سبب تہیۂ اسباب سرفرازی اور مورد نتیجہ مقدمات سعادت وکارسازی ہوا فرد سعادتیکہ ہمی جستم از خزانۂ غیب ٭ ہمان زمان کہ خط اشرفت رسید رسید٭ اخوانیات کے واسطے خدا علیم ہو کہ ملاغ عقل اُس روائح افضال کے نفحات سے معطر ہوا اور دیدۂ روح اُس جوامع قبول و اقبال سے منور ہوا فرد خامۂ لطف تو آن نامۂ ای کہ نوشت٭

	میرسانم بمشامِ دل مابوی بہشت قطعہ	
تعالی اللہ چہ نامہ ہست اینکہ از راہ شرف باشد ز نشرش گشت غم زائل ز لطفش یافت جان راحت		زلال فضل را منبع نہال لطف را گلشن ز لطفش گشت دل تازہ ز خطش دیدہ شد روشن

قسم ششم مقابلہ اور بعد نتیجہ کے اُسکا محل ہو اول یہ کہ مقابل اُن نتیجون کے جو مطالعۂ مکتوب سے حاصل ہوتے ہین یا مقابل اُن عطوفت ومرحمت کے مضمون مکتوب جسپر مشتمل ہو وہ وہین لکھے خدمت وعبودیت کے ہمراہ سلام و تحیت کے علی قدر مراتب لکھے جاتے ہین دوم یہ کہ طریقۂ معذرت اختیار ارسال خدمت وتحیات سے متعرض ہون اور یہ صورت ادب سے قریب ہو چنانچہ ہم ہر ایک کی مثال جداگانہ بیان کرتے ہین مقابلہ نوع اول مناسب طبقات واخوانیات طبقۂ اعلیٰ کیواسطے مراحم خسروانہ اور عواطف بادشاہانہ کے مقابل مین وظائف اطاعت اور لوازم ضراعت موقعت عرض مین معروض رکھتا ہو طبقۂ اشرف کیواسطے ہر حرف کے برابر مین ہزار جواہر زواہر خدمت و دعا اور ہر کلمہ کے مقابل مین ہزار درر غرر مدحت وثنا بے ریب وریا بصدق وصفا پیشکش کرتا ہو اخوانیات کے واسطے آپ کے لطف وکرم کے مقابل مین صورت اخلاص وہ ولتخواہی جس صورت پر کہ نقشبند ازل نے خامۂ تقدیر سے لوح خاطر پر تسطیر کی تھی جلوہ گاہ ظہور مین آئی مقابلہ نوع دوم اعتذار مین طبقۂ اعلیٰ کے واسطے اُس عواطف سلطانی اور مراحم خسروانی کا عذر و معذرت کہ اُس نمک پروردۂ قدیمی اور بندۂ صمیمی کو جس سے سرفراز فرمایا تھا حیز تقریر سے خارج اور سرحد تحریر سے متجاوز ہو شعر مؤلف ہوا فرمان عالی سایہ گستر فرق اقریب لے یہ کمترین بندگان ظل ہما سمجھا طبقۂ اشرف کیواسطے عذر اُس نامۂ شریف کا کہ فی الحقیقت شرفنامۂ اس فقیر ضعیف کا ہو کس قلم سے رقم اور کس زبان سے بیان ہو سکے فرد مؤلف گرچہ اس لائق نہ تھا فدوی مگر ای ذوالکرم٭ شامل حال جہان ہو آپکا خلق اتم اخوانیات کیواسطے مخلص نوازی وفقیر پروری اور ہوا خواہان قدیم پر الطاف گستری اُس یگانۂ آفاق کے کرم واخلاق سے بعید وغریب اور بدیع وعجیب نہین ہو بیت مؤلف لطف تجھ سے روشنی خورشید سے بو مشک سے٭ کچھ نئی باتین نہین ہین بلکہ ہو رسم قدیم٭ قسم ہفتم شکر مین اور وہ

عبارت ہی ذکر شکر گذاری وسپاسداری مکتوب الیہ سے سعادت احوال کاتب اور ازدیاد مناصب ورفعت مراتب اور
صحت وسلامت اور عافیت وکرامت وغیرہ پر کہ مکتوب سے جو مضمون مفہوم ہوا ہو طبقۂ اعلی کیواسطے جو کہ توقیع وقیع
اور منشور رفیع کے مضمون کرامت مشحون سے صورت انتظام مہام اور نفاذ اوامر واحکام نے آئینۂ ادراک مین ارتسام پایا
مراسم سپاس گزاری بپیش پہونچاتا ہی اور شکر جناب الٰہی بجالاتا ہی الحمد للہ حمداً دائماً ابداً والشکر علی کل حال طبقۂ اشرف
کیواسطے جو کہ صحیفۂ عالیشان معانی نشان کے مضامین صداقت قرین سے علو اعلام رفعت اور ترقی جاہ وحشمت کا
حال دریافت ہوا مخلص دعاگو صدق نیت سے سجدۂ شکر ادا کرتا ہی اخوانیات کیواسطے جو کہ مکتوب مرقوم سے معلوم
ہوا کہ اسباب دولت واقبال اور سامان حشمت واجلال موجود ہی اور اختر بخت یاور فرخندہ ومسعود ہی ریاض مسرت
کو رشحات حمد ربانی اور شکر سبحانی سے تازہ وسیراب اور سرسبز وشاداب کرتا ہی ای دبیر بےنظیر مخفی نہ رہے کہ جواب
مکتوب مین اظہار عجز بھی کاتب کی تعریف کامل ہی اور لازم ہی کہ بیان عجز مکتوب جوابی کے اول لکھا جائے
اور دعا پر اختصار کرکے جلد تر شرح احوال مین مشغول ہون اور یہ تصرف منشی کے ذہن سے علاقہ رکھتا ہی چنانچہ اسکی
مثال یہ ہی نثر قطرۂ سرگردان سے جواب دریائے گوہرفشان عین بےادبی ہی اور ذرۂ بےسروپا سے خطاب خورشید
عالم آرا کا محض بوالعجبی ہی نظم مؤلف کسی سے وحی کا ہرگز رقم جواب نہو ٭ کوئی جواب لکھے بھی تو باصواب نہو ٭
جبکہ تقریر دلپذیر شہزادۂ ذیجاہ عالم پناہ کی اسمقام تک پہونچی فرزانۂ روزگار نے ارشاد کیا کہ ای خرد پرور
کہانتک کلام کو طول دوگے اور کب تک سلسلۂ سخن کی رسی دراز کروگے بس بس اب حاضرین مجلس کی سمع خراشی
کا خیال کرو اور دیکھو کہ کس قدر وقت منقضی ہوچکا ہی خرد پرور نے سکوت اختیار کیا اور تمام حاضرین دربار
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای زمرۂ علما وای مجمع فضلا وای گروہ ادبا وای جمہور حکما میرا کلام ناتمام ایک
عجیب عالم محویت مین مثل امواج بحر زخار وتلاطم دریائے ناپیدا کنار جوش زن تھا کہ خدا جانے کس درجہ پر
پہونچتا اور تمھاری اوقات عزیز مین خلل انداز ہوتا مگر الحمد للہ کہ مین بہت جلد خبردار ہوگیا اور تمھارا وقت بھی
زیادہ ضائع نہ ہونے پایا سب نے عرض کی کہ ای رشک سحبان وای غیرت حسان ہم اسوقت کو اپنی عمر گرامی کا
نتیجہ تصور کرتے ہین اور اوقات عزیز کا خلاصہ جانتے ہین کہ جسوقت آپ کے فیض ہمکلامی سے خرد افروز اور
آپکے استماع تقریر سے بہرہ اندوز ہوتے ہین مؤلف تحریر کی تصویر ہی تقریر تمھاری ٭
اب ہم ہمہ تن گوش ہین یا ہمہ تن چشم ٭ بادشاہ عرش بارگاہ نے
فرزانۂ روزگار کو ہزار تحسین وآفرین خلعت
گرانبہا سے مشرف کیا اور دربار
برخاست ہوا

باب دہم موسوم بہ عقل اول

مؤلف

عالم مستی مین ہین مدہوش رند بادہ نوش ۔ فصل زور وشور ہی اور موسم جوش وخروش
ساقیا کیون دم چراتا ہی ذرا میدان مین آ ۔ چھپنے کی بات کیا ہی او نگار می فروش

جسوقت شہزادۂ خرد پرور ہمایون فر انجمن امتحان سے درس گاہ معلی شان مین رونق افزا ہوا طریقۂ مستمرہ کے موافق
فرزانۂ روزگار رعالی وقار کے روبرو بامید حصول تعلیم جلوہ فرما ہوا اُستاد فرخ نہاد نے زبان ہدایت بیان سے
ارشاد کیا کہ ای سعید کونین و ای وحید دارین اب تمنے علوم اعلیٰ اور فنون اشرف مین ضروری کارروائی کے لائق
دستگاہ ولیاقت پیدا کرلی ہی اور عنایت بے نہایت حضرت رب العزت سے کسی مقام پر بند نہ رہو گے یہ تمام باتین
تعلیم روحانی سے متعلق تھین اب تعلیم جسمانی سے بھی بہرہ اندوزی نشان نصرت و فیروزی ہی یاد رکھو کہ قوت و
توانائی ایک بڑی نعمت آلہی ہی جو انسان قوی و زورمند ہوتا ہی اُسکی ذات سے کارہاے سخت انجام پاتے
ہین اور مہمات عظیم انصرام قبول کرتے ہین اور جو کوئی ضعیف و ناتوان ہوگا اُس سے ہرگز محنت و مشقت اور زور
وقوت کے کام نہو سکینگے اسلیے کہ مرد ناتوان کو بار سر بھی وبال دوش ہوتا ہی پس بار مہمات کا کسطرح متحمل ہو سکیگا
اور کارہاے زور وقوت کو کسصورت سرانجام دیگا آلغرض سواری اسپ تیز رفتار اور ہنگامہ گیر ودار اور اعداے
دولت بیزوال سے معرکۂ جدال وقتال اور تمام کاروبار دنیا اور معاملات عقبیٰ زور و توانائی کے محتاج و حاجتمند
ہین علماے دین اور حکماے حکمت آئین نے کسب قوت کے لیے ورزش وریاضت کیطرف اشارت فرمائی
ہی ای خرد پرور مرد عاقل کو لازم ہی کہ سرانجام امورات دنیا اور انصرام مہمات عقبیٰ کے واسطے کسب قوت پر توجہ
مصروف رکھے اور مرد قوی کو مناسب ہی کہ زور و توانائی کے غرور سے عاجزون اور ناتوانونکا پنجہ نہ مروڑے
اور زور وظلم سے زیر دستون کو آزار نہ دے زیر دستونکو رنج پہونچانا اور ضعیفونکو آزار دینا شجاعونکا کام نہین
بلکہ نامردون کا شیوہ ہی اور شریفونکا طریقہ نہین بلکہ رذیلونکا پیشہ ہی وحوش وطیور مین سے بھی کسی ذی روح کی
ایذارسانی کہ جس سے آزار کا اندیشہ نہ ہو مردی و مردانگی سے بعید ہی بلکہ دشمن کیطرف سے بھی جب تک کچھ
ضرر نہ پہونچے نہ ستائین اور جب تک کہ نقصان کو مال سے دفع کر سکین جان کو خطر مین نہ ڈالین اور آبروریزی
کے مقام پر کہ جہان بیگناہ عزت جاتی ہو اگر جان کا دریغ نہ کرین تو جائز ہی کہ اہل عزت وحرمت ہرگز بے آبروئی
و بے حرمتی کی زندگی نہین گوارا کرتے چنانچہ یہ مثل مشہور ہی مثل جان کی خیر مال اور عزت کی خیر جان

بیان ورزش و ریاضت

اور بزرگون کا قول ہی **قول** ایک دن شیر ہو کر جیئے اور سو دن بھیڑ ہو کر نہ جیئے شجاع وہ ہی کہ سختی و مصیبت
اور غم و الم کے وقت خودکشی نہ کرے اور دیدہ و دانستہ اپنی جان عزیز کو معرض ہلاکت مین نہ ڈالے کہ اِس
موت کا نام حرام موت ہی کہ جسکے باعث بعدِ مرگ بھی انسان عذاب آخرت مین گرفتار ہوتا ہی مرد شجاع کا
نشان یہی ہی کہ تکلیف و صعوبت کی حالت مین ثابت و مستقل رہے اور بار شدائد و آلام کا متحمل ہو حکمائے
دانشمند کا قول ہی کہ ورزش سے رگ و پٹھے چست و درست ہوتے ہین اور محنت و ریاضت کے باعث
فضول بدن تحلیل ہوتا ہی اور غذا بہت جلد جزو بدن ہو جاتی ہی اور پارسائی کہ جسمین بہمہ وجوہ رضائے
آلہی ہی زورمندون کے لیے نہایت الزم ہی اسواسطے کہ شائقان زور ورزش ہرگز فسق و فجور کیطرف
میل و التفات نہین کرتے کہ اعمال قبیحۂ ان ورزش کو باطل اور قوائے حاصل کو ضعیف و کاہل کر دیتے
ہین **موسم ورزش** جاڑون کا موسم ورزش کے واسطے بہتر ہی کہ حرارت موسم کے نہ ہونے سے عمل
ورزش بوجہ احسن ادا ہو سکتا ہی جو لوگ ورزش کے مقید ہین وہ گرمیون مین بالکل موقوف تو نہین کرتے
مگر تقلیل ضرور عمل مین لاتے ہین **اہل ورزش کی غذا** دودھ اور یخنی اور بیضۂ مرغ اور کلہ گوسپند اور چنے

موسم ورزش [margin note; reading uncertain]

غذا [margin note]

پانی مین بھگو کر ورزش کے وقت بقدر خواہش انکو منہ مین رکھنا اور چبانا بہتر ہی اور خشک میوہ جیسے کہ
بادام اور پستہ اور اخروٹ اور کشمش وغیرہ مسمن بدن اور مقوی اعصاب ہی اور نان گندم اور گوشت حلوان بقدر
اشتہا کھانا اور ترشی سے احتیاط ضرور ہی **اکھاڑا** فن ورزش کیواسطے ایک جگہ مقرر کرکے اُسکا نام اکھاڑا
قرار دیتے ہین اُسکا یہ طریق ہی کہ ساڑھے تین گز مربع زمین کو ہاتھ بھر گہرا کھود کر اُسکے گرد ڈالتے ہین کہ زمین

اکھاڑا [margin note]

سے بالشت بھر احاطہ بلند ہو جائے پھر خاک چرب و لطیف اور پاکیزہ کو خوب باریک چھلنی مین چھان کر
اُس تمام زمین مربع مین اسقدر بچھاتے ہین کہ ایک بالشت سے کچھ زیادہ بھر جائے اسکے بعد دودھ
اور تِلی کا تیل گرم پانی مین ملا کر حتی الوسع اُسپر چھڑکتے ہین یہانتک کہ وہ خاک ان چیزون سے پروردہ ہو جائے
پھر اُس زمین مین کشتی و ورزش کرتے ہین اور ورزش کے وقت تھوڑی سی وہ مٹی بازوون اور بدن پر
ملتے ہین اِس مٹی کی یہ تاثیر ہی کہ جسم کو فربہ اور تر و تازہ کرتی ہی ورنہ خاک بالخاصیت خشک ہی مگر اِس خاک
پروردہ کے مزاج مین سے یبوست زائل ہو جاتی ہی اور اِس مٹی مین گرنے پڑنے اور لوٹنے سے نقصان نہین
پہونچتا بلکہ نفع حاصل ہوتا ہی اور ورزش کی بہت قسمین ہین چنانچہ **ڈنڈ** اور اُسکی بھی مختلف صورتین ہین یعنے

ڈنڈ [margin note]

بعضے لوگ ہاتھ زمین سے بلند اور پاؤن ہاتھون سے زمین پست مین رکھکر ڈنڈ کرتے ہین اس قسم کے
ڈنڈ سے اعضائے اسفل مین زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی اور اعضائے اعلیٰ مین کمتر لیکن بہتر و مقبول شکل ڈنڈ
کے واسطے جو حکیمون اور طبیبون اور کامل پہلوانون نے پسند کی ہی اور جس سے تمام اعضا اور رگ و پے

اور استخوان و مفاصل مین یکسان زور پہونچتا ہی وہ یہی ہی کہ ہموار و مسطح زمین پر ڈنڈ کرین ڈنڈ کا قاعدہ یہ ہی کہ دونون ہاتھون کو ایک دوسرے کے مقابل تین بالشت کشادہ اور دونون پیرونکو ہاتھونکی نسبت تھوڑا نزدیک اڑھائی بالشت کے فاصلے پر رکھین ہاتھون اور پیرون کے درمیان پانچ بالشت کا فاصلہ رکھکر ڈنڈ شروع کرین اور احتیاط شرط ہی کہ دست و پا اور دہن و گردن اور سر وغیرہ کو ڈنڈ کرنے کے وقت کج نہ کرین اپنی وضع اصلی پر رکھین کہ یہ امر اس فن کے آداب مین داخل ہی اور جب ڈنڈ کرین تو سر و سینہ کو آگے زیادہ تر کھینچین اور منہ بند رکھین اور سانس کو دیر دیر مین آہستگی و آسانی کے ساتھ سوراخ بینی سے باہر نکالین اور ابتدا مین زیادہ تر حبس نفس نہ کرین کہ اُس سے امراض پیدا ہوتے ہین اور بہتر ہی کہ ڈنڈ کرتے وقت کھانے کی کوئی لطیف چیز کہ مقوی و مسمن بدن ہو منہ مین بھر رکھین اِسلیے کہ اگر خالی دہن ورزش کرین تو کلہ کی خشکی لاحق ہوتی ہی اور آنکھون مین حلقہ پڑ جاتے ہین الحاصل اِس ترکیب سے روز اول پانچ ڈنڈ کرین اور پھر بقدر طاقت ہر روز زیادہ بڑھاتے جائین یہانتک کہ بتدریج سَو دوسو پانسو ہزار دو ہزار کی نوبت پہونچے اور اصلی قاعدہ اِسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ جسقدر ہوسکین اُس قدر ڈنڈ کرین اُسکے بعد ایستادہ ہوکر دم لین اور بازو اور کہنی اور کلائی کو مالش دین اور ٹہلتے جائین کہ دم درست ہو اور بدن کی گرمی کم پڑے بعد ازان پھر مشغول ہون اور ایک مرتبہ جس قدر ڈنڈ کرسکین کرتے جائین اور دل مین اُنکا شمار رکھنا مناسب ہی پھر بدستور اول کھڑے ہوکر دم راست کرین اور آرام لین ڈنڈ کا فائدہ یہ ہی کہ تمام اعضا اور رگ پٹھے اور استخوان و مفاصل کو طاقت و قوت حاصل ہوتی ہی اسکے سوا ڈنڈ کی مختلف صورتین اور بھی ہین چنانچہ شیر ڈنڈ اور چکر ڈنڈ اور ہنومان ڈنڈ وغیرہ اور ایک قسم ڈنڈ کی کہ جسکو ناگ ڈنڈ کہتے ہین سب مین زیادہ مشکل ہی اسکا یہ طریق ہی کہ چارپائی پر کچھ وزن اپنے جسم سے زیادہ رکھکر دونون پانوٗن اُسکی رسی مین پھنسا کر تمام بدن کو ڈنڈ کے طریق پر بڑھا دیتے ہین اور ہاتھ کا سہارا کسی چیز پر نہین دیتے فقط جس طرح سانپ لہراتا ہی اسیطرح صرف پنجون کے بل تمام بدن کو معلق لہرا کر سمیٹ لیتے ہین اور یہ نہایت سخت ڈنڈ ہی جب تک بدن کمال مشق اور پیچ حاصل نہین کرلیتا اُسوقت تک ناممکن ہی اور بعضے لوگ سینے پر زیادہ زور دینے کے واسطے ایک نالی کھود لیتے ہین اُسکے دونون کنارون پر ہاتھ رکھ کر ڈنڈ پیلتے ہین اور سینہ کو اِسقدر کھینچکر نیچے جھکاتے ہین کہ نالی کے اندر زمین دوز ہو جاتا ہی اور بعضے آدمی ہتھی پر ہاتھ جما کر ڈنڈ کیا کرتے ہین یہ ہتھیان ایک وزن دار لکڑی کی بنائی جاتی ہین چنانچہ اُن کی شکل یہ ہے۔

اور بل ڈنڈ اس کسرت کیواسطے ایک عمدہ آلہ ہی جسکے دونون جانب لکڑی کے تختے ہوتے ہین اور بیچ مین ایک لکڑی ایسی لگائی جاتی ہی کہ دونون طرف بالشت بھر کے سیدھے قبضے اور بیچ مین خمدار بل ہوتا ہی قبضون پر ہاتھ رکھتے ہین اور سینہ درمیان مین ہیتا ہی

بیٹھک کا بیان

بیٹھک اس سے پنڈلیان اور رانین پر قوت ہوتی ہین اس ورزش کا فائدہ کمر تک پہونچتا ہی بیٹھک کا قاعدہ یہ ہی کہ دونون پانون زمین پر برابر قائم کرکے سرو کی طرح سیدھے ایستادہ ہوکر کمال راستی سے کہ گردن اور سر اور پشت خم نہ ہو آدھے جلسے کے قریب زمین کے نزدیک بیٹھنے کا ارادہ کرکے پھر کھڑے ہو جائین اور دونون پانون ایک دفعہ اپنی جگہ سے پیچھے ہٹالین پھر دونون پانون یکبارگی اول جگہ پر لیجاکر نصف جلسے کے قریب نیچے ہوکر بدستور سابق پیچھے ہٹ جائین اور اسی طریق پر بہم متواتر سو دو سو بلکہ ہزار دو ہزار بیٹھک لگائین اگرچہ اسکے اور بھی چند مختلف طریقے ہین لیکن سب مین یہی طرز بہتر و پسندیدہ ہی

مور چال کا بیان

مور چال اس ورزش سے ہاتھ کے پنچے اور کلائیان اور بازو اور شانے اور گردن وغیرہ فربہ و تنومند ہوتے ہین اور سر و دماغ مین بھی قوت پہونچتی ہی اس کی یہ ترکیب ہی کہ دونون ہاتھ زمین پر برابر ٹیک کر اپنے جسم کا تمام وزن اُنپر سنبھالتے ہین پھر سارا جسم اُلٹ کر بالکل دونون پانون بلند کر دیتے ہین اور صرف ہاتھون کے بل کھڑے ہو کر اُسی طرح چلتے ہین ابتدا مین اس کی مشق کے لیئے پانون کو کسی دیوار وغیرہ کا سہارا ضرور ہی یہان تک اس ورزش کو کثر دم کہتے ہین اور جسم کو جس وقت ہاتھون پر اُٹھا لینے کی قوت بہم پہونچتی ہی تو پھر ہاتھون کے بل چلنا پھرنا شروع کرتے ہین اب اسکا نام مور چال ہی اور بدن کے توڑنے کے لیئے اُسی طرح پانون کو دوسری جانب خمیدہ کرکے زمین کے قریب لانے سے کمر مین لوچ اور لچک اور قوت پیدا ہوتی ہی چنانچہ دونون اندازون کی یہ صورت ہے

انداز کژدم

انداز مور چال

مگدر کا بیان

مگدر اِس کسرت سے ہاتھ اور بازو اور شانے اور گردن اور اجزاے سینہ تیار و توانا ہوتے ہین مگدر کے
ہاتھ دو طرح کے مشہور و معروف ہین ایک رُومالی دوسرے بغلی رومالی ہاتھونسے شانے تیار ہوتے ہین
اور بغلی سے بغلین اور مگدر ہلانے کے وقت بھی حبس دم کی رعایت ضرور ہی انکو بھی بتدریج زیادہ کرین
کہ ہزار دو ہزار کی نوبت پہونچے اور بیشتر ہلکے مگدر سے شروع کرکے بھاری مگدر کی مشق بڑھاتے جائین
اِن ہاتھون کے سوا چرخی کے ہاتھ اور چوکھے وغیرہ چند قسمین اور بھی ہین اور بعضے مشاق مگدر دن
مین سلاخہاے آہنین لگاتے ہین اور اُن خاردار گران وزن مگدرونکو نہایت خوبصورتی کے ساتھ جسم سے
بالکل علیحدہ ہلاتے ہین اور صنعت گری سے اپنا تمام بدن بچاتے ہین چنانچہ مگدر کی یہ صورت ہی

نقشۂ مگدر

ورزش لیزم

لیزم اس ورزش سے نصف اعضاے اعلی کو یعنے کمر سے سر تک قوت حاصل ہوتی ہی اُستادون نے اسکی ورزش بھی انواع مختلف اور اوضاع گوناگون پر اختراع کی ہی بعضے اس ورزش مین لیزم کی آواز سے کلمۂ طیب ادا کرتے ہین اور بعضے تمام اعضا کو جداگانہ طریق پر کمان لیزم سے باہر نکالتے ہین اور عجیب و غریب صنعتین ظاہر کرتے ہین لیزم ہلانے سے فوراً جسم پر موزونیت کا اثر پیدا ہو جاتا ہی اور بدن مین جامہ زیبی کی صفت آجاتی ہے لیزم کی صورت یہ ہی

لیزم

پنجہ

زور آزمائی کیواسطے چند قسمین اور بھی ہین چنانچہ پنجہ اور کلائی وغیرہ پنجہ یہ ہی کہ حریف کے داہنے ہاتھ کی انگلیون مین اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیان ڈالکر خوب گانٹھ لیتے ہین اور اپنی چھنگلی کیطرف زور کرکے انگوٹھے کی طرف سے ہاتھ کو گردش دینی شروع کرتے ہین اسکے واسطے بھی بہت کچھ داؤ پیچ مقرر ہین مگر اصل اصول یہ ہی کہ بیشتر حریف کی طاقت سنبھالنے کا قصد کرے اور خود زور نہ کر بیٹھے جبکہ حریف کی طاقت پوری ہو چکے تو اُسوقت اپنا زور کر گذرے اور اُسکے پیچون مین سے عمدہ پیچ قینچی ہی یعنے حریف جس وقت زور کرکے پنجے کو ریلنا شروع کرے تو خود بھی آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ ہٹاتے جائین جب وہ سمجھے کہ اب مین نے ہاتھ دبا لیا ہی اور خوب ریلے تو اُسوقت یکبارگی جھٹکا دیکر اپنے سامنے کھینچ لائین اور اُسکے ہاتھ کو بے قابو کرکے پنجہ مروڑ دین اور جس دم وہ قینچی کرنے کیواسطے ہاتھ کھینچنے کا ارادہ کرے تو خود اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے دفعۃً موقع پاکر قینچی کر جائین اور بعضے لوگ بائین ہاتھ سے بھی پنجہ کرتے ہین اکثر اوقات انگلیون کا ضرر ہو جایا کرتا ہے

کلائی

کلائی کا زور بھی علیٰ ہذا القیاس کچھ عمدہ زور نہین اسکا یہ طریق ہی کہ جب حریف کلائی کی گرفت کرتا ہی تو اُس وقت اپنے ہاتھ کی گادی سے اُسکی کلائی کو اُتار کر اپنی کلائی چڑھاتے ہین اور اسکے واسطے بہت کچھ گاو زوری کرتے ہین لیکن اکثر دیکھا ہی کہ جو شخص پنجہ یا کلائی کا ربط زیادہ رکھتے ہین تو اُنکے جسم کی تمام قوت اُنکے ہاتھ مین آجاتی ہی اور جسم کمزور ہو جاتا ہی

نال ایک بھاری تپھر بیچ مین سے خالی ہوتا ہو اور درمیان مین گرفت کیواسطے ایک قبضہ رکھتے ہین اُسکو پکڑ کر ہاتھ سے اُٹھاتے ہین اور سر سے بلند کرکے سیدھا تان دیتے ہین اِس ورزش سے دست و بازو مین قوت زیادہ ہوتی ہو

کشتی ایک عمدہ فن ہو اِسکے تین سو ساٹھ بند فاخرہ منتخب ہین مگر اِسکا اصل اصول ایک قاعدہ عجیب و غریب ہو یعنی جب حریف سے کشتی ہونے لگے تو اُسکے بند مین آنکر زور نہ کرین بلکہ سُست بنکر اپنے آپ کو دیدہ و دانستہ حریف کے حوالہ کر دین یہانتک کہ حریف نزدیک آجاے اور جسوقت حریف کا زور تمام ہو چکے اُسوقت اپنا پیچ حریف پر قائم کرکے اُسکو پچھاڑین اور حریف اگر قوی تر ہو تو اُسکو بھی اِسی تدبیر سے مغلوب کر سکتے ہین

سیف بازی کا بیان

سیف بازی نہایت برگزیدہ اور ستودہ فن ہی اس فن مین جسقدر دقیقے اور کنہیات ہین اُسکا بیان دشوار
ہی اگر اس فن کے کامل سے ایسے سو آدمی جو اُس فن سے بیخبر ہون تیغ و خنجر اور تیر و کمان اور گرز و سنان
سے اُسپر حملہ کرین توکسی صورت غالب نہین ہوسکتے اور جس کسی پر حملہ آور ہو تو قدرت رکھتا ہی کہ مقتول
و مجروح کرے لیکن بندوق سے عاجز ہی اسلیے کہ دور سے اُسکا کام تمام کردیتی ہی ای خرد پرور اس فن
گرامی کا اصل اصول چار باتین ہین اول چالشگری کہ جسکو سیف باز یعنی پھکیت اپنی اصطلاح مین پیترا
کہتے ہین دوم قواعد چالشگری کہ جسکو اُنکو محاورہ مین دھج کہتے ہین سوم حریف کی ضربون کا بچاؤ کہ
جسکو روک کہتے ہین چہارم حریف کو مارنے کا طریقہ کہ جسکو ہنرمندون کی اصطلاح مین داؤ کہتے ہین
اسکے سوا اور بھی کچھ اصطلاحین مقرر ہین مگر فن سیف کی بیخ و بنیاد انھین چار قاعدون پر مبنی ہی پہلے

پیترا

پیترا اور اسکے واسطے زمین وسیع و فراخ چاہیے کہ جاے تنگ مین پیترے چلنا دشوار ہی پس جبکہ
حریف مقابل ہو تو ہنرمند کو لازم ہی کہ اپنی آنکھ اُسکی آنکھ سے لڑائے اور حریف سے غافل پلک نہ
مارے اسلیے کہ غفلت و بیخبری سے چشم زدن مین اپنا کام پورا کرلیتا ہی اور پیترا چلنے والا ایک مقام پر
ٹھہرا نہ رہے بلکہ برق کیطرح تیزی اور چستی سے ایکمقام سے دوسرے مقام پر جست کرتا رہے اور تمام ہوش
و حواس اس بات پر مصروف رکھے کہ ضرب حریف سے خود محفوظ رہے اور اپنی ضرب ہر طرح حریف پر لگائے
اور ایک بڑا نکتہ یہ ہی کہ چالشگری کا ہنر مرد توانا سے بوجہ احسن ظہور مین آتا ہی اور مرد ناتوان و ضعیف
البنیان سے ہرگز پیترے بخوبی ادا نہین ہوسکتے اسواسطے انسان کو مناسب ہی کہ پیشتر مشق و ورزش سے
قواے جسمانی کی تقویت حاصل کرکے فنون سپہ گری کی جانب متوجہ ہو دوسرے دھج اور پیترون کی دھج

دھج ہنوتی

بہت قسم ہی چنانچہ دھج ہنوتی اسکا یہ قاعدہ ہی کہ داہنے ہاتھ مین شمشیر اور بائین ہاتھ مین سپر لیکر جست
کرکے حریف سے مقابل ہو اور زانو کشادہ و خمیدہ رکھے اور سیف و سپر کے دونون ہاتھون کو دونون
جانب دراز کرکے کبھی سیف کو ایستادہ رکھے کبھی قبضہ سیف کو پیچیدہ رکھے کہ سیف کا سرا زمین پر لگے
اور کبھی قبضہ سر پر پہونچے اور اسیطرح سپر کی گدی کو بھی حرکت دیتا رہے سر و گردن اور چشم ہر طرف
پھرتی رہے اور پیترے بدلتا ہوا اسیطور پر داہنے بائین اور آگے پیچھے جائے اور اپنا جسم اسقدر سمیٹے
کہ سیف و سپر کی پناہ مین حریف پر چوٹ لگائے اور حریف حملہ کرے تو پیترے کے قاعدے سے ضرب حریف
خالی دے اور حریف کی چوٹ سے جست کرکے پیترے کے ساتھ دور ہٹ جائے یہ طریقہ نوجوانون

امر دھج

اور زور مندون سے بہتر ادا ہوتا ہی اور پیران سالخوردہ سے متعذر ہی امر دھج اسکا یہ طریق ہی کہ پنجون
کے بل قائم ہو کر دونون قدم آگے پیچھے برابر زمین پر رکھے اور کمر کو خمیدہ کرکے سیف و سپر کے دونون

ہاتھون کو سکمر برابر دراز رکھے اور حریف پر متواتر چوٹین لگائے اور جب حریف حملہ کرے تو جست کرکے اسکا وار خالی دے گا۔ چوکھ ونج اسکا یہ دستور ہی کہ سیف وسپر کے دونون ہاتھ برابر اور کشادہ ہون اور گردن کو حریف کی طرف خم دیکر شمشیر وسپر کے ہاتھون کو گردش دیتا ہوا اپنی ضربین حریف پر لگائے اور حریف کی ضربین خالی دے چور ونج اسکا یہ انداز ہی کہ جسوقت میدان مین حریف سے مقابلہ ہو تو جسم اپنے اختیار مین رکھے اور قابو کے ساتھ کبھی قدم آگے بڑھائے اور کبھی پیچھے ہٹائے اور اپنا تمام بدن چست درست کرکے سیف وسپر کے دونون ہاتھ سینے کے مقابل دراز کرکے پیترا چلے اور حریف پر ضرب لگاکر بجلی کی طرح جست کرکے ضرب حریف سے علیحدہ ہو جائے ونج علیحدہ اور یہ ونج سب مین بہتر ہی اس ونج مین سب سے زیادہ عجیب وغریب یہ بات ہی کہ اس وضع مین پیترا چلنے والے کے تمام جسم سے لفظ علی نمایان ہوتا ہی اسکا یہ طریق ہی کہ رو بقبلہ ایستادہ ہوکر بایان پانون اسطور پر رکھے کہ ایڑی شمال کی طرف اور پنجہ جنوب کی طرف رہے اور داہنا پانون مغرب کیطرف اس طرز پر رکھین کہ اسکی ایڑی بائین پانون کے ٹخنے سے مقابل ہو پشت مشرق کیطرف رہے اور دونون پیرون مین نو یا دس گرہ کا فاصلہ ہو اور دست راست کہ جس مین سیف ہوتی ہی داہنی طرف سینے سے ایک بالشت آگے رکھے اور کلائی کو بائین طرف تھوڑا سا خم دے کر سیف کو ہاتھ مین منحرف قائم کرے اور پہلوے راست کیطرف سے حریف سے آنکھ لڑتی رہے اور کلائی کو ملائم کرکے جانب بائین ذرا سا پیچ دے اور دست چپ کہ جسمین سپر ہوتی ہی اسکو سیدھا لٹکا کر اس طرح حرکت دے کہ کبھی سپر کو سامنے لائے کبھی پیٹھ کے پیچھے لے جائے اور دونون زانو خمیدہ رکھے اور پاے چپ پر تمام جسم کا وزن دیکر پاے راست کو سبک رکھے اور چشم کو چشم حریف سے چار کرکے نہایت زور وقوت سے حریف پر ضرب لگائے اور پاے چپ کو اسقدر محکم رکھے کہ میخ کی طرح اپنے مقام پر قائم رہے اور مطلق جنبش نہ کرے اور پاے راست کو نرم رکھے کہ حریف پر حملہ کرنے کے وقت آگے بڑھ جائے اور حریف کی چوٹ روکنے کے وقت پلے چپ کے برابر آجائے جبکہ ہنرمند اس ونج سے ایستادہ ہوتا ہی تو اسکی شکل وصورت سے لفظ علی نظر آتا ہی یعنی اسکا سر عین کی جگہ اور جس ہاتھ مین سیف ہی وہ لام کے موافق اور پنجہ کا دھڑ یاے معکوس کے طور پر ظاہر ہوتا ہی سوم قوانین ضرب کہ جسکو داؤ کہتے ہین ای خردپرور اصل مین داؤ چھ ہین طمانچہ باہرہ کرٹک پالٹ سرتول طمانچہ وہ ہی کہ داہنی طرف سے اعضاے اعلیٰ پر لگائین اور باہرہ بائین طرف سے اعضاے اعلیٰ پر لگائین اور کرٹک وہ ہی کہ داہنی طرف اعضاے اسفل مین اور پالٹ بائین طرف سے اعضاے اسفل مین لگائین اور سر وہ ہی کہ سر پر لگائین

چوکھ ونج

چور ونج

ونج علیحدہ

داؤ کا بیان

داؤ کی روک کا بیان

اور ہول وہ ہی کہ نیزہ کی طرح سیدھی سینہ اور شکم پر لگائین یہ چھ ہاتھ اصل ہین اور باقی فرع بکثرت
اور اُستادون نے داہنے بائین چوٹون مین سر سے پانون تک اُنچاس داؤ نکالے ہین اور یہ چھ
بھی اُس مین داخل ہین ان چھ کے سوا تینتالیس داؤ ہین چہارم قواعد حفظ یعنی روک ابھی
ہمنے جو بیان کیا کہ اُنچاس داؤ مین چھ داؤ اصل ہین یعنے طمانچہ باہرہ کرڈک پالٹ سر ہول اب اِن
چھ داؤ کی روک بھی کہ تمام روکون کی اصل ہی یاد رکھنی چاہیئے جب حریف طمانچہ پر سیف لگائے تو
اُسکے روکنے کا یہ قاعدہ ہی کہ فی الفور پائے راست کو پائے چپ سے متصل کرکے قبضہ سیف و سپر
کو طمانچہ کے قریب لائے کہ حریف کی چوٹ سپر پر پڑے اور پہلوے چپ سے حریف کی آنکھ مین
آنکھ ڈالے رہے اور حریف باہرہ لگائے یعنی بائین طرف کا طمانچہ تو اُسکو بھی اسیطرح روکے اور اگر
حریف کرڈک لگائے اور جاے وسیع ہو تو برق کی طرح چمک کر پیچھے ہٹ جاے ورنہ سیف کو کرڈک
کے مقابل زمین پر قائم کرے اور پانون اُٹھا کر پیچھے ہٹالے تاکہ ضرب حریف سیف پر پڑے اور حریف
پالٹ لگائے یعنی بائین طرف کی کرڈک تو اُسکو بھی داہنے کرڈک کیطرح روکے اور حریف سر مارے یعنی سر پر
چوٹ لگائے تو فی الفور پاے راست کو اُٹھا کر پاے چپ کے پاس لائے اور سیف کو داہنے کاندھے پر
رکھ کر سپر کو سر پر لائے اور کمر اور دونون زانو خمیدہ کرکے اپنی آنکھ حریف کی آنکھ پر جما کر ضرب حریف کو سپر
پر لے اور حریف ہول مارے تو اُسکی دو صورتین ہین اگر اعضاے اعلی کی طرف ہی تو فی الفور
زمین پر بیٹھکر سیف و سپر سے ضرب حریف کو رد کرے اور جو حریف سینہ و شکم پر ہول مارے تو لازم ہی
کہ پیترا بدل کر بازو پر جا کھڑا ہو کہ حریف کی ہول خالی جاے آئی خرد پر و رتی الجملہ فن سیف بازی
مین چستی و چالاکی اور قوت اعضا اور جولانی ہوش و حواس اور تیزی چشم کہ آنکھ کی پتلی ہر طرف
نگران ہو نہایت لازم و ضروری ہین اور اصل مطلب اس ہنر کا یہی ہی کہ حریف کی ضرب خالی دے
یا سپر پر لے اور اپنی ضرب جسم حریف پر پہونچائے اور اُسکا کام تمام کرے وعلیٰ ہذا القیاس تینتالیس

قبضہ سیف کی گرفت

داؤ کی روکونکا بھی جداگانہ قاعدہ ہی قبضہ سیف کی گرفت اس طریق پر ہی کہ قبضہ جس کو
زبان ہندی مین پتلی کہتے ہین پانچ اُنگلیون سے پکڑ کر اُنگلیون کا سرا ہتھیلی سے چسپان رکھین
اور نر انگشت کو سبابہ پر رکھ کر اس قدر زور و قوت سے قبضہ پکڑین کہ جنبش ممکن نہ ہو اسلیئے کہ اگر
قبضہ ہاتھ مین سست ہوتا ہی تو ہتھیلی کو صدمہ پہونچتا ہی اور بسا اوقات ضرب کے وقت سیف بھی
ہاتھ سے گر پڑتی ہی اور سبابہ کے بیچ کا جوڑ سیف کی دھار سے مقابل رہے کہ درست اور سیدھی چوٹ پڑے
اگرچہ ہمنے اس فن کی چار اصطلاحین تمکو سکھلائی ہین یعنی پیترا اور دھج اور داؤ اور روک مگر اب

اور سنو کہ اُنکی اصطلاح مین فن سیف دو قسم پر مشہور و معروف ہی اول ایکنگ دوم دوانگ ایکنگ وہ
ہی کہ ہنرور بغیر سپر کے تنہا سیف سے جنگ کرے اور حریف کی چوٹ اپنی سیف پر روکے اور دوانگ وہ
ہی کہ شمشیر و سپر دونون سے جنگ کرے مگر اس فن کے کمال والونکا یہ قول ہی کہ ایکنگ سے یہ مراد ہی کہ پیادہ
جنگ کرے اور دوانگ سے یہ مطلب ہی کہ سوار ہوکر لڑائی مین مصروف ہو اسواسطے کہ انگ زبان اہل ہند مین جسم کو
کہتے ہین پس ایکنگ پیادے کے جسم واحد سے اور دوانگ سوار و اسپ دونونکے جسم سے مقصود ہی اور گھائی اس سے
عبارت ہی کہ وہ چھ چوٹین جو اصول ہین اُنکو علی الترتیب لگائین چنانچہ اول طمانچہ پھر باہرہ اور اُسکے بعد کڑک اور پالٹ
پھر سر اور ہول اِن سب ضربون کو ترتیب وار گھائی کہتے ہین اور ٹھاٹ شان و انداز اور دھج سے عبارت ہی

ای خرد پرور استادان کامل نے چھوٹے ہتھیارون سے بچنے کیواسطے جیسے کہ خنجر اور چھری وغیرہ ہین ایک
فن ایجاد کیا ہی اُسکو بانک کہتے ہین بانک بھی فن عجیب و غریب ہی اس فن والا بغیر بندوق کے کسی ہتھیار سے
زخمی نہین ہوسکتا یہانتک کہ تیر و کمان کو بھی اپنی صنعت و ہنر سے رد کرتا ہی اور شمشیر و خنجر اور سنان و سنگ
فلاخن وغیرہ کو بآسانی بچاکر محفوظ رہ سکتا ہی بانک باز اگرچہ مرد منحنی ہو اور حریف اس فن سے بے خبر ہر چند
کہ قوت بازو مین رستم ثانی ہو مگر جس وقت بانک والے کے پیچ مین آجاتا ہی تو بعینہ یہ حال ہوتا ہی
جیسے چوہا بلی کے پنجے مین اسیر ہوگیا بانک کے پیچ تمام و کمال پچاس ہین اُن مین چار گھائیان اور بائیس
پیچ داہنی طرف کے اور تیرہ پیچ بائین طرف کے اور آٹھ پیچ سامنے کے اور تین پیچ مختلف ہین رن سنگار
اور معرکہ آرا اور تمام ہرن اور نواب پسند یہ چار گھائیان ہین اور داہنی طرف کے بائیس پیچ یہ ہین

کانٹا بیٹھک آڑی اندر اچھیکا پنجہ پھندا کانٹا پلٹا زانو اچنا جھکا آرنا اوچھال دو دھارا دشمن کش نماز بند بال سانگرا مشکبند سیدھا مشکبند اُلٹا جگھٹ تسما چھلا وا اور بائین طرف کے تیرہ پیچ یہ ہین جوڑ نگا ہڑا فتح پیچ تھپکی بغلی بجلی پھانسی آرنا اوچھال سیدھا ارنا اچھال اُلٹا صراحی کشش دو پیچیہ گلجندرا ہتھکوڑا اور سامنے کے آٹھ پیچ یہ ہین شیر زدوست بند کہنی توڑ اسپینا دھوبی پاٹا سینا چکر سلطانی اور مختلف تین پیچ یہ ہین کمری دستی کھڑے کا پیچ اور بانک والون کی اصطلاح مین حریف کے پیچ کو رد کرنے کے واسطے سات باتین مقرر ہین ایک بگاڑ دوسرے بیٹ تیسرے اڑکا چوتھے توڑ پانچوین جوڑ چھٹے بند ساتوین پربند بگاڑ اُسکو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اپنے دونون ہاتھون مین خم دیکر بیٹھے کوئی پیچ نہ ہوسکیگا بیٹ اُسکو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اُسکا ہاتھ چھوڑ دے پیچ کی اصل ہی جاتی رہے گی اڑکا اُسکو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اپنا پیر یا ہاتھ بڑھا کر اس طرح پیچ مین حائل کردے کہ اُسکا پیچ نہ ہوسکے توڑ اُسکو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اُسکے پیچ کے درمیان مین اُسکا دفعیہ کرجائے جوڑ اُسکو کہتے ہین کہ آپ پیچ کرے اور حریف توڑ کرے تو یہ پھر اُسپر کوئی پیچ کرجائے بند اُسکو کہتے ہین کہ حریف پیچ کرے اور یہ توڑ کرے وہ اُسپر جوڑ کرے تو یہ پھر اُسپر کچھ کرجاے پربند اُسکو کہتے ہین کہ آپ پیچ کرے اور حریف توڑ کرے یہ اُسپر جوڑ کرے وہ اُسپر بند کرے تو یہ پھر اُسپر کوئی بات کرجائے اور بانک کی ایک قسم پیل بانک ہی چنانچہ اُس کا ایک ایک پیچ سلسلہ وار پچاس پچاس پیچون پر ختم ہوتا ہی اور اِسکے علاوہ چھوٹ کے لچھے ہین یعنی اگر کوئی شخص چوٹین جھکا کر حربہ کرے تو اُسکو رد کرین یا خود حریف پر چوٹ جھکا کر لگائین اور خود اُسکی ضرب سے بچین چھوٹ کے اصول یہ ہین کہ اول جب حریف سامنے بیٹھکر چوٹین جھکائے اور اُس جھکنے مین اپنا داہنا ہاتھ اوپر کو تانے تو یہ جانے کہ چوٹ بھری ماریگا اگر مارے تو یہ خالی دے دوم جسوقت حریف سامنے بیٹھکر چوٹین جھکائے اور اپنا داہنا ہاتھ بغل کیطرف لاکر تانے تو یہ جانے کہ چوٹ بھری ماریگا اگر مارے تو خالی دے یہی دو طرح بھری چوٹ مارنے کی ہین سوم جسوقت کہ حریف کو دیکھے کہ بہت چالاک لڑتا ہی تو یہ اُسکو چلنے دے جب وہ خوب تھک جائے تب اسکو مارے چہارم جسوقت حریف بہت جھکا کر چوٹین مارے تو یہ اُس سے دو چند جھکے جب اُسکو ماریگا پنجم جسوقت سامنے حریف کے بیٹھے اور وہ چوٹ تان کے اسکو مارے تو یہ اُس سے بچے کیونکہ چوٹ بھری ہی اگر جائیگا تو مار کھائیگا اور جبکہ اُسکا ہاتھ کھینچے تو لازم ہی کہ جلد اُسکے کھینچے ہوئے ہاتھ پر اپنی چوٹ مارے کوتاہی نہ کرے چوٹ بھری کہ جب تان کر چوٹ مارے تو خالی

نہین جاتی اور بہت زبردست پڑتی ہی **ششم** جس وقت کہ سامنے حریف کے بیٹھے اور دیکھے کہ اُس کی چوٹ اپنے اوپر پڑتی ہے اور اپنی اُسپر نہین پڑتی تو یہ اکوائی بیٹھکر چوٹ مارے اُسپر چوٹ پڑ جائے گی **اکوائی** اسکو کہتے ہین کہ حریف کے سامنے ترچھا ہوجائے اور اپنی چھری کے اندار بدن کو چھپالے چنانچہ بانک کا یہ انداز ہے۔

فن بانک بازی اور سیف بازی کے کاملون نے پٹہ بازی کا ہنر فیل سے اختراع کیا ہی یعنے جس طرح ہاتھی اپنی سونڈ کو داہنے بائین اور سامنے اور سر پر گردش دیتا ہی اسی طرح خرطوم فیل کے قاعدے پر پٹہ باز بھی پٹے کو یمین و یسار گھوماتا ہی کہ حریف اُس پر قابو حاصل نہ کرسکے اور نہ اُس کے درپے نہ ہو فنِ پٹہ بازی کا یہ کمال ہے کہ اُس کا کمال والا ہزارون آدمیون کی صف کو جو سیف بازی اور بانک بازی اور پٹہ بازی کے قوانین و قواعد سے بے خبر ہون شکست دے کر معرکہ سے جان سلامت بچا لیتا ہے اور ایک پیترا نہایت ہیبت ناک ہے کہ جس کے دیکھنے سے حریف پر ایک عالم خوف طاری ہوتا ہے اُسکو جلادی پیترا کہتے ہین یہ وار کبھی خطا نہین کرتا اور ایک ہی ضرب مین گردن علیحدہ ہو جاتی ہے چنانچہ جس وقت بارگاہ سلاطین مین کسی کے قتل کا حکم نافذ جلاد کو دیا جاتا ہے تو اُس وقت گنہگار واجب القتل کو دو زانو بٹھا کر ایک ہی ضرب سیف مین جلاد سر اُڑا دیتا ہی

تصویر جلّاد ومقتول

فن بنوٹ کا بیان

ای خرد پرور فنون سپہگری مین ظفر پھینک بن آوٹ نہایت شریف ومعززاور سب
فنون مین بمنزلۂ بادشاہ ذی جاہ کے قدر ومنزلت رکھتا ہی اسکے پیترے کو پولہ کہتے ہین اِس فن
گرامی کے ذریعے سے انسان رومال سے تلوار چھین لیتا ہی بلکہ رومال کو ہتھیار جانتا ہی اور خالی ہاتھ
شمشیر چھین لیتا ہی اور راہل بنوٹ نے ہزار آدمیون مین سے جان سلامت بچا لینے کے واسطے
ایک نئی دھج نکالی ہی اُسکو اپنی اصطلاح مین فرہنگ کہتے ہین اسکا یہ انداز ہی کہ صاحب فن

بنوٹ اپنے دونون ہاتھون مین سیف لیکر اپنے ہاتھ سینے کے سامنے اور دوسرا پشت کے پیچھے اور دونون قدم پس وپیش رکھکر میدان شجاعت مین عجب شان وشوکت سے ایستادہ ہوتا ہی اور تلوار دونکو شعلہ جوالہ کیطرح گردش دیکر نہایت چستی وچالاکی کے ساتھ دونون ہاتھون سے چھ چھ ہاتھ برابر جمکا تا ہوا بجلی کیطرح پہلے چلتا ہی اسکی ہیبت ورعب سے کسی کی ہمت نہین پڑتی کہ مقابل ہوسکے اور اُسکے ہمراہ جنگ کی تاب لائے چنانچہ اسکا یہ انداز ہی

ای خرد پرور یہانتک اُن ہتھیارون کا ذکر تھا کہ جو دوبدو مقابلہ پر کار آمد ہین اب اُنکا حال بھی معلوم کرنا ضرور ہی کہ جو دُور سے حریف کی خبر لیتے ہین غلیل اہل ہند کے محاورہ مین بانس کی ایک کمان ہوتی ہی اور شست کے مقام پر دو چلّے باندھے جاتے ہین غلیل کی مشق کا یہ قاعدہ ہی کہ اول نرم غلیل سے شروع کرکے آہستہ آہستہ سخت غلیل اختیار کرین اور سختی کی انتہا یہ ہی کہ غلیل انداز کی قوت سے نصف ہو اور تیراندازی سے غلیل اندازی آسان ہی نرم غلیل کے واسطے نرم غلولہ کمھار کے چاک کی مٹی سے بناتے ہین اور سخت غلیل کے واسطے غلولہ بھی سخت وگران وزن چاہیے غلولہ بنانے کی ترکیب عمدہ یہ ہی کہ لوہے کا میل جو لوہارون کی دُکان مین بہت پڑا ہوا ملتا ہی لاکر لوہے کے ہاون دستہ مین خوب باریک کرکے کپڑے مین چھان لین اور اسمین سے ایک حصہ لے کر دو حصے کمھار کی مٹی اور تھوڑی سی

روئی باہم مخلوط کرکے ببول کے گوند کے پانی مین تین دن صبح سے شام تک ایرن پر ہتوڑے سے کوٹین جب خوب یکذات ہو جائے تو غلولہ بناکر آفتاب مین خشک کرلین یہ غلولہ مشاق کامل کے ہاتھ سے لوہے کا توا اور سر دشمن کی استخوان کو شکستہ کرتا ہے چنانچہ غلیل اور غلولہ کی یہ صورت ہی۔

غلولہ
غلیل
غلولہ

تیر و کمان کا بیان

تیر و کمان بھی بندوق کی طرح عمدہ ہتھیار ہی مگر برسون کباده کشی کی مشق کرے کہ دست و بازو مین قوت پیدا ہو پھر مدتون خاک تودہ پر تیر لگائے کہ کمال مشق و ربط کے سبب تیر ہدف مراد پر پہونچے اور نشانہ بے خطا ہو مگر ہم اسکا طریقہ اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ بہت جلد تمکو دستگاہ کامل حاصل ہو جائے ای خردپرور قبضۂ کمان کی گرفت چار طریق پر ہی اول گردمشت دوم چنگل باز سوم بہرام مشت چہارم شیر دہان گردمشت کا یہ انداز ہی کہ قبضہ کمان کو بائین ہاتھ کی مٹھی مین مضبوط پکڑین اسطرح کہ چارون انگلیان باہم متصل اور ملحق رہین اور نر انگشت کو سبابہ کے اوپر رکھین اور ہاتھ کو کاندھے سے مٹھی تک تیر کی طرح سیدھا قائم کرین کہ کسی جگہ خم نہ رہے چنگل باز کا یہ طریق ہی کہ قبضۂ کمان کو فقط تین انگلیون سے گرفت کرین یعنے ابہام اور وسطیٰ اور بنصر سے اور کف دست قبضۂ کمان سے علیحدہ رہے بہرام مشت کا یہ طریق ہی کہ قبضۂ کمان کو انھین تین انگلیون سے مضبوط تھام کر ہاتھ کو تیر کیطرح سیدھا رکھین مگر کلائی کو تھوڑا سا نیچے کی طرف قبضۂ کمان کی جانب خمیدہ رکھین شیر دہان یہ طریق ہی کہ اسکی گرفت بعینہ بہرام مشت کے مانند ہی مگر اسیقدر فرق ہی کہ بہرام مشت مین کلائی خمیدہ رہتی ہی اور شیر دہان مین برابر رکھتے ہین اور اصل یہ ہی کہ گردمشت کے سوا قبضۂ کمان کی تینون طرح کی گرفت مین تمکو قاعدہ کلیہ یہی سمجھنا چاہیئے کہ تینون انگلیونکو جو سبابہ اور وسطیٰ اور بنصر ہے مراد ہی سست نہ چھوڑین یعنے زور انھین تین انگلیون پر رہے اور شست کمان اور سوفار تیر کے واسطے گرفت کے دو قاعدہ ہین اول سبابہ و ابہام سے دوم سبابہ و وسطیٰ سے اول قاعدہ پر سبابہ و ابہام کو چست رکھنا لازم ہی کہ ان دو انگلیون سے خوب گرفت ہو سکتی ہے مگر اس صورت مین اکثر اوقات ناتجربہ کار سے تیر خودبخود نکل جاتا ہے لہذا دوسرے قاعدے پر تیر کو اس طرح رکھتے ہین کہ سبابہ و وسطیٰ کو خمیدہ کرکے چلے کے اندر ڈالتے ہین

گرفت قبضۂ کمان

طریق مشق تیراندازی

اور سوفار کو شست پر رکھکر دونون اُنگلیون کے بیچ مین جوڑ پر سے خوب گرفت کرتے ہین آلغرض کمان کی گرفت مین بائین ہاتھ کی پانچ اُنگلیون مین سے تین چُست اور دو سُست اور شست وسوفار کی گرفت مین داہنے ہاتھ کی اُنگلیون مین سے دو چُست اور تین سُست مناسب ہین اور تیراندازی کی مشق کا طریقہ یہ ہی کہ اول نہایت نرم اور کمال ملائم کباده حاصل کرین چنانچہ اُستادون نے مبالغہ کیا ہی کہ نوآموزون کے واسطے کمان اس قدر نرم ہو کہ اُسکی شست پر مکھی بیٹھے تو لچکنے لگے اس سے یہ مطلب ہی کہ کمان جتنی نرم ہوگی نوآموز کو اُسکی کشش مین بھی اُسی درجہ آسانی ہوگی جب کہ اس قسم کا کباده بہم پہونچے تو ہمنے جو چار قسمین گرفت کی بیان کی ہین اُن مین سے ایک قسم اختیار کرکے شست کو بھی اُسی انداز سے پکڑکے کمال نرمی و درستی سے آہستہ آہستہ شست کو کان کی لو تک کھینچین اور اُسی طور پر آہستہ آہستہ شست کو پھر کمان تک لیجائین کہ وہ اپنے مقام پر بدستور قدیم آجائے اس کشش کی آمد ورفت کو تیراندازون کی اصطلاح مین ایک قلابہ کہتے ہین پس اول روز پانچ قلابہ سے زیادہ نہ کھینچین اور دوسرے روز ایک قلابہ زیادہ کرین اسیطرح ہر روز ایک ایک بڑھاتے جائین کہ سو تک نوبت پہونچے پھر ہر روز پانچ قلابے اضافہ کرین جبکہ ہزار قلابہ کی نوبت پہونچے تو پھر اُس کباده کو چھوڑکر اُس سے کچھ زیادہ سخت کباده اختیار کرین اور اُس کباده سے ہزار تک مشق بہم پہونچائین اسیطرح جس قدر مشق زیادہ ہوگی ہاتھ کی قوت اور صنعت بھی بڑھتی جائیگی ایک سے دوسرا کباده سخت لیتے جائین یہانتک کہ بتدریج دو تین برس مین سخت کمان کی نوبت پہونچے اُسوقت خاک تودہ تیار کرکے تیر لیس خاک تودہ پر لگائین اور ایک برس تک خاک تودہ پر تیر لیس کی مشق کرین جبکہ اس دستور پر مشق و مزاولت کرین تو اس فن مین کمال حاصل ہو جائے اور تیراندازی کا اصل اصول یہی ہی تیر و کمان کا نقشہ

شست
سوفار
پیکان
تیر
ترکش
کمان
ترکش

بندوق کا بیان

ای خرد پرور تمام ہتھیارون مین دشمن کش اور صف شکن حربہ بندوق کے برابر دوسرا نہین ہی صاحبان ولایت فرنگستان نے بندوقون کی ایجاد مین جو صنعت نمایان ظاہر کی ہی وہ اظہر من الشمس ہی اور ایسی ایجاد زمانہ سابق مین کبھی نہین ہوئی اگرچہ توڑے دار بندوقین پیشتر بہت نامور تھین

نال بندوق کا بیان

لیکن تیھر کلہ بندوق یعنے چقماق دار نے زیادہ قدر و منزلت پیدا کی اور جب سے گن کیپ یعنے ٹوپی دار بندوقین نکلین اُسوقت سے اَور قسم کی بندوقین اعلیٰ درجہ کی شمار نہین کی جاتین یاد رکھنا چاہیئے کہ بندوق کی نال دو قسم ہی ایک خاردار دوسرے بیخار خاردار سے گولی عمدہ طریق پر نشانہ اُڑاتی ہی اور بیخار بندوق چھرّون کے واسطے مناسب ہی خاردار بندوق سے چھرّے ہرگز نہ لگائین کہ چھرّے خارون مین پھیل کر پچیس تیس قدم تک بھی بخوبی نہین جاتے انفیلڈ رفل اور جیکب رفل کی گولیون مین دوسرے رفلون کی بہ نسبت زور اور ریلہ زیادہ ہوتا ہی اور تجربہ سے ایسا دریافت ہوا کہ جس رفل کے خار کم ہوتے ہین چنانچہ چھ یا چار یا دو تو یہ رفل زیادہ خاردار سے بہت زبردست اور ریلہ کش ہوتا ہی لیکن گولی بھرتے وقت اِس بات کا خیال ضرور چاہیئے کہ موم جامہ کا باریک کپڑا گولی پر یا رفل کے مُنھ پر رکھا جائے تاکہ خار اور گولی مین خلا نہ رہی اور اگر صرف گولی ہوگی تو بیشک خلا رہ جائے گا اور خلا کے باعث گولی کمزور ہو جائے گی پھر ریلہ نہ اُٹھائے گی اور رفل مین جو خار ہوتے ہین اُن کو سیدھے تصور نہ کرین بلکہ مارپیچ کے طور پر لہریہ دار ہوتے ہین بندوق کا نقشہ یہ،

جیکب رفل
پلی باروت
یک نالی
دونالی
طمنچہ
ڈبیہ
پٹاخہ
ڈبیہ
ریوالور
چھ نالی
پستول
بریچ لوڈنگ
کارتوس

بندوق کے دہانون کا بیان

اب ہم خاردار اور بیخار بندوقونکے اور جیکب رفل اور انفیلڈ رفل وغیرہ کے دہانونکے چند نقشے تمھین دکھلاتے ہین کہ جس سے بخوبی کیفیت دریافت ہو جائے

۱ ۲ ۳ ۴ ۵

انفیلڈ رفل
نمبر اول
نمبر دوم
نمبر سوم
نمبر چہارم
نمبر پنجم

نمبر اول کی گولی بہت دُور جاتی ہی اور نشانہ پر بہت سیدھی لگتی ہی اور زخم بہت چوڑا ڈالتی ہی نمبر دوم اور نمبر سوم کی گولی اس سے زخم کشادہ کرتی ہی اور دور بھی زیادہ جاتی ہی اور سیدھی بھی پہونچتی ہی لیکن سینے پر تھوڑا زور اور دھکا دیتی ہی اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ جس رفل مین خار زیادہ ہون گے اُس مین اِن تینون نمبرون کی گولیان بہت اچھی طرح چل سکتی ہین مگر انفیلڈ اور جیکب کے کام کی نہین ہوتین اور جیکب کی گولی بہت سے خارون کے رفل مین بالکل کارآمد نہین بلکہ اور کسی رفل مین بھی کام نہین دیتی صرف جیکب کے واسطے مخصوص ہی اور انفیلڈ کی گولی انفیلڈ مین عمدہ چلتی ہی اور بہت سے خارون کے رفل مین اور جیکب مین بھی کام آسکتی ہی لیکن کما حقہ برابر کام نہین دیتی اور ایک قسم کی کوٹھی دار رفل کا دہانہ بیضاوی ہوتا ہی چنانچہ اس نقشہ سے ظاہر ہی

بیضاوی دہانہ بندوق

اس بیضاوی منھ کے رفل کی گولی سب سے زیادہ سیدھی جاتی ہی اور یاد رکھو کہ بہت سے خاروالے رفلونمین جس رفل کے خار بہت باریک ہوتے ہین وہ سب سے بہتر ہی چنانچہ نمبر دوم کا رفل اور سب رفلونسے ڈیڑھ حصہ زور و طاقت انفیلڈ رفل مین ہی اور انفیلڈ رفل سے دوچند زور جیکب رفل مین ہی انکے علاوہ اور بہت صورتین ہین چنانچہ کئی خاردار دہانے یہ ہین

دہانہ خاردار بندوق

اور بے خار بندوقون کے دہانون کی صورت ان چند نقشون سے آشکار ہی

دہانہ بے خار بندوق

اور جس شی کے وسیلے رفل کا نشانہ صحیح کرتے ہین اُسکو دیدبان کہتے ہین

دیدبان

اِس دیدبان کے بیچ والے نشان کو رفل کی نوک پر جو بلند بنا ہوتا ہی اُس سے ملاکر نشانہ سے مقابل کرتے ہین اور اُس بلند نشان کو رفل کی مکھی کہتے ہین اور اس قسم کے حربون مین سے لشکر شکن اور قلعہ کن حربہ توپ ہی چنانچہ توپ کا یہ نقشہ ہی

توپ کا نقشہ

اے خرد پرور نبرد آزمائی اور کشور کشائی کے واسطے ان حربون اور ورزشون کے علاوہ سواری اسپ تیز رفتار کی مشق بھی لازم ہی اور گھوڑون کی بہت قسمین ہین چنانچہ عربی۔ کاٹھیا واری۔ آڑواری۔ دکھنی پنجابی جنگلی۔ ولایتی۔ مالوی وغیرہ اور سواری کے دو طریق ہین ایک یہ کہ زین کسکر بیٹھتے ہین دوسرے یہ کہ کاٹھی باندھکر سوار ہوتے ہین اور یاد رکھو کہ گھوڑے کی چال بھی چند قسم ہی چنانچہ گام دوگامہ شہ گام ایلیہ رآہوار زیر عنان خوش خرام ان سب مین شہ گام

سواری اسپ کا بیان

بہتر چال ہی کہ جس سے سوار کو تکان اصلا نہین ہوتی بلکہ آسائش ملتی ہی اس چال کا گھوڑا نادر و کمیاب ہوتا ہی اور قابل سواری ملوک و سلاطین ہی اور گھوڑے کی دوڑ دو قسم مشہور ہی دُلکی اور چہار تنگ دلکی مین سوار کو تکلیف و زحمت پہونچتی ہی اور چہار تنگ مین اُسکی بہ نسبت آرام حاصل ہوتا ہی اس بات کا خیال سوار کو بہت ضرور ہی کہ جسوقت گھوڑے پر سوار ہو تو اپنا زور دونون رکابون پر رکھے اور رانون مین خوب مضبوط دبائے اگرچہ لگام کی گرفت سے گھوڑا ہر قسم کا کام دیسکتا ہی لیکن سوار کا کمال یہ ہی کہ گھوڑا اُسکی ران کا اشارہ سمجھنے لگے اور اشارے سے ہر قسم کا کام دینے لگے اور سواری کے وقت رعایت عنان اور استواری ران ہر دم و ہر لحظہ ملحوظ خاطر رہے اور سوار کو چاہیے کہ نیزہ بازی کا ربط بھی بہم پہونچاے کہ گھوڑے پر یہ حربہ نہایت کارآمد ہی

نیزہ

القصہ اسیطرح فرزانۂ روزگار نے شہزادۂ آموزگار کو رفتہ رفتہ ہر بات مین طاق اور ہر فن مین مشاق بنا دیا اسلحہ خانہ شاہی مین جو سلاح حرب و پیکار اور نامی و گرامی ہتھیار موجود تھے اُن سبکا لگانا اور روکنا بتادیا اسپان تیز رفتار صبا کردار کی سواری بھی خاطر خواہ سکھلائی دشت و کوہسار مین اپنے ہمراہ پھرا کر سیر و شکار کی ترکیب تعلیم فرمائی اس عرصہ مین روز دل افروز امتحان بھی آپہونچا اور حسب ارشاد و ہدایت بنیاد سلطان عقل مجسم بدستور قدیم شعور سخن رس درسگاہ خرد پرور مین حاضر ہوا اور فرمان عظمت نشان کے مطابق دونون کو بصد عزت و احتشام اور بہزار تعظیم و اکرام خسرو عالیمقام کے دربار عام مین لیگیا:-

امتحان دہم

مؤلف

پہچانتے ہین خوب ہمین ساکنان دیر | برسون رہے ہین خدمت پیر مغان مین ہم
وہ کون ہی جو ہمسے مقابل ہو وقت کار | ثابت قدم ہین معرکۂ امتحان مین ہم

جسوقت وزیر روشن ضمیر کے ہمراہ فرزانۂ روزگار معہ خرد پروہ و نامدار بزم شہریار مین داخل ہوئے عقل مجسم شہر ایۂ عظمت و تکریم بجالایا اور نظر قیافہ مین سے فرزند سعادتمند کے بشرۂ مبارک اور چہرۂ ہمایون پر نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہی کہ آثار ہمت و دلاوری آشکار اور انوار جرأت و بہادری نمودار ہین جسم لطیف و نازنین مشق و ورزش سے ایسا نظر آتا تھا کہ گویا صانع قدرت نے نور کے سانچہ مین ڈھال دیا ہر عضو بدن ایک زور خداداد کا آئینہ بنگیا ہی نشہ قوت اور غرور طاقت سے نہایت حسن و لطافت سے فیل مست کیطرح جھوم رہا ہی غرضکہ سراپا اصل علی دلیری و شجاعت کا پتلا معلوم ہوتا ہی

مؤلف

اسفندیار ہو نہ سکا اُس سے چار آنکھ | آنکھون کو اپنی اِس لیے وہ کور کر گیا
پہونچا عجم مین شور جو اُس زور وشور کا | رستم کنوئین مین ڈوب کے غیرت سے مر گیا

جسدم پدر روشن بصر نے نور نظر اور لخت جگر کو اِس کر و فر سے ملاحظہ فرمایا بے اختیار شفقت پدری نے سینہ بے کینہ سے جوش مارا اور بیساختہ عین الکمال کے خیال سے آیۂ وان یکاد پڑھ کر اُسکے رُخ انور پر دم کیا اور حاضرین محفل بہشت مشاکل نے سویداے دل اور اپنی آنکھو نکا تل دونو نکو سپند بنا کر حاسد سوختہ جگر کے آتش رشک پر جلایا فرد نظر لگے نہ کہین اُنکے زور بازو کو ؛ یہ لوگ کیون مرے زخم جگر کو دیکھتے ہین ؛ پھر شاہنشاہ عرش بارگاہ نے فرمایا کہ اے عزیز باتمیز آج کس چیز مین امتحان دینے کا قصد ہی خرد پرور بلند اختر نے عرض کی کہ حضور معلیٰ اِس جان نثار عبودیت شعار نے فنون سپہگری کے قوانین وقواعد مین دسترس حاصل کی ہی اگر کسیکو کوئی امر اِس باب مین دریافت کرنا مد نظر ہو تو وہ بلاشک استفسار مین دریغ نہ کرے سلطان فلک آستان نے ارشاد کیا کہ بھلا حریف پر غالب ہونے کیواسطے بہتر طریقہ کونسا ہی شہزادۂ بلند اقبال نے کہا کہ اسکے واسطے بہت کچھ قاعدے مقرر ہین چنانچہ آمر دھج جور دھج گاڈ ُنگھ دھج عفور خانی کڑا چوڑی ہنوتی علیمدہ بانک پٹہ وغیرہ مگر ان سب مین **فن ظفر پھینک بنوٹ** کو نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کا فن شریف پایا شاہنشاہ عالم پناہ نے فرمایا کہ بنوٹ کسکو کہتے ہین اور اِس ہنر کو دوسرے فنون سپہگری پر کس وجہ سے ترجیح و شرف حاصل ہی شہزادہ نے بیان کیا کہ ملک دکن سے یہ فن گرامی ایجاد ہوا اول ایک شخص کہ جنکا نام سلطان صاحب مشہور تھا مقام عہدہ گیر مین ۱۲۰۸ھ مقدسہ مین پیدا ہوے اور اُنھون نے اپنے شوق دل سے ہر فن سپہ گری مین دستگاہ کامل حاصل کر کے تمام روے زمین پر بڑا نام پیدا کیا مگر کسی طرح اُنکی اطمینان خاطر نہ ہوئی اور ہمیشہ اِس تمنا مین غمگین ومحزون رہا کرتے تھے کہ یا الٰہی اس فن کی کچھ انتہا بھی ہی یا نہین اور ہی تو کیونکر ہی ایک روز اِس رنج وتردد مین آنکھ لگ گئی اور خواب مین دیکھا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ عالم رویا مین جلوہ افروز ہوے اور زبان کرامت بیان سے ارشاد فرمایا کہ اے شائق فن سپہ گری اُٹھ اور میدان مین نکلکر ہمارے سامنے ایستادہ ہو ہم تجھے ایک ہاتھ ایسا تعلیم کرتے ہین کہ جسکی برکت سے تو ایک نیا فن ایجاد کرنے کی طاقت حاصل کریگا یہ کہکر ایک ہاتھ سکھلایا اور فرمایا کہ اسکا نام ضرب حیدری ہی اِس وار مین یہ بڑا وصف ہی کہ ایک ہی وار مین حریف برابر دو ٹکڑے ہوتا ہی اور وہ دونون ٹکڑے اگر ترازو مین وزن کیے جائین تو بال برابر فرق نہ ہوگا اور اِسکے وسیلے سے جو فن تو ایجاد کریگا اُسمین یہ وصف پایا جائیگا کہ خالی ہاتھ بھی حریف کے سلاح جنگ تیرے قبض وتصرف مین آ سکینگے اور جتنے اہل ہنر ہین وہ تو اُس فن کے ناواقفون اور

ظفر پھینک بنوٹ کی ایجاد کا بیان

بیخبرون پر غالب آسکتے ہین مگر تو ہر ایک فن سپہگری کے واقفکار اور خبردار بہادر جرار پر منصور و مظفر اور فیروز و فتحمند رہیگا اور آج سے ہمنے تجھے سلطان فتح الملک دست ور خطاب دیا یہ سنتے ہی سلطان صاحب جناب ولایت مآب کے قدم مبارک پر گر پڑے اتنے مین آنکھ کھل گئی تو دیکھتے ہین کہ تلوار ہاتھ مین ہی اور صحن مکان مین ایستادہ ہین اس کیفیت سے نہایت تعجب ہوا اور تمام رات عالم حیرت مین بیدار رہے صبحکو یہ خواب اپنے فرزند عزیز سے کہ مخدوم صاحب جنکا نام تھا اور سلطان صاحب کے شاگرد رشید تھے بیان کیا اور ضرب جیدری بھی تعلیم فرمائی اور مشق کسرت اور ایجاد طبیعت سے ایکہزار پیچ ایجاد کیے اول حریف کے حملے سے محفوظ رہنے کے سو ہاتھ دوم حریف کو زندہ گرفتار کر لینے کے سو ہاتھ سوم رومال سے تلوار چھین لینے کے سو ہاتھ چہارم خالی ہاتھ سے تلوار چھین لینے کے سو ہاتھ ششم گھورتے ہوئے حریف کو مارنے کے سو ہاتھ ہفتم حریف سے کسیطرح نہ رک سکین ایسے جان ستان قبض روح کے سو ہاتھ ہشتم اگر حریف سامنے سے آنکر وار لگائے تو ٹکھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے اُسکو مار لینے کے سو ہاتھ نہم اگر غفلت کے عالم مین حریف گردن پر تلوار رکھدے یا پیٹ پر چھری لگا بیٹھے یا سینے پر سوار ہو جائے تو اُس سے بچنے کے سو ہاتھ دہم ہر قسم کے پھکیت اور بکیت اور فن سپہ گری کے واقفکار کسی موقع پر گھیر لین تو اُنپر غالب آنے اور جان بچا لیجانے کے سو ہاتھ غرضکہ اس قسم کے ہزار ہاتھ ایجاد کر کے اسکا نام بن اُوٹ قرار دیا اُوٹ زبان ہندی مین روک کو کہتے ہین اور بن حرف نفی ہی بس واضع فن کی یہ مراد ہی کہ اسکی روک نہین پھر مخدوم صاحب نے یہ فن حضرت شاہ قادری کو کہ جو اُنکے بھانجے اور حضرت صاحب کے نام سے مشہور تھے اور غلام رسول کو کہ جو اُنکے فرزند اور رسول صاحب کہلاتے تھے تعلیم کیا ان دونون صاحبون نے ہندوستان مین آنکر ایسا نام روشن کیا کہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ مشہور ہوئے پھر حضرت صاحب سے یہ فن گرامی جناب میر امیر علیصاحب قبلہ فرخ آبادی نے حاصل کیا اور انکی ذات بابرکات سے کثرت بنوٹ نے وہ رونق روز افزون پائی کہ جسکی گرم بازاری سے ہر قسم کی کثرت کا بازار سرد ہو گیا اور اکثر امراے والاشان اور رؤسائے بلند مکان مالوہ و ہندوستان اُنکے سلسلہ شاگردی مین منسلک ہوئے میر صاحب مرحوم و مغفور نے اس کثرت کو تین قسم پر منقسم کیا اول امیرانہ اور دوم سپاہیانہ اور سوم اُستادانہ اور ہر پیچ کو تین چیزون سے ترتیب دیا ہات اور گھات اور بات اور کسرت بنوٹ کے پیترے کو اس اہل فن کی اصطلاح مین پؤلہ کہتے ہین جناب والا کمترین نے اس فن کی دھجون مین سے شیر دھج کو بہت پسند کیا شیر دھج کا عجیب و غریب انداز ہی یعنی حریف کو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا اُسکے مقابل شیر بر آن پہونچا اور اُس پر اسقدر خوف و ہراس دفعتہً غالب ہو جاتا ہی کہ اپنے ہتھیار پھینک کر سامنے سے بھاگ نکلتا ہی اور ہزار ہا تھون مین سے فدوی نے سو ہاتھ انتخاب کیے ہین

بنوٹ کے ہاتھوں کے نام

چنانچہ وہ سو بند ہاے بنوٹ یہ ہین بنوٹ کے ہاتھون کا نام نامی و اسم سامی علی ڈبرک
انی خالی انی گانجے کی انی قلمی انی قائم انی دست گردش انی کفن بیونت انی دست کشید انی مسکہ
چٹائی انی انگٹورا انی سیدھی دھار انی الٹی دھار انی جگ جھانپ انی شرزہ دھڑک انی جھکرانی آنی مار داؤد
ہنگرانی آنی دار و دار انی بجلی کڑک انی کھم کا ہاتھ گردن توڑ قلا بانکھ کے چھین بازو کی روک بازو کی
روک معہ چھین بازو کا اڑنگا بازو کا اڑنگا مع چٹا بازو کا اڑنگا مع نکبھی اڑنگا چھاتی کا اڑنگا چھاتی کا مع
باندھنی ڈاب کڑک ڈاب کی روک کڑک کی روک آنی دوہری وار دوہرا ڈاب دوہری کڑک
دوہری ہانڈی پھوڑ ماہی تڑپ ٹپکا کھینچ پاپیچ بھنڈار اچیر دو ضربہ دست بغل گلوگیر ادلیٹ ٹل کٹ گلخپ تھاپ
ٹال مالے کا ہاتھ خاصدان کا ہاتھ باکھر راج بھٹہ بے ضرب راج بھٹہ نشستہ بے نرب نشستہ گردن ڈھار
چھین باندھنی خالی ہاتھ چھین بغلی ہتکوڑے کی چھین کہنی توڑ کی چھین چھین ڈاب کی چھین کڑک کی چھین
جکڑ کی چھین لنگوٹ کی بھوئین چیٹ چھین کشتان کی تھپکی اندر کی تھپکی باہر کی پھانک کا
ہاتھ سر شکن دو شالے کا ہاتھ شالی رومال کا ہاتھ ہوش گم سیدھی باندھنی الٹی باندھنی دست بقبضہ
پانچ ہاتھ گھورتے کو مارنے کے پانچ ہاتھ منتی کے پانچ ہاتھ بند ہاے گھار پانچ ہاتھ ضرب حیدری
غرضکہ سو ہاتھ منتخب یہ ہین سوا ان کے کچھ اور ہاتھ بھی نامی و گرامی ہین چنانچہ مسند کے بیس ہاتھ
اور کٹار کے نو ہاتھ یعنی پانچ تھاپ اور چار پلٹے اور رومال کی چھ باندھنی اور پانچ
چھین وغیرہ اور محفل مین سے آدمی کو چرا لیجانے کے وسٹ پیچ نہایت عمدہ ہین الحاصل فن
بنوٹ کا واقفکار ہر قسم کے حربہ جانستان سے محفوظ رہ سکتا ہی بلکہ تیر و کمان اور غلیل وغیرہ بھی اسپر

غلیل و کمان

کارگر نہین ہو سکتین شعور سخن رس نے کہا کہ غلیل اور کمان کا بھی کچھ حال بیان فرمایئے خرد پرور نے ارشاد
کیا کہ اے وزیر اعظم یہ دونون ہتھیار مشہور و معروف ہین اگر غلیل کی مشق ہین انسان کمال حاصل کرے تو
اسکی ضرب کچھ تیر و تفنگ سے کم نہین اور اسمین کچھ زیادہ صرف بھی نہین پڑتا اگرچہ کم خرچ بالانشین ہی
لیکن اس قدر فرق بھی ہی کہ دو سو قدم سے زیادہ حریف پر غلہ کارگر نہین ہوتا اور تیر و تفنگ چار پانچ
سو قدم تک بلکہ اس سے بھی زیادہ پلے پر خبر لیتے ہین اور کمان ملک ہندوستان مین ملتان اور
گجرات اور لاہور اور سرہند کی خوبی و لطافت مین مشہور ہی اور اسکے بعد بہار اور پٹنہ اور حاجی پور
کی کمان بھی شایستگی رکھتی ہی مگر باڑی اور فرید آباد کی کمان کو نہین پہونچتی اور مقام چاچ کہ جسکو
تاشقند بھی کہتے ہین وہان کی کمان نہایت نامی و گرامی ہوتی ہی اور تیراندازون کی اصطلاح مین پانچ سیر
کے وزن کو ٹانک کہتے ہین پس جو کمان ایسی ہو کہ اسکی شست مین اگر پانچ سیر وزن

باندھ دین اور وہ اسقدر خمیدہ نہ ہو کہ جس قدر شست کو کان کی لو تک کھینچنے مین خمیدہ ہوتی ہی تو ایسی کمان کو ایک ٹانک کی کمان کہتے ہین اور کمان ایک ٹانک سے کم اور پانچ ٹانک سے زیادہ نہین ہوتی اور ایک سے پانچ تک اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ پچیس سیر وزن ہوتا ہی یعنی اگر پچیس سیر وزن لیکر کمان کی شست مین باندھین تو اسقدر خم نہ ہو جسقدر شست کو کھینچکر نرمۂ گوش تک لانے مین کمان خم کھاتی ہی کماندار کے زور سے کمان کا زور آدھا ہونا چاہیئے بلکہ آدھے سے بھی کم ہو تو بہتر ہی کہ تیر لگانے مین صنعتہاے عجیب و غریب ظاہر ہو سکین اور جو سخت کمان کہ کماندار کی طاقت سے قوی تر ہوگی تو تیر پریشان جائیگا اور کماندار ہرگز قادر انداز نہ بنے گا اور تیر بھی کمان کے موافق ہونا چاہیئے اسلیئے کہ اگر تیر سبک کو کمان سخت و قوی مین سر کرین تو شکستہ ہو جانے کا احتمال ہی اور جو تیر گران کو کمان نرم مین رکھین تو ہرگز تیر محل مقصود پر نہ پہونچیگا اور مدعا حاصل نہو گا پس وہی تیر بہتر ہی کہ جو کمان کے قابل ہو اور قبضۂ کمان کے تھامنے مین نہایت کوشش لازم ہی کہ قبضہ ہاتھ مین قائم رہے اور کلائی مین بھی کجی نہ آنے پائے کہ بڑا سخت عیب ہی اور کمان کھینچنے کے وقت کھڑے ہونے کا یہ طریق ہی کہ پاے چپ سے پاے راست کو تھوڑا آگے رکھین یعنی اسقدر کہ دونون پیرون مین آٹھ دس گرہ کا فاصلہ ہو اور سیدھا پانون اتنا منحرف رکھین کہ اگر بائین پانون کی ایڑی سے سیدھا خط کھینچین تو داہنے پانون کے وسط مین آئے اگر اس قاعدے پر کھڑے ہون تو چپ و راست اور پیش و پس ہر طرف تیر لگا سکتے ہین پھر سلطان والاشان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ قدیم زمانہ مین خنجر و شمشیر اور گرز و سنان اور کمند و فلاخن اور تیر و تبر وغیرہ لڑائی کے ہتھیار کہلاتے تھے مگر اس زمانہ مین اہل فرنگ نے تفنگ کو بکثرت رواج دیا ہی اور حق تو یہ ہی کہ دفع دشمن کے واسطے اور گزند حریف سے ایمن رہنے کے لیئے آلات حرب مین کوئی آلہ اس سے زیادہ وقعت اور فوقیت نہین رکھتا اگرچہ تیر و کمان بھی جانگداز ہی کہ دور سے دشمن کا کام تمام ہو جاتا ہی مگر برسون مین انسان کو اُسکا کمال حاصل ہوتا ہی اور وہ بھی جبکہ لڑکپن سے استادِ شفیق کے روبرو اسکی مشق و مزاولت نہایت سرگرمی کے ساتھ کی ہو اور تفنگ اندازی کا ہنر بہ نسبت تیر اندازی کے بہت آسان ہی اور جو کام تیر سے نکلتا ہی اُس سے زیادہ تفنگ سے نکل سکتا ہی اور فہمیدہ کی دانست مین اگر چالیس روز تفنگ اندازی کی مشق کیجائے تو بیشک نشانہ بے خطا لگانے کی قدرت پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ بندوق کی بہت قسمین ہین اور بیشتر ہندوستان مین توڑیدار اور پتھر کلہ یعنی چقماق دار وغیرہ کا رواج تھا اور لاہور مین توڑیدار بندوقین بھی عمدہ بنتی تھین اور جس بندوق کی گولی بڑی ہوتی اُسکو رفل کہا کرتے تھے مگر جب سے اہل فرنگستان نے پٹاخہ دار بندوقون کو ایجاد کیا ہی اُسوقت سے عمدہ رفل اور دونالی بندوقین اور انفیلڈ رفل اور جیکب رفل وغیرہ کی گرم بازاری ہوئی توڑیدار بندوق مین یہ نقصان تھا کہ ہر دم توڑا روشن رکھنے کی ضرورت تھی اور چقماق دار مین یہ عیب ہی کہ کسیوقت پتھری کے

بندوق

آگ نہ دینے سے بندوق بیکار رہ جاتی ہی اور اِن دونون مین ایک سخت قباحت یہ تھی کہ انکی رنجک ہر وقت آنکھ کے برابر اُڑنے سے بینائی کو بھی ضرر پہونچتا تھا اور اکثر اوقات بارش یا سردی کے موسم مین باروت سیل کر پیالہ مین جم جانے سے آتش کا اثر اُسکے کان مین نہین ہوتا اور اسوجہ سے بھی دفعۃً بندوق کو آگ لینی دشوار پڑ جاتی تھی مگر گن کیپ یعنی ٹوپی دار بندوقون نے اِن عیوب کو بالکل رفع دفع کر دیا اگرچہ پٹاخہ بنانے

بندوق کی ٹوپی بنانا

کی بہت سی ترکیبین ہین چنانچہ چاندی کی باروت اور گن کاٹن وغیرہ سے مگر سہل ترکیب یہ ہی کہ کلورئیڈ آف پٹاس اور سرمہ یا گندھک مساوی آہستہ آہستہ باہم پیسکر انڈے کی سفیدی سے ٹوپی مین جمادین مگر ان دونون کے پیسنے مین کمال احتیاط لازم ہی اگر جدا جدا باریک پیسکر ملا دین تو بہتر ہی اور بندوق کے پیچ نکالنے کیواسطے اول چاہیئے کہ نال بندوق کو بخوبی صیقل کرکے چھنی ہوئی خاکستر سے یا

نال بندوق کے پیچ نکالنا

ٹرپلی سے یا چونے سے یا ملتانی مٹی سے خوب صاف کرین پھر نال بندوق کے پیچ نکالنے کی یہ ترکیب ہی کہ نیلا تھوتھہ چھ ماشہ آب صاف پانچ تولہ لیکر نیلے تھوتھے کو باریک پیس ڈالین اور پانی مین ملا کر کسی ظرف چینی یا ظرف گلی مین آگ پر قدرے گرم کرین کہ جس سے ہاتھ نہ جلے اور اُسمین پارچہ تر کرکے نال بندوق پر لگائین ایک گھڑی کے بعد خاکستر اور پانی سے نال کو مانجھ ڈالین اسیطرح سے مکرر سہ کرر عمل کرین جبکہ حسب دلخواہ پیچ نمودار ہو جائین تو نال بندوق کو خوب صاف کرین کہ نیلے تھوتھے کا اثر فرشی کی جڑ مین باقی نہ رہے پھر رنگ لگانا چاہیئے اگرچہ رنگ نال بندوق کے بھی بہت نسخے ہین مگر ایک عمدہ نسخہ جو فدوی کا بارہا آزمودہ و مجرب ہی حضور مین گذارش کرتا ہی ترکیب تیاری رنگ نال بندوق

نال بندوق کو رنگ دینا

مقدار ایک بوتل اول سات ماشہ نیلا تھوتھہ باریک پیسکر ایک بوتل آب باران مین ملائین پھر کروسیو سبلی منٹ دو ماشہ پیسکر اُسی بوتل مین داخل کرین بعد اُسکے اسپرٹ آف وین ایک ڈرام اُسی بوتل مین ڈالین پھر نیٹرک ایسڈ ایک ڈرام اُسی بوتل مین حل کرین اب یہ روغن تیار ہو گیا اِسکو تھوڑا سا نکالکر ابر مُردہ سے نال بندوق پر مالش کرین اور چھ گھنٹے کے بعد نال مذکور کو لوہے کی کونچی سے صاف کرین پھر بُرش پھیر دین اور دوبارہ وہی روغن بطریق مذکورہ اسپنج سے لگائین اسیطرح ایک دن مین دو مرتبہ یعنی صبح اور شام لگایا کرین اگر چار روز لگائین تو رنگ مایل بسیاہی ہوگا اور جو ایک ہفتہ لگائین تو رنگ مائل بسُرخی ہوگا اور روغن کنندہ کی عمدہ ترکیب یہ ہی کہ اسپرٹ آف وین ایک بوتل لوبان

ترکیب روغن کنندہ

ایک اونس جند رس ایک اونس چپڑی ایک اونس چھ ڈرام مصطگی چار ڈرام دم الاخوین دو اونس اِن سب کو باریک پیسکر کپڑے مین چھان لین پھر اسپرٹ آف وین مین ملا کر بوتل پر ڈاٹ لگا دین اور دس بارہ روز تک دھوپ مین رکھین کہ اس عرصہ مین گوند وغیرہ تمام گھل جائیگا پھر اِس دوا کو کپڑے مین

چھانکر دوسری بوتل مین بھر رکھین اور کُندہ کو ریگ مال سے صاف کرکے لگائین لیکن ریگ مال کی صفائی مین یہانتک احتیاط کیجاے کہ اگر پانی سے بھی لکڑی کو تر کرین تو ریشہ ظاہر نہ ہو ورنہ چند بار پانی سے کُندے کو دھوکر ریگ مال سے صاف کرین یہانتک کہ پانی کے دھونے سے بھی ریشہ ظاہر نہ ہو پھر یہ روغن اسفنج سے کندے پر جلد جلد ملین جب خشک ہونے لگے تو ایک پارچہ تیل مین تر کرکے اُسپر لگائین کہ آب و تاب ظاہر ہو پھر دوبارہ اُسپر یہ روغن لگائین اور تیل کی مالش کرین جبکہ مرضی کے موافق روغن چڑھ جاے اور رنگ خوشنما نظر آئے تو تیل ملکر رکھ دین مگر روغن لگانے کے وقت یہ خیال ضرور ہی کہ سب جگہ برابر رہے

طریقہ تفنگ اندازی

اور تفنگ اندازی کا طریقہ یہ ہی کہ بندوق بھر کر قاعدہ معروف پر اُٹھائین اور کندے کو داہنے ہاتھ کے کاندھے پر جماکر ایک آنکھ بند کرین اور دوسری آنکھ سے براہ دیدبان دیکھین جسوقت بندوق کی مکھی نشانہ کے برابر ہو تو فوراً سانس روک کر فیر کرین کہ گولی نشانہ پر لگے اور جو سطرح کچھ دنون ربط و مشق رہے تو نشانہ بہت جلد صحیح و درست ہو جاے اگرچہ دشمن بدخواہ کو آماجگاہ تفنگ بناتے ہین مگر حریف کشی کے علاوہ بندوق مین یہ وصف کسقدر عمدہ ہی کہ صید و شکار کے وقت دشت و کوہسار مین اس سے زیادہ کوئی رفیق و شفیق نہین شعور سخن رس نے کہا کہ ای نور چشم سلطنت و ای قرۃ العین خلافت کیا یہ بات غلط ہی

فوائد شکار کا بیان

کہ شکار کار بیکاران ست کیا اس مشغلے مین انسان فعل جان کشی و بیرحمی کا مرتکب نہین ہوتا شہزادہ خرد پرور نے کہا کہ ای دستور المعظم اگرچہ شغل شکار لہو و لعب سے زیادہ نہین مگر اکثر عقلا و حکما نے مصلحتاً واسطے سلاطین و امراے خداوندجاہ اور پہلوانان کینہ جو و رزم خواہ کے مہمات جہانداری اور واجبات خداپرستی کے بعد لازم و جائز رکھا ہی اور اسمین چند فوائد اور منافع بھی مضمر ہین چنانچہ یکجانشینی کی کاہلی کہ جس سے خفقان کا اندیشہ متصور ہی رفع کرتا ہی اور فربہی غیر طبعی کو کھوتا ہی اور رطوبات ردیہ تحلیل ہوتے ہین اور مادہ فضلیہ دفع ہوتا ہی اور چستی اعضا اور چالاکی بدن اور صفائی اشتہا اور سُبکی تن بھی زیادہ ہوتی ہی اور کوہ و صحرا کی آب و ہوا ہر طرح شہر و قصبات کی آب و ہوا سے مفید و بہتر ہی خصوصاً شیر کے شکار مین مردانگی و دلاوری اور جرأت و بہادری اور آداب جنگ و سرعت آہنگ اور اپنی حفاظت کی تدبیرین اور دشمن سے بچنے کی گھاتین معلوم ہوتی ہین اور قواعد حرب و ضوابط ضرب و مشق مشقت و ورزش محنت و آئین رزم و قانون حزم و انداز ہوشیاری و اطوار استواری و استقلال مزاج و اجتماع حواس پر آگاہی کماہی حاصل ہوتی ہی غرض اس عادات سے اگر زال بھی ہی تو رستم دستان ہو جاتا ہی اور جو شیر قالین ہو تو شیر نیستان اور بہت بڑا فائدہ یہ ہی کہ اکثر دام و دد مثل شیر و گرگ اور خوک و چرغ وغیرہ دہاقین صحرانشین کے مویشی و کشت زار کو برباد و تلف کرکے بہت تکلیف و ایذا پہونچاتے ہین اور بادیہ نوردان و مسافرین کو

خونریزی و رہزنی سے ستانے ہین بس اللہ تعالی نے رئیسون کو راعی ونگہبان موجودات اور محافظ و شبان مخلوقات بنایا ہی اگر زمرۂ رعایا اور گلۂ برایا کی حفاظت وحراست جان و مال نہ کرین تو نعمت ریاست اور دولت حکومت اُنپر بیشک حرام ہی اس صورت مین ایذا رسانی سے پیشتر موذی کا قتل واجب و لازم ہوچکا مگر اسکے واسطے جوہر شجاعت درکار ہی اور شجاعت دو قسم ہی ایک شجاعت باکیاست کہ خود گزند حریف سے محفوظ رہ کر دشمن پر غالب آئے دوم شجاعت با جہالت کہ عدو پر فتحیاب ہو یا نہ ہو مگر اپنی جان عزیز کو ہلاکت مین ڈال دے یہ شجاعت اہل خرد کے نزدیک فضیلت نہین رکھتی بلکہ نتیجۂ مردانگی اور لطف جوانمردی یہی ہی کہ اپنا آوازہ نیکنامی سنکر خود اپنے گوش خاطر کو مالامال گوہر فرحت و نشاط کرے فرد ہو فتح زندگی مین عدو پر تو لطف ہی ؛ بعد از وفات رستم دستان ہوا تو کیا ؛ ہر شخص کو لازم ہی کہ اول اپنا حفظ جان مقدم سمجھے پھر قتل موذی پر کمر باندھے اور شکار کھیلنے کے لیے ہاتھی کی سواری سے کوئی شے بہتر نہین اول تو بسبب بلندی کے شکار دور سے نظر آتا ہی اور کوئی شے زد کے حائل نہین ہوتی دوم حربہ کرنے اور شست باندھنے کی فرصت اُسمین بخوبی میسر آتی ہی سوم دو چار ضرب پاس رکھنے اور ایک دو آدمی نزدیک رہنے کیواسطے ہر طرح کی مدد کو اُسمین گنجایش ہی چہارم ہر شیر کو ہودج تک حملہ کرنے کا حوصلہ نہین ہوتا اور اگر جرأت کرکے آن بھی لپٹا تو بندوقین اُسکو فرصت گزند نہین دیتین مگر یاد رکھنا چاہیے کہ جسوقت کوئی شیر دلیر ہاتھی کے پانون یا مستک سے لپٹ جاتا ہی تو اُسوقت سواران فیل کی گولی بھی نہین کھاتا اور اس بلا کے چمٹنے سے ہاتھی بھی چیخ اُٹھتا ہی بلکہ بے تحاشا بھاگ نکلتا ہی اُس حال مین جھاڑ اور پہاڑ اور کنوان اور گڑھا اُسکو کچھ نہین سوجھتا اسواسطے لازم ہی کہ شکار مین ہاتھی کار آزمودہ و شکار دیدہ سواری مین رکھین کہ نیا ہاتھی ناتجربہ کار عجب نہین کہ کسی تہلکہ مین ڈالے اور شکار مین بڑی گولی کی بندوق لیجائین اور بندوق وغیرہ کا ساز وسامان بھی بہت درست و پاکیزہ رکھین کہ وقت پر خطا نہ کرے اور انسان کو مناسب ہی کہ فقط ہرن خرگوش کبوتر فاختہ کے مارنے پر شکار شیر کا عزم نہ کر بیٹھے بلکہ اپنی ہمت مردانہ اور جوانمردی دلاورانہ کا بھی امتحان کر بیٹھے کہ بروقت کار اُسکی ہیبت وصولت سے اوسان باختہ نہ ہو جائے کہ دل کے لرزنے سے ہاتھ پانون بھی کانپنے لگتے ہین اسصورت مین گولی کو نشانہ سے کوسون کا فاصلہ پڑ جاتا ہی اور شکار فرار ہو جاتا ہی بلکہ حملہ کرکے گھبرا دیتا ہی خرد پرور یہانتک شعور سخن رس سے بیان کرکے سلطان عقل مجسم کیطرف پھر متوجہ ہوا اور گذارش کرنے لگا کہ حضور اقدس ہر چند سواری فیل کو تمثیل شان وشوکت اور جاہ وحشمت کی دلیل ہی مگر توسن تیز خرام کے برخلاف اُسپر اپنا اختیار کم رہتا ہی اسی لیے کہا ہی کہ عنان فیل بدست فیلبان اور جسقدر تیز رفتاری و سبک خرامی اور چستی و چالاکی گھوڑے سے ممکن ہی فیل سے ہرگز ناممکن و متعذر ہو گی

سواری فیل کا بیان

سواری اسپ کا بیان

سوا اِسکے فیل نہایت کینہ ور جانور ہی اگر کسی پر غضبناک ہوتا ہی تو ہمیشہ اُسکی گھات مین رہتا ہی اور موقع پاکر وقت فرصت ہلاک کرتا ہی گھوڑا جس دروازے پر بندھا ہوتا ہی وہان ہمیشہ فضل خدا رہتا ہی سلطان عقل مجسم نے ارشاد کیا کہ فیل کی عمر نہایت طویل ہوتی ہی یعنی سو ڈیڑھ سو بلکہ دو سو برس تک زندہ رہ سکتا ہی اور گھوڑا اِسقدر ہرگز نہین جیتا بلکہ فیل کی بہ نسبت چہارم حصہ بھی اُسکی عمر نہین ہوتی خرد پرور عالی دماغ نے جواب دیا کہ حضور نے بہت صحیح اور نہایت درست فرمایا آمنّا وصدّقنا مگر اِسقدر طول عمر تجربہ کاری کے لیے بہت مناسب ہی اور فیل بجز شکار شیر کے کسی بات کا تجربہ نہین کر سکتا اِس سے اور بھی پایہ ثبوت کو پہونچا کہ سوائے فیل کار آزمودہ وشکار دیدہ کے شکار شیر کیواسطے کوئی سواری بہتر نہین اور اِسی لیے نیا ہاتھی ناتجربہ کار ہوتا ہی مگر ملوک وسلاطین کیواسطے تمام زمانے مین پشت اسپان تیز گام وتوسنانِ خوشخرام سے بہتر کوئی مقام نہین اور دانایان فرنگ وحکماے بافرہنگ نے انسانون کی عمر سے عربی گھوڑون کی عمر کو باہم ملایا ہی تو اِسطریق پر مطابق پایا ہی

نقشہ مطابقت عمر انسان بعمر اسپان

عمر اسپ	عمر انسان	عمر اسپ	عمر انسان	عمر اسپ	عمر انسان
۱ سال	۴ سال	۶ سال	۲۴ سال	۱۵ سال	۵۰ سال
۲ سال	۸ سال	۷ سال	۲۸ سال	۲۰ سال	۶۰ سال
۳ سال	۱۲ سال	۸ سال	۳۲ سال	۲۵ سال	۷۰ سال
۴ سال	۱۶ سال	۹ سال	۳۶ سال	۳۰ سال	۸۰ سال
۵ سال	۲۰ سال	۱۰ سال	۴۰ سال	۳۵ سال	۹۰ سال

عربی گھوڑے ملک عرب سے جو اقلیم ہندوستان مین آئے ہین اُن مین سے قسم اول قوم نجدی ہی نجد ملک عرب مین حجاز وعراق کے درمیان ایک مقام کا نام ہی زمین وہان کی بلند اور گھوڑے سواری وگھڑدوڑ کے واسطے مرغوب ودلپسند قسم دوم قوم کھلان یہ گھوڑے عربی خاص ہین نجدی کے مطابق افعال وخواص ہین قسم سوم قوم انیزہ اس قوم کے گھوڑے پیشانی وقامت بلند اور ناک کا بانسا بھی اونچا رکھتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ روم مین اسپانِ ولایتی کی آمد ورفت سے عربی گھوڑون مین ولایتی کی نسل شامل ہوگئی ہی قسم چہارم قوم بدو یہ گھوڑا صحراے عرب مین پیدا ہوتا ہی نہایت مضبوط وزبردست اور عریض الجسم اور نجدی وانیزہ کی بہ نسبت کان بھی چوڑے ہوتے ہین اکثر سواری وشکار کے قابل ہوتے ہین مگر کم دوڑنے کے باعث گھڑدوڑ مین نہین شامل ہوتے ہین قسم پنجم قوم عراق اِس قوم کے گھوڑے

بہت خوبصورت وخوش رفتار مگر گھڑدوڑ مین بیکار ہوتے ہین عراقی وہ گھوڑے ہین کہ جنکی نسل ایرانی
گھوڑون سے ملی ہو اس قسم کے گھوڑے بصرہ و بغداد کی طرف بکثرت ملتے ہین **قسم ششم قوم گلف**
اس قوم کے گھوڑے بھی عراقی کی طرز پر عرب وعجم کے درمیان پیدا ہوتے ہین عربی کی نسبت شوخ تر لیکن
قابل گھڑدوڑ کے کمتر ہین اور اسپان عربی مین یہ رنگ عمدہ شمار کیے جاتے ہین سبزہ سرخہ سرنگ کمیت
نیلہ اور رمانی رمانی اُس رنگ کو کہتے ہین کہ سرخ وسفید بال تمام بدن اسپ پر ملتے رہتے ہین سرخہ کمیت
سرنگ یہ رنگ قابل اعتماد ہین مگر نیلہ اکثر کم دوڑتا ہی اور ملک عرب مین نقرہ ابلق سمند نہین ہوتا عربی
گھوڑا پانچ برس کی عمر سے پچیس برس تک لائق کار اور قوی وطاقت دار رہتا ہی اسپان قوم عربی اکثر
بمبئی مین دستیاب ہوتے ہین بعضے سوداگر آندور گوالیار اکبر آباد اور کانپور مین لاتے ہین لیکن جو گھوڑا
بمبئی مین پانسو روپیہ تک ملجاتا ہی وہ اس ملک مین بارہ سو روپیہ سے کم نہین آتا اور عربی گھوڑے
قسم چارجر یعنی سواری کے پانصد روپیہ سے ہزار روپیہ تک اور قسم ریسیر یعنی گھڑدوڑ کے نئے گھوڑے
تعلیم نایافتہ ہزار روپئے سے پندرہ سو تک اور قسم ہنٹر یعنے شکار کے گھوڑے چارسو روپیہ سے آٹھ سو تک
اور قسم گیلوے یعنی میانہ قد کہ چودہ مٹھی سے نیچے ہون دوسو روپئے سے چارسو روپیہ تک دستیاب
ہوتے ہین اور ملک ہندوستان مین کاٹھیاواڑی گھوڑون کی یہ گیارہ قومین عمدہ تر مشہور ہین باندریا
مانکیا مانگیا تاجینا ریڑیا ہرنیا لکھمیا ریشمیا کیستریا بودلیا بھوٹریا انکے سوا دو چار قومین اور بھی ہین
مگر چندان شہرت نہین رکھتین کاٹھیاواڑ کے گھوڑے خوبصورتی مین لاجواب اور کودنے پھاندنے مین
بیمثال اور دوسری اقلیمون کے گھوڑون پر فوق رکھتے ہین یہ گھوڑے قد کے چھوٹے عمدہ ہوتے ہین ہر کہ
بقامت کہتر بقیمت بہتر اور کاٹھیاواڑ مین کئی کھیت ہین مگر پنچال کے کھیت سے کوئی کھیت بہتر نہین
پنچال کے بارہ گانون کہ جہان عمدہ گھوڑے بہم پہونچتے ہین کاٹھی لوگون سے آباد ہین اس ملک مین سمند
قلہ صندلی سبزہ گلدار دودیہ تبوریہ اس رنگ کے گھوڑے اکثر ہوتے ہین ہر چند جو صفات کہ درکار ہین
وہ ان گھوڑون مین پائے جاتے ہین مگر اسپان عربی کیطرح دم بلند اور اعضا واستخوان باریک نہین رکھتے
اور دوڑ مین پاؤ میل بھی عربی کی ہمسری نہین کرسکتے اور اس گھوڑے کے مزاج مین غصہ بہت ہوتا ہی
جس سے عداوت رکھتا ہی اُسکو جان سے کھوتا ہی خوراک کم دینے والے کا بھی دشمن ہی اور تھوڑی سی
مار مین بہت برا مانتا ہی دل مین بغض وکینہ رکھتا ہی اور اکثر کاٹھیاواڑ کے گھوڑے منھ ڈال بیٹھتے ہین
اور گندسیلے بھی ہوتے ہین گندسیلے کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ زبان ہندی مین بُو کو گند کہتے ہین پس یہ
گھوڑا اپنے سائیس کی بُو پہچانتا ہی اور بُو سے آشنا ہونے کے باعث اُسکو کچھ نہین کہتا اور دوسرا

شخص قریب جائے تو اُس کی بو پاکر نہایت غضب سے ہنہناتا ہی اور موقع پاکر کاٹ بھی کھاتا ہی اور
کاٹھیاواڑ کے متصل ایک علاقہ کاٹھا نامے ہی وہانکا گھوڑا بہ نسبت اسپ کاٹھیاواڑ کے بلند قامت و غریب
ہوتا ہی لیکن چہرہ کی خوبصورتی مین اُسکے برابر نہین ہوسکتا کاٹھیاواڑ کا گھوڑا چار برس کی عمر سے بارہ برس
کی عمر تک عالم شباب مین خوب زور و شور پر رہتا ہی اکثر یہ گھوڑے پنچال مین کاٹھی لوگون کے گھر ہاتھ آتے
ہین اور چار سو روپیہ سے بارہ سو روپیہ تک انکی قیمت ہی مارواڑ کے گھوڑے اسپان کاٹھیاواڑ کی
بہ نسبت پیشانی بلند اور گوش دراز اور بلند قامت اور مضبوط زبردست ہوتے ہین گرٹھا راج دھرا با لوترا
تلواڑہ یہ چارون کھیت وہان مشہور ہین ان مین جودھپور کی عملداری ہی اکثر قلہ سمند سرغہ نقرہ ابلق اِس
رنگ کے گھوڑے بکثرت ہوتے ہین سواری مین نازک و ملائم اور نہایت غریب اور پسند اہل ہند
سواری دیتے ہین اور سخت سواری سے بُرا نہین مانتے اپنی وضع پر بہت خوبصورت اور طرحدار اور
نہایت دُور دُم ہوتے ہین مگر گھڑ دوڑ کے قابل نہین چار برس کی عمر سے سولہ برس تک تندرست
اور چالاک و چُست رہتے ہین دو سو روپیہ سے ہزار روپیہ تک انکی قیمت ہی پوکھر اور تلواڑہ کے میلے
مین ملجاتے ہین پوکھر کا میلہ برسات کے بعد کاتک مین اور تلواڑہ کا میلہ پھاگُن کے مہینے مین ہوا
کرتا ہی دکھن کے گھوڑے دو نسلے مشہور ہین عرب کے گھوڑے اور کاٹھیاواڑ کی گھوڑیون سے انکی
نسل جاری ہی چنانچہ اس گھوڑے مین دونون صفتین موجود ہوتی ہین عربیت و خوبصورتی اور چالاکی بدرجۂ اوسط
رکھتا ہی مگر گھڑ دوڑ کے قابل نہین اور ملک دکھن کے گھوڑے اکثر سمند کمیت سرنگ قہوہ مشکی لاکھوری رنگ
پر ہوتے ہین بھیمرا ندی کے کنارے جو گانون بستے ہین اُن مین دکھن کے گھوڑے ملتے ہین اور ماندیس
اور گنگا گوداوری ندی کے کنارے اکثر گانون مین دکھنی گھوڑون کی نسل ہاتھ آجاتی ہی لیکن ماندیس کا
گھوڑا بہ نسبت بھیمرا ندی کے گھوڑون کے دراز گردن و بلند قامت ہوتا ہی اور ملک مالوہ مین اکثر مرہٹون
نے بھی دکھن کی نسل پیدا کی ہی خصوصاً اندور سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر بسمت جنوب مقام سمردل
اور تلور وغیرہ مین مرہٹون کے گھر بچھیرے دستیاب ہوتے ہین لیکن جو خصوصیت اور وصف کہ دکھن کی
پیدایش کے گھوڑے رکھتے ہین وہ اِن مین ہرگز نہین پائے جاتے البتہ بعضے گھوڑے عمدہ نکل آتے ہین
دکھن کا گھوڑا پانچ برس کی عمر سے بیس برس کے سن تک زبردست رہتا ہی عمدہ گھوڑا پانسو روپیہ سے
بارہ سو روپیہ تک فروخت ہوتا ہی اور اچھا بچھیرا عمر سہ سالہ دو سو روپیہ سے تین سو روپیہ تک بکتا ہی ملک
سندھ و پنجاب اور جنگل کے گھوڑے اکثر سرنگ کمیت مشکی سبزہ نقرہ سنجاب خنگ بوز ابلق
چینی رنگ کے ہوتے ہین اور ایرانی گھوڑے ہندوستانی گھوڑیان خواہ ہندوستانی گھوڑے

اسپ کاٹھیاواڑ کا بیان

اسپ دکھن کا بیان

اسپان سندھ و پنجاب

اور ایرانی گھوڑیون سے اُنکی نسل جاری ہی اسلئے یہ بھی دوغلے کہلاتے ہین اور ماڑواڑ کے گھوڑون سے
مشابہت رکھتے ہین مگر اُن کی بہ نسبت ہاتھ پانون زیادہ خشک ہوتے ہین لیکن بعد عربی کے یہی گھوڑے
سب ہند کے گھوڑون سے دوڑ مین تیز پا اور بگھی کے واسطے موزون وخوشنما ہین اور سندھ وپنجاب
وجنگل مین یہ کھیت مشہور ہین ساہو دھنی گھیپ بھٹنڈہ ساہو کے جنگل کا گھوڑا بہت خوبصورت وبہتر
ہوتا ہی اور دھنی دگھیپ علاقہ پنجاب مین واقع ہین پس جو گھوڑے اس گردونواح مین رہتے
ہین اُنکو بھی دھنی وگھیپ کہتے ہین یہ گھوڑے جنگل کے گھوڑون سے چھوٹے اور خوبصورت اور چالاک
اور کاٹھیاواڑ وماڑواڑ کے گھوڑون سے بہتر ہین مگر بہت دوڑانے کے قابل نہین اور بھٹنڈہ کہ
جسکو جنگل کہتے ہین پٹیالے کا علاقہ ہی وہان کے گھوڑے بھی بلند قامت وزبردست ہاتھ پانون بھاری
اور طاقتور ہوتے ہین پانچ برس کی عمر سے بیس برس تک مضبوط وقابل کار اور شراب شباب
سے سرشار رہتے ہین سندھ کا گھوڑا دوسو روپیہ سے چھ سو تک اور جنگل کا گھوڑا پانسو روپیہ سے ہزار
روپیہ تک ہاتھ آتا ہی اور رہردوار کے میلے مین ملتا ہی یہ میلا ماہ چیت کی تیرھوین تاریخ سے شروع
ہوکر آخر مہینے تک تمام ہو جاتا ہی **ولایت انگریزی کے گھوڑے** یعنی آئرلینڈ اور اسکاٹلینڈ
اور انگلینڈ مین تین قسم پر ہوتے ہین قسم اول سواری کیواسطے سواری کے گھوڑے ہاتھ پانون
اور جلد کے باریک چہرے کے خوبصورت ہوتے ہین ہندوستانی وعربی گھوڑون کی بہ نسبت اِن گھوڑونکا
قدوقامت بہت بلند ہوتا ہی چنانچہ پیمایش مین سترہ مٹھی تک بلندی رکھتا ہی قسم دوم گھڑدوڑ کے
واسطے گھڑدوڑ کا گھوڑا بھی سواری کے گھوڑون کا ہمشکل اور ہم قوم ہوتا ہی لیکن قیمت مین فرق ہی
یعنی یہ بیش قیمت ہوتے ہین قسم سوم بارکشی کے واسطے بارکشی اور ہل وغیرہ کا گھوڑا زبردست بڑے
کان کا اور ہاتھ پانون اور منھ اور پٹھے بھاری رکھتا ہی اور بہت منٹھا کہ سوائے دُلکی اور قدم کے ہرگز چہار تک
نہین چلتا ولایتی گھوڑے جو گھڑدوڑ مین دوڑتے ہین وہ نہایت زبردست ہوتے ہین دوڑ مین اگرچہ بہت
چالاک تو نہین ہوتے لیکن عربی گھوڑے اتنی دوردمی نہین کرسکتے بلکہ عربی گھوڑے عمدہ تین میل یا ساڑھے
تین میل سے زیادہ دوڑنے کی طاقت نہین رکھتے چنانچہ بعضی صاحب لوگ جو ولایتی گھوڑے عربی گھوڑونکے ساتھ
گھڑدوڑ مین دوڑاتے ہین تو اکثر لمبنے پلے پر ولایتی گھوڑے بسبب دوردمی کے شرط جیت لیتے ہین **ولایت**
آسٹریلیا کے گھوڑے بھی گھڑدوڑ مین دوڑتے ہین **ولایت کیپ کے گھوڑے** توپ اور بگھی کے
قابل ہوتے ہین اور کیپ کے گھوڑون کا قدوقامت ولایت اور آسٹریلیا کے گھوڑون سے کم ہوتا ہی اور ان
گھوڑون کی ایک نشانی یہ بھی ہی کہ اُنکے سُرین پر باریک داغ بشکل داغ چیچک نظر آتے ہین اسکا سبب یہ ہی

اسپان ولایت یورپ

کہ اکثر بچھیرے جنگل مین چرتے ہین اور وہان ایک قسم کی مکھی ہوتی ہی جب وہ اُنکے پیچھے پر بیٹھی ہی تو اُس مقام پر نیش زنی کرکے خون پی لیتی ہی اسلیئے داغ پڑ جاتے ہین اسپان ولایتی چھ برس کی عمر سے بیس برس کی عمر تک جوانی کے زور و شور پر رہتے ہین ولایت انگلستان کے گھوڑے اکثر بندر کلکتہ مین آتے ہین بعضے صاحب لوگ شرط کے لیے اور بعضے سواری کے واسطے خرید کرتے ہین ولایتی گھوڑے بارکش دہل وغیرہ کے عمدہ و بہتر تین سو روپیہ مین اور اسپان قوم دار و خوش رفتار کہ جو سواری و شکار کے کام مین آتے ہین پندرہ سو روپیہ سے اکتیس سو روپیہ تک ملتے ہین اور جو گھوڑا بہت خوبصورت و مضبوط صرف سواری کے واسطے خرید کیا جائے تو اُسکی قیمت چھ سو روپیہ سے ہزار روپیہ تک ہی اور گھڑ دوڑ کے گھوڑے ناتربیت یافتہ ہزار بارہ سو روپیہ مین آتے ہین اور تعلیم یافتہ پانچ پانچ ہزار چھ چھ ہزار روپیہ مین فروخت ہوتے ہین اور اُنکی قیمت کا کچھ اندازہ معین نہین چنانچہ ایک گھوڑا ساٹھ ہزار روپیہ مین بکا یہ سب قیمتین خاص ولایت کی ہین اور جو شخص ہندوستان سے ولایت کا گھوڑا طلب کرے تو قیمت ولایت کے علاوہ مقام بمبئی تک خواہ وہ نر ہو یا مادہ یا اختہ پندرہ مٹھی قد اور چھ برس کی عمر والے کا خرچ مع خوراک و خرچہ سائیس و کرایہ جہاز سات سو روپیہ ہوتے ہین نقصان جہاز کا بیمہ اور کاغذ بیمہ کا خرچ فیصدی قریب پچیس روپیہ کے اور لوازمہ اسپ یعنی توبڑا اگاڑی پچھاڑی جھول کھریرہ برش ہتی وغیرہ کے واسطے اکیس روپیہ دینے پڑتے ہین اسپان ملک مالوہ کی کوئی خاص قسم مقرر نہین اسلیے کہ رجواڑون مین مارواڑ اور کاٹھیاواڑ کے گھوڑے اور دوسری قسم کی گھوڑیان بکثرت موجود ہین جو اُنکی نسل سے پیدا ہوتا ہی اُسکو مالوہ کا گھوڑا کہتے ہین مگر انسان کو گھوڑون کی شناخت کیواسطے بخوبی احتیاط لازم اور تجربہ درکار ہی اسلیے کہ بظاہر اکثر گھوڑے نہایت خوبصورت و چالاک نظر آتے ہین مگر قوم دار نہین ہوتے چنانچہ گھڑ دوڑ کے گھوڑون مین یہ چودہ وصف موجود ہونے ضرور ہین شانہ اسپ دراز اگلے ہاتھونکی نلیان خشک اور گھٹنون سے نیچے چھوٹی استخوان شکم پٹھے سے مدہو تک ہموار پیٹ کی جھولی نہ زیادہ نہ کم پسلیان کولے کی ہڈی سے قریب کمر چھوٹی رانین اور پٹھے چوڑے دُم کی ڈنڈی پتلی ساغری کشادہ فوطے خُرد اور چڑھے ہوئے پچھلے پانون پٹھے سے سم تک سیدھے گامچی سیدھی اور چھوٹی سُم اوسط نہ چپاتی سُم نہ خرسمہ جلد بدن اور بال و دُم کے بال باریک و ملائم ہون اور جس گھوڑے کو گھڑ دوڑ کیواسطے تیار کرنا منظور ہو تو اُسکا یہ طریقہ ہی کہ اگر موسم سرما ہو تو ایام شرط سے تین مہینے پہلے اور جو ہنگام بارش ہو تو چار مہینے پیشتر تعلیم دینی شروع کرین اسلیے کہ اکثر بسبب کثرت بارش کے گھوڑے کی کسرت ناغہ ہو جاتی ہی اور قبل از تعلیم گھوڑے کو مسہل دین اُسکا یہ طریقہ ہی کہ اول دو روز تک دانہ بند کرین اور

سیر بھر بھوسا صبح کو سیر بھر شام کو پانی چھڑک کر کھلائین اور بجاے خشک گھانس کے ہری گھانس دین روز سوم مسہل کی دوا دیکر گھوڑے کو بند جگہ مین رکھین جہان بہت ہوا نہ ہوا اور ایک جھول بھی اُسپر ڈالین اگر سردی کے ایام ہون تو گرم جھول اور گرمی کے دن ہون تو ٹھنڈی جھول ڈالنی مناسب ہے آدویہ مسہل کی چند صورتین ہین چنانچہ اول سونٹھ تین ڈرام ایلوا چار ڈرام باریک پیسین اور قدرے شہد مین گولی بنا کر صبحدم کھلائین زبردست گھوڑے کو ایلوا سات ڈرام تک دینا بھی مضائقہ نہین اور بعضے اس ترکیب مین روغن زیرہ بھی زیادہ کرتے ہین دوم ایلوا چار ڈرام اکسم سالٹ پانچ اونس دیتے ہین سوم اپسم سالٹ پانچ اونس السی کا تیل بیس اونس پلاتے ہین اِتنے مین شعور سخن رس نے کہا کہ آپ ہمیشہ اکثر ادویات انگریزی کا وزن بھی انگریزی طور پر بیان فرمایا کرتے ہین پس اگر کسی نے انگریزی دوا بہم پہونچائی تو اس وزن کا اندازہ کس طریق پر کرسکیگا خرد پرور نے جواب دیا کہ البتہ یہ سوال بہت مناسب اور درست ہے اسکے واسطے ہم ایک جدول بناتے ہین اسکو سمجھ لینے سے کبھی کام بند نرہیگا یہ کہکر فوراً دوات اور کاغذ اُٹھالیا اور اس شکل پر ایک خوبصورت نقشہ تیار کیا

وزن انگریزی	نام وزن	تولہ	ماشہ	رتی
ابتدا	۱گرین	+	+	۰ رتی
+	۲گرین	+	+	۱-رتی
۲۰گرین	۱-اسکروپل	+	۱ ماشہ	۲-رتی
+	۲-اسکروپل	+	۲ ماشہ	۴-رتی
۳-اسکروپل	۱-ڈرام	+	۳ ماشہ	۶-رتی
+	۲-ڈرام	+	۷ ماشہ	۴-رتی
+	۳-ڈرام	+	۱۱ ماشہ	۲-رتی
+	۴ ڈرام	۱تولہ	۳ ماشہ	+
+	۵ ڈرام	۱تولہ	۶ ماشہ	۶-رتی
+	۶-ڈرام	۱تولہ	۱۰ ماشہ	۴-رتی
+	۷-ڈرام	۲تولہ	۲-ماشہ	۲-رتی
۸-ڈرام	۱-اونس	۲تولہ	۶ ماشہ	+
۱۶ اونس	۱-پونڈ	۴۰تولہ	۱۰ اثار	+
۲۰-اونس	۱-پائنٹ	۵۰ تولہ	۰ اثار	۱ پاؤ
۱۵-پونڈ	۱-اسٹون	۷۰ اثار	۰ اثار	+

پھر سلطان کشورستان کیطرف مخاطب ہوکر عرض کی کہ جناب مقدس معلی جو وزن انگریزی مروج ہین اُن کا حساب
ایک گرین سے شروع ہوتا ہی آدھی رتی کا ایک گرین بیس گرین کا ایک اسکروپل تین اسکروپل کا ایک
ڈرام آٹھ ڈرام کا ایک آونس سولہ آونس کا ایک پونڈ پندرہ پونڈ کا ایک اسٹون ہی الحاصل گھوڑے کو مسہل
دینے کے بعد چھ گھنٹہ تک اُسکے مُنھ پر چھیکا چڑھا دین چھ گھنٹے کے بعد سوکھی گھانس چار سیر کے قریب دین
اور شام کے وقت سیر بھر دانہ دلا ہوا اور سیر بھر بھوسا دین دوسرے روز بھی کھانیکی احتیاط لازم ہی جلاب کے
بعد اسپ گھڑ دوڑ کی خوراک چھ سات سیر دانہ ہی اور چھ سیر گھانس پینتالیس بوتل پانی دینا چاہیئے ایک
مہینے کے بعد دوسرے مہینے مین پانچ سیر گھانس چالیس بوتل پانی ہی اور قدرے دانہ زیادہ کرین دو مہینے
کے بعد تیسرے مہینے مین تا وقت گھڑ دوڑ چار سیر گھانس پینتیس بوتل پانی دین اور دانہ نخود قدرے زیادہ کرین اور
جو گھوڑا چھوٹا ہو تو سیر بھر گھانس کم دین اور پینتیس بوتل پانی اور چنے کا دانہ بقدر ہضمیت دینا مناسب ہی
ہضمیت سے یہ مراد ہی کہ لید اچھی طرح سے کرے یعنی سرگین اسپ مین دانے برآمد نہ ہون جب گھوڑا مسہل سے
فارغ ہو جائے تو چار روز تک سواری نہ کرین صرف ہوا خوری کے واسطے شام کو بھیجنا چاہیئے اور ہمیشہ
وقت صبح قبل از طلوع آفتاب اصطبل مین گھوڑے کو دیکھین اگر گھوڑا سوتا ہو تو آواز سے یا شور و غل سے
نہ جگائین جبتک وہ خود بیدار نہ ہو اور جس وقت جاگ اُٹھے تو فی الفور چھیکا اُسکے مُنھ پر چڑھا دین اسلیئے
کہ اگر اُس وقت گھانس کا ایک تنکا بھی کھالے گا تو بہت مُضر ہوگا پھر ایک ساعت کے بعد اصطبل سے باہر نکالکر
سواری سے پہلے جو دوا کہ اُسکے سُمون مین لگی ہی اُسکو رومال خشک سے خوب صاف کر ڈالین وہ دوا یہ ہی
مرہم بھیڑ کے گردن کی چربی ایک پونڈ شوگر آف لیڈ دو اونس چربی کو پگھلا کر اُسمین شوگر آف لیڈ
ملائین اور نو بجے کے بعد گھوڑے کے پانون دھو کر اُسکے سُمون پر اس مرہم کی مالش کرین جب وقت
شام گھوڑے کو ہوا خوری سے لائین تو اُسکے پانون کا مرہم خوب صاف کرین اگر سُمون مین خفیف سا
شگاف بھی نظر آئے تو اُس روز چکر دوڑانا موقوف کر دین اور دن بھر کے واسطے پانون پر یہ پولٹس باندھین
پولٹس تھوڑی چربی اور تھوڑی السی اور تھوڑا بھوسا اور گاجر یا شلغم کوفتہ یا خربزہ کا ٹکڑا ان مین سے
جو دستیاب ہو لیکر سب کو جوش دیکر پولٹس بنالین اور یہ پولٹس کھولنے کے بعد پھٹکری سوختہ سائیدہ
اور کیلومُیُن پاوڈر ہموزن ملا کر گھوڑے کے پانون کو صابون اور آب گرم سے دھو کر یہ دوا سُم کے
شگاف مین بھر دین اور صبح کو پھر صاف کر ڈالین اگر یہ دوا لگی رہ جائیگی تو گرد کے باعث اور بھی
نقصان ہوگا اور قبل از سواری تھان پر پانچ منٹ تک برش سے مالش کرین پھر جھول اور کنسرہ
ڈال کر زین کسین اور سوار ہو کر چکر پر لے جائین اور جلاب کے پانچوین روز سے ایک مہینے تک

بڑے گھوڑے کو گھڑدوڑ کے تین چکر اور چھوٹے گھوڑے کو دو چکر آہستہ آہستہ پویہ کے ساتھ اِس طریق پر پھرائین
کہ پہلے ہفتہ مین ایک میل یا ڈیڑھ میل اور دوسرے ہفتہ مین دو میل اور تیسرے ہفتہ مین تین میل تک
کثرت دین اور ہلکی چار تنگ سے تھوڑی تھوڑی چار تنگ بڑھاتے جائین اور بعد تمام ہونے چکرون کے
گھوڑے کو مکانِ محفوظ مین باندھ کر مالش بدنی کرین یہانتک کہ اُسکا پسینہ خشک ہو جائے اُسکے بعد
طویلے مین لاکر آبِ گرم سے چارون ہاتھ پانون دُھلائین اگر گاجرون کا موسم ہو تو نو دس گاجرین کھِلا کر
مقدار دس بوتل کے شیر گرم پانی پلائین پھر ایک گھنٹے تک ہتی اور بُرش سے مالش کرکے دو سیر چنے کا دانہ اور
دانہ کے بعد دو سیر گھانس دین پھر دو گھنٹہ کے بعد بقدر بیس بوتل کے تازہ پانی پلاکر طویلے کی کوٹھری مین بغیر
اگاڑی پچھاڑی کے بند کرکے دوپہر کے بعد پھر ایک گھنٹے تک مالش کرین بعد مالش کے دو سیر دانہ دین اور تین
پہر کے وقت پندرہ بوتل پانی دیکر خوب مالش کرین پھر شام کو ہوا خوری کیواسطے بھیجین جب ہوا خوری سے
آئے تو اُسوقت جس قدر دانہ باقی رہا ہو کھلا کر چار سیر گھانس اُسکے سامنے ڈال دین غرض ایک مہینہ تک یہی دستور
رکھین اور دوسرے مہینے مین گردنی کمل کی ڈالکر تیز چار تنگ دوڑائین اگر گھوڑا قوی تر ہی تو عرق لینے کے
واسطے کمل کی گردنی ڈالین کہ پسینا گھوڑے کے تمام جسم پر آجائے پھر اُس پسینے کو بانس کی کھپاچ سے سونتین
ورنہ ہلکے پارچہ کی گردنی کافی ہی اور تیسرے مہینے مین گردنی باریک ڈالکر تیز دوڑائین پھر پندرہ روز کے
بعد بغیر گردنی کے خوب تیز چکر دین مگر گھوڑے کو تعلیم دینے کے وقت کبھی بجُز وقت امتحان کے پلہ نہ دینا چاہیے
اگر گھوڑے کو تین میل دوڑانا منظور ہو تو بروقت تعلیم چار میل کا چکر دین اور ایک میل کی ہیٹ مدنظر ہو تو ڈیڑھ
میل کی ہیٹ اور جو ڈیڑھ میل کی ہیٹ چاہین تو دو میل کی ہیٹ دین اور مناسب ہی کہ ڈیڑھ گھنٹے تک گھوڑے
کو تیز قدم سے پھرائین پھر چند روز کے بعد اُسکی جھول اُتار کر چار تنگ سے چکر دیا کرین بعد چکر کے گھوڑے کو
اصطبل مین باندھ کر گھانس یا پیال سے دو سائیس یہانتک مالش کرین کہ اُسکے سب رونگٹے چمک جائین
پھر ہاتھ کی گدی سے مالش کرین کہ بال اُسکے بدن سے اُتر ین اول مالش سینہ و پشت سے شروع کرین اور
پانونکو ہمیشہ اُلٹی گدی لگائین اور چارون پانونکی نلیونکو خوب سونتین یہانتک کہ گھوڑا گرم ہو جائے پھر
بُرش اور کھریرے سے صاف کرین گرمیون مین ٹھنڈی جھول اور جاڑون مین گرم جھول اُسپر ڈالین اور
دس گیارہ بجے تک رکھین اور اِسی عرصہ مین اُسکو دانہ گھانس بھی کھلا دین پھر بعد گیارہ بجے کے جھول اُتار لین
اور گھوڑے کو طویلے مین لانے کے وقت بعد مالش کے پٹی پارچہ گرم کی مثل لوئی یا فلیلن یا باریک باناتت
وغیرہ کے بمقدار چار انگشت کے گامچی سے زانو تک باندھین اور وقت شام جب گھوڑا ہوا خوری سے
آئے تو پٹی کھول ڈالین اور جو گھوڑا طاقت دار و پُر گوشت اور قوی ہیکل ہو تو بہتر ہی کہ وقت شام اُسپر سوار ہو کر

ہوا خوری کے واسطے لے جائیں اور ہر ہفتہ میں گھوڑے کو ایک روز کی مہلت دیا کریں اُس روز سئیس
فقط زین کسکر خالی ہوا خوری کو لیجائے غرضکہ ایام گھڑ دوڑ کے آنے تک اسی طریقے پر عمل کرتے رہیں اور گھڑ دوڑ
کے روز اگر وقت سحر گھوڑا دوڑانا منظور ہو تو جب دو گھنٹہ رات باقی رہے اُسوقت گھوڑے کے مُنھ پر چھینکا
چڑھادیں اور دوڑنے کے وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر آدھ سیر دانہ کھلادیں اسلیے کہ خالی شکم گھوڑا
بے طاقت دوڑتا ہی اسی طرح پر اگر دن کے چار بجے دوڑانا منظور ہو تو دو بجے سے چھینکا اُسکے منھ
پر چڑھادیں اور بروز گھڑ دوڑ سم تراشی و نعلبندی بہت ہوشیاری سے کریں اور بہ نسبت دوسرے
نعلوں کے گھڑ دوڑ کے نعل بہت تُنک اور ہلکے لگائیں اور اسپ گھڑ دوڑ کو تعلیم دینے سے پہلے حالت صحت
میں لائیں کہ اُسکا صحیح و سالم رہنا نہایت ضرور ہی جس لاش دار گھوڑے سے محنت زیادہ نہ ہوگی تو اُسکے
پاؤں خراب ہو جانے کا اندیشہ متصور ہی گھوڑے کی تیاری و لاغری نظر پر موقوف ہی جو حالت گھوڑے
کی بہتر نظر آئے اُس حال پر رکھنا چاہیئے اسکے واسطے غور و تامل درکار ہی اول مناسب ہی کہ تعلیم کے
دنوں میں گھوڑے کو بنگاہ غور ملاحظہ کریں اگر تیاری زیادہ ہی تو دوڑ کے قابل نہیں اُس گھوڑے کو اِس
نہج پر دبلا کریں کہ طاقت فرونہ ہو اور زیادہ کثرت و محنت کے سبب پاؤں پر کچھ صدمہ نہ آجائے اور تاؤ
نہ کھا جائے تاؤ کھانے سے یہ مراد ہی کہ محنت سے گھوڑے کے دل پر کوئی صدمہ اسطرح کا نہ پہونچے
کہ وہ کھانا پینا ترک کردے خصوصًا جو گھوڑا نو خرید تعلیم کیا جائے تو اُسکے واسطے زیادہ احتیاط لازم ہی اور
تیار گھوڑا بہ نسبت اُس گھوڑے کے جو بذات خود چالاک و نیم گوشت ہو جلد لاغر ہوتا ہی اسپانِ
گھڑ دوڑ کی تعلیم کے واسطے ایسا چابک سوار درکار ہی کہ جسکا وزن ساڑھے سات اسٹون ہو اور زبردست
گھوڑے کے واسطے ساڑھے آٹھ اسٹون وزن بھی کچھ مضائقہ نہیں رکھتا عربی گھوڑوں کے لیے جو
وزن مقرر ہی وہ اکثر مہتممان گھڑ دوڑ کی تجویز پر منحصر ہی چنانچہ بلند قامت اور زیادہ عمر کے گھوڑے پر زیادہ
وزن اور کم عمر و کم قد پر کم رکھتے ہیں عربی اونچے گھوڑے پر بارہ اسٹون سے کبھی زیادہ وزن نہیں
رکھا جاتا اور چھوٹے گھوڑے پر سات اسٹون سے کم نہیں رکھتے اسپان ولایت مثل آئرلینڈ
و اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ و اسٹریلیا و کیپ وغیرہ کے جو بلند قامت اور زبردست ہوتے ہیں اسواسطے
عربی گھوڑوں کے وزن مقررہ سے چودہ پونڈ وزن زیادہ اُٹھاتے ہیں چنانچہ بعضے اوقات اُن پر
پندرہ اسٹون وزن رکھا جاتا ہی اور کم عمر و کم قامت پر دس اسٹون رکھتے ہیں مگر اسپ آختہ
اور مادیان پر بہ نسبت نر کے تین پونڈ وزن کم ہوتا ہی اور یہ وزن مع سوار و زین و لگام وغیرہ
کے شمار کیا جاتا ہی اور سوار سات اسٹون کے وزن کا بہت کمتر نکلتا ہی اور گھڑ دوڑ کا سیر

تربیت گھڑ دوڑ

وزن گھڑ دوڑ

بھی جو راسی روپے بھر کا قرار دیا گیا ہی اور مناسب ہی کہ جو وزن گھڑ دوڑ کے وقت رکھا جائے اُسی وزن کے ساتھ گھوڑے کو تعلیم کے وقت بھی معمولی چکر پر پھرائین اور اُس انداز سے زیادہ وزن نہ رکھین اسلیے کہ اگر نازک گھوڑے پر جسکے استخوان اور پشت زبردست نہون زیادہ وزن ہوگا تو ضرور ہی کہ دوڑنے کے وقت بباعث وزن کے ہر وقت اُسکا قدم دو انچھ کم پڑیگا اور حساب کیا جائے تو ڈیڑھ میل دو میل مین پانچ چھ قدم کا فاصلہ واقع ہونے کے سبب گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہی اور جس گھوڑے کے پشت کی استخوان مدہوسے پشت تک برابر اور پائون بھی مضبوط ہون تو اُسپر ایک پونڈ زیادہ وزن ہو جانے کا بھی اندیشہ نہین اور جو گھوڑے گھڑ دوڑ مین بیشتر دوڑے ہوئے ہوتے ہین خواہ جیتے ہون خواہ ہارے اُنکو ویلٹر کہتے ہین اور جو گھوڑے گھڑ دوڑ مین کبھی دوڑے نہین ہوتے اُنکو میڈن کہتے ہین میڈن کی بہ نسبت ویلٹر پر ہمیشہ زیادہ وزن رکھتے ہین اور گھڑ دوڑ چند قسم پر ہوتی ہی چنانچہ ہینڈیگ گھڑ دوڑ لوٹی گھڑ دوڑ وینر زہنڈی کیپ بٹین ہنڈی کیپ چار جر اسٹیک ہڈل ریس ہیٹ گون ٹیک وغیرہ ہینڈیک گھڑ دوڑ اسکو کہتے ہین کہ سب صاحب لوگ باہم تجویز کر کے گھوڑے کو نیلام کرتے ہین اور وہ گھڑ دوڑ مین دوڑتا ہی لوٹی گھڑ دوڑ اسکو کہتے ہین کہ جسمین فقط ٹٹو دوڑائے جاتے ہین وینر زہنڈی کیپ وہ ہی کہ جو گھوڑے سب شرطین جیتے ہوئے ہوتے ہین اُنکو باہم دوڑاتے ہین بٹین ہنڈی کیپ وہ ہی کہ سب شرطین ہارے ہوئے گھوڑون کو باہم دوڑاتے ہین چار جر اسٹیک اُسکو کہتے ہین کہ صاحب لوگ اپنی پرایٹ کی سواری کے گھوڑے بغیر تعلیم یافتہ گھڑ دوڑ مین دوڑاتے ہین ہڈل ریس اُسکو کہتے ہین کہ چکر مین ٹٹیان باندھ کر گھوڑے دوڑائے جاتے ہین اکثر صاحب لوگ ایک میل مین چار ٹٹیان لگاتے ہین ان ٹٹیون کی بلندی تین فیٹ چھ انچھ تک ہوتی ہی ہیٹ اُسکا نام ہی کہ آدھ میل یا پاؤ میل دوبارہ گھوڑے دوڑاتے ہین دونون مرتبہ جو گھوڑا شرط جیتے اُسکو جیتنا تصور کرتے ہین مثلاً پہلے ایک گھوڑا بڑھا دوسری بار دوسرا گھوڑا آگے نکلا تو پھر تیسری دفعہ دوڑانا ضرور ہوتا ہی پس جو گھوڑا دوبار بڑھ جائے وہی شرط جیتتا ہی گون ٹیک اسکا نام ہی کہ جس صاحب کا گھوڑا جس گھوڑے سے بازی جیت لیتا ہی اس گھوڑے کو وہ صاحب شرط مین لے لیتا ہی اور اگر شرط ہار جاتا ہی تو اپنا گھوڑا دیدیتا ہی غرضنکہ صاحبان کمیٹی کو شرطون کے نام رکھنے کا اختیار ہی وہ اپنی خوشی سے جو نام چاہتے ہین مقرر کرتے ہین گھڑ دوڑ مین صاحب لوگون نے ایک طریق جواز بھی رکھا ہی چونکہ طرفین کی شرط حرام مطلق ہی اور شرط کو جوا بھی کہتے ہین اور جوا سب قومون مین برا اور حرام ہی اس واسطے اس کھیل مین یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ جس چھاؤنی مین صاحب لوگون کو گھڑ دوڑ مقرر کرنی منظور ہوتی ہی تو اول تمام افسران چھاؤنی کو بذریعہ تحریر اطلاع دیتے ہین اور وہ سب

اقسام گھڑ دوڑ کا بیان

طریق جواز گھڑ دوڑ

فنڈ کا بیان

تفریح طبع کے واسطے اپنے حوصلہ کے موافق روپیہ دیتے ہین وہ روپے ایک جگہ جمع کئے جاتے ہین جسکو
انگریزی مین فنڈ کہتے ہین بعد اسکے جو صاحب لوگ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہین اُنسے بھی سوا زر سابق
کے فی اسپ کچھ روپیہ ٹھہرایا جاتا ہی اور اُسکا مقرر کرنا صاحبان کمیٹی پر موقوف ہی ہر گھڑدوڑ مین انعام
بھی اُس فنڈ سے مقرر ہوتا ہی اور فنڈ مین روپیہ کم داخل ہو تو ہر ایک گھڑدوڑ کے روپیون مین بھی فیصدی
کچھ روپیہ لیا جائیگا اور گھڑدوڑ کے قاعدے یہ ہین کہ جو صاحب کمیٹی مین شریک ہون اور گھڑدوڑ مین
اپنا گھوڑا شامل کرین تو کم سے کم تیس روپے فنڈ مین داخل کرنے پڑینگے اور شریکان گھڑدوڑ کے سوا
جو لوگ ناموری کے واسطے بطریق انعام روپے دین تو وہ بھی فنڈ مین جمع ہوتے ہین ہیک اور ریونی
گھڑدوڑ مین پندرہ روپیے فنڈ کے واسطے کافی ہین اور اکثر صاحب لوگ جنکے نام پر لاٹری کے وقت گھوڑا
نکلتا ہی اُسی دم نیلام کے روپیہ لے لیتے ہین اور جو شخص نیلام مین گھوڑا لیتا ہی وہ اپنے پاس سے روپیے
دیکر اُس شرط کا مالک ہو جاتا ہی مگر اُسکو دو چند روپئے دینے پڑتے ہین مثلاً ایک صاحب کہ جسکے
نام گھوڑا نکلا تھا دوسرے صاحب نے نیلام مین پچاس روپیہ کو خرید کیا تو خریدار کو سو روپیے دینے پڑینگے
یعنی جس سے گھوڑا مول لیا ہی اُسکو پچاس روپیے دیکر فنڈ مین بھی پچاس روپئے جمع کرنے ہونگے اور جو شخص
شرط جیتتا ہی اُس سے وزن اور ترازو کے واسطے پانچ روپئے دلوائے جاتے ہین اور جو گھوڑا گھڑدوڑ
کے وقت چکر پر دوڑایا جاتا ہی تو اِس دوڑانے کے بھی پانچ روپئے لیتے ہین اور جو خرچ گھڑدوڑ کی تیاری و مرمت
مین پڑتا ہی تو فی اسپ سوا پانچ روپیہ کے وہ بھی فنڈ سے دیا جاتا ہی اور جدا جدا اصطبل کے تین گھوڑے
دوڑین تو روپیہ فنڈ مین سے دیا جائیگا نہین تو نہین یعنی ایک اصطبل کے گھوڑے دوڑائے جائین تو روپیہ
نہین دیا جاتا اور جس صورت مین گھڑدوڑ کی پوری بھرتی نہ ہو تو مہتمم لوگونکو اختیار ہی کہ اُسکے بالعوض وہ
از سر نو دوسری گھڑدوڑ مقرر کرین تمام حجتین اور تکرارین مہتمم کی رائے پر انفصال پاتی ہین اور ایک شخص
سرمہتمم ہوتا ہی کہ سب مہتمم اُسکے حکم کی پیروی کرتے ہین جس حجت کا جو فتوے سرمہتمم دیتا ہی پھر وہ نامنظور
نہین ہو سکتا بہر حال قبول کرنا پڑتا ہی ہر روز کی گھڑدوڑ کی ترتیب مہتمم کی رائے پر منحصر ہی اور اُسکو اختیار ہی
کہ خرابی موسم کے باعث ایک دو روز کے واسطے گھڑدوڑ ملتوی رکھے جس روز گھوڑون کی اسم نویسی
ہوتی ہی اُسی روز اُس روپیہ کی بھی تعداد مقرر کیجاتی ہی جو فنڈ سے بطریق انعام ملتا ہی اور فی
اسپ جس قدر روپیہ گھوڑے کے مالک سے لیتے ہین وہ بھی اُسی روز ٹھہرالیا جاتا ہی چنانچہ بڑی
شرطون مین اگر فنڈ سے ہزار روپیے انعام ملے تو فی اسپ سو روپیہ تک لیتے ہین اور سو روپیہ انعام ہو
تو دس روپیہ تک لئے جاتے ہین اور گھڑدوڑ مین کوئی چیز سوار کے پاس سے گر جائے پس اگرچہ اُسکا

گھوڑا جیتے بھی تو اُسکو شرط نہین ملتی اور جو گھوڑا گر پڑے یا چکر سے باہر نکلجاسے یا چلنے کے وقت چمک کر رہ جائے تو ان عذرون سے دوبارہ نہین دوڑایا جاتا اور جسوقت گھوڑے کا رنگ لکھا جاتا ہی تو اُسکے سوار کا جو لباس ہو اُسکا رنگ بھی تحریر کیا جاتا ہی جو شخص ایک رنگ لکھوا کر دوسرے رنگ کے کپڑے پہنے اور سوار ہو تو اُس سے پانچ روپیہ جرمانہ لیا جاتا ہی اور جو رنگین پوشاک لکھوا کر سفید لباس پہنے اور کپڑے بالکل رنگین نہ ہون تو اُسپر دس روپیہ جرمانہ ہوتا ہی اور جو شخص گھڑدوڑ کے وقت بغیر حکم افسر کے گھوڑا بڑھا کر نکلجائے اور دوسرے صاحب حکم کے منتظر رہین تو بیشک جو کہ اول گھوڑا دوڑا کر نکل گیا ہی اُسکو دوبارہ اُن گھوڑون کے ساتھ جو کہ نہین دوڑے تھے پھر دوڑانا پڑیگا اور جو دو صاحبون نے بغیر اجازت چکر پر گھوڑے دوڑا دیے اور دو ایک نے حکم کا انتظار کیا تو وہ شرط بھی مقبول نہین ہوتی اور اگر گھڑدوڑ کے وقت دو شخص باہم بازی بدکر مہتمم سے اپنے گھوڑے دوڑانیکا حکم لین تو اُنکے گھوڑے بھی دوڑ سکتے ہین اور گھڑدوڑ کے وقت بجز افسرون اور سکوٹ کی کمیٹی والونکے اُس چکر مین کوئی اور شخص چل پھر نہین سکتا اور گھڑدوڑ سے ایکروز پیشتر لاٹری مقرر کرتے ہین اور دوسرے روز گھڑدوڑ ہوتی ہی اسیطرح آخر تک ایک دن لاٹری دوسرے دن گھڑدوڑ ہوا کرتی ہی اور کمیٹی کے صاحب لوگ جن گھوڑون کے نام مقرر کرتے ہین اُنکے واسطے سب صاحب شریک ہو کر باہم ٹکٹ خواہ ایک روپیہ کا خواہ دو روپیہ کے ڈالتے ہین اور اختیار ہی کہ جسکی جتنی مرضی ہو اُتنے ٹکٹ ڈالے سب نام نمبروار ٹکٹ پر لکھے جاتے ہین اور وہ سب ٹکٹ ایک برتن مین رکھ کر رومال سے ڈھانک دیتے ہین جسقدر یہ ٹکٹ جمع ہوئے اُسیقدر خالی ٹکٹ مع نام ہاے اسپ جو گھڑدوڑ کے واسطے مقرر کیے گئے دوسرے ظرف مین ڈالتے ہین اور ایک صاحب دونون ظروف مین سے ٹکٹ نکالتے جاتے ہین جسکے نام کے ساتھ جو گھوڑا نکلا وہ گویا اُس صاحب کا ہو چکا اب ان گھوڑون مین سے جو گھوڑا جیتیگا اُسکو یہ فنڈ کا جمع کیا ہوا روپیہ ملیگا یعنی جس صاحب کے نام پر وہ جیتا ہوا گھوڑا نکلا تھا اور اکثر صاحب اُس لاٹری مین اپنا گھوڑا اینلام بھی کر دیتے ہین چنانچہ یہ خاکسار ابھی بیان کر چکا ہی اور جو گھوڑے گھڑدوڑ کی محنت کے بعد ہاتھ پانُون سے صاف نکلین تو اُنکا امتحان اس طریق پر ہی کہ جو گھوڑا بہت تیز دوڑتا ہی اُسکے واسطے نہایت خیال رکھنا چاہیئے کہ زیادہ پلہ پر بھی شروع کے موافق دم رکھتا ہی یا نہین کیا معنے کہ اکثر چالاک گھوڑے زیادہ پلہ نہین اُٹھاتے اور آخر مین وہ تیزی نہین رہتی جو ابتدا مین ہوتی ہی چنانچہ عمدہ گھوڑون کا ٹائم یعنی وقت گھڑی کے سکنڈ اور منٹ سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہی عمدہ گھوڑا ایک میل کے چکر کو دو منٹ پانچ سکنڈ خواہ دو منٹ آٹھ سکنڈ کے عرصہ مین بخوبی طی کرتا ہی اور سوا میل کو دو منٹ پچاس سکنڈ مین اور دو میل کو تین منٹ مین طی کرتا ہی اور یہ وقت یعنے ٹائم بہت عمدہ عربی گھوڑون کے واسطے مقرر کیا گیا ہی جس وقت شہزادہ بلند مقام کا درجۂ کمال

لاٹری کا بیان

گھڑدوڑ کے بعد گھوڑون کا امتحان

نظام اس مقام دانش آغاز و خبرت انجام تک پہونچا اور خرد پرور عالی دماغ کی تقریر دلپذیر سے سلطان والاشان کا دل تقدس منزل باغ باغ ہوا عقل مجسم نے وزیر اعظم کی طرف اشارہ فرمایا شعور سخن رس نے شہزادۂ روشن ضمیر کے وصف ہمہ دانی اور صفت حقائق بیانی مین عندلیب زبان کو شاخسار بیان پر نغمۂ بہجت نشان سے رطب اللسان کیا اور فرزانۂ روزگار ذوی الاقتدار کی خوبی طرز تعلیم اور حسن انداز تربیت کی ستایش بے نہایت سے صدف گوش سامعین اہل ہوش کو لبریز گوہر شاہوار بنایا اور حاضرین دربار دُربار نے بھی زیور تائید کلام سے عروس مدحت کو آراستہ و پیراستہ کر کے تعریف و توصیف کا جلوۂ نورانی دکھایا پھر شاہنشاہ اقدس بارگاہ نے ایسا خلعت گران بہا کہ خراج ہفت اقلیم بھی جسکے بیعانہ کا سزاوار نہ تھا مرحمت فرمایا اور خود بھی زبان فیض ترجمان سے جواہر فشان ہوا کہ اے اُستاد نامدار و اے فرزانۂ روزگار ایک وہ روز تھا کہ ماہ دولت کے آئینۂ ضمیر پر خرد پرور کی تعلیم و تربیت کا خیال عکس پذیر اور یہ لڑکا اشکال حروف کی صورت شناسی سے نابلد بلکہ ناواقف و ناآشنائے محض تھا اُسوقت شعور سخن رس نے آپکو تکلیف دی اور آپنے بھی قدم رنجہ فرما کر اس سرزمین فردوس آئین کو زیب و زینت اور آبرو و عزت بخشی اور آپکی بدولت ایک یہ دن ہی کہ اس نہال نوخیز سلطنت کو تمام اہل سیف اور اہل قلم سے زیادہ تر لائق و فائق پاتا ہوں اور یہ سب کچھ آپ کے لطف و عنایت اور توجہ بے نہایت کا ثمرہ اور فیضان صحبت اور تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہی مؤلف

تیرا ادا اے شکر بھلا کیا کرے کوئی		پہلے زبان شکر تو پیدا کرے کوئی
دولت اگرچہ ہم سخنی کی نہ ہو نصیب		تیرا جمال پاک ہی دیکھا کرے کوئی

فرزانۂ روزگار نے کہا کہ اے جہاندار عالی وقار و اے شہریار والا اقتدار جس دن یہ درویش آزاد کیش دانش آباد مین وارد و صادر ہوا تھا شہزادۂ کامور کی عمر عزیز چھ برس کی تھی پانچ برس درس و تدریس اور تعلیم و تعلم مین صرف ہوئے فی الحال بافضال ایزد لایزال اس نونہال چمنستان اقبال کو بارھوان سال ہی اور امداد غیبی و تائید لاریبی سے خردپرور نامور کو ہر علم و فن مین کمال ہی اسلیئے مین سوقت دو شکر ادا کرتا ہون اول شکر اُس غفور شکور کا کہ جس کام کے اہتمام و سرانجام کیواسطے یہان تک آنے کی ضرورت پیش آئی اُسکے انتظام و انصرام کیصورت اُسنے بوجہ احسن دکھلائی مین حصول مطلب دل سے خوش حال ہوا اور اپنے کاروبار ضروری سے فارغ البال ہوا دوم شکریہ حضور لامع النور کا کہ جسکے لطف عمیم نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا لطف دکھایا اور خلق عظیم نے بندہ بے دام و درم بنایا مؤلف

شکریہ ازجانب سلطان عقل مجسم

شکریہ ازجانب فرزانۂ روزگار

اپنا دہن گلاب سے دھویا کرے کوئی ۔ وردِ زبان جو اسم معلےٰ کرے کوئی

ہو خاکسار ننگ خلائق سے کب ادا ۔ تیرا بیان وصف جو شاہا کرے کوئی

اب سلطانِ کیوان نشان کو اِس زاویہ نشین عزلت گزین کا وداع فرمانا لازم ہی کہ اپنے سر منزل مقصود پر پہونچکر گوشۂ تنہائی مین لیلاے ریاضت سے ہمدوش اور سلماے عبادت سے ہم آغوش ہو عقل مجسم نے فرمایا کہ بہت بہتر اور نہایت مناسب ہی مگر دل اخلاص منزل صدمۂ مفارقت اور رنج مہاجرت کی تاب نہ لائیگا اور آپکے غم جدائی کا بار جانکاہ زنہار نہ اُٹھایا جائیگا اسواسطے مین چاہتا ہون کہ سلطنت کا تاج و تخت شہزادۂ فیروز بخت کے نامزد کرکے عمر باقیماندہ کو یاد الٰہی مین تمام کرون خاتمہ بخیر ہونے کا سرانجام کرون فرزانۂ روزگار نے کہا کہ اگر حضرت کو یہی منظور نظر ہی تو بسم اللہ مگر چالیس روز اور توقف کیجیے بپاس خاطر فیض مظاہر یہ اخلاص کیش خیر اندیش بھی اور اِس قدر اِس شہر وحید الدہر مین اقامت قبول کرتا ہی تاکہ خرد پرور والا گوہر کو آئین و قانون جہانداری بتاوے اور قواعد و ضوابط شہریاری مین ہوشیار و بجتہ کار بناوے اور سلطان رفیع الشان کیطرف سے تمام قلمرو سلطنت اور دیار و امصار مملکت مین اِس مضمون ہدایت مشحون کا ایک اشتہار فیض آثار جاری ہو کہ آج سے چالیسوین روز شہزادہ کامگار خرد پرور نامدار تاج سلطانی بر سر اور لباس خسروانی در بر سریر جہانبانی پر جلوہ گر ہوگا اگرچہ بارہ برس کا سِن و سال ہی مگر ہر علم و فن مین کمال ہی ماشاء اللہ اہل جوہر ہی چشم بد دور صاحب ہنر ہی تمام روے زمین پر جو سوال مشکل جس کسی سے حل نہین ہوا ہی اور جو عقدۂ مالاینحل کسی کے ناخن تدبیر سے نہین کھلا ہی اُسکا جواب باصواب حاصل کرنے کے لیے اگر اِس بارگاہ عرش اشتباہ پر حاضر ہو تو خرد پرور کی ادنی توجہ سے اُن غوامض و دقائق کے مقصد اعلیٰ کا سر مخفی ظاہر ہو اور اُس محفل شادی و عشرت اور جشن وافر المسرت کی دید سے بھی دیدۂ بصارت کو دوربین اور چشم بصیرت کو نور آگین کرلے شاہنشاہ ذیجاہ نے بسر و چشم منظور فرمایا اور خرد پرور دانشور کو سینے سے لگاکر پیشانی پر بوسہ دیا پھر سر ناز نین پر دست شفقت پھیر کر بہ خندہ پیشانی رخصت کیا دربار برخاست ہوا

خاتمہ کتاب عقل وشعور موسوم بہ جوہر فرد

مؤلف

وہ سامنے نظر آتی ہی منزل مقصود
چلا ہی سر کے بل اس راہ مین جو تو دس کوس
ہر ایک کوس مین دو میل طی کیے تو نے
جو آج صبح سے تجھکو سفر مین شام ہوئی

مسافر قسلم تیز پا نہ گھبرانا
چل اور چپ اور قدم دیکھنا نہ گھبرانا
تو بیس میل ہوئے مرحبا نہ گھبرانا
مقام ہی یہ بڑے شکر کا نہ گھبرانا

نظام زمانہ سے سُن لے وہ صبح غربت تھی
اور اب یہ شام وطن ہی ذرا نہ گھبرانا

جسوقت فرزانۂ روزگار اور خرد پرور ہوشیار دربار خسرو دہاندار سے باہر آئے بدستور سابق وطرز قدیم اُس قصر دار العصر درس وتعلیم مین تشریف لائے اُستاد فرخ نہاد نے شاگرد والانژاد سے ارشاد کیا کہ شہریار عالی وقار نے آج بر سر دربار جس مدعاے دل کا اظہار فرمایا ہی تمنے بخوبی سُنا اب تمکو تخت خلافت اور تاج سلطنت مبارک ہو ہرچند کہ تمھاری خاطر عزیز کے باعث چالیس روز تک اور بھی اس دیار غربت مین مقیم ہون مگر یاد وطن کا پنجۂ شوق بے اختیار دامن دل کھینچتا ہی فرد سفر کا اپنے تو اسباب ہوگیا حاصل ؛ وداع کرتے ہین اب ہمکو سب در و دیوار ؛ جس وقت خرد پرور رشک قمر نے حرف رخصت فرزانۂ روزگار کی زبان اعجاز بیان سے گوش زد کیا بنگاہ حسرت اُستاد والا منزلت کے روے نورانی کو تکتا رہ گیا اور چشم گوہر بار سے دُر اشک برسا کر یہ شعر آبدار پڑھا شعر ہماری آپ کی اب کوئی دن مین ہوتی فرقت ہی ؛ میسر ہو بھلا دیدار جو دم بس غنیمت ہی ؛ اُستاد شفیق نے بہت کچھ تسلی وتشفی دی اور فرمایا کہ حضرت آفریدگار تمکو عمر گرامی سے برخوردار کرے اب تم خود فرزانۂ روزگار بنگئے میرا ہونا نہ ہونا برابر ہی بیت من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ؛ تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ؛ اس عرصۂ قلیل مین حسب اشتہار تمام صغار وکبار حاضر بارگاہ شہریار ہو جائینگے اُسوقت سعد اور ساعت سعید مین سریر سلطنت پر جلاس فرمانا اور سب اہل عالم کو اپنے جمال باکمال اور تقریر دلپذیر سے خورسند ومسرور اور ممنون ومشکور بنانا ایک نہایت عمدہ موقع اور دلچسپ ہنگام ہی جبتک تم بھی جسقدر خیالات انسان کی وسعت کا میدان ہی اُسکی سیر سے دل سیر ہو جاؤ تاکہ جبکے ذہن مین جو بات گذرے گویا وہ بیشتر سے تمھارے دل مین موجود تھی اور جسکو کسی عقدۂ مشکل مین جو دشواری پیش آئے

اُسکو گویا کہ تمنے اول ہی سے حل کر رکھا ہی اور یہ بات اُسوقت حاصل ہوتی ہی کہ جب علم ارواح و نفوس کا آفتاب گیتی فروز ساحت دل پر لمعۂ افگن ہوتا ہی اور علم فراست و قیافہ شناسی کا علم نورانی برجیم قلعۂ بدن کے برج دماغ پر نصب کیا جاتا ہی حکایت چنانچہ معلم ثانی حکیم ابو نصر فارابی سے آوارہ گردی و صحرا نوردی مین تکلیف گرسنگی و شدت فاقہ کشی سے بتنگ آن کر ایک روز ملک شام مین یہ تجویز کی کہ سلطان عالیشان کے واسطے جو عمارت فلک رفعت کسی مقام پر تعمیر ہوتی تھی وہان جا پہونچا اور مزدورون مین شامل ہو کر مٹی کی ٹوکریان ڈالنے لگا میر عمارت ہر ٹوکری پر پانچ بادام اُجرت دیا کرتا تھا اور ابو نصر فارابی ہر بار اُنکو توڑ کر کھا لیتا پھر دوسری ٹوکری اُٹھاتا اتفاقاً اُس روز سلطان بھی عمارت کی کیفیت ملاحظہ فرمانے کے لیے مع وزیر مشیر تشریف لایا اور سیر کرتے کرتے ایک مقام پر ایستادہ ہو کر کچھ گفتگو مین مشغول ہوا اور تماشا یہ تھا کہ بادشاہ نے ایک نئی زبان اپنے دل سے ایجاد کر کے وزیر کو تعلیم فرمائی تھی اور اس باب مین تاکید اکید کی گئی تھی کہ خبردار کوئی اور شخص اس راز مخفی سے ہرگز واقف نہ ہو ورنہ تجکو اور تیرے زن و فرزند کو مع سامان و مکان آتش سوزان مین جلا کر خاک سیاہ کر دونگا اس خوف جانستان سے وزیر بھی اُسکے اخفا مین حد سے زیادہ سعی و کوشش عمل مین لاتا تھا غرضکہ سلطان نے اُسی بولی مین وزیر سے ایک سوال کیا وزیر کو اُسکے جواب مین کسیقدر تامل ہوا ابو نصر فارابی نے دیکھا کہ وزیر سے کوئی جواب معقول بن نہین پڑتا دوبارہ جب ٹوکری لیکر اُسطرف سے نکلا تو اُسی زبان مین ایسا شایستہ جواب دیا کہ بادشاہ دریاے حیرت مین غرق ہو گیا اور جب کہ وہ دور نکلگیا تو وزیر سے کہا کہ مین نے کیا تجھے اس راز مخفی کو پوشیدہ رکھنے کی تاکید بلیغ نہین کی تھی اور تو نے عدول حکمی و نافرمانی کی راہ سے اسقدر شہرت دی کہ ادنیٰ ادنیٰ مزدورون کو بھی اُسپر آگاہی کماہی حاصل ہی وزیر بید کے مانند لرزنے لگا اور دست بستہ عرض کی کہ جہان پناہ سلامت غلام کو بھی کمال تعجب ہی کہ اس شخص نے جواب کس طرح ادا کیا اور سوال کیونکر سمجھ گیا مگر فدوی کی راے ناقص اس امر کی مقتضی ہی کہ ہو نہ ہو یہ حکیم ابو نصر فارابی ہی اسواسطے کہ اس ملک مین وہ فقیرانہ طور اور آزادانہ طریق پر اوقات عزیز بسر کرتا ہی اتنے مین دوبارہ اُسکا گذر بادشاہ کے برابر ہوا سلطان نے فرمایا کہ اَنتَ فارابی اُسنے کہا کہ نعم سلطان نے پوچھا کہ تو کسقدر زبانین جانتا ہی فارابی نے کہا کہ مین نے ستر زبانون کو حسب دلخواہ سیکھا اور ہزار زبانین عقل کے زور سے سمجھ گیا اور اَب جو کوئی نئی زبان سامنے آجاتی ہی اُسکو فراست کے وسیلے سے بے تامل معلوم کر لیتا ہون بادشاہ نے کہا کہ یہ زبان بجز میرے اور اس وزیر کے کوئی دوسرا نہین جانتا پھر تو نے کیسے وقوف پایا ابو نصر فارابی نے کہا کہ اے سلطان مجھے علم فراست مین کمال ہی اور مین انسان کے قیافہ سے اُسکا کُل مفصل حال دریافت کر سکتا ہون تیری صورت پر جس وقت نگاہ پڑی تو فوراً ظاہر ہو گیا کہ جو شخص اس شکل و شمائل کا ہوگا وہ اس شہر کا

اِس لفظ سے تعبیر کریگا اور اُس چیز کا وہ نام لیگا پس تو نے جو زبان ایجاد کی ہے وہ بادی النظر مین میرے آئینۂ خاطر پر منعکس ہو گئی اب تجھ سے زیادہ اِس زبان پر مجھے دسترس ہے اور نئی نئی اصطلاحین ہین بوجہ احسن ایجاد کر سکتا ہون بادشاہ نے اُسکے فہم و فراست پر ہزار تحسین و آفرین کی اور اپنے ہمراہ قصر معلی مین لیجا کر رسم مہمانداری بجالایا اور فرمایا کہ آپ کبھی کبھی تشریف لایا کیجیے فارابی نے کہا کہ اگر بادشاہ دو شرطین قبول فرمائے اول مین جسوقت یہان آؤن کوئی مجھے نہ روکے دوم جب جاؤن تو اُسوقت کوئی نہ ٹوکے بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بہتر ہے حکیم فارابی فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنا رستہ لیا بادشاہ دیکھتا رہ گیا اور کچھ نہ کہ سکا پھر وہ کبھی نہ آیا جو کوئی اُسکو نہ روکتا جب فرزانۂ روزگار نے اس بیان سے فرصت پائی تو پھر اصل مطلب کیطرف متوجہ ہوا اور ایک مہینے دس روز کی مدت مین تمام ہنرمندان خرد و ر اور صناعان باخبر کی دستکاری و صنعت اور پیشہ و حرفت کی ماہیت و حقیقت سے خبردار اور قواعد و قوانین مناظرہ و مباحثہ سے بخوبی ہوشیار فرما دیا اور ہر قسم کے علوم و فنون مین کامل و ہمہ دان بنا دیا اتنے مین وہی روز فیروز عالم افروز آپہونچا صبح سعادت و اقبال نے اپنا جمال باکمال دکھلایا اور خورشید بے زوال جاہ و جلال نے افق عظمت و اجلال سے بہزار جلوۂ فرخ فال طلوع فرمایا فرد ازل کے زور سے جس دن کی گردون کو تمنا تھی ؀ وہی یوم مبارک آج باعیش و مسرت ہے ؀ تمام شہر دانش بہر آئینہ بندی سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا اور سلطان عقل مجسم بنہایت کر و فر اور بکمال شان و شوکت کے ساتھ دربار جلیل القدر منعقد فرما کر زینت بخش تخت خلافت اور زیب افزاے سریر سلطنت ہوا نظم

سحر کو وہ شہ ظل الٰہی ادب سے بخت و دولت سر جھکائے		ہوا رونق فزاے تخت شاہی حضوری مین پئے پابوس آئے	

شاہنشاہ ظل اللہ نے شعور سخن رس کیطرف اشارہ فرمایا وہ فوراً زمین ادب پر بوسہ دیکر آداب بجالایا اور درسگاہ خرد پرور کی جانب روانہ ہوا وہان سے اُن دونون کو اپنے ہمراہ لیکر با ہزاران عز و جاہ درگاہ عرش اشتباہ مین حاضر ہوا مؤلف

	جسکی تخت نشینی کی آج رسمین ہین ابھی وہ نام خدا بارھوین برس مین ہین	

جبکہ فرزانۂ روزگار اور خرد پرور نامدار اُس بزم شاہانہ اور جشن ملوکانہ مین پہونچے سلطان عقل مجسم نے بقواعد مستمرہ و قوانین مقررہ لوازم تعظیم و مراسم تکریم ادا کر کے کرسی ہاے مرصع کار جواہر نگار پر نشست کا حکم دیا شہزادۂ ارجمند بخت بلند نے آنکھ اُٹھا کر چارطرف نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک جانب اہالی موالی

ارکان دولت اعیان سلطنت امیر و وزیر ندیم و مشیر سرداران نامدار رئیسان کامگار جوانان صف شکن و صفدر بہادران تہمتن و دلاور گردان گردن کش و قوی بازو یلان خنجر گذار و جنگجو فصیحان ہوشمند بلیغان دانش پسند موقع بموقع اپنے مقامون پر متمکن ہین اور دوسری طرف ساتون اقلیم کے علما و فضلا اور پانچون بر اعظم کے حکما و عقلا اور ہر قوم کے اکابر و عمائد اور ہر ملک کے معزز و معتمد اور ہر شہر و دیار کے ہنرمندان بمثال اور ہر بلاد و امصار کے صنعت گران باکمال پایہ بپایہ درجہ بدرجہ موجود و حاضر اور وارد و صادر ہین غرض جہان تک نظر کام کرتی ہی ایک عجیب و غریب ازدحام ہی انبوہ کثیر اور جم غفیر کا ہجوم عام ہی

مؤلف

ہر اہل نظر ہی ہمہ تن چشم تماشا
سب ہین در دولت پہ جبین سائی کے مشتاق

وہ کون ہی جو طالب دیدار نہین ہی
وہ کون ہی جو حاضر دربار نہین ہی

سب نے باداب تمام جھک جھک کر تسلیم و کورنش ادا کی اور ترقی عمر و دولت اور تزاید جاہ و حشمت کی بصدق دل دعا کی شہزادۂ عالی جناب خرد پرور دانش مآب اپنی کرسی زرین جواہر آگین سے اُٹھ کر سرو قد ایستادہ ہوا اور حاضرین بارگاہ عالم پناہ کی سمت مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ اے ساکنان ہندوستان و اے صاحبان انگلستان و اے باشندگان عرب و عجم و اے ارباب سیف و اصحاب قلم و اے معشر علما و اے مجمع فضلا و اے زمرۂ ادبا و اے جمہور عقلا تم مین سے جس کسیکو جس زبان اور جس بیان اور جس لغت اور جس اصطلاح اور جس علم اور جس فن اور جس ہنر اور جس صنعت اور جس پیشہ مین جس طرح کی قیل و قال اور جس حقایق و دقایق اور غوامض و نکات اور رموز و کنہیات مین جس طور کا سوال منظور نظر اور مرکوز خاطر ہو وہ سامنے آئے اور ہمسے استفسار کرے بعنایت ایزدی و تائید سرمدی جواب باصواب سے بہرہ اندوز ہو کر اپنا دامن امید گل ہمیشہ بہار مراد سے بھر لے

مؤلف

ادا کرینگے جو ہم گفتگوے برجستہ
عیان فصاحت لفظی و معنوی ہوگی
کسی سے کھل نہ سکا ہو جو عقدۂ مشکل

ہر ایک فقرۂ تقریر برمحل ہوگا
بری عیوب سے ہر لفظ بے بدل ہوگا
ہماری ناخن تدبیر سے وہ حل ہوگا

شہزادہ روشن ضمیر یہ تقریر دلپذیر زبان مبارک بیان سے ارشاد فرما کر پھر اپنے مقام فرخی انجام پر جلوہ افروز ہوا اور حاضرین دربار میمنت آثار مین سے جس کسی نے جو سوال کیا اُسکا جواب معقول نہایت شائستہ و بائستہ طریق پر دیا کہ سامعین خرد گزین کے صدف گوش کو دُر نغز فصاحت سے بھر دیا اور دُرج ہوش کو

جواہر زواہر بلاغت سے لبریز کردیا اُسوقت بیساختہ جوش نشاط اور فرط انبساط کے باعث ہر شخص بکمال فرحت و شادمانی و اظہار بہجت و کامرانی اسطرح گویا ہوا مؤلف

دیدار نوربار کے حُسن فروغ نے	آنکھون کو رشک مہر منور بنادیا
تقریر دلپذیر نے اے غیرتِ چمن	کانون کو رشک گوشِ گلُ تر بنادیا

احقر الانام نظام ناکام کہ جو اس ہنگامِ عشرت آغاز مسرت انجام مین اس ہنگامۂ سعادت انضمام مین موجود تھا فوراً سب سے پیشقدمی کرکے آگے بڑھ گیا اور خرد پرور والا گوہر کے حضور انور مین باواز بلند و بہ اندازِ دلپسند اس ترانۂ جانفزا سے بلبل نغمہ خوان کی روش مترنم ہوا

مؤلف

سخن ہی سحر تو سحر آفرین ہی	سخن ہی وحی تو عرش برین ہی
سخن ہی جسم اور تو جان شیرین	سخن انگشتری ہی تو نگین ہی
سخن گلشن ہی اور تو گلشن آرا	سخن خوشبو ہی اور تو یاسمین ہی
سخن دانش ہی اور تو دانش افروز	سخن بینش ہی اور تو دوربین ہی
سخن ہی آب حیوان خضر ہی تو	سخن شان عسل تو انگبین ہی
سخن ہی انجمن تو شمع روشن	سخن ہی چرخ تو مہر مبین ہی
سخن آئینہ تو بیشک سکندر	سخن ہی جام تو جم بالیقین ہی
خرد پرور جزاک اللہ خیرًا	سخنور مرحبا صد آفرین ہی

نظامِ کمترین کے دل سے پوچھے
سخن جس طرح تیرا دل نشین ہی

شہزادہ سخن سنج نے یہ اشعار آبدار فی البدیہہ سنکر سرور آمیز تبسم فرمایا اور براہ سخندانی و قدر شناسی انعام و اکرام بیشمار کا امیدوار بنایا قصہ کوتاہ شاہنشاہ آسمان بارگاہ سلطان عقل محتشم دانش پناہ اپنے تخت سلطنت پر اٹھکر ایستادہ ہوا اور تمام حضار دربار فیض آثار کی جانب متوجہ ہوکر اسطرح ارشاد کیا کہ اے امرا و وزرا و اے مصاحبین و ملازمین و اے رعایا و برایا بدانید و آگاہ باشید کہ حضرتِ پروردگار عالم جلشانہٗ کی جس کسی پر کمال مہربانی ہوتی ہی اُسکو فرزند سعادتمند مرحمت فرماتا ہی کہ پدر بزرگوار کا نام نیک روشن کرے اور تمام کاروبار سنبھالے اور بعد اُسکے دنیاے فانی مین یادگار رہے وہ شخص نہایت کم نصیب ہی کہ جو پسر ناخلف کا پدر ہو جس سے دختر بہتر ہی شیخ سعدی شیرازی نے

کیا خوب کہا ہی قطعہ

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار	اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازان بہتر بہ نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

خوشا نصیب اور زہے قسمت اُس شخص کے کہ جسکی تقدیر یاوری کرے اور درگاہ الٰہی سے اُسکو فرزند لیاقت مند کہ نور نظر اور لخت جگر بلکہ جان پدر جس سے عبارت ہی عنایت ہو شعر عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر باشد ✤ کہ عطر صندل افزون تر ز صندل مید ہد بورا ✤ یا ایہا الناس ہم اسوقت ہزارہا شکر اِس نعمت عظمیٰ اور موہبت کبریٰ کا بجالاتے ہین کہ خردبرور نیک اختر کو نہایت لئیق اور کمال باادب پاتے ہین اور تمکو بھی اسکی فراست و ہوشمندی اور سعادت و بخت بلندی کا بخوبی امتحان ہوچکا ہی بس آج اِس زمان مبارک اقتران مین ہم اسکو اپنا وارث و جانشین بناتے ہین اور تخت سلطنت پر بٹھلاتے ہین اور تاج خلافت و جہانبانی پہناتے ہین اور تم سب کو یہ حکم محکم سُناتے ہین کہ اُسکو ہمارا قائم مقام سمجھو اور بالاستقلال اپنا شاہنشاہِ عالم پناہ جانو اب تک جس طرح ہمارے حضور مین ہواداری و خیر اندیشی اور جان نثاری و عقیدت کیشی سے مطیع و محکوم رہے اسی طریق پر بلکہ اِس سے بھی زیادہ اِسکی فرمانبرداری و خدمت گزاری مین بدل و جان ہمہ تن مصروف رہنا اپنے فرائض عمری کا سب سے بڑا فرض مین تصور کرو اب ہم اپنے خردبرور رشک قمر کو حافظ حقیقی کی نگہبانی مین دیتے ہین اور تمکو خردپرور دانشور کے سپرد کرتے ہین تم اِسکی خیر سگالی و نمک حلالی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا اور یہ ہر حال تمھارا حامی و مددگار اور ہمدرد و غمگسار رہیگا یہ کلام ہدایت نظام ارشاد فرما کر سریر خلافت مصیر سے نیچے اُتر پڑا اور شہزادۂ خورشید طلعت کو اپنے آغوش عاطفت مین اُٹھا کر تخت شاہنشاہی پر متمکن فرمایا اور اپنے جلوس میمنت مانوس سے کرسی زرین کو غیرت کرسی افلاک بنایا اُس وقت فرزانۂ روزگار اپنی کرسی مرصع کار سے اُٹھکر شہریار کامگار یعنے خردبرور نامدار کے پایۂ تخت زرنگار کے برابر بہ آداب تمام سرو قد ایستادہ ہوگیا اور یہ تقریر بطرز دلپذیر ادا کی

گفتارِ گوہر بارِ فرزانۂ روزگار بہ دربارِ شہریارِ خسرو پرور جہاندار

پندِ حکیم عین صواب است و محض خیر
فرخندہ بخت آنکہ بسمع رضا شنید

آئین سلطنت و جہانداری

شاہنشاہ عالی منزلت کو ارکان دولت اور سرداران سلطنت اور ملازمین ہمنشین کے بغیر چارہ نہین اور قصر سلطنت کے چار ستون ہین اول وہ امیر کہ جو اطراف مملکت کی محافظت کرکے دشمنونکی شر سے شاہ و رعیت کو محفوظ رکھے دوم وہ وزیر کہ جو مہمات سلطنت کا منتظم ہو اور مال ایک جگہ سے وصول کرکے دوسری جگہہ خرچ مین لائے سوم وہ حاکم کہ جو بادشاہ کی طرف سے خلق اللہ کا خبرگیران ہو زبردست سے کمزور کا بدلا لے اور اہل فسق و فجور کو مخذول و مقہور کرے، چہارم وہ صاحب خبر کہ جو امانتدار ہو اور ہمیشہ اخبار شہر و ولایت و حالات امرا و رعیت بارگاہ خسروی مین عرض کرتا رہے اور تین چیزین زوال مملکت کا باعث ہین اول بادشاہ سے خبر کا پوشیدہ رہنا مؤلف ہو اگر ملک و رعیت سے شہنشہ بیخبر؛ سلطنت مین ہو ہر اک جانب سے برپا شور و شر؛ دوم کمینون کو تربیت کرنا مؤلف چاہ پر سفلہ جو پائے دسترس؛ سرد ہو بازار سلطان اور ہیں؛ سوم عامل ظالم تعین فرمانا مؤلف ظلم عامل جہان خراب کرے؛ دل مظلوم کو کباب کرے

اہل صنعت وارباب قلم

سلطان والاشان کو دو قسم کی جماعت سے کام پڑتا ہے یا آرباب سیف جیسے کہ امیر اور ایلچی اور سپاہی وغیرہ یا اصحاب قلم جیسے کہ وزیر اور دیوان اور اہلکار اور دبیر اور عامل وغیرہ بس ان سبکی تربیت کی یہ صورت ہے کہ سب کو نظر شفقت اور نگاہ عاطفت سے دیکھو اور ہر ایک کی حاجت روا کرو جو اپنا کام بخوبی انصرام دے اُسپر نوازش رکھو جو سستی و غفلت کرے اُسکو اول نصیحت سے دھمکاؤ اور نہ مانے تو فضیحت سے گوشمالی دو کسیکا عیب نہ کھولو ملازمونکی خوشی کے ساتھ اپنی خوشنودی و رضامندی اور اُنکے رنج و مصیبت کے ساتھ اپنا اندوہ و ملال ظاہر کرو ہر ایک کو ایک خاص مرتبہ بخشو کہ شرکت سے باہم کینہ و حسد پیدا نہ ہو اور جو اُن مین بعضے باہم جھگڑا فساد واقع ہو تو جلد دفع کرو کہ دشمنی کا مادہ قوی نہ ہوجائے امیرون اور وزیرونکی تکرار و نزاع باہمی زوال مملکت کا باعث ہے مؤلف نہ ہون متفق گر اراکین شاہ؛ تو ہوکار شاہ و رعیت تباہ ملازمون کی تربیت دو چیزون پر منحصر ہے ایک لطف اور ایک قہر ہمیشہ اثر قہر اور نظر لطف خدم و حشم پر برابر رہے کہ قہر سے دلیر اور لطف سے ناامید نہ ہون اگر نرمی و آہستگی سے کام نکلے تو سختی و درشتی نکرو اور سختی و درشتی کے مقام پر نرمی و آہستگی مناسب نہین مؤلف جراحت جو ہے لائق نشتر؛ کبھی اُسپہ مرہم نہ ہو کارگر؛ جو آجائے مرہم کا موقع کہین؛ تو نشتر لگانا مناسب نہین؛ جسکو تربیت کرنی چاہو اُسکو پہلے آزمالو اگر قابل تربیت ہے تو بہتر ورنہ زنہار تربیت نہ کرو کہ آئین سلطنت سے بعید ہے کسیکو دفعتاً خاک ذلت سے اُٹھانا اور جلد تر نظر سے گرانا سطوت شاہی کے لیے مضر ہے اُسکو تربیت دینی چاہیئے کہ جو اہل ادب ہو یا صاحب نسب کس واسطے کہ ہر شی اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے دو کام ایک آدمی کو سپرد نہ کرو کہ سب ملازم امیدوار رہتے ہین اور ایک کام دو آدمیون کو بھی نہ دو کہ شرکت مین حسب دلخواہ

تربیت قسم اول

نہین ہوتا اے سلطانِ معلی شان تربیت تین قسم ہی قسم اول اولاد کی تربیت سب پر مقدم ہی کہ وہ صفات پسندیدہ سے متصف اور خصائل نکوہیدہ سے منحرف ہو اِسکے واسطے آٹھ باتین ضرور ہین اول نام نیک رکھنا چاہیے کہ نام ناموافق ہو تو مدت العمر کراہت رہتی ہی دوم دایہ نہایت معتدل مزاج خوشخو پاکیزہ سیرت مقرر کرنی چاہیے سوم جب زمانہ شیرخوارگی منقضی ہو تو مردم پاک دین وخوش اخلاق اُسکی خدمت پر مامور فرمائین کہ طبیعت اُسکی صفت نیک اختیار کرے چہارم بچون کی طبیعت کھیل تماشے اور کھانے پینے کی طرف مائل وراغب ہوتی ہی لہذا اُسمین آئین اعتدال کی رعایت ملحوظ خاطر رہے پنجم معلم پرہیزگار ودیندار معین کرین کہ جو احکامِ شرعی سکھلائے اور وہ علم کہ دین ودنیا مین مفید ونافع ہو یاد دلوائے اور بہتر تادیب یہ ہی کہ جماعتِ مفسد وکج طبع کی آمیزش سے بچائین اور مردم خوش ذہن ولطیف طبع صالح ومتقی کو مصاحب بنائین اور ہمیشہ اُنکے سامنے عالمون اور فاضلون کی تعریف کرتے رہین کہ اُنکی محبت دلون مین نقش جمے اور بدکار بدچلن لوگونکی مذمت کرین کہ اُنکے نام سے طبیعت کو نفرت آئے ششم جب تمیز پیدا ہو تو کسی مرد عالی ہمت جہاندیدہ تجربہ کو جو بادشاہونکی صحبت مین رہ چکا ہو مقرر کرین کہ آمد ورفت اور نشست وبرخاست کے آداب تعلیم کرے اور اِس باب مین کمال سعی وکوشش فرمائین کہ آثار شرم وآداب اور علو ہمت اور اخلاق ملوک اُس سے ظاہر ہون ہفتم جب وقت آئے تو سپاہیان دلیر اور اُستادان کارآزمودہ کو حکم دین کہ آئین سواری اور قانون حرب وضرب جو سلاطین کے کارآمد ہین تعلیم کرین ہشتم جب ہوشیار ہو تو خدمت مشائخ وصحبت علما کی ہدایت فرمائین تاکہ بزرگان دین کی نظر توجہ سے فیضیاب ہو قسم دوم امیر ومصاحب کہ رکن قصر سلطنت اور ستون قیام دولت ہین اِن کے قواعد تعظیم مین سُستی راہ نہ پائے ہر کام مین اُنکی رائے اور تدبیر شامل کرو اور مصلحت ملک کے باب مین جو صلاح دین اُسکو بگوش دل سنو اور ایلچی کو زبان سلاطین سمجھو کہ ہر بادشاہ کی حالت اُسکے ایلچی کے اطوار سے معلوم کرسکتے ہو پس ایلچی ایسا مناسب ہی کہ حکیم دانا سخنگو شیرین زبان فصیح بیان خوبصورت خوش سیرت بزرگ ہمت صاحب جود ومروت ہو اور لشکریون کی تربیت بھی ضروریات سے ہی کہ اُنسے چار چیزونکا فائدہ متصور ہی اول بادشاہ کی قوت وہیبت دوم دشمنونکو دفع کرنا سوم رعایا کو امن مین بیخوف وخطر رکھنا چہارم دزدونکا تدارک اور رستونکی حفاظت اور اُنکو بھی چار شرطین بجالانی ضرور ہین اول بادشاہ کے تابع فرمان رہین اور بیحکم کوئی کام نہ کرین دوم بادشاہ کے ساتھ یکدل ویکزبان رہین سوم آپس مین اتفاق رکھین چہارم کارزار مین مردانگی وفرزانگی کا لحاظ رہے اور بادشاہ کو بھی اُنکے ساتھ چار باتین لازم ہین اول اِنکے لیے سواری اور ہتھیار مہیا کرے دوم ہر ایک کا مرتبہ پہچانے اور عزت وآبرو نگاہ رکھے سوم مردان کار کو فوج مین سربلند کرے چہارم لشکر دشمن سے جو مال غنیمت ہاتھ آئے اُسمین سے انکو بہرہ مند فرمائے

تربیت قسم دوم

پرورش وزیر

قسم سوم وزیر کہ جو پیرایۂ ملک اور خزانۂ مال اور استحکام بنائے سلطنت اور انتظام امور مملکت کا باعث ہین اُنکی تربیت یہ ہو کہ شرف التفات سلطانی سے معزز اور عزت عنایت خاقانی سے مشرف رہین کہ چشم خاص و عام مین مکرم و معظم نظر آئین اور اُنکے قول پر اعتماد اور فضل پر اعتبار ہو اور مقرب و ایلچی اور محرمان خلوت کی تربیت یہ ہو کہ ہر شخص کو ایک خاص کام پر مقرر کرو اور خدمت کی قدردانی کرکے اُسکے لائق نوازش فرماؤ اور کسیکو گستاخ نہ ہونے دو کہ بادشاہ کی ہیبت و سطوت اُسکے نظر مین کم ہو جائے سب کو مقام ادب اور مرتبہ حیا مین نگاہ رکھو اور جو کہ ملازمین شاہی مین اکثر باہم رشک و حسد ہوتا ہی اسلیئے کسی کی بات ایک دوسرے کے باب مین نہ سنو بلکہ سب کو دوستی و موافقت باہمی کی ترغیب دلاؤ اور تنازع و مخالفت سے ڈراتے رہو اور غلام و بندگان زرخرید کہ اپنے مالک کے ہاتھ پاؤن اور تمام اعضا ہین یعنی اگر ان مین سے کوئی وہ کام کرے کہ جسمین خود ہاتھ ہلانے کی احتیاج ہوتی ہو تو وہ ہاتھ قائم مقام ہی اور جو کوئی وہ کام بجالائے کہ جسمین قدم رنجہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہو تو اُسنے پاؤن کی محنت سے باز رکھا باقی اسی پر قیاس کرلو اور اس جماعت کے ہونے پر شکرگذاری لازم ہی اور جو کہ اُنکو بھی کثرت کاروبار خدمت کے باعث ماندگی و خستگی پیدا ہوتی ہی اسواسطے کام لینے مین رعایت انصاف مناسب ہی اُنکی خورش و پوشش مین خلل راہ نہ پائے اور بندون مین صفت حیا و دانائی نہایت ضرور ہی اور جب کسی مین دزدی و مکر و حیلہ کا اثر پایا جائے تو جلد اسکو دفع کرین اور اگر کسی سے کوئی بڑی خیانت یا کوئی گناہ زشت سرزد ہو کہ جو تادیب و تنبیہ سے اصلاح پذیر نہ ہوسکے تو اُسکو فوراً خارج کرین کہ دوسرے بندون مین اُسکی صفت بد کا اثر نہ پہونچے

مؤلف

صحبت شخص مفسد و بدکار	مردم نیک کو تباہ کرے
دیگ کا ہمنشین ہو جو کوئی	اپنی پوشاک خود سیاہ کرے

اول رعایت جانب حق

اور سلطان جسکو کسی کام پر مامور کرے تو اُسکو چار طرف کی رعایت لازم ہی اول رعایت جانب حق دوم رعایت جانب بادشاہ سوم رعایت جانب خود چہارم رعایت جانب رعیت آ رعایت جانب حق کیواسطے پانچ شرطین ہین پہلے شکر نعمت الٰہی بجالانا کہ فیض نامتناہی زیادہ ہو دوسرے مراسم طاعت الٰہی کو خدمت بادشاہی سے پیشتر ادا کرنا کہ چشم اہل نظر مین عزیز اور دل خلائق مین مقبول ہو تیسرے رضائے الٰہی کو رضائے بادشاہ پر مقدم جاننا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ خوشنود ہو تو دوسرون کے غضب سے کچھ نقصان نہین ہوسکتا اور عیاذاً باللہ خدا تعالے غضبناک ہو تو تمام خلق کی خوشنودی سے فائدہ نہین پہونچتا چوتھے بادشاہ کے خوف سے زیادہ خدا کا خوف رکھنا اسلیئے کہ جو خدا سے ڈرتا ہی

سب اُس سے ڈرتے ہین پانچوین بادشاہ کی امیدواری سے زیادہ پروردگار کی امیدواری کرنا کہ
بادشاہ بھی اسیکا اُمیدوار ہی اور رعایت جانب بادشاہ کے لیے پچیس شرطین ہین پہلے تضرع وزاری اور
اظہار عجز وخدمتگاری کہ بادشاہ کا لقب ظل اللہ ہی اسلیے وہ تمام خلق سے خدمت وعبودیت چاہتے
ہین اور اُنکی صفت استغنا اس امر کی طالب ہی کہ لوگ اپنی حاجتمندی اُنسے عرض کرین دوسرے
محنت ومشقت پر تحمل کرنا اور مکروہات پر صابر وشاکر رہنا کہ خدمت ملوک مین حصول آسائش وراحت محال ہی
تیسرے جو کچھ سوچے یا کرے یلکہ اُسمین بہرصورت بادشاہ کی مصلحت متصور ہو چوتھے نرمی وملائمت سے
ظلم کی قباحت ظاہر کرکے عادل کی تعریف وتوصیف سے بادشاہ کا دل انصاف پر مائل کرنا پانچوین بادشاہ
کو خیر پر مستعد رکھنا کہ سب کو اُس سے فایدہ پہونچے چھٹے جبتک بارہا کسی کو نہ آزمالیا ہو بادشاہ کے حضور
مین اُسکی ستایش نہ کرنا کہ امتحان کے وقت شرمندگی حاصل نہ ہو ساتوین جس چیز پر بادشاہ کا میلان خاطر
ہو خواہ اسپ یا سلاح یا نوکر یا متاع یا زمین وغیرہ اپنے واسطے ہرگز نگاہ نہ رکھنا بلکہ نہایت شوق دل
سے بادشاہ کی خدمت مین نذر کرنا آٹھوین جسوقت بادشاہ مخاطب ہوکر فیض ہمکلامی سے مشرف فرمائے
تو جان ودل اور عقل وہوش اور چشم وگوش اور تمام اعضا سے متوجہ ہوکر سننا اور اُسوقت کسی فکر مین مشغول
نہ ہونا اور کسیطرف نظر نہ کرنا نوین مجلس ملوک مین کسی سے سرگوشی نکرنا کہ سلطان کے دل مین بہت کچھ خیالات
پیدا ہوتے ہین دسوین اگر سلطان کسی سے سوال کرے تو دوسرا اُسکے جواب مین سبقت نہ کرے اسلیے
کہ اگر بادشاہ کہ بیٹھے کہ مین تجھسے استفسار نہین کرتا تو پھر اسکے جواب سے کیونکر عہدہ برآ ہوسکے گا-
گیارھوین جب تک بادشاہ کچھ نہ پوچھے تو خود گفتگو ہرگز شروع نہ کرے اور جب کچھ پوچھے تو
معقول جواب دیکر خاموش ہورہے مگر جسوقت بادشاہ کو زیادہ تر متوجہ پائے تو سخن دراز کرنا مضائقہ
نہین رکھتا بارھوین اگر بادشاہ کسی چیز پر اطلاع نہ بخشے تو ہرگز اُسکا تفحص نہ کرین کس واسطے کہ اگر
وہ اس لائق پاتا تو ضرور آگاہ فرماتا تیرھوین جو تحفہ اور ہدیہ اور عطیہ مرحمت ہو اُس سے بے پروائی
نہ کرین اگرچہ وہ شی بہت کم کیون نہ ہو اسلیے کہ بادشاہ کا تھوڑا اکرام بھی بہت ہی چودھوین طریق امانت
سے قدم باہر نہ رکھین کہ امانت ایسی صفت ہی جو مردم خوار کو بھی عزیز بنا دیتی ہی اور خیانت ایسی خصلت
ہی کہ جو مردم عزیز کو بھی خوار کردیتی ہی پندرھوین جو کچھ بادشاہ سے عطا ہو اُسپر قانع و راضی رہین
اور زیادہ طلب نہ کرین کہ حرص کے واسطے ناامیدی لازم ہی سولھوین ہمیشہ حاضر وغائب
سلطان کے اوصاف حمیدہ اور محامد پسندیدہ بیان کرتا رہے اور جو کسی سے کوئی کلمہ ترک ادب کا
بہ نسبت بادشاہ کے سنے تو اُسکو ملامت ونصیحت کرے اگر نہ مانے تو سخت وسست کہے اور جب بھی

دوم رعایت جانب بادشاہ

مفید مطلب نہ ہو تو اُسکی ہمنشینی و مصاحبت سے ہاتھ اُٹھائے سترھوین جو کام سپرد ہو اُس مین غفلت نہ کرے اور حتی المقدور حاضر رہے جس وقت بادشاہ طلب کرے فوراً اُسکی خدمت مین پہونچے اور ہر وقت حضوری و ملازمت سے بھی احتراز کرے اٹھارھوین محبت اور رضامندی سلطان پر اعتماد نہ کرے اور اپنی بہت کچھ خدمتگزاری پر بھی مغرور نہ ہو اسواسطے کہ بادشاہ کسیکی خدمت سے ممنون نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو سزاوار خدمت جانتا ہی اُنیسوین عرض حاجات کا محل نگاہ رکھے کہ کوئی حاجت بیموقع روا نہین ہوتی اور اسقدر بھی حاجتین عرض نہ کرین کہ جبین سلطان پر اثر ملال ظاہر ہو بیسوین اگر بادشاہ کسیکو عزیز رکھے تو اُسکو مناسب ہی کہ مقربان بارگاہ سلطانی پر فوقیت نہ ڈھونڈھے اور اُن کے اعزاز و مراتب کا لحاظ رکھے اکیسوین بادشاہ کے ستم سے رنجیدہ نہ ہو اور اُسکی سختی و درشتی کو دلجوئی و دلخوشی سے قبول کرے اور اگر ازروے ناز کہ جو لازم سلطنت ہی کسیکو دشنام دین تو اُسکے عوض دعا مین مشغول ہو اور اُن کی سختی کو ملائمت شمار کرے بائیسوین اگر عتاب سلطانی مین گرفتار ہو تو زنہار کسی فرد بشر سے شکایت نہ کرے اور کینہ و عداوت دل مین نہ رکھے اور اپنا قصور سمجھے اور اِس امر مین کوشش کرے کہ کسی سبب سے عتاب سلطانی زائل ہو جائے تیئیسوین اگر بادشاہ کسی سے نارضامند ہو یا کسی کے نزدیک تہمت کا اندیشہ ہو تو چاہیئے کہ اُس سے اجتناب کرین اور جو شخص متہم ہو چکا ہو اُس سے اختلاط نہ کرے اور اُسکی مجلس مین شریک نہ ہو جب تک کہ وہ مورد عتاب سلطانی رہے چوبیسوین بادشاہ کی رضامندی حاصل کرنے مین کوشش کرے اور سلطان کی خوشنودی چار چیزون سے میسر ہوتی ہی اول بادشاہ کے ہر قول کی تصدیق کرے دوم اُسکی راے اور تدبیر کی ستایش کرے سوم اُسکی نیکی و خوبی ہمیشہ ظاہر کرے چہارم بدی اور بُرائی اُسکی ہمیشہ پوشیدہ کرے پچیسوین اسرار سلطانی اور راز بادشاہی کا مخفی رکھنا اور یہ سب شرطون سے بہتر و عمدہ شرط ہی اور رعایت جانب خود مین سات شرطین ہین اول جس جگہ سے کوئی چیز نہین لینی چاہیئے نہ لے اور جہان نہین دینی چاہیے نہ دے تاکہ دنیا مین بدنام و بمقدار اور آخرت مین ذلیل و شرمسار نہ ہو دوم حتی المقدور سب کو نیکی پہونچائے اور سب سے بدی دفع کرے سوم ہمت بلند رکھے کہ ہر شخص کا اعتبار القدر ہمت ہی جس کی ہمت بلند ہوگی وہ ہرگز اپنے نفس نفیس کو مال و منال دنیا کی طمع مین کہ نہایت خسیس ہی رسوا و خوار نہ کرے گا چہارم اپنی ذات پر سختی گوارا نہ کرے اور نہ خلق اللہ کو سخت گیری سے تکلیف دے پنجم اختیار و اقتدار کی قدر و قیمت جانے اور موت کی اجل سے پہلے اپنا ذکر جمیل اور اثر خوب یادگار چھوڑے ششم اپنے جاہ و اختیار پر

مغرور نہ ہو اور عزت و احترام پر تکبر نہ کرے کہ زمانہ غدار اور سپہر ناساز گار جفا جوئی اور تُند خوئی مین معروف و مشہور ہی ہفتم جہانتک ہو سکے آدمیون سے نیکی کرے کہ بادشاہ کے مقرب ہونے کا فائدہ یہی ہی کہ تمام خاص و عام سے بہ سلوک و احسان پیش آئے اور ہر خرد و بزرگ کو فیض پہونچائے اور رعایت جانب رعیت کی دو شرطین ہین اول اُنکی محافظت مین نہایت اہتمام بجالائے کہ اپنے کام سے باز نہ رہین اور اپنے مقام سے جُدا نہ ہون دوم اُنسے ظالمون کا شر دفع کرے کہ رعیت بجاے گوسفند ہی اور اہل اختیار بجاے شبان اور بادشاہ گوسفندونکا مالک ہی پس جسطرح کہ مالک اُن بکریونکو چرواہے کے حوالہ کرتا ہی کہ درندہ وغیرہ کی زیان کاری سے نگاہ رکھے اور عمدہ چراگاہون مین فربہ کرے اور نتیجہ و ثمرہ حاصل کرکے مالک کے پاس لائے اسیطرح ارکان دولت کو لازم ہی کہ رعایا کو گرگانِ ستمگار اور ضرر پہونچانے والونکے آزار سے بچا کر اُنسے وہ کام لین کہ جسمین اُنکے دین و دُنیا کی بہتری ہو اور اُنکے کسب و منافع کی خبر بادشاہ کو پہونچاتے رہین جب فرزانۂ روزگار شاہنشاہ سلامت اور ارکان دولت سے علی العموم یہ گفتگو ادا کر چکا تو امرا و وزرا و اہل قلم و ندما کی جانب روے سخن کیا کہ اے امیران اہل ہمت و اے اعیان دولت و سلطنت تمپر لازم ہی کہ بارہ قاعدے ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھو اول حق سبحانہٗ تعالی کی فرمانبرداری اُس سے زیادہ کرو کہ خلق اللہ جسقدر تمھاری فرمانبرداری کرے دوم اپنے خداوند ولی نعمت کا حفظ حقوق نعمت نگاہ رکھو کہ کفران نعمت کا نتیجہ بد ہی سوم اپنی قوت بازو سے مال پیدا کرنے کے لیے کوشش کرو اور بادشاہ کے مال کو طمع کی نظر سے نہ دیکھو کہ مال ہر ایک کا محبوب ہی اور جو کوئی کسی کے محبوب کو لالچ کی نگاہ سے گھورتا ہی وہ رقیب ہونے کے سبب دشمن شمار کیا جاتا ہی چہارم تمام اسباب مال و جاہ سے تجمل نفس کی غرض متصور نہ ہو بلکہ زینت بادشاہ اور آراستگی سپاہ و بارگاہ مد نظر رہے پنجم سواری و مکان اور پوشاک اور کھانے پینے مین یا جو چیزین بادشاہون کے لائق ہین اُن مین بادشاہ کی ہمسری و برابری سے حذر کرو کہ ترک ادب ہی ششم جو کام بادشاہ سے صادر ہو اُسکی مدح و ستایش کرو اور یاد رکھو کہ دنیا کے کار دو بار دو قسم ہین یا نیک ہوگا یا بد پس ہر کام کے لیے ایک عمدہ توجیہ تلاش کرکے اُسکو بادشاہ سے منسوب کرو اور جو مصلحت سے بعید ہو تو حکیمانہ تدبیر سے خاطر نشان کرنا مناسب ہی ہفتم اگر بادشاہ کی کوئی راے تمھارے نفس کے مخالف یا کوئی سخن مکروہ طبع معلوم ہو تو اُس سے بھی اتفاق کرو کہ وہ سلطان ہی اور تم چاکر ہو چاکر کو بادشاہ کی متابعت ہر حال مین لازم ہی ہشتم اپنے جاہ و تقرب پر مغرور اور بادشاہ کے اعزاز و اکرام پر گستاخ نہ ہو اگر بادشاہ تم مین سے کسی کو بھائی کہے تو تم اُسکو خداوند سمجھو اگر وہ فرزند کہے تو تم اپنے آپ کو خادم جانو اور جسقدر وہ عظمت زیادہ کرے تم خدمت زیادہ کرو نہم جو امور سپاہ امیرونکو تفویض ہی پس لازم ہی کہ امیر اِس امر پر بادشاہ کو ہمیشہ متوجہ رکھے کہ اُسکا لشکر آراستہ و پیراستہ اور معرکۂ حرب و ضرب کے لیے

چہارم رعایت جانب رعیت

امیروں سے تقریر

آمادہ و مہیا رہے اسلیے کہ عالم حوادثات کا محل ہی خدا جانے کہ کسوقت حادثہ پیدا ہوا اور کس طرف سے فتنہ
برپا ہو دہم ہمیشہ صلاح ملک کے واسطے مخبر و جاسوس مقرر رکھو کہ ہر طرف کی خبر پہونچاتے رہین اور جس گوشہ
سے فتنہ سر اُٹھائے جلد تر اُسکے تدارک مین کوشش کرو یازدہم فقیرون کو سلطان کی خدمت مین لیجاؤ اور
مظلومون اور دادخواہون کو بادشاہ کے حضور مین لاؤ کہ طبیب دار الشفاے عدالت کے روبرو اپنا درد
دل گذارش کرکے شربت شفاے مراد نوش کرین اور جس امیر کے خوف سے رعایا بادشاہ کے دربار مین نہین
پہونچ سکتی اُسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ جیسے آب صاف کا ایک چشمۂ شیرین ہو اور اُسمین ایک نہنگ
خونخوار سکونت اختیار کرے ہر چند مردم تشنہ لب اُس پانی کے محتاج ہین مگر اُس مگر کی ہیبت سے پاس نہین
آسکتے دوازدہم زیر دستون سے اسطرح زندگانی بسر کرو کہ تمہارا دل چاہے کہ ہمسے بھی زیر دست اسی صورت
زندگانی بسر کرین ای وزیران باتدبیر و ای مدبران مشیر درگاہ سلاطین مین وزارت سے زیادہ سخت کوئی کام
نہین ہو واسطے کہ تمپر بہت لوگ خصوصًا اکثر ملازمان شاہی حسد کرتے ہین اور دام حیلہ و فریب مین گرفتار کرنے
کی بہت کچھ صورتین نکالتے ہین کہ پھر مخلصی ممکن نہ ہو مگر تمہاری حفاظت کی کوئی تدبیر راست بازی اور کم طمعی سے
زیادہ نہین ہی تم کوئی دقیقہ آداب و شرائط وزارت کا باقی نہ چھوڑنا اور بغور سن لو کہ وزارت کے لائق وہی ہین
چار اور تین اور دو ایک موجود ہو چار مین سے اول ہوشیاری دوم بیدار مغزی سوم سر انجام کار ہاے
بزرگ مین دلیری چہارم جوانمردی اور تین مین سے اول خدمتگارون کی عمدہ خدمت کے صلہ مین جلد تر
دلنوازی سے پیش آؤ دوم جماعت سرکش کی گوشمالی و سرزنش کرو سوم حوادثات روزگار پر آمادہ رہو
اور دو مین سے اول جانب بادشاہ کی رعایت کرو دوم جانب رعیت سے غافل نہ رہو اور ایک یہ ہی کہ کسی
حال مین حق سبحانہ کو فراموش نہ کرو اور آداب وزارت کی اُنیس شرطین ہین اول رعایت جانب حق کو سب
چیزون پر مقدم جانو دوم شاہ و سپاہ اور رعیت کو دیدۂ انصاف مین سے برابر دیکھو یہ کام نازک اور بہت مشکل ہی
سوم جو کام شروع کرو اُسکا انجام بخوبی سوچ لو کہ آخر مین ندامت و پشیمانی حاصل نہ ہو چہارم نیک قاعدے
جاری اور بد رسمین موقوف کرو پنجم امورات ملکیہ مین اپنی کفایت شعاری ظاہر کرو ششم اگر بادشاہ کی راے
مصلحت مالی و ملکی کے برخلاف ہو تو وزیرون پر واجب ہی کہ اُسپر رضامند نہ ہون مگر مجمع مین پسند کرین اور خلوت
مین کسی شائستہ تدبیر سے اُسکی قباحت پر مطلع کرین ہفتم منصب و مرتبہ اور تقرب ملوک اور کمال اختیار پر مغرور
نہ ہون کہ بادشاہون کا مزاج آب و آتش کا حکم رکھتا ہی ہر منصب کے لیے عزل اور ہر دولت کے لیے نکبت لازم
ہی ہشتم جب تک کہ ہوسکے فرصت کے فوت ہونے سے پیشتر احسان کرلو نہم امیدوارون اور محتاجون کی
حاجت روائی مین سعی بلیغ کرو دہم سلطان کو نیکیون پر آمادہ رکھو کہ اُسکی ذات سے ہر خاص و عام کو

وزیرون سے تقریر

شرائط وزارت

فائدہ کو خطر پہونچے یازدہم اپنے زور حکومت کی قدر جانو اور اُس سے فائدہ اُٹھاؤ اور کارسازی و دوست
نوازی مین کوشش کرو آزار و ایذا کسیکو نہ پہونچاؤ کہ بے اختیاری کے عالم مین حسرت و ندامت کے سوا کچھ
ہاتھ نہین آتا دوازدہم رجوع خلق اور آمد و رفت مردم سے نہ گھبراؤ اور اُن سے ملاقات کے وقت چین بر جبین
نہ ہو اور یقین جانو کہ یہ لوگ اختیار کے ملازم ہین جس مقام پر یہ صفت ظہور کرے گی وہان اُنسے چارہ نہین
ہی سیزدہم دوست خالص پیدا کرو کہ سب نعمتون سے احباب یکدل و یکجہت بہتر ہین چہاردہم ظالمون اور
خیانت شعار عاملون سے غافل نہ رہو ہمیشہ اُنکے حال کا تفحص اور تجسس کرو اور جس کسی سے ستم و خیانت
سرزد ہو اُسکو سزا اسے واجبی دو کہ دوسرون کو عبرت ہو پانزدہم عاملون سے رشوت نہ لو کہ اگر تم رشوت پر
راضی ہیسئے تو اسکو بھی رشوت لینے کی اجازت دیدی شانزدہم اگر کسی حاسد و مفسد کے مکر و فریب اور
کینہ و سخن چینی پر وقوف حاصل ہو تو بے پروائی ظاہر کرو اور بادشاہ سے بھی اس باب مین کچھ نہ کہو اور سوال
و جواب مین مناظرہ و جدال کا موقع پڑے تو حلم و وقار سے جواب دو کہ خفت و سبکساری کی نوبت نہ آئے
ہفدہم بادشاہ کی ادنی بات اور کمتر اشارے مین اپنا تمام مال و اسباب خرچ کرنے پر مستعد رہو کہ بادشاہ اُسکو
اپنا مال سمجھے اور نظر طمع سے اُسپر نگاہ نہ فرمائے ہیجدہم اگر کوئی کام کسیکو تفویض کرو تو بہت کچھ فکر و تامل درکار ہی
اور جب تک بارہا نہ آزمالو ہرگز اعتبار نہ کرو کہ انجام کار منفعل اور شرمسار نہ ہو نوزدہم وہ کام کہ جسمین داخل ہونا آسان
اور خارج ہونا دشوار ہو نہار شروع نہ کرو اے دبیران ارباب قلم و اے منشیان عطارد رقم تمکو امین و معتمد اور خوش طبع
و تیز ذہن اور باریک فہم و دقیقہ رس اور اصطلاحات سے باخبر ہونا بہت ضرور ہی اے عملداران دانشور و اے
کارپردازان باہنر اگرچہ تم لوگ وزیرون سے متعلق ہو اور جب وہ تمکو محک امتحان پر کامل عیار پاتے
ہین اسوقت خدمت عمل پر مامور کرتے ہین لیکن تمکو چاہیئے کہ ہمیشہ نیک سیرت و خوشخو اور حرص و طمع سے
علیحدہ رہو اور عمال کے لیے یہ صفت درکار ہی کہ دست بستہ و دست کشادہ ہو یعنی کار نیک مین ہاتھ کھولے
اور خیانت سے ہاتھ بند رکھے اور ایسی رسم قبیح نہ نکالے کہ بادشاہ کو بدنام کرے اور خود بھی ملعون خلائق ہو
اے زمرۂ ندما و اے گروہ رفقا چونکہ تم بادشاہ ذیجاہ کی دولت ہمنشینی سے مشرف ہوا اسلیئے تمکو قواعد ادب
اور رعایت حرمت مین کوشش کرنی ضرور ہی اور تمھارے واسطے یہ شرط ہی کہ جو کچھ بادشاہ کے نزدیک
مقبول و مکروہ ہو اُسکو بخوبی جانو اور جو چیز بادشاہ کو مقبول ہی وہ ہرچند تمھارے نفس کے لیے مکروہ ہو
مگر اُسکو اختیار کرو کہ حظ نفس کا ترک کرنا لازم ہو اگر تم مین اور بادشاہ مین کوئی ایسا معاملہ یا ایسی گفتگو
واقع ہو کہ جو تمھارے لیے مفید مطلب پڑے اور بادشاہ کے لیے مضر ہو تو اسمین اپنے فائدہ پر ہرگز نظر نہ کرو
بلکہ وہ ترکیب نکالو کہ اُسکا خط بادشاہ کو حاصل ہو کہ بادشاہ سے تمکو ہر طرح کا فائدہ ہر وقت پہونچ سکتا ہی

اور جو کسی حال مین دونون مین سے ایک پر قباحت عائد ہو تو اس باب مین کوشش کرو کہ وہ قباحت اپنی جانب راجع ہو اور سلطان اُس سے محفوظ رہے کہ وہ اس نقصان کو تمسے بھی دفع کر سکتا ہی اور ہمیشہ بادشاہ کی خدمت مین چشم و دست اور دل و زبان کو تابع فرمان رکھو کہ سلامت رہنے کی یہی عمدہ ترکیب اور بہتر تدبیر ہی مؤلف

اے شہنشاہِ معدلت گستر — خسروِ دادگر خرد پرور
اے امیرانِ ذی شکوہ و حشم — دافعِ رسم جور و ظلم و ستم
اے وزیرانِ ہوشمند و فہیم — صاحبِ عقل نیک و رائے سلیم
اے ندیمانِ اہل شوکت و شان — خیر خواہ رعیت و سلطان
اے دبیرانِ خاص و رمز شناس — محرمِ راز خامہ و قرطاس
اے غلامانِ بندۂ درگاہ — خادمِ بارگاہ شاہنشاہ
اے سوار و پیادۂ لشکر — رونقِ ملک و زینت کشور
اے رعایاے مصلحت اندیش — فدویت مشرب و عقیدت کیش
اے تماشائیانِ بزم حضور — جلوہ اندوزِ محفلِ پُر نور
مین نے اتنی جو مغز پاشی کی — اس قدر سامعہ خراشی کی
گر سخن پر ہرے خیال رہے — مملکت صاف بے زوال رہے
گر مرے قول پر عمل ہوگا — سلطنت کو نہ کچھ خلل ہوگا
یا الٰہی یہ شاہ دانشور — جانِ علم و ہنر خرد پرور
بر سریر تخت خسروی دائم — رہے تا حشر دائم و قائم
تا جہان ست در جہان باشد — شاد و مسرور و کامران باشد

وزیر اعظم شعور سخن رس کی تقریر

دانا ے ہوشیار فرزانۂ روزگار یہ تقریر سریع التاثیر درجۂ اختتام اور پایۂ اتمام پر پہونچا کر اپنی کرسی جواہر نگین پر جلوہ فرما ہوا اُسوقت وزیر اعظم شعورِ سخن رس اپنے مقام قیام سے آگے بڑھا اور آواز بلند پکار کر کہنے لگا کہ ای مجمع بنی آدم آج کیا مبارک وقت ہی کہ سلطان عقل مجسم نے اپنے عین حیات مین بحالت صحت نفس وثبات عقل وسلامت ہوش وحواس اپنے فرزند سعادت مند سلطان ابن السلطان خرد بیدار عالی شان کو اپنا جانشین اور وارث تاج ونگین بنایا اب تم سب صاحبون پر واجب ولازم ہی کہ سلطان عقل مجسم کے حضور اقدس مین بصدق دل اس جشن میمنت کی

مبارکباد عرض کر و اور سلطان خرد پرور کی خدمت والا منزلت مین اس جلسۂ تہنیت کی نذرین گذرانو پھر خود پایۂ تخت خسرو ہمایون بخت پر بوسہ دیکر یہ مطلع آبدار پڑھا فرد آج وہ دن ہی کہ ای خسرو والا گوہر؛ کوہ دے نذر تجھے لعل تو دریا گوہر؛ پھر بآئین ادب نذر دکھلائی شہریار عالی وقار نے باندازِ شاہانہ قبول فرمائی فوراً سلامی سر ہونے لگی دفعۃً اِکّاون ہزار توپ پر بتی پڑنی شروع ہوئی کرۂ خاک سے فلک الافلاک تک مبارک و سلامت کا شور مچا اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ نے بخوشی و خرمی نذر تخت نشینی دا و رنگ آرائی پیشکش کی نظام احقر الانام نے بتقریب مبارکبادی فی البدیہہ یہ غزل سنائی

مؤلف

غزل مبارکبادی از مؤلف

عروج بخت یاور ای خرد پرور مبارک ہو
جلوس تخت پرزر ای خرد پرور مبارک ہو

ہر خلق خدا پر آج تو ظل خدا بنکر
ہوا ہی سایہ گستر ای خرد پرور مبارک ہو

ہی عالم قاف سے تا قاف تیرا تابع فرمان
خراج ہفت کشور ای خرد پرور مبارک ہو

ہمیشہ نصرت و فتح و ظفر ہو مونس و ہمدم
سپاہ و فوج و لشکر ای خرد پرور مبارک ہو

ترا فیض شہنشاہی ترا لطف خداوندی
نظام مدح خوان پر ای خرد پرور مبارک ہو

فرزانۂ روزگار کی رخصت کا حال

جس وقت یہ غزل بے بدل تمام ہوئی خرد پرور والا گوہر نے ستر پارچہ کا خلعت بیش بہا مع چند اطباق سیم و طلا مرحمت فرمایا اور بر سر دربار مورد تحسین و آفرین بنایا پھر عقل مجسم نے خرد پرور سے ارشاد کیا کہ ای جان بابا آج تمہارا اُستاد فرخ نہاد اجازت خواہ وطن ہی اور صرف ہماری خاطر عزیز سے ابتک اپنی اوقات عزیز کو تمہاری تعلیم و تربیت مین صرف کیا جسکا نتیجۂ نیک اور ثمرہ بہتر تمکو اسوقت حاصل ہی نظم

فرامش مکن حق اُستاد علم
کہ بر ہمت اوست بنیاد علم

اگر در دلت مہر استاد نیست
بدست امید تو جز باد نیست

مر اُستاد را ہر کہ محکوم شد
بسے بر نیاید کہ مخدوم شد

جسوقت خرد پرور رشک قمر نے یہ کلام حسرت التیام سنا بیساختہ بچشم اشک آلود معلم آموزگار فرزانۂ روزگار کی طرف متوجہ ہوکر زبان لطافت بیان سے اسطرح دُرافشان ہوا کہ ای شفیق نصیحتگر و ای بہترین پدر آپکی ذات سراپا برکات سے کہ مجمع صفات اور مظہر کمالات ہی اس دیار نو بہار آثار کو ہر طرح کا سرمایہ اعزاز و افتخار حاصل ہی خصوصاً یہ ذرۂ ناچیز اور بندۂ بے تمیز حضرت کے فیضان صحبت اور نظر تربیت سے آجتک بہر حال ذخیرہ اندوز

نیکنامی رہا ہی بعد آپکے کس طرح اپنی راے ناقص کو معتبر تصور کریگا اور کاروبار سلطنت مین کس سے مشورہ لیگا فرزانہ روزگار نے کہا کہ ای خسرو آفاق گیر ای خرد پرور روشن ضمیر الطاف ایزدی وتائید سرمدی سے ہر کار مشکل کو تم خود بآسانی سرانجام دے سکتے ہو تمکو کسی سے کوئی بات دریافت کرنے کی احتیاج زنہار نہین مگر ز راے روشن نفس خصوصًا شعور سخن رس کو تمام کار دبار اور امور دشوار مین اپنا اصلاح کار سمجھنا اور اس دعاگوے رضاجو کو بدعاے خیر یاد رکھنا کچھ نقد وخلعت کی تجویز نہ فرمائیے کہ اس نیازمند درگاہ بے نیاز کو دولت دنیوی کی مطلق پروا نہین یہ بار گران کون اٹھائیگا بلکہ آجتک جو کچھ بارگاہ خسروی سے مرحمت ہوا ہی اسکو بھی قصر تعلیم مین چھوڑ جائیگا **فرد**

مشتاب ای غم دنیا کہ نگیردم نہ رسی		بکن از دورد داغم کہ شتابان رفتم

خرد پرور نے ارشاد کیا کہ حضرت سلامت احقر کی تمناے دلی یہی ہی کہ آپ ہمیشہ بشکل ہماے ہمایون فراش شہر مبارک بہر پر سایہ گستر رہین **فرد** سایہ ات کم مبادا ز سر ما ؛ بسط اللہ ظلکم ابدًا ؛ آپ کا صدمۂ مفارقت اور قلق مہاجرت ہرگز گوارا نہین ہو اسواسطے کہ دل نیاز منزل قدیم سے خوگر اخلاق گرامی اور عادات پذیر اشفاق سامی ہی بغیر آپکے صبر وقرار معلوم **شعر**

فراق وہجر کہ آوردہ در جہان یارب		کہ روے ہجر سیہ باد وخانمان فراق

فرزانہ روزگار نے کہا کہ **فرد** بخت ودولت مدام یار تو باد ؛ حق تعالی نگاہدار تو باد ؛ روز ازل سے آوارہ گردی وتنہانشینی اور دشت نوردی وعزلت گزینی خاص میرے واسطے مقرر ہو چکی اسلیئے آبادی سے نفرت اور ویرانی سے رغبت رکھتا ہون اور یقین ہی کہ بعد مرگ بھی وحشت دل گریبان گیر رہیگی اور جوش جنون سے چین نہ ملیگا **مؤلف**

آسودگی نصیب نہ ہوگی مزار مین		آوارگی ہی قسمت مشت غبار مین

ایام وصال ہنگام فراق سے بدلتے ہین اور روز فرقت زمانہ صحبت کا قائم مقام ہوتا ہی

مؤلف

ہی اب جو عزم سفر مصمم خدا کو ہم سونپتے ہین تمکو		روانہ ہوتے ہین کہکے ہذا فراق بینی وبینکم کو

خرد پرور نے کہا کہ اگر آپ کو یاد الٰہی منظور رہی تو یہان بھی صومعہ وخانقاہ تیار ہو سکتا ہی اور جو صرف گوشہ گزینی مد نظر ہی تو ایک حجرۂ مختصر اس جگہ بھی کفایت کرتا ہی اگر سیر دشت وکوہسار پر طبع شریف مائل ہی تو اس سرزمین کی بھی نواح دلکشا اور آب وہوا جانفزا ہی اور جو تماشاے باغ ولالہ زار پر مزاج اقدس راغب ہی تو اس شہر مین بھی چمنستان شاداب اور خیابان سیراب موجود ہین **فرد**

ہیچ یار مدہ خاطر و ہیچ دیار ٭ کہ بر و بحر فراخ است و مردمان بسیار ٭ فرزانۂ روزگار نے کہا کہ ای خرد پرور
خجستہ پیکر مین کیا بتاؤن کہ وہان کس لیے جاتا ہون اور بعد جانے کے کیا کام سرانجام دونگا شعر

سرم شوریدگی جوید ندانم چیست سودایش ٭ دلم آوارگی خواہد ندانم چیست مقصودش

خرد پرور نے نہایت حسرت و افسوس سے کہا کہ بندہ بہر حال تابع فرمان ہی اسقدر مجال نہین کہ خلاف
مرضی کوئی بات کر سکے ناچار بحال زار فی امان اللہ کہتا ہی فرد توان ہجر تو آسان وداع جان کردن ٭ ولے
وداع تو آسان نمیتوان کردن ٭ ہرچند بے اختیاری شوق اس امر کی مقتضی ہی کہ حضرت کو تنہا جانے
نہ دون مگر فرط ادب سے یارائے دم زدن نہین خیر مجبور ہون رباعی رفتی کہ چو آفتاب یکتا باشی ٭ وز پرتو
خویش عالم آرا باشی ٭ ناشاد کسے کہ تو ز انجا بروی ٭ آباد دیارے کہ تو آنجا باشی ٭ فرزانۂ روزگار
نے کہا کہ وہ مقام وحشت فرجام کوئی شہر و دیار نہین بلکہ ایک دشت کوہ نما اور کوہ دشت آسا ہی

فرد

دران وادی کہ من ہیباشم آبادی نمیباشد ٭ سیاہی میکند از دور گاہے چشم آہوئے

وہان ہر شجر و حجر کو میری طرف سے یہ حکم نافذ شرف نفاذ پا چکا ہی کہ شعر گر جنون آید بسویم رہ بدہ بیگانہ نیست
ور خرد پرسد نشان من بگو در خانہ نیست ٭ خرد پرور نے کہا کہ مین شعور سخن رس کو جناب کے ہمرکاب روانہ کرتا
ہون کہ تا کوہ نور افشان خدمت مبارک مین حاضر رہے حافظ حقیقی آپکو مع الخیر منزل مقصود پر پہونچائے
اور پھر بھی اس دور افتادۂ غم آمادہ کو دولت قدمبوس نصیب ہو فرد ای خوش آن روز کہ بینم رُخ فرخ فال تو ٭ از
سفر آئی و من آیم باستقبال تو ٭ فرزانۂ روزگار کرسی زرنگار سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا فرد میروم زین شہر لیکن بسکہ
رویم در قفاست ٭ میتوان ہنگام رفتن کرد استقبال من ٭ اُسوقت خرد پرور نامور اپنے سریر خلافت مصیر سے
اُتر پڑا اور بچشم اشکبار فرزانۂ روزگار کا قدمبوس ہوا اُستاد فرخ نہاد نے سینے سے لگا لیا اور وہ دعائے خیر کہ جو دین و
دنیا کے لیے وافی و کافی ہو دیکر مرخص ہوا سلطان عقل مجسم نے ایک آہ سرد کھینچکر بادل پُر درد فرمایا شعر تو
عزم سفر کردی و خستی جگر من ٭ بستی کمر خویش و شکستی کمر من ٭ فرزانۂ روزگار نے ارشاد کیا کہ فرد مبند اندر تماشائے
جہان دل ٭ کہ دل بر داشتن کاریست مشکل ٭ یاد الٰہی سے کوئی شی بہتر نہین ہی خیالات کو اُسطرف متوجہ فرمانا
اور فکر غیر کو دل معرفت منزل سے بھلانا کچھ بہت خوب ہی فرد اہل دنیا راز غفلت زندہ دل پنداشتم ٭
خفتہ دائم مردگان را زندہ می بیند بخواب ٭ یہ کلام عبرت التیام زبان حقائق بیان سے ارشاد فرماکر جادہ پیمائے
منزل مقصود ہوا شعور سخن رس ہمراہ رہ گیا خرد پرور نامور نے دربار برخاست کیا عقل مجسم نے زاویۂ تنہائی
مین عزلت نشینی اختیار فرمائی شعور سخن رس دوسرے دن فرزانۂ روزگار کو بخیر و خوبی کوہ نورفشان پر پہونچاکر

پھر شہر دانش آباد مین داخل ہوا اب ہر روز سلطان خرد پر ور فرخندہ اختر سریر سلطنت پر جلوہ گر ہو کر اہل عالم کی حاجت روائی و عقدہ کشائی فرماتا ہی اور ہر دم و ہر لحظہ شکر نعمت پروردگار مالک الملک بجالاتا ہی

شعر

شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو
عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

تمت

اللّٰھم صل وسلم

فقط

التماس مؤلف

برسون مین آج لائے ہو تشریف ای نظام
اچھا تو ہی مزاج مبارک جناب کا

دم بھر کو سر اُٹھانے کی فرصت نہین ملی
کیا آپ کھیل سمجھے تھے لکھنا کتاب کا

ای میرے بے نہایت مہربان خداے شکور مین تیرا شکر بے انتہا ادا کرنے کے لیے کس دُکان سے بیشمار قوت ناطقہ مول لاؤن اور کس بازار سے بیحساب زبانین خرید کرون ای میرے رحیم و کریم رب غفور مین تیری حمد بجالانے کیواسطے حسن معجز کلامی کس اعجاز بیان صاحب تاثیر سے اُدھار مانگون اور سحر تیز بیانی کس سیف زبان جادو تقریر سے قرض لون

غزل مؤلف

ہمین تو کچھ بھی خبر نہین ہی کہان ہی تو کون ہی کدھر ہی
خبر جسے کچھ ملی ہی تیری وہ دونون عالم سے بیخبر ہی

جو دل ہی پہلو مین برق خرمن جگر ہی سینے مین شمع ایمن
غبار طور رہ تجلی شرارہ کی سرمہ نظر ہی

ثنا جو تیری کری نگارش صفت جو تیری کری گذارش
قلم مین طاقت کہان ہی اتنی دہن مین قدرت کب اسقدر ہی

ہوا جو مخفی ظہور کثرت وہی تو اور تیرا گنج وحدت
جو ہم نہ ہونگے تو کچھ نہو گا ہمارے دم تک یہ شور و شر ہی

خیال تیرا کدھر گیا ہی نظام گستاخ کیون ہوا ہی
بشر سے وصفت خدا ہو کیونکر خدا خدا ہی بشر بشر ہی

نطق کو تونے پیدا کیا ہی تیری بنائی ہوئی چیز تیرے روبرو کیا گفتگو کرسکے عقل کو تونے ہویدا کیا ہی تیری سکھائی ہوئی شی کسطرح تیری جستجو کرسکے اگر تو نطق کو زیادہ قوت گفتار دیتا تو اُسکو بہت کچھ باتین بنانے مین کیا انکار تھا اور جو تو عقل کو کچھ اور بھی طاقت رفتار دیتا تو اُسکو حد سے بڑھ کر دور تک جانے مین کیا عار تھی

نطق کو اتنی قوت بھی نہ ہو تو اس صورت مین بھی کیا طاقت کہ کلمۂ شکایت بول سکے اور عقل کو اسقدر طاقت بھی نہو تو کیا قدرت کہ شکوہ کی حکایت مین لب کھول سکے **نظم مؤلف**

نطق گفتار سے ہوا معذور
عقل رفتار سے ہوئی مجبور

فکر گفتار مین وہ بیچارہ
راہ رفتار مین یہ آوارہ

گفتگو ہی شہید خنجر شوق
جستجو ہی قتیل دشنۂ ذوق

شوق یعنے صدائے ناز و نیاز
ذوق یعنے نوائے محرم راز

ذوق وشوق سے نشاط آہنگ
قلقل شیشہ ہاے بربط وچنگ

نغمہ جب سرمہ گلو ٹھہرے
خامشی عین گفتگو ٹھہرے

شورش حمد شکر ین تا چند
شور شیرینی سخن لب بند

امابعد نگاہ دیدۂ حیرانی و آماندگی عبار ناتوانی انفعال نالہ بے اثر چکیدۂ کباب جگر دار ستۂ رنگ وبوے امتزاج **نظام ناکام** رسیدہ مزاج کہ جسکی برشتگیہاے مقال ایک اخگر ہی پیراہن سوز داغ سفینہ آور جسکی سوختگیہاے خیال ایک شعلہ ہی چراغ افروز فتیلۂ داغ سینہ جسکے ذہن کو نہ انشا سے خبر ہی نہ جسکی طبع پر املا کا اثر ہی جوہر شناسان باریک خیال اور روشن قیاسان نازک مقال کی خدمت سراپا عظمت مین التماس پرداز ہی کہ المنۃ للہ اس زیبا عروس فکر رسا اور اس فریبندہ شاہد ذہن وذکا نے حجرۂ دل مشتاق سے جلوہ فرما ہوکر حجلۂ صفحات اوراق پر قدم رکھا ہوس کو منزلت عشق ارزانی ہوئی عشق کو دیکھا چاہیئے کہ کس درجہ پہونچا ہوگا خاطر رنگین بیانی سے رشک نگار خانۂ چین ہی طبع شگفتگی معانی سے غیرت فردوس برین ہی جیسے مشاطۂ تقدیر نے عروس رعنائے عالم کو پرند گوہر نگار ثوابت اور مہر ہفت سیارات سے زیب و زینت دی ہی کسی تالیف وتصنیف کے شاہد زیبا نے اس حسن ترکیب کے ساتھ سراپردۂ فضاے شہود مین رونق نہین بخشی ہی اور جب سے کہ نقش طراز قدرت نے صفحات صحیفۂ امکان کو اسقدر نقش ونگار عجیب وغریب کی تصویرون سے مرقع حسن وخوبی بنایا کسی نقش دلنشین نے لوحۂ سادہ کار ہستی پر اس دلنشینی کے ساتھ خاطر خواہ اپنا نقش خاطر نشین نہ جمایا غرضکہ شاہد سخن نے شوخی غنج و دلال سے اپنے جمال رخ بیمثال سے پردہ اُٹھایا ہی اور ناظورۂ فکرت بے نیاز نے ہزار کرشمہ و ناز جلوۂ سراپا اعجاز دکھایا ہی یعنی صحیفۂ انتخاب وسفینۂ لاجواب اور دفتر فیض آب و کتاب مستطاب ظہور نور نور ظہور موسوم بہ نسخۂ **عقل وشعور** انجام کو پہونچا مؤلف نامہ سیاہ کے خاتمہ بخیر ہونے سے پہلے حسب دلخواہ حسن اختتام کو پہونچا **فـ**ـرو شکر کہ این نامہ بعنوان رسید؛ پیشتر از عمر بپایان رسید؛ سبحان اللہ فیض ازل نے ایک قدسی انجمن آراستہ کی ہی الحمد للہ عمر ابد نے ایک بزم رشک چمن

پیراستہ کی ہی فی الحقیقت اِسکی تحریر بے تعصب صفوتکدے مین مہر دوست بڑھانے والی ہی اور آشوبگاہ مین رشک دشمن گھٹانے والی ہی چشم بد دور خمکدۂ سخن کی شراب تند اسقدر پر جوش ہی کہ زمین جسکی دُرد جانفزا سے اور آسمان جسکی بوے دلکشا سے اسقدر رقص کرے کہ اگر حجر الاسود کعبہ کی دیوار سے اور عمامۂ فضیلت مشتری کے سر بزرگوار سے گر پڑے تو مقام تعجب نہین رشکِ طرز بیان اور غیرت انداز رقم اور حسد عیش تماشا سے مدعیون کے جسم پر ایسا لرزہ نہین طاری ہوا کہ باربُد کی مضراب انگشت سے اور زہرہ کا نغمہ ساز سے اور مانی کے موقلم ہاتھ سے اور عطارد کا نقش نوک قلم سے اور پرویز کی شراب ساغر سے بلکہ شراب کی تیزی نشے سے جاتی نہ رہے مؤلف

عجب ہی تازہ و شاداب یہ گُل — فرشتہ جس کی خوشبو پر ہی بلبل
عجب یہ شمع بزم دلبری ہی — کہ جسپر شکل پروانہ پری ہی
عجب کچھ ذائقہ اس مین ہی میٹھا — بنا ہی خضر طوطی اِس شکر کا
عجب ہی واہ یہ موزون صنوبر — کہ ہر اہل نظر قمری ہی جسپر
عجب شب تاب ہی یہ دُرِ نایاب — کہ سَو جان سے چکور اسکا ہی مہتاب
عجب لیلے ہی یہ آشوب محفل — کہ مجنون جسپہ ہی ہر ایک عاقل
عجب شیرین ادا ہی یہ جگر بند — کہ ہی فرہاد جسکا ہر ہنرمند

ماشاءاللہ تحفۂ ذخیرۂ دانشمندی و ہنروری ہی اور عمدہ خزینۂ فرزانگی و خرد پروری ہی کہ جس کے معانی ذوق نواز کی لذت شکر سے طوطی کے منھ مین پانی بھر آیا ہی اسلیئے شیرین نوائی سے لاچار ہی اور رنگین بیانی گلشن پرواز کی بہار نے گل ترکو بلبل زار کے آشیانے تک پہونچایا ہی اس واسطے ترک غزل سرائی دشوار ہی سرو ایک مست کو یاد دلایا ہی اسلیئے گریہ مستانہ سر کرتا ہی آئینہ ایکسا دہ رُو کو دکھایا ہی اسواسطے نقش جوہر صفا سے جان خود فروشی پر احسان دھرتا ہی حُسن کسی شعلہ عذار کا بزم افروز ہی کیا تاب کہ پردہ چشم تماشاگر کو نگاہ گرم نہ جلائے اور جمال کسی آئینہ رخسار کا عالم سوز ہی کیا مجال کہ پروانہ کے شبستان دل مین شوق جگر سوز شعلہ مشعل نہ بھڑکائے آہو گیردن کی جبین ابرو نقش سخن چین دوش ہی اور کج نظرون کا مردم دیدہ عیب بینی کے ماتم مین سیہ پوش ہی بیت

گر بے ہنرم و گر ہنرمند
لطفست امید از خداوند

قطعۂ تاریخ اختتام نسخۂ عقل و شعور از مؤلف ہیچمدان سراپا عجز و قصور

یہ عمانِ معنی ہی وہ رشکِ جیحون کہ ہر حرف جسکا ہی اک درِ مکنون
لگاتی ہی غوطہ جدھر طبعِ موزون اُٹھا لاتی ہی گوہرِ تازہ مضمون

جہان فکر ترغیبِ تعلیم آیا سر جوشِ شوق ہی بے محابا
ہوا درس تدریس آغاز جسجا وہان طفلِ مکتب بنا پیرِ گردون

جہان حالِ مفرد مرکب رقم ہی تو ضرب المثل اور نصیحت بہم ہی
حکیمونکے اقوال سے دمبدم ہی ترقی عقل و خرد روز افزون

جو ہی صرف و نحو اور منطق کا چرچا تو حُسنِ حقیقت ہی ہنگامہ آرا
جہان ذکر ہی حکمتِ منزلی کا وہان علمِ اخلاق بھی ہی ہمایون

جہان ہی بیان بدیع و معانی فصاحت بلاغت کی ہی نکتہ دانی
معما و تاریخ مین خوش بیانی خداداد ہی صنعتِ فیض مشحون

زمانہ کا نقشہ نظر سے جو گذرا ہر اقلیم دہر بر اعظم تماشا
جو ہی ذکرِ جغرافیہ حیرت افزا تو آئینہ ہی بحر و بر کوہ و ہامون

جہان مین ہی کیا کیا بلندی و پستی تحیر ٹپکتا ہی عبرت برستی
نئے رنگ پر رنگ نیرنگ ہستی تواریخ عالم کا عالم دگرگون

حسابِ ریاضی و علمِ مساحت وہ آلاتِ اسباب کی شکل و صورت
وہ ترکیب جرِ ثقیل اور وہ حکمت کہ شیدا ہو جسپر خرد عقل مفتون

طبیعات و علمِ عناصر جہان ہی وہان جلوۂ علمِ ہیئت عیان ہی
نظامِ کواکب کا جسجا بیان ہی تو ہر صفحہ کاغذ کا ہی رشکِ گردون

جہان قوتِ واہمہ دلنشین ہی عجائب غرائب خیال آفرین ہی
جو ذکرِ طلسمات روے زمین ہی وہ ہی جادو و سحر و نیرنگ و افسون

جو ہی تارِ برقی و تصویرِ عکسی حقیقت مفصل گذارش ہی اسکی
وہ تلمیح و درجہ نما ریل گاڑی کہ جسپر تصدق ہو روحِ فلاطون

جہان خوشنویسی کی کچھ گفتگو ہی وہان جلوۂ حُسنِ خط روبرو ہی
اگر مشقِ صورتگری آرزو ہی تو ہر نقش لیلی ہی اور خامہ مجنون

رقم ہی جہان فکرِ تسوید انشا تو ہی طرزِ تحریر دلکش سراپا
خیال رسا وسعتِ عرش پیما ہی فکرِ تعمق گرِ اخضر قارون

شگفتہ ہی جسجا ریاضِ ریاضت وہان زور ہی ورزش و مشقِ کسرت
اگر ہی طبیعت کو گھوڑون سے رغبت تو ہر اسپ ہی غیرتِ رخش و گلگون

جہان محفلِ امتحان جلوہ گر ہی جہان محوِ شہزادۂ تاجور ہی
پسر تخت پر جانشین پدر ہی تو پھر اور ہی کچھ ہی آئین و قانون

ہر اک باب مین علم و فن کا بیان ہی کہ ہی پہلے تعلیم پھر امتحان ہی
دلاویز و دلکش عجب داستان ہی بہ شکلِ فسانہ لکھا ہی یہ مضمون

شہ دانش آباد عقلِ مجسم شعورِ سخن رس وزیرِ معظم
خرد پرور نامور غیرتِ جم ہی شہزادۂ شاہ رشکِ فریدون

سوے قاف ہی کوہ اک نور افشان تھا فرزانہ روزگار اُسمین نہان
وزیر اسکو لایا جو نزدیکِ سلطان ہوا شاہ دونونکا مشکور و ممنون

دیا اسکو منصب معلم گری کا لیا اُسنے عہدہ خرد پروری کا
بنا باغبان باغِ دانشوری کا کھلا شاہ کا غنچۂ طبعِ محزون

جو دیکھا کہ قابل ہی اب شاہزادہ تو خوش ہی شہنشاہ جلسے سے زیادہ
ہی استاد کا بھی وطن کا ارادہ قلم جی مین ہی ہاتھ سے مین بھی کھدون

نظامِ سخن مین طولِ تقریر کب تک بھلا فکرِ تاریخ تحریر کب تک
سنہ ہجریہ لکھدو تاخیر کب تک رہی خوب و عمدہ کتاب ہمایون

سنہ ۱۲۹۰ھ

قطعۂ تاریخ ہجری در صنعت منقوط از مؤلف کتاب

عقل و شعور بن کے عروس پری جمال
آراستہ بہ زیور عقل و شعور ہے

ہر فقرہ اسکا ہی ہمہ تن دانش و خرد
یہ امتحان جوہر عقل و شعور ہے

تاریخ ہجری یہ ہی یہ منقوطات نظام
عقل و شعور دفتر عقل و شعور ہی

سنہ ۱۲۹۰ھ

نظام فضل الٰہی سے کی رقم تو نے
یہ داستان عجیب و غریب عقل و شعور

ہوا تمام جو افسانۂ خرد پرور
کہا خرد نے کتاب عجیب عقل و شعور

سنہ ۱۲۹۰ھ

شد ز فکر نظام خستہ جگر
ختم افسانۂ خرد پرور

سنہ ہجری قلم نگارش کرد
زبر و بینہ خرد پرور

سنہ ۱۲۹۰ھ

تعلیم و امتحان ہے جو مرغوب و دلپسند
عمدہ مقدمہ ہے تو نایاب خاتمہ

تاریخ ہی یہی سنہ فصلی کی اے نظام
دیباچہ و مقدمہ دہ باب خاتمہ

سنہ ۱۲۸۰ فصلی

نگار عقل و شعور از من چو گشت رشک بہار گلشن
بوضع نیک و بوجہ احسن ذریعۂ ہوشمندی آمد

برائے تاریخ سمت آن بگوش ہوش نظام نادان
خرد بشد فرخ سروش یزدان ذخیرۂ ہوشمندی آمد

سمبت ۱۹۳۰ بکرمی

یہ نسخہ اک نگار سراپا بہار ہے
گلگشت باغ سے ہے فزون اس چمن کی سیر

سب کچھ ہی اسمین مہر و مہ و نجم و عرش و فرش
ارض و سما و جن و ملک انس و وحش و طیر

جو حق پرست ہین یہ ہی اُنکے لیے حرم
جو ہین صنم پرست یہ اُنکے لیے ہے دیر

خالی تعصبات سے تقریر یہ ہی مری
اندیشۂ یگانہ ہی مجھکو نہ خوف غیر

عقل و شعور ختم ہوئی خیر سے نظام
تاریخ عیسوی ہی کہ ہے خاتمہ بخیر
۱۸۷۳ء

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

حضرات علم دوست بخوبی آگاہ ہین کہ تعلیم اطفال مین کیا کیا دقتین پیش آتی ہین منجملہ اُنکے ایک امر فراہمی کتب کا ہی کہ ابتدائی تعلیم سے لیکر تا بہ انتہا کسقدر ذخیرہ کتابونکا جمع کرنا پڑتا ہی وجہ کیا کہ ہر فن کی کتابین الگ الگ تصنیف ہوئی ہین پس جبتک سب کتابین جمع نہ کیجائین تعلیم علوم متنوعہ محال ہی - اگرچہ صدہا کتابین علماے نامدار اور کملاے عالی وقار نے تصنیف فرمائین اور اکثر اُن ہین سے معرض درس و تدریس مین ہین اِلّا کسی صاحب کمال کو یہ خیال نہ آیا کہ کوئی کتاب ایسی بھی تصنیف فرمایئے جسمین تمام علوم و فنون من اولہ الی آخرہ بتدریج مذکور ہون تا کہ طالب علم ادنی درجہ سے لیکر درجہ اعلیٰ تک پہونچ جائے اور دوسری کتاب تلاش کرنے کی نوبت نہ آئے گر یہ خیال کیونکر آتا مبداء فیاض سے ہر ایک کا حصہ الگ الگ ملتا ہی - ذٰلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء الحمد للہ علی احسانہ کہ اس کار سترگ اور مہم بزرگ کو جناب فضیلت مآب موجد طرز نوی ماہر رموز خفی و جلی الشہیر فی اعوانہ والفرید فی اقرانہ حبر الاعظم نحریر المفخم عمدۂ ناظمان اولی النہی زبدۂ شاعران غرا سر گروہ سخنوران جہان ابن آمدنا تراز نکتہ سنجان حضرت مولوی سید نظام الدین صاحب عم فیضہ خلف الرشید جناب مولوی سید امیر علی صاحب مغفور نے انصرام کو پہونچایا اور جملہ علوم و فنون کو بڑی محنت شاقہ اور دماغ سوزی وافرہ سے یکجا مدون فرما کر نام اس کتاب کا عجب اسم بامسمی **عقل وشعور** رکھا سبحان اللہ وبحمدہ یہ کتاب ہی کہ نگار خانہ چین ہی ہر صفحہ رشک گلزار اور ہر نقطہ خاتم فصاحت کا نگین ہی کس خوش اسلوبی سے ہر ہر علم و فن کا ذکر فرمایا ہی جو قابل دید ہی فی الحقیقت نہایت عمدہ طرز جدید ہی چنانچہ ذکر ترغیب تعلیم - شوق درس و تدریس - بیان مفرد و مرکب - ضرب المثل نصیحت - اقوال حکما - یمال ترقی عقل و خرد - علم صرف - نحو - منطق - حکمت منزل - سیاست مدن - علم اخلاق - بدیع - معانی - فصاحت بلاغت معما - تاریخ - صنعت - جغرافیہ - تواریخ - حساب - ریاضی - مساحت - نقشجات آلات و اسباب - ترکیب جر ثقیل - علم حکمت - طبیعات عناصر - ہیئت - بیان نظام کواکب - بیان قوت واہمہ - خیالات عجائب و غرائب بذیل حکایات - ذکر طلسمات رنگ زمین بیان تار برقی تصویر عکسی - ریل - بیان خوشنویسی مصوری تسوید انشا - طرز تحریر دلکش - ریاضت - ورزش - گھوڑونکا بیان بیان اسلحہ وغیرہ وغیرہ عجب طریق دلکش سے درج فرمایا ہی کہ باید و شاید - طرفہ یہ کہ ان سب بیانات کو رنگ فسانہ مین ظاہر کیا ہی کہ پڑھنے والے کو دلچسپی بڑھتی جائے اور ہر موقع پر تصویر زیبا سے بھی زیب و زینت دوبالا دی ہی المختصر یہ کتاب جو اپنی آپ ہی نظیر ہی نہایت اہتمام وحسن انتظام سے النقل کالاصل مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب قمر رکاب رائے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ و زاد اجلالہ مالک مطبع موصوف ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ھ بار سوم حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر نفع بخش و فیض رسان خلائق ہوئی

This is the back of the book.

For the Blacker Library
from
Dr Casey Wood.

Aql-u shuʻūr. ~~[illegible]~~ An encyclopaedia, in Hindustani, by Sayyid Niẓāmu'd-dīn, comp. abt. 1879. (Ivanow.)

Lith. Lucknow, 1914. pp. 493.

References to Natural History and illustrations of Zoology –

Lithographed copy. ~~of the original MS.~~

Encyclopedia of Natural History in Hindustani.

Illustrated.